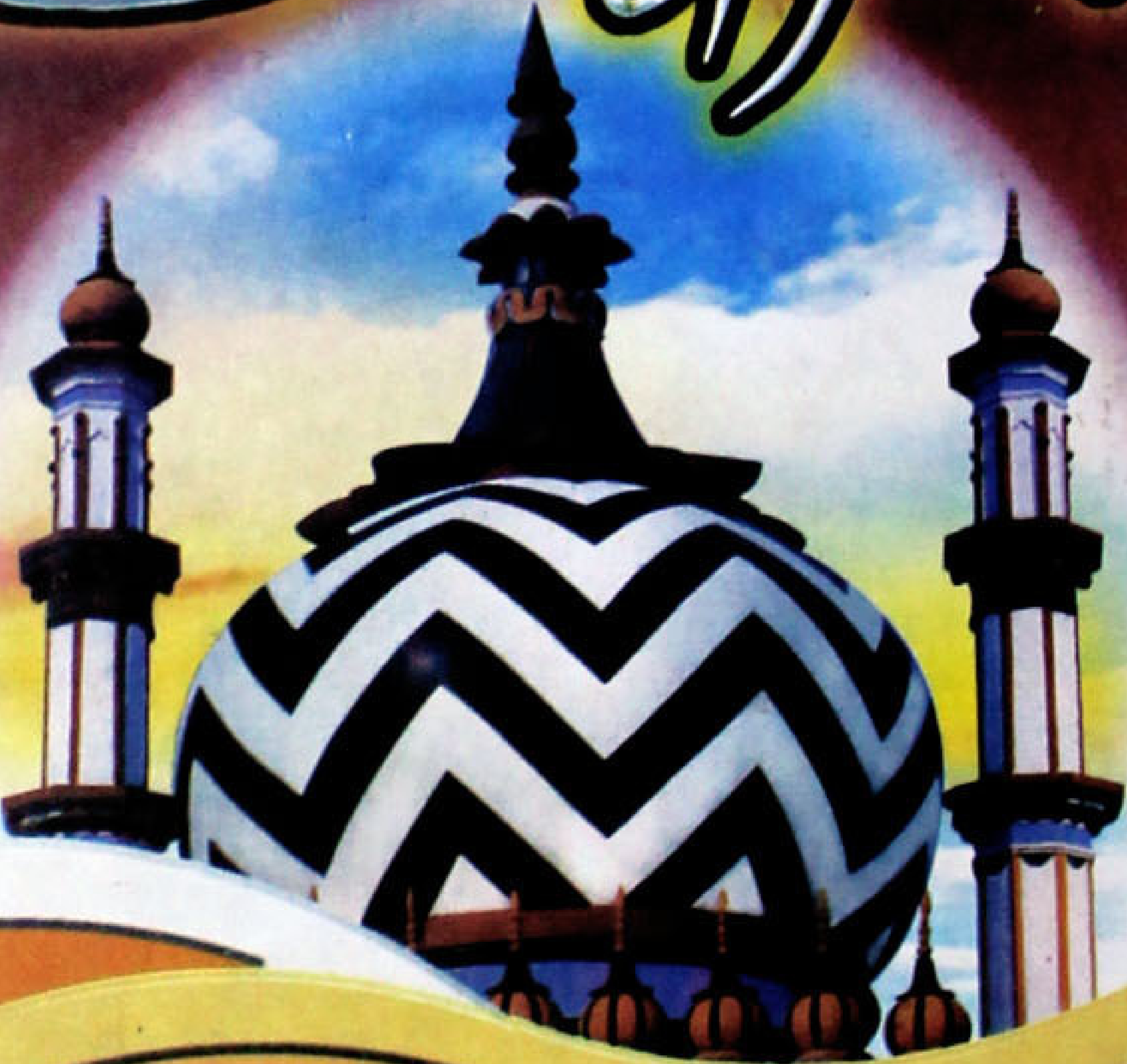
مناظرہ اہلسنّت (بریلوی)





تحریر

اعلیٰ حضرت کا ادنیٰ خادم

مولانا محمد جہانگیر نقشبندی رضوی

نظر ثانی

ابو ضیاء شیخ محمد منور علی عطاری قادری

خوشخبری

علماء اہلسنت کی کتب PDF میں
حاصل کرنے کیلئے
تحقیقات چینل ٹیلیگرام جوائن
کریں
https://t.me/tehqiqat
گوگل سے ڈاؤن لوڈ کرنے لئے
https://
archive.org/details/
@zohaibhasanattari



طالب دعا زوہیب حسن عطاری

مناظرہ اہلسنّت (بریلوی)

تحریر

اعلیٰ حضرت کا ادنیٰ خادم

مولانا محمد جہانگیر نقشبندی رضوی

نظر ثانی

ابو ضیاء شیخ محمد منور علی عطاری قادری

زاویہ پبلشرز

C-8 (محی الدین بلڈنگ) داتا دربار مارکیٹ، لاہور

فون: 042-7248657

موبائل: 0300-4505466 - 0300-9467047

Email: zaviapublishers@yahoo.com

2012ء

باراول...................1100

ہدیہ........................400

زیرِ اہتمام............نجابت علی تارڑ

﴿لیگل ایڈوائزرز﴾

محمد کامران حسن بھٹہ ایڈووکیٹ ہائی کورٹ (لاہور) 0300-8800339

رائے صلاح الدین کھرل ایڈووکیٹ ہائی کورٹ (لاہور) 0300-7842176

﴿ملنے کے پتے﴾

اسلامک بک کارپوریشن کمیٹی چوک راولپنڈی 051-5536111

احمد بک کارپوریشن کمیٹی چوک راولپنڈی 051-5558320

مکتبہ بابا فرید چوک چشتی قبر پاکپتن شریف 0301-7241723

مکتبہ قادریہ پرانی سبزی منڈی کراچی 0213-4944672

مکتبہ برکات المدینہ بہادر آباد کراچی 0213-4219324

مکتبہ غوثیہ ہول سیل کراچی 0213-4926110

مکتبہ رضویہ آرام باغ کراچی 0213-2216464

مکتبہ اسلامیہ فیصل آباد 041-2631204

مکتبہ العطاریہ لنک روڈ صادق آباد 0333-7413467

مکتبہ سخی سلطان حیدر آباد 0321-3025510

مکتبہ قادریہ سرکلر روڈ گوجرانوالہ 055-4237699

مکتبہ المجاہد بھیرہ شریف 048-6691763

رائل بک کمپنی کمیٹی چوک اقبال روڈ راولپنڈی 051-5541452

مکتبہ فیضان سنت بوہڑ گیٹ ملتان 0306-7305026

مکتبہ غوثیہ عطاریہ اوکاڑہ 0321-7083119

فہرست

انتساب

(۱)۔علامہ عبدالغفور ہزاروی علیہ الرحمۃ۔

(۲)۔علامہ عنایت اللہ صاحب سانگلہ ہل علیہ الرحمۃ۔

(۳)۔علامہ مناظر اعظم محمد عمر صدیقی اچھروی علیہ الرحمۃ۔

(۴)۔علامہ صوفی مناظر اللہ دتا صاحب علیہ الرحمۃ۔

(۵)۔علامہ مناظر محمد اجمل سنبھلی علیہ الرحمۃ۔

(۶)۔علامہ محدث اعظم سردار احمد صاحب علیہ الرحمۃ۔

(۷)۔علامہ عبدالقیوم ہزاروی علیہ الرحمۃ۔

(۸)۔علامہ مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمۃ۔

(۹)۔علامہ مفتی اقتدار نعیمی علیہ الرحمۃ۔

(۱۰)۔علامہ مفتی پیر غلام مہر علی چشتیاں علیہ الرحمۃ۔

(۱۱)۔مناظر اسلام علامہ محمد عبدالتواب صدیقی صاحب۔

(۱۲)۔مناظر اہلسنت علامہ مفتی محمد عباس رضوی دوبئی۔

ابتدائیہ

زیرِ نظر کتاب مناظرے سے متعلق جس میں مناظرانہ دلائل مناظر کے شرائط وغیرہ اور چند دوسری کتابیں شامل ہیں۔ یہ بیس سالہ تجربہ اور زندگی کا نچوڑ ہے جو اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم اور نبی کریم ﷺ کی نظرِ کرم کا ثمر ہے جس اہلسنت کے پاس یہ کتاب ہوگی کوئی باطل فرقہ اس سے بات نہیں کرسکتا انشاء اللہ تعالیٰ اس کوشش کا سہرا مولانا منور قادری صاحب کے سر ہے جن کے تعاون سے یہ کتاب آپ کے ہاتھوں میں ہے اور فقیر خاص طور سے زاویہ پبلشرز والوں کا شکر گزار ہے جن کے وسیلے سے یہ کام انجام پایا۔ تمام اہلسنت کے عوام اور علماء اہلسنت کا جو خصوصی دعا فرماتے ہیں۔



علماءِ اہلِ سنت آئمہ مساجد خصوصاً کراچی کے اور عوام اہلِ سنت پاکستان کا تہہ دل سے مشکور و ممنون ہوں کہ مجھ حقیر کی تحریر کو پسند فرمایا اور جب بھی کوئی تحریر کتاب کی شکل میں مناظرانہ انداز سے منظرِ عام پر آئی ہاتھوں ہاتھ لیا گیا اب ملک میں جہاں جاتا ہوں یہی سوال ہوتا ہے کونسی کتاب آنے والی ہے۔ اہلِ سنت کے ساتھیوں نے اس تحریر سے جو فائدہ اٹھایا اس سے متعلق خطوط لاتعداد موصول ہوئے جس میں یہ بات قابلِ فخر تھی کہ ہم اس کتاب سے فلاں بد مذہب اور بدعقیدہ کو بھگا دیا کسی نے لکھا کہ ہم نے فلاں کو لاجواب کر دیا اور اہم بات یہ کہ اس کتاب سے حق کا پتہ چل گیا اور باطل فرار ہو گیا۔

اب حدیث کے مطابق کہ تمہاری وجہ سے کسی کا ایمان بچ جائے تو ساری دنیا کی حکومت سے بہتر ہے۔ اس کے بعد کچھ شکایت کے خطوط اور مشورے ملے کہ آپ کی کتابوں کا مکمل سیٹ چاہئے مگر ملتا نہیں کیا کریں۔ بس اس شکایت کو دور کرنے میں دعوت اسلامی کے ساتھیوں نے تعاون کیا خاص طور سے مولانا منور قادری رضویہ صاحب کی کوشش سے یہ شکایت بھی دور ہو گئی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے نبی پاک ﷺ کی نظرِ کرم سے غوث اعظم رضی اللہ عنہ اور اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کے فیضان سے مکمل سیٹ آپ کے ہاتھوں میں ہے اب اس کی زیادہ سے زیادہ اشاعت میں آپ معاون و مددگار بن کر کوشش فرمائیں کہ ہر لائبریری کی زینت بن جائے اور میرے لئے استقامت کی دعا فرمائیں۔

مولانا محمد جہانگیر نقشبندی

خطیب مدینہ مسجد، صدر کراچی

1/1/2005

دیوبندی کی قلابازیاں کھا کر راہ فرار ہونا

اذان سے پہلے اور بعد درود وسلام پر

تحریری مناظرہ

حضرت محترم درود وسلام وہ عمل ہے جو خالق کائنات ارض وسماء کا بھی پسندیدہ عمل ہے اور جس کو پڑھنے کا حکم عام اور ہر وقت ہے۔ مگر برا ہو شیطان وہابی کا جو اس بابرکت ورحمت والے کام سے روکنے کو اپنی زندگی کا مقصد سمجھتا ہے۔ اس سلسلے میں میں نے دیوبندی سے تحریری گفتگو کی تھی۔ لوگ دیکھ لیں کہ وہ کیسی قلابازیاں کھاتے ہیں اور درود وسلام پڑھنے والوں پر غیر شرعی فتوے لگاتے ہیں۔ حالانکہ درود وسلام پڑھنے کا ثبوت قرآن وحدیث میں موجود ہے اور شرعی ممانعت کسی کتاب میں نہیں۔ بغیر دلیل شرعی کے دیوبندی ذلیل ہوتے رہیں گے۔ اب یہ کیسے فرار ہوتے ہیں اصل مسئلہ سے اور اپنے مولویوں پر فتویٰ کبھی بھی نہیں لگاتے یہ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں۔ اصل تحریر دونوں کے دستخط کے ساتھ موجود ہے۔ کوئی بھی دیکھ سکتا ہے۔

اہل سنت کی طرف سے مناظرہ مولانا جہانگیر نقشبندی۔ خطیب مدینہ مسجد صدر کراچی۔
دیوبندی کی طرف سے مولوی فرحان الدین رحمانی۔ خطیب جامع مسجد زینت الاسلام گارڈن کراچی۔

دونوں طرف سے آٹھ دفعہ جواب دیئے گئے۔ دیوبندی نے ہر دفعہ الگ بحث اور الگ سوال کیا۔ ہمارے آخری پرچے کا جواب نہ آیا۔ جو کہ شکست ہے اور راہ فرار کی

دلیل ہے۔

دیوبندی نے جھوٹ اور دھوکہ دینے کی حد کردی۔اور بتانے سے بھی توبہ نہ کی۔

کسی دیوبندی کے پاس اذان سے پہلے اور بعد درود وسلام کے منع یا بدعت ہونے کی شرعی دلیل نہیں ہے۔ہم نے دیوبندی علماء سے [illegible] پڑھنا جائز ہے۔ہم نے کہا کہ لگاؤ انہوں پر فتویٰ تو بھاگنا منظور کرلیا۔مگر انصاف نہیں کیا۔آپ بھی ملاحظہ فرمالیں۔

دیو بندی وھابی: میرا سوال صرف یہ ہے کہ نبی ﷺ کے یہ خلفاء راشدین کے زمانے میں اذان کس طرح ہوتی تھی۔کیا وہ بھی اذان سے پہلے و بعد درود وسلام بلند آواز پڑھتے تھے یا نہیں اگر پڑھتے تھے تو معتبر روایات سے ثابت کردیں شاید ہماری اصلاح ہوجائے۔

سنی: کوئی بھی مولوی قرآن وحدیث کی روشنی میں اذان سے پہلے وبعد درود وسلام جائز سمجھ کر پڑھنے کا ثبوت دیکھ کر مان جائے گا اور اپنی مسجد میں یہ درود وسلام پڑھنے کا عمل شروع کردے گا وہ تحریر کردے ہم سے ثبوت طلب کرلے۔

دیو بندی وھابی: میں نے جائز و ناجائز کی بحث تو چھیڑی نہیں تھی۔آپ نے نہ کوئی آیت لکھی نہ حدیث۔تو میرا سوال ابھی بھی اپنی جگہ پر ہے۔اذان سے پہلے وبعد درود وسلام پڑھنے کا رواج ابھی چند برسوں سے شروع ہوا۔

درود وسلام بلند آواز سے نہیں پڑھتے تو ہمیں کافر اور وہابی کہتے ہیں۔میرا سوال یہ ہے کہ جو کام اللہ کے نبی وخلفاء راشدین نے کیا اور اس کام کو کوئی عبادت سمجھ کر کرے تو آپ اس کو کیا کہیں گے؟

ایک سوال: یہ کہ عید کی نماز میں اذان کیوں نہیں دی جاتی؟

میرا بھی یہ سوال ہے کہ عہدِ نبوی ﷺ وعہد صحابہ میں قبر پر اذان دی جاتی تھی یا

نہیں؟ کوئی روایت لکھ دیں شاید ہماری اصلاح ہو جائے ایک سوال اپنی اصلاح کیلئے۔ بسم اللہ کی جگہ ۷۸۶ لکھنے سے ثواب ملے گا یا نہیں ۷۸۶ لکھنے سے سنت پوری ہو گی یا نہیں؟

سنی کا جواب: گزارش ہے کہ ابھی ایک مسئلہ پر گفتگو شروع ہوئی ہے۔ آپ نے دیگر مسئلے چھیڑ دیئے۔ مگر بات ایک ہی مسئلے پر ہو سکتی ہے۔ جو کام حضور ﷺ اور صحابہ کرام سے ثابت نہ ہو آخر آپ، آپ کی جماعت کیا حکم لگاتی ہے۔ دلیل۔ پارہ ۲۲، سورۃ احزاب۔

یا ایھا الذین امنو صلوا علیہ وسلمو تسلیما.

اس میں درود وسلام پڑھنے کا ہر وقت اور ہر اچھے مقام پر پڑھنے کا حکم عام ہے۔ اگر اس آیت کے تحت کسی مفسر نے درود وسلام سے منع کیا ہے تو حوالہ دکھاؤ؟

حدیث: باب الاذان۔ حضور ﷺ نے فرمایا جب موذن کی اذان سنو جس طرح وہ کہے تم بھی اس طرح کہو جب اذان ختم ہو مجھ پر درود پڑھو۔ الخ۔

(مشکوۃ شریف، ترمذی شریف، مسلم شریف، ابوداؤد وغیرہ)۔

اس کے بھی دلائل ہیں۔ لہٰذا اذان تو وہ ہی ہوتی ہے جو عہد نبوی ﷺ اور صحابہ اکرام کے زمانے میں ہوتی تھی۔ اگر ہماری اذان میں کوئی لفظ کم یا زیادہ ہے تو نشاندہی کر دیں؟ اذان الگ ہے اور درود وسلام الگ ہے۔ ہم اس درود کو اذان کا جزو نہیں مانتے۔ اگر کوئی موذن بغیر درود وسلام کے اذان دے تو وہ پوری اذان ہے۔ اور درود وسلام پڑھنے سے کوئی قباحت نہیں۔ لیکن اگر کوئی منع کرے تو ہم اس سے پوچھنے کا حق رکھتے ہیں۔ ایک شخص عشاء کے بعد لاکھ درود شریف پڑھے، دوسرا اس سے ثبوت مانگے کہ عہد نبوی اور صحابہ کرام سے اس تعداد کا ثبوت دو۔ آپ کا حکم کیا ہے؟ یہ سلسلہ سات سو سال سے ہے۔ حوالہ محفوظ ہے۔

آپ کے حسین احمد نے شہاب ثاقب میں لکھا وہابیہ خبیثیہ درود سے منع کرتے ہیں۔ ہمارے کس اکابر نے کتاب میں لکھا ہے کہ درود وسلام بلند آواز سے نہ پڑھنے پر آپ کو کافر کہا ہے، اگر حوالہ نہ دیا تو جھوٹ سے توبہ کرو۔ کتاب کا نام لکھا۔ عبادت میں کثرت بدعت نہیں۔ آپ بتانا پسند کریں گے کہ ختم بخاری شریف کس دلیل شرعی سے ہوتا ہے؟ اسپیکر میں اذان دینے کا ثبوت۔ آپ کے پاس کیا جواب ہوگا کسی نے اذان سے پہلے وبعد درود شریف سے منع کیا ہے تو وہ حوالہ دکھائیں؟ تا کہ اعتراض ہی ختم ہو جائے۔ ۸۶ لکھنا جائز ہے خاص طور سے جب خط گرنے کا اندیشہ ہے۔

وھابی: آپ نے ایک جملہ لکھ کر سارا جھگڑا ہی ختم کر دیا۔ کہ بغیر درود وسلام کے اذان دیدے تو وہ پوری اذان ہے۔ نہ پڑھنے سے کوئی قباحت نہیں۔ کاش یہ جملہ آپ بیان کرتے تو لاکھوں لوگوں کی اصلاح ہو جاتی۔ اور کس مفسر نے منع کیا ہے۔ آپ خود فیصلہ فرمالیں کہ اس کام سے دیوبندی منع کرتے ہیں یا ہمارے اکابر علماء بھی روکتے ہیں۔ ملاحظہ کریں۔

(۱)۔دلابی حنفیہ ان رفع الصوت بالذکر بدعة مخالف لامر فی ولہ تعالیٰ ادعو ربکم الایة. (کبیری ص ۵۶۶)

(۲)۔قال ابن بطال والمذاهب الاربعة علی عدم استهابیه. (البدایہ والنہایہ)

(۳)۔ونقل ابن بطال و اخرون ان اصحاب المذاهب المبتدیه وغیرهم متفقون علی عدم استحباب رفع الصوت بالذکر والتکبیر. (شرح مسلم)

(۴)۔وقد نص بعض علمائینا بان رفع الصوت فی المسجد ولو بالذکر حرام. (مرقات)

قبر پر اذان سے علامہ شامی نے منع کیا ہے۔ آپ نے ختم بخاری کو درود وسلام سے جوڑ دیا، ختم کا مقصد تعلیم وتعلم عبادت کی نیت سے کرتے ہیں لہٰذا علت ایک ہے

بدعت نہیں۔ سات سو سال کے بعد یہ علت کرنے کی حاجت کیوں پیش آئی؟ فقہاء احناف سے حوالے دیں۔

سنی: جب ایک جملہ نے سارا جھگڑا ہی ختم کر دیا۔ تو اپنی تحریر کے مطابق عمل شروع کردو۔ آپ نے چار حوالے دیے جو موضوع سے الگ ہیں اصل مسئلہ سے راہ فرار کیوں؟ ایک حوالہ کبیری سے دیا جو دعا سے متعلق ہے۔ دوسرا حوالہ ذکر بالجہر سے متعلق ہے۔ تیسرا حوالہ تکبیر سے متعلق ہے چوتھا حوالہ جس میں حرام لکھا ہے۔ اس دھوکہ سے توبہ کرو۔ اب تم نے حرام لکھا ہے ثبوت دو۔ اور ذکر بالجہر کا ثبوت دیوبندیوں سے کھانے کو تیار ہیں۔ تم حرام و بدعت کا فتویٰ تیار کرو۔ تم نے احناف کے حوالے مانگے یہ ہیں۔ (درمختار، ردالمختار، النہر الفائق، القول البدیع طحطاوی)۔

بخاری کیلئے تم نے علت نکال لی۔ درود و سلام کیلئے یہ علت کیوں نہیں مانتے؟ اور تلقین کو ہم اذان کہتے ہیں۔ علامہ شامی نے لکھا۔ دفن کے بعد تلقین کو منع نہ کرنا چاہئے اس میں نقصان نہیں بلکہ نفع ہے میت کو ذکر الٰہی سے انس ہوتا ہے۔ (فتاویٰ شامی) تلقین سے فائدہ اور اذان سے بھی فائدہ۔ علت ایک ہی ہے دونوں سے فائدہ ہے۔ تم نے پوچھا کہ سات سو سال بعد حاجت کیوں تو جناب جس طرح ختم بخاری کی حاجت پیش آئی۔ اب جو جواب تمہارا وہی جواب ہمارا سمجھ لو۔ تم نے خود سمجھ لیا کہ درود و سلام سے روکنے والے ہو۔ تو پکے وہابی ہو۔ اپنے اس جھوٹ اور سابقہ جھوٹ سے توبہ کرو۔ جو احناف کیلئے بولا تھا۔

وھابی: افسوس تم کو اصل اختلاف کا علم نہیں۔ جو کہ بلند آواز سے پڑھنے کا ہے آہستہ پڑھنے کا معمول تو علمائے دیوبند کے ہاں ہمیشہ رہا ہے۔ آپ بتائیں حرام کس نے کہا ہے؟ اگر ثابت نہ کر سکے تو ندامت کے آنسو بہالینا۔ ہمارے ہر عالم نے درود و سلام کو جہر کے ساتھ بدعت قرار دیا ہے حرام نہیں۔ آپ یہ فیصلہ اپنے علماء سے تصدیق کے

ساتھ اخبارات میں دیں۔ کہ درودوسلام کے بغیر بھی اذان ہوجاتی ہے اور چھوڑنے میں کوئی قباحت نہیں۔ میں یقین دلاتا ہوں کہ سارا جھگڑا ختم ہوجائے گا آپ تیار ہیں تو دیر کس بات کی ہے۔ ایک چیز مستحب ہے اس کا ضروری سمجھ کر کرنا اور چھوڑنے والے کو ملامت کرنا۔ کیا حکم ہے؟ اس کا جواب ضرور دیں احسان مند رہوں گا۔ آپ کی کون سی مسجد میں کون سا عالم جو دیوبند علماء کو کافر نہ کہتا ہو۔

سنی: ہم اس وقت تک گفتگو کریں گے جب تک آپ جھوٹ سے توبہ نہ کرلیں۔ یا راہ فرار اختیار کر کے شکست خوردہ نہیں ہوجاتے۔ سرا یعنی آہستہ درودوسلام پڑھنا تو آپ نے مان گئے۔ جناب ہاتھ گھما کر کان پکڑنے سے بہتر ہے کہ سیدھی طرح کان پکڑلیں۔ آپ نے پوچھا کہ حرام کس نے لکھا ہے۔ اپنا لکھا ہوا بھول گئے۔ یہ لکھا ہوا موجود ہے مرقات کے حوالہ سے حرام۔ شرم کرو توبہ کرو اور حرام کا ثبوت دو؟ بتاؤ تمہارا کام صرف جھوٹ بولنا ہے۔ اور عبدالحیٔ کی کتاب سباحۃ الفکر فی الجہر بالذکر میں ۴۸ احادیث سے ثبوت دیا ہے اور فقہاء کے حوالے بھی ہیں۔ لگاؤ بدعت کا فتویٰ؟

ہم جائز سمجھ کر پڑھتے ہیں اور جو نہ پڑھے اس کو ملامت نہیں کرتے بلکہ منع کرنے والوں کو بدعت کہنے والوں کو بغیر شرعی دلیل کے فتویٰ لگانے والوں کو ملامت کرتے ہیں۔ اور دیوبندیوں کو کافران کی گستاخانہ عبارتوں کی وجہ سے حرمین شریفین کے علماء نے بھی کافر کہا ہے۔ اگر اپنے علماء کا کفر ہٹا سکتے ہو تو آؤ مرد میدان بنو۔ آمنے سامنے بیٹھ کر بھی بات کرسکتے ہیں؟

وھابی: جناب عالی! آپ نے کسی سوال کا بھی شافعی جواب نہ دیا۔ لغو کا معنی سکھاؤ کس لغت میں ہیں۔ اذان کو ذکر الٰہی کس نے لکھا ہے؟ حوالہ دو۔ حسام الحرمین کا جواب عقائد علمائے دیوبند میں ہے۔ جن علماء حرمین نے ہم کو کافر کہا تم ان کے پیچھے نماز کیوں نہیں پڑھتے؟

سنی: آپ جھوٹ بول رہے ہیں کہ کسی سوال کا شافی جواب نہ دیا۔ درست پیش کی تھی ان سے توبہ کرکے جواب دیں۔ عقائد دیوبند میں تضاد ہے۔ اور تقویۃ الایمان۔ فتاویٰ رشیدیہ۔ کے خلاف ہے۔ اور ۲۶ سوالات میں ۲۰ سوالات کا تعلق حسام الحرمین سے نہیں۔ کیوں؟ وہابی کے پیچھے نماز نہیں ہوتی۔ یہ تو دیوبندی کا بھی فتویٰ ہے۔ اور یوسف لدھیانوی نے کیا کعبہ کے امام کے پیچھے نماز نہیں ہوتی۔ دیوبندیوں کو کافر لکھا وہ اہلِ سنت کے علماء تھے۔ آج کے علماء وہابی ہیں۔

وھابی: کتنے علماء ابن حجر کے نام گزرے ہیں کتنے شافعی اور کتنے حنفی۔ موضوع سے متعلق نہیں پھر بھی آپ کو جواب دینا تھا۔ بڑی جہالت کا ثبوت دیا ہے۔ شافعی کے پیچھے حنفی کی نماز کا کیا جواب؟ اگر دیوبند میں اختلاف ہے تو ثابت کریں۔ محمد عمر صاحب نے بلند آواز سے درود وسلام روکنے والوں کو وہابیہ کیا اس مقام پر درود وسلام پڑھنے کا حکم ہے تو اس پر عمل کرنا واجب تھا، چھوڑ دے تو کوئی قباحت نہیں۔ جبکہ چھوڑنے والا تو قرآن کا مخالف ہوگا۔ لدھیانوی کا فتویٰ کب جاری ہوا۔ اگر ثابت نہ کر سکے و الزام سے توبہ کرو۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک جماعت کو مسجد سے محض اس لئے نکال دیا کلمہ اور درود شریف پڑھتے تھے اور فرمایا کہ میں تم کو بدعتی خیال کرتا ہوں۔ انوار ساطع میں قدصح کے لفظ سے درست قرار دیا ہے۔

سنی: اہل عرب میں منافق بھی تھے کیا آپ منافق نہیں کہتے؟ حنفی کی نماز شافعی کے پیچھے نہیں ہوتی۔ اور مناظر اعظم محمد عمر صدیقی رحمۃ اللہ علیہ نے سچ لکھا۔ وہابی ہیں بد عقیدہ کہتے ہیں بغیر دلیل کے۔ امام کعبہ سے تحریر منگوادیں یا اپنے جھوٹ سے توبہ کریں۔ لدھیانوی کا فتویٰ اس کا حوالہ جنگ جمعہ ۶/ دسمبر ۱۹۹۶ کراچی۔ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی الہ عنہ کے حوالے سے ہمارے موضوع سے کیا تعلق ہے ہمارا موضوع اذان سے پہلے و بعد درود وسلام ہے اگر پڑھنے والوں کو بدعتی کہا ہے تو پیش

کرو؟ ورنہ گنگوہی پر فتویٰ لگاؤ؟ ان کے خلاف ہے۔ان پر بدعت کا فتویٰ لگاؤ؟ شامی کے حوالے میں دیا ہے اسی میں ہے کہ ذکر بالجہر جائز ہے اس دھوکہ سے توبہ کرو۔کوے کا قورمہ سمجھ کر ہضم کر گئے۔۵۔امام احمد بن حنبل نے حضرت ابن مسعود سے ہمیشہ جہر کا حوالہ نقل کیا ہے۔حوالہ، کتاب الزہد۔فرحان صاحب اس جھوٹ سے توبہ کرو؟ انوار ساطع میں عبارت نقل کر کے شیخ محمد تھانوی سے اور علامہ شامی سے جہر کا ثبوت دیا ہے۔ ۴۸ احادیث سے ذکر جہر کا ثبوت ہے۔اپنے جھوٹ دھوکے سے توبہ کرو دیوبندی پر بدعت کا فتویٰ لگاؤ؟ ورنہ یاد رکھو جھوٹوں پر اللہ کی لعنت۔کوے اہلِ سنت کے ہاں حرام ہے۔وہابی کو کھانا ثواب ہے۔حنفی کی نماز شافعی کے پیچھے بعض صورتوں میں نہیں ہوتی۔ آپ نے چیلنج دیا ہے۔نماز ہو جاتی ہے۔ہم چیلنج بقول کرتے ہیں۔ثابت کریں گے۔ آپ شکست تسلیم کر کے توبہ کرو گے لقنو کا معنی سکھاؤ کرنے سے کفر لازم آتا ہے تو حوالہ ؟؟ یہی معنی شبیر احمد عثانی نے کیا ہے۔ان سے تجدید ایمان کرایا تھا؟ آپ نے پھر قبریں اونچی بنانے کا مسئلہ چھیڑ دیا۔اور کہتے ہو کہ ابھی یہ بحث شروع نہ ہوئی۔ہر دفعہ نیا مسئلہ کرتے ہو۔عقل کا علاج کراؤ۔آپ چاہے کتنی قلابازیاں کھاؤ۔بدعت کا شرعی فیصلہ دکھاؤ؟ اوردو میں جواب نہ آیا تو عربی میں سوال کرنے لگے اس کے بعد فارسی میں کرو گے اس کے بعد کس زبان میں کرو گے وہ بتادو؟

نئی بحث شروع کر کے راہ فرار اختیار کرنا چاہتے ہو۔یہ ہم کتابی شکل میں شائع کریں گے انشاءاللہ۔

وھابی: ابن حجر نام کے کتنے بزرگ گزرے ہیں۔آپ ایک وہابی کی بات کرتے ہیں میں ایک ہزار گواہ پیش کر سکتا ہوں۔کہ حرمین میں ۲۰ تراویح ہوتی ہیں۔وہ شافعی ہیں۔ آپ نے سچ لکھا ہے کہ جھوٹوں پر اللہ کی لعنت۔شبیر احمد کا حوالہ دکھاؤ۔ہم اپنی غلطی تسلیم کریں گے جنگ دفتر جانے کو تیار ہیں۔وقت بھی آپ مقرر کرلیں۔

آپ نے گنگوہی اور دوسری کتابوں کا حوالہ دیا۔ احسن الفتاویٰ میں اس کی تشریح ہے وہاں ملاحظہ کریں اور خود فیصلہ فرمالیں۔ آپ نے اہل حرمین کو وہابی لکھ کر بہت بڑا جھوٹ اور الزام لگایا ہے۔ اتنی سنگین جہالت کے بعد دل تو نہیں چاہتا کہ آپ سے بات کروں۔ آپ چاہیں تو جاری رکھ سکتا ہوں غلطیوں سے پرہیز کریں۔ اگر چاہیں تو اس بحث کو ختم کر دیں فیصلہ آپ پر چھوڑتا ہوں۔ انگریز ہندوستان سے چلا گیا ہم کو دیوبند و بریلوی کے جراثیم دے گیا یہ مرض آج ناسور بن گیا۔ اس بحث کا کیا حاصل ہوا کہ وقت ضائع ہوا۔ اور متحد ہونے کی تقریر کی اور کہا آپ کے جواب کا منتظر رہوں گا۔

سنی: وہابیوں کو وہابی کہنے سے آپ کو جو تکلیف ہو رہی ہے وہ تو واضح ہے۔ دیوبندی نے وہابیہ خبیثیہ لکھا۔ دوسرا حوالہ۔ وہابیہ نجد عرب دعویٰ حنبلی کرتے ہیں ہرگز امام کے مذہب پر نہیں۔ اسی طرح دعویٰ شافعی اور حنفی بھی فراڈ ہے۔ مقتدی تو ۲۰ تراویح سمجھ کر پڑھتے ہیں۔ مگر وہابی وہاں بھی دھوکہ دے رہے ہیں فوٹو کاپی لگادی ہے وہابی خطیب کی۔ اگر آپ کے پاس وہابیوں کے شافعی ہونے کی دلیل ہے تو پیش کر دیں۔ اس میں بل کھانے کی کیا ضرورت ہے؟ عثمانی کا حوالہ، فتح الملہم شرح مسلم۔ میں ہے۔ غلطی تسلیم کرو؟ جنگ اخبار کی کاپی روانہ کردی۔ جواب دو؟ احسن الفتاویٰ میں تشریح ہے۔ یہ تو آپ کے خلاف ہے فیصلہ کریں کون جھوٹا ہے؟ وہابی کہنا جہالت ہے تو آپ کے اکابر ہوئے۔ ابھی تک آپ نے اصل مسئلہ کا شرعی جواب بدعت ہونا پیش نہ کیا؟ اور آپ نے مجھ پر فیصلہ چھوڑا ہے تو فتویٰ دکھاؤ؟ یہ تو بہ کروں۔ دوسری کوئی بات اگر آپ نے کی تو زبان بدلنا ہوگا جسے دو زبان والا کہتے ہیں۔ متحد ہونے کی بات کرتے ہو۔ اپنے علماء کی کفریہ باتوں سے توبہ کرو۔ مجھے یہ فائدہ ہوا کہ آپ اپنے اکابر کو نہیں مانتے اور بلاوجہ بدعت کہتے ہو۔ یہ ہم نے دونوں طرف کا خلاصہ پیش کردیا ہے۔ عوام انصاف کریں ہمارے آخری پرچہ کا جواب نہ دے کر شکست تسلیم کرلی۔

اتحاد کی ایک ہی صورت ہے کہ اپنے اکابر کی کفریہ عبارتوں سے توبہ وتجدید ایمان کرو۔ یہیں تک ہم نے دونوں کا خلاصہ لکھ دیا۔ اور بعض باتوں کو دونوں طرف کی حذف کر دیں۔ یہ کتاب پڑھنے والا اپنی آنکھوں سے ان کی قلابازیاں دیکھ سکتا ہے۔ کہ ہر دفعہ وہابی نے نیا مسئلہ لکھا اور بلاوجہ تکرار کی اور بار بار راہ فرار اختیار کرنے کی کوشش کی۔ اور فرحان صاحب کے فتوے سے گنگوہی بدعتی قرار پائے اور ہماری طرف سے آخری پرچہ کا جواب نہ دیا۔ اور پچاس جگہ جھوٹ بولا۔ دھوکے کی تعداد الگ ہے جہالت کا حساب زیادہ ہے۔ ہم نے چیلنج قبول کیا۔ مرد میدان بن گئے مگر فرحان صاحب کنواری دلہن کی طرح خاموش گھونگھٹ ڈال کر بیٹھ گئے۔

ہم فرحان کے مقتدیوں سے پوچھتے ہیں کہ ایسے امام وخطیب کے پیچھے نماز کیسے ہوگی؟ نہ ہم جانے کوئی بات نہ تم آئے کہیں سے پسینہ پوچھئے اپنی جبیں سے۔ اب بھی توبہ کا دروازہ کھلا ہے اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرلو بدعت کہنے سے۔ دیوبندی عقائد کا تضاد فقیر کی کتاب لوٹا مذہب میں ملاحظہ فرمائیں۔ اور دیوبندی کا اپنے اوپر کفر کا فتویٰ کتاب دیوبندیوں کا آپریشن میں دیکھیں۔

سعودی عرب میں بیس کیوں؟

وہابی کی تحریر

رمضان المبارک میں عمرہ کا رواج بھی کافی بڑھ گیا ہے اور کچھ ٹی وی اور دیگر نشریاتی اداروں کی بدولت دنیا سمٹ کر رہ گئی ہے ایک جگہ کی خبریں دوسری جگہ نہ صرف سنی جاسکتی ہیں بلکہ با آسانی دیکھی بھی جاسکتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ لوگ جب عمرہ وغیرہ کرکے آتے ہیں یا گھروں میں ٹی وی پر دیکھتے ہیں تو پھر یہ سوال کرتے ہیں کہ اگر گیارہ

رکعتیں سنت ہیں تو سعودیہ میں ۲۰ کیوں پڑھائی جاتی ہیں؟

کچھ عرصہ قبل بیت اللہ میں مذاہب اربعہ کے چار مصلے رکھے ہوئے تھے اور بیت اللہ کا ہر کونہ مسلمانوں کے اتحاد کا جنازہ اپنے کندھوں پر اٹھائے کھڑا تھا۔

ایک طرف شافعی مصلیٰ تھا تو دوسری طرف مالکی مصلیٰ
دائیں جانب حنفی مصلیٰ تھا تو بائیں جانب حنبلی مصلیٰ

لیکن شاہ سعودؒ کی توفیق سے بیت اللہ کو فرقہ واریت کی بھینٹ چڑھانے والوں سے پاک کیا اور تمام مصلے ہٹا کر صرف ایک مصلیٰ رکھا جو کسی فرقہ کی طرف منسوب نہیں بلکہ وہ صرف عالمِ اسلام کے اتحاد کی ایک زندہ مثال ہے یہاں سنت نبوی ﷺ کے مطابق جب گیارہ رکعت تراویح کی گئی تو ۲۰ پڑھنے والوں نے شور مچایا کہ اگر آپ بیس نہیں پڑھتے تو ہمیں باقی ماندہ رکعات اپنے امام کے پیچھے پڑھنے کی اجازت مرحمت فرمائیں۔

سعودی حکومت نے سوچا کہ اگر ان کو اپنا امام کھڑا کرنیکی اجازت دی جاتی ہے تو پھر ہر فرقہ یہی مطالبہ کرے گا اور دیکھتے ہی دیکھتے پھر سے چار مصلے بچھ جائینگے اور مقصد فوت ہو جائے گا۔ چنانچہ اس کا حل یہ سوچا گیا کہ ایک قاری ۱۰ پڑھا کر چلا جائے اور گیارہ پڑھنے والے کے ساتھ واپس ہو جائیں اور ایک وتر پڑھ کر اپنی گیارہ رکعت پوری کرلیں پھر دوسرا امام (قاری) آئے اور وہ دس رکعتیں پڑھائے اور بیس پڑھنے والے دونوں اماموں کی اقتدا کریں تا کہ ان کی بیس پوری ہو جائیں ورنہ وہاں بھی گیارہ ہی رکعت پڑھائی جاتی ہیں دوسرے امام کے آنے سے تعداد نہیں بڑھتی۔

اس کو آپ اس طرح سمجھیں کہ اگر کسی مسجد میں ظہر کی جماعت ہوئی اور امام صاحب چار فرض پڑھا کر چلے گئے اتنے میں کچھ نمازی اور آ گئے اور انہوں نے پھر جماعت کرالی اور انہوں نے بھی آپس میں جماعت کرالی تو کیا کوئی شخص ان جماعتوں

کو ایک شمار کر کے یہ نتیجہ نکالنے کا مجاز ہے؟ کہ اس مسجد میں آج ظہر کے بارہ فرض پڑھے گئے ہیں۔

ہرگز اس لئے کہ امام بدل جانے سے اس کی بنا پہلی ۴ رکعتوں پر نہیں رکھی جائے گی ہاں یہ ضرور کہا جائے گا کہ ظہر کی تین جماعتیں ہوئیں لیکن فرض چار ہی پڑھے گئے وہاں بھی یہی صورت ہے کہ تراویح کی دو جماعتیں ہوئیں ہر جماعت نے گیارہ رکعت ادا کی۔

(۲)۔سعودی عرب میں جو کچھ ہوتا ہے وہ دین میں حجت نہیں ہے دلیل صرف اور صرف قرآن وحدیث ہیں اور مسلمانوں نے کلمہ سعودی عرب کا نہیں آمنہ کے لعل کا پڑھا ہے۔

(۳)۔اور اگر کوئی شخص سعودی عرب کی بات کو حجت ماننے پر بلاوجہ مصر ہے تو ان سے ہماری یہ گزارش ہے کہ سعودی عرب کی تراویح تو سال بعد نظر آتی ہے جبکہ رفع یدین اور آمین تو روزانہ نظر آتی اور گونجتی ہے اس بارے میں جناب کا کیا خیال ہے؟

؎ لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

سابقہ صفحہ پر وہابی خلیل الرحمٰن جاوید کا فیصلہ اور وہابیوں کی حرمین میں دھوکہ بازی کا ثبوت ہے۔ اب فرحان صاحب وہابیوں کا شافعی ہونے کا ثبوت پیش کردیں؟ عبدالحیٔ نے یہ بھی ثابت کیا کہ عبادت میں کثرت بدعت نہیں ہے۔فرحان صاحب پر بے شمار قرض ہے سوالات کا۔ اس کتاب کے شائع کرنے میں ہم کو بڑی پریشانی کا سامنا کرنا پڑا۔ مگر وعدے کے مطابق حاضر ہے۔ اگر فرحان صاحب نے کوئی جواب دیا تو ہم دوبارہ کتابی شکل میں جواب دیں گے۔ انشاءاللہ تعالیٰ۔



اہلِ سنت کے کونڈے

اور

دیوبندیوں کا کونڈا

مناظرانہ دلائل

حضرات محترم! آپ کا تعلق کسی بھی شعبۂ ہائے زندگی سے متعلق ہو۔ چاہے جج ہو یا وکیل صحافی ہو یا اخبار فروش۔ آفیسر ہو یا ماتحت مالک ہو یا مزدور تعلیم یافتہ ہو یا ان پڑھ غرض یہ کہ امیر یا غریب یا تاجر ہو اس قسم کے تمام لوگوں کا پنج وقتہ نماز اور جمعۃ المبارک وعیدین اور تراویح کی جماعت سے مولویوں سے تعلق مقتدی کی حیثیت سے ہوتا ہے اور خاص طور سے جمعۃ المبارک میں بعض لوگ بڑے ذوق وشوق سے علماء کی تقریریں سنتے ہیں۔ اور ہمارے بزرگ تو اذان ہوتے ہی مسجد یں آکر پہلی صف میں بیٹھ جاتے ہیں، کیونکہ پہلی صف کی بہت ہی فضیلت ہے۔ یہ بات کرنے کا مقصد یہ تھا کہ اگر کوئی مولوی جمعہ کی تقریر میں یہ بات یا کسی بھی واعظ کی محفل میں شرک اور بدعت پر دھواں دار تقریر کرے۔ لیکن اگر آپ میں سے کسی کو معلوم ہو جائے کہ مولوی صاحب کو شرک و بدعت کے بارے میں حقیقت نہیں معلوم اور وہ مولوی بلا وجہ شرک شرک کہہ رہا ہے جو کہ اسلام میں شرک نہیں اور بدعت بدعت کہہ رہا ہے جو کہ اسلام میں بدعت نہیں۔ تو اس وقت آپ کی حالت کیا ہوگی؟ آپ کو اپنی نمازیں اس مولوی کے پیچھے پڑھی ہوئی برباد معلوم ہوں گی یا نہیں؟ کیا آپ ایسے مولوی کی شکل دیکھنا گوارا کریں

گے؟

نہیں ہر گز نہیں تو پھر آگے پڑھیں۔

یا پھر ایسا مولوی جو شرک و بدعت پر اپنی ہر تقریر میں بہت زور و شور سے مسائل بیان کرے۔ اور آپ حضرات کو اگر یہ معلوم ہو جائے کہ اس مولوی کے پاس دو قسم کے فتوے ہیں جیسا موقعہ ہوتا ہے ویسا فتویٰ بیان کر کے لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں اور یہی شرک و بدعت اس مولوی کے اکابر علماء کرتے رہے ان کی اپنی زندگی میں اور گھر میں جو دوسروں کیلئے شرک و بدعت ہے وہ اپنے لئے عین ایمان اور جائز سمجھتے ہیں۔ تو اس وقت آپ کی حالت کیا ہوگی یہی نہ کہ ایسے مولوی دوغلی پالیسی دو منہ والے دو زبان والے منافق ہیں ان سے کسی قسم کا تعلق نہیں رکھنا چاہئے۔ اس حقیقت کو معلوم کرنے کیلئے آج ہی کتاب زلزلہ۔ علامہ ارشد القادری صاحب کی پڑھیئے جس میں ہر بات بحوالہ موجود ہے۔ جس کا انکار آج تک کوئی نہ کر سکا اور نہ کر سکتا ہے۔ انشاءاللہ۔

لہٰذا حضراتِ محترم ہم اس قسم کے مولویوں کی بات کرنا چاہتے ہیں صرف ایک مسئلہ میں اور وہ ہے کونڈے سے متعلق ہے۔ بعض دوستوں نے اس کے جواب کا اصرار کیا ہے۔ فقیر نے جواب دینا کا ارادہ کر کے لکھنا شروع کیا ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ جواب کے بعد کس کا کونڈا ہوتا ہے۔

کونڈے میں حلوہ پوری کس نے شروع کی اور کب شروع کی اور آج ایسا طریقہ کیا حیثیت رکھتا ہے۔ ہماری معلومات کے مطابق اس کا تعلق حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے ہے ہمارے لئے یہ کافی ہے۔

ہم اہلِ سنت کے مطابق اس کونڈے کرنے کا تعلق ایک تو ایصالِ ثواب سے ہے اور دوسرا منّت مان کر کرنے سے ہے۔ اور یہ دونوں طریقے اسلام میں جائز ہیں۔ فرض واجب سنت ہم نہیں مانتے اس لئے بلاوجہ الزام اور بہتان لگانے سے کیا

فائدہ۔لہٰذا اگر کسی مولوی صاحب کے پاس ایصال ثواب اور منت کے ناجائز ہونے کا ثبوت شرعی موجود ہے تو برائے مہربانی وہ ہم کو پیش کردے۔ ورنہ اللہ کی بارگاہ میں جواب دینے کو تیار رہے۔ایک سب سے بڑا اعتراض لوگوں کو دھوکہ دینے کیلئے ایسے مولوی کرتے ہیں۔ وہ یہ کہ کونڈے حضور ﷺ نے نہیں کئے صحابہ کرام نے نہیں کئے تابعین نے نہیں کئے۔

اس لئے یہ ناجائز حرام اور بدعت ہیں؟

جواب: آج ایسے مولوی ہزاروں کام کرتے ہیں جو حضور علیہ السلام اور صحابۂ کرام و تابعین عظام نے نہیں کئے تو صرف کونڈے نے کیا بگاڑا ہے۔ہم ایسے مولوی کو ایک لمبی فہرست دینا چاہتے ہیں جو عمل وہ کرتے ہیں وہ نہ حضور علیہ السلام سے ثابت ہے اور نہ صحابۂ کرام یا تابعین سے ثابت ہے۔ جو مولوی جواب دینا چاہے ہم سے رجوع کرے۔

ایسے جاہل مولویوں کو خوب جواب دیا ہے شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہ حضور علیہ السلام کا نہ کرنا اور بات ہے اور منع کرنا کسی کام کا الگ بات ہے۔ اگر منع ہے تو دکھاؤ ثبوت؟

اس مسئلہ میں دوسرا اعتراض یہ ہے جو مولوی کرتے ہیں کہ یہ رافضیوں کا طریقہ ہے؟

جواب: اگر جو کام رافضی کرتے ہیں جیسے کپڑے پہنتے ہیں کھانا کھاتے ہیں دعا کرتے ہیں۔تو پھر مولوی کو چاہئے کہ نہ کپڑے پہنے نہ کھانا کھائے نہ دعا مانگے کیونکہ رافضی کرتے ہیں۔

اب جاہل مولوی کو کون بتائے کہ کسی بدعقیدہ کا وہ عمل جو خاص ان کا شعار نشان ہے وہ کرنا منع ہے باقی نہیں۔جیسے رافضی ماتم کرتے ہیں۔

یہ ان کا خاص شعار ہے۔ جو مسلمان ایسا کرے وہ رافضیوں کی مشابہت کرتا ہے

جو کہ حرام ہے۔

لہٰذا رافضی کونڈے کرتے ہیں اس کی نیت ان سے پوچھو۔ اور اہلِ سنت کونڈے کرتے ہیں ہماری نیت ہم سے پوچھو۔

اگر تم نہ ان سے پوچھو نہ ہم سے پوچھو اور دو دو ٹکے کے فتوے بلاوجہ لگائے جاؤ تو یاد رکھو نیک کام سے روکنا شیطان کا کام ہے اور وہ تم کو مبارک ہو۔

آج ساری دنیا میں سال بھر کا کلینڈر چھاپا جاتا ہے سب لوگ اپنے اپنے پروگرام اس کو دیکھ کر ترتیب دیتے ہیں حتیٰ کہ کفار بھی ایسا ہی کرتے ہیں۔ مولوی صاحب بتائیں کیا کفار سے ملتا جلتا، کام کرنا کیسا ہے؟

اور یہ نقشہ اوقات نماز حضور علیہ السلام اور صحابۂ کرام و تابعین کے زمانے میں تھا۔

اگر ثبوت ہے تو پیش کر دو؟ یا توبہ کر لو؟ یا پھر ان اوقات کے نقشے کو آگ لگا دو؟

اگر کچھ نہیں کر سکتے تو شرم کرو۔

ایک اور اعتراض کہ ۲۲/ رجب کو کونڈے کیوں کسی اور تاریخ کو کیوں نہیں؟

جواب: اس کا مطلب یہ ہے کہ تم کو ۲۲/ رجب پر اعتراض ہے صرف اور کونڈے کرنا کسی اور تاریخ کو جائز ہے۔

پتہ نہیں ۲۲/ رجب نے تمہارا کیا بگاڑا ہے۔

خیر ہم اہلِ سنت اعلانِ عام کرتے ہیں کہ ہم ۲۲/ رجب کو جائز سمجھتے ہیں۔ اور پورے رجب کے کسی بھی دن یا تاریخ کو کر سکتے ہیں۔ اور کرتے ہیں۔

اگر تم کو یقین نہیں تو ہم دعوت دیتے ہیں کہ ۱۱/ رجب کو بعد عصر ہمارے گھر پر کونڈے ہیں۔ تم کو دعوت ہے۔ تشریف لے آؤ۔

اگر پھر بھی تم اعتراض کرو کہ یہ تاریخ اور وقت کا تعین شرعی نہیں بدعت ہے؟

تو جناب تم جو جلسے کا پوسٹر شائع کرتے ہو تاریخ دن اور وقت بعد نماز، عشاء لکھتے

ہیں۔اس کا شرعی ثبوت کیا ہے؟ تم یہ کیوں نہیں لکھتے کہ حضرات جلسہ ہے۔ کسی بھی دن کسی بھی تاریخ کو کسی بھی وقت فلاں مولوی آئیں گے، آپ حضرات تشریف لے آئیں۔

جواب دو کون آئے گا۔ اور شادی کارڈ بھی ایسا ہی چھاپا کرو کہ حضرات کسی بھی لڑکے سے کسی بھی لڑکی کا کسی بھی دن کسی بھی تاریخ اور کسی بھی وقت نکاح ہے آپ حضرات ضرور شرکت فرمائیں۔

ان موقعوں پر یہ تمام حیلے بہانے کیوں بھول جاتے ہیں۔ کبھی تو اپنی بات پر عمل کر کے دکھاؤ؟ جو کہتے ہو وہ کرتے کیوں نہیں؟

ایک حوالہ اور منکروں کا کونڈا

حضرات بات وہ کرنی چاہیے جس کا انکار اور جس پر فتویٰ کوئی نہیں لگا سکتا۔

حاجی امداد اللہ مہاجر مکی مدنی صاحب منکروں کے بڑوں کے پیر صاحب ہیں ماشاء اللہ قابلِ فخر ہستی ہیں ان کی کتاب کا نام فیصلہ ہفت مسئلہ میں انہوں نے ایصالِ ثواب کی بے شمار قسمیں لکھیں ہیں جو جائز ہیں۔ ان میں کونڈے کرنا بھی جائز لکھا ہے۔

جس کا دل چاہے ہندوستان کی چھپی ہوئی پُرانی کتاب میں ہم سے دیکھ کر توبہ کر لے؟ یہی حاجی صاحب کھڑے ہو کر درود وسلام پڑھتے تھے۔

گیارہویں کرتے ہیں۔ سوم، دسواں، بیسواں، چالیسواں، عُرس وغیرہ کرتے تھے۔

اب کون سا مولوی ہے جو آپ کا نام لے کر فتویٰ لگائے؟ اور بتائے کہ حاجی صاحب قرآن و حدیث کو نہیں جانتے تھے؟ جتنے اعتراضات آج ہم اہلِ سنت پر کر رہے ہیں وہ سب حاجی صاحب پر لگاؤ اگر شرم وغیرت ہے؟

اور رافضی ہونے کا الزام حاجی صاحب پر بھی لگاؤ؟

اور یہ بھی کہو کہ یہ صحابہ کے دشمنوں کا کام ہے جو حاجی صاحب نے جائز قرار دیا

ہے؟ وہ تمام اعتراض ایک دفعہ حاجی صاحب کا نام لے کر لگا کر دکھاؤ؟

بس منکروں کا کونڈا ہو گیا۔ موجودہ اور آنے والی نسلیں اب اچھی طرح جان لیں گی کہ تم جاہل ہو خود بھی گمراہ ہو اور دوسروں کو بھی گمراہ کرتے ہو۔

ایک مولوی نے ہم سے کہا کہ کونڈے کھانا حرام ہے۔

ہم نے کہا بالکل حرام ہے، مٹی کے کونڈے کھانا۔

لیکن جو کونڈے میں حلوہ پوری ہے وہ حلال ہے جائز ہے۔

کہنے لگے حلوہ پوری بھی حرام ہے۔ فقیر نے کہا کہ شرعی دلیل کیا ہے۔ تو بغلیں جھانکنے لگے بلکہ بجانے لگے وہ، وہ، وہ منہ سے کچھ نہ نکلا۔

فقیر نے کہا مٹی کے کونڈے میں حلوہ پوری منع ہے۔

کہنے لگے ہاں ہاں یہی بات ہے۔ فقیر نے کہا اچھا ہم مٹی کے برتن کی جگہ شیشے کے برتن میں رکھ لیں تو۔ کہنے لگے پھر ٹھیک ہے۔ فقیر نے کہا چلو ہم برتن بدل لیتے ہیں تم فتویٰ بدل دو۔

کہنے لگے نہیں یہ نہیں ہو سکتا اور رفو چکر ہو گئے۔

حضرات ان کے حیلے بہانے ہر کوئی نہیں سمجھ سکتا۔ اس کیلئے کسی اہلِ سنت کے عالمِ دین سے رابطہ رکھنا ضروری ہے۔

کونڈے کے متعلق عوام میں ایک بات جو کہ غلط ہے کہ کونڈے کی حلوہ پوری گھر سے باہر نہیں جانے دیتے یہ قید بالکل غلط ہے۔

گھر میں اور گھر سے باہر پڑوس میں لے جا سکتے ہیں۔

اور ہم اہلِ سنت اس ایصالِ ثواب میں تمام بزرگانِ دین کو شامل کر کے دعا کرتے ہیں۔

جو کونڈے کر کے چھوڑ دے یا نہ کرے اس پر کوئی فتویٰ نہیں ہے۔ مگر جو بدعت و ناجائز کہتا ہے اس کو شرعی دلیل دینی لازمی ہے۔

سچّی کہانی اور منّت کا طریقہ

جنابِ سیّدہ کی کہانی

کون سیّدہ رضی اللہ عنہا؟

نبی ﷺ کی سب سے پیاری لاڈلی بیٹی۔

ازواج مطہرات کی سب سے زیادہ پسندیدہ سیّدہ، تمام اصحابہؓ کرام جن کا ادب کرتے تھے۔

☆ وہ سیّدہ، تمام اہلِ بیتِ عظام کا سرچشمہ۔

☆ وہ سیّدہ، تمام اولیائے کرام جن کے نام کا ادب کرتے ہیں۔

☆ وہ سیّدہ، تمام مسلمانوں کی عقیدت واحترام کا مرکز۔

☆ وہ سیدہ، صبر وشکر اعمال وعبادت استقامت کا پیکر۔

☆ وہ سیّدہ، اپنے حسنین کریمین کی بہترین پرورش کرنے والی۔

☆ وہ سیّدہ اپنے شوہر نامدار کی خدمت کیلئے ہر وقت تیار۔

☆ وہ سیّدہ، اپنے غم بھول کر حضور علیہ السّلام کی امت کی دُعا مغفرت کرنے والی۔

☆ وہ سیّدہ، جن کی زبان پر پوری زندگی حرف شکایت نہ آیا۔

☆ وہ سیّدہ، جن کی زندگی میں کوئی نماز قضاء نہیں ہوئی۔

☆ وہ سیّدہ، جن کی پوری زندگی باپردہ رہ کر گزارنے والی۔

☆ وہ سیّدہ، جن کے سرِ مبارک کے بال بھی چاند سورج نے نہ دیکھے۔

☆ وہ سیّدہ، جن کے کفن کی چادر بھی لوگ نہ دیکھ سکے۔

☆ وہ سیّدہ، جن کی نماز تہجد بھی کبھی قضاء نہ ہوئی۔
☆ وہ سیّدہ، جن کا بہترین مشغلہ تلاوت اور درود وسلام پڑھنا تھا۔
☆ وہ سیّدہ، اپنے پڑوسی کے حقوق کا خیال رکھنے والی۔
☆ وہ سیّدہ، قیامت کے دن لوگوں کو حکم ہوگا آنکھیں نیچی کرلو۔
☆ وہ سیّدہ، جن کی محبت حضور کی محبت جن سے بغض حضور سے بغض۔
☆ وہ سیّدہ، قیامت کے دن جس کی شفاعت کریں گی اس کی بخشش ہے۔
☆ وہ سیّدہ، جن کے نام پر اپنی بیٹی کا نام رکھنے والے سب جنت کے مستحق۔
☆ وہ سیّدہ، جن کے ساتھ ادنیٰ نسبت رکھنے والے کو بھی فائدہ ہوگا۔
☆ وہ سیّدہ، جن کی پاکیزگی کا ذکر قرآنِ کریم میں ہے۔
☆ وہ سیّدہ، جن کے لقب سیّدہ، رافیہ، ذکیہ، بتول، زہرا، مرضیہ، میمونہ۔

اس مختصر کتاب کو لکھنے کا سبب یہ ہوا کہ جب ہم نے جنابِ سیّدہ کی کہانی پڑھی جو کہ من گھڑت واقعہ پر اور غلط روایت ہے۔ کسی بدعقیدہ نے لکھی ہے۔ یہ اطمینان کر کے اپنی ماؤں بہنوں کو پڑھنے سے منع کیا تو تین قسم کی عورتوں سے واسطہ پڑا۔ ایک تو وہ جنہوں نے صاف انکار کر دیا اور غلط کہانی پڑھنے سے باز نہ آئیں۔ دوسری وہ عورتیں جن کو منع کر دیا وہ فوراً مان گئیں کہ جب من گھڑت روایات ہے تو ہم کیوں پڑھیں۔ تیسری قسم کی وہ عورتیں جنہوں نے سب سے زیادہ عقلمندی کی بات کی۔ کہ ہم یہ غلط کہانی نہیں پڑھتے مگر اس کا نعم البدل سچے واقعات کی کہانی ہم کو لا کر دو ہم وہ پڑھیں گے۔ بس یہ بات پسند آئی اور اس کے لکھنے کا سبب ہوا اللہ تعالیٰ ان نیک عورتوں کو جزائے خیر عطا فرمائے اور ان کو بھی جو اس کو پڑھیں

ایک دفعہ یہودی عورتوں نے شادی کیلئے سیّدہ کو دعوت دی ان کا مقصد یہ تھا کہ یہ غریب ہیں ان کے کپڑے بھی ویسے ہی ہوں گے۔ اور ہم ان کا مذاق اڑائیں گے۔

سیّدہ طیبہ کو بڑی فکر ہوئی کہ یہ اسلام کا مذاق بنائیں گی سیّدہ نے صبر اور شکر کے ساتھ نماز پڑھی اور اپنے والد ماجد کے پاس تشریف لے آئیں۔ حضور علیہ السلام نے چند باتیں ارشاد فرمائیں اتنے میں حضرت جبرائیل تشریف لے آئے اور جنتی لباس عطا فرمایا کہ یہ سیّدہ کے صبر کا بدلہ اور اسلام سے محبت کا بدلہ ہے وہ لباس پہن کر دعوت میں جائیں جب سیّدہ کو لباس میں یہودی عورتوں نے دیکھا تو حیران رہ گئیں سب کے منہ بند سب سیّدہ کے سامنے بھکارن لگ رہی تھیں کچھ ہوش آیا تو یہودی عورتوں نے پوچھا یہ لباس اتنا خوبصورت دنیا میں اس کی مثال نہیں، کہاں سے آیا سیّدہ نے فرمایا میرے رب نے عطا فرمایا ہے۔ سب یہودی عورتیں کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوگئیں۔ سیّدہ طیبہ طاہرہ، عابدہ، زاہدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شوقِ عبادت کا حال، آپ ساری ساری رات عبادت میں گزار دیتیں ایک دفعہ عرض کی یا اللہ اتنی چھوٹی راتیں ہیں تیری بندی سر سجدے میں رکھتی ہے تو فجر کی اذان ہو جاتی ہے یا اللہ! ایک رات اتنی بڑے بنا دے کہ تیری بندی جی بھر کے سجدہ کرے اور قرآنِ کریم کی تلاوت کا اتنا شوق کہ گھر کے تمام کام کرتی جاتیں اور تلاوت کرتی جاتیں تھیں کپڑے دھوتے وقت تلاوت برتن دھوتے وقت تلاوت، بچوں اور شوہر کے دستر خوان لگاتے وقت تلاوت اور اس کا ایک اثر یہ ہوا کہ اولاد بھی نیک متقی پرہیز گار بنی کہ امام حسین رضی اللہ عنہ نے کربلا میں نیزے کی نوک پر سر مبارک تھا اور قرآن پڑھ رہے تھے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو حدیث کے مطابق جنتی عورتوں کی سردار ہونے کا شرف و انعام ملا۔ اور جب پتہ چلا کہ سب سے پہلے جنت میں وہ عورت جائے گی جو لکڑ ہارے کی بیوی ہے تو آپ کو اس عورت کی زیارت کا شوق ہوا۔ تو اب باپردہ ہو کر امام حسن رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے کر اس کے گھر کے دروازے پر دستک دی اس لکڑ ہارے کی بیوی نے اندر سے پوچھا کون ہے۔ آپ نے فرمایا میں فاطمہ ہوں بنتِ رسول وہ عورت معذرت کرتے ہوئے عرض

گزار ہوئی کہ میرے شوہر کی اجازت نہیں ہے کہ ان کی اجازت کے بغیر کوئی بھی گھر میں آئے۔ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اچھا کوئی بات نہیں تم اپنے شوہر سے پوچھ لینا میں کل آجاؤں گی۔ اور وہ واپس تشریف لے گئیں۔ شام کو اس کا شوہر گھر آیا تو اس کی بیوی نے پہلے اپنے شوہر کا مزاج دیکھا اور موقعہ محل دیکھ کر انتہائی ادب سے آہستہ آواز میں عرض کرنے لگی آج سیّدہ تشریف لائیں تھیں اور میں نے ان سے معذرت کر لی اور وہ بغیر ملے واپس تشریف لے گئیں اگر تمہاری اجازت ہو تو ان کو گھر میں بلا لوں یا معذرت کر لوں جیسا آپ کا حکم ہو۔ ان کا شوہر یہ بات سنتے ہی غصّے میں آ گیا اور کہا ارے سیّدہ کو ہر وقت آنے کی اجازت تم نے کیوں ان کو واپس کیا ان کے بابرکت قدم ہمارے گھر آجائیں تو دنیا و آخرت میں فائدہ ہوگا۔

دوسرے دن حسب وعدہ سیّدہ امام حسن رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے کر پھر اس کے دروازہ پر دستک دی لکڑ ہارے کی بیوی نے پوچھا کون ہے۔ آپ نے فرمایا میں سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا ہوں۔ اس نے پوچھا آپ کے ساتھ کون ہے آپ نے فرمایا میرا بیٹا امام حسن ہے وہ کہنے لگی میں نے صرف آپ کی اجازت لی تھی آپ کے بیٹے کی اجازت نہیں لی۔ سیّدہ نے فرمایا اچھا میں کل آؤں گی میرے بیٹے حسن جو پانچ سال کے ہیں ان کی اجازت بھی لینا۔ پھر آپ واپس تشریف لے گئیں اور کوئی ناراضگی کا اظہار بھی نہیں کیا بلکہ خوش ہوئیں کہ کیسی وفا شعار بیوی ہے اور شوہر کی فرمانبردار ہے شام کو اس کا شوہر جب گھر آیا تو اس نے پھر شوہر کا مزاج دیکھ کر بات کی۔ کہ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا تشریف لائیں تھیں مگر ان کیساتھ ان کا بیٹا بھی تھا میں نے صرف سیّدہ کی اجازت لی تھی کیا ان کے بیٹے کو بھی گھر میں آنے کی اجازت ہے اس کے شوہر کو پھر غصہ آیا اور کہا ارے یہ تو نے کیا کیا؟ اے اللہ کی بندی! سیّدہ جس کو بھی لائیں ان سب کو اجازت ہے اب کوئی ایسی غلطی نہ کرنا ورنہ میں بہت بری طرح پیش آؤں گا تیسرے روز پھر سیّدہ

امام حسن رضی اللہ عنہ کو لے کر اس کے دروازے پر دستک دی اس نے پوچھا کون ہے آپ نے فرمایا میں اور میرا بیٹا ہے۔ اس نے فوراً دروازہ کھول دیا اور خوش آمدید کہا اور بہت معذرت کی آپ نے فرمایا کوئی بات نہیں میں تم سے ناراض نہیں ہوں بلکہ خوش ہوں کہ تم فرماں بردار بیوی ہو اور سب سے پہلے جنت میں جانے والی ہو۔

آپ ملاقات کر کے واپس آگئیں۔ اس لکڑ ہارے کی بیوی کے حالات میں آیا ہے کہ وہ اپنے شوہر کے مزاج کے مطابق ہر چیز کا خیال رکھتی اس کے باوجود اس کا شوہر غصہ کا بہت سخت تھا اس کی بیوی ہر وقت ٹھنڈے اور گرم پانی کا انتظام رکھتی تھی کہ پتہ نہیں کس وقت ضرورت پڑ جائے۔ حتیٰ کہ اس کا شوہر ڈنڈے سے بھی مارتا اور جو چیز اس کے ہاتھ میں آجاتی وہ کھینچ کر مار دیتا اور اس کی بیوی ہر وقت پتھر ڈنڈا اس کے پاس رکھ دیتی کہ میرے شوہر کو تکلیف نہ ہو سب کچھ اس کے پاس موجود رہے اور اس کی بیوی کی آواز گھر سے باہر بھی نہیں جاتی تھی۔ لہٰذا اس نیک اور صبر کرنے والی بیوی کو انعام ملا کہ سب سے پہلے جنت میں جانے والی یہ عورت ہوگی۔ اب یہاں طریقہ یہ ہوگا کہ یہ عورت سب سے پہلے جنت میں اس طرح جائے گی کہ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سواری پر سوار ہونگی اور یہ عورت اس سواری کی مہار پکڑ کر آگے آگے خادمہ کی حیثیت سے سب سے پہلے جنت میں داخل ہوگی۔

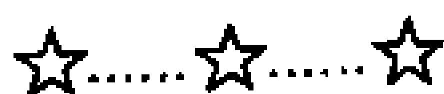
اے میری ماؤں، بہنوں، بیٹیوں! یہ دنیا کی زندگی فانی ہے اور آخرت کی زندگی باقی اور ہمیشہ رہنے والی ہے پھر ہم کیوں یہاں عیش کر کے اپنی آخرت تباہ کریں قبر و حشر میں عقیدہ اور اعمال کام آئیں گے پھر کیوں حسد، ریا، بغض، کینہ، جھگڑا، غیبت، نافرمانی کر کے اپنی نیکیاں برباد کریں سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی وصیت، آپ نے فرمایا جو مرد عورت شعبان کے مہینے میں آٹھ رکعت نفل اللہ کیلئے پڑھ کر مجھے ایصال ثواب کرے تو میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کرواؤں گی۔ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے فضائل

بے شمار ہیں ان کی شان کا اندازہ اللہ اور اس کے رسول کو ہے ایک واقعہ شان سیّدہ کا اور پڑھ لو جب سیّدہ کے وصال کا وقت قریب آیا تو عرض کی یا اللہ میں نے کسی غیر مرد کو نہیں دیکھا ساری زندگی اور موت کا فرشتہ عزرائیل بھی میرے لئے غیر ہے یا اللہ میرا پردہ رکھ لے کہ فرشتہ بھی مجھے نہ دیکھے۔ تفسیر روح البیان میں ہے جو اہلِ سنت کی معتبر تفسیر ہے کہ اس میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سیّدہ رضی اللہ عنہا کی روحِ پاک کو خود قبض کی۔ سبحان اللہ کیا شان ہے اسلام کے احکام پر عمل کرنے کی اے میری ماؤں، بہنوں! اب چند مسائل توجہ طلب ہیں۔ غور سے ملاحظہ فرمائیں۔ کہ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا تین دن کی بھوک اور پیاس میں بھی شکوہ شکایت نہ کی اور صبر و شکر اور نماز کو نہیں چھوڑا اور جب بھی پریشانی ہوتی آپ تین روزے کی منت مان لیتیں یا پھر آٹھ رکعت نفل نماز کی منت مان لیتیں تھیں اور جب پریشانی دور ہوتی تو منت پوری کر لیتیں۔ جس کا پورا کرنا واجب ہے اگر ہو سکے تو اس قسم کی منت مان لیا کریں۔ جو کہ افضل طریقہ ہے۔ اس کے علاوہ جو جائز طریقہ ہے منت کا وہ یہ کہ اگر میرا فلاں کام ہو گیا۔ مریض صحت یاب ہو گیا پریشانی دور ہو گئی۔ قرضہ اتار دیا جائے، غائب حاضر ہو جائے۔ قید سے رہائی مل جائے وغیرہ تو میں یا اللہ میں بیس افراد کو کھانا دوں گی۔ یا سو افراد یا دس یا پانچ افراد کو کھانا دوں گی۔ یا اور کسی جائز طریقہ سے مدد کرونگی۔ یا پھر اس کتاب کو پڑھنے کی منت بھی جائز ہے کہ یا اللہ اگر میرا فلاں کام ہو گیا تو میں یہ سچے واقعات کی کتاب پڑھوں گی۔ اور جب کام ہو جائے تو کتاب پڑھنے کے بعد کچھ شیرینی پر فاتحہ پڑھ کر جس کو مرضی کھلا دیں اور برکت ہو گی اور یاد رکھیں کے ناجائز و حرام کام کی منت ماننا بھی ناجائز و حرام ہے سخت گناہ ہے۔

اس کتاب کی منت مان کر عورتوں میں بھی پڑھی جا سکتی ہے اور مرد حضرات بھی پڑھ سکتے ہیں۔ اور جو بھی شیرینی وغیرہ ہے اس پر فاتحہ درود شریف پڑھ کر عورتوں اور مرد بھی کھا سکتے ہیں۔ ان سچے واقعات کی کتاب کو باوضو پڑھیں تو بہتر ہو گا۔

اوّل وآخر درود شریف ضرور پڑھیں۔

ناپاکی کی حالت میں مت پڑھیں۔ مگر سن سکتی ہیں اور جو کچھ فاتحہ وغیرہ ہے وہ دوسروں کو کھلا سکتی ہیں اور گھر سے باہر بھی لے جا سکتی ہیں اس لئے کہ ہم اپنی طرف سے ایسی پابندی کیوں لگائیں جو اسلام میں نہیں ہے۔ لہٰذا سب عورتیں اسلام کے احکام پر عمل کریں تاکہ دنیا اور آخرت بہتر ہو سکے اس لئے بہنوں سے درخواست ہے کہ گانے اور فلمیں چھوڑ کر اسلام کی کتابیں پڑھیں اور اپنے گھر میں دوسری بہنوں کو بلا کر درس دیں تاکہ زندگی کا مقصد جو ہے وہ پورا ہو جائے اور تمام ماؤں بہنوں سے درخواست ہے کہ کتاب کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کریں اور دوسری بہنوں کو پڑھنے کیلئے دیں دعا دے یا اللہ! ہم سب کو نیک عمل کرنے کی توفیق فرما۔ صحابہ اکرام اور اہلبیت عظام کے راستہ پر چلنے کی توفیق عطا فرما پانچ وقت کی نماز کی پابندی کرنے کی توفیق عطا فرما اور ہو سکے تو تہجد بھی پڑھنے کی کوشش کریں اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے آمین۔



مناظرہ حاضر و ناظر

حضرات محترم! حق کا راستہ واضح کرنے کیلئے چند طریقے ہیں جس میں ایک طریقہ مناظرہ ہے۔ اور مناظرہ بھی دو طریقوں سے ہوتا ہے ایک زبانی اور دوسرا اکمل تحریری طور پر۔ لہٰذا اکمل تحریری مناظرہ مخالفین کی موت ہے زبانی مناظرہ میں صرف شرائط تحریر ہوتے ہیں باقی نہیں۔

بہر حال مناظرہ کا ایک بہتری اصول ہے کہ سائل بالمقابل کو مطالبہ ضروری کہ اپنے مدعیٰ کے مفردات علیحدہ علیحدہ بتائے۔ (رشیدیہ) جس کو عام طور پر وضاحت کہہ دیا جاتا ہے۔ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اسی اصول پر کاربند رہے اور وضاحت طلب سوال کئے اور کسی کو جرأت سامنے آنے کی نہ ہوئی۔ فقیر نے اسی اصول کو اپنایا اور وضاحت طلب کی تو مخالفین کے کئی مولویوں کے پیروں تلے زمین نکل گئی اور راہِ فرار اختیار کر گئے۔ اس کی تفصیل پھر کسی کتاب میں بیان کریں گے۔ انشاءاللہ۔

اس مسئلہ حاضر و ناظر میں ایک تو وہابی غیر مقلد اور اہلِ سنت و جماعت کے ساتھ ہوا جس میں وہابی نے چیلنج دیا تھا اور دعویٰ کیا تھا کہ لفظ حاضر ادنیٰ طبقے کیلئے بولا جاتا ہے لہٰذا حضور علیہ السلام کیلئے اس لفظ کا استعمال توہین ہے۔ اہلِ سنت کے علامہ محمد سرفراز قادری صاحب نے اس چیلنج کو قبول کیا اور مناظرہ طے پایا۔ یکم شعبان ۱۳۹۹ھ میں شر پناہ کراچی میں۔ وہابی مولوی اللہ یار کے ساتھ۔ ہم کو چونکہ خلاصہ پیش کرنا ہے اگر کوئی پوری روئیداد سننا چاہتے ہوں تو وہ مکتبہ غوثیہ سبزی منڈی سے کیسٹ حاصل کر کے وہابی اپنے دعوے میں ایک آیت اور ایک حدیث بھی پیش نہیں کر سکا اور اہلِ سنت کے مناظر

نے کئی آیات سے حضور علیہ السلام کا حاضر موجود ہونا ثابت کر دیا۔ اس پر وہابی مولوی کی جہالت دیکھو کہتا ہے تم نے موجود کے دلائل دیئے ہیں حاضر کہاں لکھا ہے۔ سبحان اللہ اب اندھوں کو کون سمجھائے کہ جو موجود ہے وہ حاضر ہے یا غائب ہے؟ اور جب وہابی نے اللہ کو حاضر کہا فرشتوں کو حاضر کہا شیطان کو حاضر کہا تو ثالث نے درمیان اور آ کر میں فیصلہ دے دیا کہ وہابی کی باتوں کی ہم کو سمجھ نہیں آ رہی ہے۔ اہلِ سنت کی شاندار فتح ہوئی۔ آج بھی تمام وہابیوں کو دعوتِ عام ہے تحریری طور پر کہ اپنے اس دعوے کو سچا ثابت کر دیں قرآن وحدیث سے؟ ورنہ اپنا نام اہلِ قیاس رکھ لیں زیادہ تر دلائل قیاس سے دیئے تھے۔ وہابی کا بار بار یہ کہنا کہ ادنیٰ جو ہے وہ اعلیٰ کے پاس حاضر ہوتا ہے۔ وہابیوں کا ایک قانون ہے اور دوسرا قانون یہ ہے کہ امتی جب نبی کے پاس حاضر ہو تو فیض لینے آتے ہیں اور جب نبی امتی کے پاس حاضر ہو تو فیض دینے آتے ہیں۔ مثال، حضور ﷺ صحابہ کے پاس تشریف لائے دس احادیث سے زیادہ ثابت ہے بتاؤ یہ تشریف لانا حاضر سے متعلق ہے یا غائب سے متعلق ہے؟ اور سنو حضور ﷺ کعبہ کے پاس آئے حجر اسود کے پاس آئے بیت المقدس میں آئے۔ یہ آنا حاضر کے بغیر کیسے ممکن ہے؟ اب یا تو انکار کر دو؟ یا پھر توبہ کر لو؟ وہابی کا اس بات پر زور دینا کہ قرآن وحدیث سے لفظ حاضر حضور ﷺ کیلئے دکھا دو؟ وہابی کے اس سوال سے بے بسی ظاہر ہوگئی اور وہ اپنا دعویٰ اور چیلنج بھی بھول گیا اور الٹا سوال کر دیا۔ پھر ہم سے مطالبہ کرے اور تحریر لکھ دے کہ میں مان جاؤں گا؟ ہم قرآن وحدیث سے یہ الفاظ جس کا معنیٰ حاضری بنتا ہے دکھانے کو تیار ہیں۔ ہے کوئی قرآن وحدیث کا ماننے والا وہابی جو تحریری گفتگو کرے؟

دوسرے مناظرے کا خلاصہ یہ ہے کہ فقیر کی گفتگو اس مناظرے سے پہلے دیوبندی مولوی سے ہوئی اور یہ طے پایا کہ اپنی اپنی جماعت کے بڑے بڑے عالم دین کے ساتھ مناظرہ رکھا جائے۔ تو اس دیوبندی کے استاد حبیب اللہ اور مناظر اعظم محمد

عبدالتواب صدیقی اچھروی صاحب سے طے پایا اور وقت مقررہ پر ہم پہنچ گئے۔ اس مناظرے میں فقیر شروع سے آخر تک عینی شاہد بھی ہے۔ تفصیل کیلئے کیسٹ مکتبہ غوثیہ سبزی منڈی سے حاصل کر سکتے ہیں۔ اس مناظرے میں اور کئی دیگر مناظروں میں دیوبندی مولوی علمائے دیوبند کی عبارتیں تسلیم نہ کرنے کا اقرار کرتے بلکہ شرط لگاتے ہیں کہ دیوبندیت سے متعلق کچھ بھی نہیں کہا جائے۔ آخر کیوں کیا علمائے دیوبند جاہل تھے؟ کیا انہوں نے اپنے عقائد پر دلائل پیش نہ کئے تھے؟ نہیں بلکہ وجہ اصل یہ ہے کہ آج کے دیوبندی جانتے ہیں کہ علمائے دیوبند کی بات ہی نہ کرو کہ ذلت اٹھائی پڑے جس کا دل چاہے ہم سے دو قسم کے فتوے کا ثبوت علمائے دیوبند کے متعلق طلب کر کے توبہ کرے ہم دکھانے کو تیار ہیں۔ حالانکہ ہم اہلِ سنت اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی عبارتوں کا انکار نہیں کرتے۔ کیوں اس لئے کہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ تمام عقائد و مسائل میں قرآن و حدیث اور صحابہ سے دلائل دیتے ہیں اور حنفی ہوتے ہوئے اجماع و قیاس سے بھی ثبوت دیتے ہیں۔ لہٰذا ہم کو تو فخر ہے اور دیوبندیوں کو ڈر ہے دیوبندی سے جب یہ کہا گیا کہ اس کے خلاف تمہارا فتویٰ کیا ہے؟ یعنی حاضر و ناظر ماننے والے کو کیا کہتے ہو تو فتویٰ نہیں دیا اور نہ بتایا۔ جبکہ ان کی کتابوں میں کفر و شرک لکھا ہے۔ ہم آگے چل کر اس کا ثبوت دیں گے انشاءاللہ۔

حضرات معلوم ہوا کہ ان کے دو ٹکے کے فتوے ہیں جب چاہا لگا دیا اور جب چاہا گول کر گئے دوسری وجہ فتویٰ نہ دینے کی یہ ہے کہ اگر دیوبندی کفر و شرک کا فتویٰ دیتا تو دلائل سے ثابت کرتا۔ اور قرآن و حدیث سے تمام دیوبندی جماعت زندہ یا مردہ کفر و شرک ثابت نہیں کر سکتے۔ صرف بغیر دلیل کے فتویٰ دیتے اور سیدھے سادھے ہمارے مسلمان بھائی ان کے دامِ فریب میں پھنس کر اپنا ایمان برباد کر لیتے ہیں۔ اب مناظرہ کی پہلی تقریر میں مناظرِ اعظم نے چھ آیات پیش کر کے اپنا عقیدہ ثابت کیا۔ یہاں ہم

حاضر و ناظر سے متعلق عقیدہ اور وضاحت بتاتے ہیں تاکہ عوام کا پتہ لگ جائے اور دیوبندی کی جوابی تقریر دعوے کے خلاف ہونا بھی معلوم ہو جائے۔ اہلِ سنت و جماعت بریلوی کا عقیدہ حاضر و ناظر سے متعلق۔

حضور ﷺ جسمانی طور سے ایک جگہ حاضر رہ کر کائنات میں دیکھنے والے ناظر ہیں۔ آپ جب چاہیں جہاں چاہیں آسکتے ہیں خواب اور بیداری میں ہزاروں کو دیدار کرا سکتے ہیں۔ ہم ہر جگہ جسمانی طور سے نہیں مانتے ہیں بلکہ روحانی طور سے مانتے ہیں۔ اور یہ طاقت اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی ہے۔

دیوبندی مولوی نے پہلی آیت پیش کی۔ **وما کنت لدیھم اذ یلقون اقلامھم** آپ ان کے پاس نہ تھے جب کہ وہ لوگ اپنے اپنے قلم پانی میں ڈال رہے تھے۔ اس پر دیوبندی نے کہا کہ آپ وہاں موجود نہ تھے اور ناظر بھی نہ تھے۔

جواب: مناظر اعظم نے سمجھ لیا کہ یہ دلیل دعوے کے مطابق نہیں اس کا جواب نہیں دیا۔ ہم بتاتے ہیں ہمارا عقیدہ دیکھ لو اور مولوی کی دلیل دیکھ لو اور خود دیوبندی کا دعویٰ کہ ہم حاضر و ناضر قرآن و حدیث کے خلاف ہونا ثابت کر دیں گے۔ دیوبندی کی دلیل دعوے کے مطابق نہیں۔

یہ آیات ہمارے عقیدہ کے خلاف نہیں اور نہ تمہارے عقیدہ کے مطابق ہے تیسرے بات یہ تو ہماری دلیل ہے۔ دیکھو قرآن میں ہے:

وما کنت لدیھم اذ اجمعوا امرھم اور وما کنت بجانب القربی اذ فضینا الی موسٰی. وما کنت بجانب الطور اذنا دینا.

ان آیات میں جسمانی نفی ضرور ہے کیونکہ حضور ﷺ جسمانی طور پر نہ تھے بالکل درست ہے مگر روحانی اور نورانی طور سے حاضر تھے۔ ثبوت تفسیر صاوی سورۃ قصص۔ یہ فرمانا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اس واقعہ کی جگہ نہ تھے جسمانی لحاظ سے ہے عالم

روحانی کی حیثیت سے حضور ﷺ ہر رسول کی رسالت اور حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر آپ کے جسمانی ظہور تک کے واقعات پر حاضر ہیں۔ چوتھی بات کہ اصول ہے دلیل ہیں جس شے کا ذکر نہ ہو اس کو اپنے قیاس سے شامل نہ کیا جائے۔ دیوبندی نے آیت کے بعد کہا کہ حضور ﷺ ناظر بھی نہیں تھے۔ یہ جھوٹ بولا دیوبندی نے اپنے قیاس سے اور پورے مناظرے میں دیوبندی نے پانچ جھوٹ بولے ہم ثبوت پیش کرتے ہیں۔ دیوبندی توبہ نامہ تحریر کر کے ہم کو دیدے۔ کیا جھوٹ بول کر مناظرہ فتح کیا جاتا ہے؟ دوسری دلیل دیوبندی نے پیش کی کہ صحابی کی بات نہ مانی اور عبداللہ بن ابی کے حق میں فیصلہ دے دیا۔ جس سے صحابی بہت غمگین ہوئے۔ دیوبندیوں یہ دلیل بھی دعویٰ کے خلاف ہے کم از کم اصول مناظرہ یاد رکھا کرو۔ اس واقعہ کا مسئلہ حاضر و ناظر سے کیا تعلق ہے؟ دوسری بات حضرت زید صحابی رضی اللہ عنہ مدعی تھے اور منافق مدعا علیہ اور شرعی احکام ہیں کہ مدعی گواہ پیش کرے ورنہ مدعا علیہ قسم کھا کر مقدمہ جیت لے گا۔ لہٰذا صحابی کے پاس گواہ نہ تھے اس لئے فیصلہ منافق کی قسم پر کر دیا بلا تشبیہ ایک جج اپنے بیٹے کی شرافت کو اچھی طرح جانتا ہے اور اس کے بیٹے کے ساتھ ایسا واقعہ پیش آ گیا کیا جج یہ کہہ سکتا ہے میرا ذاتی علم ہے میں جانتا ہوں میرا بیٹا سچا ہے۔ نہیں جج کے علم پر فیصلہ نہیں ہوگا بلکہ مدعی کو گواہ پیش کرنے ہوں گے نہیں تو مدعا علیہ منافق ہو بدمعاش ہو اس کو قسم لے کر فیصلہ اس کے حق میں دے دیا جائے گا حضور ﷺ کا علم اور ناظر ہونا اور بات ہے اور شرعی احکام کے مطابق فیصلہ کرنا اور بات ہے۔ نامعقول اس واقعہ سے حاضر و ناظر کی نفی کیسے ہوگئی؟ پھر دیوبندی نے اور منافقوں کے [illegible] بھی دعوے کے خلاف ہے اور مناظرے میں دیوبندی [illegible] بتلانے سے حضور علیہ السلام کو علم ہوا۔ [illegible] جاننے والا اور دیکھنے والا [illegible]

علم ہوا۔ تو اب یہ بتاؤ یہ علم اور شان اللہ نے دے کر واپس لے لی ہے تو دلیل پیش کر دو؟ ورنہ کئی تفاسیر سے ثابت ہے کہ حضور علیہ السلام نے مسجد نبوی سے منافق مرد اور عورتوں کو نکال دیا۔ تو منافق کو پہچانتے تھے جب ہی تو نکالا۔ یہ دیوبندیوں کی بدقسمتی اور بدبختی ہے کہ قرآن و حدیث اس لئے پڑھتے ہیں کہ کس دلیل سے حضور ﷺ کا لاعلم ہونا ثابت کریں اور ہم اہل سنت کی خوش نصیبی ہے ہم قرآن و حدیث میں شان دیکھتے ہیں اور علمی مقام دیکھتے ہیں۔ پسند اپنی اپنی نصیب اپنا اپنا۔

پھر دیوبندی نے ایک دلیل کے طور پر ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے واقعہ سے حاضر و ناظر اور علم کی نفی کی تھی۔ حالانکہ وہ قرآن کے حکم سے ماں ہیں ایمان والوں کی۔ مگر بے ایمانوں کی نہیں۔ اس جواب میں مناظر اعظم نے بخاری شریف کی حدیث سے دیا تھا کہ حضور ﷺ نے فرمایا اللہ کی قسم میں اپنے اہل پر سوائے خیر کے کچھ نہیں جانتا۔ اس لئے دیوبندی نے اس بات کو نہیں چھیڑا۔ ہم اس مسئلہ پر ایسے جوابات دینا چاہتے ہیں کہ آئندہ کسی دیوبندی کو یہ دلیل بنانے کی ہمت نہ ہوگی انشاءاللہ۔

نمبر ۱: اس واقعہ کی دلیل بنانا اپنے دعوے کے خلاف ہے اصول مناظرے کے بھی خلاف ہے۔

نمبر ۲: اس واقعہ افک میں نزول وحی سے پہلے بخاری شریف کی حدیث ایمان والوں کیلئے کافی ہے۔

نمبر ۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کسی نبی کی بیوی نے کبھی بے حیائی کا کام نہیں کیا۔ تفسیر کبیر۔

نمبر ۴: جن کو حضور ﷺ کی قسم اور ارشاد پر ایمان نہیں ہم کو بھی ایسے لوگوں کے ایمان پر اعتبار نہیں۔

نمبر۵: منافقین نے ام المومنین پر تہمت لگائی اور آج کے بے ایمان حضور ﷺ پر تہمت لگا رہے ہیں۔

نمبر۶: جلیل القدر صحابہ کرام سے بھی اچھی نیت اور خیر کے الفاظ موجود ہیں کیا حضور ﷺ کو صحابہ سے بھی کم علم سمجھتے ہیں یہ بے ایمان؟ معاذ اللہ۔

نمبر۷: ہر مومن پر نیک گمان رکھنا واجب ہے جب تک اس کے خلاف دلیل شرعی قائم نہ ہو۔

نمبر۸: جب حضور ﷺ نے بدگمانی نہیں کی تو لاعلمی ثابت نہیں اور جب حضور ﷺ پاک دامن جانتے ہیں تو علم ہے۔

نمبر۹: اور غمگین ہونا لاعلمی کی دلیل نہیں صبر کی دلیل ہے قرآن سے ثابت ہے علم ہے اور غم بھی کفار کی باتوں پر۔

نمبر۱۰: یہ واقعہ ام المومنین کا امتحان تھا اور صبر کیا اللہ نے قرآن سے برأت ظاہر فرمائی۔

نمبر۱۱: حضور ﷺ کا توجہ کم کرنا وحی کے انتظار میں تھا بدگمانی کی وجہ سے نہیں تھا۔

نمبر۱۲: دیوبندیوں کے پیر حاجی امداد اللہ فرماتے ہیں جو لوگ کہتے ہیں کہ علم غیب انبیاء و اولیاء کو نہیں ہوتا میں کہتا ہوں اہل حق جس طرف نظر کرتے ہیں دریافت ادراک غیبات کا ان کو ہوتا ہے اصل میں یہ علم حق ہے حضور ﷺ کو حدیبیہ و حضرت عائشہ کے معاملات سے خبر نہ تھی اس کو دلیل اپنے دعویٰ کو سمجھتے ہیں یہ غلط ہے کیونکہ علم کے واسطے توجہ ضروری ہے۔ شمائم امدادیہ۔

نمبر۱۳: اس واقعہ افک میں کسی صحابی نے حضور ﷺ کو لاعلم نہیں فرمایا پھر وہابی کس دلیل سے کہتا ہے۔

نمبر۱۴: اس واقعہ میں امت کو تعلیم ہے کہ گھر کی بات گھر میں نہ دباؤ بلکہ خوب تحقیق کرو تاکہ دشمن رسوا ہو۔

نمبر۱۵: میرے آقا ﷺ کو علم تھا ام المومنین کی برأت قرآن سے ہوگی جو قیامت تک کافی ہے۔ اور دیکھو آیات نازل ہوئیں۔

نمبر۱۶: اگر حضور ﷺ کا غمگین ہونا لاعلمی کی دلیل ہے تو اللہ کو علم یقیناً تھا تو ایک مہینے کے بعد حکم نازل فرمایا کیا اللہ کو بھی لاعلم کہو گے؟ نہیں بلکہ ہزار ہا حکمتیں تھیں۔

نمبر۱۷: اس وقت میں نہ بتانا ثابت ہے نہ جاننا نہیں نہ بتانے سے لاعلمی لازم نہیں۔

نمبر۱۸: کسی عزت والے پر غلط الزام لگا دیئے جائیں علم کے باوجود افسوس اور پریشانی ہوتی ہے۔

نمبر۱۹: کسی شریف عورت پر کوئی الزام لگائے اس کا شوہر جانتا ہے کہ یہ الزام ہے بتاؤ وہ خوش ہوگا یا پریشان ہوگا۔

نمبر۲۰: حضور ﷺ کو لاعلم ثابت کرنے سے بدگمانی لازم آتی ہے اور وہ کفر ہے۔ عینی شرح بخاری

اس کے علاوہ دیوبندی نے ایک اور واقعہ جو تحریم سے متعلق ہے بیان کیا اور خود مان لیا کہ حضور ﷺ کو اللہ کے بتانے سے علم ہوتا ہے۔ بس یہی عقیدہ اہلِ سنت و جماعت کا ہے۔ دیوبندی جس کو اپنی دلیل سمجھا وہ تو ہماری دلیل ہے۔ دوسرا جواب اسی آیت میں ہے تبلیغی مرضات ازواجک کہ یہ ازواج کی رضا کیلئے ہے۔ بے خبری کی وجہ سے نہیں۔ کیونکہ منہ کی بو کوئی غیب نہیں بلکہ عام انسان بھی محسوس کر لیتا ہے۔

بلاتشبیہ۔ کیا دیوبندی حضور ﷺ کے حواس کے بھی منکر ہو گئے۔ اور پھر نفی کرتی تھی حاضر و ناظر کی اس واقعہ میں تو حضور ﷺ حاضر ہیں۔ دلیل تو دعوے کے خلاف ہے جو رد کر دی جاتی ہے۔

دیوبندی مولوی نے سب سے زیادہ جس دلیل پر دیا کہ قیامت کے دن حوض کوثر پر میری امت کے بعض لوگ آئیں گے میں عرض کروں گا یہ میرے ساتھی ہیں اللہ تعالیٰ

فرمائے گا آپ نہیں جانتے جو عمل انہوں نے کئے آپ نے فرمایا میں نیک بندے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرح عرض کروں گا۔

وکنت علیھم شھیداً ما دمت فیھم فلما تو فیتنی کنت انت الرقیب علیھم. الخ۔ (بخاری شریف)

حضرات محترم! اس کے بے شمار جوابات علماء حق نے دیئے ہیں مگران کے پاس عقل اور علم کی چونکہ کمی ہے اور وجہ صرف حضور ﷺ کا بغض ہے۔ اس حدیث میں قیامت اور حوضِ کوثر کا ذکر ہے۔ دیوبندی بتائیں کہ قیامت میں ہونے والے واقعہ کا تعلق علم غیب سے ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو حدیث کا انکار ہے۔ اگر جواب ہاں میں ہے تو علم غیب کی دلیل ہے۔ پھر نفی علم غیب کیسے ثابت ہوگی۔ ورنہ بتاؤ بغیر علم کے خبر کیسے دے سکتے ہیں قیامت کے واقعہ کی؟ جو نبی علیہ السلام مدینہ منورہ میں تشریف فرما ہو کر قیامت میں ہونے والے واقعہ کے بارے میں ارشاد فرمائیں پھر بھی تم نفی علم غیب ثابت کرو تو یہ کسی بے ایمان کا کام ہے۔ جب حدیث میں حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرح عرض کروں گا۔ جو بات حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت میں فرمائیں گے میرے آقا ﷺ اس کی خبر دنیا میں دے رہے ہیں پھر بھی تم لا علم ثابت کرو افسوس۔ لہٰذا کلی علم غیب تو تم مانتے نہیں مگر بعض علم غیب اخبار الاغیب اطلاع علی الغیب تم مانو گے۔ تو تمہارے اکابر اللہ کے سوا علم غیب ماننے پر شرک کا فتویٰ دے چکے ہیں اگر یہ دلیل پیش کر کے تم کو اپنے اکابر کے فتوے سے مشرک بننا قبول ہے تو ہم کو کیا ضرور بنو۔ ورنہ یہ دلیل تمہاری نہیں بلکہ ہماری ہے۔ کہ ہم علم غیب قیامت تک اور بعد بھی مانتے ہیں۔

حضرات محترم! دیوبندی مولوی نے ایک آیت کے جواب میں کہا یہ آیت صحابہ کیلئے خاص ہے اسی زمانے تک ہے جو صحابہ کا تھا مناظر اعظم نے اس پر گرفت فرمائی

پھر اس کو نہیں چھوڑا۔ دیوبندی نے بہت قلابازیاں کھائیں مگر کوئی حوالہ قرآن سے حدیث سے تفاسیر سے اس آیت کے خاص کرنے کا پیش نہ کر سکا۔ اور وقت ضائع کرتا رہا جھوٹ پر جھوٹ بولتا رہا مگر ثبوت نہ دے سکا اور آخر راہ فرار اختیار کی۔ اس طرح مناظرہ ختم ہوا۔ آج بھی اتنے سال گزرنے کے بعد تمام دیوبندیوں کو دعوت عام ہے کہ اپنے مولوی کی بات کہ یہ صحابہ کے زمانے کیلئے خاص ہے۔ حوالہ پیش کر دیں۔ لیکن اگر ہوتا تو اسی وقت دکھاتے مگر نہیں ہے اگر کوئی دکھا سکتا ہے تو ضرور دکھائے؟ اور جو شخص عبدالرزاق دیوبندیوں کی طرف سے اس مناظرہ کا سبب بنا وہ کچھ عرصہ بعد مناظر اعظم کا مرید ہو گیا اور آج تک ہے جس کا دل چاہے اس سے پوچھ لے۔ اب وہ فتویٰ دیوبندیوں کے جس میں حاضر و ناظر اور علم غیب ماننے والے پر کفر و شرک لکھا ہے ملاحظہ فرمالیں۔

نمبر ا: نبی کو جو حاضر و ناظر کہے بلا شک شرع اس کو کافر کہے۔ (جواہر القرآن۔ غلام خان)

نمبر ۲: حضور علیہ السلام کے متعلق حاضر و ناظر و علم غیب کا عقیدہ رکھنا کفر ہے۔
(ازلۃ الریب۔ سرفراز گکھڑوی)

نمبر ۳: پس اثبات علم غیب غیر حق تعالیٰ کو صریح شرک ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ)

نمبر ۴: علم غیب خاصہ حق تعالیٰ کا ہے اس لفظ کو کسی تاویل سے دوسرے پر اطلاق کرنا ابہام شرک سے خالی نہیں۔ (ایضا)

حضرات اس لئے موجودہ دیوبندی مناظرہ میں اپنے مخالف پر فتویٰ کفر و شرک کی بات نہیں کرتے کیونکہ اگر وہ یہ فتویٰ دیتے تو کفر و شرک آیت سے ثابت کرنا پڑتا اور وہ قیامت تک ثابت نہیں کر سکتے اس لئے دیوبندیت کی وران کے فتوے کی بات ہی نہیں کرتے۔ بلکہ فقیر کے ساتھ ایک مناظرہ میں دیوبندی مولوی نے اپنی دیوبندیت سے انکار کر دیا ثبوت موجود ہے اب اس سے بڑی منافقت کیا ہوگی۔

حضرات محترم! ان دیوبندیوں کا دوسری قسم کا فتویٰ علم غیب سے متعلق حضور ﷺ کو ہے بلکہ عالم الغیب تک لکھا ہے حضور ﷺ کو ہم وہ دکھانے کو تیار ہیں اکابر دیوبند سے اس کی دو شرطیں ہیں ایک تو ثبوت دیکھ کر تحریری توبہ کر لینا یا ان پر بھی کفر و شرک کا فتویٰ لگا دینا۔ جس کو منظور ہو وہ تحریر کر دے۔ اسی طرح اکابر دیوبند نے پیر کی روح کو اسی طرح تسلیم کیا ہے جس طرح ہم حاضر و ناظر مانتے ہیں۔ حوالہ محفوظ ہے دکھانے کیلئے شرط ہے دوسری بات شاہد کا معنی حاضر ہے۔ مگر دیوبندی کسی قیمت پر ماننے کیلئے تیار نہیں بلکہ اس کا معنی گواہ کرتے ہیں حالانکہ گواہ بھی حاضر و ناظر ہوتا ہے مگر لفظ حاضر سے یہ الرجک ہیں۔ مگر ہم دیوبندی مولویوں سے شاہد کا معنی حاضر لکھا ہوا دکھانے کو تیار ہیں ان کی کتابوں سے ثبوت دیکھ کر توبہ یا فتویٰ کفر تحریری دیدو۔ اب دیکھو دیوبندی بولتے ہیں مگر سمجھتے نہیں۔ فقیر نے ایک مولوی سے کہا تم حضور ﷺ کو حاضر مان لو۔ وہ کہتا ہے ہرگز نہیں میں کبھی بھی حضور ﷺ کو حاضر کہنے کیلئے تیار نہیں۔ فقیر نے کہا تم نہیں مانتے مگر پھر بھی حاضر کہہ رہے ہو کہنے لگا کیسے؟ فقیر نے عرض کی کہ تم نے بھی حضور کا لفظ استعمال کیا ہے۔ کہنے لگا ہاں۔ فقیر نے کہا حضور لفظ جمع ہے حاضر کی بتاؤ تم نے اپنی زبان سے اقرار کیا حاضر کا یا نہیں اور تمہاری ہزاروں کتابوں میں حضور ﷺ لکھا ہوا موجود ہے تم زبان سے کہنے کے بعد بھی منکر ہو حاضر کے۔ بس وہ مولوی ایسا بھاگا آج تک نظر نہیں آیا۔ اگر کسی دیوبندی کو یقین نہیں تو وہ بتا دے حضور کا معنی حاضر ہے یا نہیں؟ ایک اور فقیر کا مناظرہ ہوا علم غیب پر فقیر نے اس سے پوچھا بتاؤ نبی کا ترجمہ کیا ہے تو کہنے لگا خبر دینے والا۔

فقیر نے پوچھا کون سی خبر کہنے لگا جو اللہ نے دی ہے۔ فقیر نے پوچھا کہ اللہ کے پاس تو غیب کا علم ہے اور وہ جو دے گا وہ غیب کی خبر ہوگی یا نہیں۔ کہنے لگا ہاں۔ فقیر نے کہا بس تو نبی کا معنی غیب کی خبریں دینے والا ہوا یا نہیں بس وہ مولوی جوتیاں چھوڑ کر

بھاگ گیا۔ اگر کسی اور مولوی کو شوق ہے تو وہ تحریری گفتگو کر سکتا ہے فقیر سے اس کے بے شمار حوالے ہیں مخالفین سے اور اکابر دیوبند سے بھی اور ایک مناظرہ کا ذکر بھی دیکھو علماء اہلِ سنت کا دیوبندی وہابی مولوی سے تین دن مناظرہ ہوتا رہا چوتھے دن سنی عالم نے فرمایا کہ مولوی صاحب ایک بات بتاؤ ہم تین دن سے مناظرہ کر رہے ہیں اور رات کو دلائل دیکھتے ہیں ڈھونڈتے ہیں پھر مناظرے میں پیش کرتے ہیں یہ بات درست ہے یا نہیں۔ دیوبندی نے کہا بالکل درست ہے پھر سنی عالم نے فرمایا کہ ہم اہلِ سنت قرآن و حدیث اور دیگر کتابوں میں دلائل تلاش کرتے ہیں کہ ہمارے حضور ﷺ کو کہاں کہاں علم غیب ہے اور تم بھی تلاش کرتے ہو دلائل اور یہ دیکھتے ہو کہ کہاں کہاں حضور ﷺ کو علم نہیں اور لاعلم ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہو۔ یہ تمہاری بدقسمتی اور بدعقیدگی ہے اور یہ ہماری خوش نصیبی ہے۔ یہ سنتے ہی دیوبندی مولوی پکار اٹھا کہ مولانا صاحب میں کتنا بدبخت ہوں مگر اب میں ایسا نہیں کر سکتا اور میں توبہ کرتا ہوں اور حضور ﷺ کے علم غیب کو تسلیم کرتا ہوں۔ یہ مناظرہ انڈیا میں ہوا تیس سال پہلے جو صاحب ثبوت دیکھ کر توبہ کریں تو ہم ثبوت دکھانے کو تیار ہیں۔

حضرات محترم! اب ہم دیوبندیوں کا سب سے بڑا دھوکہ جو یہ مسلمانوں کو دیتے ہیں کہ اللہ بھی حاضر اور حضور ﷺ بھی حاضر لہٰذا یہ شرک ہو گیا۔ معاذ اللہ۔

جواب: صرف ایک جیسا لفظ ہونا اگر شرک ہے تو قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کیلئے ہے۔ کریم، رحیم، رؤف، عزیز، شہید وغیرہ ہے اور یہی الفاظ کریم، رحیم، رؤف، عزیز، شہید وغیرہ قرآن کریم میں حضور ﷺ کے بھی ہیں۔

دیوبندیوں جواب دو؟ اللہ پر بھی فتویٰ لگاؤ گے؟ معاذ اللہ دوسری بات جو الفاظ اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے اور اپنے پیارے نبی ﷺ کیلئے ایک جیسے نازل فرمائے تم ان میں کچھ فرق کرتے ہو یا نہیں؟ جو فرق تم بیان کرو گے ہم کو منظور ہے اور وہی جواب ہمارا سمجھ

لو۔ لفظ حاضر کے بارے میں ابھی تک ان جاہلوں کو الزام اور جھوٹ بولنے کے سوا کوئی کام نہیں ہے۔

ایک اور آسان مثال اور سن لو شاید ایمان کی دولت اللہ عطا فرما دے۔ کہ دیوبندی مولوی موجود ہے اللہ بھی موجود ہے۔ جواب دو؟ فرق ہے یا نہیں۔ اگر نہیں تو اپنے فتوے سے مشرک؟ اور اگر فرق ہے یقیناً ہے تو وہی جواب ہماری طرف سے سمجھ لو۔ اگر عقل ہے تو۔

حضرات محترم! ہم اپنے مسلمان بھائیوں کیلئے بھی آسان دلیل سے بتاتے ہیں۔ کہ اللہ حاضر ہے۔ حضور ﷺ حاضر ہیں اور عام بندہ حاضر ہے۔ اب اللہ تعالیٰ حاضر ہے بغیر کسی جسم کے اور بغیر کسی جگہ کی قید سے اور حضور ﷺ کو حاضر اللہ نے بنایا اور ایک جگہ جسم کے ساتھ تشریف فرما ہو کر جنت کا مشاہدہ فرمایا قیامت میں ہونے والے واقعات پر نظر حوض کوثر کو ملاحظہ فرمایا جنگ میں صحابہ کے حالات دیکھتے اور بتاتے جاتے جب کہ سینکڑوں میل دور جنگ ہو رہی تھی اسی طرح حضور ﷺ کو سننے کی طاقت اللہ نے دی ہے مدینہ منورہ میں رہ کر جنت کی باتیں سن لیں اور جنت میں جا کر مدینہ اور مکہ کی باتیں اور حضرت بلال کا چلنا سن لیں واقعہ معراج میں۔ اور تو اور حضور ﷺ کی حدیث ہے کہ میں اپنی والدہ کے شکم اقدس میں تھا اور عرش پر قلم چلنے کی آواز کو سنتا تھا اس حدیث کو اکابر دیوبند نے بھی نقل کیا ہے حوالہ محفوظ ہے اور عام بندہ بھی حاضر ہے تو وہ اپنی طاقت کے مطابق جو اللہ نے دی ہے۔ اب یہ تینوں آپ کے سامنے ہیں اور لفظ حاضر ایک ہی ہے ان دیو کے بندوں کو حضور ﷺ کی شان دیکھنا، سننا اور طاقت بالکل نظر نہیں آتی۔ اسی لئے یہ اپنے جیسا بشر اور انسان سمجھتے ہیں۔ اور یہی ہمارا جھگڑا اور اختلاف ہے کہ حضور ﷺ کو عام انسانوں کی صف میں مت کھڑا کرو ان کی شان اللہ ہی جانتا ہے حقیقت میں کیا ہیں۔ یہاں ایک اشارہ کر دیں جنگ موتہ میں حضور ﷺ نے فرمایا کہ اب جھنڈا حضرت زید

نے لے لیا اور وہ شہید ہو گئے یہاں تک کہ جھنڈا حضرت خالد اللہ کی تلوار نے لے لیا اور اللہ نے ان کو فتح عطا فرمادی۔ (مشکوٰۃ شریف)

اب دیو بندیوں کی قلابازیاں دیکھو، کہتا ہے یہ معجزہ ہے؟

جواب: اچھا چلو بطور معجزہ حضور ﷺ کو حاضر و ناظر مان لو۔ پھر دیو بندی کہتا ہے کہ وہ تو تھوڑی دیر کیلئے اللہ نے علم غیب دیا۔ اور حاضر و ناظر بنایا اور بس۔

جواب: اور یہ مان کر تم تھوڑی دیر کیلئے مشرک ہو گئے یا نہیں؟ ارے ظالموں! جب یہ مان لیا کہ علم غیب عطا فرمایا اور حاضر و ناظر بنایا اور طاقت عطا فرمائی تو یہ ثابت ہو گیا۔ اب یہ بتاؤ کہ علم غیب دے کر واپس کب لیا اور طاقت دے کر واپس کہاں لی ہے کسی دیو بندی وہابی کے پاس ثبوت ہو تو پیش کرے ورنہ توبہ کرے؟

حضرات محترم! جھگڑا حضور ﷺ کے علم غیب پر کرتے ہیں۔ حیرت انگیز بات دیو بندی مولوی نے اولیاء کرام کیلئے بھی علم غیب تسلیم کیا ہے۔ حوالہ محفوظ ہے توبہ شرط ہے اس سے بڑھ کر کیا بات ہو سکتی ہے۔ انکار کرنے والوں! شرم کرو۔

☆......☆......☆

پانچ مناظرے

حضرات محترم! اس پرفتن دور میں جس طرح فتنے نکل رہے اس کی خبر حضور علیہ السلام نے پہلے ہی دیدی تھی، میں تم پر بارش کی طرح فتنے دیکھ رہا ہوں آج لوگ اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ صبح دوپہر شام اور رات کو روزانہ فتنے جنم لے رہے ہیں، اَب اہلِ سنت و جماعت نے ہر دور میں بڑے بڑے فتنوں کا مقابلہ کیا اور باطل کا منہ کالا کر کے بھاگنے پر مجبور کر دیا۔ اب چونکہ منافقوں کا ٹولہ ڈھیٹ اور بے شرم ہوتا ہے جس نام سے ان کی حقیقت کھل جاتی ہے تو یہ نام بدل کر لوگوں کے ایمان پر ڈاکہ ڈالنے کیلئے ظاہر ہو جاتے ہیں، اب عوام جس طرح پہلے فتنوں سے بچ گئے، جس سے مسلمانوں کا اپنے علماء حق سے رابطہ اور قربت و محبت کی وجہ سے گمراہی سے بچ گئے، کیونکہ علماء حق اہلسنت و جماعت ہی ان باطل فتنوں کو پہچان لیتے ہیں اور مسلمانوں کو خبر دار کر دیتے ہیں، اس طرح اب موجودہ دور میں جو فتنے ہیں ان کو بھی پہچان لیا گیا، ان باطل فتنوں کا طریقہ ذرا مختلف ہے کہ اہلسنت کے معمول اور مشہور اعمال کو اپنا کر ظاہر ہوتے ہیں اور جب لاکھ دو لاکھ افراد بے چارے لاعلمی میں انکے جال میں پھنس جاتے ہیں، تو اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد الگ بنالیتے ہیں اور پھر علمائے اہلِ سنت کا مقابلہ کرتے ہیں۔ حالانکہ جن علماء اہلسنت کے تعاون سے یہ نام نہاد عوام اہلسنت میں جانے پہچانے گئے اب وہی علماء حق ان کیلئے سارے جہاں سے برے ہو گئے۔

احسان فراموش کیلئے ذلیل ہونے میں زیادہ دیر نہیں لگتی اور قریب ہے کہ اس غبارے میں سے ہوا نکل جائے گی جس کے بل بوتے پر یہ پھول رہے ہیں۔ کیونکہ جن

جاہلوں نے علماءِ حق کو چھوڑ دیا وہ ایسے باطل چہرے والوں کو بھی چھوڑ دیں گے۔

حق سے بد ہو کہ زمانے کا بھلا بنتا ہے

ارے میں خوب سمجھتا ہوں معما تیرا

مناظرہ نمبرا:

دینِ اسلام مکمل ہو گیا

دیوبندی: یہ لوگ دین میں اضافہ کرتے ہیں اپنی طرف سے جبکہ اسلام مکمل ہو گیا۔

سُنی: کیا اضافہ کیا ہے دین میں ذرا بتا دیں تا کہ پتہ لگ جائے۔

دیوبندی: یہ درُود وسلام اذان سے پہلے اور بعد دین میں اضافہ ہے۔

سُنی: سات سو سال پہلے سے شروع ہے حرمین شریفین میں ہوتا تھا ان پر کیا فتویٰ ہے۔

دیوبندی: ان کو چھوڑ و بس تم نے دین میں اضافہ کیا ہے۔

سُنی: چلو چھوڑ دیا یہ بتاؤ قرآن میں زیر زبر پیش کا اضافہ کس کے حکم سے کیا۔

دیوبندی: وہ وہ وہ تو وہ وہ وہ......

سنی: جناب کے حلق میں کیا پھنس گیا ہے۔

دیوبندی: وہ میں سوچ رہا تھا کہ یہ اضافہ بہت ضرورت کے تحت کیا گیا۔

سنی: چلو ضرورت کے تحت ہی مان لیا پھر ہم پر الزام کیوں؟

دیوبندی: وہ تو ضرورت تھی مگر درُود وسلام کی کیا ضرورت ہے۔

سنی: جس کا حکم قرآن میں ہے تم کو اس کی ضرورت نہیں ہے۔

دیوبندی: نہیں میرا مطلب وہ نہیں بلکہ یہ تھا کہ کہ

سُنی: مطلب چھوڑ و تیرے مفتی سے اذان سے پہلے اور بعد کا درود وسلام پڑھنے کا حکم دکھا دیں۔

دیوبندی: کیا دیوبندی مفتی سے یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ ہم کو منع کریں اور خود فتوے دیں۔
سنی: ہم وہ فتویٰ دکھاتے ہیں تم یہ الزام ان پر لگاؤ کہ دین میں اضافہ کیا دیوبندی نے۔ جاؤ پوچھے اپنے مولویوں سے اگر یہ فتویٰ ہم دکھادیں تو توبہ کرلیں گے الزام لگانے سے، حضرات وہ مولوی یہ سن کر بھاگ گیا پھر دوبارہ نظر نہیں آیا۔

مناظرہ نمبر۲:

جماعت المسلمین نام نہاد سے

جماعتی: تم لوگ سجدہ تلاوت چودہ مانتے ہو جبکہ قرآن میں پندرہ سجدہ ہیں۔
سنی: قرآنِ کریم میں سجدہ تلاوت پندرہ ہیں کس آیت میں ہے۔
جماعتی: دیکھو یہ قرآن ہے اور آیت سجدہ ہے۔
سنی: اس آیت میں پندرہ سجدے کہاں لکھے ہیں۔
جماعتی: یہاں تو پندرہ نہیں بلکہ حدیث میں پندرہ ہیں۔
سنی: تو جاہل انسان یہ کہو نہ حدیث میں ہے قرآن میں نہیں۔
جماعتی: لہٰذا تم حدیث کی مخالفت کرتے ہو۔
سنی: اگر تم حدیث سے پندرہ سجدے تلاوت کے ثابت کردو ہم مان لیں گے۔
جماعتی: نہیں تم حدیث دکھاؤ چودہ سجدہ تلاوت کے ہیں۔
سُنّی: جاہل انسان دعویٰ تمہارا ہے دلیل ہم سے مانگتے ہو اگر تم اپنے دعویٰ سے توبہ کرو کہ میں پندرہ سجدہ تلاوت نہیں دکھا سکتا پھر ہم دکھاتے ہیں۔
جماعتی: میں تو پندرہ سجدے دکھا سکتا ہوں حدیث سے۔
سُنّی: حیرت ہے تم پر کاش زبان بھی کمزور ہوتی تمہاری۔
جماعتی: یہ دیکھو ابوداؤد میں حدیث پندرہ سجدہ تلاوت کی۔

سنی: اس میں پندرہ اور گیارہ سجدوں کا ذکر ہے تم نے گیارہ کا ذکر کیوں نہیں کیا۔
جماعتی: بھئی پندرہ کا ثبوت ہے یا نہیں۔
سُنّی: یہ آدھی حدیث مانتے ہو اور آدھی چھوڑ دیتے ہو یہ کونسا اسلام ہے اور سورۃ نجم میں سجدہ منسوخ ہے یہ ترمذی شریف ہے اب بتاؤ۔
جماعتی: اچھا میں اپنے امیر سے پوچھ کر بتاؤں گا۔ اس کے بعد سے غائب ہیں۔

مناظرہ نمبر۳:

شرعی دلائل چار ہیں

وھابی: شرعی دلائل دو ہیں قرآن اور حدیث۔
سنی: ہم کہتے ہیں کہ شرعی دلائل چار ہیں قرآن وحدیث، اجماع وقیاس۔
وھابی: یہ اجماع وقیاس کوئی دلیل نہیں بکواس ہے۔
سنی: اچھا بکواس ہے تو جمعہ کے دن ہی جمعہ کی نماز پڑھتے ہیں وہابی۔
وھابی: بالکل جمعہ کے دن جمعہ پڑھتے ہیں اس میں کیا شک ہے۔
سنی: اچھا آج جمعہ کا دن ہے کس آیت یا حدیث سے ثابت ہے۔
وھابی: اس کیلئے کسی آیت وحدیث میں نہیں لوگ کہہ رہے آج جمعہ ہے۔
سنی: تو اب شرعی دلائل تین ہوئے قرآن وحدیث اور لوگ۔
وھابی: نہیں لوگ دلیل نہیں دلیل صرف قرآن وحدیث ہیں۔
سنی: اچھا تو لاؤ وہ آیت جس میں ہو کہ آج جمعہ کا دن ہے۔
وھابی: ایسی تو آیت نہیں اور نہ ہی حدیث ہے۔
سنی: وہابیوں جب جمعہ کا دن ہی ثابت نہیں کر سکا تو جمعہ کی نماز کیسی۔
وھابی: یار جب لوگوں نے کہہ دیا تو جمعہ کا دن مان لیا۔

سنی: تو پھر دو دلائل مت کہو شرعی دلائل تین کہو توبہ کرو۔

وھابی: توبہ تو میں نہیں کرتا مگر قیاس تو واقعہ بکواس ہے۔

سنی: تین تو تم نے مان لئے بغیر توبہ کے ابھی قیاس بتاتا ہے۔

وھابی: قیاس تو میں نہیں مانوں گا مر جاؤں گا۔

سنی: اچھا تو پھر مرنے کیلئے تیار ہو جاؤ اور چلّو بھر پانی میں ڈوب مرنا اگر جواب نہ ملے۔ سنو مسئلہ یہ ہوا کہ جمعہ کی ایک رکعت پڑھ لی اور دوسری رکعت میں سے سب نمازی بھاگ گئے اب امام اکیلا ہے، بتاؤ جمعہ کی نماز پڑھے یا ظہر کی۔ کیونکہ جمعہ میں جماعت شرط ہے۔ اور جماعت ہے ہی نہیں سب وہابی بھاگ گئے، اب قرآن وحدیث سے جواب دیں؟ آج تک جواب نہیں ملا۔

مناظرہ نمبر۴:

پروفیسر طاہر القادری کے معتقِد سے گفتگو

سنی: جناب آپ کے پروفیسر نے کہا کہ میں کسی فرقے سے نہیں ہوں۔

پروفیسری: بالکل ٹھیک ہے انہوں نے درست کہا ہے۔

سنی: اگر آپ تحریری بات کرلیں تو بہتر ہے تاکہ ہم ذمہ داری سے ثابت کریں کہ اہلسنت ایک فرقہ ناجیہ ہے جو پچاس کتابوں سے ثابت ہے جس میں ایک حوالہ غوث الاعظم کا بھی ہے۔

پروفیسری: نہیں جناب! ہم تحریری بات نہیں کر سکتے زبانی کریں۔

سنی: کیوں آپ سچے نہیں؟ کیا پروفیسر کی بات پر یقین نہیں۔

پروفیسری: نہیں یہ بات نہیں بس زبانی بات کریں۔

سنی: اگر آپ سچے ہوتے تو تحریری بات کرتے خدا حافظ۔

پھر دوسرے پروفیسری سے گفتگو ہوئی۔

سنی: جناب ہم کو طاہر القادری سے سخت اختلاف ہے اگر وہ یا کوئی اور ہماری تسلی کرادیں مگر تحریری تو مجھے کوئی اعتراض نہ ہوگا۔

پروفیسری: ٹھیک ہے ہم ان کو سامنے تم کو بٹھادیں گے اور وہ تمہاری تسلی کرادیں گے۔ جو چاہے سوال کر لینا۔

سنی: بالکل ٹھیک ہے وہ جیسے ہی کراچی آئیں آپ مجھے بلا لینا۔

پروفیسری: ٹھیک ہے میں آپ کو پیغام بھجوادوں گا۔

سنی: پھر وہ پروفیسر کراچی آئے اور چلے گئے فقیر ان کا انتظار ہی کرتا رہا۔ پھر وہ صاحب ملے اور جب ان سے کہا کہ آپ نے بتایا نہیں بلایا نہیں۔

پروفیسری: تو وہ کہنے لگے آپ آئے نہیں ہمارے پاس وہ چلے گئے۔

سنی: بڑے افسوس کی بات ہے کہ آپ اپنی زبان پر قائم نہ رہے۔ حالانکہ آپ مسجد کے امام ہیں اور الٹا مجھے قصوروار ٹھہرا رہے ہیں۔ جبکہ فقیر نے سب سوالات کر کے رکھے تھے۔

پروفیسری: جناب آپ نے ڈاکٹر طاہر القادری کی فلاں تقریر سنی ہے جس میں یزید کو کافر کہا ہے، ارے ایسا خطیب دنیا میں کوئی نہیں جیسے ڈاکٹر صاحب بلکہ دنیا میں ایسا عالم نہیں جیسے ڈاکٹر صاحب ہیں۔

سنی: ارے جناب تعریف تو بہت کم کی ہے ڈاکٹر صاحب کی، یہ بتاؤ کہ وہ گستاخِ رسول کے بارے میں کیا کہتے ہیں۔

پروفیسری: کیا بات کرتے ہیں جناب گستاخِ رسول پر ان کی تقریریں وہ تو ادنیٰ سی گستاخی کی وجہ سے بھی کافر کہتے ہیں بلکہ نعلین پاک کی گستاخی بھی کفر مانتے ہیں۔

سنی: اچھا تو پھر ان گستاخوں کو جو کہ تھانوی، نانوتوی، گنگوہی، انبیٹھوی نے گستاخیاں کیں ہیں ان کو کافر کیوں نہیں مانتے۔

پروفیسری: اصل میں علمائے دیوبند ڈاکٹر صاحب کے زمانے میں نہیں تھے۔

سنی: گستاخی کا معیار کسی کے زمانے میں ہونا ہے تو یہ معیار اور اصول کس کتاب میں لکھا ہے؟ اور یزید کو کافر جو کہا ہے ڈاکٹر صاحب نے تو وہ کیا یزید کے زمانے میں تھے؟ یا یزید ان کے زمانہ میں ہے؟

پروفیسری: تھوڑی دیر خاموشی کے بعد وہ امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ نے بھی یزید کو کافر کہا تو پروفیسر صاحب نے کہہ دیا تو کیا ہوا۔

سنی: سبحان اللہ پروفیسر امام صاجب کے برابر کب سے ہو گئے اور امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ، بھی یزید کے زمانے میں نہیں تھے اس طرح تو پروفیسر کے اصول کے مطابق امام صاحب کا فتویٰ بھی بے کار ہے، جبکہ امام صاحب یزید کے زمانے میں نہیں تھے مگر حالت واقعات پڑھ کر تحقیق کر کے استدلال کیا قرآن سے اور پھر یزید پر کفر کا فتویٰ لگایا جو درست تھا۔

پروفیسری: وہ وہ یاد آیا کہ اسمٰعیل دہلوی پر علامہ فضلِ حق خیر آبادی رحمۃ اللہ علیہ نے کفر کا فتویٰ دیا تھا اور اعلیٰ حضرت احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے کفر کا فتویٰ نہ دیا آخر کیوں؟ اس بات کا جواب آج تک کوئی نہ دے سکا ہمت ہے تو جواب دو؟

سنی: جواب تو ایسا دیں گے کہ پھر تمہاری اور پروفیسر کی ہمت جواب دے جائے گی، مگر وہ ہماری باتوں کا جواب قیامت تک نہ دے سکیں گے۔ انشاء اللہ۔ سُنو! اعلیٰ حضرت نے پروفیسر کی طرح بہانہ نہیں کیا کہ وہ اسمٰعیل دہلوی میرے زمانے میں نہیں بلکہ فرمایا اس کی توبہ مشہور ہو گئی تھی۔ اس لئے کفر کہنے سے زبان روک لی شرعی طور پر، دوسری بات فقہی اعتبار سے اس دہلوی کے سَتر سے زیادہ کفریات بتائے ہیں۔

تیسری بات اعلیٰ حضرت نے فرمایا کوئی اس کو کافر کہے تو منع نہ کریں گے اس دہلوی کا حکم یزید کی طرح ہے، چوتھی بات یہ کہ اعلیٰ حضرت نے دہلوی کو جاہل گمراہ بے

دین تو فرمایا۔ اب پروفیسر صاحب علامہ فضل حق خیر آبادی کی طرح دہلوی کو کافر مان لیں، یا پھر دیوبندی گستاخوں کی کی توبہ دکھا دیں۔ یا پھر فقہی اعتبار سے کفر سے کفریات تسلیم کرلیں یا پھر دیوبندیوں کو گمراہ، جاہل اور بے دین تسلیم کر کے حسام الحرمین پر دستک کردیں ہمارا اختلاف ختم ہو جائے گا اور اگر ہر پروفیسر کے پاس بہت علم ہے تو ایسا کریں دیوبندی گستاخوں کی کفریہ عبارات کو قرآن و حدیث سے اسلامی ثابت کردیں۔ تو فقیر ان کے ہاتھ پر بیعت کرے گا۔ تمام پروفیسر کے معتقد اور پروفیسر کو دعوتِ عام ہے۔ آؤ جواب دو؟

پروفیسر: نہیں بھائی حسام الحرمین پر تو دستخط نہیں ہو سکتے وہ کوئی آسمانی کتاب تو نہیں ہے؟

سنی: ہم نے کب کہا کہ آسمانی کتاب ہے بلکہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے جلیل القدر علمائے حق اہلِ سنت کے گستاخوں پر شرعی فتوے ہیں۔ کیا تم شرعی فتوے نہیں مانتے؟

پروفیسر: ہاں بھائی شرعی فتوے تو مانتے ہیں اور حسام الحرمین کو بھی مانتے ہیں مگر......

سنی: اگر مگر اس طرح تو منافقت ہوئی۔ اچھا یہ بتاؤ کہ مرزا قادیانی لعنتی کو کافر کس کے فتوے سے مانا ہے، دیوبندی، وہابی، شیعہ یا اہلسنت کے اعلیٰ حضرت سے، اگر حسام الحرمین کے فتوے سے مانا ہے۔ تو جواب دو؟ اور پروفیسر اپنے ذاتی تحقیق سے کافر کیسے مان سکتے ہیں کہ ان کے من گھڑت اصول کے مطابق مرزا دجال ان کے زمانے میں نہیں تھا۔ اور وہ مرزا کے زمانے میں نہیں تھے۔

پروفیسر: ہاں وہ تو کافر ہے مرزا قادیانی حسام الحرمین میں اس مرزا پر کافر کا فتویٰ تسلیم کرتے ہیں۔ اور اس مرزا کو کافر کہنے پر حسام الحرمین پر دستخط کر سکتے ہیں۔ اور ڈاکٹر صاحب بھی دستخط کردیں گے۔

سنی: واہ بھی واہ کیا علم ہے جناب کا جس کتاب حسام الحرمین میں پانچ عدد مولویوں پر کفر کا فتویٰ ہے جن میں نانوتوی، گنگوہی، تھانوی، انبیٹھوی اور مرزا دجّال ہے۔ یہ کیسی دوغلی پالیسی ہے کہ شرعی فتوے کے بعد پانچ میں سے ایک مرزا کو کافر مان لو، اور چار گستاخوں کو چھوڑ دو؟ اسلام کا کون سا ضابطۂ اخلاق ہے؟

پروفیسری: یار بات تو سمجھ میں آتی ہے میں ڈاکٹر صاحب سے بات کرونگا۔ کہ مسئلہ معمولی نہیں بلکہ ایمانی ہے۔ مگر ایک آخری بات کا جواب اور دے دو کہ پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے ان دیوبندیوں کی تکفیر کیوں نہیں کی۔

سنی: حیرت ہے تم پر کہ جو کفر کا شرعی فتوے لگاتے ہیں جبکہ فتوے میں اور گستاخی میں کوئی گنجائش بھی نہیں، وہ تم نہیں مانتے اور جنہوں نے اگر فتویٰ نہیں لگایا ان کی بات لے کر خود بہانے تلاش کرتے ہو پیر مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ نہ لگانے کی سب سے بڑی وجہ یہ تھی کہ ان کے سامنے یہ گستاخانہ عبارتیں دیوبندی کی پیش ہی نہیں ہوئی تھیں، اگر یہ عبارتیں ان کے سامنے کوئی بھی پیش کرتا وہ ضرور ان پر کفر کا فتویٰ لگاتے، اب بتاؤ کسی نے پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے گستاخانہ عبارتیں پیش کیں ہوں ثبوت دو؟ ہاں اسمٰعیل دہولی کی چند عبارتیں پیش ہوئیں تو پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے ان دہلوی کو بے ادب گستاخ کہا اور فرمایا کہ یہ بتوں کی آیات انبیاء واولیاء پر چسپاں کرنے والا ہے یعنی خارجی ہے وہ ایسے کرتے تھے۔ اب اگر ڈاکٹر صاحب یہ کہہ دیں کہ میں نے دیوبندی کی گستاخانہ عبارتیں نہ دیکھی ہیں نہ سنی ہیں نہ پڑھیں ہیں تو ہم وہ عبارتیں گستاخانہ اصل کتابیں ڈاکٹر صاحب کو دکھا دیں پھر وہ فتویٰ دیں گے تو ہم دکھانے کیلئے تیار ہیں۔ اب کیا بہانہ کریں گے۔

پروفیسری: یار علماءِ دیوبند کو کافر کہنا ضروری ہے کیا؟

سنی: جو گستاخِ رسول ہے اس پر کفر کا فتویٰ اسلام کا اجماع کا حکم ہے اشد ضروری

ہے ورنہ بتاؤ مرزا قادیانی تو ہ ر کہنا ضروری ہے یا نہیں؟ تو جو مرزا سے گستاخی میں دو قدم آگے ہو اس پر بھی ضروری ہے۔ اگر تم کو ان گستاخوں سے رشتہ داری کرنی ہے تو تمہاری مرضی، ہمارا کام بتا دینا ہے۔

مناظرہ نمبر ۵:

انجمن سرفروشانِ اسلام سے

سنی: جناب یہ آپ کی طرف سے جو بورڈ پر لکھا ہے کہ آپ کا تعلق کسی بھی مذہب سے ہو روحانیت سیکھو اور قلب جاری کرو وغیرہ، اگر ایک شخص ہے قادیانی مذہب سے کیا اس کو بغیر توبہ کرائے روحانیت اور قلب جاری ہو سکتا ہے جبکہ ان دونوں کیلئے ایمان شرط ہے، کیا چودہ سو سال کی تاریخ میں کوئی ایک مثال ایسی ہے کہ کسی بزرگ نے گستاخِ رسول سے توبہ کرائے بغیر روحانیت عطا فرما دی ہو۔

انجمن والے: بھئی ہمارے پیر صاحب کا مطلب یہ ہے کہ کسی بھی مذہب یعنی حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی کے مذہب سے تعلق رکھنے والے آئیں اور روحانیت حاصل کریں۔

سنی: تو پھر اپنے پیر صاحب سے یہ باتیں لکھوائیں کہ ہمارا مطلب ان چار اماموں کے ماننے والوں سے ہے، کسی دیوبندی، وہابی، شیعہ، قادیانی بدعقیدہ سے نہیں۔

تاکہ لوگ بدظن نہ ہوں اور خود انجمن کے لوگ بھی پریشان ہیں۔

انجمن والے: ٹھیک ہے یہ بات تو ضرور لکھوائیں گے مگر ہمارے پیر صاحب کی شان دیکھو چاند میں ان کی تصویر نظر آئی ہے۔

سنی: یار ایک بات بتاؤ غوث اعظم ولیوں کے سردار ہیں اگر ان کی تصویر چاند میں نظر نہیں آئی، کیا گوہر شاہی صاحب کو تم غوث اعظم سے بڑا مانتے ہو؟ اور پھر تصویر کی تو اسلام میں ممانعت ہے۔ پھر اسلامی احکام کی خلاف ورزی کرنے والا کیسے ولی ہو سکتا ہے؟

انجمن والے: ہاں یار پیر صاحب غوث اعظم کے برابر بھی نہیں اور تصویر کی ممانعت اسلام میں ہے۔ یہ بات تو ہم نے سوچی بھی نہیں۔

سُنی: چلو اب سوچ لو کہ ایسی باتیں کرنے سے خود انجمن والے بدظن ہو گئے اور ان کو چھوڑ دیا۔ اور پھر چاند سے بڑا سورج ہے اس میں کب نظر آئے گی تصویر یہ بتاؤ۔

انجمن والے: اچھا حجر اسود میں ہمارے پیر صاحب کی شبیہ نظر آئی ہے وہ مان لو کہ ہمارے پیر صاحب کی شان ہے۔

سنی: جو بات عقل اور نقل کے خلاف ہے وہ کیسے مان لیں کہ حجرِ اسود جنت سے اتارا گیا حضرت آدم علیہ السلام سے کتنے انبیاء نے زیارت کی اور ہزاروں صحابہ نے زیارت کی تمام تابعین و تبع تابعین نے کروڑوں اولیاءِ کرام نے مگر کسی کی شبیہ حجر اسود میں نظر نہیں آئی اب بتاؤ کیا تمہارے پیر صاحب انبیاء، صحابہ، تابعین وغیرہ سے زیادہ شان والے ہیں؟ معاذ اللہ نہیں ہرگز نہیں۔ تو پھر اتنی سستی شہرت حاصل کرنے کیلئے یہ سب کچھ کیوں؟ جبکہ کسی بزرگ نے اس قسم کے دعوے نہیں کئے حالانکہ چاند سورج اور حجر اسود کب سے ہیں۔ آئندہ سورج کو بھی ہر وقت دیکھتے رہو شاید اس میں بھی شبیہ نظر آجائے۔ اور رات کو ستاروں میں بھی دیکھتے رہو سب کام چھوڑ دو شاید اسمیں شبیہ نظر آئے اور اتنا بڑا آسمان ہے بلکہ سات آسمان ہیں ہر آسمان پر جا کر دیکھو وہاں پر بھی شاید تم کو گوہر شاہی کی تصویر نظر آجائے۔

انجمن والے: یار بات تو تم سچ کہہ رہے ہو کہ یہ خواہ مخواہ کی باتیں ہیں اچھا چلو اتنا مان لو کہ ہمارے پیر نے ہوٹل میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ملاقات کی تھی۔

سُنی: یہ بات تو پچھلی باتوں سے زیادہ خطرناک ہے اسلام کے اصول کے سامنے سامنے، اس لئے کہ غیر نبی کو نبی کہنا کفر ہے۔ اس لئے جس کو تم نے حضرت عیسیٰ سمجھ لیا وہ نہیں ہیں۔ اور یہ بات دنیا میں کسی سے بھی پوچھ لو اگر تمہاری انجمن میں کوئی مفتی ہے یا

اپنے پیر صاحب سے پوچھ لو، وہ اس بات کی تصدیق ضرور کریں گے غیر نبی کو نبی کہنا کفر ہے اب جو نقشہ اور حلیہ شریف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا احادیث میں ہے وہ اس کے خلاف ہے جو تم بیان کرتے ہو اور حدیث کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام دمشق کی جامع مسجد کے مینارے پر نازل ہوں گے مغرب کا وقت ہوگا اور حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ سے گفتگو ہوگی اور نماز پڑھیں گے۔ اب بتاؤ حدیث کی مانیں یا کسی اور کی بات مانیں، کہاں ہوٹل اور کہاں مسجد، یہاں سے جھوٹ سامنے آ گیا۔ جواب دو حدیث سچی ہے یا گوہر شاہی کی غلط فہمی؟

اگر تمہارے پیر صاحب احادیث کا مطالعہ کرتے جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مکمل معلومات موجود ہے تو شاید وہ ایسی غلطی نہ کرتے ابھی وقت ہے توبہ کا دروازہ کھلا ہے توبہ کرلیں۔ مجھے بتاؤ انجمن والو! تمہارا قلب بعد میں جاری ہوگا پہلے ایمان تو سلامت رہے جب ایمان ہی ختم تو قلب کیسے جاری ہوگا۔

انجمن والے: جناب یہ بات تو واقعی سوچنے والی ہے۔

غیر نبی کو نبی کہنا کفر ہے اور پھر حدیث میں تو شک ہو ہی نہیں سکتا۔ اچھا ایک آخری بات تو صحیح ہے کہ ہماری پیر نے امام مہدی کا جو دعویٰ کیا ہے وہ تو درست ہے۔

سنی: اگر احادیث کے مطابق جو نشانیاں امام مہدی رضی اللہ عنہ کی موجود ہیں۔ اگر ان کے مطابق ہیں تو ہم انکار کر ہی نہیں سکتے۔

مختصر نشانیاں:

امام مہدی رضی اللہ عنہ کی پیش کرتے ہیں جو بھی ان نشانیوں کو دیکھ کر جھوٹے امام سے بچنا چاہے وہ آجائے ہم دکھانے کو تیار ہیں اور یہی وجہ ہے کہ بے شمار جاہلوں نے امام مہدی ہونے کا دعویٰ کیا۔ مگر جب ان کو احادیث کی کسوٹی پر دیکھا تو وہ نام نہاد

دس مناظرے

حضرات محترم! جن کے دل میں خدا کا خوف ہوتا ہے اور نبی ﷺ سے شفاعت کرانا اپنا ایمان سمجھتے ہیں وہ تو مان جاتے ہیں مگر یہ منافق کسی بھی طرح ماننے کو تیار نہیں، چاہے قرآن وحدیث اجماع وقیاس سے شرعی دلائل کے انبار لگا دیں۔ اب یہ بات ظاہر ہوگئی کہ جن کے بڑے چاند کے دو ٹکڑے ہوتا دیکھ کر نہ مانیں پھر وہ کسی اور دلیل کو کیا مانیں گے۔ اسی طرح ان کی معنوی اولاد بھاگنے کیلئے تیار ہیں مگر ماننے کیلئے تیار نہیں شرعی دلائل بے شمار اہلسنت علمائے حق نے تمام اختلافی مسائل بیان فرمائے جن میں مشہور جاء الحق، مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ اور مقیاس حنفیت مناظر اعظم محمد عمر صدیقی اچھروی رحمۃ اللہ علیہ جن کے دلائل کے سامنے یہ منافقین بدعتی وہابی عاجز ہیں اور بھاگنے کیلئے تیار ہیں مگر ماننے کے تیار نہیں۔

اصل میں منافقین کو جب مسجد نبوی سے دھکے دے کر نکالا تھا جن میں ۳۰۰ سو مرد اور ۷۰ عورتیں تھیں تمام تفاسیر میں یہ واقعہ موجود ہے۔ آج کے منافق اپنے بڑوں کا بدلہ لینے کیلئے دیکھو مساجد کو اکھاڑہ بنا رکھا مساجد پر قبضہ اور مساجد میں جھگڑا یہ بات تو اب عام ہوگئی ہر شخص اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہے۔ اب موجودہ اور آنے والی نسلیں ان وہابیوں کے نام نئے نئے نام سے بہروپ بدل کر آنے سے پہچان گئے ہیں۔ اس لئے جس کو یہ معلوم ہوا کہ دیوبندی کا معنی اور مطلب شیطانی جماعت ہے تو لوگوں نے توبہ کر لی۔ بعض لوگوں نے اس سے توبہ کر لی کہ دیوبندی وہابی جماعت کی شاخ ہے اور خود دیوبندی نے اپنے وہابی ہونے کا اقرار کیا ہے۔

بعض لوگوں نے اس لئے توبہ کر لی کہ یہ وہابی دیوبندی تبلیغی جماعت رائے ونڈ بظاہر تبلیغ کا نام ہے مگر کیسی تبلیغ کہ میلاد حرام، گیارہویں حرام، نذر و نیاز حرام اور

اولیاء اللہ کی شان میں بکواس۔

سب سے زیادہ جن لوگوں نے توبہ کی وہ اس وجہ سے کی کہ یہ دیوبندی وہابی بدعتی خارجی جن مسائل کو کفر وشرک بدعت وحرام بتاتے ہیں وہی مسائل ان کے دیوبندی وہابی مولوی سے ثابت ہے مثلاً حضور علیہ السلام کے علم غیب وحاضر وناظر نور مختار کل بے مثل بشریت یارسول اللہ پکارنا وغیرہ۔

جب ان سے کہا گیا کہ اپنے مولویوں پر فتویٰ لگاؤ؟ تو ماننے کی بجائے بھاگ گئے اور تاریخ شاہد ہے کہ آج تک کسی مناظرے میں کامیابی حاصل نہ کر سکے اور بھاگتے رہے مناظرے سے مباحثے سے مباہلے سے اور انشاء اللہ بھاگتے رہیں گے۔

فقیر کی ان گستاخوں کو ہر وقت دعوت عام ہے شرائط طے کریں اور حق وباطل کا نظارہ دیکھ لیں۔ فقیر کی ہر بات کا ثبوت محفوظ ہے جو بھی توبہ کرے تحریری اور حوالہ دیکھ لے۔ ایک وقت تھا یہ دیوبندی بڑے جھوم جھوم کر اپنے آپ کو وہابی کہتے تھے۔ مگر آج جب لوگوں میں ان کی حقیقت کھل گئی تو اب وہابی سے نفرت کرنے لگے۔ ایک دیوبندی نے مجھے کہا کہ ہم اور ہمارے بڑے وہابی ہرگز نہیں۔ فقیر نے کہا کہ تیرے دس مولویوں کی دس کتابوں میں وہابی ہونے کا اقرار ہے۔ اگر تو ان کتابوں کو چوک میں رکھ کر آگ لگانے کا وعدہ کرے تو فقیر ابھی دکھانے کو تیار ہے۔ بس یہ سن کر دیوبندی ایسا بھاگا جیسے شیر کے سامنے سے گدھا اور آج تک منہ دکھانے کے قابل نہیں۔

ابھی تازہ واقعہ ہے کہ ایک جگہ گفتگو میں دیوبندی نے اپنے دیوبندی ہونے کا انکار کر دیا صرف اس وجہ سے کہ تھانوی، گنگوہی، نانوتوی کے گستاخانہ کفریہ تحریر کا جواب دینا ہوگا۔ اس لئے اس نے کہا کہ میں دیوبندی مسلک کا نہیں۔ صرف مسلمان ہوں اب لطف کی بات یہ ہے کہ دیوبندیوں نے کئی جگہ بورڈ پر لکھا ہے کہ دیوبندی مسلک لہٰذا دیوبند کا مطلب شیطانی جماعت ہے جس کا انہوں نے اقرار کر لیا اب ہر

شخص کو ان کی حقیقت جاننے کیلئے زیادہ وقت نہیں لگے گا اب یہ بات بھی لوگوں میں مشہور ہوگئی کہ دیوبندی وہابی گستاخ دوسرے پر کفر وشرک، بدعت وناجائز کے فتوے لگاتے ہیں ان کی کوئی شرعی دلیل نہیں بلکہ دوسروں کو بدعتی کہنے والے خود ہزاروں بدعت روزانہ کرتے ہیں جس کا دل چاہے ثبوت دیکھ لے اور توبہ کرے۔ جن باتوں سے دیوبندی وہابی گستاخ بدعتی بھاگتے ہیں مانتے ہیں جو ہمارے تجربے میں ہے آپ بھی آزما کر دیکھ لیں یقین آجائے گا۔

(۱)۔ جو بھی اختلافی مسئلہ ہو وہ تحریر کراؤ اور فتویٰ لو پھر اس کی شرعی دلیل طلب کرو۔

(۲)۔ جن مسائل پر کفر وشرک کے فتوے ہیں اگر وہ ثابت نہ ہوئے تو دیوبندی توبہ کرے گا۔

(۳)۔ کوئی دیوبندی وہابی شرک وبدعت کی تعریف لکھے جو ان کی کتابوں کی خلاف نہ ہو۔

(۴)۔ سنت کی تعریف تحریر کرائیں پھر اس تعریف میں بدعت کے فتوے سے توبہ کریں۔

(۵)۔ جس مسئلہ میں قرآن کا ترجمہ غلط بیان کرے وہ دیوبندی اپنی سزا خود بتائے۔

(۶)۔ جن مسائل پر دوسروں پر کفر وشرک کے فتوے ہیں وہ عمل خود دیوبندی سے ثابت کریں حوالہ دیکھو اور اپنے مولویوں پر بھی کفر وشرک کے فتوے لگاؤ۔

(۷)۔ پہلے اپنے اکابر کا ایمان ثابت کرو پھر دوسری بات کرو۔

(۸)۔ اگر دیوبندی مولوی کا ختم نبوت کا منکر ہونے کا ثبوت دکھا دیں تو توبہ کر لینا۔

(۹)۔ دیوبندی عقائد اور اہلسنت کے عقائد کوئی دیوبندی ایک ثابت کر کے دکھائے۔

(۱۰)۔ دیوبندی حنفی کہلاتے ہیں اگر حنفیت کے خلاف ان کے فتوے دکھا دیں پھر توبہ کر لینا۔

(۱۱)۔ اگر دیوبندی مولوی گستاخی ثابت ہو جائے تو توبہ کر کے تجدید ایمان کر لینا۔

(۱۲)۔ دیوبندی وہابی یا رسول اللہ! کے اسٹیکر پوسٹر پھاڑتے ہیں۔ جب کہ بخاری

شریف میں آٹھ سو جگہ یا رسول اللہ! لکھا ہے کیا اس کو بھی پھاڑنے کی ہمت ہے اور دیوبندیوں مولویوں سے یا رسول اللہ پکارنا جائز ہے دس کتابوں کے حوالے دکھانے کو تیار ہیں کیا اپنے مولویوں کی کتابوں کو پھاڑ دو گے۔

حضرات! یہ چند باتیں بارہویں شریف کے صدقے ہم نے بے شمار مولویوں سے کیں جو بھاگ گئے اور پھر شکل دکھانے کو تیار نہیں ہیں۔ اس کے علاوہ ہم یہاں دس مناظرے تحریر کر رہے ہیں جس میں عوام الناس کو اور معلومات ہو گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

اس سے پہلے ہم دس مناظرے تحریر کریں ایک چیلنج ہم ان تمام گستاخوں کو دینے چاہتے ہیں کہ حضور ﷺ کے عطائی علم غیب میں جو منکرین لاعلمی کم علمی اور علم غیب کی نفی میں واقعات پیش کرتے ہیں۔ ہم اس قسم کے تمام واقعات جو منکر پیش کرے۔ اسی واقعہ سے علم غیب عطائی ثابت کرنے کو تیار ہیں جس کا دل چاہے تحریر کر دے کہ ثابت ہونے کے بعد وہ توبہ کرے گا ہم تیار ہیں۔ اب دیکھنا ہے کہ ان کی جماعت میں کون حق کی تلاش کرتا ہے اور کون باطل پرست ہو کر مرنا چاہتا ہے ہمارا کام بتا دینا ہے کوئی مانے یا نہ مانے کل قیامت میں سب مان جائیں گے مگر اس وقت کا ماننا کام نہیں آئے گا۔

مناظرہ میلاد شریف

دیوبندی: حضور علیہ السلام کے چھ سو سال بعد میلاد شروع ہوا پہلے نہیں تھا۔

سُنی: میلاد حضور علیہ السلام سے ثابت ہے اور صحابہ سے بھی۔

دیوبندی: نہیں اس طرح سے جیسے تم کرتے ہو اس کا ثبوت کہاں ہے۔

سنی: چلو آٹھ سو سال پہلے محدیث نے کیا ہے تم بھی کرو۔

دیوبندی: مگر حرمین شریفین میں میلاد نہیں ہوتا۔

سنی: اگر حرمین شریفین میں میلاد کا ثبوت مل جائے تو تم میلاد مناؤ گے۔

دیوبندی: ہاں پھر تو ضرور میلاد کریں گے۔

سنی: تو پھر جتنے سال ترکوں کی حکومت رہی میلاد ہوتا رہا اذان سے پہلے اور بعد درود وسلام ہوتا رہا حوالہ محفوظ ہے۔ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی نے اس کو دلیل کے طور پر فرمایا جب میلاد شریف حرمین شریفین میں ہوتا ہے اتباع کیلئے کافی ہے۔

دیوبندی: مگر اب سعودیہ حکومت میں کیوں نہیں ہوتا۔

سنی: تم نے ثبوت مانگا ہم نے دے دیا اب اگر مگر کیوں۔

دیوبندی: لیکن ہم تو اب دیکھتے ہیں سعودیہ میں نہیں ہوتا۔

سُنی: اچھا چلو پھر سعودیہ والے ہر سال یومِ آزادی مناتے ہیں ان سے پوچھا کس دلیل سے مناتے ہیں وہی دلیل ہم میلاد کیلئے استعمال کریں گے۔ اور ہر سال کعبہ کو غسل دیا جاتا ہے جو جواب ان کا وہی ہمارا جواب ہے۔

دیوبندی: مگر یہ جشن میلاد تو بدعت ہے۔

سنی: اگر بدعت ہے تو جشن دیوبند، جشنِ پاکستان منانا بھی بدعت ہوا حاجی امداد اللہ اور تھانوی نے میلاد منایا ایک دفعہ کہہ دو یہ بھی بدعتی ہیں۔ حضرات! یہ سنتے ہی دیوبندی ایسا غائب ہوا جیسے گدھے کے سر سے سینگ۔

مناظرہ گیارہویں شریف

وھابی: گیارہویں کرنے سے نکاح ٹوٹ جاتا ہے اور اولاد حرام کہلاتی ہے۔

سنی: یہ وہابیوں کا نکاح ہوگا جو گیارہویں شریف کرنے سے ٹوٹ جاتا ہے۔ ویسے تم کو جب نکاح توڑنا ہو گیارہویں کر لیا کرو اور نکاح ختم۔

وھابی: مذاق مت کرو یہ صحیح بات ہے۔

سنی: اچھاتو پھر سنو تیرے باپ اور دادا کا گیارہویں کرنا ہم ثبوت دکھاتے ہیں اب تم بتاؤ تو اور تیرا باپ حرام کی اولاد ہوئے یا نہیں؟

وھابی: وہ تو جاہل تھے۔

سنی: صرف جاہل کہہ کر جان نہیں چھڑاؤ یہ بتاؤ تم اور تمہارے ابا حرام کی اولاد ہوئے یا نہیں۔

وھابی: گیارہویں کرنا حرام ہے بس۔

سنی: شریعت میں حرام ثابت کرنے کیلئے کس دلیل کی ضرورت ہے۔

وھابی: سب سے پہلے قرآن کی دلیل ہوتی ہے۔

سنی: تمام زندہ مردہ وہابی ایک آیت پیش کریں جس میں ہو کہ گیارہویں حرام ہے لاؤ؟

وھابی: ٹھیک ہے کل میں ثبوت لاؤں گا۔

سنی: مگر اس بے کل کی کل نہ ہوئی اور دو سال ہو گئے کسی اور وہابی دیوبندی کے پاس ثبوت ہے تو پیش کرے۔ ورنہ ہم دیوبندی وہابی گنگوہی سے گیارہویں جائز ہونے کا فتویٰ دکھاتے ہیں ان پر فتویٰ لگاؤ یا توبہ کرو؟

مناظرہ قبر کے پاس اذان دینا

دیوبندی: یہ لوگ قبر پر اذان دیتے ہیں پتہ نہیں کون سی نماز کیلئے۔

سنی: بچے کے کان میں اذان کون سی نماز کیلئے دیتے ہیں۔

دیوبندی: وہ تو وہ تو حدیث سے ثابت ہے۔

سنی: یہ اذان تلقین ہے حدیث سے ثابت ہے۔

دیوبندی: کون سی حدیث ہے کس کتاب میں ہے۔

سنی: مشکوٰۃ شریف میں ہے اپنے مردوں کو تلقین کرو کلمہ سکھاؤ۔

دیوبندی: لیکن ہمارے مولوی نے بدعت کہا ہے۔
سنی: تو اچھا بدعت کی کتنی قسمیں ہیں۔
دیوبندی: بدعت ایک ہی ہے اور بری ہے بس
سنی: مگر دیوبندی پانچ قسمیں لکھی ہیں کتاب میں ہم دکھاتے ہیں۔
دیوبندی: مگر مولوی صاحب نے کہا تھا بدعت ایک ہے بری ہے۔
سنی: اس مولوی کو جوتے مار کے پوچھو کہ کتاب میں پانچ قسمیں ہیں اور تو ایک قسم بتاتا ہے جاہل مولوی۔
دیوبندی: کون سی کتاب میں ہے حوالہ دو؟
سنی: یہ تحریر کرو پہلے کہ میں حوالہ دیکھ کر توبہ کروں گا۔
دیوبندی: بھئی توبہ تو مولوی کرے گا۔
سنی: جاؤ اس سے لکھوا کر لاؤ۔
دیوبندی: اچھا میں اپنے مولوی سے تحریر لاؤں گا۔
سنی: حضرات پانچ سال ہو گئے وہ صاحب نہیں آئے کسی اور دیوبندی کے اگر کوئی شرعی دلیل ہے تو وہ پیش کر دیں۔

مُناظرہ جماعت المسلمین سے

سنی: کیا تم وہابیوں کی جماعت سے نکلے ہو اور نام بدل لیا۔
جماعتی: ہم وہابی نہیں بلکہ مسلم ہیں پندرہ سال سے ہماری جماعت ہے۔
سنی: پھر تو یہ جماعت بدعتی ہوئی کہ جو نیا کام اور نئی جماعت ہے۔
جماعتی: آپ ہماری کتابیں پڑھیں جو قرآن و حدیث سے متعلق ہیں۔
سنی: جی ہاں! پڑھی ہیں کتابیں تفسیر وغیرہ تمہارے امیر کی۔

جماعتی: پھر آپ کو کیسا محسوس ہوا۔

سنی: تمہارے مسعود نے ترجمہ غلط کیا ہے اور تفسیر بھی اپنی رائے سے کی۔

جماعتی: بھئی جو مفہوم ہوگا وہی بیان کیا ہوگا۔

سُنی: وہ کام کیا ہے جو خارجی کرتے تھے بتوں کی آیات ایمان والوں پر۔

جماعتی: یہ خارجیوں کی نشانی کہاں لکھی ہے۔

سنی: بخاری شریف میں ہے اگر توبہ کرو تو ہم دکھادیں۔

جماعتی: مگر ہم تو خارجی نہیں ہیں۔

سُنی: افسوس تم ہر خارجیوں والا کام کرو اور انکار کردو یہ تو ایسا ہے جیسے کوئی شراب پی کر کہے میں شرابی نہیں نمازی ہوں۔

جماعتی: اچھا میں اپنے امیر سے بات کروں گا پھر بتاؤں گا۔

سنی: یہی کام خارجیوں والا دیوبندی وہابی جماعتی کرتے ہیں ثبوت دیکھو توبہ کرو۔ اور ایک حدیث سن لو حضور علیہ السلام نے فرمایا خارجی جہنم کے کتے ہیں۔ ابن ماجہ شریف شاید اس لئے یہ منکرین علم غیب نہیں مانتے کہ ان کا ٹھکانہ بتادیا اب جماعت کا امیر مرگیا۔ ہم کو جواب نہیں ملا اور توبہ بھی نہیں کی۔

مناظرہ اعلیٰ حضرت کے کنزالایمان ترجمہ پر

دیوبندی: احمد رضا خان شاعر تھے مفسر قرآن نہیں تھے۔

سنی: اعلیٰ حضرت کے اشعار قرآن وحدیث سے ثابت ہیں۔ ۵۵ علوم مکمل جانتے ایک ہزار سے زیادہ کتابیں ہیں۔ اگر تمہاری جماعت میں کوئی ایک بھی ایسا ہے تو نام پیش کرو۔

دیوبندی: احمد رضا نے بسم اللہ کا ترجمہ غلط کیا کہ اللہ کے نام سے شروع جبکہ لفظ ب

سے اللہ کا کوئی نام نہیں ہے۔

سنی: جاہل انسان اگر اللہ کے نام لفظ ب سے مل جائیں تو ترجمہ درست ہے تو دیکھو باری، باقی، باعث، بدیع، بَرّ، باطن، باسط اب ترجمہ درست ہو گیا۔ اب اپنے تھانوی کے بسم اللہ کے ترجمہ میں چار غلطیاں ہیں ہم بتانے کو تیار ہیں جو دیوبندی درست کرے وہ تحریر کردے۔

دیوبندی: احمد رضا نے اور بھی غلط ترجمہ کیا ہے۔

سنی: تمام دیوبندی وہابی مفت کے مفتی کو چیلنج ہے۔ اعلیٰ حضرت کے ترجمہ میں غلطی بتاؤ؟ ہم درست کریں گے غلطی نکالنے والا اپنے مولویوں کا ترجمہ دیکھ لے۔ تاکہ جو غلطی وہ اعلیٰ حضرت کی بتا رہا ہے کہیں اس کے مولوی نے تو یہی غلطی نہ کی ہو۔ ورنہ آؤ دیوبندیو! تمہارے ترجمے میں ۲۰۰ آیات کا ترجمہ غلط ہے پہلے وہ تو درست کرو ہم بتانے کیلئے تیار ہیں۔

دیوبندی: میں تم کو احمد رضا خان کی غلطیاں دکھاؤں گا۔

سنی: حضرات دو سال ہو گئے مگر ابھی تک کوئی غلطی نہ ملی اگر کوئی اور دیوبندی وہابی کے پاس ثبوت ہے تو پیش کرے۔

مناظرہ جنتی فرقہ ایک ہے

دیوبندی: ارے بھائی! سب انسان ہمارے بھائی ہیں آپس میں محبت کرو۔

سنی: سب میں تو فرعون نمرود ابوجہل وغیرہ بھی تمہارے بھائی ہیں۔

دیوبندی: نہیں بھائی! میرا مطلب سب مسلمان ہمارے بھائی ہیں۔

سنی: ہاں اب لائن پر آئے نہ سوچ سمجھ کر بولنا چاہیے۔

دیوبندی: ہاں بھائی! بس دین کا کام کرو کسی کو کچھ نہ کہو۔

سنی: تمہارے علماء نے مسلمانوں کو کافر ومشرک کہا ان سے یہ بات کہو۔

دیوبندی: اصل میں اتنے فرقے بن گئے کہ پہچان مشکل ہو گئی۔

سنی: حدیث میں تہتر ۷۳ فرقے بتائے بہتر جہنمی اور ایک جنتی۔

دیوبندی: ہمیں کیسے پتہ چلے کون جنتی ہے کون جہنمی ہے۔

سنی: اگر تمہارا ایمان حدیث پر ہوتا تو اسی حدیث میں جنتی کی نشانی ہے۔

دیوبندی: اس حدیث میں جنتی فرقے کی نشانی کیسے ہے؟

سنی: اس پوری حدیث میں غیب کی خبریں ہیں۔ اب جو علم غیب مانے وہ جنتی ہے۔ حدیث میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اکہتر ۷۱ فرقے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام بہتر ۷۲ فرقے اور اپنی امت کے تہتر ۷۳ فرقے فرمائے ان کی تعداد بتائی اور جہنمی اور جنتی ہونا بتایا اور جہنمی کی نشانی بتائی کہ وہ میرے اور صحابہ کرام کا اہلبیت سے محبت بھی جنتی کی نشانی ہے اور صحابہ کی محبت بھی اور صحابہ میں سب سے افضل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں ان کا طریقہ انگوٹھے چومنا ثابت ہے۔ اب جو اس عمل کو شرک بدعت بتائے وہ جہنمی ہے۔ جو علم غیب کا عقیدہ رکھنے والوں کو مشرک کہے وہ جہنمی ہے اور وہ دیوبندی ہیں جو پکے جہنمی ہیں۔

دیوبندی: یار تم نے مجھے سوچنے پر مجبور کر دیا۔

سنی: سوچ لو توبہ کر لو مرنے کے بعد یہ مولوی کام نہیں آئیں گے۔

دیوبندی: وہابی فتوے غلط ہیں

سنی: تم لوگ جھوٹ بول کر اس پر فتویٰ لگاتے ہو شرم نہیں آتی۔

دیوبندی: ہم نے کیا جھوٹ بولا ہے اور تم پر کونسا غلط فتویٰ لگا ہے۔

سنی: تم لوگ جب ہمارا عقیدہ بتاتے ہو جھوٹ ہوتا ہے ورنہ بتاؤ نور کے متعلق ہمارا کیا عقیدہ ہے ابھی پتہ لگ جاتا ہے۔

دیوبندی: حضور علیہ السلام کو نور مانتے ہو اللہ کا ٹکڑا مانتے ہو نور کا۔

سنی: سفید جھوٹ یہ عقیدہ نہ ہمارا نہ کسی کتاب سے ثابت بلکہ حدیث میں اللہ نے اپنے نور سے نبی پیدا کیا۔لہٰذا فتویٰ غلط ہے۔

دیوبندی: تم لوگ اللہ کے برابر کل علم غیب مانتے ہو اور ذاتی مانتے ہو۔

سنی: بالکل غلط ہے اور نہ ہماری کسی کتاب سے ثابت اور نہ ہر جگہ ہر وقت ہم حضور علیہ السلام کو جسمانی طور پر حاضر و ناظر نہیں مانتے لہٰذا یہ فتویٰ بھی غلط ہوا۔

دیوبندی: یہ تمہارے عقائد نہیں ہیں مگر ہمارے مولوی نے یہی بتایا ہے۔اچھا میں حوالے پوچھ کر بتاؤں گا دو دن میں۔

سنی: اگر یہ عقائد ہماری کتابوں میں نہ ملے تو کیا کرو گے۔

دیوبندی: پھر ایسے جھوٹے مولوی کے پیچھے نماز ہرگز نہیں پڑھوں گا۔

سنی: آج ایک سال ہو گیا مگر کوئی حوالہ نہیں ملا اور نہ وہ شخص آیا اس کے علاوہ فقیر نے کئی مفتیوں سے پوچھا کہ بتاؤ یہ عقائد کہاں ہیں کس کے ہیں تو دیوبندیوں کو جیسے سانپ سونگھ گیا یا لقویٰ ہو گیا ظالموں ہم سے ہمارے عقائد پوچھ تو لو پھر بتاؤ۔ کیا خرابی ہے جھوٹ بول کر اپنا چہرہ اور اعمال نامہ سیاہ کرنے والو! شرم کرو۔

مناظرہ درود شریف اور سلام پڑھنے کا حکم ہے

سنی: مولوی صاحب یہ جو گرو مندر کے چوک میں بورڈ لگایا ہے اس پر سورۃ احزاب کی آیات لکھی درود و سلام پڑھو۔تو تم لوگ سلام کیسے اور کب پڑھتے ہو؟ بورڈ پر صرف درود ابراہیمی ہے۔

دیوبندی: ارے بھائی لوگ کہتے ہیں ہم درود نہیں پڑھتے اس لئے لگایا ہے۔

سنی: اب پڑھنے لگے ہو درود شریف۔لوگ کہتے ہیں تم سلام نہیں پڑھتے کیوں۔

دیوبندی: وہ وہ سلام تو ہم تم سے زیادہ پڑھتے ہیں۔

سنی: جناب کن الفاظ میں کہاں پڑھتے ہو وہ بھی بورڈ پر لکھ دیتے۔

دیوبندی: سلام تو ہم نماز میں پڑھتے ہیں۔

سنی: کیا سلام پڑھنا صرف نماز میں حکم ہے نماز کے علاوہ نہیں۔

دیوبندی: نہیں نہیں بلکہ سلام کا حکم ہر وقت ہے جب بھی پڑھو۔

سنی: تو بتاؤ پھر کن الفاظ میں سلام پڑھتے ہو۔

دیوبندی: ہم یہ بریلوی کا بنایا ہوا الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ نہیں پڑھتے دوسرا سلام پڑھتے ہیں۔

سنی: اگر ہم دکھادیں کہ یہ درود وسلام صحابہ نے پڑھا یہ فرشتوں نے پڑھا یہ درختوں اور پہاڑوں نے پڑھا یہ محدثین ومفسرین نے پڑھا یہ اولیاء کرام نے پڑھا یہ علمائے حق اہلنست نے پڑھا اور دنیا کے مسلمان پڑھتے ہیں یہی درود وسلام سعودیہ کی حج کی کتاب میں پڑھنے کا حکم ہے یہ دیوبندیوں کے پیر حاجی امداد اللہ نے پڑھا اور پڑھنے کا حکم دیا۔ یہ تھانوی نے حسین احمد نے پڑھا تبلیغی جماعت کے ذکریا نے پڑھا اور پڑھنے کا حکم دیا۔ کیا سب بریلوی ہو گئے جو بریلی کا بنایا ہوا درود وسلام پڑھتے ہو؟

دیوبندی: مجھے نماز کو دیر ہو رہی ہے بعد میں بات کریں گے۔

سنی: اس لئے ہم کہتے ہیں دیوبندی بھاگتے ہیں، مگر مانتے نہیں۔

مناظرہ کیا حج امام کعبہ کے پیچھے ہوتا ہے

دیوبندی: تم وہابیوں کو برا کہتے ہو اور حج وہابی امام کے پیچھے کرتے ہو۔

سنی: حج میں کوئی رکن ایسا نہیں کہ امام کعبہ کے پیچھے حج ہو جھوٹ بولتے ہو۔ رہی بات وہابیوں کو برا کہنے کی تو دیوبندیوں نے وہابیوں کو خبیث بے دین اور جاہل گمراہ

بے وقوف اور گستاخ لکھا ہے۔ حوالہ دیکھو اور توبہ کرو۔

دیوبندی: اچھا نماز تو وہابی امام کعبہ کے پیچھے ہی پڑھتے ہو۔

سنی: کعبہ شریف میں تین قسم نمازی ہیں۔ ایک تو وہ جو جانتے ہیں کہ وہابی امام ہے وہ اس کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے اگر مجبوری میں پڑھ لی تو اس نماز کو دہراتے ہیں۔ دوسرے وہ نمازی جن کو معلوم نہیں کہ وہابی امام کا عقیدہ کیا ہے وہ کعبہ کی عظمت اور اس مقام کی برکت سمجھ کر پڑھتے ہیں امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو اجر عطا فرمائے گا۔ تیسری قسم کے نمازی جان بوجھ کر وہابی کے پیچھے نماز نماز پڑھتے ہیں ان کی نمازیں برباد ہیں ان کو چاہئے اپنی نمازیں وہابی امام کے پیچھے پڑھی جانے والی نمازوں کو قضاء کرلیں۔

دیوبندی: ہم تو وہابی امام کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔

سنی: تمہارے جیسوں کی نمازیں برباد ہیں شاید تم کو معلوم نہیں کہ دیوبندی مفتی کا فتویٰ ہے کہ وہابی امام کے پیچھے نماز نہیں ہوتی۔ حوالہ محفوظ توبہ کرو اور دیکھو۔

دیوبندی: اگر دیوبندی مفتی کا فتویٰ ہے تو میں نماز پڑھنا چھوڑ دوں گا وہابی امام کے پیچھے حوالہ اور فتویٰ دکھاؤ۔

سنی: ٹھیک ہے کل آپ تشریف لے آئیں ہم حوالہ دکھا دیں گے۔ حضرات دو سال ہو گئے مگر وہ نہ آئے اگر کسی اور دیوبندی کو حوالہ دیکھنا ہے تو وہ تحریری توبہ لکھ کر آ جائیں ہم آج بھی دکھانے کو تیار ہیں۔

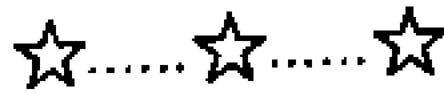
مناظرہ شیطانی توحید والوں سے

سنی: تم لوگوں نے بھی قرآن وحدیث کو مذاق بنالیا ہے۔

توحیدی: ہم تو بس توحید بیان کرتے ہیں اور کچھ نہیں۔

سُنی: یہ کون سی توحید ہے کہ قبروں پر جانے والوں کو مشرک کہو۔

توحیدی: قبروالوں سے چاہے انبیاء اولیاء ہوں کوئی فائدہ نہیں۔
سُنی: جب حضور علیہ السلام قبر میں ہیں تم نے قبر والے نبی کا کلمہ کیوں پڑھا۔
توحیدی: لیکن حضور قبر میں نہیں بلکہ جنت میں ہیں۔
سُنی: سعودیہ کے مفتی کہتے ہیں حضور قبر میں زندہ ہیں ان پر فتویٰ لگاؤ۔
توحیدی: ان کو ہم کچھ نہیں کہہ سکتے۔
سنی: کیوں ان سے چندہ ملتا ہے ظالموں انبیاء و اولیاء پر کفار کے بتوں کی آیات چسپاں کرتے ہو یہ خارجیوں کا کام ہے حدیث ہے کہ خارجی جہنم کے کتے ہیں یہ سنتے ہی وہ رفو چکر ہو گیا۔



بیس مناظرے

مناظرہ نمبرا:

دیوبندی: کیا یہ عمل گیارہویں شریف حضور علیہ السلام سے ثابت ہے۔
سنی: گیارہویں شریف میں جو کچھ ہوتا ہے وہ تو حدیث سے ثابت ہے۔
دیوبندی: کیسے کیسے ثابت ہے حوالہ دو۔
سنی: مثلاً قرآن پڑھنا کھانے پر دعا اور دن منانا اجتماع اور جلسہ کرنا۔
دیوبندی: مگر گیارہویں کا نام تو ثابت نہیں۔
سنی: حدیث میں حضور علیہ السلام نے اپنی آل کی دعا کی جس میں غوث اعظم شامل ہیں۔
دیوبندی: مگر یہ تو ناجائز کام اور فضول کام ہیں۔
سنی: گیارہویں شریف ایصالِ ثواب میں سے ہے اور ناجائز ہونے کی شرعی دلیل کہاں ہے۔
دیوبندی: ہمارے حساب سے یہ عمل حدیث سے ثابت نہیں۔
سنی: تمہارا حساب دیکھیں یا شرعی ضابطہ دیکھیں، تمہارے کام بغیر حدیث ہیں۔
دیوبندی: ہمارے کونسے کام بغیر حدیث کے ہیں۔
سنی: بخاری شریف کا ختم کرنا کس حدیث سے ثابت ہے جواب دو؟
دیوبندی: وہ وہ وہ تو برکت کیلئے ہے۔
سنی: تو پھر گیارہویں شریف بھی برکت کیلئے ہے۔
دیوبندی: لیکن ہمارے امام صاحب نے اس کو ناجائز کہا ہے۔
سنی: اس امام کو گنگوہی سے زیادہ علم ہے اس نے جائز کہا ہے۔

دیوبندی: کہاں لکھا ہے گیارہویں جائز ہے جواب دو۔

سنی: ابھی دکھاتا ہوں بس گیارہویں شریف کرنے کا وعدہ کرو۔

دیوبندی: میں چلتا ہوں بعد میں بات کروں گا۔

سنی: اس لئے ہم کہتے ہیں کہ دیوبندی بھاگتے ہیں مگر مانتے نہیں۔ جاہل انسان حدیث میں کوئی عمل کرنا اور بات ہے اور منع کرنا الگ بات ہے تم ہزاروں کام کرتے ہو کسی حدیث میں نہیں ہیں شرم کرو۔

مناظرہ نمبر۲:

دیوبندی: یہ جو تم عرس کرتے ہو صحابہ نے نہیں کئے۔

سنی: مگر صحابہ کرام نے عرس منانے سے منع کب کیا ہے؟

دیوبندی: کیا تم صحابہ سے زیادہ محبت کرنے والے ہو؟

سنی: معاذ اللہ ہم نے کب کہا ہم زیادہ محبت کر سکتے ہیں بلکہ صحابہ نے وہ کام کئے جو کسی حدیث میں حکم نہیں مگر ان کی محبت تھی۔

دیوبندی: ارے کون سے کام تھے جو صحابہ نے بغیر حدیث کے کئے۔

سنی: حضور علیہ السلام کے وضو کا پانی صحابہ محبت میں آپس میں لیتے اور منہ پر ملتے۔ اور ابن عمر رضی اللہ عنہ ممبر پر ہاتھ پھیر کر چہرے پر ملتے تھے اور ہر اس جگہ نماز پڑھتے جہاں سفر میں حضور علیہ السلام نے پڑھی تھی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا پورے مہینے بیس رکعت تراویح پڑھنا۔ اور قرآن جمع کرنے کا مشورہ دینا۔ جبکہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں یہ کام کیسے کروں جو حضور علیہ السلام نے نہیں کیا۔ تو حضرتِ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا لیکن یہ کام بہتر ہے کارِ خیر ہے۔ ایسے بے شمار حوالے ہیں جو کسی حدیث میں نہیں ہے۔

دیوبندی: اصل میں میری اتنی معلومات نہیں ہے بس ویسے ہی بات کردی۔

سنی: ظالموں صرف بکواس کرنی آتی ہے جب پھنس جاتے ہو تو بہانے کرتے ہو۔ تمہارے میں کوئی مردِ میدان ہے تو بات کرے شرعی دلائل سے۔

دیوبندی: ٹھیک ہے میں اپنے مولوی صاحب کو کل لے کر آؤں گا۔

سنی: ہاں ہاں ضرور ایک نہیں سب کو لے کر آنا فقیر اکیلا کافی ہے۔ مگر افسوس دو سال ہو گئے اس کا مولوی پتہ نہیں گم ہو گیا یا مر کر مٹی میں مل گیا۔ اگر آج بھی جرأت ہو تو آ جاؤ بات کرلو۔

مناظرہ نمبر (۳):

دیوبندی: یہ انگوٹھے چومنا حرام ہے نا جائز ہے بدعت ہے۔

سنی: یہ طریقہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا تھا اب کیا فتویٰ ہے۔

دیوبندی: مگر یہ روایت ضعیف ہیں۔

سنی: تمام علماء کا اجماع ہے ضعیف حدیث فضائل میں معتبر ہے۔

دیوبندی: لیکن اس مسئلہ میں من گھڑت روایت ہے۔

سنی: پہلے تم نے ضعیف کہا اب من گھڑت موضوع کہا ہے شرم کرو۔

دیوبندی: وہ میں موضوع ہی کہنے والا تھا منہ سے ضعیف نکل گیا۔

سنی: سُبحان اللہ اور کچھ منہ سے نہیں نکلا چلو تمام دیوبندی مفت کے مفتی اس مسئلہ کی روایت کو موضوع ثابت کردو۔ ہم نہیں چومیں گے۔

دیوبندی: اصل میں اذان میں حضور علیہ السلام کے نام پر انگوٹھے چومنا درست ہوتا تو ہزاروں صحابہ یہ عمل کرتے حدیث کی کتابوں میں بے شمار ثبوت ہوتے کہ اذان دن میں پانچ مرتبہ ہوتی ہے۔

سنی: اندھے کو اندھیرے میں بڑی دوری کی سوجھی۔ اس قسم کی شرط کس محدث نے لکھا ہے۔ ہزاروں صحابہ سے کوئی ایک ہی روایت کا ثبوت نہیں۔ نماز روزہ وضو طہارت کے مسائل میں حالانکہ تمام صحابہ یہ عمل کرتے تھے۔ جبکہ علامہ علی قاری حنفی رحمۃ اللہ علیہ نے فیصلہ کر دیا کہ جب یہ عمل حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ثابت ہے تو یہ بات عمل کیلئے کافی ہے۔ اس کے علاوہ مزید دس اہلسنت کی کتابوں میں ثبوت ہے۔ ہم تمام دیوبندیوں کو دعوت دیتے ہیں کہ تحریری بات کریں محدثین کے اصول سامنے رکھ لیں اگر وہ موضوع ثابت نہ کر سکے تو وہ بھی انگوٹھے چومنا شروع کر دیں گے۔

دیوبندی: ٹھیک ہے میں کل جواب دوں گا۔

سنی: حضرات اس بے کل کی کل نہ ہوئی ایک سال ہو گیا۔

<u>مناظرہ نمبر ۴:</u>

دیوبندی: بھئی ہم تو حرمین شریفین میں جو ہوتا ہے وہ مانیں گے۔

سنی: اچھا تو تیار ہو جاؤ وہابی نجدی حکومت سے پہلے حرمین شریفین میں میلاد ہوتا جلوس نکالا جاتا کھڑے ہو کر سلام پڑھا جاتا اذان سے پہلے اور بعد درود و سلام پڑھا جاتا تھا ترکوں کی حکومت میں۔

دیوبندی: کیا واقعہ حرمین شریفین میں یہ سب کچھ ہوتا تھا؟

سنی: جی ہاں کتنے ثبوت دیکھ کر آپ مان جائیں گے ہم دکھاتے ہیں۔

دیوبندی: ایک حوالہ ایسا بتاؤ جو معتبر ہو۔

سنی: سنو دیوبندیوں کے پیر حاجی امداد اللہ مہاجر مکی خود میلاد کرتے سلام کھڑے ہو کر پڑھتے اور فرماتے جب یہ عمل حرمین شریفین میں ہوتا ہے تو ہمارے لئے یہی دلیل کافی ہے۔

دیوبندی: اس حوالے کے بعد میں ان اعمال کو غلط تو نہیں کہہ سکتا۔

سنی: یہی ہم چاہتے ہیں کہ تم نہ کرو مگر دو دو ٹکے کے غلط فتوے مت لگاؤ۔

مناظرہ نمبر ۵:

جشنِ فتح مناظرہ کراچی، موضوع نور و بشر،

جس میں دیوبندی نے یک طرفہ مناظرہ ختم کر کے عبرتناک شکست تسلیم کر لی حالانکہ مناظرے کے دن آنے سے پہلے خوب زور شور مچا رکھا تھا انہوں نے۔ اور تاریخ مناظرہ ۱۹۹۷ء ۶ نومبر بروز ہفتہ پرانا گولیمار ریکسر کالونی، ۵/ نومبر کو یک طرفہ مناظرہ ختم کرنے کا پرچہ دیا۔ اس پر ہم نے بعض دیوبندیوں سے پوچھا کہ تمام شرائط مشترکہ طے ہوئیں لیکن یک طرفہ مناظرہ دیوبندیوں نے ختم کر دیا۔ تو دیوبندی نے کہا کہ انتہائی غلط حرکت ہے اصول یہ تھا کہ دونوں طرف کے لوگ جمع ہوتے اور متفقہ طور پر بات کر کے دستخط کر کے مناظرہ ختم ہو سکتا تھا۔ اس طرح ذلت اور شکست بھی نہ ہوتی، بہر حال دیوبندی کو بھاگے ہوئے ایک سال دو مہینے ہو گئے ان کو شکست کھا کر بھاگنا مبارک۔ ہم کو جشنِ فتح مناظرہ مبارک ہم ہر سال جشن فتح مناظرہ مناتے رہیں گے۔ انشاء اللہ۔

مناظرہ نمبر ۶:

بحث مت کرو

دیوبندی: دیکھو بھائی کتنے بدعت و شرک کے کام کر رہے ہو میلاد میں۔

سنی: جناب بدعت اور شرک کی تعریف بتا دیں کیا ہے۔

دیوبندی: یہ لوگ فرضی واقعات سنا کر قوم کو گمراہ کرتے ہیں۔

سنی: بھئی بدعت کی تعریف کریں اور کونسے فرضی واقعات ہیں وہ بتادیں۔
دیوبندی: یار ہم کو بحث سے منع کیا ہے بحث مت کرو۔
سنی: بلاوجہ مسلمانوں کو بدعتی ومشرک کہہ رہے ہو اور بحث بھی خود شروع کی۔ اور جب دلائل کی بات آئی تو بحث مت کرو۔ پہلے تو تم شرم کرو اور توبہ کرو۔ اور یہ بات اپنے مولویوں کو کہو جنہوں نے بات بات پر بدعت اور شرک کے فتوے لگا کر دنیا کے مسلمانوں کو پریشان کر رکھا ہے۔ ظالموں بحث خود کرتے ہو اور دوسرا کرے تو منع کرتے ہو شرم کرو۔

مناظرہ نمبر ۷:

سنی: کیوں بھئی تمہارے مولوی نے کوا کھانا ثواب بتایا۔
دیوبندی: وہ تو مجبوری کی حالت میں لکھا ہے۔
سنی: اس فتوے میں مجبوری کا ذکر نہیں جھوٹ بولتے ہو۔ جب کہ جنگ اخبار کی خبر ہے۔ سلانوالی کے علاقے میں کوے کا قورمہ پکا کر دعوت کی گئی اور خوب کالی کالی رانیں کھائیں اور مجبوری میں تو گدھا گھوڑا سور کھانا جائز ہے صرف کوا نہیں۔
دیوبندی: وہ فقہ میں ایسے کوے کو کھانا جائز لکھا ہے۔
سنی: وہ وہابی فقہ ہوگی لیکن اہلسنت وجماعت حنفی کے نزدیک کوا خبیث اور حرام ہے پاک چیزیں پاک لوگوں کیلئے اور ناپاک خبیث چیزیں خبیث لوگوں کیلئے۔
دیوبندیوں! اپنی شادیوں میں بھی کوا کا قورمہ پکایا کرو ہم خرما و ہم ثواب ہوگا۔
دیوبندی: یار مجھے تو زیادہ معلومات نہیں ہے۔
سنی: تمام دیوبندیوں کو کوے کی دعوت دیں گے اگر وہ حلال ثابت کردیں۔

مناظرہ نمبر ۸:

وھابی: یہ بیس رکعت تراویح بدعت ہے۔

سُنی: سُبحان اللہ صحابہ کرام پر بدعت کا فتویٰ لگانے والوں یہ خارجیوں کا کام ہے۔

وھابی: ہم نے صحابہ کو نہیں کہا تم کو کہا ہے۔

سُنی: واہ بھئی واہ! دنیا جانتی ہے بیس رکعت تراویح حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہٗ نے رائج کیں۔ پورے رمضان میں تو فتویٰ بھی صحابہ پر لگایا ہے شرم کرو۔

وھابی: ہم تو حدیث کے مطابق تراویح پڑھتے ہیں اور بس۔

سُنی: دنیا کے وہابیوں اور خارجیوں کو دعوت عام ہے کہ حدیث کے مطابق تراویح پڑھ کر دکھائی کہ حدیث میں تین دن تراویح حضور علیہ السلام نے پڑھیں، وہابی پورے رمضان کیوں پڑھتے ہیں؟ جس حدیث سے وہابی تراویح کی ناکام کوشش کرتے ہیں ثابت کرنے کی اس میں رمضان اور رمضان کے علاوہ کا ثبوت ہے۔

وھابی: رمضان کے علاوہ گیارہ مہینے تراویح کیوں نہیں پڑھتے جواب دو؟ اور اسی حدیث کے تحت سونے کے بعد اٹھ کر پڑھنے کا ثبوت ہے۔ وہابی سونے سے پہلے تراویح کیوں پڑھتے ہیں؟ حدیث کے خلاف؟

سُنی: اصل میں ایک حدیث کے علاوہ بھی ثبوت ہمارے پاس۔

وھابی: اچھا تو پھر وہ حدیث ضعیف ہیں ہم ثابت کرنے کو تیار ہیں اور حدیث کا ضعیف ہونا وہابیوں کی موت ہے۔

سُنی: بیس رکعت تراویح کا ثبوت دکھاؤ، بیس ہزار روپے انعام حاصل کرو۔

وھابی: نجدیوں سے ریال مل گئے شاید، کراچی کے دس وہابی مولویوں سے لے آؤ کہ وہ ثبوت دیکھ کر آٹھ سے توبہ کریں گے اور بیس تراویح پڑھیں گے تو ہم ثبوت دکھانے کیلئے تیار ہیں تحریری گفتگو کرنے کو۔

وھابی: میں اپنے بڑوں سے پوچھ کر آؤں گا دو دن میں۔

سُنی: مگر افسوس سال ہوگیا وہ نہ آیا۔ کوئی وہابی ہم کو آٹھ رکعت تراویح صرف رمضان میں کسی مرفوع حدیث سے دکھادے ہم وعدہ کرتے ہیں آٹھ ہی پڑھیں گے۔

مناظرہ نمبر۹:

دیوبندی: نمازِ جنازہ کے بعد دُعا بدعت ہے۔

سنی: مبارک ہو دیوبندی نے جنرل ضیاؑ کے نماز کے بعد دعا کر کے بدعتی ہونے کا ثبوت دے دیا۔ ہم کو بدعتی کہنے والے اب تو بدعت سے توبہ کرو۔

دیوبندی: وہ تو وہ تو اتفاقی بات تھی۔

سنی: چلو اتفاقی بدعت تو ہوگئے تم اور کیا اتفاق سے بدعت کرنا جائز ہے۔

دیوبندی: ایسا کرو کسی اور مسئلہ پر بات کرو مجھ سے۔

سنی: ظالموں شرم کرو۔ مسلمانوں کے ایمان کے دشمن اور مرنے کے بعد مسلمانوں کی بخشش کے دشمن۔ ایک طرف کہتے ہو یا اللہ مدد باقی شرک و بدعت۔ اب ہم نمازِ جنازہ کے بعد اللہ سے دعا اور مدد مانگتے ہیں وہ بھی بدعت ہوگیا۔ تمام دیو کے بندوں کو دعوت عام اگر قرآن وحدیث اور صحابہ سے ثبوت دیکھ کر توبہ کرو تو ہم ثبوت دکھانے کو تیار ہیں یاد رکھو دُعا عبادت ہے اور عبادت سے روکنا شیطان کا کام ہے۔

مناظرہ نمبر۱۰:

دیوبندی: اصل میں لوگوں کا خیال کر کے پہلے ہی اقامت میں کھڑے ہو جاؤ۔

سنی: جاہل انسان لوگ اسلام کے تابع ہیں یا اسلام لوگوں کے تابع۔

دیوبندی: مگر صحابہ سے ثابت نہیں بیٹھ کر اقامت سننا۔

سنی: جھوٹ بولتے ہو شرم کرو۔ اگر ہم صحابہ سے ثبوت پیش کردیں۔ اور حنفی، شافعی، حنبلی آئمہ سے ثبوت پیش کردیں کہ اقامت کے شروع میں کھڑا ہونا مکروہ ہے حیَّ

الصلوٰۃ اور حیَّ الفلاح پر کھڑے ہو۔

دیوبندی: ایک حدیث میں پہلے کھڑے ہو کر صفیں درست کرنے کا ثبوت ہے۔

سنی: اس میں اتفاق واقعہ ہے مگر سب سے زیادہ روایت بیٹھ کر اقامت سننے کے بارے میں ہیں۔ ورنہ ایک حدیث میں صحابی نے صرف ایک چادر پہن کر نماز پڑھی تمام دیوبندی ایک چادر پہن کر نماز شروع کر دیں ہمیشہ کیلئے۔

دیوبندی: اچھا ابھی تو میں چلتا ہوں نماز کا وقت ہو گیا۔

سنی: بھاگنا تو دیوبندیوں کے مقدر میں ہے۔

مناظرہ نمبر ۱۱:

سُنّی: ہم نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر کریں۔ اور تم نماز کے اندر آمین بلند آواز سے کہتے ہو۔

وھابی: یہ زور سے آمین کہنے کی حدیث ہے۔

سُنّی: چلو ایک حدیث دکھاؤ جس نماز میں جہر کے ساتھ آمین کا ذکر ہو۔

وھابی: مگر سعودیہ میں سب زور سے بلند آواز سے آمین کہتے ہیں۔

سُنّی: ایسا کرو امامِ کعبہ سے نماز میں بلند آواز سے آمین کہنے کی حدیث طلب کرو۔

وھابی: اچھا میں اپنے مولوی سے حدیث لے کر آؤں گا۔

سُنّی: تقریباً پانچ سال ہو گئے مگر اس بے کل کی کل نہ آئی۔ ان وہابیوں کو آج تک یہ بھی پتہ نہیں کہ آمین دعا ہے اور دعا آہستہ مانگنی چاہئے۔ اور حدیث میں مَدَّ کا لفظ ہے جس کا معنی کھینچنے اور لمبا کرنے کے ہیں۔ بلند اور زور سے کہنے کے نہیں ہیں۔ تمام زندہ مردہ وہابیوں کو دعوت عام کہ صرف ایک حدیث مرفوع دکھاؤ جس میں نماز میں آمین جہر کے ساتھ واضح ثبوت ہو۔

مناظرہ نمبر ۱۲:

دیوبندی: یہ الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ بریلوی درود ہے۔ یا فیصل آبادی ہے اور دعوت اسلامی والوں نے بنایا ہے اس لئے ہم نہیں پڑھتے۔

سُنّی: اگر ہم صحابہؑ کرام سے یہ صلوٰۃ وسلام دکھادیں۔ درختوں نے پتھروں نے پہاڑوں نے یہ درود وسلام پڑھا تو تم شرم کرکے توبہ کر لینا۔

دیوبندی: ہم نے تو کسی کتاب میں نہیں پڑھا۔

سُنّی: تفسیر روح البیان اور شفاء شریف کتاب میں لکھا ہے دیکھ لو۔

دیوبندی: ہم تو اپنے علماء کی کتاب کو مانتے ہیں۔

سُنّی: چلو پھر وہابی اشرف علی تھانوی کی کتاب سے دکھادیں۔ حسین احمد مدن پوری کتاب سے دکھادیں اور تبلیغی نصاب میں بھی لکھا ہے۔ اب تو الزام لگانے سے باز آجاؤ توبہ کرو۔

دیوبندی: اچھا ابھی تو میں چلتا ہوں بعد میں بات کروں گا۔

سُنّی: درود وسلام کے اسٹیکر پھاڑنے والوں اپنی کتابیں بھی جلادو اگر ہمت ہے۔

مناظرہ نمبر ۱۳:

سَائل: جناب یہ دیوبندی ہمارے سامنے گستاخی نہیں کرتے بڑے نیک ہیں۔

سُنّی: ان کی کتابوں میں گستاخیاں موجود ہیں، آؤ دیکھ لو۔

سَائل: یار یہ کتابوں کو میں نہیں مانتا ویسے بتاؤ۔

سُنّی: اچھا مرزا قادیانی کافر نے آپ کے سامنے گستاخی کی تھی۔

سَائل: نہیں تو مگر اس کی کتابون گستاخی موجود ہے۔

سُنّی: تم نے کہا تھا کہ میں کتابوں کو نہیں مانتا اب کیوں مان لیا۔

سَائل: اصل میں علماء کے کہنے سے قادیانی کو کافر دجال مانا ہے۔
سُنّی: تو پھر علمائے حق نے ہی ان کی گستاخیاں دیکھ کر فتویٰ دیا ہے۔
سَائل: مگر مرزا کافر نے ختمِ نبوت کا انکار کیا ہے۔
سُنّی: اسی طرح قاسم نانوتوی نے انکار کیا ہے تحذیر الناس کی کتاب میں۔
سَائل: یار ان کتابوں کے چکر میں پڑے بغیر کوئی صورت نہیں۔
سُنّی: ہاں صورت یہ ہے کہ تم نانوتوی کو قبر میں سے لے آؤ ہم تم کو ثبوت دکھادیں گے۔
سَائل: یار یہ کیسے ہوسکتا ہے کوئی اور صورت آسان سی بتاؤ۔
سُنّی: اچھا پھر آخری صورت یہ ہے کہ لدھیانوی سے تحریر کرا کر لے آؤ کہ وہ نانوتوی کی تحریر سے ختمِ نبوت کا انکار دیکھ کر کفر دیکھ کر کفر کا فتویٰ دیں گے۔ ہم ثبوت دکھانے کیلئے تیار ہیں۔
سَائل: اچھا میں تحریر لے کر آؤں گا چند دنوں میں۔
سُنّی: حضرات تین سال ہوگئے مگر وہ نہ آئے آج بھی اگر کوئی ان کی گستاخی دیکھ کر توبہ کرنا چاہے تو تحریر لے آئے ہم تیار ہیں۔ کل قیامت میں منکر ختمِ نبوت کی صف میں کھڑے ہونے سے بچیں اور تحقیق کرلیں۔

مناظرہ نمبر۱۴:

سُنّی: کیوں بھئی سعید احمد قادری نے توبہ کر کے تجدید ایمان کرلیا۔ تم جانتے ہو۔
دیوبندی: وہ تو ہم کو پہلے ہی سے معلوم تھا کہ یہ بدل جائے گا۔
سُنّی: نبی کے علمِ غیب کے منکر خود علمِ غیب کا دعویٰ کرتے ہو شرم کرو۔
دیوبندی: ارے یہ بالکل جاہل تھا بے کار آدمی تھا۔

سُنّی: جب تک تمہارے ساتھ تھا۔ مگر اب تو علامہ سعید احمد قادری صاحب ہیں۔
دیوبندی: مگر اس نے تمہاری عبارتیں بڑی محنت سے نقل کی تھیں۔
سُنّی: جی بالکل جھوٹ دھوکہ فریب الزام خوب لگائے اہلسنت پر۔
دیوبندی: کیا جھوٹ تھا اور کونسا دھوکہ دیا تھا۔
سُنّی: اگر تم بھی توبہ کرو تو ہم ثابت کر دیتے ہیں۔
دیوبندی: مجھے کچھ نہیں دیکھنا بس۔
سُنّی: دھوکے باز اور جھوٹوں کی نشانی ہے اب علامہ سعید احمد نے توبہ کر کے تجدید ایمان کرلیا اور تحریر و تقریر کے ذریعہ اعلان کر دیا کہ میری سابقہ دیوبندی حالت میں لکھی گئی کتابوں کے حوالے دینے والا دجّال ہے کذّاب ہے لاولد ہے۔
دیوبندی: اس نے ایسا کہا ہے ہم کو معلوم نہیں۔
سُنّی: اچھا اگر تم کہو تو تمہارے گھر کے سامنے جلسہ کرادیں۔ اپنے کانوں سے سن لینا تو پھر توبہ کرلینا۔ ان کی سابقہ کتابوں سے حوالے نقل کر کے فوٹو کاپی تقسیم کرنے والوں دھوکے فریب سے باز آجاؤ۔ کیا تم کو یہی سکھایا جاتا ہے۔ خوب تقسیم کرو فوٹو کاپیاں اور دجّال بنو کذاب بنو لاولد بنو نقصان تمہارا ہے۔

مناظرہ نمبر ۱۵:

دیوبندی: یہ دیکھو گستاخِ رسول کون۔ اس پرچے میں گستاخیاں لکھی ہیں۔
سُنّی: اگر تم دیوبندی اس پرچے کی ذمہ داری قبول کرو اور جواب لو۔
دیوبندی: یہ تو مجھے معلوم نہیں کس نے لکھا ہے۔ مگر بریلویت کو چیلنج دیا ہے۔
سُنّی: فقیر یہ چیلنج قبول کرتا ہے اب بتاؤ کس سے بات کریں۔ اگر یہ گمنام وہابی حلال کی اولاد ہے تو اپنا نام اور پتہ لکھے تاکہ تحریری گفتگو کرسکیں۔ کیونکہ یہ سامنے تو نہیں آسکتا۔

دیوبندی: کیا اس میں غلط حوالے دیئے ہیں۔

سُنّی: جی ہاں غلط حوالے اور جھوٹ دھوکہ وفریب ہے۔ اگر کوئی بھی دیوبندی وہابی مفتی شادی شدہ اس پرچے کی ذمہ داری قبول کرے اور تحریر کرے کہ غلط حوالے ثابت ہونے کے بعد اس کی بیوی پر تین طلاقیں ہوں گی ہم ثابت کرنے کو تیار ہیں۔ ہے کوئی مردِ میدان جو تحریر کر کے ہم سے بات کرے۔

دیوبندی: شرط تو بڑی سخت ہے میں پوچھ کر بتاؤں گا۔

سُنّی: اگر سچے ہو تو ضرور تحریر لاؤ گے اور جھوٹے تو منہ چھپائے چھپائے پھرو گے۔ ایک سال ہو گیا وہ ابھی تک پوچھنے گیا ہے۔ اس گمنام نے اپنے مولویوں کے منہ پر تھوک دیا یہ پرچہ لکھ کر۔ اس لئے کہ جو گستاخی تھانوی کو نظر نہ آئی اس کو کیسے نظر آ گئی کیا یہ گمنام تھانوی سے بڑا عالم ہے۔ پھر اس گمنام کے منہ پر تھوک دیا۔ یہ لکھ کر کہ بریلوی مسلمان ہیں اور ان کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے اگر موقع ملتا ہے تو ہم بھی پڑھ لیتے۔ حوالہ دکھانے کو تیار ہیں بشرطِ توبہ۔

مناظرہ نمبر ١٦:

دیوبندی: یہ عیدین میں گلے ملنا بدعت ہے۔

سُنّی: تمام زندہ مردہ دیوبندی عیدین میں گلے ملنے کو شرعی طور پر بدعت سیئہ ثابت کر دیں جتنے کا انعام مانگیں ہم دینے کو تیار ہیں تحریری گفتگو کر لیں۔

دیوبندی: اس عید کے دن گلے ملنے کا ثبوت نہیں۔

سُنّی: اگر ہم شرعی ثبوت دکھا دیں پھر توبہ کر لینا۔

دیوبندی: توبہ تو میں نہیں کروں گا۔

سُنّی: ظاہر ہے تمہارے بڑوں نے نہیں کی تم کیسے کرو گے۔ اس فتوے سے ہم

مسلمان پریشان نہیں مگر دیوبندی حضرات بڑے پریشان ہیں کہ وہ بیس سال سے عید کے دن گلے ملتے ہیں آج وہ بدعت کیسے ہوگیا۔ دیوبندی کا فتویٰ دیوبندیوں پر جو ہزاروں عید کے دن گلے ملتے ہیں وہ سب دیوبندی بدعتی ہوگئے اور بدعتی کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ یہ ہے خدا کی مار کہ ہم کو بلاوجہ بدعتی کہنے والے خود اپنے گنگوہی کے فتوے سے بدعتی ہوگئے۔ سبحان اللہ مسلمانوں مبارک ہو عید کے دن اللہ کی طرف سے مغفرت ملتی ہے۔ اور خوشی میں مسلمان عید میں گلے ملتے ہیں جو کہ جائز ہے دیوبندیوں مجبوری عید کے دن گلے ملتے ہو اور جس سے چندہ لیتے ہو اس سے ضرور ملتے ہو ورنہ چندہ بند جیسے دیوبند۔ لہٰذا ان کو بدعتی بن کر جہنمی ہونا مبارک ہو۔ اب مسلمانوں کو تو تم نہیں روک سکتے۔ مگر اپنے دیوبندی کو روکو اور عید کے دن موٹے موٹے ڈنڈے لے کر کھڑے ہو جاؤ جو دیوبندی عید ملے ایک لگاؤ اور کہو کہ گنگوہی کے فتوے کے خلاف مت کرو ورنہ جہنم میں جاؤ گا۔

مناظرہ نمبر ۱۷:

دیوبندی: کیوں بھئی امام کعبہ کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے حج کیسے ہوگا۔

سُنّی: کیا سارے دیوبندی حج کے مسائل سے جاہل ہوگئے یہ بات کر کے۔

دیوبندی: کیوں جاہل ہوگئے۔

سُنّی: اس لئے کہ حج کے شرائط میں کہاں لکھا ہے کہ حج امام کعبہ کے پیچھے پیچھے چلنے سے ہوگا یا امام کعبہ کو حج کا امام بنانا فرض ہے۔

دیوبندی: مگر مجھے تو یہی بات سکھائی گئی تھی ایسا کہو۔

سُنّی: اسی لئے وہ بھی جاہل اور تم بھی جاہل ہوئے۔

دیوبندی: اچھا ویسے بتاؤ تم امام کعبہ کے پیچھے نماز کیوں نہیں پڑھتے۔

سُنّی: اس لئے کہ امام اور اہلسنت کا عقیدہ الگ الگ ہے۔

دیوبندی: تم کو کیسے پتہ لگ گیا کہ عقیدہ الگ ہے۔

سُنّی: اچھا تم شیعہ اور قادیانی کے پیچھے نماز کیوں نہیں پڑھتے۔

دیوبندی: اس لئے ہم نے معلوم کیا ہے ان کا عقیدہ خراب ہے۔

سُنّی: اسی طرح ہم نے بھی معلوم کرلیا اب بتاؤ۔

دیوبندی: ویسے حرمین کی نماز سے لوگوں کو محروم کرنا غلط ہے۔

سُنّی: تو پھر یوسف لدھیانوی سے پوچھیں جس نے امامِ کعبہ کی ویڈیو بننے کی وجہ سے امام کعبہ کے پیچھے نماز کو ناجائز قرار دیا ہے۔

دیوبندی: کیا یہ فتویٰ دکھا سکتے ہو۔

سُنّی: یہ فتویٰ دیکھ کر کیا کرو گے۔

دیوبندی: میں میں لُدھیانوی کو چھوڑ دوں گا۔

سُنّی: یہ جنگ اخبار ہے دیکھ لو۔ ارے بھاگ کہاں رہے ہو۔ اور وہ بھاگ گئے۔

مناظرہ نمبر ۱۸:

سُنّی: تمہاری کتاب میں حرام چیز کا کھانا جائز لکھا ہے۔

دیوبندی: کونسی کتاب میں لکھا ہے۔

سُنّی: انڈیا کی چھپی ہوئی کتاب فتاویٰ رشیدیہ میں تھا۔

دیوبندی: مگر نئے ایڈیشن میں تو یہ فتویٰ نہیں۔

سُنّی: واہ بھئی یہ فتویٰ نکال کر فتاویٰ رشیدیہ کو خصی کردیا۔

دیوبندی: اچھا میں تحقیق کرکے بتاؤں گا۔

سُنّی: ارے جناب ایک ایک کرکے فتوے نکالنے سے اچھا ہے کہ پوری کتاب کا

انکار کردو متفقہ طور پر تا کہ یہ جھگڑا ہی ختم ہو جائے کتاب کا۔ اور جب فتاویٰ رشیدیہ کا معاملہ ختم پھر حفظ الایمان کا انکار کردو۔ اور براہینِ قاطعہ سے بھی انکار کردو۔ تا کہ یہ روز روز کا جھگڑا ہی ختم ہو جائے۔ اور تقویت الایمان یا صراطِ مستقیم کتاب کا انکار کردو جو ایک دوسرے کی ضد میں ہیں۔ بس پھر جھگڑا ختم۔ نئے سرے سے اہل سنت کے عقائد پر دستخط کردو تجدید ایمان کرلو۔

دیوبندی: یہ تو مرتے دم تک نہیں ہوسکتا۔

سُنّی: تو پھر کعبہ کے رب کی قسم قیامت تک تم سے اتحاد نہیں ہوسکتا۔ کتابوں سے فتوے نکالنا اور گستاخانہ عبارتوں کو تبدیل کرنا ہی منافقت کا ثبوت ہے۔

مناظرہ نمبر ۱۹:

سُنّی: تم دیوبندی ہو اور بورڈ پر نقشبندی چشتی لکھا یہ دھوکہ کیوں۔

دیوبندی: تو کیا ہوا ہم بھی سلسلوں کو مانتے ہیں۔

سُنّی: شرم و غیرت کا جنازہ نکال دیا تم نے کہتے ہو کیا ہوا۔

دیوبندی: آخر وجہ کیا ہے۔

سُنّی: جو کام حضور علیہ السلام اور صحابۂ کرام نے کئے نہیں وہ بدعت ہے۔ لہٰذا نقشبندی سلسلہ تو بدعت ہوا یہ فارمولا کیوں بھول گئے۔

دیوبندی: ارے یار چھوڑ وان باتوں کو۔

سُنّی: تم لوگوں کا ایمان برباد کرو اور ہم چھوڑ دیں واہ بھی دھوکہ باز۔

دیوبندی: آخر تم ہمارے پیچھے کیوں پڑ گئے ہو۔

سُنّی: تم اسمٰعیل دہلوی کو چھوڑ دو یا نقشبندی ہونا چھوڑ دو۔

دیوبندی: لیکن کیوں۔

سُنّی: اس لئے کہ تقویۃ الایمان میں دہلوی نے قادری نقشبندی، چشتی، سہروردی سلسلے کو یہود کی طرح قرار دیا ہے۔ اگر تم اپنے آپ کو نقشبندی کہنا چاہتے ہو اور اسمٰعیل دہلوی کو بھی مانتے ہو تو پھر اعلان کرو اپنے بدعتی ہونے اور یہودی ہونے کا خدا کی قسم ہم تمہارا پیچھے چھوڑ دیتے ہیں۔

دیوبندی: تم سے آئندہ بات نہیں ہوسکتی میں چلتا ہوں۔

سُنّی: بھاگو جلدی بھاگو! یہاں سے اس کے سوا کر بھی کیا سکتے ہو۔ تم دیوبندیوں کو چاہئے کہ اپنے بڑوں کی طرح وہابی کہو بورڈ پر لکھوا گر سچے ہو۔ پہلے تو بڑے فخر سے کہتے تھے تم کہ ہم وہابی ہیں وہابی وہابی۔ مگر جب مسلمانوں نے پہچان لیا تو تم نے نام بدل لیا۔

مناظرہ نمبر۲۰:

دیوبندی: میں نہ بریلوی ہوں نہ دیوبندی ہوں صرف مسلمان ہوں اور بس۔

سُنّی: اچھا جناب! پھر رائے ونڈ کیوں جاتے ہو یہ دیوبند جماعت وہابیہ ہیں۔

دیوبندی: وہ تو میں صرف دیکھنے گیا تھا کیسا اجتماع ہوتا ہے۔

سُنّی: تو دعوتِ اسلامی کے اجتماع میں بھی دیکھنے آجاؤ کیسا روحانی منظر ہوتا ہے۔

دیوبندی: میں اس چکر میں پڑنا نہیں چاہتا۔

سُنّی: تو پھر آپ دیوبندی ہوئے نہ۔

دیوبندی: میں تو صرف مسلمان ہوں۔

سُنّی: جناب قول وفعل میں تضاد کیوں۔

دیوبندی: اصل میں میں اس اختلاف جھگڑے میں پڑھنا نہیں چاہتا۔

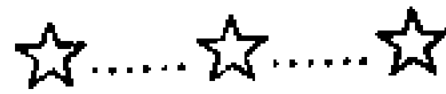
سُنّی: کیا آپ کی دوکان، مکان، جائیداد پر کوئی قبضہ کرلے تو آپ کوئی جھگڑا نہیں کریں گے آسانی سے دیدیں گے۔

دیوبندی: ہرگز نہیں میں تو اس پر عدالت میں کیس کر دوں گا چھوڑوں گا نہیں۔

سُنّی: اپنے مال کیلئے ہر قسم کا جھگڑا کرنے کیلئے تیار ہو عدالت بھی جانے کو تیار ہو۔ تو ہم مسلمان کا ایمان برباد کرنے کو چھوڑ دیں اور خاموش تماشائی بن جائیں حالانکہ ایمان سے بڑھ کر کوئی دولت نہیں۔

دیوبندی: اصل میں قبر اور حشر میں یہ نہیں پوچھا جائے گا حضور علیہ السلام کو علمِ غیب تھا یا نہیں حاضر وناظر، نور، مختار کل وغیرہ۔

سُنّی: ان مسائل کا تعلق عقیدہ سے ہے اور ایمان والے ہی قبر وحشر میں کامیاب ہوں گے اور قبر میں عقیدہ سے متعلق سوال ہوگا تو کہہ دینا کہ میں اس چکر میں نہیں پڑتا۔ پھر فرشتے خود ہی نمٹ لیں گے۔



گستاخ کو امام مت بناؤ

حضرات محترم! بے شمار دوستوں کی فرمائش اور ضرورت اس مسئلہ کے شرعی دلیل دیکھنے کے بارے میں ہوئی فقیر اپنی کم علمی کے باوجود کوشش کر کے اس سے متعلق دلائل جمع کر دے گا جس کو صاحب ایمان اور عقل رکھنے والا تو مان جائے گا۔ مگر گستاخ، گمراہ اور بے وقوف جاہل شاید نہ مانے اور اپنی نمازیں گستاخ کے پیچھے پڑھ کر ضائع کر دیگا۔

مسلمانوں قیامت کے دن ذرے ذرے کا حساب ہوگا اور مشہور بات ہے کہ سب سے پہلے نماز کے متعلق پوچھا جائے گا اور جماعت سے نماز پڑھنے کا اجر ۲۷ درجے کے برابر ہے اب اگر کسی مسلمان نے قادیانی یا شیعہ یا گستاخ امام کے پیچھے نماز پڑھی ہوگی اس کا حساب دینا ہوگا کہ وہ نماز برباد کر دی تھی اور اگر لاعلمی میں پڑھی تھی مگر بعد میں معلوم ہوا کہ واقعی امام گستاخ تھا تو اب اس نماز کا اعادہ ضروری ہے ورنہ نماز پڑھنے کے بعد بھی بندہ بے نمازی رہا اب بتاؤ ایسی نماز کا ثواب ہوگا یا عذاب؟

اور یہ بات ساری دنیا جانتی ہے کہ منافق کو نماز کا حکم نہیں ہے اس لئے جو منافق ہے وہ نماز پڑھ کر مسلمانوں کو دھوکا دیتا ہے اور امام بن کر مسلمانوں کی نمازیں ضائع کرتا ہے۔ اب مسلمانون کا کام یہ ہے کہ ایسے گستاخ منافق کے پیچھے نماز مت پڑھیں کہ جب اس کی نماز نہیں تو مقتدی کی نماز کہاں سے ہوگی۔

اور اس بات پر دنیا کے تمام مسلک والے متفق ہیں کہ گستاخِ رسول کے پیچھے نماز نہیں ہوتی چاہے وہ گستاخ کعبہ کا امام ہو۔ اور یہ بات بھی آنکھیں اور کان کھول کر سن لیں کہ حج کا تعلق اور ارکان کسی امام کعبہ کے پیچھے پیچھے چلنے سے نہیں ہے حج کے ارکان

ادا کرنے سے حج ہوتا ہے چاہے بندہ اکیلا ہو یا قافلہ اور جماعت کی شکل ہو۔
اب جس طرح سلمان رشدی ملعون گستاخ مرتد کو دنیا کے مسلمانوں نے گستاخی کی وجہ سے علمائے حق اہل سنت و جماعت کے فتوے سے کافر مانا ہے۔ اب اگر کوئی شخص سلمان رشدی لعنتی کی تعریف کرے اور امامت کرائے تو ہم مسلمان ایسے گستاخ امام کے پیچھے نماز ہرگز نہیں پڑھ سکتے اور دوسروں کو بھی ہم منع کریں گے۔ لہٰذا مسلمانوں نماز باجماعت پڑھنا بہت اہم ہے مگر ہم کو اتنا معلوم ہونا چاہئے کہ جس کو امام بنایا وہ گستاخ تو نہیں، بدعقیدہ تو نہیں، گمراہ تو نہیں۔ بعض لوگ شرعی فیصلہ نہیں مانتے اپنی ناقص عقل کے فتوے سے کہتے ہیں کہ جن کے متعلق تم لوگ فلاں امام اور جماعت والوں نے جن کے پیچھے نماز پڑھنے سے روکتے ہو انہوں نے ہمارے سامنے کوئی گستاخی نہیں کی۔ جواباً عرض ہے کہ تم اس کو گستاخ مانو گے جو تمہارے سامنے گستاخی کرے تو بتاؤ مرزا قادیانی لعنتی کافر نے تمہارے سامنے گستاخی کی تھی۔ نہیں تو پھر اس مرزا کافر کی گستاخانہ عبارتیں اس کی کتابوں میں موجود ہیں جن کو دیکھ کر علمائے اہلِ سنت نے فتویٰ دیا اور تم نے مکمل اعتماد کر کے قادیانیوں کو کافر مانا اسی طرح دوسروں کی گستاکانہ عبارتیں دیکھ کر علمائے اہلِ سنت نے شرعی فیصلہ دیا، جس کا دل چاہے وہ گستاخانہ عبارتیں دیکھ کر توبہ کرے، ورنہ پھر تم قادیانی امام کے پیچھے بھی نماز پڑھو کہ اس نے تمہارے سامنے کوئی گستاخی نہیں کی، مگر کوئی مسلمان ایسا ہرگز نہیں کر سکتا۔ اصل میں قرآن وحدیث کی روشنی میں منافقوں کو جب مسجد نبوی سے دھکے دے کر نکالا گیا جس میں ۳۰۰ مرد اور ۷۰ عورتیں تھیں اور انہوں نے توبہ بھی نہیں کی تھی اور ظاہر ہے وہ اور انکی اولاد کسی نہ کسی طرح اسلام دشمنی میں اپنا بدلہ لیں گے اور وہ منافق یہ تو نہیں بتائے گا کہ میں منافق ہوں بلکہ مسلمانوں کی جڑیں کاٹنے کیلئے وہ مومن کہے گا تبلیغی بنے گا اور حضور ﷺ پر اعتراض ضرور کرے گا جس سے اس کی منافقت معلوم ہوگی۔ آج مسلمانوں کو

جب یہ معلوم ہو کہ یہ منافق ہے تو آج بھی سنت صحابہ پر عمل کر کے منافق کو مسجد سے نکال سکتے ہیں۔ اب لوگ ہم سے دیگر علمائے اہلسنت سے مسئلہ پوچھتے ہیں کہ کیا دیوبندی وہابی مسلک والوں کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے یا ثواب کم ملتا ہے اگر ثواب ہے تو کتنا ہے۔

جواب: جب یہ معلوم ہو گیا کہ دیوبندی وہابی مولوی نے گستاخیاں کیں اور بغیر توبہ بغیر تجدیدِ ایمان کے مر گئے اور مر کر مٹی میں مل گئے۔ تو آج کے دیوبندی، وہابی اور گستاخوں کو گستاخ نہیں مان کر گستاخ ہوئے اس لئے ان کے پیچھے نماز نہیں ہوتی۔ اور یہ معلوم ہوتے ہوئے کہ یہ گستاخ ہیں علمائے اہلِ سنت و حرمین شریفین کے علماء نے بھی ان کی گستاخانہ تحریریں دیکھ کر کفر کے فتوے دیئے ہیں۔ اب یہ پوچھنا کہ ان کے پیچھے نماز کا کتنا ثواب ہے، بلکہ یہ پوچھو کہ ان کے پیچھے نماز پڑھنے کا عذاب کتنا ہے۔

سوال: لیکن دیوبندی وہابی کا کلمہ، نماز، روزہ، حج، زکوۃ وغیرہ سب مسلمانوں کی طرح ہے۔

جواب: منافقین کا کلمہ، نماز، روزہ، حج، زکوۃ وغیرہ بھی بظاہر مسلمانوں کی طرح تھا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے فرمایا بے ایمان ہیں۔

سوال: مگر دیوبندیوں میں منافقوں والی کونسی نشانی ہے۔

جواب: ایک نہیں سو سے زیادہ ہیں جس میں پہلے نمبر پر یہ ہے کہ یہ وہابی جماعت ہے۔ اور منہ سے کہتے ہیں مسلک دیوبند تو دل میں کچھ تو زبان پر کچھ یہ منافقت ہے ورنہ یہ تبلیغ میں بتائیں کہ ہم وہابی ہیں۔

سوال: ان کے دل میں کیا ہے یہ آپ کو کیسے پتہ چلا کیا آپ نے ان کے دل کو چیر کر دیکھا ہے۔

جواب: ان کے دل کو ہم نہ دیکھے مگر جو زبان پر بات آجائے دل اس کی گواہی اور

ترجمانی کرتا ہے ہم نے ان رائے ونڈ تبلیغی جماعت دیوبندی کے اکابر علماء کے زبانی اقرار تحریری شکل میں دیکھے ہیں، جس میں انہوں نے وہابی ہونے کا اور وہابی کو پسند کرنے کا اقرار کیا ہے جس کا دل چاہے حوالے طلب کر لے اور دیکھ کر توبہ کرے۔

سوال: مجھے آپ باقی نشانیاں بھی بتا دیں تا کہ میں اپنی تسلی کر کے پھر کبھی ان کے پیچھے نماز نہیں پڑھوں گا۔

جواب: تو پھر سنیئے کہ منافق نے حضور ﷺ کے علم غیب کا انکار کیا بالکل اسی طرح دیو بندی وہابی نے علم غیب کا انکار کیا۔ علم غیب ماننے کی وجہ سے مشرک بھی لکھا ہے ہم حوالہ دکھانے کو تیار ہیں۔

سائل: یہ بات تو ٹھیک ہے میں نے بھی ان کے مولویوں سے علم غیب کا انکار سنا ہے اور کفر و شرک کے فتوے سنے ہیں اب مجھے یقین ہو گیا کہ یہ بھی منافق ہیں اب میں ہر گز ان کے پیچھے نماز نہیں پڑھوں گا۔ دیگر مسلمان بتائیں کہ منافق جیسا عقیدہ رکھنے والوں کے پیچھے نماز ہو گی؟

دوسرا سائل: جناب ہم قادری ہیں، نقشبندی ہیں، چشتی ہیں اور دیو بندی بھی اسی طرح ہیں فرق کیا ہے؟

سوال: دیو بندی کی منافقت کی دوسری دلیل یہ ہے کہ ہماری طرح قادری، نقشبندی، چشتی کہلاتے ہیں، جبکہ ان کے امام اسمٰعیل دہلوی وہابی نے قادری، نقشبندی، چشتی، سہروردی سلسلے کو یہودیوں کی طرح لکھا ہے اب اگر دیو بندی سچا ہے تو دہلوی پر لعنت کریں، ورنہ ہر شخص سمجھ لے گا کہ دیو بندی جھوٹے دھوکے باز منافق ہیں۔ اب ہم ایسے منافق کے پیچھے نماز کیسے پڑھیں۔ (حوالہ تقویۃ الایمان)

جواب: مگر یہ قرآن کو مانتے ہیں پڑھتے ہیں پڑھاتے ہیں، حفظ کرتے ہیں۔

سوال: اسی قرآن کو پڑھ کر گمراہ ہوتے ہیں اور اسی کو پڑھ کر ہدایت پا جاتے ہیں۔

اب جس کے دل میں نبی پاک ﷺ کی محبت ہے وہ ہدایت یافتہ اور جو عظمتِ مصطفیٰ ﷺ کا منکر ہے گمراہ بے دین ہے اب دیکھو قرآن کریم میں جھوٹ بولنے کی وجہ سے لعنت ہے تو جو دیوبندی اللہ کو جھوٹ میں ملوث کرنے ممکن ہونے کا عقیدہ رکھے تو اس پر تو شاید ذرے ذرے کی لعنت ہوگی یہی وجہ ہے کہ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ تبلیغ کرنے کے باوجود دیوبندی وہابی کے چہرے پر پھٹکار اور لعنت الگ چمک رہی ہوتی ہے، دوسرا یہ کہ قرآن میں حکم ایمان والوں کو ہے نماز کا، ہم ان دیوبندی وہابی تبلیغی مولویوں کو عام دعوت دیتے ہیں۔ کہ اپنی گستاخانہ عبارتیں سامنے رکھ لو اور اپنا ایمان دار ہونا مسلمان ہونا ثابت کردو؟ تو ہم ان کے پیچھے نماز پڑھنے کو تیار ہیں۔ تیسرا یہ کہ ہم قرآن اور اس کی تفاسیر سے دکھانے کو تیار ہیں کہ ایک منافق نے علم غیب کا انکار کیا اور پھر مذاق کیا اللہ نے فرمایا تم ایمان لانے کے بعد کافر ہو چکے ہو۔ یہی حال ان کا ہے۔ اب بتاؤ مسلمانوں، ہم اللہ کی مانیں یا گستاخ کی؟ ہم تو اللہ کی مانیں گے، پھر ہم ان گستاخوں کے پیچھے نماز کیسے پڑھ لیں؟

مجھے بتایئے صاحب یہ کیسی ہوش مندی ہے
کہ بندہ تھا خدا کا مگر اب دیوبندی ہے

سائل: کیا کسی حدیث سے ثبوت دکھا سکتے ہیں کہ کسی کو نماز میں امام کے پیچھے پڑھنے سے روکا ہو۔

جواب: جی ہاں، ایک شخص نے قوم کو جماعت کرائی اور قبلہ رُخ تھوک دیا اور حضور ﷺ دیکھ رہے تھے جب فارغ ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا اس کے بعد یہ شخص جماعت نہ کرائے، صحابہ نے اس شخص کو منع کر دیا اور اس امام کو بھی صحابہ نے حضور ﷺ کا فیصلہ بتا دیا۔ اس شخص نے صورت حال عرض کی تو آپ نے فرمایا تو نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو تکلیف دی ہے (حوالہ، ابو داؤد شریف جلد نمبر ۱) مسلمانوں قیامت تک کیلئے

مسئلہ حل کر دیا کہ جو کعبہ کی طرف منہ کر کے تھوک دے وہ امامت کا حقدار نہیں۔ تو جو کعبہ کے بھی کعبہ ہیں ان کی شان میں بکواس کرے پیارے حبیب ﷺ کا علم بچوں، جانوروں، پاگلوں کے برابر کہے، وہ کتنا بڑا گستاخ ہے تو ایسی جماعت والوں کے پیچھے ہم کیسے نماز پڑھ لیں۔ مسلمانوں حضور ﷺ نے ایسے شخص کو امامت سے ہٹا دیا اور صحابہ نے فوراً عمل کیا اب ہم کو بھی حضور ﷺ اور صحابہ کے طریقے پر چلتے ہوئے دیوبندی، وہابی گستاخ رسول کو امامت سے ہٹا دینا چاہئے اور اگر ایسا نہ کر سکے تو کم از کم ایسے گستاخ امام کے پیچھے نمز پڑھنے سے بچیں۔ اور فرقوں والی حدیث میں جنتی فرقے کی نشانی یہ بتائی ہے کہ جو میرے اور میرے صحابہ کرام کے طریقے پر چلیں گے وہ جنتی ہیں، لہٰذا مسلمانوں آج بتا رہے ہیں واضح الفاظ میں کہ دیوبندی وہابی خارجی گستاخ کے پیچھے نماز نہیں ہوتی اب جس کا دل چاہے اپنی نمازیں برباد کرے اور جو چاہے اپنی نماز کی حفاظت کرے۔

سائل: کیا جماعت چھوڑنا حضور ﷺ کی محبت میں کسی صحابی سے ثابت ہے؟

جواب: ارے بھائی جماعت تو جماعت ہے صحابی نے حضور ﷺ کی محبت میں نماز ہی چھوڑ دی اور قضاء کر دی۔ دیکھو چوتھے خلیفہ عشرہ مبشرہ صحابی اہلبیت کے امام حضرت علی شیر خدا مشکل کشا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مشہور واقعہ پڑھو۔ اور نماز بھی کونسی عصر کی جس کی تاکید حفاظت کرنے کا حکم قرآن میں ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی گود میں حضور ﷺ سر مبارک رکھ کر آرام فرما ہیں۔ اور حضرت علی شیر خدا نے عصر کی نماز نہیں پڑھی تھی اور سورج کو ڈوبتا ہوا دیکھ رہے ہیں خیال آیا کہ نماز کیلئے حضور ﷺ کو بیدار کر دوں مگر عشق و محبت کا تقاضا یہ ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ کے آرام میں خلل آئے اور میں نماز پڑھوں ایسی نماز کس کام کی۔ سورج غروب ہونے کے بعد حضور ﷺ بیدار ہوئے اور عصر کی نماز قضاء کرنے کی حالت حضرت علی رضی اللہ عنہ کی دیکھی تو دعا کی یا اللہ! علی تیری اور تیرے محبوب کی

اطاعت میں تھا بس دعا کرنی تھی ڈوبا ہوا سورج لوٹ آیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عصر کی نماز ادا کی ادھر واقعہ پڑھ کر اعلیٰ حضرت پکار اٹھے۔ (حوالہ زرقانی للمواہب)

سورج الٹے پاؤں پلٹے چاند اشارے سے ہو چاک
اندھے نجدی دیکھ لے قدرت رسول اللہ کی

مسلمانوں سوچ لو کہ صحابی کی عقیدت حضور ﷺ کی محبت میں نماز عصر چھوڑ دینا اور قضا کر دینا، انعام کیسے ملا کہ نماز عصر ادا کرنے کیلئے سورج پلٹ آیا قیامت تک یہ واقعہ بیان ہوتا رہے گا۔ اب ہم اہلِ سنت صحابی کی سنت پر چلتے ہوئے دیوبندی وہابی کی امامت میں جماعت چھوڑ دیتے ہیں اور تنہا پڑھ لیتے ہیں نماز اور ہم کو پوری امید ہے بلکہ یقین ہے کہ گستاخ کے پیچھے جماعت چھوڑنے کا ثواب ۲۷ درجے ثواب نہیں ملا، مگر حضور ﷺ کی محبت میں ۲۷ ہزار درجے ثواب تنہا نماز پڑھنے میں ملے گا انشاء اللہ تعالیٰ کیونکہ ہم نے کسی ذاتی غرض سے جماعت نہیں چھوڑی بلکہ گستاخِ رسول کے پیچھے نماز پڑھنے سے بچ گئے۔ اب بتاؤ ہم صحابی کی مانیں یا وہابی کی۔

اور جتنے حوالے چاہو منافق کے بارے میں قرآن وحدیث وتفاسیر سے دیکھ لو۔ اور دیوبندی وہابی کی کتابوں میں ان کا انکار دیکھ لو بلکہ منافق نے صرف علم غیب کا انکار کیا تھا کسی مشرک کا فتویٰ نہیں لگایا تھا۔ مگر دیوبندی نے ان سے دو قدم آگے بڑھ کر علمِ غیب کا انکار کیا اور مسلمانوں کے شاہد، نور، نبی کا لفظ موجود ہے اور دیوبندیوں کو ان تینوں صفات کا انکار ہے۔ شاہد کے معنی حاضر و ناظر، نور اور نبی کے معنی غیب کی خبریں دینے والے اور ختم نبوت کا انکار دیوبندی قاسم نانوتوی نے کیا ہے کہ جدید نبی کی پیدائش کا امکان بتا کر اپنی کتاب میں، جس کا دل چاہے حوالے دیکھ کر توبہ کرے۔ اب بتاؤ ہم ایسے منافقوں گستاخوں کے پیچھے نماز کیسے پڑھ لیں؟

سائل: مجھے کوئی آسان نشانی بتادیں جو میں اپنی آنکھوں سے دیکھ لوں۔

سوال: بالکل اپنی آنکھوں سے دیکھو کہ دیو بندی التحیات میں بیٹھ کر پڑھتا ہے۔ اے نبی تم پر سلام ہو۔ اب نماز میں یا نبی اور دور سے سلام کر رہا ہے۔ مگر نماز کے فوراً بعد آپ پوچھو مولوی صاحب یا نبی کہنا جائز ہے اور سلام پڑھنا جائز ہے۔ تو دیو بندی کی منافقت جوش میں آئیگی اور جواب دے گا کہ نہیں یہ دونوں کام ناجائز ہیں۔ مسلمانوں دیکھو اللہ کی قدرت کہ منکر سے نماز قیام کرا کے رکوع وسجدہ کرا کے التحیات میں یہ پڑھوا دیا کہ اے نبی تم پر سلام ہو۔ اب بتاؤ ہم ان منافقوں کے پیچھے کیسے نماز پڑھیں؟ کہ جو کام نماز میں جائز اور نماز کے بعد ناجائز ہو۔

سائل: کوئی دلیل قرآن کی ہے جس سے ان کا بے ایمان ہونا ثابت ہو جائے۔

جواب: بے شمار دلائل ہیں، دیو بندی وہابی کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے۔ معاذ اللہ

اب قرآن میں ہے جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ہو۔

سائل: کیا اس مسئلہ کے علاوہ بھی جماعت چھوڑ سکتے ہیں۔

جواب: جی ہاں وہ مسائل جن کی وجہ سے جماعت چھوڑ سکتے ہیں۔ وہ یہ ہیں مریض اور ایسا شخص جو بیمار کو تنہا نہیں چھوڑ سکتا شدید بارش، آندھی، طوفان، معذور، قیدی، غلام شدتِ فائرنگ، کرفیو، جس کو بھوک لگی ہو اور کھانا سامنے آجائے، سفر میں، جس سواری میں جانا ہے اس کا وقت ہو جائے جیسے ریل ہوائی جہاز، کشتی، بس وغیرہ سخت اندھیرا، عزت جان مال لوٹ لئے جانے کا خطرہ، وحشی خطرناک جانوروں کا خوف وغیرہ اب بتاؤ مسلمانوں جب ان مسائل کی وجہ سے اسلام میں جماعت چھوڑنے کا حکم ہے تو گستاخِ رسول وہابیوں کے پیچھے جماعت کیوں نہیں چھوڑ سکتے۔

سائل: کیا فقہ حنفی سے بھی ثبوت ہے؟

جواب: جی ہاں! حنفی میں اصول ہے کہ اگر امام خطا پر ہے اور مقتدی کو معلوم ہے تو

نمازی کی نماز نہیں ہوگی۔ اور دیوبندی وہابی نے امت کو مار ڈالا کافر بنا بنا کر بات بات پر کفر و شرک و بدعت و حرام ناجائز کے فتوے دو دو ٹکے کے لگائے۔ جیسے میلاد حرام، گیارہویں حرام، نیاز حرام، عرس حرام، دسواں، بیسواں، چالیسواں حرام، اذان سے پہلے اور بعد درود و سلام بدعت، کھڑے ہو کر سلام پڑھنا بدعت، جنازہ کے بعد دعا ناجائز، یا رسول اللہ پکارنا شرک یا علی یا غوث اعظم پکارنا شرک، قبروں پر جانا بدعت، انگوٹھے چومنا بدعت غرض یہ کہ حلال کو حرام اور حرام کو حلال کرنا ان کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے حالانکہ یہ تمام مسائل دیوبندی وہابی اکابر کے پیر حاجی امداد اللہ مہاجر مکی علیہ الرحمۃ سے جائز ہونے کا ثبوت ہم دکھانے کو تیار ہیں۔ دیکھ کر توبہ کر لینا دیوبندی مذہب سے اب بتاؤ دیوبندی امام کا عقیدہ یا رسول اللہ پکارنا شرک ہے، اور مقتدی کا عقیدہ یا رسول اللہ پکارنا جائز ہے لہٰذا نمازی کی نماز ایسے امام کے پیچھے نہیں ہوگی، اور صرف فقہ حنفی ہی نہیں بلکہ چاروں آئمہ کے نزدیک کسی گستاخ بے دین گمراہ امام کے پیچھے نماز نہیں ہوتی۔ اس کے باوجود بھی اگر کوئی شخص اپنی نماز ان گستاخوں کے پیچھے پڑھ کر ضائع کرنا چاہے تو شوق سے کرے ہمارا کام بتا دینا تھا اور بس ایک حوالہ قابلِ غور ہے کہ اسمٰعیل دہلوی وہابی نے امام کعبہ کے پیچھے نماز نہیں پڑھی جب کہ امام سنی تھے اور حکومت ترکوں کی تھی دیوبندی جواب دیں اس وہابی پر کیا فتویٰ ہے؟ دوسری تاریخی بات چھ مہینے حرمین شریفین پر شیعہ حکومت رہی مگر کسی مسلمان نے شیعہ امام کے پیچھے نماز نہیں پڑھی، تیسری بات حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک امام کو قتل کر دیا کہ جو عبس سورہ کی بار بار تلاوت کرتا اور حضور کی بے ادبی سمجھتا تھا۔ چوتھی بات یہ کہ منافقوں کو مسجد ضرار میں نہ تو امامت کی اجازت دی نہ نماز کی بلکہ اس کو آگ لگا دی گئی۔

سائل: ہمیں کیسے معلوم ہو کہ اس مسجد کا امام دیوبندی وہابی گستاخ ہے جو ہم بچیں؟

جواب: شکر ہے تمہیں احساس تو ہوا کہ دیوبندی وہابی امام ہے تو اس سے بچنا ہے۔ خیر

اب دیوبندی وہابی کے پیچھے دم تو ہوتی نہیں جو آپ دیکھ کر پہچان لیں، مگر چند نشانیاں ہیں وہ نوٹ کرلو تاکہ اپنے علاقے میں اہلسنت و جماعت کی مسجد میں نماز پڑھ سکو۔ جس مسجد ضرار میں میلاد نہیں ہوتا، گیارہویں شریف، جمعہ کے بعد سلام نہیں، عرس نہیں، ذکرِ شہادت امامِ حسین رضی اللہ عنہ نہیں، جلسہ معراج، نعت خوانی نہیں، اعلیٰ حضرت اور دیگر بزرگانِ دین کا یوم نہیں منایا جاتا، جنازہ کے بعد دعا نہیں، یا اللہ، یا رسول اللہ لکھا ہوا نہیں، **الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ** لکھا ہوا نہیں جہاں دسواں، بیسواں، چالیسواں نہیں، عرس نہیں، جہاں بابرکت راتوں میں چراغاں نہیں جہاں بات بات پر شرک، شرک کفر، کفر، بدعت، بدعت، بدعت، بس سمجھ لو کہ یہ وہابیوں کا مفتوحہ علاقہ یا مسجد ضرار ہے۔ اور ایک نشانی خود دیوبندی وہابی نے ظاہر کردی کہ بورڈ لگا دیا کہ یہ مسلک دیوبند والوں کی ہے، یعنی پکے وہابی ہیں کچے نہیں ہیں۔ دوسری ایک جدید وجہ یہ بھی ہے جس کی وجہ سے دیوبندی وہابی امام کے پیچھے نماز نہیں ہوتی وہ یہ کہ بریلوی بن کر آتے ہیں امام اور موذن اور پھر ناجائز طریقے سے مسجد پر قبضہ کر لیتے ہیں اس کیلئے یہ ہر قسم کا حربہ استعمال کر لیتے ہیں جیسے کمائی کرنے کی کوئی دکان ہو، اس لئے کہ ناجائز مسجد پر قبضہ کرنے کی وجہ سے دیوبندی وہابی کی اپنی نماز ہی جائز نہیں تو مقتدی بے چارے کی کہاں سے ہوگی۔ بخاری شریف کی حدیث پڑھ لو۔ میرے آقا ﷺ نے فرمایا جس شخص نے ایک بالشت زمین ناجائز طریقے سے غصب کرلی قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ساتوں زمینوں کا طوق بنا کر اس کے گلے میں ڈالے گا۔ مسلمانوں دیکھ لو جب عام زمین ایک بالشت کا یہ حال ہے تو جو چار سو گز زمین پر بنی ہوئی مسجد پر قبضہ کرے اس کا حال کیا ہوگا۔ تو ہم ایسوں کے پیچھے نماز کیسے پڑھ سکتے ہیں۔

سائل: مگر میں نے ایک دیوبندی وہابی سے پوچھا تھا کہ تم نے کسی مسجد پر قبضہ کیا ہے تو وہ کہنے لگا توبہ توبہ ہم اور مسجد پر قبضہ جھوٹ ہے، الزام ہے، بہتان ہے۔

جواب: اس قسم کے جتنے دیوبندی وہابی ہیں وہ آجائیں ہم پچاس مساجد اہلسنت کی جن پر دیوبندی وہابی نے قبضہ کر رکھا ہے ثبوت دکھانے کو تیار ہیں اور اگر یہ دیوبندی حلال کی اولاد ہیں تو وہ ثبوت دیکھ کر وہ مسجد ہم کو واپس کردے یا اس کی جگہ دوسری مساجد بنا کر علاقے والوں میں جو اہلسنت و جماعت ہیں ان کو دیدے اور تحریری وعدے کرے تو ہم ہر طرح کا ثبوت پیش کرنے کو تیار ہیں ان کی خاموشی میں اس بات کا ثبوت ہوگا کہ یہ مساجد پر قبضہ کرتے رہتے ہیں۔

سائل: اس سے پہلے بھی ہم نے دوٹوک جواب دیا کہ حج کسی وہابی نجدی خارجی کے پیچھے پیچھے چلنے سے نہیں ہوتا یہ بات جاہل دیوبندیوں نے اُڑائی ہے ورنہ کسی دیوبندی کے مفت کے مفتی سے پوچھو حج کے ارکان کتنے ہیں اور حج کے ارکان میں کہاں لکھا ہے کہ حج میں امام کعبہ کے پیچھے پیچھے چلنا فرض ہے یا واجب یا سنت ہے؟ اسی طرح دیوبندیوں نے شور مچایا کہ دیکھو بھائی یہ لوگ امام کعبہ کے پیچھے نماز ادا نہیں کرتے اور وہاں خانہ کعبہ میں ایک نیکی کا ثواب ایک لاکھ ہے اور یہ لوگوں کو محروم کرتے ہیں نیکی سے حضرات وہابی امام کے متعلق خود دیوبندیوں کے فتاوے موجود ہیں کہ ان کے پیچھے نماز نہیں ہوتی، ایک حوالہ نوٹ کرو۔ (روزنامہ جنگ کراچی، جمعۃ المبارک، ۶ دسمبر ۱۹۹۶ء کا فتویٰ یوسف لدھیانوی)

سوال: خانہ کعبہ اور مسجد نبوی ﷺ کی فلم بنائی جاتی ہے ایسا امام جو اسے جائز تصور کرے کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: مووی بنانا خاص طور پر مسجد میں جائز نہیں حرام ہے اس شخص کے پیچھے نماز جائز نہیں وہ گناہگار ہے۔ دیوبندیوں جواب دواب تو تمہارے لدھیانوی نے بھی امام کعبہ اور مسجد نبوی کے امام کو مووی بنوانے کی وجہ سے اس کے پیچھے نماز کو ناجائز لکھا ہے، بتاؤ تمام دیوبندیوں کی نماز برباد ہوئی یا نہیں؟ اور کیا وہ تمام نمازیں دیوبندی اعادہ کریں؟ اور ان نمازوں کی نیت کس طرح کریں؟ اگر ہم کو نہ بتاؤ مگر اپنے دیوبندیوں کو

تسلی بخش جواب دو؟ اگر کوئی دیوبندی اپنے مولویوں کے اقرار وہابی دیکھ کر یا دیوبندی مولویوں کا وہابیوں کو گالیاں دینے سے متعلق ثبوت دیکھنا چاہے تو تو بہ شرط ہے ہم دکھانے کو تیار ہیں۔ اب دیوبندیوں نے وہابیوں کو خبیث لکھا ہے مگر یہ نہ سوچا کہ ہمارے ہی دیوبندی وہابی ہونے کا اقرار کر چکے بلکہ گنگوہی وہابی نے تو ان سب کے منہ پر تھوک دیا کہ لکھا۔ عقائد میں سب (دیوبندی) مقلد غیر مقلد متحد ہیں، البتہ اعمال میں مختلف ہیں، اب اگر دیوبندی وہابی ہونے سے انکار کرے تو رشید احمد گنگوہی کے فتاوے رشیدیہ پر فتاوی لگائے اگر ہمت ہے تو؟ بعض لوگ کہتے ہیں کہ نماز ہر مولوی کے پیچھے ہو جاتی ہے، سب ایک جیسے ہیں۔ جواباً عرض ہے کہ معمولی سفر کرنے کیلئے جب بندہ نکلتا ہے تو اس کوچ یا بس یا ریل میں بیٹھتا ہے جہاں جانا ہوتا ہے مثال کے طور پر کورنگی سے صدر جانیوالا جب واپس کورنگی جائے گا صدر سے تو کورنگی جانے والی کوچ میں یا بس میں جائے گا کبھی ایسا شخص جان بوجھ کر اورنگی کی بس یا کوچ میں نہیں بیٹھتا آخر کیوں؟ جب کہ تمام کوچ تمام بسیں ایک جیسی ہیں۔ جیسے مولوی ایک جیسا کہنے والا بتائے وہ ایسی غلطی کیوں نہیں کرتا۔ جب معمولی سفر کی احتیاط چاہئے تو نماز جیسی اہم عبادت کیلئے کوئی احتیاط نہیں؟ اسی طرح ریل بھی تمام ایک جیسی ہوتی ہیں تو رائے ونڈ کی بجائے سہون شریف جانے والی ریل میں بیٹھ جاؤ کہ سب ایک جیسی ہیں۔

سائل: حدیث میں ہے کہ ہر اچھے اور برے کے پیچھے نماز پڑھ لو۔

جواب: یہ حکم اعمال کے متعلق ہے مگر جس کے عقائد برے ہوں جیسے قادیانی، شیعہ، خارجی، وہابی، دیوبندی ان گستاخوں کے پیچھے پڑھنے کا حکم کہاں ہے، کیا آپ کسی قادیانی کے پیچھے نماز پڑھ لیں گے، نہیں اور ہرگز نہیں تو ہم گستاخوں کے پیچھے کیسے نماز پڑھیں، اور کیسے گستاخ! ایک نشانی اور دیکھو کہ بتوں کی آیات انبیاء و اولیاء پر چسپاں کرنے والے خارجی ہیں جہنم کے کتے ہیں، ابن ماجہ شریف اور خارجی جیسے کام

دیوبندی وہابی کی ہزاروں کتابوں میں بتوں کی آیات انبیاء واولیاء پر چسپاں کرنے کا ثبوت موجود ہے تو بہ شرط ہے ہم کیسے ان کے پیچھے نماز پڑھ لیں ان لوگوں کے فتوے ہیں کہ حضور ﷺ کا خیال نماز میں آئے تو نماز ٹوٹ جاتی ہے، دیوبندیوں، وہابیوں، خارجیوں نماز پڑھنا چھوڑ دو، کیونکہ کوئی نماز پوری ادا کر ہی نہیں سکتا جب تک حضور ﷺ کا خیال نہ آئے مسلمانوں دیکھ لو جس امام اپنی نماز برباد ہے تو مقتدی کی نماز کیسے ہوگی، ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ واجب ہے اب دیوبندی سورۃ فاتحہ کی آیت، **انعمت علیهم** پڑھتے ہی نماز چھوڑ دے اس لئے کہ جن پر اللہ کا انعام ہے وہ نبی ہیں صدیق ہیں شہداء ہیں صالحین ہیں جب انعام یافتہ کا خیال آئے گا تو دیوبندی کی نماز ٹوٹ جائے گی۔ پھر دوبارہ شروع کرے گا پھر ٹوٹ جائے گی تو ایسی نماز تو نہیں ہوئی مذاق ہوا، جب تک تمام دیوبندی اس عبادت سے توبہ رجوع نہیں کرتے نماز برباد بے کار اور مذاق ہوا ایک دیوبندی نے کہا کہ میں تو مر جاؤں گا مگر کھڑے ہو کر سلام نہیں پڑھوں گا۔ اچھا آؤ خدا کی قدرت دیکھو تم سے کھڑے ہو کر سلام پڑھوایا ہے۔ رمضان میں تراویح کی جماعت میں دیوبندی وہابی یہ آیات پڑھتا ہے۔ سلام علی ابراہیم، سلام علی موسیٰ وہارون، سلام علی المرسلین تمام رسولوں پر سلام ہے، مسلمانوں دیکھو دیوبندیوں کو کھڑے ہیں قبلہ رو ہیں اور سلام والی آیات پڑھ رہے ہیں، مگر یا اللہ ان کی نماز تو ٹوٹ گئی فاسد ہوگئی، اب اللہ کی حکمت ہے کہ دیوبندی وہابی کی نماز رہے یا نہ رہے اللہ نے اپنے تمام رسولوں پر سلام پڑھوایا، سبحان اللہ تیری قدرت ایک دیوبندی نے کہا کہ میں تو ان کی مسجد میں نماز ہی نہیں پڑھتا کہ یا رسول اللہ لکھا ہوتا ہے۔

جواب: یا نبی کہے بغیر نماز ہی نہیں ہوتی تم نماز ہی چھوڑ دو، اور قرآن میں **یا ایھا الرسول** ہے قرآن پڑھنا بھی چھوڑ دو۔ بخاری شریف میں آٹھ سو جگہ یا رسول اللہ لکھا ہے وہ بھی پڑھنا چھوڑ دو ہر حدیث کی کتاب بلکہ دیوبندی وہابیوں تمہارے مولویں کی

کتابوں میں بھی لکھا ہے یارسول اللہ میری مدد کرو، ان کو بھی چھوڑ دو اور یارسول اللہ کے اسٹیکر اور پوسٹر پھاڑنے والوں اپنے مولویوں کی کتاب پھاڑ دو جلا دو جس میں یارسول اللہ لکھا ہے اور مسجد نبوی بھی جانا چھوڑ دو کہ وہاں روضہ پرنور کے پاس پڑھنا ہوتا ہے، **الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ**، صحابہ کرام نے قریب سے دور سے وصال سے پہلے اور بعد حضور ﷺ کو یارسول اللہ کہہ کر پکارا ان کو چھوڑ دو، تمام دنیا کے اولیاء کرام نے پکارا یارسول اللہ، ان کو چھوڑ دو، یارسول اللہ سے نفرت کرنے والوں دیکھو تمہارا ایمان ختم ہو گیا دیوبندی نے کہا کہ میں تو ان بریلوی مشرکوں کے پیچھے نماز ہی نہیں پڑھتا۔

جواب: ان جاہل دیوبندیوں کے منہ پر تھوک دیا، تھانوی نے اور دیوبندی مفتی نے لکھ کر کہ بریلویوں کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے۔ تھانوی نے لکھا ہے کہ اگر مجھے موقع ملتا تو میں احمد رضا خان کے پیچھے نماز پڑھ لیتا۔ اور ہم کو مشرک کہنے والوں حدیث سن لو کہ جس نے کسی مسلمان کو کافر اور مشرک کہا اور اگر وہ کافر یا مشرک نہ ہوا تو کہنے والا کافر و مشرک ہو جائے گا، حضرات دیوبندی جماعت میں ایک بھی ایسا نہیں جو شرک و بدعت کی صحیح تعریف کرے، خیر مسلمانوں ان گستاخوں کی کون کون سی منافقت بیان کریں حالانکہ مسلمانوں کو بدعتی کہنے والوں نے خود ہزاروں بدعتوں پر عمل کر رکھا ہے لہٰذا ہم کیسے ان کے پیچھے نماز پڑھ لیں، تو ہم اس کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے تو گستاخِ رسول اور منافق خارجی وہابی جاہل کو اپنا امام کیسے بنا سکتے ہیں۔ اب بھی کوئی اپنی عمر بھر کی نمازیں ضائع کرنا چاہے تو اس کی مرضی ہمارا کام بتا دینا تھا کل قیامت میں یہ نہ کہنا کہ ہم کو کسی نے نہیں بتایا۔

☆......☆......☆

بے مثل بشریت

مناظرانہ دلائل

حضراتِ محترم! گزشتہ دنوں ہم اہلسنت و جماعت کا دیوبندی وہابی سے مولوی سے مناظرہ کے شرائط اور موضوع پر تحریری گفتگو ہوئی۔ جس کو ہم مختصر عرض کرتے ہیں۔

ہم نے اپنے مخالف سے کہا کہ ایک موضوع منتخب کر کے تحریر کر دو۔

دیوبندی مولوی نے ایک کے بجائے پانچ موضوع لکھ کر دیئے۔

☆ بشریتِ رسول اللہ ﷺ۔ ☆ علمِ غیب۔ ☆ حاضر و ناظر۔

☆ امکانِ کذب۔ ☆ میلاد کی شرعی حیثیت۔

حضرات اس مولوی کی مناظرے سے لاعلمی کی دلیل ہے کہ ایک کے بجائے پانچ موضوع لکھنا۔ اور یہ بات تو ہر شخص جانتا ہے کہ ایک وقت میں ایک ہی مسئلہ پر مناظرہ ہوتا ہے۔

ہم نے پھر بھی ان کی ترتیب میں نمبر ۱ بشریتِ رسول اللہ ﷺ مقرر کر لیا۔ یہ سوچ کر کہ ان کو راہِ فرار کا موقع نہ ملے۔

اور اسی پانچ موضوعات لکھ کر دیوبندی نے یہ لکھا کہ ہماری طرف سے ایک ہی شرط ہے اور وہ یہ کہ مناظرہ کے دوران وہی کتابیں پیش کی جائیں گی جو بریلویت اور دیوبندیت سے پہلے تصنیف کی گئی ہوں ثالث کا تعین، وقت، جگہ، تاریخ آپ حضرات خود کر لیں۔

حضرات یہاں ایک بات قابلِ غور ہے کہ دیوبندی ہو کر علماءِ دیوبند کی تصانیف کو

مناظرہ سے خارج کر دینا ہمارے لئے کوئی تعجب نہیں تھا مگر دوسرے لوگ حیران تھے کہ یہ علمائے دیوبند کی کتابیں اس قابل نہیں کہ دوران مناظرہ پیش کی جاسکیں۔اور بریلوی علماء کی تصنیف کو خارج کر دینا تو سمجھ میں آتا ہے کہ دیوبندی نہیں مانتے۔اور ہم نے اس لئے اس شرط کو مان لیا کہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر بریلوی علمائے حق کا وہی عقیدہ ہے جو قرآن وحدیث اجماع وقیاس سے ثابت ہے۔خیر جب ہم نے ایک موضوع منظور کرلیا اور طے ہوگیا تو اپنا عقیدہ تحریر کر دیا۔

عقیدہ: ہم اہلسنت و جماعت حنفی بریلوی اس مسئلہ میں نبی پاک ﷺ کو بشر مانتے ہیں۔بے مثل و بے مثال ہیں خیر البشر، سید البشر، افضل البشر ہیں۔

فتویٰ: جو شخص نبی پاک ﷺ کو اپنے جیسا اپنی مثل اپنے برابر مانتا ہے وہ گستاخ بے ایمان ہے۔یہ تحریر کر کے ہم نے کہا کہ تم اسی طرح اپنا پرچہ روانہ کرو۔اس کے جواب میں دیوبندی مولوی نے خوشی سے بغلیں بجائیں اور یہ لکھا کہ ہم نے افضل البشر لکھا تھا اس لئے دیوبندی مسلک قبول کرلیا۔واہ سبحان اللہ اور جو ہم نے بے مثل بشریت کے الفاظ لکھے تھے جو کہ اصل موضوع تھا۔اس کو نہیں دیکھا شاید آنکھیں بند کر لی تھیں۔اور اسی پرچے میں ہم کو بشریت کا منکر اور نفی کرنے والا لکھا۔حضرات مناظرہ کا اصول ہے کہ اگر مدعی کو اپنے مخالف کا عقیدہ معلوم نہ ہو تو وہ شکست کی دلیل ہے۔دوسرا اصول یہ کہ موضوع سے ہٹ کر گفتگو کرنے والا شکست خوردہ ہے۔دیوبندی مولوی نے نور کا مسئلہ چھیڑ کر اس کی خلاف ورزی کی ہے۔کئی جگہ پر پھر اصل موضوع سے متعلق کہا کہ نفسِ بشریت میں حضورِ اکرم ﷺ کی مماثلت (یعنی ایک جیسا ہونا) کا دعویٰ کفر نہیں ہے بلکہ انما ان بشر مثلکم، ھل کنت الا بشرًا رسوُ لاوغیرہ آیات کا محمل یہی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نفسِ بشریت عام انسانوں کے شریک ہیں ہاں اگر کوئی مرتبے اور مقام میں کسی کو حضور ﷺ کا مماثل کہے تو بلاشک ولاریب وہ کافر ہے۔اور لکھا کہ وہ

مغرب تا عشاء کے وقت تشریف لے آئیں تا کہ جلد از جلد بالمشافہ شرائط طے کر کے مناظر کا دن اور وقت متعین کرلیا جائے۔

اور دیوبندی مولوی نے اپنی دیوبندیت کے مولوی خلیل احمد کی کتاب المہند کا حوالہ بھی دیا۔

حضرت نے ان کی تحریر کا جواب دیا کہ یہ شرائط مناظرہ ہیں ابھی مناظرہ شروع نہیں ہوا۔ اور بے مثل بشریت ماننے سے نورانیت میں فرق نہیں آتا اور نورانیت ماننے سے بے مثل بشریت میں فرق نہیں آتا اور ہم نے یہ بھی لکھا کہ اس مسئلہ میں اختلاف ہے جب ہی تو مناظرہ ہو رہا ہے اگر اتفاق ہوتا اس مسئلہ میں تو مناظرہ کیسا اور اختلاف کیسا۔

اور اختلاف یہی ہے کہ تم اپنے جیسا مانتے ہو اور ہم بے مثل اور بے مثال مانتے ہیں۔ پھر ہم نے ان کا تضاد بتایا کہ اس کو دور کرو کہ ایک طرف لکھتے ہو کہ مماثلت کا دعویٰ کفر نہیں۔ دوسری طرف لکھتے ہو کہ مماثل ماننے والا کافر ہے۔ اس میں سچ کیا ہے اور جھوٹ کیا ہے؟

دیوبندی حضرات نے اپنی ہی شرط کے خلاف دو باتیں کردیں۔

نمبر ا: اپنے دیوبندی مولوی کی کتاب کا حوالہ دیا۔ یہ دونوں خلاف ورزی اپنی ہی تحریر کے خلاف کیں۔ جس کی دیوبندی کو معذرت کرنی چاہیے تحریری۔

اور تیسری بات اصول مناظرے کے خلاف ورزی کی وہ یہ کہ شرائط میں دلائل دینے شروع کر دیئے اور دو آیات نقل کر دیں۔ یہ کام وہی کرسکتا ہے جس کو مناظرے کی میم کا بھی پتہ نہ ہو۔ پھر ہم نے اپنے پرچے میں بار بار تاکید کی کہ موضوع سے ہٹ کر گفتگو مت کرو۔

مگر دیوبندی نے نہ ماننا تھا اور نہ مانے اس کے بعد کے پرچے میں دس جگہ

موضوع سے ہٹ کر گفتگو کی اور بار بار نور کا مسئلہ اور اس کے حوالے دینے شروع کر دیئے۔ جس کا دل چاہے ہم سے وہ دیوبندی مولوی کی تحریر دیکھ لے اور دس جگہ موضوع سے راہِ فرار اختیار کرنا جو کہ شکست کی دلیل ہے۔ اگر دیوبندی شکست نہ مانے مگر تو بہ نامہ تحریر کرے۔ دیوبندی مولوی نے اصل موضوع سے ہٹ کر چند باتیں کیں تھیں۔ اس کا جواب بھی ہم نے دیا اور اپنے موضوع پر رہتے ہوئے کچھ وضاحت طلب سوال لکھے اور شرائط بھی تحریر کر دیئے۔

اور بزرگانِ دین کے نام اور کتابوں کے نام لکھ دیئے جو بریلویت اور دیوبندیت سے پہلے کی تھیں۔ اور جن کے حوالہ تسلیم ہوں گے۔ حالانکہ جو نام اور کتابوں کے نام ہم نے دیئے تھے یہ مانتے ہیں۔ مگر نہ معلوم کیا وجہ ہے کہ دیوبندی نے صاف صاف لکھ دیا کہ یہ کتابوں کا تعین ہم کو منظور نہیں ہے اور یہ بھی لکھا کہ یہ موضوع اختلافی نہیں بن سکتا۔ اور یہ بھی لکھا کہ کسی دیوبندی کی کتاب میں یہ بات بتادو کہ آپ ﷺ عام لوگوں کے ساتھ مرتبہ میں برابر ہے لیکن آپ نے ثابت کیا اور تا قیامت ثابت نہیں کر سکیں گے۔

اور آخر میں شرائط کی دعوت دی اور لکھا کہ جواب کی ضرورت نہیں ہے۔ اَب ہم کیا جواب دیتے خیر ہم ان کی مسجد میں چلے گئے۔ ۶/ستمبر بعد نمازِ ظہر دو بجے تقریباً وہاں پہنچ کر پتہ چلا مولوی صاحب کھانا کھا رہے ہیں ہم نے ان کے لوگوں سے کہا کہ ان کو بتادو کہ ہم آگئے ہیں کھانا آرام سے کھائیں۔ چند منٹ کے بعد ایک مولوی نے دوسرے مولوی سے کہا کہ ہمارے مولانا صاحب پوچھ رہے ہیں کہ کس لئے تشریف لائے ہیں مناظرے کیلئے یا شرائط کیلئے۔ فقیر نے ان سے کہا کہ ہم کو شرائط کیلئے بلایا ہے۔ مناظرہ کیلئے نہیں اور اب پوچھ رہے ہو کس لئے آئے ہیں۔ اب اس سنگین مذاق کا کیا مطلب ہو سکتا ہے یہ سب جانتے ہیں۔

خیر وہاں جا کر بیٹھے ہم نے کہا کہ ہم مناظرے کے بہت قریب پہنچ چکے تھے شرائط

طے ہونے والے تھے۔ مگر دیوبندی مولوی نے یہاں شرائط طے کرنے کیلئے بلایا ہے اور موضوع سے ہٹ کر گفتگو کر چکے ہیں۔ تو دیوبندی مولوی نے کہا ہم نہیں تم موضوع کی خلاف ورزی کر چکے ہو۔

ہم ابھی کچھ جواب دیتے کہ ان کی طرف سے لوگوں نے بات ختم کرادی کہ ان سب باتوں تحریروں کو چھوڑ دو اب نئے سرے سے موضوع اور شرائط طے ہوں گے۔ اتنی دیر میں علامہ عبدالوحید قادری صاحب تشریف لے آئے اور پھر نئے سرے سے موضوع اور شرائط طے ہوئے جس کا ذکر ہم یہاں نہیں کریں گے وہ مناظرے کے بعد ہی کتابی شکل میں شائع ہوں گی۔ انشاءاللہ۔

حضرات کچھ باتوں کے جواب تو ہم نے ضمناً دیئے اور کچھ باتوں کا جواب اب دیتے ہیں تا کہ ہمارے لوگوں کی تسلی ہو جائے اور دیوبندی مولوی کو اصل حقیقت معلوم ہو جائے۔ ہاں ایک بات یاد آئی کہ ہم نے دیوبندی مولوی سے پوچھا کہ تم جو بار بار مسئلہ نور کا ذکر کرتے تھے جو تحریروں میں موجود ہے تو کیا نور ماننے سے بشریت کا انکار لازم آتا ہے۔ اگر انکار لازم آتا ہے تو علمائے دیوبند نے بھی نور مانا ہے۔ تو بشریت کا انکار ہو گیا۔ دیوبندی مولوی نے کہا کہ علمائے دیوبند نے نور ذاتی مانا ہے یا صفاتی مانا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ ذاتی نور علمائے دیوبند نے نہیں مانا صفاتی نور مانا، جس سے بشریت کا انکار لازم نہیں آتا۔ اگر ذاتی نور مان لیتے تو بشریت کا انکار ہو جاتا۔ اس بات کا جواب ہم وہاں نہیں دے سکے کیونکہ بات ختم کرادی تھی۔ مگر اب ہم دیں گے جواب۔

جواب سے پہلے ہم نے اہل سنت کے وہ حضرات جو مناظرہ کا شوق رکھتے ہیں اور کامیاب مناظر بننا چاہتے ہیں تو مناظرِ اعظم محمد عمر صدیقی اچھروی رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف پڑھ کر یاد کرلیں جو یہ ہیں۔ مقیاس نبوۃ، مقیاس نور، مقیاسِ خلافت، مقیاس

حنفیت، مقیاس وہابیت، مقیاس صلوٰۃ اور مقیاسِ مناظرہ۔ سب سے پہلے ہم یہ بتانا چاہتے ہیں کہ دیوبندی مولوی نے مسئلہ بشریت کیوں لکھا۔ یہ سوچ کر کہ ہم بشریت کے منکر ہیں۔ معاذ اللہ کئی دفعہ اس جھوٹ اور الزام کا اظہار کیا۔

جواب: ہم نے اپنے عقیدہ میں لکھ دیا کہ ہم بے مثل و بے مثال بشر مانتے ہیں۔

نمبر۲: نبی اس بشر کو کہتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے ہدایت کیلئے وحی دی ہو۔ ہم اہلِ سنت کی معتبر کتاب اعلیٰ حضرت کی تصدیق شدہ، بہار، شریعت۔

نمبر۳: انبیاء سب بشر تھے اور مرد۔ نہ کوئی جن نبی ہوا اور نہ عورت۔ ایضاً۔

نمبر۴: مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ محمد ﷺ بشر ہیں عام بشر نہیں۔ جاء الحق۔

نمبر۵: اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، ظاہر باعتبار صُورت بشر، عقائد حقہ اہلسنت وجماعت۔

نمبر۶: علامہ مولانا فیض احمد اویسی کتاب نور و بشر میں یہی فرماتے ہیں۔

نمبر۷: علامہ نور محمد قادری رحمۃ اللہ علیہ نورانی مواعظ میں بے مثل بشر لکھا ہے۔

نمبر۸: علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی رحمۃ اللہ علیہ نے قرآنی تقریریں میں بے مثل بشر لکھا ہے۔ اس کے علاوہ علمائے حق اہلسنت کی سو (۱۰۰) کتابوں میں بے مثل بشر ﷺ لکھا ہے دکھانے کو تیار ہیں۔

حضرات اب تو جھوٹ بولنے اور الزام لگانے والوں کو یقین آجانا چاہئے کہ ہمارا عقیدہ کیا ہے۔

اعتراض: جاء الحق میں ہے پہلا باب۔ کہ نبی علیہ السلام کو بشر یا بھائی کہنا حرام ہے۔

جواب: یہ سرخی لگا کر مفتی صاحب نے دلائل سے ثابت کیا ہے کہ صرف بشر بشر کی رٹ مت لگاؤ وہ بشر ہیں عام بشر نہیں۔ دیکھو بشریت خاص مان لی جیسے ہم بے مثل بشر

کہتے ہیں دوسری جگہ۔ صفحہ نمبر ۱۷۱ پر فرماتے ہیں۔ عام بشر اور مصطفیٰ علیہ السلام میں شرکت کیسی اور لکھا کہ ہمارا بشریت اور محبوب علیہ السلام کی بشریت میں کوئی نسبت نہیں۔ معلوم ہوا کہ بے مثل بشریت کا انکار نہیں کیا۔

اعتراض: جاء الحق میں ہے کہ قرآن کریم نے کفارِ مکہ کا یہ طریقہ بتایا ہے کہ وہ انبیاء کو بشر کہتے تھے۔

جواب: مفتی صاحب نے یہاں بھی سرخی لگا کر اور دو آیات نقل کر کے ثابت کیا کہ کفار جو بشر کہتے تھے وہ اپنے جیسا بشر کہتے تھے۔ قالو اما انتم الابشر مثلنا. پارہ نمبر ۲۲۔

کافر بولے نہیں ہو تم مگر ہم جیسے بشر۔ آج کفار کے طریقہ پر کون؟ ہم یا تم؟

پورے قرآن میں ایک آیت بتاؤ کسی امتی نے کہا ہو نبی کو کہ تم ہم جیسے ہو؟ تم احادیث میں ایک حدیث دکھاؤ جس میں اجازت ہو نبی کو اپنے جیسا کہو؟ تمام صحابہؓ کرام میں ایک صحابی کا قول دکھا دو یہ کہا ہو کہ ہم نبی جیسے ہیں مماثل ہیں؟

ہمارا دعویٰ ہے کہ دیوبندی وہابی جو بھی ہمارا عقیدہ بتائے گا جھوٹ ضرور بولے گا۔ جس کا دل چاہے آزمالے اور ان کا دیا ہوا حوالہ ہماری کتابوں میں دیکھ لے زمین آسمان کا فرق نظر آ جائے گا وہ لوگ جوان کو مولوی سمجھ کر اعتماد کر لیتے ہیں اور ایک طرف کی سن کر اپنا ایمان برباد کر لیتے ہیں وہ سوچ لیں ان کا حشر قیامت میں جھوٹوں گستاخوں بے ایمان وہابیوں کے ساتھ ہوگا اس وقت کیا حال ہوگا۔ اسی مسئلہ کو دیکھ لو ایک طرف افضل مانتے ہیں اور پھر برابری کا عقیدہ بھی رکھتے ہیں اس سے بڑھ کر جھوٹ اور فریب کیا ہوگا ان کے پاس دو قسم کے عقیدہ اور فتویٰ ہے ایک اہلسنت کے مطابق اور دوسرا اپنا وہابیوں کے مطابق۔

اگر کوئی صاحب اپنی آنکھوں سے دیکھنا چاہیں تو ان دیوبندیوں سے پوچھیں کہ ہم بریلویوں کا علم غیب کے متعلق کیا عقیدہ ہے حاضر وناظر کے متعلق کیا عقیدہ ہے ان سے

تحریر کرا کے ہمارے پاس لے آؤ پھر جھوٹ کے انبار نظر آ جائیں گے کیوں کہ جھوٹ اور فریب کے بغیر ان کا گزارا ہی نہیں ہے۔ فقیر نے پندرہ سال سے ان کے چھوٹے سے لے کر بڑے مولوی تک سب کو آزمایا سب کی عادت ایک ہی ہے۔

دیکھو متفقہ علمائے دیوبند کا فتویٰ المھند سے نقل کیا ہے کہ افضل البشر اور تمام مخلوقات سے اشرف پھر دیوبندی مولوی کا یہ لکھنا کہ نفس بشریت میں آپ ﷺ کو عام لوگوں کے مماثل (برابر) ماننا عین ایمان ہے جو قرآن سے ثابت ہے۔

جب سرکار ﷺ پیدائش سے قیامت تک افضل البشر ہیں تو وہ کس وقت افضل نہیں تھے جو امتی ان کے برابر ہو گیا وہ کون سا لمحہ تھا جب وہ افضل البشر نہیں تھے اور امتی ان کے برابر ہو گیا۔ جب افضلیت ہے تو برابر کیسی؟ ہاں وہ وقت بتا دے جب وہ افضل نہ ہوں پھر تو مماثل برابر بن جانا۔ سوچو دونوں میں سے کونسا عقیدہ مانتے ہو؟ ایک غلط عقیدہ سے توبہ کرنا ضروری ہے۔

دیوبندی مولوی جس آیت سے اپنا عقیدہ ثابت کرنے کی ناکام کوشش کرتے ہیں وہ یہ ہے۔ **قل انما انابشر مثلکم یوحیٰ الی. الخ.**

ترجمہ: تم فرماؤ ظاہر صورت بشری میں تو میں تم جیسا ہوں مجھ پر وحی آتی ہے۔

حضرات اس آیت کے ہم اتنے جواب عرض کریں گے کہ کوئی دیوبندی خواب میں بھی اس آیت سے اپنی برابری کا خیال بھی نہیں لا سکتا۔

نمبر ۱: اس میں لفظِ قل ہے کہ تم فرماؤ۔ کسی اور کو اجازت نہیں کہ بشر بشر کہتا پھرے۔

نمبر ۲: اس آیت میں وحی کی صفت ہے۔ برابری کا دعویٰ کرنے والے کیا تجھ پر وحی بھی آتی ہے نہیں تو شرم کر۔

نمبر ۳: شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ مدارج النبوۃ میں فرماتے ہیں کہ یہ متشابہات میں سے ہے، اس سے کوئی عقیدہ نہیں بنا سکتا۔

نمبر۴: اس آیت میں مخاطب کفار ہیں۔ تفسیر ابن کثیر، تفسیر ابنِ جریر۔ بتاؤ تم مسلمان یا کافر؟

نمبر۵: تفسیر کبیر میں ہے حضور علیہ السلام نے تواضع عجز وانکساری کے فرمایا۔ اب تواضع کے الفاظ دوسرے کہے تو بے ادبی ہے۔ بلاتشبیہ دیکھو۔ اشرف علی تھانوی بطور تواضع اپنے آپ کو ذلیل اور بے وقوف کہا ہے۔ حوالہ محفوظ ہے۔ کسی دیوبندی کی جرأت ہے وہ اپنے تھانوی کو ان الفاظ سے پکارے اور تقریرمین کہے کتابوں میں لکھے۔ اور ہم کو بھی کہنے کی اجازت دے اگر نہیں ہر گز نہیں تو ظالموں ہم اپنے نبی کے تواضع کے الفاظ کیوں کہیں گے۔ بلکہ امت کو تواضع کی تعلیم دی کہ تم اپنے آپ کو حقیر ناچیز کمتر کہہ دیا کرو۔ اور تم اس سنت کی خلاف ورزی کر کے برابری کا دعویٰ کرتے ہو شرم کرو۔

نمبر۶: تفسیر خازن، تفسیر نیشاپوری، تفسیر بغوی میں حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بطور تواضع یہ کلام فرمایا گیا۔

نمبر۷: حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا تواضع کے واسطے۔ انما ان بشر مثلکم سکھایا۔ تفسیر خازن صحابۂ کرام کا اقرار کرنا کہ ہم حضور ﷺ مثل نہیں ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام ان اعمال کا ارشاد فرماتے ہیں جو لوگ طاقت نہیں رکھتے صحابہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! ہم آپ کی طرح نہیں ہیں۔ (بخاری شریف)

نمبر۸: قرآن کا جواب کی آیت سے حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا۔ ربنا ظلمنا. وہ کون سا دیوبندی ہے جو ظلم کی نسبت آدم علیہ السلام کی طرف کرے گا۔ وہ عاجزی میں کہہ سکتے ہیں ہم کو اجازت نہیں ہے۔

نمبر۹: حضرت یونس علیہ السلام نے فرمایا۔ اِنی کنتُ من الظلمین. یہ ظلم کے الفاظ جو بھی حضرت یونس علیہ السلام کیلئے استعمال کرے گا کافر ہو جائے گا۔ یہ عاجزی کے

الفاظ ہیں۔

نمبر ۱۰: سورۃ انعام میں ہے جس کا ترجمہ: نہیں ہے کوئی زمین پر چلنے والا اور نہ کوئی پرندہ جو اپنے پروں سے اڑتا ہے مگر امتیں ہیں تمہاری مثل۔ کیون بھئی دیوبندیوں یہاں بھی مثلکم ہے وہاں بھی امثالکم ہے کیا دیوبندی مولوی درندوں کی مثل ہیں۔ یہ بھی تو قرآن میں ہے۔ امثالکم ان درندوں اور پرندوں کی مثل کیوں نہیں بنتے۔

نمبر ۱۱: سورۃ احزاب میں ہے۔ ترجمہ: اے نبی کی ازواج تم لوگوں کی عورتوں کی مثل نہیں ہے۔ جواب دو؟ دیوبندیوں دنیا میں کسی کی بیوی ازواجِ مطہرات کے جیسے یا برابر یا مثل ہے؟ نہیں اور ہرگز نہیں۔ کیوں اس لئے جس آقا سے نکاح کی بدولت ازواجِ مطہرات بے مثل ہوگئیں تو ان آقا ﷺ کی مثل کوئی کیسے ہوسکتا ہے۔

نمبر ۱۲: قرآن میں ہے مثل نورہ کمشکوۃ فیہا مصباح رب کے نور کی مثال ایسی ہے جیسے ایک طاق میں ایک چراغ ہے اس میں بھی لفظ مثل ہے۔ کیا کوئی دیوبندی کہہ سکتا ہے کہ نور خدا چراغ کی طرح روشنی ہے اگر نہیں تو حضور علیہ السلام کی مثل کیوں۔

نمبر ۱۳: سورۃ ہود بشر اَمثلنا، سورۃ مومنون بشر مثلکم، سورۃ شعراء بشر مثلنا۔ سورۃ انبیاء۔ بشر مثلکم۔ سورۃ یٰسین بشر مثلنا، سورۃ مومنون بشر مثلنا۔ ان چھ آیات میں کفار نے اپنی مثل بشر کہا۔ اب تم پہلے کفر کا اقرار کرو پھر اپنی مثل بشر کہو۔

نمبر ۱۴: قرآن میں ہے ولید بن مغیرہ نے کہی۔ ان ہذا الا قوال البشر۔ نہیں ہے یہ مگر بشر کا قول ہے۔ اس گستاخ کو اللہ نے جواب دیا ساصلیہ سقر۔ اس کو میں جلدی نار سقر (جہنم) میں داخل کروں گا۔ آؤ گستاخوں معلوم ہوا یہ طریقہ کفار ہے۔ کسی امتی نے انبیاء علیہم السلام کو بشر سے خطاب نہیں کیا۔ پورا قرآن شاہد ہے۔

نمبر ۱۵: شیطان نے بھی حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ نہ کیا اور ڈبل گستاخی یہ کی کہ ایک تو سجدہ نہ کیا اور کہا۔ لم اکن لاسجدہ خلقة امن صلصالِ من حماء مسنون.

شیطان نے بشر کہا۔ اللہ کی طرف سے سزا ملی فاخرج منها فانک رجیم وان علیک اللعنة الی یوم الدین. حالانکہ شیطان کوئی بہانہ نہیں کر سکا کہ یا اللہ تو نے بھی فرمایا ہے انی خالق بشراً۔ اگر میں نے کہد یا تو کیا ہوا مگر شیطان یہ جانتا تھا کہ یہ الفاظ شانِ خداوندی ہے اور میرا کہنا گستاخی ہے۔ آج کے گستاخ شیطان سے بھی دو ہاتھ آگے ہیں کہ گستاخی بھی کرتے ہیں اور اُلٹے دلائل بھی پیش کرتے ہیں۔

نمبر ۱۶: جہاں قرآن کریم میں قل انما انا بشر مثلکم. ہے تو قرآن میں یہ آیت بھی ہے کہ انا خلقنا الانسان من نطفة امشاج. بے شک ہم نے انسان کو عورت اور مرد کے مخلوط نطفے سے پیدا کیا ہے۔ اپنی مثل کہنے والے بتا کہ ہائی کورٹ کے جج کو یہ کہہ سکتے ہیں کہ مخلوط نطفے سے پیدا ہونے والے انسان میری بات سنو۔

جج کو تم نہیں کہہ سکتے ہمارا دعویٰ ہے۔ چلو دیو بندی مولوی کو اس کا کوئی مقتدی یہ الفاظ کہے دے کہ او مرد وعورت کے مخلوط نطفے سے پیدا مولوی مجھے مسئلہ بتا دو۔ کیا تم خوش ہو گے یا ناراض؟ اگر ناراض ہوئے تو مقتدی کہے گا جناب میں نے قرآن کے مطابق حقیقت بیان کی ہے۔ اب تم جو جواب اس کو دو گے وہی جواب ہمارا سمجھ لو۔

احادیث سے آیت کا جواب:

نمبر ۱۷: انی لست مثلکم. میں تمہاری مثل نہیں ہوں۔ (بخاری شریف)

نمبر ۱۸: انی لست کھیئتکم. میں تمہاری ہیئت جیسا نہیں ہوں۔

نمبر ۱۹: ایکم مثلی. نبی کریم ﷺ نے فرمایا کون ہے تم میں سے میری مثل۔ (ترمذی شریف)

ان تینوں احادیث کے جواب میں کسی صحابی نے نہیں فرمایا کہ ہم آپ کی مثل ہیں معلوم ہوا یہ صحابی کی بولی نہیں۔ وہابی کی بولی ہے۔ اپنی مثل کہنا۔

نمبر۲۰: چوتھے خلفہ اہلبیت میں سے اور صحابی حضرت علی شیرِ خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ فرمایا میں نے نبی ﷺ کی مثل نہ پہلے دیکھا اور نہ بعد میں۔ تاریخ کبیر۔

نمبر۲۱: حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو اپنی صورت پر پیدا کیا۔ (بخاری شریف)

حالانکہ حضرت آدم علیہ السلام نے پوری زندگی میں یہ نہیں فرمایا کہ میں صورتا اللہ کے مماثل ہوں۔ اور ے دیوبندیوں اپنی مثل بشر کہنے والوں حضرت آدم علیہ السلام ابو البشر اور تم بھی بشر ان کی صورت اللہ کی صورت کیا تم اللہ کی صورت کے مماثل بھی ہو گئے؟ نہیں اور ہرگز نہیں تو نبی پاک ﷺ کی مماثلت قرار دینا گستاخی ہے یا نہیں؟

عقلی دلائل:

نمبر۲۲: قرآن وحدیث سے ثابت ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام کئی دفعہ بشر بن کر آئے کیا دیوبندی ان کو بھی اپنی مثل کہنے کی جرأت کر سکتا ہے۔

نمبر۲۳: نفسِ بشریت کے لحاظ سے ابوجہل، عتبہ، شیبہ، ولید بن مغیرہ، فرعون، نمرود، ہامان، ابولہب، شدّاد وغیرہ کے متعلق دیوبندی مماثل ہونے کا دعویٰ کرے۔ اگر نہیں تو معلوم ہوا سارا جھگڑا نبی پاک ﷺ کی عزت وناموس سے ہے۔

نمبر۲۴: شیطان بھی شیخ نجدی وہابی بن کر آیا بشریت کے تعلق سے اس وقت دیوبندی شیطان کے مماثل ہوا یا نہیں۔ ایک دفعہ شیطان کی بشریت کو اپنی بشریت کے جیسا تو کہہ دو۔

نمبر۲۵: اگر رسول کی بشریت میں کوئی مماثل ہے تو کس بات میں؟ مماثلت کلید کا دعویٰ تو کوئی پاگل ہی کر سکتا ہے۔ اب رہا بعض امور میں مماثلت تو وہ امور کون سے ہیں؟ ایمان، اعمال، احکام، معاملات، کسی میں بھی ہم کو مماثلت نہیں۔

نمبر ۲۷: کیا ان کی بے مثل بشریت پر نازل ہونے والی کتاب کی مثل ہے؟ کیا ان کی ازواج کی مثل ہے؟ کیا ان کے صحابہ کی مثل ہے؟ کیا ان کی اہبیت کی مثل ہے؟ کیا ان کے خاندان کی مثل ہے؟ کیا ان کے امت کے اولیاء کی مثل ہے کیا ان کی امت کی مثل ہے؟ نہیں اور ہرگز نہیں تو ان کی مثل کیسے ہے؟

نمبر ۲۷: تمام انسانوں کے باپ حضرت آدم علیہ السلام ہیں ان کی اولاد میں کافر بھی ہیں مسلمان بھی ہیں۔ یا دیوبندی مسلمان کافر کی مثل ہے ایک باپ ہونے کی وجہ سے؟

نمبر ۲۸: اس آیت کا مطلب اہلسنت سے سنو۔ کہ اے کفار! نہ تم خدا ہو نہ خدا کے بیٹے نہ جن ہو نہ فرشتے ہو۔ اس طرح میں بھی نہ خدا ہوں نہ خدا کا بیٹا ہوں نہ جن ہوں نہ فرشتہ ہوں بلکہ قل انما انا بشر مثلکم. خیر یہاں تک تیس جوابات دیئے ہیں باقی دوسرے حصے میں انشاء اللہ۔

دیوبندی وہابی علماء کی گستاخیاں:

(۱)۔ انبیاء اپنی امت سے علوم میں ممتاز ہوتے ہیں باقی رہا عمل اس میں بظاہر امتی مساوی (برابر) ہوجاتے ہیں بلکہ بڑھ جاتے ہیں۔ (نانوتوی تحذیر الناس)

(۲)۔ ان کو اللہ نے بڑائی دی وہ بڑے بھائی ہوئے ہم چھوٹے۔ سو بڑے بھائی کی سی تعظیم کیجئے۔ جو بشر کی سی تعریف ہے سو وہی کرو اس میں بھی اختصار ہی کرو۔ جیسا ہر قوم کا چودھری اور گاؤں کا زمیندار اسی طرح سے ہمارے پیغمبر سارے جہان کے سردار ہیں۔ ان باتوں میں سب بندے بڑے ہوں یا چھوٹے یکساں بے خبر ہیں اور ناداں۔ سب انبیاء اس کے روبرو ذرہ ناچیز سے کمتر ہیں۔ (تقویۃ الایمان)

(۳)۔ حضور علیہ السلام ہمارے مولانا تھانوی کی شکل میں ہیں۔ معاذ اللہ، اصدق الرؤیا۔

(۴)۔اٹھا عالم سے کوئی بانی اسلام کا ثانی۔مرثیہ۔

(۵)۔رحمۃ اللعالمین صفت خاصہ حضور علیہ السلام کا نہیں ہے۔

(۶)۔نماز میں حضور علیہ السلام کا خیال لانا اپنے گدھے اور بیل کے خیال میں ڈوب جانے سے بدتر ہے۔(صراطِ مستقیم)

(۷)۔حضور کے جیسا علم بچوں، پاگلوں، جانوروں کیلئے بھی حاصل ہے۔(حفظ الایمان)

(۸)۔ہم (دیوبندی) آپ ﷺ کو عام انسانوں کے مماثل مانتے ہیں۔دیوبندی کی تحریر موجود ہے۔

دیوبندی وہابی کا نور تسلیم کرنا:

حضور علیہ السلام کو تھانوی نے نور تسلیم کیا ہے۔نشر الطیب میں۔گنگوہی نے نور تسلیم کیا ہے۔امداد سلوک میں۔اسمٰعیل دہلوی نے نور تسلیم کیا ہے۔منصب امامت میں۔حسین احمد مدن پوری نے نور تسلیم کیا ہے۔الشہاب الثاقب میں۔عبدالحیٔ لکھنوی نے نور تسلیم کیا ہے۔شرح وقایہ میں۔تفسیر محمدی میں وہابی نے نور تسلیم کیا ہے۔ثناء اللہ امرتسری نے نور تسلیم کیا۔فتویٰ ثنائیہ میں ادریس کاندھلوی نے نور تسلیم کیا ہے۔مقدمہ مقامات حریری میں۔جب ہم دیوبندیوں کو ان کے مولویوں کے حوالے دیتے ہیں کہ انہوں نے بھی نور مانا ہے تو دیوبندی بہانے بازی کرتے ہیں اور ذاتی وصفاتی پوچھنے لگتے ہیں تا کہ جان چھوٹ جائے مگر ہم جھوٹے کو جھوٹے کے گھر چھوڑ کر آتے۔آج کے دیوبندی حضور ﷺ کو صفاتی نور تو مانتے ہیں۔اگر ہم ان کے اکابر علماء سے ذاتی نور حضور ﷺ ثابت کر دیں تو وہ دیوبندی تحریر کر دے کہ میں اپنے مولویوں کو بشریت کے انکار کی وجہ سے کفر کا فتویٰ دے گا۔

☆......☆......☆

سُنّی اور دیوبندی

اصلی اور نقلی کی پہچان

سنی: تبلیغی جماعت دیوبندی رائے ونڈ اور (نام نہاد) سپاہِ صحابہ والے اصل میں اہلِ سُنت اور حنفی نہیں ہیں۔

دیوبندی: ہم اصلی اہلسنت والجماعت حنفی اور سوادِاعظم ہیں تم الزام لگا رہے ہو۔

سنی: تو پھر تمہارے مولویوں نے مرثیہ گنگوہی شیعہ کی طرح کیوں لکھا اور اپنے آپ کو وہابی کیوں لکھا۔

دیوبندی: تم پھر الزام لگا رہے ہو میں تم کو ہائی کورٹ میں بلا کر مقدمہ کروں گا وہاں پتہ چلے گا۔

سنی: جی ضرور مقدمہ کرو میں تیار ہوں اور تمام ثبوت تمہاری کتابوں سے پیش کروں گا۔ انشاءاللہ۔

دیوبندی: خیر ہم حنفی ہیں اور اسی مذہب پر فتویٰ دیتے ہیں ہمارے فتوے اٹھا کر دیکھ لو۔

سنی: لیکن اکثر فتوے حنفیوں کے خلاف کیوں مثلاً فتاویٰ رشیدیہ میں ہے کہ کوّا کھانے سے ثواب ہوگا۔ جب کہ یہ حرام ہے۔

دیوبندی: تم کو ایک فتویٰ کیا مل گیا۔ تم نے آسمان سر پر اٹھالیا۔ ارے فتویٰ دیا ہے مگر کوّا کھایا تو نہیں ہے۔

سنی: سبحان اللہ حرام کو حلال کر دیا اور کہتے ہو کہ کھایا نہیں ہے۔ اگر کھانے کا ثبوت بھی کتاب سے دکھادوں تو پھر۔

دیوبندی: کھایا ہوگا کوے کا قورمہ مگر ہماری تنظیم سپاہ صحابہ تو سنی اسٹیٹ بنانے کی کوشش میں لگی ہوئی۔

سنی: یہ سب بہانہ ہے اصل میں اس کا مقصد مساجد پر قبضہ کرنا ہے اور سو سے زیادہ مساجد پر قبضہ کر چکے ثبوت سنی تحریک کے پاس ہے۔

دیوبندی: ہم کو نہیں پتہ کہ قبضہ کرنے والے کون ہیں ہم تو اصلی حنفی ہیں اور بس۔

سنی: حنفی بریلوی بن کر تم امامت کرتے ہو سلام پڑھتے نذر و نیاز دیتے ہو جب آٹھ دس مل جات ہیں تو یہی کام شرک و بدعت کیوں بن جاتے ہیں۔

دیوبندی: ہم رائے ونڈ تبلیغ کیلئے جاتے ہیں۔ اور نماز روزہ کی تبلیغ کرتے ہیں اور اعمال پر زور دیتے ہیں۔

سنی: مگر یاد رکھو اعمال بعد میں ہے اور ایمان اور عقیدہ پہلے جب ایمان درست نہیں تو اعمال بھی قبول نہیں۔

دیوبندی: ہم تبلیغ کرتے ہیں کہ اللہ کیلئے اور اللہ ہی قبول کرنے والا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ تبلیغ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

سنی: مگر رائے ونڈ سے ہو کر آنے والا یہ کہتا ہے کہ گیارہویں حرام بارہویں حرام تو یہ کونسی تبلیغ ہے جناب۔

دیوبندی: اگر کوئی با مقصد گفتگو کرنی ہے تو کرو ورنہ ہمارا وقت ضائع مت کرو۔

سنی: جی ضرور با مقصد گفتگو کرنا چاہتا ہوں یہ کہ تمہارے مولویوں نے قرآن کے ترجمے غلط اور گستاخی والے کئے ہیں۔

دیوبندی: پھر تم نے الزام لگایا لاؤ دکھاؤ کہاں غلط ترجمے کئے ہیں۔ جو کہ اہلسنت کے عقیدے کے خلاف ہوں۔

سنی: قرآن کے ترجمے اللہ تعالیٰ کیلئے، مکر کرنا، دغا دینا، بھولنا وغیرہ یہ عیب ہیں۔ اور

اللہ ہر عیب سے پاک ہے۔

دیوبندی: یہ لفظی ترجمہ ہے ویسے اللہ تعالیٰ کو ہم ہر عیب سے پاک مانتے ہیں۔

سنی: لفظی ترجمہ کرو چاہے ایمان برباد ہو جائے ہر عیب سے پاک بھی مانتے ہو پھر عیب لگاتے ہو شرم کرو توبہ کرو۔

دیوبندی: لیکن یہ ترجمہ اپنے وقت کے عالموں نے کیا ہے۔ گستاخی اور عیب کیسے ہو سکتا ہے۔

سنی: کمال ہے اللہ کے بارے میں عیب جیسے الفاظ لکھنا اور اپنے مولویوں کو عیب بھی نا ماننا کیا فرشتہ ہیں جو ان سے غلطی نہیں ہو سکتی۔

دیوبندی: نہیں یہ بات نہیں وہ بھی انسان ہیں اور غلطی ہو سکتی ہے مگر۔

سنی: اگر مگر چھوڑو یہ ترجمے بازار میں فروخت ہو رہے ہیں جس کا دل چاہے دیکھ لے میں نشاندہی کر دیتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کو مکر کرنے والا لکھا سورۃ آلِ عمران آیت نمبر ۵۴۔ اللہ کو دغا دینے والا لکھا۔ سورۃ النساء آیت نمبر ۱۴۲ اور بھول گیا۔ سورۃ توبہ آیت نمبر ۶۷۔ دیو بندیوں کے ترجمے اور اللہ تعالیٰ کے بارے میں عیب لکھنا اور جو اللہ کو عیب والا مانے اس کا ایمان ختم۔

دیوبندی: یہ واقعی تینوں الفاظ عیب ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہے اور یہ ترجمہ غلط ہے۔

سنی: کاش سارے دیوبندی غور و فکر کرلیں اور اپنے پرائے کا فرق کئے بغیر غلط ترجمے ختم کر کے صحیح ترجمہ لکھا کریں۔ اور اہل حق کی مثال قائم کریں ایسے مسئلہ میں رجوع کرنا عزت ہے۔ بے عزتی نہیں تاکہ آنے والی نسلیں ان پر فخر کریں۔ کہ غلط کو غلط سمجھتے ہیں اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

سُنّی اور دیوبندی

گیارھویں شریف

دیوبندی: تم لوگ گیارہویں ہر سال بلکہ ہر مہینے فرض واجب سمجھ کر کرتے ہو اور نہ کرنے والے کو برا کہتے ہو۔

سنی: ہم اہلِ سنت وجماعت گیارہویں شریف فرض واجب یا سنت سمجھ کر نہیں کرتے بلکہ جائز اور ثواب سمجھ کر کرتے ہیں اور نہ کرنے والے کو بُرا بھی نہیں کہتے۔

دیوبندی: لیکن پھر بھی اس طرح کے کام صحابہ کے زمانے میں نہیں ہوا کرتے تھے اس لئے ناجائز اور حرام ہے۔

سنی: پتہ نہیں تم لوگ جان بوجھ کر اندھے کیوں بنتے ہو یہ گیارہویں ایصالِ ثواب میں سے ہے اور صحابہ کرام ایصالِ ثواب کرتے تھے ہزاروں ثبوت ہیں۔

دیوبندی: لیکن اس طریقہ کی وجہ سے حرام ہے جیسا کہ آج کل ہوتا ہے۔

سنی: کونسی چیز ان میں حرام ہے جلسہ کرنا یا کھانا پکانا یا کھانا کھلانا چاول زردہ، مرغی، قورمہ، روٹی مصالحہ وغیرہ۔

دیوبندی: نہیں ان میں تو کوئی چیز حرام نہیں ہے بس یہ نام وغیرہ کی وجہ سے حرام ہے۔

سنی: اگر تمہارے پاس قرآن وحدیث کی دلیل ہے تو دکھاؤ ورنہ دنیا کی کوئی طاقت کوئی مولوی اس کو حرام نہین کہہ سکتا بغیر دلیل کے۔

دیوبندی: قرآن وحدیث میں ہم نہیں دکھا سکتے اس کا حرام ہونا۔

سنی: تو چلو پھر پانی میں ڈوب مرو مولوی ہو کر لوگوں پر فتویٰ لگاتے ہو بغیر دلیل کے شرم کرو۔

دیوبندی: اصل میں تم لوگوں نے کھانے پینے کے حیلے بہانے بنا رکھے ہیں۔

سنی: اور تم تو فرشتے ہو نہ کھاؤ نہ پیو۔ بلکہ استنجے کا لوٹا چاٹ لیتے ہو حتیٰ کہ تم لوگ گیارہویں شریف کا کھانا کھاتے ہو کیوں۔

دیوبندی: وہ تم ہم بسم اللہ شریف پڑھ کر کھا جاتے ہیں۔

سنی: یعنی بسم اللہ پڑھنے سے حرام چیز حلال ہو جاتی ہے اس کا ثبوت دو جبکہ مسئلہ یہ ہے کہ حرام چیز پر بسم اللہ پڑھنی بھی حرام ہے۔ اور مولوی صاحب پھر چوہے، کتے، بلی، گدھے وغیرہ تمہارے سامنے رکھ دیں کہ پڑھو بسم اللہ یہ بھی حرام ہیں کیا خیال ہے۔

دیوبندی: تم مولویوں کا مذاق اڑا رہے ہو کچھ تو خیال کرو۔

سنی: اور تم شرم کرو شریعت کا مذق اڑا رہے ہو۔

دیوبندی: گیارہویں شریف میں کیسی کیسی خرابیاں ہیں تم کو اندازہ ہے اس کا۔

سنی: بھئی کیسی کیسی خرابیاں ہیں وہ بیان کرو تا کہ ہم اندازہ کریں اور خرابیاں دور کریں۔

دیوبندی: بہر حال ہمارے علماء میں سے کوئی بھی اس کی اجازت نہ دے سکتا کہ گیارہویں شریف کریں۔

سنی: تمام دیوبندی علماء کے پیر حاجی امداد اللہ مکی کی کتاب فیصلہ ہفت مسئلہ میں لکھا ہے گیارہویں شریف جائز ہے۔ اب ان پر فتویٰ لگاؤ۔

دیوبندی: گیارہویں شریف سے ایک خرابی یہ ہوئی کہ لوگ یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ پکارنے لگا ہے اور یہ بدعت ہے۔

سنی: تو پھر تھانوی نے یا شیخ عبدالقادر جیلانی پکارنے کا فتویٰ دیا ہے۔ کیا وہ بدعتی ہوئے۔

دیوبندی: ارے توبہ توبہ تھانوی صاحب کیوں بدعتی ہوں گے۔ وہ تو ان صاحب نے لکھا کہ عقل مند آدمی کی گنجائش ہے وہ کہہ سکتا ہے۔

سنی: تو پھر سن لو سن لو سنی تو سارے ہی عقل مند ہیں اس لئے کہہ سکتے ہیں یا شیخ عبدالقادر جیلانی اور جو کم عقل ہے وہ نہ کہے۔

دیوبندی: ایک اور خرابی بھی ہے لوگ نماز غوثیہ پڑھتے ہیں اس کا ثبوت کسی کتاب سے نہیں ملتا۔

سنی: جھوٹ بولنا تو تم کو ورثے میں ملا ہے ثبوت پیش خدمت ہے شیخ عبدالحق محدث دلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب بہجۃ الاسرار میں علامہ علی قاری حنفی رحمۃ اللہ علیہ سے پوری نماز غوثیہ کا طریقہ نقل کرتے ہیں اور علامہ علی قاری فرماتے ہیں جب یہ عمل کیا جائے تو کام بن جاتا ہے۔

دیوبندی: میرے پاس گھر میں ایسی کتابیں موجود ہیں جس میں گیارہویں شریف کی خرابیاں لکھی ہیں اس وجہ سے حرام ہے۔

سنی: مناظرہ تم یہاں کر رہے ہو اور کتابیں گھر چھوڑ آئے ہو سبحان اللہ چلو کل پرسوں تک وہ کتابیں بھی لے آؤ اور سالوں ہو گئے اس بے کل کی کل نہ آئی۔ اگر کسی اور دیوبندی کے پاس قرآن وحدیث سے حرام ہونے کی دلیل ہے تو وہی دکھادے۔

ستارے جھلملا کر دامن سحر آئے
ابھی تک جاگتا ہوں کہ شاید فتنہ آئے

☆......☆......☆

سُنّی اور دیوبندی

وسیلہ کے موضوع پر

سنی: ہم اہلسنت وجماعت کا وسیلہ کے بارے میں یہ نظریہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کے وسیلے اپنی پہچان کرائی حالانکہ اللہ تعالیٰ بغیر انبیاء کے بھی پہچان

کرا سکتا تھا۔ لیکن اس نے پسند کیا کہ لوگ انبیاء کے وسیلے سے مجھے مانیں اور یہی اصل توحید ہے۔ اس سے ہٹ کر صرف شیطانی توحید ہے جو مردود ہے۔

دیوبندی: وہابی! بھئی ہم کو تو قرآن وحدیث سے ثابت کرو اور ہم کچھ نہیں مانتے۔

سنی: ٹھیک ہے تم تحریر کر دو کہ قرآن وحدیث سے وسیلے کا ثبوت دیکھ کر مان جاؤ گے۔

دیوبندی: ارے بھائی اس میں لکھ کر دینے والی کون سی بات ہے بس تم ثبوت پیش کرو۔

سنی: کیوں کہ تم بغیر تحریر کے قابو میں نہیں آتے اور تمہارے بڑوں سے بھی وسیلے کا ثبوت پیش کروں گا تم تحریر کر دو۔

دیوبندی: ارے ہمارے مولویوں سے وسیلے کا ثبوت اچھا دکھاؤ کہاں ہے ثبوت۔

سنی: لیکن تم تحریر کر دو کیونکہ ہزاروں دلائل قرآن وحدیث کی روشنی میں دیئے جائیں مگر تم نہیں مانتے اور تاویلیں کرتے ہو اور حدیث میں خامیاں نکالتے ہو اور کچھ نہیں تو حدیث کو ضعیف کہہ دیتے ہو اس کو تحریر کر دو اور میں بھی لکھ کر دیتا ہوں۔

دیوبندی: یار تم نے ہماری سب سے بڑی کمزوری پکڑ لی بس مرغے کی ایک ٹانگ تحریر کر کے دو تحریر کر کے دو۔

سنی: اچھا جلد اپنا فتویٰ لکھ کر دو تم وسیلے کے ماننے والے کیا کہتے ہو تا کہ جو تم لکھو وہی فتویٰ تمہارے مولویوں پر لگے گا۔

دیوبندی: ارے جب اللہ تعالیٰ دعا سنتا ہے اور جانتا ہے تو براہِ راست دعا مانگو کوئی وسیلہ وغیرہ نہیں ہے۔

سنی: بے شک اللہ تعالیٰ دعا سنتا ہے اور جانتا ہے مگر ہم یہ چاہتے ہیں کہ وہ دعا قبول کر لے اور جب اس کے محبوبوں کا وسیلہ دیا جائے تو وہ قبول فرماتا ہے تم کو سنانا مقصود ہے ہم کو قبول کرانا مقصود ہے اپنے اپنے سمجھ کی بات ہے۔

دیوبندی: بس یا اللہ مدد کہو سب مسئلے حل ہو جائیں گے تم اس کو پکار کر تو دیکھو۔

سنی: یا اللہ مدد کہنے کے ہم کب منکر ہیں بلکہ یا اللہ مدد کہنا بھی تمہارے عقیدے کے خلاف ہے۔ کبھی سوچا ہے تم نے۔

دیوبندی: اگر یا اللہ مدد کہنا ہمارے عقیدے کے خلاف ہے تم یہ ثابت کردو تو میں اپنا مسلک چھوڑ دوں گا۔

سنی: اپنی زبان پر قائم رہنا اور اپنے کسی مفتی سے پوچھ لینا اب توجہ سے میری بات سنو۔ ایک تو ہے اللہ کی ذات اور اس ذات کا نام اللہ ہے اور لفظِ یا اللہ نام ہے جب نام ہے تو لفظ ہے اور لفظ ہے جو غیر ہوتا ہے اور اللہ کے وسیلے کے تم قائل نہیں لہٰذا یا اللہ مدد بھی تم نہیں کہہ سکتے ورنہ وسیلے تسلیم کرلو اور مان لو کہ مسلک اہلسنت وجماعت حق ہے۔

دیوبندی: حیرت زدہ آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں یار تم نے عجیب نکتہ بتایا ہمارے بڑے بڑے مولوی اس کو سمجھ نہ سکے اور اب سننے کے بعد انکار کی گنجائش باقی نہیں رہی جو اللہ کا نام ہے وہ لفظ ہے اور لفظ کو کوئی بھی نہیں کہہ سکتا اور جب لفظ ہے تو وہ غیر ہوتا ہے اور غیر کے وسیلے کہ ہم قائل نہیں تو ہم یا اللہ مدد نہیں کہہ سکتے۔

سنی: اور آسان لفظوں میں سمجھا دوں کہ اگر ذرا سی عقل بھی ہوگی تو وہ مان لوگے۔ دیکھ جب یا اللہ مدد زبان سے کہا تو زبان کا وسیلہ شامل ہے دل میں کہا تو دل کا وسیلہ شامل ہے کاغذ پر لکھا تو کاغذ کا وسیلہ شامل ہے دیوار پر لکھا تو دیوار کا وسیلہ شامل ہوا جب اتنے وسیلے مان لیتے ہو تو اس کا وسیلہ بھی مان لو جن کا کلمہ پڑھتے ہو۔ بہر حال تم کو یا اللہ مدد کہنے کیلئے کسی نہ کسی چیز کا وسیلہ ماننا پڑے گا ورنہ بغیر کسی وسیلہ کے یا اللہ مدد کہہ کر دکھاؤ کہ جس میں غیر کا وسیلہ شامل نہ ہو۔

اور اگر تم اب بھی نہ سمجھو تو تم کو خدا سمجھے۔ ہمارا کام بتانا تھا کل قیامت میں یہ نہ کہنا کہ ہم کو کسی نے بتایا نہ تھا۔

وہ جہنم میں گیا جو ان سے مستغنی ہوا
ہے خلیل اللہ کو حاجت رسول اللہ کی
آج لے ان کی پناہ آج مدد مانگ ان سے
پھر نہ مانیں گے قیامت میں اگر مان گیا

☆......☆......☆

سُنّی اور دیوبندی

نور ہونے کے موضوع پر

سنی: اپنے عقیدے کی وضاحت یہ ہے کہ ہم سرکارِ دو عالم ﷺ کو حقیقت میں نور مانتے ہیں اور لباس بشریت میں تشریف لائے اور انسانیت میں افضل ہیں مردوں میں سے ہیں اور امام الانبیاء ہیں۔

دیوبندی وھابی: قران میں ہے کہ میں بشر ہوں پھر تم کیوں نہیں مانتے۔

سنی: اس آیت کو شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے آیت متشابہات سے لکھا ہے اور ایسی آیت سے کوئی عقیدہ نہیں بنا سکتا اور دوسری بات یہ کہ یہ عاجزی اور انکساری ہے اس لئے بھی قطعی دلیل نہیں بنا سکتے ہیں۔

دیوبندی: لیکن یہ قرآن کی آیت ہے۔

سنی: کیا صحابہ کو معلوم نہیں تھا؟ انہوں نے تو کبھی یہ نہیں کہا کہ آپ ہمارے جیسے بشر ہو جواب دو؟

دیوبندی: جب قرآن وحدیث سے بشر ہونے کا ثابت ہے تو پھر مان لو۔

سنی: اور قرآن وحدیث سے مفسرین ومحدثین سے نور ہونے کا ثبوت بھی تو ملتا ہے اس کا جواب کیا ہے۔

دیوبندی: لیکن سب نے یہ لکھا ہے کہ انبیاء بشر ہوتے ہیں۔

سنی: مگر خاص بشر ہوتے ہیں یہ بھول گئے چلو تم ایسا کرو نوری بشر خیر البشر مان لو جھگڑا ختم کرو۔

دیوبندی: لیکن جو بشر ہو وہ نور ہو سکتا نہیں۔

سنی: اندھے ہو تم جبرائیل امین کتنی دفعہ بشر بن کر آئے بخاری مسلم شریف دیکھو کیا ان کی نورانیت میں فرق آیا ہے۔

دیوبندی: وہ تو نوری مخلوق اللہ کے حکم سے بشر بن کر آئے تھے۔

سنی: آخر مان لیا نہ تم نے جو نور ہوتا ہے وہ بشر بھی ہو سکتا ہے۔

دیوبندی: لیکن نور کی اولاد تو ہو نہیں سکتی اس لئے کہ حضور علیہ السلام نے شادی کی اور اولاد بھی ہوئی کیسے۔

سنی: جب نور بشر ہو سکتا ہے تو شادی اور اولاد بھی ہوگی جب نور کو بشر مان لیا تو بشری تقاضے بھی مان لو دوسرا جواب تمہارے مولوی نور ہو سکتے ہیں تو پھر انکار کرنا حماقت ہے۔

دیوبندی: ہمارے مولویوں نے اپنے مولوی کو نور کہاں لکھا ہے۔ حوالہ دو۔

سنی: جب سیدھی انگلیوں سے گھی نہ نکلے تو انگلی ٹیڑھی کرنی پڑتی ہے تمہارے مولوی کی مستند کتاب مرثیہ گنگوہی لکھنے والے محمود الحسن ہے اس میں تمہارے مولوی کو نور لکھا ہے اب تو شرم کرو اور کچھ خیال کرو۔

دیوبندی: خاموش ہے کہ اپنے مولوی کا کیا کرے۔

سنی: کیوں بھئی خاموش ہو پورے قرآن میں اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو نور نہیں کہا مگر تم مانتے ہو اور حضور علیہ السلام کو قرآن میں نور فرمایا تم انکار کرتے ہو بلکہ ھضور علیہ السلام کے ناموں میں ایک نام نور بھی ہے تم اس کے منکر ہوئے۔

دیوبندی: اگر حضور علیہ السلام نور ہیں تو اندھیرے میں روشنی کیوں نہیں ہوتی وہ

اندھیرا کیوں رہتا ہے۔

سنی: وہ فرشتے ہر وقت نوری تمہارے ساتھ رہتے ہیں بتاؤ پھر اندھیرا کیوں رہتا ہے جیسا سوال دیا ویسا جواب۔

☆......☆......☆

سُنّی اور دیوبندی

علمِ غیب کے مُوضُوع پر

سنی: ہم علم غیب ذاتی نہیں بلکہ عطائی مانتے ہیں خالق کے برابر نہیں بلکہ تمام مخلوق میں سب سے زیادہ علم غیب مانتے ہیں اور یہ کل علم غیب نزولِ قرآن تک حاصل ہوتا رہا۔

دیوبندی وھابی: لیکن تم سنی لوگ اللہ تعالیٰ کے برابر علم غیب مانتے ہو اس لئے ہم غلط کہتے ہیں۔

سنی: جب ہم نے اوپر وضاحت کردی پھر بھی الزام لگاتے ہو کیا تم کو سوائے الزام لگانے کے اور کچھ نہیں سکھایا جاتا۔

دیوبندی: لیکن قرآنِ کریم میں اللہ کے سوا کسی کو علم غیب نہیں ہے یہ آئین موجود ہیں۔

سنی: اور وہ آیت تم کو نظر نہیں آئی جس میں ہے کہ اللہ جس رسول کو پسند کرے اس کو علم غیب عطا فرماتا ہے۔

دیوبندی: مگر احادیث سے ثابت ہے کہ علم غیب نہیں ہے۔

سنی: حدیث کی بات بھی ہوگی پہلے ذرا قرآنِ کریم کے دلائل مان لو اور اقرار کرلو تو آگے چلیں گے۔

دیوبندی: لیکن ہم کو قرآن کریم سے واضح ثبوت نہیں ملتا علمِ غیب کا اس لئے حدیث کی بات کی تھی۔

سنی: فقیرتم کو واضح آیت سے بتادے کہ یاایھا النبی جس کا ترجمہ ہے۔اے غیب کی خبر دینے والے یعنی نبی کا معنیٰ ہے غیب کی خبر دینے والے کے ہیں اور یہ معنیٰ تمام مفسرین اور محدثین نے کیا ہے بس اسی سے مسئلہ کا حل ہوگیا۔

دیوبندی: لیکن ہمارے مولویوں نے تو یہ ترجمہ نہیں کیا۔

سنی: تمہارے مولوی تو جاہل ہیں اس لئے کہ نبی عربی کا لفظ ہے اس کا اردو ترجمہ کرنے سے یہ عقیدہ ختم ہوجاتا اس لئے ترجمہ گول کرگئے۔

دیوبندی: مگر پھر بھی میں دیکھوں گا کہ واقعی نبی کا ترجمہ غیب کی خبریں دینے والے کے ہیں یا نہیں۔

سنی: جی بالکل دیکھیں لیکن تم مانو گے نہیں کے اس لئے کہ تم کو قرآن وحدیث سے جتنے بھی دلائل دیئے جائیں اور اگر تمہارے مولوی بڑے گزرے ہیں ان سے علم غیب کا ثبوت دو تو تم فوراً مان جاتے ہو۔

دیوبندی: ہمارے علماء نے اقرار کیا ہے علم غیب کے بارے میں کیا ثبوت ہے تمہارے پاس اس بات کا۔

سنی: تمہاری مستند کتابوں میں براہین قاطعہ مولوی خلیل احمد نے لکھا اور تمام دیوبندیوں کے پیر حاجی امداد اللہ مکی نے شمائم امدادیہ میں لکھا ہے اچھی طرح غور سے پڑھو اور بتاؤ کیا فتویٰ ہے ان پر۔

دیوبندی: بھئی فتویٰ وغیرہ تو مفتی دیں گے میں تو سیدھا سادھا مولوی ہون اگر عقلی دلیل ہے تو بتاؤ۔

سنی: ویسے تو پوری امت کو مارڈالا کافر بنا بنا کر اور اب سیدھے سادھے مولوی بنتے ہو خیر عقلی دلیل بھی دیکھ لو کہ معراج میں حضور علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کو دیکھا اور سب سے بڑا غیب اللہ تعالیٰ ہے جب اس نے اپنے آپ کو نہیں چھپایا تو اور کون سی چیز رہ گئی

جونہیں دکھائی اگر تمہارے پاس عقل نام کی چیز ہے تو مان لو۔

دیوبندی: مگران واقعات کا کیا کریں جس میں حضور علیہ السلام نے جبرائیل سے پوچھا یہ کیا ہے اگر غیب کا علم ہوتا تو کیوں پوچھتے بس یہ بات دماغ میں بار بار آتی ہے۔

سنی: ارے پوچھنے سے یہ لازم نہیں آتا کہ علم غیب نہیں ہے بلکہ امت کو تعلیم دینے بھی مقصود ہے خود تو معلوم ہے اگر پوچھتے نہیں تو ہم کو کیسے پتہ لگتا۔ دیکھو استاد شاگرد سے سوال پوچھتا ہے اس کا مطلب یہ تو نہیں کہ استاد کو پتہ نہ ہو اور پھر خود اللہ تعالیٰ فرشتوں سے پوچھتا ہے کہ کہاں سے آرہے ہو تو کیا اللہ کو بھی معلوم نہیں نعوذ باللہ اپنی عقل کا علاج کراؤ۔

دیوبندی: تمہاری باتیں سے میں بڑا متاثر ہوا ہوں اور ٹھنڈے دل سے سوچنا چاہتا ہوں بعد میں بات کروں گا۔

سنی: اللہ تعالیٰ تم کو توفیق دے مسلک حق اہل سنت و جماعت کو سمجھنے کی اور ماننے کی اس تمام گفتگو سے یہ فائدہ ہوا کہ جب ان کے مولویوں سے دلیل دکھاؤ تو مان جاتے ہیں بلکہ بھاگ جاتے ہیں بس یہ نسخہ آزمودہ اور فائدہ مند ہے اور ہر جگہ کارآمد ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ۔

اور کوئی غیب کیا تم سے کہاں ہو بھلا
جب خدا ہی نہ چھپا تم پر کروڑوں درود

☆......☆......☆

سُنّی اور دیوبندی

موضوع: حاضر وناظر

سنی: سب سے پہلے ہم اہلِ سنت و جماعت اپنے عقیدے کی وضاحت کردینا ضروری سمجھتے ہیں کہ حضور علیہ السلام اپنی حیات ظاہری میں اور وصال کے بعد قبر انور

میں سے ساری کائنات کو ملاحظہ فرماتے ہیں۔ اور جب چاہیں جہاں چاہیں۔ اپنی زیارت کراسکتے ہیں اور ایک وقت میں لاکھوں کروڑوں کو بھی زیارت کراسکتے ہیں۔ اس طرح حاضر وناظر مانتے ہیں ہم۔

دیوبندی وھابی: بات یہ ہے کہ اللہ بھی حاضر وناظر اور رسول اللہ ﷺ بھی حاضر و ناظر یہ تو شرک وکفر ہے برابر ہونے کی وجہ سے۔

سنی: تم نے وضاحت پر غور نہیں کیا اور صرف الفاظ ایک جیسے ہونے کی وجہ سے فتویٰ لگادیا تو پھر بتاؤ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں اپنے لئے رؤف رحیم کریم کے لفظ استعمال کئے ہیں اور یہی الفاظ اپنے محبوب کیلئے بھی قرآن میں استعمال کئے ہیں۔ فرق بیان کرو۔

دیوبندی: وہ تو اصل میں ذاتی اور عطائی کا فرق ہے کہ اللہ تعالیٰ رحیم ہے بذات خود اور نبی علیہ السلام کو اللہ نے رحیم بنایا ہے۔

سنی: یہی ہم کہتے ہیں۔ جو جواب تمہارا وہی جواب تمہارا اس لئے اپنا فتویٰ واپس لو اور توبہ کرو اور مسلمانوں کو کافر بنانے سے باز آؤ۔

دیوبندی: لیکن تمہارا عقیدہ بھی عجیب ہے ہماری عقل میں نہیں آتا تم حاضر وناظر جسم کے ساتھ مانتے ہو۔

سنی: اپنی عقل کا علاج کراؤ اور جھوٹ مت بولو۔ ہم جسم کے ساتھ ہر جگہ حاضر وناظر نہیں مانتے بلکہ روحانی طور سے مانتے ہیں۔

دیوبندی: قرآن میں تو آیت ہے اس کا ترجمہ حاضر وناظر بنتا ہے لفظ حاضر وناظر تو موجود نہیں ہے۔ قرآن میں اللہ کیلئے۔

سنی: بس اسی طرح قرآنِ کریم میں لفظ شاہد موجود ہے جس کا معنی حاضر وناظر بنتا ہے اور یہ حضور علیہ السلام کیلئے استعمال ہوا ہے۔

دیوبندی: لیکن شاہد کے معنی تو گواہ کے ہیں۔تم نے حاضر وناظر کر دیئے یہ تو ظلم ہے۔

سنی: قرآن وحدیث سے عربی لغت سے شاہد کے معنی حاضر کے ہیں بلکہ تمہارے مولویوں نے بھی شاہد نے معنی حاضر کیلئے ہیں۔

دیوبندی: ہمارے علماء نے شاہد کے معنی حاضر کہاں لکھے ہیں حوالہ دو بغیر حوالے کے میں تمہیں چھوڑوں گا نہیں۔

سنی: اسی لئے ہم کہتے ہیں کہ تم قرآن وحدیث کو نہیں مانتے مگر اپنے مولوی کی بات آجائے تو مان جاتے ہو بلکہ بھاگ جاتے ہو اٹھاؤ اپنے مولوی کی نماز کی کتاب جس میں جنازے کی دعا ہو اس میں شاہد کے معنی حاضر لکھے ہوئے ہیں۔کیا خیال ہے جواب دو۔

دیوبندی: سمجھ میں نہیں آتا کہ کروڑوں جگہ حاضر وناظر کیسے ہو سکتے ہیں۔

سنی: پہلے تو علماء حق سورج کی مثال دیتے تھے ایک سورج اور کروڑوں جگہ سے نظر آتا ہے اور میرے آقا تو سراجاً منیرہ کی شان والے ہیں اور اس دور میں ٹیلی ویژن نے مسئلہ اور آسان کر دیا سمجھنے کیلئے کہ ایک عمران خان کرکٹ کا میچ کھیلتے ہیں کروڑوں جگہ نظر آتا ہے انسان کا کمال تم نے مان لیا اور جس کو اللہ نے طاقت دی ہو اس کو بھی مان لو۔ بلا تشبیہ مثال ہے۔

دیوبندی: لیکن تم جو حاضر وناظر سمجھ کر پکارتے ہو بس یہ غلط ہے۔

سنی: تو پھر تھانوی نے اور نانوتوی نے دیوبندی علماء نے جو پکارا ہے ان کی قبر پر جا کر پوچھو کہ کیا سوچ کر پکارا تھا۔

دیوبندی وھابی: ایک ہمارے مولویوں نے بیڑا غرق کر دیا ہم ہر دلیل کا جواب دے سکتے ہیں مگر اپنے مولویوں کو کیا کریں۔

سنی: تو پھر اپنے مولویوں کا مسلک چھوڑ کیوں نہیں دیتے جن کا عقیدہ گھر کے اندر کچھ ہو اور گھر کے باہر کچھ اور ہو بلکہ رشید احمد گنگوہی کی کتاب میں ہے کہ پیر کی روح اپنے مرید

کے پاس ہوتی ہے جہاں بھی مرید چلا جائے دور ہو یا نزدیک۔ (امداد السلوک، کتاب صفحہ ۱۰)

دیوبندی: ہمارے مولوی کی بات مت کرو۔ یہ بتاؤ اگر حضور علیہ السلام حاضر و ناظر ہیں تو مدینے کیوں جاتے ہو۔

سنی: جب اللہ حاضر و ناظر ہے تو خانہ کعبہ میں کیوں جاتے ہو جو جواب تمہارا وہی جواب ہمارا، الزامی سوال کا الزامی جواب۔

☆......☆......☆

سُنّی اور دیوبندی

یارسُول اللہ کے موضوع پر

سنی: ہم اہلسنت و جماعت کے پاس قرآن و حدیث اجماع امت اور عقلی طور پر ہزاروں ثبوت موجود ہیں

دیوبندی وھابی: ہم اس لئے فتویٰ لگاتے ہیں کہ قرآن کریم میں اللہ کے سوا پکارنا منع ہے۔

سنی: کیا قرآنِ کریم میں سے تم کوئی آیت دکھا سکتے ہو جس میں یارسول اللہ پکارنا منع ہو تو لائیے پیش کرو کونسی آیت ہے۔

دیوبندی: خاموش ہے کہ پورے قرآن میں یا حدیث کے ذخیرے میں منع کرنے کی کوئی دلیل نہیں۔

سنی: اگر واضح ثبوت ہے تو پیش کرو ہم کو کیا ضرورت ہے کہ ہم قرآن و حدیث کی مخالفت کریں لیکن ثبوت دو۔

دیوبندی: لیکن صحابہ نے زندگی میں پکارا تم دور سے کیوں پکارتے ہو۔

سنی: کتنے صحابہ کرام سے ثبوت پیش کروں دور سے پکارنے کا۔ بلکہ تمہارے اکابر

علماء سے بھی ثبوت ہے دور سے پکارنے کا۔

دیوبندی: ہمارے علماء نے محبت سے پکارا ہے اس لئے ان پر کوئی فتویٰ نہیں لگے گا۔

سنی: سبحان اللہ تمہارے علماء کا محبت میں کفر وشرک کرنا جائز ہو گیا تو جناب ہمارے لئے بھی یہ قانون محبت بنالو جھگڑا ختم کرو۔ اور اپنے فتوے واپس لو اعلانیہ توبہ کرو کہ محبت میں سب برابر ہیں۔ اگر نہیں تو لگاؤ فتویٰ تھانوی اور نانوتوی پر بھی۔ تھانوی نے اپنی کتاب نشر الطیب میں اور نانوتوی نے قصائد قاسمی میں یا کے الفاظ سے پکارا ہے۔

دیوبندی: اصل میں قریب سے پکارنا چاہئے اب جیسے کوئی قبر انور پر جائے تو یا رسول اللہ پکارے دور سے مت پکارو۔

سنی: چلو اس کا ثبوت دے دو کہ دور سے مت پکارو۔ ارے جاہلوں کفر وشرک دور سے ہو یا نزدیک سے برابر ہے اپنی طرف سے قید مت لگاؤ۔

دیوبندی: بھئی مطلب یہ ہے کہ یا لگانے سے سامنے موجود ہونا ضروری ہے اور سامنے ہیں نہیں اس لئے مت پکارو۔

سنی: جب تم نماز کی التحیات میں پڑھتے ہو ایھا النبی جن کا معنی ہے اے نبی! اس وقت کیا سوکر پڑھتے ہو نماز میں تو کہہ دیا یا نبی نماز کے بعد کہہ دینا جائز ہے۔ وہ دن دور نہیں جب ہر شخص گریبان پکڑ کر پوچھے گا بتاؤ کیا سوچ کر یا نبی پڑھا تھا۔

دیوبندی: ہم تو معراج کی حکایت سمجھ کر پڑھتے ہیں کہ ایسا واقعہ ہوا تھا اور بس۔

سنی: تمام محدثین نے حکایت سمجھ کر پڑھنے سے منع کیا ہے اب یا تو یہ مت پڑھا کرو تب بھی نماز نہیں ہوگی۔ اور پڑھو گے تب بھی نماز نہیں ہوگی۔ کیوں کہ تم یا کے منکر ہو تمہاری نماز تمہارے منہ پر ماردی جائے گی۔ اس بات کا جواب دنیا کا کوئی دیوبندی ہم کو دیدے۔

دیوبندی: ہم تو یَا حَیُّ یَا قَیُّوم مانتے ہیں پڑھتے ہیں اور اپنی نشانی بنالی ہے مسجدوں

پر بھی لکھ دیتے ہیں ثبوت کے ساتھ کرتے ہیں۔

سنی: اچھا چلو پورے قرآن میں سے کہیں یا حیّ یا قیوم لکھا ہوا دکھا دو ہم بھی دیکھیں تمہارے پس کیا ثبوت ہے۔

دیوبندی: خاموش ہے کہ پورے قرآن میں یا حی یا قیوم کا الفاظ نہیں ہے۔ اب بغلیں جھانکنے لگے کیا کریں۔

سنی: تمہارے مولویوں نے تو اپنے پیر کو مرنے کے بعد دور سے پکارا ان پر کیا فتویٰ ہے جواب دو۔

دیوبندی: تم یا رسول اللہ کی جگہ یہ کہہ لیا کرو محمد رسول اللہ کیوں کہ یا رسول اللہ کہنے میں رسول تین سو تیرہ ہیں پتہ نہیں تم کس رسول کو پکار رہے ہو۔

سنی: جب تمہارا بیٹا ابا جان کہا کرے تو تم اس کو کہنا کہ بیٹا ابا جان تو بہت ہیں دنیا میں میرا نام لو پتہ نہیں تم کس ابا کو پکار رہے ہو۔ ارے جاہل جب امتی اپنے نبی کو پکارے گا تو خود بخود پتہ لگ جائے گا کہ اپنے نبی اور رسول کو پکار رہا ہے۔ تم کو ابھی تک یہ بھی نہیں پتہ کہ تمہارے رسول کون سے ہیں۔

دیوبندی: میں تو مسئلہ واضح کر رہا تھا مگر تم نے مثال ایسی دی ہے کہ میرا باپ بھی جواب نہیں دے سکتا۔ لاجواب کر دیا تم نے۔

سنی: رسول تو تین سو تیرہ ہیں اور نبی ایک لاکھ چوبیس ہزار کی روایت ہے نماز میں یا نبی کہتے ہو بتاؤ کس نبی کو کہتے ہو نام لیا کرو۔

دیوبندی: بھئی کوئی ایسی مثال دے دو کہ جس سے حاضر ہونے کا واضح ثبوت ہو تو ہم بھی مان لیں گے اور یا رسول اللہ کہیں گے۔

سنی: دیکھو تمہاری تمام کتابوں میں لکھا ہوتا ہے حضور علیہ السلام یا حضور ﷺ اب حضور لفظ ہے جمع کا اور اس کا معنی ہے حاضر جب حاضر لکھ دیا تو مان لو ورنہ اپنی کتابیں بیچ

چوراہے میں رکھ کر جلا دو کہ ہم لکھتے ہیں حاضر مگر مانتے نہیں ہیں۔

دیوبندی: تم نے یہ دلیل دے کر مجھے سوچنے پر مجبور کر دیا کہ جس کا انکار نہیں ہو سکتا واقعی حضور علیہ السلام کا لفظ تمام کتابوں میں ہے۔

سنی: ابھی توبہ کا دروازہ کھلا ہے اپنے باطل مسلک سے توبہ کرلو دنیا چھوٹتی ہے تو چھوٹ جائے مگر اللہ کے محبوب کا دامن نہ چھوٹنے پائے اب تو کہہ دو یا اللہ مدد یا رسول اللہ مدد ہمارا کام بتا دینا ہے تم چاہے مانو یا نہ مانو۔

☆......☆......☆

سُنی اور شیعہ

مَوضُوع

حق اور باطل کی پہچان

سُنّی: تم لوگ قرآن کو مکمل اور محفوظ کیوں نہیں مانتے جبکہ اس کی حفاظت اللہ نے اپنے ذمے لی ہے۔

شیعہ: ہم قرآن پاک مکمل تیس پارے اور محفوظ مانتے ہیں یہ الزام ہے ہم لوگوں پر۔

سُنّی: تو جو قرآن کو مانے وہ صحابہ کی شان کو مانے لیکن تم لوگ صحابہ کو تبرا کرتے ہو یہ تو صاف قرآن کا منکر ہونا ہوا۔

شیعہ: ہم صحابہ کو مانتے ہیں یہ ہم پر دوسرا الزام ہے۔ اصل میں ہمارے بتیس فرقے ہیں اگر کوئی صحابہ کا منکر ہے تو ہمیں کیا کچھ فرقے ایسا کرتے ہیں۔

سُنّی: اگر واقعی تم صحابہ کو مانتے ہو تو ابو بکر صدیق، عمر فاروق اور عثمانِ غنی رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو بھی مانتے ہو اور تم جس کو مانتے ہو اس کا نام اپنی اولاد پر رکھتے ہو تو کیا تم دکھا سکتے ہو کہ تین نام تم نے اپنی اولاد کیلئے پسند کیے ہوں۔

شیعہ: خاموش ہے۔ اگر کسی اور شیعہ کے پاس اس کا جواب ہے ہو اور اس نے یہ نام اپنی اولاد کے رکھے ہوں تو ہم کو بتادے۔

سُنّی: قرآن میں ازواجِ مطہرات کو ام المومنین نے فرمایا۔ یعنی مومنوں کی ماں تم ان کو بھی ماں تسلیم نہیں کرتے۔

شیعہ: ہم مانتے ہیں کیوں کہ قرآن کا فیصلہ ہے ہمیں تسلیم ہے۔

سُنّی: اچھا ابھی پتہ لگ جاتا ہے سچ اور جھوٹ کا یہ دو نام سیدہ عائشہ اور سیدہ حفصہ کے کسی شیعہ نے رکھے ہوں اگر سچے ہو تو یہ نام رکھ کر دکھاؤ۔

شیعہ: تم اتنا گھما کر باتیں کر رہے ہو آخر تم چاہتے کیا ہو۔

سُنّی: ارے جناب میں سیدھی سادھی گفتگو کرنا چاہتا ہوں کہ جو تم مانتے ہو تو اس کی خلاف ورزی کیوں کر رہے ہو۔

شیعہ: اصل میں کچھ صحابہ نے ایسی باتیں کیں تھیں۔ جس سے ہم مطمئن نہ ہوئے بس اور ہم کچھ نہیں کہتے۔

سُنّی: وہ کون سی باتیں ہیں یہ تو ہم بعد میں پوچھیں گے صرف اتنا بتادو کہ صحابۂ کرام سے تمہاری دشمنی ہو تو ہو مگر کلمہ اور اذان نے تمہارا کیا بگاڑا تھا۔ جو تم نے اس میں تبدیلی کردی کلمہ اور اذان تو صحابہ نے نہیں بنائے بلکہ یہ تو براہِ راست اللہ کا حکم تھا۔

شیعہ: تم کسی اور وقت آنا میں تم کو اس کی وجہ بتاؤں گا بلکہ جو ہم اذان دیتے ہیں اور کلمہ پڑھتے ہیں ہمارے پاس اس کا ثبوت موجود ہے۔

سُنّی: اچھا پھر تو میں ضرور آؤں گا لیکن اتنا اور بتادو کہ تم میں کوئی ولی اللہ ہے اگر ہے تو ہمیں بتادو جس میں ولی ہوگا وہ جماعت سچی ہوگی۔

شیعہ: ویسے تو بہت سارے ولی ہیں ہم شیعہ میں اب میں تم کو کتنے نام گنواؤں ہاں ایک نام لال شہباز قلندر یہ پکے شیعہ تھے۔

سُنّی: یہاں تو تم پھنس گئے شیعہ حضرات نے سہون شریف کے مزار کے آس پاس کی زمین خرید لی اور روزانہ ماتم اور مجلس وغیرہ کرتے رہتے ہیں اور لوگوں کو یہ تاثر ملتا ہے کہ شاید لال شہباز قلندر شیعہ تھے مگر جب ان کا اصل نام دیکھو جو کہ عثمان ہے پتہ چلا وہ بھی سنی تھے۔

شیعہ: میں ایک سوال کرتا ہوں تم وہ بتاؤ کہ پورا کلمہ قرآن میں ہے تو مجھے دکھاؤ۔

سُنّی: اگر تم پورا قرآن مان لو تو میں پورا کلمہ قرآن سے نکال کر دکھانے کو تیار ہوں اور پھر وہی کلمہ پڑھنا جو قرآن سے ثابت ہے۔

شیعہ: ہم تو یہ کہتے ہیں کہ علی شیر خدا سے زیادہ سچا کون ہے حدیث ہے جدھر علی ادھر حق ہے بس حق ہم شیعہ کے ساتھ ہے علی بھی شیعہ اور ہم بھی۔

سُنّی: یہ حدیث تو ہم بھی جانتے ہیں جہاں علی مُشکل کُشاء ہیں حق بھی وہیں ہے۔ چلو جھگڑا ختم کر دیتے ہیں اس بات پر کہ تم علی شیر خدا کا فرمان دکھاؤ کسی بھی کتاب سے مگر ہو علی شیر خدا رضی اللہ عنہ کا فرمان کہ آپ نے فرمایا میں شیعہ ہوں۔ فقیر محمد جہانگیر نقشبندی بقلم خود لکھ کر دے رہا ہوں کہ میں شیعہ ہو جاؤں گا۔ لاؤ فرمانِ علی دکھاؤ۔

شیعہ: تم اپنی زبان اور تحریر پر قائم رہنا میں دکھانے کو تیار ہوں علی کا فرمان مگر کل آنا میں دکھاؤں گا۔

سُنّی: میں قائم ہوں اور تحریر لکھ کر دے چکا ہوں اور میں کل ضرور آؤں گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

شیعہ: [illegible] ملاقات ہوئی تو اس نے کہا کہ ایک بات بتاؤ کہ حدیث کا حکم زیادہ ہے یا علی شیر خدا کا فرمان زیادہ ہے۔

سُنّی: ارے جناب حدیث کی تو بات نہیں ہو رہی بات علی کے فرمان کی ہے میں تم سے حدیث نہیں مانگ رہا بلکہ علی شیرِ خدا کا فرمان دکھاؤ۔

☆.....☆.....☆

سُنّی اور قادیانی

سچ اور جھوٹ ہونے کا فیصلہ

سُنّی: ہم اہلِ سنت و جماعت کے نزدیک مرزا قادیانی ختمِ نبوت کا منکر ہے وہ اور اس کے ماننے والے کافر ہیں۔

قادیانی: ہم بھی تو حضور علیہ السلام کی ختم نبوت کے قائل ہیں۔

سُنّی: سنی جھوٹ بولتے ہو دھوکہ دیتے ہو۔ اور وہ بھی سنیوں کو جو تمہاری ابتداء انتہاء سے واقف ہیں۔ اس لئے ہے کہ مرزا کی امت دو گروہ میں تقسیم ہوگئی ایک وہ جو مرزا قادیانی کو نبی مانتے ہیں۔ (حوالہ حقیقۃ النبوۃ) اور دوسرے لاہور احمدی مرزا کو نبی نہیں مانتے (حوالہ النبوۃ فی الاسلام) یہ ہے امت مرزا کی جس کو مرزا کی نبوت میں شک ہے۔

قادیانی: ہمارے پاس ایسے دلائل ہیں جس کا کسی کے پاس جواب نہیں ہے۔

سُنّی: تمہارے دلائل کی بات تو بعد میں کریں گے تم صرف یہ بتادو کہ مرزا کو نبی مانتے ہیں یا خدا مانتے ہو؟ خود مرزا نے خدا ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ دیکھو۔ اور یقین کرلیا کہ میں واقعی اللہ ہوں اور پھر میں نے آسمان بنایا اور زمین بنائی۔ (حوالہ کتاب، آئینہ کمالات) اب بتاؤ تم جھوٹے ہو یا مرزا جواب دو۔

قادیانی: یہ کتاب تو ہماری ہے مگر یہ بات میں نے اس میں نہیں پڑھی۔

سُنّی: بھئی یہ کتاب تمہارے سامنے موجود ہے اب پڑھ لو اور جواب دو۔

قادیانی: جس کے پیروں سے زمین نکل گئی تھی اب خاموش ہے کہ کس کو جھوٹا کہے۔

سُنّی: دوسری بات کا جواب دو مرزا مرد تھا یا عورت؟

قادیانی: ارے بھائی یہ بھی کوئی پوچھنے کی بات ہے مرزا مرد تھا اور شادی شدہ تھا۔

سُنّی: مرزا کا عورت ہونے کا دعویٰ۔ لکھا ہے کہ مریم کیطرح عیسیٰ کی روح مجھ مین

ڈالی گئی اور مجھے حاملہ کر دیا گیا۔ (حوالہ کشتی نوح مرزا کی کتاب) اب بتاؤ حاملہ عورت ہوتی ہے یا مرد جواب دو اب تم بھاگنے کی کوشش مت کرو آج فیصلہ ہو جائے گا حق پر کون ہے اور باطل پر کون ہے۔

قادیانی: میں اپنی کتابیں گھر چھوڑ آیا ہوں اس میں سے دیکھ کر جواب دوں گا۔

سُنّی: مناظرہ تم یہاں کر رہے ہو اور کتابیں گھر چھوڑ آئے ہو سبحان اللہ۔

قادیانی: میں نے بڑے بڑے مولویوں کو بھگا دیا مگر یہ باتیں مجھ سے کسی نے نہیں کیں۔

سُنّی: خواب میں بھگایا ہو گا اب تم کو کونسی کتاب چاہئے میں دیتا ہوں۔

قادیانی: کیا تمہارے پاس ساری کتابیں ہیں ہماری لاؤ دکھاؤ۔

سُنّی: بھئی ساری تو نہیں ہیں مگر جن کے حوالے دیئے ہیں وہ موجود ہیں دیکھو۔

قادیانی: پھٹی پھٹی آنکھوں سے اپنی کتابیں دیکھ رہا تھا اور خاموش بت بنا ہوا بیٹھا تھا۔

سُنّی: اگر تم جواب نہیں دیتے تو میں تمہارے مرزا سے فیصلہ کرا دیتا ہوں۔

قادیانی: اب اسکی جان میں جان آئی کہنے لگا مجھے مرزا کا فیصلہ منظور ہے۔

سُنّی: تو پھر غور سے سنو مرزا نے لکھا ہے کہ جھوٹ بولنا اور گوہ کھانا ایک برابر ہے۔ (حقیقۃ الوحی) ارے مرزائی صاحب تم کو گرمی کے موسم میں سردی کیوں لگ رہی ہے اب تو تمہارے منہ سے آواز ہی نہیں نکل رہی دل میں سوچ رہے ہو کہ مرزا کا دعویٰ خدا کا جھوٹ ہے عورت ہونے کا دعویٰ جھوٹ ہے اور اتنا گوہ کھایا جھوٹ بول کے کہ موت بھی آئی تو پاخانے میں آئی۔ ڈرو اللہ کی پکڑ سے اور عبرت حاصل کرو اور میرے آقا کی ختم نبوت پر ایمان لے آؤ دنیا کے عذاب سے بچ جاؤ گے اور آخرت کے عذاب سے بھی ارے جاتے کہاں ہو یہ اپنی جوتیاں تو لیتے جاؤ۔ مگر مرزائی نے پلٹ کر بھی نہیں دیکھا اور رفوچکر ہو گیا۔

☆......☆......☆

جماعتی، مودودی اور سُنّی

موضوع

کیا مسٹر مودودی گستاخ تھے؟

سُنّی: مسٹر مودودی نے تفہیم القرآن میں اللہ تعالیٰ کی شان میں عیب لگایا ہے اور یہ گستاخی ہے ترجمہ اٹھا کر دیکھ لو۔

جماعتی: الزام تو سب لگاتے ہیں مگر جماعتِ اسلامی کے امیر مودودی گستاخ کوئی بھی ثابت نہ کر سکا۔

سُنّی: مودودی نے ترجمہ قرآن میں اللہ تعالیٰ کو مذاق کرنے والا، چال چلنے والا، بھولنے والا اور دھوکہ دینے والا لکھا ہے یہ گستاخی ہے۔

جماعتی: یہ ترجے لفظی ہیں اور عقل کے مطابق درست ہیں مطلب یہ کہ یہ ترجمہ ہے مگر ہم اللہ کو عیب والا نہیں مانتے۔

سُنّی: جب اللہ کو عیب والا نہیں مانتے تو عیب والا ترجمہ کیوں کیا اس طرح تو تم جماعت غیر اسلامی ہوئے کہ ایسا ترجمہ اسلام سے خراج کر دیتا ہے۔ دوسری گستاخی۔ مودودی نے لکھا کہ۔ قرآنِ کریم نجات کیلئے نہیں ہے بلکہ ہدایت کیلئے کافی ہے۔ (حوالہ تفہیمات صفحہ ۲۱۲)۔

جماعتی: میں یہ کتاب میں دیکھ کر جواب دونگا۔

سُنّی: تیری گستاخی۔ یہ کانا دجال وغیرہ افسانے ہیں۔ جن کی کوئی شرعی حیثیت نہیں ہے۔ (حوالہ رسائل وسائل صفحہ ۲۶) کیوں بھئی حدیث کو افسانہ کہنا اور انکار کرنا یہ گستاخی ہے یا نہیں؟ اگر ہم مودودی کی گستاخی کو افسانہ کہہ دیں تو تم قبول کرلو گے۔

جماعتی: تم نے پوری عبارت نقل نہیں کی اگر تم پوری عبارت نقل کر دیتے تو کوئی

اعتراض نہ ہوتا۔

سُنّی: پوری عبارت تو دور کی بات ہے تم پوری کتاب پڑھ لو پھر بھی اس گستاخی کا جواب تم نہیں دے سکتے ہو ورنہ لاؤ ثبوت دو۔

چوتھی گستاخی، مودودی نے لکھا کہ جس طرح عام انسانوں سے بھول چوک اور غلطی ہوتی ہے اسی طرح انبیاء سے بھی ہو سکتی ہے اور یہ ایک لطیف نکتہ ہے کہ اللہ نے بلا ارادہ ہر نبی سے کسی وقت میں اپنی حفاظت اٹھا کر لغزشیں سرزد ہو جانے دی ہیں تا کہ لوگ انبیاء کو خدا نہ سمجھ لیں۔ (رسائل و سائل صفحہ ۲۸) اب کوئی نبی مودودی کے نزدیک ایسا نہیں جو غلطی نہ کرے اور انبیاء کو عام انسانوں کی صف میں لا کر کھڑا کر دیا۔ کیا کوئی جماعتی اپنے مودودی کی غلطیاں بتا سکتا ہے کہ زندگی میں کتنی غلطیاں کیں۔

جماعتی: مسٹر مودودی نے غلطی کی ہی نہیں تو پھر بتاؤں کیا۔

سُنّی: تو پھر تم نے مودودی کو خدا مان لیا کیونکہ جو غلطی نہ کرے وہ خدا ہے اور یہ ضابطہ خود مودودی نے لکھا ہے۔ جواب دو۔ پانچویں گستاخی۔ اب تک کوئی مجدد کامل پیدا نہیں ہوا۔ (حوالہ، تجدیدِ احیاء دین صفحہ ۴۶) مجدد کا انکار حدیث کا انکار ہے اور یہ گستاخی ہے۔

جماعتی: مودودی نے آگے وضاحت کی ہے کہ اصل میں ہر شعبے میں کام کرنے والا ہو عقل اور فطرت اور دنیا کے حالات رفتار کی ضرورت ہے کہ ایسا لیڈر پیدا ہو۔ تا کہ ہر شعبے میں کام کرنے والا مجدد کا مقام پورا ہو سکے جو کہ اب تک خالی ہے۔

سُنّی: پہلے تو مجددی کا مسئلہ پھر مجدد، کامل ہو اب سب کچھ ختم کر کے لکھ دیا کہ وہ لیڈر ہو پتہ نہیں کہ وہ لیڈر ہو یا گیدڑ ہو۔ نہ معلوم مودودی کو حدیث کے ساتھ مذاق کرنے کا شوق کب سے تھا۔

جماعتی: تم نے مودودی کی بات کا مذاق اڑایا ہے میں تم کو زندہ نہیں چھوڑوں گا۔

سُنّی: مودودی حدیث کا مذاق اڑائے تو تم کو پرواہ نہیں مگر مودودی کا مذاق تم برداشت نہیں کر سکتے یہ ہے تمہارا ایمان۔

چھٹی گستاخی مودودی نے لکھا کہ اسلامی اصطلاح میں جس کو فرشتہ کہتے ہیں وہ تقریباً وہی چیز ہے جن کو یونان اور ہندوستان وغیرہ ممالک کے مشرکین نے دیوی اور دیوتا قرار دیا ہے۔ (حوالہ تجدید احیاء دین) اسلام میں فرشتوں کی گستاخی اور انکار کفر ہے۔ اسلام کے کون سے ضابطے سے یہ بات ثابت ہے قرآن وحدیث سے ثبوت دو۔

ساتویں گستاخی مودودی نے امام غزالی مجدد الف ثانی اور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی شان میں بھی گستاخیاں کیں ہیں۔ تجدید احیاء دین اچھا تم یہ بتادو کہ کون سے امام کو مانتے ہو اور کس کی تقلید کرتے ہو اور مودودی کس کا مقلد ہے؟

جماعتی: ارے تم کو اتنا بھی نہیں معلوم کہ ہم امام کو مانتے ہیں اور حنفی طریقہ ہر نماز پڑھتے ہیں۔

سُنّی: مگر مودودی نے تو لکھا ہے کہ میں نے مسلک اہل حدیث کو صحیح سمجھتا ہوں اور نہ حنفیت یا شافعیت ہی کا پابند ہوں رسائل و مسائل صرف اتنا بتادو کہ تم سچے ہو یا امیر جماعتِ اسلامی ظاہر ہے دو میں سے ایک سچا ہوگا۔ کیونکہ ضد جمع نہیں ہوسکتی تو بتاؤ کون ہے؟ دنیا کے جماعتی اور قاضی اس حقیقت کو واضح کریں اور ان گستاخیوں کا جواب قرآن وحدیث سے دیں۔

تیری نسلِ پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تو ہے عینِ نور تیرا سب گھرانہ نور کا

☆......☆......☆

سُنّی اور وہابی

رَفع الیدین کے موضوع پر

سُنّی: کیا تم وہابیوں کے پاس کوئی مرفوع مستند حدیث ہے جس میں رکوع سے پہلے اور بعد رفع الیدین کا حکم ہو۔

وھابی: جی ہاں چار سو سے زیادہ دلائل موجود ہیں اور چالیس کے قریب حدیثیں ہیں۔ پہلی حدیث سے ثبوت جو کہ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ اس میں رکوع سے پہلے اور بعد رفع الیدین کا ذکر ہے۔(ابوداؤد، ابن ماجہ دارمی)

سُنّی: ابوداؤد شریف میں اسی روایت میں یہ بھی کہ جب سجدوں سے سر مبارک اٹھاتے تو رفع الیدین کرتے۔امام بخاری نے جزرفع الیدین میں نقل کیا کہ آپ رکوع اور سجدوں سے سر مبارک اٹھاتے تو رفع الیدین کرتے تھے۔تم وہابی سجدوں میں رفع الیدین کیوں نہیں کرتے سجدوں میں منسوخ ہونے کا حکم دکھاؤ اور آدھی حدیث پر عمل اور آدھی چھوڑ دینا یہ کونسی حدیث میں ہے۔

وھابی: دوسری حدیث حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے اور جو بڑی طویل ہے اور رفع الیدین کا ثبوت ہے(ترمذی ونسائی)

سُنّی: یہ روایت وہابیوں کی انتہائی دلیل ہے جس سے بہت لوگوں کو دھوکہ دیتے ہیں۔ جواب ملاحظہ کرلیں اس روایت میں ایک راوی عبدالحمید بن جعفر ہے اس کو اکثر محدثین نے ضعیف قرار دیا ہے امام ابن حجر فرماتے ہیں یہ تقدیر کا منکر ہے۔(حوالہ تقریب التہذیب صفحہ ۱۹۴)اور امام نسائی نے بھی یہ حدیث منقطع بھی ہے اس لئے اس میں محمد بن عمرو بن عطا نے ابوقتادہ کا زمانہ نہیں پایا۔اس کے متن میں بھی اضطراب ہے کہ راوی کہتا ہے کہ وہاں دس صحابہ تھے اور جب صحابہ کرام کی تعداد اور نام گنے جائیں تو وہ دس

سے زیادہ بنتے ہیں اب بتاؤ اتنی خرابیاں جس میں ہوں وہ ثبوت کیلئے پیش کرنا حماقت ہے اور جس روایت میں راوی ضعیف آجائے وہ وہابیوں کی موت ہے کیوں کہ ان کے مذہب کا دارومدار ان ہی حدیثوں پر ہے۔

وھابی: بے چارہ خاموش ہے کہ اتنی خرابیاں کیسے دور کرے پھر کہتا ہے کہ اچھا تیری دلیل دیکھو۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور علیہ السلام جب نماز شروع فرماتے تو کندھوں تک ہاتھ اٹھاتے اور رکوع کیلئے تکبیر کہتے اور جب سر مبارک اٹھاتے۔

سُنّی: اس روایت پر وہابیوں کو بڑا ناز ہے۔ جواب: یہ حدیث مضطرب ہے کہیں تو آتا ہے رفع الیدین نہیں کرتے تھے اور کہیں آتا ہے کہ سجدوں میں بھی رفع الیدین کرتے تھے۔ (حوالہ مجمع الزوائد)

دوسرا یہ کہ دو رکعتوں سے اٹھ کر رفع الیدین کا ذکر ہی نہیں جیسا کہ مندرجہ بالا پوری روایت میں ہے۔ تیسرا جواب۔ اس روایت کے مرفوع اور موقوف ہونے میں اختلاف ہے۔ حضرت سالم اس کو مرفوع بیان کرتے ہیں اور حضرت نافع اس کو ابن عمر پر موقوف بیان کرتے ہیں۔ امام ابوداؤد نے فیصلہ کر دیا کہ صحیح یہ ہے کہ ابن عمر کا قول ہے اور مرفوع نہیں ہے۔ (سنن ابوداؤد صفحہ ۱۰۸)

چوتھا جواب: وہابیوں نے بھی اپنی تصنیف میں بیہقی کے حوالے سے لکھا۔ ابن عمر ہر تکبیر کے ساتھ رفع الیدین نہ کرنے والوں کو کنکریاں مارتے تھے۔ وہابی مولوی محمد شاکر نے بھی طحاوی کی روایت سے نقل کیا کہ ابن عمر رکوع اور سجود میں رفع الیدین کرتے تھے۔

جواب نمبر پانچ اصول حدیث ہے جو وہابی بھی تسلیم کرتے ہیں کہ جو راوی اپنے عمل کے خلاف کرے تو پہلے کا عمل منسوخ ہوتا ہے۔

نمبر ۶: حضرت ابن عمر نے رفع الیدین کرنا چھوڑ دیا۔ سوائے پہلی تکبیر کے حوالے نوٹ

کرلیں۔ (طحاوی موطا امام محمد، وابن ابی شیبہ۔)

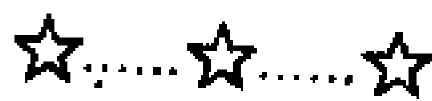
نمبر ۷: یہ تمہارے دلائل فعلی ہیں اور ہمارے قومی اور قولی حدیث کو ترجیح ہوتی ہے۔

وھابی: نے اتنے دلائل اپنی زندگی میں سنے بھی نہیں تھے اور جو حدیث پیش کرتا یا تو راوی ضعیف ہوتا ہے یا سجدوں میں بھی رفع الیدین ہوتا یا پھر راوی کے اپنے عمل کے خلاف ہوتا ہے آخر کہنے لگا تم غوث الاعظم کو اور امام شافعی کو غلط کیوں نہیں کہا ہم کریں تو غلط وہ کریں تو صحیح۔

سُنّی: تمہارے پاس حدیث سے ثبوت ختم ہو گئے جو تم ان کا نام لے رہے ہو غوث اعظم حنبلی اور مقلو تھے امام شافعی مجتہد تھے۔ غوث اعظم بے ایمانوں کی مدد نہیں کرتے۔ کہاں ہیں وہ چار سو دلائل اور چالیس حدیثیں دکھاؤ اگر سچے ہو۔ ایک حدیث دکھادو جس میں چار رکعت کا بیان ہو ایک حدیث ایسی دکھاؤ جس میں پوری نماز سکھائی ہو اور رفع الیدین کا حکم ہو۔

وھابی: چار رکعت کیلئے الگ سے دلیل کی ضرورت نہیں ہے جب ایک رکعت کا ثبوت ہے تو چار بھی ویسے ہی پڑھیں گے۔

سُنّی: ثبوت ایک رکعت کا پڑھتے تم چار ہو یا تو قیاس کے تم منکر ہو حالانکہ ایک رکعت کا ثبوت بھی نہیں ہے تمہارے پاس جو ثبوت تھا وہ تم نے دیکھ لیا کہ تمہارے ہی خلاف ہو گیا سوچو ٹھنڈے دل سے جن کی نماز حدیث سے ہی ثابت نہ ہو وہ بھی کوئی نماز ہے بلکہ مذاق ہے تمام زندہ مردہ وہابیوں سے مطالبہ ایک حدیث چار رکعتوں والی یا نماز سکھانے والی پیش کر کے دکھاؤ۔



سُنّی اور دیوبندی

موضوع

یزید پلید پر مناظرہ

سُنّی: ہم اہلسنت وجماعت کا یزید کے بارے میں نظریہ ہے کہ وہ ظالم بد بخت لعنتی اور جہنمی ہے۔

دیوبندی: تم نے یزید کو بہت غلط کہا ہے آخر وہ کلمہ گو تھا مسلمانوں کا امیر المومنین تھا۔

سُنّی: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے یزید کو امیر المومنین کہنے والے کو بیس کوڑے لگوائے تھے ظاہر ہے وہ ان کے نزدیک اس قابل نہیں تھا۔

دیوبندی: مجھے اپنے باپ کے بارے میں یقین نہیں کہ وہ جنت میں جائے۔ مگر یزید کے بارے میں یقین ہے کہ وہ جنتی ہے۔

سُنّی: ٹھیک ہے ابھی فیصلہ ہو جاتا ہے کہ تم کو کتنا یقین ہے۔ ہاتھ اٹھاؤ اور دعا کرو یا اللہ قیامت کے دن جہاں یزید جائے میں بھی جاؤں۔

دیوبندی: یہ دعا میں نہیں کر سکتا کیونکہ اعمال نامہ میں لکھا جائے گا۔ اور قیامت کے دن ذرہ ذرہ کا حساب ہوگا۔

سُنّی: لیکن تم تو کہتے تھے کہ مجھے یقین ہے اب یقین کہاں گیا کرو دعا تا کہ قیامت کے دن فرشتے عرض کریں گے ایک یزیدی یہ بھی ہے۔

دیوبندی: تمہارا مطالعہ کم ہے کتابوں میں موجود ہے کہ صحابہ نے یزید کی بیعت کی تھی اگر وہ غلط تھے تو صحابہ بیعت نہ کرتے۔

سُنّی: ان ہی کتابوں میں سے دکھانے کو تیار ہوں کہ صحابہ نے بیعت توڑ دی تھی جب

اس نے مکہ اور مدینہ منورہ پر حملہ کا حکم دیا تھا۔ (حوالہ ابن کثیر)

دیوبندی: لیکن امام ابوحنیفہ یزید کے بارے میں خاموش رہے اور تم حنفی ہو کہ فتویٰ لگا رہے ہو کچھ تو خیال کرو۔

سُنّی: امام صاحب دونوں جگہ خاموش رہے تو جو جواب خاموشی کا وہی دوسری خاموشی کا تھا اور ایک مقصد یہ بھی تھا کہ اس کا تذکرہ کرنا نہیں چاہتے تھے۔

دیوبندی: محدثین نے یزید سے روایت کی ہیں اور تعریف کی ہے۔

سُنّی: جھوٹ بولتے ہو حوالہ دو جبکہ امام بخاری نے ۲۱۳ یزید نامی اشخاص سے روایت میں مگر اس یزید پلید کی روایت نہیں لی امام کو نام لینا ہی گوارہ نہ تھا۔

دیوبندی: لیکن خود امام حسین رضی اللہ عنہ نے کہا تھا۔ میں یزید کے ہاتھ میں ہاتھ دینا چاہتا ہوں۔

سُنّی: اے ظالم یہ بات غلط ہے جس کا مکمل ثبوت موجود ہے امام پاک نے یہ کہا تھا کہ مجھے واپس جانے دو یا زمین میں گھوم کر دیکھنے دو کہ لوگوں کا معاملہ کس طرف لوٹتا ہے صرف یہ باتیں کہیں تھیں اگر بیعت ہی کرنا ہوتی تو امام پاک مدینے سے کیوں نکلتے اور کربلا میں بچوں کو کیوں شہید کراتے۔ معلوم ہوا حق کی خاطر سب کچھ قربان کرنا پڑتا ہے۔ (حوالہ ابن کثیر)

دیوبندی: سب سے بڑی دلیل یہ کہ بخاری میں حدیث ہے قسطنطنیہ کی فتح کرنے والے لشکر کو جنتی ہونے کی بشارت ہے اور اس میں یزید شامل تھا اس لئے جنتی ہے۔

سُنّی: اس حدیث کے چند جواب ہیں ایک تو یہ کہ اس کی سند میں راوی تقدیر کے منکر ہیں۔ لہٰذا یہ صحیح نہیں ہے۔

دوسرا جواب یہ ہے کہ اس حدیث میں جو بشارت ہے اس میں یزید تھا یا نہیں اس پر محدثین نے کلام کیا اس لئے یہ مختلف فیہ ہے جو نا قابل قبول ہے۔

تیسرا جواب اگر یہ حدیث ہے تو یہ بھی حدیث ہے کہ جس نے مدینہ والوں کو ڈرایا اس پر اللہ کی لعنت تمام فرشتوں کی لعنت اور تمام انسانوں کی لعنت اور اس کا فرض قبول نہ ہے نفل قبول ہے۔ (حوالہ مجمع الزوائد)

یزید نے مدینے والوں کو ڈرایا بھی قتل بھی کرایا اپنے حوالہ۔

چوتھا جواب یہ ہے کہ اگر یزید کو اس لشکر میں شامل بھی کرلو تو کیا وہ دوسری دلیل کے تحت باہر کیوں نہیں نکل سکتا دیکھو حدیث ہے کہ لا الٰہ الا اللہ وہ جنتی ہے اب بتاؤ اگر کوئی کلمہ پڑھ کر قادیانی ہو جائے کیا پھر بھی جنت میں جائے گا ہرگز نہیں یہ تم بھی مانتے ہو اس لئے یزید نے ایسے کام کئے کہ جہنمی بن گیا اب تم ایڑی چوٹی کا زور لگا لو مگر اس کو جنتی ثابت نہیں کر سکتے۔

دیوبندی: یزید صحابی کا بیٹا تھا فلاں صحابی کا رشتہ دار تھا کسی کا ماموں تھا۔ اور بہت سے خون کے رشتے صحابہ سے تھے ان کا کیا ہوگا۔

سُنّی: یہ تو صحابی کا بیٹا تھا قرآن میں نوح علیہ السلام کا بیٹا بدعمل اور بدعقیدہ تھا اللہ نے اس کو معاف نہیں کیا تو یزید کے عمل تو زیادہ برے تھے۔

دیوبندی: بہر حال امام حسین نے جلیل القدر صحابہ کی بات نہ مانی اور وہی ہوا جس کا ڈر تھا۔

سُنّی: ظالموں یزیدیوں نے تو امام حسین رضی اللہ عنہ کے جسم کو تکلیف پہنچائی اور تم آج تک روح کو تکلیف پہنچا رہے ہو شرم کرو۔

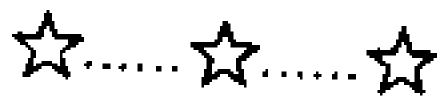
دیوبندی: محرم کے مہینے میں لوگ شادی کرنا حرام سمجھتے ہیں جبکہ شرعی طور پر کوئی پابندی نہیں بلکہ دس محرم کو نکاح کرنا چاہئے۔

سُنّی: بالکل ٹھیک ہے شرعی طور پر کوئی ممانعت نہیں ادب اور محبت کا تقاضہ ہے کہ دس پندرہ دن آگے کرے تو لوگ کہیں گے حرام کی اولاد ہے باپ کا جنازہ تیار ہے اور یہ نکاح

کررہا ہے تو کیا ہم کو اہلبیت عظام سے اتنی سی بھی محبت نہیں اور اگر بالکل محبت نہیں ہے تو اس کو خارجی اور جہنمی ہونا مبارک ہو۔

دیوبندی: لیکن پھر بھی یزید اچھا نیک آدمی تھا میں تو اس کی برائی نہیں کرسکتا تم جانو تمہارا کام جانے۔

سُنّی: تمہیں یزید کی غلامی مبارک ہو ہم کو امام حسین رضی اللہ عنہ کی غلامی مبارک یا اللہ ہمارا خاتمہ امام پاک کے غلاموں میں فرما۔ آمین۔





نَحمدہٗ ونُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الکَرِیم.

اما بعد! زیرِ نظر کتاب بعض مقامات سے سرسری طور پر پڑھی ہے مولانا محمد جہانگیر نقشبندی صاحب نے مضبوط حوالہ جات سے مفید مجموعہ مرتب کیا ہے۔ فرقہ وارانہ اختلافات کے خاتمہ کی ایک یہی واحد صورت ہے کہ توہین آمیز گستاخانہ عبارات سے صدق دل سے توبہ اور رجوع کیا جائے تنقیص الوھیت توہین رسالت نا قابل تاویل اور اجماعی وکفر وضلالت ہیں برادرانِ اہلسنت بالخصوص غیر جانبدارانہ طبقہ کتاب میں مذکورہ حوالہ جات کو بغور دیکھے پڑھے سمجھے اور ان کو معمولی بات نہ سمجھے سچ کو سچ اور جھوٹ کو جھوٹ تسلیم کرنا اہل حق کا شیوہ ہے اللہ تعالیٰ جناب مولانا محمد جہانگیر صاحب نقشبندی کی اس مساعی کو قبول فرمائے اور نافع عوام وخواص بنائے۔ آمین۔

فقط:

مُحَمّد حَسن علیٰ الرَّضویٰ
البریلوی نزیل کراچی
۲۸، شوال ۱۴۱۷ھ



اہلِ سُنّت وجماعت اَور دیوبندی وہابی میں اصَل اختلاف کیا ھیں؟

چند نوجوان ساتھیوں کے اس سوال پر کہ آخر اصل اور بنیادی اختلاف کیا ہیں۔ بس فوراً خیال آیا کہ آنے والی نوجوان نسل کو اس سوال کا جواب مل جائے اور ان لوگوں کو بھی یہ احساس ہو جائے جو یہ کہتے ہیں کہ یہ جھگڑا اور اختلاف مولویوں کا ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ سیاسی اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ یہ پیٹ کا دھندا ہے اور مولویوں کی اپنی ذات کا جھگڑا ہے۔ ان سب باتوں کا جواب اور حقیقت ابھی سامنے آجائے گی ہم تصویر کے دونوں رخ آپ کے سامنے رکھ دیتے ہیں اس طرح دعوتِ فکر کے ساتھ دعوتِ ایمانی بھی ہو جائے گی پھر جس کا دل چاہے مانے اور جس کا دل چاہے نہ مانے۔ کم از کم قیامت میں کوئی یہ بہانہ نہیں کر سکتا کہ یا اللہ مجھے کسی نے بتایا نہیں تھا اگر مجھے پتہ لگ جاتا کہ گستاخ کون ہے اور اہلِ سُنّت کون ہیں تو میں گستاخوں کے جال میں نہ آتا بلکہ اہلِ سُنّت کے ساتھ وابستہ رہتا۔ اور اسی عقیدہ پر مرتا اور جیتا۔

ہم اصل اختلاف کی عبارتیں باحوالہ نقل کرنے کے ساتھ اہلِ سنت کا فیصلہ بھی نقل کر دیں گے۔

دیوبندی عبارت: اللہ کو پہلے سے کوئی علم بھی نہیں ہوتا کہ (بندے) کیا کریں گے بلکہ اللہ کو ان کے کرنے کے بعد معلوم ہوگا۔ (مولوی حسین علی تفسیر بلغۃ الحیران)

اہل سنت کا فیصلہ: کہ علمِ الٰہی کا منکر خارج از اسلام ہے۔

دیوبندی عبارت: کذب (جھوٹ) داخل تحت قدرت باری تعالیٰ ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ)

اہل سنت کا فیصلہ: کہ جھوٹ کو ممکن ماننا ایسا عقیدہ کفر خالص ہے اللہ ہر عیب کے

امکان سے بھی پاک ہے۔

دیوبندی عبارت: شیطان وملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی۔ فخر دو عالم کی وسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے۔ (خلیل احمد انبیٹھوی، براہین قاطعہ)

اہل سنت کا فیصلہ: کہ حضور ﷺ کی وسعت علم کی نفی کرنا بدترین گستاخی ہے جو کہ کفر ہے۔

دیوبندی عبارت: نبی کریم ﷺ کے متعلق لکھنا کہ مجھ کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں۔ (براہین قاطعہ)

اہل سنت کا فیصلہ: ایسی بے اصل روایت سے حضور کے کمالات کا انکار کرنا بدترین جہالت وضلالت ہے۔

دیوبندی عبارت: نماز میں حضور علیہ السلام کا خیال لانا گدھے اور بیل کے خیال سے بھی بدتر ہے۔ (صراط مستقیم)

اہل سنت کا فیصلہ: ایسا کہنے والے گستاخ ہیں، جہنمی اور ملعون ہیں ایسی عبارت سے مومن کی روح کانپ جاتی ہے۔

دیوبندی عبارت: لفظ رحمۃ اللعلمین صفت خاصہ رسول اللہ ﷺ کی نہیں ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ)

اہل سنت کا فیصلہ: یہ صفتِ خاص ہے اور اس کا انکار کرنا حضور ﷺ کی شان کو گھٹانا ہے۔ جو گستاخی ہے۔

دیوبندی عبارت: اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی ﷺ بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔ (قاسم نانوتوی۔ تحذیر الناس)

اہل سنت کا فیصلہ: فرق ضرور آئے گا جیسے بفرض محال کوئی دوسرا خدا مان لے تو توحید میں فرق آئے گا۔ جو اس فرق کا منکر ہے توحید نہ سمجھا اور نہ ختم نبوت پر ایمان لایا۔ بلکہ منکر ختم نبوت ہے۔

دیوبندی عبارت: کلمہ شریف میں تھانوی کا نام لینے والے کو تھانوی نے جواب دیا کہ

اس واقعہ میں تسلی تھی کہ جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو وہ بعونہ تعالیٰ متبع سُنّت ہے
رسالہ الامداد۔

اہل سنت کا فیصلہ: کلمہ شریف کو بدلنا کفر ہے اور جو اس پر راضی ہو وہ بھی جہنمی ہے
توبہ کرنا فرض ہے۔

دیوبندی عبارت: حضور علیہ السلام کے متعلق لکھنا کہ میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے
والا ہوں۔ (تقویۃ الایمان)

اہل سنت کا فیصلہ: کہ حضور پر یہ افترا ہے اور یہ گستاخی ہے ایسا کہنے والا ملعون ہے۔

دیوبندی عبارت: رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔ (تقویۃ الایمان)

اہل سنت کا فیصلہ: حضور علیہ السلام کے چاہنے سے قبلہ بدل دیا اور چاہنا کس کو کہتے
ہیں۔ انکار کرنے والا ملعون ہے۔

دیوبندی عبارت: سب انسان آپس میں بھائی ہیں۔ جو بڑا بزرگ ہو وہ بڑا بھائی سو اس
کی بڑے بھائی کی سی تعظیم کیجئے۔ (تقویۃ الایمان)

اہل سنت کا فیصلہ: بڑے بزرگ انبیاء ہیں جو اپنی امتوں کے روحانی باپ ہیں۔ ان
کو بڑا بھائی کہنا اور بڑے بھائی کی طرح تعظیم کرنا جیسے الفاظ بدترین گستاخی ہے اور جہنمی
اور ملعون بنتا ہے۔

دیوبندی عبارت: حضور علیہ السلام کی حدیث آنکھ سوتی تھی دل نہیں سوتا۔ یہ حدیث
دجال پر چسپاں کردی۔ (قاسم نانوتوی۔ آب حیات)

اہل سنت کا فیصلہ: حضور علیہ السلام کے خصوصی اوصاف دجال کیلئے ثابت کرنا
بدترین گستاخی ہے۔

دیوبندی عبارت: ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے۔
(تقویۃ الایمان)

اهل سنت کا فیصله: انبیاء اولیاء اللہ کی بارگاہ میں عزت والے ہیں چمار اور ذلیل کہنے والا خود ہوگا اور یہ بدترین گستاخی ہے۔

دیوبندی عبارت: ملائکہ اور رسولوں کو طاغوت بولنا جائز ہے۔ (بلغۃ الحیران)

اهل سنت کا فیصله: ملائکہ اور رسولوں کی توہین کرنے والا خارج از اسلام ہے۔

دیوبندی عبارت: ہر قسم سے نبی کو معصوم ہونا ضروری نہیں۔ (تصفیۃ العقائد)

اهل سنت کا فیصله: انبیاء ہر قسم کے معاصی سے علی العموم معصوم ہیں اور ناموس رسالت پر بدترین حملہ ہے۔

دیوبندی عبارت: انبیاء اپنی امت سے اگر ممتاز ہوتے ہیں تو علوم ہی میں ہوتے ہیں۔ باقی رہا عمل اس میں بسا اوقات بظاہر امتی مساوی ہوجاتے ہیں بلکہ بڑھ جاتے ہیں۔ (تحذیرالناس)

اهل سنت کا فیصله: انبیاء جس طرح علم میں ممتاز ہیں اسی طرح عمل میں بھی پوری امتیازی شان رکھتے ہیں لہٰذا اس امتیاز کا منکر بدترین گستاخی کا مرتکب ہے۔

دیوبندی عبارت: ادخلو الباب سجدًا باب سے مراد مسجد کا دروازہ ہے جو کہ نزدیک تھی اور باقی تفسیروں کا جھوٹ ہے۔ (بلغۃ الحیران)

اهل سنت کا فیصله: اہلِ سُنّت کی تفاسیر کو جھوٹ کہنے والا خود سب سے بڑا جھوٹا ہے۔

دیوبندی عبارت: حضور علیہ السلام نے بی بی زینب رضی اللہ عنہما سے بغیر عدت نکاح کرلیا۔ (بلغۃ الحیران)

اهل سنت کا فیصله: یہ افترا ہے حضور علیہ السلام پر اور بارگاہ رسالت کا سخت ترین دشمن اور بدترین گستاخی ہے۔ جبکہ حضور علیہ السلام نے عدت پوری ہونے کے بعد نکاح کیا۔ (مسلم شریف)

ناظرین کرام! یہ چند گستاخانہ عبارتیں پیش کردیں جبکہ بے شمار گستاخانہ عبارتیں اور بھی ہیں۔ اگر کوئی ان کو بھی گستاخی نہ مانے تو باقی کو کیسے مانے گا۔

لہٰذا ہم نے تصویر کے دونوں رخ آپ کے سامنے پیش کر دیئے۔ اب آپ کو اختیار ہے جسے چاہیں پسند فرمائیں۔

دین میں زبردستی نہیں۔ ان گستاخانہ عبارتوں کی وجہ سے اصل اختلاف ہے اس کے علاوہ کوئی ذاتی جھگڑا یا اختلاف نہیں۔ اگر کوئی صاحب ان عبارتوں کو اصل کتابوں میں دیکھنا چاہیں۔ تو ہم دکھانے کو تیار ہیں اور یہ بات بھی قابلِ غور ہے کہ جن عقیدہ والے کے ساتھ آج دنیا میں رہیں گے کل قیامت میں ان کے ساتھ ہوں گے۔ کیا آپ گستاخوں کی صف میں حشر میں کھڑا ہونا پسند کریں گے۔ نہیں اور ہرگز نہیں تو آج ہی توبہ کرلیں خود بھی بچیں اور دوسروں کو بھی بچائیں ایسے گستاخوں کے پیچھے نماز بھی جائز نہیں۔

مُسلمانو! خوب سوچ لو ٹھنڈے دل سے اور اہل سنت کے عقائد پر قائم رہو۔ دنیا میں جان بوجھ کر یا کسی ضد اور بغض میں دھوکے مت دو۔

دیوبندی مولوی: منور علی نے کتاب سیف النقی لکھی جس میں مَن گھڑت کتابوں کے حوالے دیئے ہیں۔

نمبر۱: صفحہ۳ پر کتاب تحفۃ الا مقلدین کا حوالہ دیا کہ یہ اعلیٰ حضرت کے والد علامہ محمد نقی علی خان رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب کی۔

نمبر۲: صفحہ۱۱ پر کتاب ہدایۃ البرائیہ یہ اعلیٰ حضرت کے والد ماجد کی طرف منسوب کی۔

نمبر۳: صفحہ نمبر۲۰ پر کتاب تحفۃ المقلدین اعلیٰ حضرت کے دادا کی طرف منسوب کی۔

نمبر۴: صفحہ۱۴ پر کتاب مرآۃ الحقیقۃ غوث اعظم کے نام سے منسوب کی۔

نمبر۵: صفحہ۲۰ پر اعلیٰ حضرت کے والد کی جعلی مہر بنا کر لگادی۔ اس میں ۱۳۰۱ھ لکھا جبکہ اعلیٰ حضرت کے والد کی وفات ۱۲۹۷ء میں ہوئی یعنی وفات کے چار سال بعد مہر لگی چوری پکڑی گئی۔

دوسرا جھٹکا: دیوبندی حسین احمد ٹانڈوی نے کتاب شہاب ثاقب میں دو من

گھڑت کتابوں کا حوالہ دیا۔

نمبر۱: صفحہ ۱۲۱، پر خزینۃ الاولیاء شاہ حمزہ مارہروی صاحب کی طرف منسوب کی اور

نمبر۲: صفحہ ۱۲۲ پر کتاب ہدایۃ الاسلام۔ اعلیٰ حضرت کے دادا کی طرف منسوب کی۔

حضرات! غور کرو ان کتابوں کو جن کی طرف منسوب کیا ہے۔ نہ انہوں نے یہ کتابیں لکھیں اور نہ روئے زمین پر ان کا وجود ہے۔ بلکہ کسی بدترین مذہب والوں میں بھی ایسی مثال نہیں ملتی جو اکابر دیوبند نے حرکتیں کیں ہیں۔ اسی شہاب ثاقب میں اعلیٰ حضرت کو ۶۴۰ گالیاں دیں ہیں۔ یہ ان کے اخلاق کی ایک جھلک ہے۔ دیوبندی اپنے مولویوں پر فخر کرتے ہیں کہ بہت کتابیں لکھ کر دین کی خدمت کی ہے۔ عرض ہے کہ من گھڑت کتابیں اور ان کے نام منسوب کرنا جھوٹ بول کر کیا یہ دین کی خدمت ہے۔ کون سا عقلمند ہے جو ان کو اپنا سربراہ مانے گا۔ حضرات دیوبندی وہابی مولوی دنیا کے مسلمانوں کو کافر و مشرک بنانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑتے۔ اور حقیقت چھپانے کے لئے ان کا الٹا الزام اہلِ سنت پر لگاتے ہیں کہ دیکھو جی یہ بریلوی سب کو مشرک کہتے ہیں۔ اب حقیقت دیکھو اور فیصلہ کرو کس کی جماعت میں رہنا پسند کرو گے۔

وہابی خارجی اسمٰعیل دہلوی کی شرک کی مشین

☆ جو مسلمان کسی سچے نبی اور ولی کی قبر کے آگے ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو وہ مشرک۔

☆ جو کسی نبی اور ولی کی قبر کی زیارت کیلئے دور سے سفر کر کے جائے وہ مشرک۔

☆ جو کسی نبی اور ولی کی قبر پر روشنی کرے وہ مشرک۔

☆ جو کسی نبی اور ولی کی قبر کو بوسہ دے وہ مشرک۔

☆ جو کسی نبی اور ولی کے مزار پر غلاف ڈالے وہ مشرک۔

☆ جو کسی نبی اور ولی کی قبر پر شامیانہ لگائے وہ مشرک۔

☆ جوکسی نبی اورولی کی خدمت میں مجاور بن کررہے وہ مشرک۔
☆ جوکسی نبی اورولی کے مزار کے اردگرد جنگل کا ادب کرے وہ مشرک۔
☆ جوکسی نبی اورولی کے مزار سے برائے ادب الٹے پاؤں چلے وہ مشرک۔
☆ جوکسی نبی اورولی کی تعظیم سے یہ سمجھے کہ اللہ خوش ہوتا ہے وہ مشرک۔

ہم یہ سب شرکیہ عمل دیو بندیوں کی کتابوں سے دکھانے کوتیار ہیں۔

اَب شرک کی مشین کے بعد کفر کی مشین مُلاحِظہ فرمائیں

☆ جومسلمان بیٹے کی پیدائش پر بکرا ذبح کرے وہ کافر۔
☆ جوچھٹی کرے وہ کافر۔ ☆ جو یہ نام رکھے وہ کافر۔(پیر بخش، علی بخش، غلام محمد، غلام احمد، غلام مصطفیٰ، غلام نبی، غلام رسول، غلام علی، غلام حسن، غلام حسین، غلام محی الدین، غلام جیلانی، غلام معین الدین، غلام صابر وغیرہ۔
☆ جوبسم اللہ کی محفل کرے وہ کافر۔ ☆ جوختنہ کی محفل کرے وہ کافر۔
☆ جومنگنی کی رسم کرے وہ کافر۔ ☆ جوسہرہ باندھے وہ کافر۔
☆ جوشادی سے پہلے برادری کوکھانا دے وہ کافر۔
☆ جومحرم کی محفلیں کرے وہ کافر۔
☆ جوذکرِ ولادت کے وقت قیام کرے وہ کافر۔
☆ جوبارہ ربیع الاول میں میلاد شریف کی محفلیں کرے وہ کافر۔
☆ جوربیع الآخر میں گیارہویں کرے وہ کافر۔
☆ جوشعبان میں حلوہ پکائے وہ کافر۔
☆ جورمضان میں جمعۃ الوداع پڑھے وہ کافر۔
☆ جوعید کی نماز کے بعد معانقہ کرے(یعنی گلے ملے)وہ کافر۔

☆ جو اس دن مصافحہ کرے وہ کافر۔ ☆ جو کفن کے ساتھ جائے نماز بنائے وہ کافر۔

☆ جو کفن کے ساتھ چادر بنائے وہ کافر۔ ☆ جو کفن پر کلمہ لکھے وہ کافر۔

☆ جو قبر میں شجرہ رکھے وہ کافر۔ ☆ جو تیجہ کرے وہ کافر۔

☆ جو دسواں کرے وہ کافر۔ ☆ جو چھ ماہی کرے وہ کافر۔

☆ جو برسی اور عرس کرے وہ کافر۔ ☆ جو مقبرہ بنائے وہ کافر۔

☆ جو قبر پر تاریخ لکھے وہ کافر۔ ☆ جو قبر پر چراغ جلائے وہ کافر۔

☆ جو مقلد کے حق میں تقلید کو کافی جانے وہ کافر۔

☆ جو اپنے جسم کو زینت دے وہ کافر۔ ☆ جو اپنے مکان کو زینت دے وہ کافر۔

☆ جو اپنی سواری کو زینت دے وہ کافر۔

☆ اور جس کو ان تمام باتوں کا چھوڑنا برا لگے وہ کافر۔

یہ شرک اور کفر کی مشین کتاب تقویۃ الایمان میں اب تک موجود ہے۔ دیوبندی جواب دیں کہ اگر یہ تمام کفریات ہم دیوبندیون کی مستند کتابوں سے نکال کر دکھائیں کیا تم توبہ کرلو گے اس برے مذہب سے یا اس کفر کے فتوے کو اپنے گلے کا ہار بناؤ گے؟ کیا کوئی دیوبندی وہابی اس کفر وشرک سے بچنا پسند کرے گا یا دہلوی کو چھوڑنا پسند کرے گا۔ جواب دو؟

مُسلمانو! بتاؤ اس کفر وشرک کے فتوے سے دنیا میں کوئی مسلمان بچا ہے۔ معلوم نہیں کہ مسلمانوں کو کافر ومشرک کہنے میں بلاوجہ کیا فائدہ ہے۔ کیا یہ انگریز کے ایجنٹ ہیں یا ہندوؤں کے غلام ہیں؟ یہ کس کی غلامی میں ایسے کر رہے ہیں جبکہ اسلام میں ایسا کوئی حکم کفر وشرک کا نہیں ہے۔ بلکہ اسمٰعیل دہلوی کے فتوے سے دیوبندی بھی کافر و مشرک ہو جاتے ہیں۔ مگر پھر بھی دیوبندی اس کو اپنا امام مانتے ہیں۔

عبارتوں اور ان کے لکھنے والے اور اس پر قائم رہنے والے کا ساتھ دیا تو ایمان ختم

ہو جائے گا جس کی وجہ سے کوئی عمل نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، تبلیغ، جہاد وغیرہ کچھ کام نہ آئے گا۔ ورنہ بتاؤ اگر کوئی تمہارے ماں باپ، بہن بھائی، بیوی بچوں کو بلاوجہ گالی دے برا کہے کیا تم اس شخص سے محبت کرو گے؟

ہر گز نہیں کرو گے۔ تو سوچو حدیث کے مطابق جب تک سب سے زیادہ محبت حضور ﷺ سے نہیں ہوگی وہ ایمان دار نہیں ہوگا۔

اچھی طرح جان لو یہ دنیا چند روزہ ہے یہاں آپ لوگ خاموش ہو جائیں گے اور حق سے آنکھ بند کر لیں گے مگر ایک عدالت وہ ہوگی جہاں جواب دینا ہوگا۔ اس وقت حشر کے دن کیا جواب دو گے۔ کیا ان گستاکوں میں سے کوئی تم کو بچا لے گا؟

قیامت کے دن حضور علیہ السلام شفاعت فرمائیں گے۔ گستاخی کرنے والوں سے حضور ﷺ نے اپنے چہرۂ مبارک پھیر لیا تو بتاؤ اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا؟

مرنے کے بعد تو سب ہی مان جائیں گے۔ اسلام اہلِ سنت کی حقانیت کو مگر اس وقت کا ماننا کام نہیں آئے گا۔ لہٰذا جیتے جی مان لیں اور آج فیصلہ کر لیں کہ کس کے عقائد درست ہیں اہلسنت کے یا دیوبندی وہابی خارجی کے؟

اور آپ حضرات کو حیرت ہوگی کہ جن دیگر مسائل پر یہ دیوبندی اختلاف کرتے ہیں ان مسائل پر ان کے پاس دو قسم کے فتوے ہیں جیسا موقعہ ہوتا وہ استعمال کرتے ہیں۔

جیسے حضور ﷺ کے عطائی علمِ غیب، حاضر و ناظر، نور ہونا۔ سایہ نہ ہونا مختارِ کل ہونا۔ یا رسول اللہ مدد پکارنا، یا غوث اعظم مدد پکارنا وغیرہ۔

یہ مسائل علمائے دیوبند کے نزدیک بھی درست اور عین ایمان ہیں، مگر اہلِ سنت کیلئے یہ مسائل کفر و شرک و بدعت کے فتوے ہیں۔ جس کا دل چاہے ہم سے دونوں قسم کے فتوے طلب کر کے ان کی منافقت سے توبہ کرے۔ اس سے بڑھ کر ظلم اور کیا ہوگا کہ

علمائے دیوبند کی مستند کتابوں میں واقعات ہیں کہ ایک مولوی صاحب قبر میں سے تشریف لاکر ہزاروں لوگوں کی مدد کریں تو عین ایمان ہے اور ہم اہلِ سنت اپنے نبی سے یہ عقیدہ رکھیں تو کافر ومشرک بن جائیں کیا یہ ظلم نہیں؟

اسی طرح وہ اعمال جو صدیوں سے مسلمان کرتے آئے ہیں جیسے نذر، نیاز، فاتحہ، سوئم، چہلم، عرس، گیارہویں شریف، بارہویں شریف، نعت شریف، ذکر شریف، نمازِ جنازہ کے بعد دعا درود وسلام اذان سے پہلے اور بعد اور کھڑے ہوکر وغیرہ وغیرہ یہ اعمال اہلِ سنت کے مسلمان کریں تو ناجائز وحرام وبدعت کے فتوے ہیں مگر یہی کام علمائے دیوبند کریں جیسے کہ ہم ان کی کتابوں سے دکھانے کو تیار ہیں تو یہ اعمال جائز ہوجائے۔

سُبحان اللّٰہ مسلمانوں! کیا اب بھی وہ وقت نہیں آیا کہ تمہاری آنکھیں کھل جائیں اب انصاف پسند راہ حق کا مسافر ضرور فیصلہ کرے گا۔ کہ یہ دو قسم کے فتوے کی کیا ضرورت ہے جبکہ شرعی فتویٰ ایک ہوتا ہے۔ جیسے گیارہویں شریف جائز ہے اہلِ سنت و جماعت کے نزدیک اس پر جتنے دلائل چاہے کوئی دیکھ لے ہم دکھانے کو تیار ہیں۔

مگر علمائے دیوبند کے نزدیک یہ گیارہویں شریف جائز بھی ہے اور حرام بھی ہے۔ اب ایک جھلک ان کے گھر کے فتوے کی بھی دیکھ لیں جس سے دنیا بھر کے مسلمان بدعتی اور جہنمی بن جاتے ہیں۔ دیوبندی رشید احمد گنگوہی نے فتویٰ دیا کہ عید کے دن گلے ملنا بدعت ہے۔ (حوالہ فتاویٰ رشیدیہ) کتاب بازار میں ملتی ہے۔

مسلمانوں! بتاؤ دنیا میں لوگ عید کے دن گلے ملتے ہیں کیا سارے مسلمان بدعتی ہوگئے اور بدعتی کا ٹھکانہ جہنم ہے اور بدعتی کا کوئی عمل کوئی تبلیغ قبول نہیں خود ہزاروں دیوبندی عید کے دن گلے ملتے ہیں ان کے بھی تمام اعمال برباد ہوئے۔ ہم اہلسنت عید کے دن گلے ملنے کے جائز ہونے پر ہزاروں دلائل دینے کو تیار ہیں مگر یہ دیوبندی مذہب کے مفتی کا کیسا فتویٰ ہے اس کا مقصد کیا ہے؟ کیا دیوبندی مفتی جس کو چاہے

بدعتی بنادے؟ شریعت میں ایسا کوئی فتویٰ نہیں ہے۔ اور اگر بدعت بھی کہو اور گلے بھی ملو تو شرعی اصول یاد رکھو کہ بدعتی کا نماز، روزہ، حج، زکوۃ، تبلیغ سب کچھ برباد ہے۔ ورنہ تمام دیوبندی اعلانیہ توبہ کریں اخبار میں یا اس فتوے کو غلط تسلیم کریں۔ شرعی اصول ایک یہ بھی ہے کہ کوئی کسی کو بدعتی کہہ دے اور وہ نہیں ہے تو کہنے والا بدعتی ہوجائے گا۔ اب ساری دنیا کے مسلمانوں کا حساب لگاؤ۔ ایسے کئی فتوے علمائے دیوبند کی کتابوں میں موجود ہیں کہ بات بات پر مسلمانوں کو دائرہ اسلام سے خارج لکھا ہے بدعتی لکھا ہے۔ کافر و مشرک لکھا ہے بغیر شرعی دلیل کے۔ اب یہ تفصیل پھر کسی وقت میں عرض کریں گے۔ لہٰذا سو سالہ اصل اختلاف جو بیان کر دیا ابتداء میں ان گستاخانہ عبارتوں سے متعلق چنانچہ اصل اختلاف معلوم ہونے کے بعد اس کا حل بھی بتادیتے ہیں کہ پھر کوئی سوال کی گنجائز باقی نہ رہے کہ اگر اس کا حل پتہ لگ جاتا تو شاید امت کے اختلاف دور کرنے کا درد رکھنے والے کوشش کر لیتے۔ اس لئے نئی نسل اور آنے والی نسل کیلئے بھی بتانا ہے۔

اس اختلاف کا خاتمہ اور حل کی دو صورتیں ہیں

جن کو علمائے حق اہلسنت و جماعت نے اپنی کتابوں میں اور تقاریر میں ہزاروں دفعہ بیان کیا ہے۔ اور وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ اس اختلاف کا کوئی حل نہیں وہ بھی کان کھول کے اور آنکھیں کھول کر پڑھ لیں اور سن لیں کہ اس اختلاف کا حل نہایت آسان ہے۔ اگر وہ دیوبندی کرنا چاہیں تو۔ دو صورتوں میں جو چاہیں پسند کرلیں۔

ایک صورت تو یہ ہے کہ تمام گستاخانہ عبارتیں لکھنے والوں پر شرعی فتویٰ لگادیں متفقہ طور پر اور تمام مفتی صاحبان اور اعلان کردیں کہ آج کے بعد ان گستاخانہ عبارتوں والی کتابیں ہمیشہ کیلئے نیست و نابود کرتے ہیں۔

اور دوسری صورت یہ ہے کہ دیوبندی مفتی صاحبان متفقہ طور پر ان گستاخانہ عبارتوں کو اسلامی ثابت کردیں کہ اس میں کوئی گستاخی نہیں تو ہم وعدہ کرتے ہیں تحریر لکھ

کر دینے کو تیار ہیں کہ ہمارا اختلاف ختم ہو جائے گا۔ اور اگر وہ ثابت نہ کر سکے تو تجدید ایمان تجدید نکاح اور اعلانیہ توبہ نامہ شائع کریں گے۔ ویسے بعض دیوبندی علماء نے ان گستاخیوں کو اسلامی عبارتیں ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی مگر کیا ہوا کہ وہ اپنے مولوی کو کفر سے نہ بچا سکے بلکہ خود اپنے کفر کا فتویٰ دے بیٹھے اور ان کے مولوی کا کفر اور پکا ہوا۔ اس کے شواہد بھی ہم سے کوئی طلب کرنا چاہے تو ہم دکھانے کو تیار ہیں اور دیکھ کر توبہ کر لینا۔ بہر حال ہم نے اصل اختلاف اور اس کا حل پیش کر دیا کہ ہم نے دل جلا کر سر بام رکھ دیا اب جس کے دل آئے وہی پائے روشنی لہٰذا اگر یہ تیار ہیں تو تحریر کر دیں ہم کو ہر وقت تیار پائیں گے۔

ہمارا کام بتانا تھا وہ ہم نے کر دیا اب کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ ہم کو بتایا نہیں تھا۔

لہٰذا فیصلہ کرتے وقت قبر اور حشر میں اللہ کی بارگاہ میں جواب دینا ہے اس بات کو مدِ نظر رکھ لیں کسی مولوی کا جھگڑا ہوتا تو شاید ہم اس مسئلہ کو نظر انداز کر دیتے۔ مگر ہم مسلمان جن کا کلمہ پڑھتے ہیں اپنے پیارے نبی ﷺ کی گستاخی برداشت نہیں کر سکتے۔ اور سب کچھ برداشت کر سکتے ہیں۔ ہم گناہگار ضرور ہیں۔ مگر گستاخ نہیں ہیں۔ گناہ گار کی بخشش ہو جائے گی۔ مگر شیطان کی مثال ہمارے سامنے ہے اور دعا ہے اللہ تعالیٰ سے ہم کو ادب والوں میں اٹھائے اور گستاخوں سے بچائے۔ (آمین)

بعض عوام الناس کے اعتراضات کا جواب

(۱)۔ اگر دیوبندی نے کفر کیا ہے تو ہم کیوں بیان کریں۔

جواب: اگر یہ مان لیا کہ انہوں نے کفر کیا ہے تو بیان مت کرو مگر مان تو لو یہ گستاخ ہیں۔

(۲)۔ ہو سکتا ہے دیوبندیوں نے اپنی گستاخیوں سے توبہ کر لی ہو؟

جواب: اگر اس کا ثبوت مل جائے تو جھگڑا ختم چلو تم ہی ان کا توبہ نامہ دکھا دو۔

(۳)۔ان کی عبارتوں میں تاویل ہوسکتی ہے تو پھر کیوں نہ تاویل کرلیں۔

جواب: گستاخانہ عبارتوں میں تاویل کی گنجائش نہیں یہ خود دیوبندیوں سے ثابت ہے۔ورنہ ہر گستاخ انہی گستاخ کی تاویل کرسکتا ہے اور شریعت کا حکم بے کار ہوجائیگا۔

(۴)۔آخران کو گستاخ ثابت کرکے ہم کو کتنا ثواب ملے گا۔

جواب: وہ ہی ثواب ملے گا جو قادیانی کو کافر کہنے میں ملتا ہے اور باطل کو باطل کہنے میں۔

(۵)۔آخران دیوبندیوں میں اسلام کی بے شمار باتیں پائی جاتی ہیں۔

جواب: اس طرح تو منافقین میں بھی اسلامی باتیں پائی جاتی تھیں کیا وہ ایمان دار تھے۔

(۶)۔دیوبندیوں نے اسلام کی خدمت کی ہے اور بے شمار کتابیں لکھی ہیں۔

جواب: اسلام کی خدمت ایمان درست ہونے تک ہے جب ایمان نہیں تو سب بے کار اور کتابیں ب شمار باطل گمراہ فرقوں نے ان سے زیادہ لکھیں بلکہ غیر مسلموں نے بھی اسلام کے متعلق کتابیں لکھی ہیں کیا وہ کام آسکتی ہیں سچائی کا معیار کتابیں لکھنا نہیں ایمان ہے۔

(۷)۔اگرایک بات کفر کی لکھ دی تو کیا ہوا باقی باتیں اسلام کی لکھی ہیں۔

جواب: ایک بات کفر سے بالاجماع کافر ہے چاہے ساری زندگی اسلام کی خدمت و تبلیغ کرے۔

(۸)۔ان گستاخانہ عبارتوں سے آگے بھی تو پڑھنا چاہئے وہ تو درست ہے۔

جواب: دس سیر دودھ میں چند قطرے پیشاب کے ڈال دو کیا تم اس دودھ کو پینا پسند کرو گے۔ہرگز نہیں۔جب کفریہ عبارت ثابت ہے تو آگے پیچھے دیکھنے کا فائدہ تم بتادو۔

☆......☆......☆

تبلیغی جماعت کے جھوٹ

تبلیغی جماعت دیوبند کا (نجدی، خارجی، وہابی) ہونے کا اقرار:

دیوبندی تھانوی: بھائی یہاں وہابی رہتے ہیں یہاں فاتحہ نیاز کیلئے کچھ مت لایا کرو۔ (اشرف السوانح)

دیوبندی گنگوھی: محمد ابن عبدالوہاب کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں ان کے عقائد عمدہ تھے۔ (فتاویٰ رشیدیہ)

دیوبندی منظور نعمانی: ہم خود اپنے بارے میں بھی صفائی سے عرض کرتے ہیں کہ ہم بڑے سخت وہابی ہیں۔ (سوانح مولانا یوسف)

دیوبندی ذکریا تبلیغی: مولوی صاحب میں خود تم سے بڑا وہابی ہوں۔

(سوانح مولانا یوسف)

دیوبندی تھانوی: اگر میرے پاس دس ہزار روپیہ ہو تو سب کی تنخواہ کر دوں پھر خود ہی وہابی بن جائیں۔ (الافاجات الیومیہ)

جن کا اعلان خود کو وہابی کہنے کا ہو اور دوسروں کو وہابی بتانے کا ہو آج تبلیغی جماعت دیوبندی غصہ ہوتے ہیں اور اس نام کو گالی سمجھتے ہیں وہ اپنے بڑوں پر کیا حکم لگائیں گے؟

اب مولوی الیاس دیوبندی تبلیغی کی زندگی کا مقصد بھی دیکھ لیں۔

حضرت تھانوی نے بہت بڑا کام کیا ہے بس میرا دل چاہتا ہے کہ تعلیم تو ان کی ہو اور طریقہ تبلیغ میرا ہو اس طرح ان کی تبلیغ عام ہو جائے گی۔ (ملفوظات)

اب تو ہر مسلمان کو یقین آ گیا ہو گا کہ یہ وہابی ہیں اور ان کی زندگی کا مقصد دیگر

مسلمانوں کو وہابی بنانا ہے اور اسلام سے دور کرنا ہے۔ نماز کلمہ سنت کا دھوکہ دینے کیلئے نام لیتے ہیں۔

اس لئے صحابہ اور اولیاء کے واقعات لوگوں کا دل نرم کرنے کیلئے بیان کرتے ہیں اور ہمارا ایمان برباد کرتے ہیں خود تھانوی نے وہابی کا معنی کہا کرے ادب کیا کوئی مسلمان خود اور اپنی اولاد کو وہابی بے ادب بنانا قبول کرے گا؟ شاید ہرگز نہیں۔

دیوبندی وہابی تبلیغی جماعت کے بانی کے پیر رشید احمد گنگوہی کا عقیدہ:

کذب داخل تحت قدرت باری تعالیٰ ہے۔ یہ عقیدہ بندہ کا ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ)

اس عبارت پر ہم نے کئی مفتیوں سے پوچھا کہ بتاؤ یہ جو عقیدہ ہے اس کے کیا معنی لیتے ہو تو انہوں نے بتایا کہ اللہ جھوٹ بولتا نہیں مگر بول سکتا ہے۔

حالانکہ نئی نسل کے دیوبندی اس عقیدہ کو سن کر توبہ توبہ کرتے ہیں اور کفر کفر کرتے ہیں۔

مگر جب پتہ چلتا ہے کہ یہ گنگوہی دیوبندی کا عقیدہ ہے تو بس پھر سانپ سونگھ جاتا ہے اور راہ فرار اختیار کرتے ہیں اس بدعقیدگی پر دیوبندی مولوی سے یہ طے پایا کہ مناظرہ کریں گے اور دو دفعہ وقت طے کر کے وہ وعدہ کے مطابق جگہ پر نہ آئے اور یہ شکست اصول مناظرہ کے تحت سب مانتے ہیں اور پھر وہ دیوبندی جس کے ذریعے مناظرہ طے پایا تھا اس نے تحریر لکھ دی کہ ہم وعدہ کر کے نہیں آئے جو ذلت اور شرم کی بات ہے۔ آج بھی ہم تمام دیوبندیوں کو دعوت عام دیتے ہیں بلکہ تبلیغی جماعت کو تبلیغ کرتے ہیں دعوت ایمانی کی وہ اس باطل عقیدہ سے توبہ کریں۔

ورنہ کوئی بھی دیوبندی تبلیغی اس عقیدہ کو اسلامی عقیدہ ثابت نہیں کرسکتا۔

جس کا دل چاہے تحریری گفتگو کرلے۔

حضرات محترم! اس کے علاوہ ایک فتویٰ رشید احمد گنگوہی کا جس میں اللہ کو جھوٹا

(معاذ اللہ) وقوع ہو چکا۔ اس پر موجودہ دیوبندی حضرات کا کفر کا فتویٰ ہے۔ مگر وہ اس فتوے کو نہیں مانتے جو گنگوہی نے دیا۔ اور انکار کرتے ہیں حالانکہ گنگوہی کی زندگی میں کئی بار علماء اہلسنت نے اس کو چھاپا اور گنگوہی کو پیش کر دیا مگر گنگوہی مر کر مٹی میں مل گئے لیکن اپنے فتوے کا انکار نہیں کر سکے۔

لہٰذا بعد میں دیوبندی انکار کریں تو یہ عادت پرانی ہے اس کی اور بھی مثالیں ہم دے سکتے ہیں اس کے باوجود ہم انصاف کی عدالت بلکہ دنیا کی ہر عدالت میں اس گنگوہی فتوے کو ثابت کرنے کیلئے تیار ہیں: اب کوئی بھی دیوبندی تبلیغی یہ تحریر کر دے کہ اس گنگوہی فتوے کے ثابت ہونے کے بعد وہ رشید احمد گنگوہی دیوبندی وہابی پر کفر کا فتویٰ لگائے گا۔ یہ تحریر کر کے ہم کو دیدے ہم ثابت کرنے کو تیار ہیں۔ ورنہ یاد رکھو کفر کی حمایت کفر ہے یہ شرعی اصول ہے۔

دیوبندی تبلیغی رائے ونڈ مکی ومدنی مسجد والوں کا جھوٹ اور دھوکہ:

ہزاروں تبلیغی جماعت کے بوڑھوں سے سنا ہے کہ یہ طریقہ تبلیغ انبیاء، صحابہ اور اولیاء کرام کا ہے۔ اب خود تبلیغی جماعت دیوبند مولوی الیاس بانی کا حکم سن لیں۔

آپ نے فرمایا کہ اس تبلیغ کا طریقہ بھی مجھ پر خواب میں منکشف ہوا۔ (ملفوظات)

اگر یہ طریقہ انبیاء علیہم السلام، صحابہ کرام یا اولیاء کرام کا ہوتا تو قرآن وحدیث کے ذریعے ہوتا۔ معلوم ہوا کہ یہ طریقہ ایجاد بندہ ہے جو کہ بدعت ہے۔

اب تبلیغی جماعت والے کب تک جھوٹ بولتے رہیں گے۔ ان کو چاہئے اپنے مولوی کا طریقہ بتائیں پھر دیکھیں کتنے لوگ ان کا ساتھ دیتے ہیں۔

اگر آج دیوبندی خواب میں یہ اعلان سن لے کہ اس تبلیغی جماعت کو فوراً بند کر دو؟ تو کیا بند کر دو گے؟ نہیں بلکہ یہ ہی کہو گے کہ خواب کے اس حکم پر عمل نہیں ہو سکتا۔ تو پھر

خواب کے حکم پر یہ طریقہ شروع کیوں کیا تھا؟

معلوم ہوا کہ یہ انبیاء اور صحابہ کا طریقہ نہیں بلکہ دیوبندی وہابی مولوی کا طریقہ ہے جو چودھویں صدی میں ایجاد ہوا۔ اور جو نیا کام ہو وہ بدعت ہے اور بدعتی کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

اور وہ لوگ جو الزام لگاتے ہیں کہ دیکھو جی یہ دین میں اضافہ کر دیا اور درود سلام پڑھنے والوں نے اس کا ثبوت کہیں نہیں۔ وہ بتائیں یہ طریقہ تبلیغ دین میں اضافہ نہیں؟ اس کا ثبوت پیش کریں؟

لہٰذا وہ دن دور نہیں جب لوگ اپنی دکان اور مکان پر لکھ کر لگا دیں گے کہ دیوبندی، وہابی، تبلیغی جماعت سے معذرت کہ وہ زحمت نہ کریں اور دروازہ پر دستک نہ دیں۔

اسلام کی ماؤں، بہنوں اور بیٹیوں سے درخواست:

تاریخ میں خواتین اسلام کا کردار ہر دور میں بہت ہی بڑے کارنامے کے ساتھ موجود ہے اور اسلام سے وابستہ خواتین نے باپردہ رہ کر گھر کی چاردیواری میں بہت اہم کام انجام دیئے۔ لہٰذا موجودہ دور میں بھی ضرورت ہے کہ اسلام کی خواتین جب یہ دیکھیں کہ ان کے گھر کا کوئی فرد دیوبندی وہابی تبلیغی جماعت رائے ونڈ وغیرہ سے تعلق رکھنے لگا ہے تو وہ اس کو باز رکھ سکتی ہیں اس کیلئے آسان نسخہ ہم بتا دیتے ہیں یہ ضرورت اس لئے بھی پیش آئی کہ کچھ عورتیں تبلیغی جماعت دیوبندی ہماری اسلامی ماؤں، بہنوں کو بھی بدعقیدی کی تعلیم دیتی ہیں۔ لہٰذا جب باطل عورتیں کی شکل میں ہوں تو اہل حق کی خواتین ان کو منہ توڑ جواب دے سکتی ہیں۔

نسخہ یہ ھے: کہ گیارہویں شریف ایصال ثواب کی ایک قسم ہے۔ اور جائز اور حلال ہے اور اسلام میں اس کی اجازت ہے بلکہ دس ہزار بزرگانِ دین سے ثابت اور

ان کا معمول رہا ہے۔ قرآن وحدیث اجماع وقیاس کی شرعی دلیل سے بھی جائز ہے۔ مگر تبلیغی جماعت دیوبندی وہابی کے مرد اور کچھ عورتیں اس کو حرام کہتے ہیں۔ حالانکہ شرم ان کو مگر نہیں آتی کہ گیارہویں کھانے آجاتے ہیں۔ مفا سمجھ کر اور حرام بھی کہتے ہیں۔ یہ لوگ کان کھول کر سن لیں حلال چیز کو حرام کہنا قرآن پر اور اللہ پر بہتان باندھنا ہے۔ کیا کسی مسلمان کو یہ جرأت ہے ہرگز نہیں اب اگر ہم قرآن وحدیث سے شرعی دلیل گیارہویں شریف کے جائز ہونے کی دکھادیں مگر یہ نہیں مانیں گے۔ لیکن جب دیوبندی وہابی مولوی سے ثبوت مل جائے تو مان جاتے ہیں بلکہ بھاگ جاتے ہیں۔ لہٰذا ہم اہلِ سنت وجماعت گیارہویں شریف کے جائز ہونے کا ثبوت دیوبندی وہابی رشید احمد گنگوہی سے جو تبلیغی جماعت کے بانی کے پیر ہیں ان سے دکھانے کو تیار ہیں اور گنگوہی کے پیر حاجی امداد اللہ مہاجر مکی نے بھی گیارہویں شریف کو جائز لکھا ہے اپنی کتاب میں اب بتاؤ کیا فتویٰ ہے ان پر؟ ہم ثبوت دکھانے کو تیار ہیں کون ہے جو توبہ کرے۔ اللہ کی حلال کردہ اشیاء کو حرام کہنے سے؟ گنگوہی کا فتویٰ کتاب فتاویٰ رشیدیہ میں اور ان کے پیر کا فتویٰ حاضی صاحب کی کتاب فیصلہ ہفت مسئلہ میں موجود ہے کہ گیارھویں شریف جائز ہے۔ اب تبلیغی جماعت کا چلہ لگا کر آنے والے کہتے ہیں کہ گیارہویں حرام ہے۔ یہ کیسی تبلیغ ہے یہ کونسی تبلیغ ہے۔ پہلے اپنے مولوی پر فتویٰ لگاؤ پھر ہم اہلسنت کی بات کرو۔ یہ تبلیغ ہے یا تکلیف ہے یا تخریب ہے؟

اے میری ماؤں، بہنوں! شاید تمہارے علم میں ہو کہ ان کی تبلیغ سے کتنی عورتیں پریشان ہیں اور بوڑھے والدین بددعا کرتے ہیں اور بچے ان کی جان کو روتے ہیں کہ جب یہ دو دو سال کے چلے پر نکل جاتے ہیں کیا گھر والوں کے حقوق اسلام میں اہم نہیں ہیں؟ کیا حلال روزی کمانا عبادت نہیں ہے؟ اے خواتین اسلام ان کو بتادو کہ تبلیغ کرنا وہ بھی گھر بار بیوی، بچوں کو چھوڑ کر ہر شخص پر فرض نہیں ہے۔

صرف چند لوگ وہ بھی اس کے اہل ہوں وہ تبلیغ کر سکتے ہیں۔ باقی بری الذمہ ہیں۔اور پھر پہلے گھر میں تبلیغ کرو پھر پڑوس میں اور پھر دوسرے علاقے میں۔ بلکہ پہلے تبلیغ کے اصول اور عقائد درست کرو پھر تبلیغ کرو۔ یہ عجیب لوگ ہیں بغیر سیکھے تبلیغ کرتے ہیں جو بالکل منع ہے اسلام میں۔

دیکھو ان تبلیغ کرنے والوں کو تبلیغ کرتے ہیں اگر ان سے کوئی پوچھ لے عقائد کا مسئلہ تو بغلیں بجاتے ہوئے بھاگ جاتے ہیں۔ اگر کوئی غیر مسلم اسلام کے متعلق سوالات کر کے معلومات کرنا چاہتا ہے تو یہ پتلی گلی سے نکل جاتے ہیں۔

لہٰذا پہلے عقائد درست کرو اس کی معلومات کرو پھر تبلیغ کرو۔

ورنہ بتاؤ جن کا عقیدہ ہو کہ اللہ جھوٹ بول سکتا ہے کیا وہ مسلمان ہے؟ ہرگز نہیں جب عقیدہ درست نہ ہو تو اعمال تبلیغ وغیرہ سب بے کار ہے۔اگر کسی تبلیغ کرنے والے کو پہلے عمل اور بعد میں عقیدہ کی تعلیم دی گئی ہے تو یہ بھی قرآن وحدیث کے خلاف ہے اس تبلیغ کا بھی نہ کوئی فائدہ نہ ثواب ہے۔

اے میری ماؤں بہنوں! خدارا اپنے وقت کو کسی کے ایمان بچانے میں صرف کرو دین و دنیا کی بھلائی تم کو ملے گی اللہ کا فضل وکرم اور نبی کریم ﷺ کی شفاعت نصیب ہوگی۔ حدیث کے مطابق جو کسی کا ایمان بچالے تو ساری دنیا کی حکومتوں سے بہتر ہے اور جو کسی کا ایمان بچائے تو اس کی ساری زندگی نیکیاں ایمان بچانے والے کو بھی ملیں گی۔ انشاءاللہ۔ اگر اس راہ میں خواتین اسلام کو تکلیف بھی ہو سکتی ہے کڑوا گھونٹ بلکہ خون کے گھونٹ پینے کے برابر باتیں سننے کو ملیں گی۔ لیکن کسی کا ایمان بچ جائے سودا سستا ہے اور تاریخ میں ایسی خواتین کے حالات سنہرے الفاظ میں لکھے جائیں گے جو کسی کو بدعقیدہ ہونے سے بچالیں۔

دیوبندی تبلیغی جماعت کے متعلق خود دیوبندی علماء کا فیصلہ:

ایک سائل کا خط خواجہ حسن نظامی کے نام لکھا ہے کہ دہلی کے مرکز میں جا کر دیکھا اور معلوم ہوا کہ یہ بدعقیدہ لوگ ہیں عرسوں اور نزر نیازوں وغیرہ کے مخالف ہیں تو اس کے بعد یہ لوگ تبلیغی جماعت سے الگ ہو گئے۔

حسن نظامی کا جواب: یہ ٹھیک ہے کہ یہ عرس نذر نیاز کے مخالف ہیں بہر حال اس خاندان کا شاگرد ہوں مگر ان کے عقائد کے خلاف ہوں۔ مخلص حسن نظامی۔ اصل خط دونوں محفوظ ہیں۔

ایک اور خط: اس جماعت سے علیحدہ رہنا نہایت ضروری ہے۔ ورنہ عقائد خراب کرنا اور لوگوں کو تبلیغ اسلام کے نام پر بدمذہب اور گمراہ کرنا ان کا اول اصول وفرض ہے۔ جس کا دل چاہے خط دیکھ کر توبہ کرے ہم دکھانے کو تیار ہیں۔

دیوبندی ذکریا: البتہ یہ تو میں بھی سن رہا ہوں کہ حضرت تھانوی کے بعض خلفاء اس (تبلیغی جماعت کو) پسند نہیں فرماتے۔ (چشمہ آفتاب)

دیوبندی احتشام الحسن کاندھلوی: تبلیغی جماعت کو گمراہی کی طرف دعوت دینے والی جماعت قرار دیا۔ (چشمہ آفتاب)

دیوبندی عبدالرحیم شاہ: میں یہ سمجھنے سے قاصر ہوں کہ چند اعمال کی اصلاح کے پیش نظر عقائد میں قصور کو نظر انداز کر دینا کہاں تک شرعی نقطۂ نظر سے درست ہے۔ عقائد مدار نجات ہیں اعمال نہیں۔ (چشمہ آفتاب)

شاہ صاحب نے آگے لکھا کہ میں حیران ہوں کیا کہوں کچھ سمجھ میں نہیں آتا پتہ نہیں تبلیغی جماعت کا مرکز بھی ایمانیات میں داخل ہوگیا ہے اور اس کا مخالف کافر قرار پایا ہے۔ (چشمہ آفتاب، دہلی)

حضرات محترم! ایسے بے شمار حوالے موجود ہیں مگر عقل مند کو اشارہ کافی ہے۔ کہ جس جماعت کے لوگ ہی اس کو گمراہی قرار دیں تو اب کوئی بے وقوف اور جاہل ہی اپنا ایمان برباد کرے گا۔

اب بھی کوئی نہ سمجھے تو اس کو خدا سمجھے ہمارا کام بتانا تھا وہ ہم نے کر دیا۔ کل قیامت میں کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ مجھے بتایا نہیں تھا۔

وہابی تبلیغی جماعت کے لوگوں کا سب سے بڑا جھوٹ:

بے شمار تبلیغ کرنے والون سے سنا ہے کہ جناب ہمارا کسی فرقے سے کوئی تعلق نہیں ہم تو سب کو مسلمان جانتے ہیں اور بس تبلیغ کا کام کرتے ہیں۔

دیگر باطل گمراہ فرقے بھی یہی دھوکہ دیتے ہیں اور جھوٹ بولتے ہیں جبکہ ۷۳ فرقوں والی حدیث کا انکار ہوتا ہے اور حدیث کا انکار گمراہی ہے اور حدیث کی تشریح محدثین نے یہ کی ہے کہ اہلسنت و جماعت ناجی فرقہ جنتی ہے اب یہ وہابی اہلسنت نہیں ہیں ان کے عقائد بھی اہلسنت کے خلاف ہیں اور اعمال بھی اہلسنت کے خلاف ہیں ان کا کوئی مفتی بھی اپنے آپ کو اہلِ سنت ثابت نہیں کر سکتا۔ جس کا دل چاہے ان کو راضی کرے کہ یہ اپنے آپ کو اہلِ سنت ثابت کر دیں؟ ہم ثابت کرنے کو تیار ہیں کہ یہ اہلِ سنت نہیں ہیں۔ ان کے عقائد بھی اہلسنت کے خلاف ہیں اور اعمال بھی اہلسنت کے خلاف ہیں ان کا کوئی مفتی بھی اپنے آپ کو اہلسنت ثابت نہیں کر سکتا۔ جس کا دل چاہے ان کو راضی کرے کہ یہ اپنے اپ کو اہلِ سنت ثابت کر دیں؟ ہم ثابت کرنے کو تیار ہیں کہ یہ اہل سنت نہیں ہیں۔ ہرگز نہیں بات بات پر مسلمانوں کو کافر و مشرک بدعتی کہنے والے یہ کہتے ہیں کہ ہم سب کو مسلمان مانتے ہیں۔ افسوس مسلمانوں! کیا اب بھی وہ وقت نہیں آیا کہ ان وہابیوں سے دور رہو اور اپنا ایمان بچالو۔ جو دنیا میں سب سے قیمتی

چیز ہے۔

یہ تو گمراہ ہیں دوسرے کو بھی گمراہ کرنا چاہتے ہیں۔

ورنہ اگر یہ وہابی جماعت قرآن وحدیث کو مانتے ہیں تو اپنا عقیدہ قرآن وحدیث سے ثابت کریں؟ جبکہ ہر شخص یہ بات مانتا ہے کہ عقیدہ پہلے ہے اعمال بعد میں ہیں۔ پہلے اپنا عقیدہ تو ثابت کرو؟ اور درست کرو۔

افسوس ان منکروں پر:

یہ حضور علیہ السلام کے علم غیب کا انکار کر کے خود علمِ غیب کا دعویٰ کر رہے ہیں کہ چودہ سو سال پہلے کی بات کر رہے ہیں جو غیب سے متعلق ہے۔ یہی نہیں بلکہ ان کے مولویوں کا غیب کے متعلق واقعات ان کی کتابوں میں ہیں کہ ان کے مولوی قبر سے نکل کر دیوبند میں آ کر ایک جھگڑا ختم کرا دیتے ہیں۔

جواب دو اس قبر والے مولوی کو کیسے معلوم ہو گیا؟ ان کے مولوی ہندوستان میں بیٹھ کر مدینہ دیکھ سکتے ہیں وہ کے ایک شخص کے تمام حالت اور حرکتیں بتا سکتے ہیں کس دلیل سے؟ ان کے مولوی یہ بتا دیتے ہیں کہ لڑکا ہوگا یا لڑکی۔ جواب دو کیسے؟ ایسے بے شمار غیب انکے اپنے مولویوں سے ثابت ہیں اور انکار اس ہستی کا جن کے صدقے کائنات بنی ہے۔ یاد رکھو! آخر مرنا ہے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جواب دینا ہے۔ آج غلط تاویل کر لو اپنے مطلب کی آیت پڑھ لو باقی چھوڑ دو۔ مگر قیامت میں ایسا کوئی بہانہ اور غلط تاویل نہیں چلے گی۔ آج ہر شخص کو بتا رہے ہیں۔ حق کیا ہے کوئی یہ بہانہ نہیں کر سکتا کہ یا اللہ ہم کو پتہ نہیں تھا کہ یہ اتنے بڑے منافق ہیں۔

توبہ کر لو توبہ کا دروازہ کھلا ہے مرنے کے بعد تو سب مان جائیں گے مگر اس وقت کا ماننا کام نہ آئے گا۔

کیا آج بھی منافق بدعقیدہ ہیں؟:

جی ہاں منافق ہر دور میں رہیں گے قیامت تک۔ جب منافقین سرکارِ دو عالم ﷺ کے پیچھے ہاتھ باندھ کر نماز پڑھ سکتے ہیں تو ہمارے زمانے میں مسجدوں کے امام بن کر نماز پڑھائیں تو کونسی قیامت آجائے گی۔ علمائے اہلسنت نے منافق کی دو قسمیں بتائی ہیں ایک تو عمل کا منافق اور دوسرا بدعقیدہ منافق ہماری بحث بدعقیدہ گستاخ بے ایمان منافقین کے بارے میں ہے۔ جب اس دور کے منافق ایک مسجد قرار بنا سکتے ہیں تو آج کے منافق ہزاروں مساجد بنا سکتے ہیں اور بنائی ہیں۔

آج کونسی مسجد مسلمانوں کی اور کونسی منافقین کی ہے؟:

یہ معلوم کرنا ہر مسلمان کیلئے ضروری ہے اور آسان بھی ہے اگر اپنی نماز ضائع ہونے سے بچانی ہے تو۔ ورنہ یہ معلوم ہونے کے بعد کہ یہ امام بدعقیدہ گستاخ منافق ہے پھر بھی اس کے پیچھے نماز پڑھی تو وہ نماز واجب الاعادہ ہے۔ سنو جس کا عقیدہ منافقین کے عقیدہ کی طرح ہو وہ منافق ہے جب حقیقت تسلیم ہے تو دیکھو کہ منافقین نے حضور ﷺ کے غیب کا انکار کیا اور مذاق کیا۔ اللہ نے فرمایا تم ایمان لانے کے بعد کافر ہوگئے۔ آج روئے زمین پر دیوبندی وہابی خارجی غیب کا انکار کرتے ہیں بلکہ ماننے والوں کو کافر و مشرک کہتے ہیں ان کی کتابوں میں موجود ہے۔ جس کا دل چاہے منافقین کا عقیدہ اپنالے جس کا دل چاہے ایمان والوں کے ساتھ ہوجائے ایسے منافق امام کے پیچھے نماز پڑھنے سے اچھا ہے کہ بندہ تنہا نماز پڑھ لے۔

کیا منافقین مسجد سے نکالے جانے کا بدلہ لے رہے ہیں؟:

مسلمانو! حدیث کے مطابق ۳۰۰ مرد اور ۷۰ عورتوں کو جو منافق تھے مسجد نبوی سے دھکے دے کر نکالا گیا بے شمار تفاسیر میں یہ واقعہ موجود ہے اور ظاہر ہے کہ منافق اپنا بدلہ

کسی نہ کسی روپ میں ہر دور میں اسلام کو نقصان پہنچا کر اور مسلمانوں کا ایمان برباد کر کے لیتے رہے۔ اور لیتے رہیں گے۔ مگر مسلمان ہر دور میں ان کا پردہ چاک کر کے لوگوں کو خبردار کرتے رہتے ہیں۔

کیا منافق اپنی مسجد ضرار کا بدلہ مساجد بنا کر لے رہے ہیں؟:

مسلمانو! قرآنِ کریم کا گیارہواں پارہ میں مسجد ضرار کا ذکر موجود ہے جو منافقین نے بنائی تھی اللہ تعالیٰ نے اس مسجد کو ختم کرنے کا حکم دیدیا اور وہ ختم کردی گئی صحابۂ کرام کے ہاتھوں سے۔ یہ دو واقعات عبرتناک انجام منافقین کا ہوا مگر انہوں نے توبہ نہیں کی۔ اور یہ حقیقت ہر شخص تسلیم کرتا ہے کہ جتنا نقصان اسلام کو اور ایمان والوں کو ہر دور میں ہوا ان منافقین سے ہوا کسی کافر ہندو سکھ، عیسائی، یہودی نے بھی اتنا نقصان نہیں پہچانا اب منافق یہ تو نہیں کہہ سکتا کہ میں منافق ہوں مگر وہ کلمہ گو بن کر حاجی نمازی تبلیغی بن مساجد تعمیر کر کے اسلام کے خلاف فتوے دیتے ہیں اور زبانی بھی کوشش کرتے رہتے ہیں اور سب سے بڑی منافقت یہ کہ امام اور مؤذن بن جاتے ہیں بریلوی مسلک اپناتے ہیں۔ اپنا مسلک چھوڑ دیتے ہیں اور آہستہ آہستہ مساجد پر قبضہ کر کے کفر و شرک و بدعت کے فتوے دیتے ہیں۔

تازہ ترین جھوٹ دیوبندی تبلیغی نوجوانوں کا:

ابھی حال ہی کی بات ہے کہ تبلیغی جماعت رائے ونڈ کی ومدنی مسجد کے نوجوانوں سے بات ہوئی کہ تمہارے اکابر تھانوی، گنگوہی، انبیٹھوی، نانوتوی اور دیگر نے جو گستاخانہ عبارتیں لکھی ہیں ان کے بارے میں کیا فیصلہ ہے وہ کہنے لگے کہ ہمارے ان مولویوں سے کوئی تعلق نہیں ہے اور جو گستاخی ہے وہ گستاخی ہی ہے۔

فقیر نے ان سے کہا یہ اس صدی کا سب سے بڑا جھوٹ ہے اور تم تبلیغی جھوٹ

بول رہے ہو اگر ان مولویوں کا تعلق تبلیغی جماعت سے نکل آیا تو تم توبہ کر لو گے؟
بس پھر کیا تھا فوراً بھاگنے کی تیاری شروع کر دی۔
حالانکہ دیوبندی وہابی تبلیغی جماعت کے بانی اور امیر کے پیر رشید احمد گنگوہی ہے تو باقی پھر کیا حال ہوگا۔ آج علمائے دیوبند سے لاتعلق ہو رہے ہیں کل تبلیغی جماعت کے بانی کا انکار کر دیں گے۔ لیکن سوال اپنی جگہ پھر بھی قائم ہے کہ یہ کون ہیں اور اس سے تعلق ہے؟ شاید چند الفاظ سے جن لوگوں نے اپنی جوانی برباد کر لی وہ اپنا ایمان بچالیں۔

دیوبندی وہابی تبلیغی جماعت جواب دیں:

ا۔ اہلسنت کی مساجد پر قبضہ کرنا ناجائز طریقے سے یہ کونسی تبلیغ ہے؟
۲۔ صلوٰۃ وسلام پر جھگڑا کرنا کونسی اور کس کی تبلیغ ہے؟
۳۔ یارسول اللہ کے نام کو مٹانا اور اسٹیکر پھاڑنا یہ کونسی تبلیغ ہے؟
۴۔ گیارہویں شریف بارہویں شریف نذر نیاز کو حرام کہنا یہ کونسی تبلیغ ہے؟
۵۔ منافقت سے اہلسنت بریلوی بن جانا یہ کونسی تبلیغ ہے؟
۶۔ دیوبندی وہابی ہونا حقیقت ہے۔ اس سے انکار کرنا کونسی تبلیغ ہے؟
۷۔ بزرگان دین کو مانتے ہوئے ان پر اعتراض کرنا کونسی تبلیغ ہے؟

تبلیغی جماعت دیوبندی کی جھوٹ کی فہرست بہت طویل ہے:

حضرات! تبلیغ کا مقصد جھوٹ سے بچا جائے اور دوسروں کو بچنے کی تلقین کی جائے مگر خدا جانے یہ کون سی تبلیغ ہے جھوٹ الزام دھوکہ اور اعتراضات کرنا۔ ایک

طرف اعتراض کرتے ہیں کہ درود وسلام کس نے پڑھا ہے۔ دوسرے منہ سے کہتے ہیں کہ ہم بھی درود وسلام پڑھتے ہیں۔ ایک زبان سے کہتے ہیں ہم بھی ولیوں کو مانتے ہیں اور دوسری زبان یہ کہ ولی کچھ نہیں کر سکتے۔ ہم خود ولی ہیں۔ کسی سنی کو تبلیغ کی دعوت دیتے ہیں۔ اور سنی اعتراض کرتا ہے کہ تم گیارہویں کے منکر ہو تو فوراً کہتے ہیں۔ ارے یہ تم سے کس نے کہا ہم تو گیارہویں کھاتے ہیں دیتے ہیں۔ ایک زبان سے کہتے ہیں کہ ہم کسی کو کچھ نہیں کہتے سب مسلمان ہمارے بھائی ہیں۔ دوسری زبان یہ کہ یہ شرک ہے یہ کفر ہے یہ بدعت ہے یہ حرام وناجائز ہے ایک طرف یہ کہتے ہیں کہ ہمارے دیوبندی علماء نے بڑا کام کیا ہے۔ دوسری طرف جب ان کے مولویوں کی گستاخی بتاؤ تو کہتے ہیں۔ چھوڑو ہمارے علماء کو ہماری بات کرو۔ ایک طرف مسلک دیوبند کو دل وجان سے بیان کرتے ہیں اور جس کو ان کی حقیقت پتہ ہو۔ تو کہتے ہیں ہم دیوبندی نہیں وہابی سیدھے سادے مسلمان ہیں۔ ایک منہ سے کہتے ہیں کہ یہ نعتیں پڑھنے والے گانے گاتے ہیں۔ دوسرے منہ سے کہتے ہیں کہ ارے بھائی میاں بھائی نعتیں تو ہم بھی پڑھتے ہیں۔ ایک طرف کہتے ہیں کہ بھائی عقیدہ دوست کو ریہی کام آئے گا۔ دوسری طرف یہ کہ چھوڑو عقیدہ کی بحث میں مت پڑو صرف نماز پڑھو نماز تبلیغی جماعت سے توبہ کرنے والوں کا بیان لے کہ یہ انسانی روپ میں بھیڑیئے ہیں خیر کہاں تک انکے جھوٹ بیان کیئے جائیں۔



شعبان میں

اہلسنت کا حلوہ

اور

دیوبندی کا جلوہ

حضرات محترم! دنیا میں مسلمان اپنے رشتے داروں گھر والوں، دوستوں، بزرگوں کو ایصال ثواب کرتے چلے آرہے ہیں اور تا قیامت ایصال ثواب کا سلسلہ جاری رہے گا۔ (انشاء اللہ) ایصال ثواب کی تمام قسمیں اسلام میں جائز ہیں۔ چاہے تلاوت کلام پاک ہو، درود وسلام ہو، فاتحہ و نیاز کا کھانا ہو۔ غرض یہ کہ ہر نیک عمل اور حلال چیزوں کا دعا کر کے ایصال ثواب کیا جاسکتا ہے۔ اسی طرح بابرکت مہینے اور راتیں جن میں نیک کام کر کے ثواب ملتا ہے۔ جیسے شب قدر، معراج کی رات، میلاد کی رات (۱۲ ربیع الاول) محرم، ذی الحج، اور شعبان کی پندرہ تاریخ جیسی بابرکت راتیں ہیں۔ اور ان بابرکت راتوں میں عبادت کرنے کی بے شمار حکمتیں ہیں جس میں ایک یہ ہے کہ اس امت کی عمر کم ہے اور اعمال بھی کم ہیں تو اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب محمد ﷺ کے صدقے یہ کرم کیا اور ایسی بابرکت راتیں عطا فرمائیں جس میں عبادت کر کے بندہ خدا ہزاروں سال کی عبادت کا ثواب حاصل کرتا ہے اب چاہیے کوئی مسلمان بابرکت راتوں میں قرآن کریم پڑھے یا نفلی اور قضاء نمازیں پڑھے درود وسلام پڑھے، نیک محفل اور نعت خوانی وذکر کی محفل منعقد کرے۔ روزہ رکھے، قبرستان جاکر جیسے کہ دنیا کے مسلمانوں کا معمول ہے ایصال ثواب کرے یا گھر میں جیسے عورتوں کا معمول ہے کہ حلوا پکا کر قرآن دعا کر کے ایصال ثواب کر سکتے ہیں۔ دنیا میں ایسے

بھی بدبخت ہیں جوراتوں کو بابرکت نہیں مانتے اس رات میں عبادت کرنے سے منع کرتے ہیں، کچھ وہ ہیں جو قبرستان جانے سے منع کرتے ہیں اور بعض ایصالِ ثواب سے ہر ممکن روکنے کی کوشش کرتے ہیں اور کچھ ایسے بھی خناس ہیں جو ان بابرکت راتوں میں عبادت کرنے کا ثبوت مانگتے ہیں اور مسلمانوں کو پریشان کرتے ہیں۔

مگر ہم مسلمانوں کو ایسا اسلامی اصول بتادیتے ہیں کہ یہ پریشان کرنے والے خود پریشان ہوجائیں گے اور دال فاعین ہوجائیں گے۔اور وہ دلیل تمام مسلمان یاد کرلیں کہ جو منکر جس بات پر اعتراض کرے اس سے قرآن وحدیث سے ثبوت طلب کریں کہ قبروں پر جاکر فاتحہ پڑھنا منع ہے دکھاؤ؟ قرآن پڑھنا، نفلی نماز، نفلی روزہ، درودوسلام، دعا منع ہے دکھاؤ کہاں لکھا ہے؟ اگر ایصال ثواب منع ہے تو دکھاؤ ثبوت؟

ساری دنیا کے منکروں کو دعوت عام ہے کہ ثبوت دکھاؤ اور بعض ایسے بھی ہیں جو اور تو کسی چیز پر اعتراض کم کرتے ہیں مگر شعبان کے حلوے پر ان کو کچھ زیادہ ہی اعتراض ہے۔ایک مولوی کے سامنے نے کہہ دیا حلوا پاک، تو مولوی صاحب کہنے لگے توبہ توبہ ارے میاں پاک تو اللہ ہے۔ یہ حلوا کب سے پاک ہوگیا۔فقیر نے عرض کی مولوی صاحب تم نے کھانا کھایا ہے رات کا، کہنے لگے جی ہاں کھالیا۔فقیر نے کہا کہ وہ کھانا جو آپ نے کھایا ہے پاک تھا ناپاک تھا۔کہنے لگے پاک تھا۔فقیر نے کہا جب کھانا پاک تھا کھاسکتے ہو تو ہم حلوا پاک کھاسکتے ہیں۔بس جواب سن کر بھاگنے کا راستہ تلاش کررہے تھے۔نہ معلوم ان کو شعبان کے حلوے پر قرآن پڑھ کر ایصال ثواب کرنا کیوں پسند نہیں۔اس حلوے پر ان دیوبندیوں کی کتابوں میں بلا وجہ غیر شرعی فتوے ناجائز وحرام کے موجود ہیں۔اور خدا کی مار! دیکھو جن کو حلال حلوا پسند نہیں ان کو کوا کھانا پسند ہے اور ثواب ہے دیکھو دیوبندی مفتی کی کتاب (فتاویٰ رشیدیہ) اب ہر عقلمند سمجھ لے گا کہ پاک چیزیں پاک لوگوں کیلئے اور ناپاک چیزیں ناپاک لوگوں کیلئے ہیں

حضرات! آپ بتائیں اہل سنت کا حلوا اور دیوبندی کا کوا ہے۔ ایسا دیوبندی جلوا آپ نے کہیں سنا ہے۔ حالانکہ کوا، قرآن وحدیث اور فقہا سے حرام ہے، فاسق ہے اور ناجائز ہے جس کا دل چاہے ثبوت دیکھ کر توبہ کرے۔

اس لئے ہم بتاتے ہیں کہ دیوبندی عقائد اہلسنت کے مطابق نہیں اور دیوبندی فتوے بھی اہلسنت احناف کے خلاف ہیں۔ اس لئے یہ اہلسنت نہیں بلکہ زبردستی اہلِ سنت کہلواتے ہیں جیسے مان نہ مان میں تیرا مہمان۔ ہاں یہ جعلی نقلی جھوٹے اہلسنت ہیں۔ ہاں تو میں عرض کرر ہا تھا اہلِ سنت کا حلوا۔

حضرات! ہر مسلمان یہ بات جانتا ہے کہ نیک کام سے روکنا، شیطان کا کام ہے اب جس کا دل چاہے شیطان کی جماعت میں چلا جائے اور جس کا دل چاہے رحمٰن کی جماعت میں آجائے۔ حضرات دیوبندی کے حلوے سے دشمنی نہیں بلکہ اس پر پڑھا گیا قرآن ایصال ثواب کیلئے یہ تکلیف دیتا ہے۔ کیونکہ حلوا تو یہ بھی کھاتے ہیں۔ اگر مفت میں مل جائے بلکہ ہم تو انگلی سے کھاتے ہیں۔ یہ بیلچے سے کھاتے ہیں حالانکہ ہر چیز حلال کھانے سے پہلے بسم اللہ پڑھنا سنت ہے اور بسم اللہ قرآن کی آیت بھی ہے۔ اب ان کو چاہئے کہ ہر حلال چیز سے پہلے بسم اللہ نہ پڑھیں تا کہ بغیر بسم اللہ کے کھانے والے کے ساتھ شیطان شریک ہوتا ہے۔ آخر وہ کون سی دلیل ہے کہ حلال چیز ہو قرآن پڑھ کر کھایا جائے تو حرام ہو جائے۔ آج تک کوئی دیوبندی اس کی دلیل شرعی نہیں دکھا سکا۔ ان سے فقیر نے پوچھا تو ایک دیوبندی نے کہا دلیل یہ ہے کہ ہمارے مولوی نے کہا حرام ہے تو ہم بھی کہتے ہیں۔ حضرات یہ مولوی اپنے گھر سے دو ٹکے کے فتویٰ غیر شرعی دینے والے حلال چیز کو حرام کہنے والے یاد رکھیں ایسا کرنے والا قرآن پر بہتان باندھتا ہے بس ایک ان کی منطق بڑی عجیب ہے کہ اس طرح حلوے پر قرآن پڑھ کر ایصال ثواب کرنا حضور علیہ السلام سے ثابت نہیں ایسے جاہلوں کو شاہ عبدالعزیز

رحمۃ اللہ نے خوب جواب دیا ہے کہ حضور علیہ السلام کا ذکر نہ کرنا اور بات ہے اور منع کرنا اور بات ہے اگر منع ہے تو دکھاؤ؟ ورنہ چلو ہم جھوٹے کو جھوٹے کے گھر چھوڑ آتے ہیں۔ دیوبندیوں بتاؤ آج تمام مولوی بریانی کڑھائی گوشت کھاتے ہیں یہ کس حدیث میں ہے۔ آج مولوی چائے پیتے ہیں اور پلاتے ہیں سیون اپ اور کوکا کولا پیتے ہیں اور پلاتے ہیں کس حدیث میں ہے آج شادی ہال میں نکاح اور ولیمہ ہوتا ہے کس حدیث میں ہے آج جیسے کپڑے پہنتے ہیں کس حدیث میں ہے۔ مسجد کا ایک مینار بنا تا ہے کس حدیث میں ہے۔ اگر جواب نہیں ہے تو شرم کرو توبہ کرو۔ اور اگر حلال کھانے پر دعا کر کے کھانا ہم حدیث سے، دکھادیں تو دیوبندی توبہ کرلیں گے؟ وہ یہ تحریر کردیں ہم دکھانے کو تیار ہیں؟ اور یہ بھی تو بتاؤ کہ کوا کھانا ثواب ہے کس حدیث میں ہے حوالہ دو؟ توبہ کرو؟

ایک دیوبندی جلوا دیکھو کہتا ہے کہ اصل میں نیاز اور فاتحہ کی چیز پر غیر اللہ کا نام آجاتا ہے اس لئے حرام ہے۔ فقیر نے عرض کیا کہ یہ دلیل کہاں ہے قرآن کی کون سی آیت ہے حدیث کی کون سی کتاب میں ہے شرم کرو شرم کرو۔ یا تو یہ بات مان لو کہ ہر چیز غیر اللہ کے نام سے حرام ہے تو پھر دنیا کی تمام چیزیں حرام ہو جائیں گی بلکہ مولوی بھی حرام ہو جائے گا۔ صرف فاتحہ نے اور اولیاء کرام نے تمہارا کیا بگاڑا ہے۔ آؤ ظالموں حدیث دیکھو صدقہ یا ایصال ثواب پر غیر اللہ کا نام آئے وہ چیز حرام نہیں ہوتی۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اپنی والدہ مرحومہ کے صدقہ کیلئے پوچھا کون سا صدقہ بہتر ہے۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا پانی۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کنواں کھدوا کر فرمایا یہ سعد کی ماں کا کنواں ہے۔ (مشکوٰۃ شریف)

ارے جاہلوں دیکھ لو صحابیؓ کا عقیدہ کہ پانی پینے کی چیز ہے صدقہ یا ایصال ثواب کی چیز ہے۔ اس پر حضرت سعد کی والدہ کا نام آیا تو اس پانی کو حرام نہیں کہی۔ اسی

طرح گیارہویں پر غوث اعظم کا نام لینا نیاز پر خواجہ صاحب کا نام لینا بھی جائز ہے اب بتاؤ ہم صحابی کی بات مانیں یا وہابی کی۔ حالانکہ دیوبندی بھی ایصال ثواب کرتے ہیں کہ حلوائی کی دوکان پر دادا جی کی فاتحہ۔ تاکہ اپنی چیز حرام نہ ہو۔ افسوس ان لوگوں پر نہ معلوم نیاز کی بریانی قرمی اور حلوہ فاتحہ پڑھا ہوا کیوں برا لگتا ہے۔ حالانکہ خود فاتحہ نہیں کرتے مگر کھانے سب سے پہلے آجاتے ہیں آزما کر دیکھ لو۔ اس وقت ان کو اپنے فتوے یاد نہیں رہتے۔

؎ شرم ان کو مگر نہیں آتی

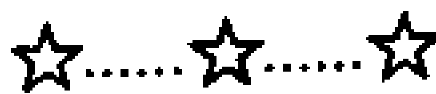
ایک دیوبندی مولوی کی بیوی نے قورمہ پکا کر گیارہویں کی نیاز فاتحہ وغیرہ کرادی شام کو مولوی صاحب آئے اور کہا بے غم (بیگم) بھئی جلدی سے کھانا لگا دو۔ وہ کہنے لگی آج تو گیارہویں کا قورمہ ہے۔ دیوبندی کے چہرے کا رنگ بدل گیا منہ سے جھاگ نکل رہے تھے اور حرام حرام حرام ایک ہی سانس میں تین دفعہ حرام کہہ دیا وہ بیوی کہنے لگی جاؤ پیسے خرچ کرو بازار سے قورمہ لے آؤ۔ مگر بازار سے جو قورمہ ملے اس کا گوشت بھی تو قصائی کاروبار کی نیت سے لایا تھا لہٰذا وہ بھی حرام ہوگا۔ دیوبندی کہنے لگا اچھا بحث چھوڑو تم ایسا کرو صرف شوربا دیدو بوٹی مت دینا۔ اس کی بیوی نے شوربا نکالا تو ایک بوٹی گوشت کی پلیٹ میں آگئی وہ جیسے ہی بوٹی نکالنے لگی تو مولوی نے کہا ارے جو خود بخود آگئی اس کو رہنے دو۔

حضرات یہ ان کا جلوا۔ گھر میں فتویٰ الگ ہے اور کتابوں میں الگ اور مسجد کے ممبر پر فتویٰ الگ ہے یہ سب ان کے پیٹ کے دھندے ہیں امت کو لڑاتے ہیں اور گمراہ کرتے ہیں آج بھی اگر کوئی شخص دیوبندی مولوی کے سامنے دیسی گھی کے گرم گرم حلوے کی پلیٹ جس میں اوپر بادام، پستے، کشمش پڑی ہو پھر دیکھو مولوی کا جلوا، اور فتویٰ سب کچھ بھول جائیں گے آیئے آیئے ماشاءاللہ، سبحان اللہ، فاتحہ پڑھنی ہے۔ لاؤ

ہم پڑھ دیتے ہیں اور چپکے چپکے نامعلوم کیا پڑھتے ہیں کیونکہ قرآن پڑھنے سے مولوی الرجک ہیں۔ شاید ہندوؤں سے کچھ سیکھ لیا ہے۔ اس لئے علمائے اہلِ سنّت فرماتے ہیں ان سے فاتحہ وغیرہ مت پڑھوایا کرو۔

تمام دیوبندیوں کو دعوت عام حلوے کی نہیں شرعی مسئلہ ثابت کرنے کی اگر ان کے پاس حلوے نیاز وغیرہ پر قرآن پڑھنا منع ہے تو مرد میدان بنو دلیل شرعی پیش کردو؟ ورنہ ہم ہزاروں دیوبندیوں کے گھروں میں شعبان کے حلوے کی فاتحہ کا ثبوت دکھانے کو تیار ہیں تم فتاوے تیار کرو ہم دیوبندی مولوی سے حلوہ فاتحہ پڑھ کر کھانا جائز ہے ثبوت دکھانے کو تیار ہیں۔ تم توبہ کرو یا فتویٰ لگاؤ؟

آخر میں ہم نوجوان نسل کو آتش بازی سے بچنے کی درخواست کرتے ہیں کہ شعبان جیسے بابرکت مہینے میں بلکہ کسی بھی مہینے میں ایسا نہ کریں اور والدین سے بھی درخواست ہے کہ انہیں ہر ممکن روکیں اور ان کو بتائیں کہ یہ رسم غیر مسلموں کی ہے آتش بازی کرنے والے کو سو سال کے گناہ کے برابر نامہ اعمال میں گناہ لکھا جاتا ہے۔



پندرہ مناظرے

اتحاد کی ایک ہی صورت ہے

دیوبندی وھابی: سب جھگڑے اختلاف ختم کردو آؤ اتحاد کرلو۔

سُنّی: ایک چور نمازی سے اتحاد کرنا چاہتا ہے تو اس کو چوری سے توبہ کرنی ہوگی۔ نمازی چور سے اتحاد کرنے کیلئے اپنی نماز نہ چھوڑ سکتا ہے نہ ضائع کرسکتا ہے۔

دیوبندی: تم نے ہم کو چور بنایا یہ غلط بات ہے۔

سُنّی: میں نے مثال دی تھی تم کو چور نہیں کہا بلکہ اپنی گستاخیاں چھوڑ دو اور اتحاد کرلو۔

دیوبندی: لیکن تمہارے علماء نے اتحاد کرلیا سوائے چند علماء کے۔

سُنّی: اگر جماعت میں چند غلطی کرلیں اس سے ساری جماعت غلط نہیں ہوگی۔ بلکہ ساری جماعت اس وقت غلط ہوگی جب وہ غلط کو غلط نہ کہیں۔

دیوبندی: مگر جنہوں نے اتحاد کیا ہے ان کی بھی تو غیرت ہے۔

سُنّی: یہ ان کی غیرت کا معاملہ ہے ہماری غیرت ایمانی یہ گوارہ نہیں کرسکتی کہ نبی کے صحابہ کے اہلبیت کے ولیوں کے گستاخ سے اتحاد کیا جائے ہرگز نہیں۔

دیوبندی: مگر جن علماء نے اتحاد کیا ہے ان پر تمہارا کیا فتویٰ ہے۔

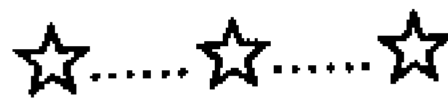
سُنّی: تالی دونوں ہاتھوں سے بجتی ہے جن پر تم نے کفر وشرک کے فتوے لگائے ان سے کیوں اتحاد کرلیا جو جواب تمہارا وہی جواب ہمارا ہوگا۔

دیوبندی: بہرحال وہ علماء دیوبند تو دنیا سے چلے گئے جنہوں نے گستاخی کی تھی۔

سُنّی: تم تو زندہ ہو کفر کی حمایت بھی کفر ہے لہٰذا حمایت کرنے والے توبہ کریں اور نام لے کر علماء دیوبند کی گستاخیوں پر کفر کا فتویٰ دیں جھگڑا ختم اتحاد شروع۔

دیوبندی: یہ نہیں ہوسکتا ہوگز نہیں ہوسکتا۔

سُنّی: تو ربِ کعبہ کی قسم تم گستاخوں سے اتحاد ہرگز نہیں ہوسکتا۔ اتحاد کی ایک ہی صورت تھی تم نے وہ بھی ختم کردی لہٰذا قیامت تک اتحاد نہیں ہوسکتا۔ اوران پر تمہارا کیا فتویٰ ہے جو امامت کی خاطر بریلوی بن جاتے ہیں جواب دو۔



اسلام کے پانچ ارکان سے اہل سنت کی حقانیت

سنی: اہل سنت کے علاوہ کسی فرقے یا جماعت کی حقانیت ثابت نہیں۔

وھابی: ہماری جماعت حق ہے قرآن وحدیث سے ثابت ہے۔

سنی: دعویٰ بغیر دلیل کے کوئی اہمیت نہیں رکھتا صرف دعوے کرے جاؤ۔

وھابی: کلمہ شریف سے تمہارا عقیدہ کیسے ثابت ہے؟

سنی: کلمے کا ترجمہ ہے نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ لفظ ہیں سے ثابت ہوا کہ زندہ ہیں حاضر وناظر ہیں اور تم منکر ہو۔ لہٰذا تم صرف **لا الٰہ الا اللّٰہ** پڑھا کرو۔ اور آدھا کلمہ پڑھنے سے مسلمان نہیں ہوتا۔

وھابی: دوسرا رکن نماز ہے اس سے تمہارا عقیدہ کیسے ثابت ہے۔

سنی: نماز کا حکم ایمان والوں کو ہے اور تمہارے عقائد بے ایمانوں کے ہیں۔ اور نماز میں حکم ہے پڑھو اے نبی تم پر سلام ہو جبکہ تم یا نبی کے منکر اور سلام کے منکر ہو نماز میں عقیدے کے خلاف کیوں کرتے ہو یہ منافقت ہے اور منافق کو نماز کا حکم نہیں۔

وھابی: روزے جیسی عبادت اور رکن سے کیا عقیدہ ثابت ہے۔

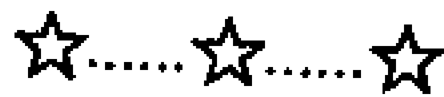
سنی: روزے دار کیلئے جنت کی بشارت ہے اور یہ غیب کا علم عطائی۔ اور تم علم غیب کے منکر ہو اور یہ حدیث سے ثابت ہے حدیث کا منکر مسلمان نہیں اور اس پر روزہ بھی نہیں۔

وھابی: اور زکوۃ سے کون سے عقائد یا حقانیت ثابت ہے۔

سنی: موجودہ دور میں زکوۃ کرنسی نوٹ سے ادا ہوتی ہے اور یہ بدعت ہے مگر حسنہ۔ اور تم بدعت کی قسمیں نہیں مانتے لہٰذا سوچو زکوۃ کیسے ادا کرو گے نہیں دو گے منکر اور دی تو بدعتی۔

وھابی: حج کے رکن سے کون سی حقانیت ثابت ہے۔

سنی: ہوائی جہاز سے حج بدعت ہے اس وجہ سے لاکھوں وہابی بدعتی ہوئے ان کو چاہئے سنت طریقے سے حج کریں۔ گھوڑے یا اونٹ یا پیدل اگر گھوڑا بھاگ گیا تو مولوی بغیر حج کئے واپس گئے۔ اور حج میں اللہ کے خاص بندوں کی یادگار ہے جو وہابیوں کے نزدیک ناجائز ہے۔



ایمان پہلے ہے عمل بعد میں ہے

سنی: تم لوگ اعمال پر زور دیتے ہو ایمان یا عقائد کی بات کیوں نہیں کرتے۔

دیوبندی: ہم کو علماء نے بحث سے منع کیا ہے کہ عقیدے میں مت الجھو۔

سنی: جن علماء نے منع کیا ہے انہوں نے تو امت کو مار ڈالا کافر بنا بنا کر۔

دیوبندی: ارے بھائی چھوڑو ان باتوں کو قیامت کے دن نماز کا حساب ہوگا فکر و کرو۔

سنی: قیامت سے پہلے قبر کا مرحلہ ہے اس میں عقائد کا سوال ہوگا اس کی بھی فکر کرو۔

دیوبندی: ہاں بھائی مرنا تو ہے ایک دن قبر کی تیاری بھی کر رہے ہیں۔

سنی: وہاں بھی فرشتوں کے جواب میں کہنا ہم کو منع کیا ہے عقیدے میں مت الجھو۔
دیوبندی: مگر قبر میں اختلافی مسائل تو نہیں ہوں گے۔
سنی: جو عقیدہ دنیا میں ہوگا وہی عقیدہ قبر میں ہوگا جب دیدار مصطفیٰ ﷺ ہوگا۔
دیوبندی: ہم بھی پہچان لیں گے اپنے نبی ﷺ کو۔
سنی: کیا قبر میں عقیدہ بدل لو گے وہی کہنا یہ حاضر و ناظر نہیں یہ تو کہیں آجا نہیں سکتے میں تو کراچی میں میوہ شاہ قبرستان میں ہوں نبی حاضر و ناظر ہو ہی نہیں سکتے۔
دیوبندی: ارے توبہ توبہ کیسی باتیں کر رہے ہو۔
سنی: یہ تو فرشتے بتائیں گے جب گزر پڑیں گے ایسے غلط عقائد تھے تمہارے۔
دیوبندی: تم مجھ سے تبلیغ کے مسئلے پر گفتگو کرلو میں تبلیغ کرنا ثابت کروں گا۔
سنی: کیا پڑی کیا پڑی کا شور بہ ہم بات کر رہے ہیں پہلے ایمان ہے بعد میں عمل۔ لوگوں کو ادھر اُدھر کے مسائل میں مت الجھاؤ پہلے اپنا عقیدہ درست کرو تم کو پتہ ہے تمہارے عقیدے ایسے ہیں کہ منہ دکھانے کے قابل نہیں رہو گے اس لئے تم عقائد کی بات نہیں کرتے۔

☆......☆......☆

بلند آواز سے ذِکر کرنا

دیوبندی: تم لوگ فرض نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر کرتے ہو یہ ناجائز ہے۔
سنی: اس کے ناجائز ہونے کی دلیل دو صرف تمہارے کہنے سے ناجائز نہیں ہوگا۔
دیوبندی: اپنے رب کو دل میں یاد کرو ڈرتے اور بغیر آواز نکالے صبح وشام۔
سنی: یہاں مفسرین نے لکھا کہ یہ نماز سے متعلق ہے تم نماز کے علاوہ ذکر منع دکھاؤ۔
دیوبندی: اپنے رب سے گڑگڑا کر اور آہستہ دعا کرو حد سے بڑھنے والے آپ کو

پسند نہیں۔

سنی: یہاں بھی دعا کی بات ہو رہی ہے ذکر کرنا منع نہیں ہے دعا الگ ہے ذکر الگ ہے۔

دیوبندی: حضور علیہ السلام نے فرمایا اپنی جانوں پر نرمی کرو جس کو پکارتے ہو وہ قریب ہے۔

سنی: اس حدیث کا جواب تھانوی نے دیا ہے کہ نرمی اور آسانی کے پیش نظر ذکر سے منع کیا گیا ہے اس لئے نہیں کہ بلند آواز سے ذکر نا جائز ہے۔ (فتاویٰ امدادیہ)

دیوبندی: حضرت عبداللہ بن مسعود نے بلند آواز سے ذکر کرنے والوں کو بدعتی کہا مسجد سے نکال دیا۔

سنی: اس کے کئی جواب ہیں اور تفصیلی جواب علامہ شامی نے کتاب شامی صفحہ ۳۵۰ میں دیا ہے۔

نمبر۲: جواب یہ کہ ابن مسعود والی حدیث موقوف ہے جو کہ نا قابل استدلال ہے۔

نمبر۳: جواب امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ نے روایت نقل کی ہے کہ عبداللہ ابن مسعود اپنی مجلس میں بلند آواز سے ذکر کرتے تھے۔ (حوالہ کتاب الزہد)

نمبر۴: جواب یہ روایت مرفوع ہے اور وہ موقوف ہے اور مرفوع حدیث مقدم ہے۔

دیوبندی: تم بھی تو ریا کاری کرتے ہو بلند آواز سے ذکر کر کے۔

سنی: آئینے میں اپنی شکل نظر آتی ہے ہم ذکر غافل قلب کو جگانے کیلئے کرتے ہیں۔ دیوبندی علماء سے ثبوت ہے پہلے ان پر فتویٰ لگاؤ بعد میں ہم پر لگانا۔ گنگوہی، تھانوی، شبیر احمد عثانی اور انور شاہ کشمیری سے ثبوت حوالہ محفوظ ہے جس کا دل چاہے دیکھ لے۔

حضور علیہ السلام کے زمانے میں فرض کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنے کا معمول تھا بخاری شریف یہ ہے اصل ثبوت ہمارا۔

اعلیٰ حضرت احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ پر اعتراض

دیوبندی: تم گستاخ ہو اس لئے کہ نبیوں کے ساتھ تو لفظ حضرت لکھتے ہو۔ جیسے حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ، حضرت محمد علیہم السلام اور اپنے مولانا کو اعلیٰ حضرت کہتے ہو اور لکھتے ہو یہ گستاخی ہے۔

سنی: اعلیٰ حضرت کا مطلب یہ ہے کہ اپنے وقت کے علماء میں بڑی شان اور علم والے ہیں۔

دیوبندی: جی نہیں! اعلیٰ حضرت کہنا ہی غلط اور گستاخی ہے۔

سنی: جب سیدھی انگلیوں سے گھی نہ نکلے تو ٹیڑھی کرنی پڑتی ہے دیوبندی مولوی عاشق الٰہی نے حاجی امداد اللہ کو چار جگہ اعلیٰ حضرت لکھا تذکرۃ الرشید صفحہ نمبر ۴۳،۷ ۲۳۸، ۲۴۱ تھانوی گنگوہی نے اپنے پیر کو اعلیٰ حضرت لکھا اور سیف اللہ دیوبندی نے قاری طیب کو تحفۃ القادیان صفحہ ۹ پر اعلیٰ حضرت لکھا۔ اب بتاؤ تم نے اپنے گھر کے اعلیٰ حضرت دیکھ لئے وہ ہی کہو جو پہلے کہہ رہے تھے جواب دو؟

دیوبندی کی حالت دیکھنے والی تھی رنگ فق ہو گیا آواز بند ہو گئی بھاگنے کی ناکام کوشش مگر ٹانگوں میں دم ہی نہیں تھا۔ تھوڑی دیر بعد بولا کہ۔

دیوبندی: احمد رضا خان نے دیوبند کے مدرسے سے تعلیم حاصل کی تھی۔

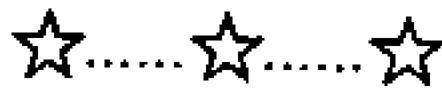
سنی: دنیا سب سے بڑا جھوٹ یہ ہے ثبوت دو اور منہ مانگا انعام حاصل کرو۔

دیوبندی: احمد رضا انگریز کے ایجنٹ تھے۔

سنی: کس انگریز کا قول ہے کہ جھوٹ اتنا بولو کہ سچ لگنے لگے آئینے میں اپنی شکل نظر آتی ہے۔ تھانوی چھ سو روپے ماہانہ انگریز سے لیتا رہا۔ (حوالہ مکالمۃ الصدرین کتاب)

دیگر علماء دیوبند نے انگریز سے مکمل تعاون کیا ثبوت موجود ہے۔ صرف ایک

حوالہ دکھادو اگر سچے ہو ورنہ ہم یہی کہہ سکتے ہیں کہ دیوبندی جھوٹے ہیں جھوٹے ہیں جھوٹے ہیں۔



گستاخ امام کے پیچھے نماز نہیں ہوتی

سنی: جب ہم اپنے ماں باپ کو گستاخ کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے تو پھر......

دیوبندی: یہ تو ذاتی مسئلے ہیں جماعت نہیں چھوڑنی چاہیے۔

سنی: تو پھر تم بتاؤ صحابہ اہلبیت اولیاء اللہ کے گستاخ کے پیچھے نماز پڑھ لوگے۔

دیوبندی: ہرگز نہیں۔

سنی: تو پھر ہم نبی کے گستاخ کے پیچھے کیسے پڑھ لیں۔

دیوبندی: کیا گستاخی کرتے ہیں جو تم نماز نہیں پڑھتے پیچھے۔

سنی: ایسا خبیث امام جو نماز میں تو کہے یا نبی تم پر سلام ہو اور نماز کے بعد کہہ دے یا نبی کہنا ناجائز ہے کفر و شرک یہ ہے گستاخی۔

دیوبندی: مگر حدیث میں ہے ہر برے کے پیچھے نماز پڑھ لو۔

سنی: تم ایسا کرو عمل کر کے دکھاؤ شیعہ اور قادیانی کے پیچھے نماز پڑھا کرو۔

دیوبندی: نہیں ہرگز نہیں ان کے پیچھے نماز نہیں ہوتی۔

سنی: یہی تو ہم کہتے ہیں جیسے وہ گستاخ ایسے ہی تم۔

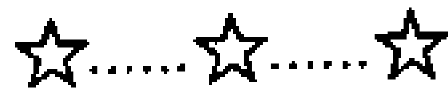
حدیث کا مطلب عمل میں خرابی تو چل جائے گی مگر عقیدے کی خرابی نہیں چلے گی۔

عقل مند جس بس میں سوار ہوتا ہے اس کا نمبر دیکھ کر سوار ہوتا ہے۔

دیوبندی: کیا مولویوں کے بھی نمبر ہوتے ہیں۔

سنی: جی ہاں جیسے تمہارے نمبر ہیں چار سو بیس اور دو نمبری وغیرہ۔

نوٹ: گستاخی کی وجہ سے جس کے پاس ایمان نہیں اس امام کی اپنی نماز نہیں ہوتی تو مقتدی کی کہاں سے ہوگی۔ دنیا کی کوئی طاقت ہم کو مجبور نہیں کر سکتی کہ ہم گستاخ کے پیچھے نماز پڑھیں ورنہ اس کی ہڈیوں کا ہار بنا کر اس کے گلے میں ڈال دیں گے اس لئے کہ دین میں زبردستی نہیں۔



الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ کا ثبوت

دیوبندی: تم جو اس طرح درود وسلام پڑھتے ہو نہ اس کا حکم ہے نہ ثبوت ہے۔

سنی: درود وسلام کا حکم بائیسواں پارہ سورہ احزاب میں ہے۔

دیوبندی: ہم تو درودِ ابراہیمی پڑھتے ہیں یہی کافی ہے۔

سنی: یہ صرف درود ہے اور سلام کے تم منکر ہو ورنہ بتاؤ سلام کہاں پڑھتے ہو۔

دیوبندی: ہم سلام کے منکر نہیں دل میں پڑھ لیتے ہیں۔

سنی: سبحان اللہ درود وسلام پر منہ سے اعتراض کیوں کرتے ہو دل میں کر لیا کرو۔

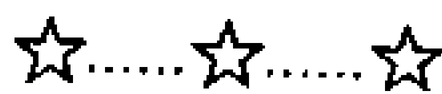
دیوبندی: بس درود ابراہیمی پڑھو ہر جگہ اسی کا حکم ہے۔

سنی: محدثین نے اس کو نماز کے علاوہ پڑھنے سے منع کیا ہے دیوبندی وہابی کے امام علامہ شوکانی نے اپنی کتاب تحفۃ الذاکرین صفحہ ۱۳۲ پر لکھا کہ یہ درود نماز کے ساتھ خاص ہے اور مقید کیا گیا ہے۔

دیوبندی: مگر درود وسلام کا ثبوت کہیں نہیں ہے۔

سنی: جھوٹ بولتے ہو ثبوت حاضر ہے علامہ شہاب الدین رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا منقول ہے کہ صحابۂ کرام دربارِ رسالت میں پڑھتے تھے الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ، نسیم الریاض شرح شفاء صفحہ ۴۵۴، دوسرا حوالہ ہر درخت اور پتھر بھی پڑھتا ہے الصلوٰۃ

والسلام علیک یارسول اللہ، سیرت حلبیہ صفحہ ۳۲۱، تیسرا حوالہ حاجی امداد اللہ دیوبندی نے اسی درود وسلام پڑھنے کا حکم دیا، ضیاء القلوب صفحہ ۸۳۔ چوتھا حوالہ مولوی حسین احمد دیوبندی نے مستحب و مستحق لکھا۔ الشہاب الثاقب صفحہ ۶۵۔ پانچواں حوالہ اشرف علی تھانوی نے کہا یوں دل چاہتا ہے۔ الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ، شکر النعمۃ، چھٹا حوالہ مولوی ذکریا تبلیغی جماعت کے لکھا الصلوٰۃ اور السلام کے لفظ بڑھادے زیادہ اچھا ہے۔ حوالہ فضائل درود شریف صفحہ ۲۸۔ ارو دیوبندیوں درود وسلام کے اسٹیکر اور پوسٹر پھاڑنے والوں پہلے اپنے مولویوں کی کتابوں سے اس کو نکال دو یا پھاڑ دو ہم پر فتوے لگانے والوں پہلے اپنے مولویوں پر فتویٰ لگاؤ ورنہ شرم کرو کس کا نام پھاڑتے ہو جن کا کلمہ پڑھتے ہو ایسی گستاخی تو یہودی عیسائی بھی نہیں کرتے۔



اللہ کے بندے مشکل کشاء ہیں

وھابی: اللہ کی نسبت کام آئے گی اس کے علاوہ کوئی نبی ولی مشکل کشاء نہیں ہے۔

سنی: ارے نبیوں ولیوں کے منکر ماں باپ کی خدمت جنت کا باعث ہے۔

وھابی: مگر یہاں تو خدمت کی بات ہے یہ ہم مانتے ہیں۔

سنی: ان کو بھی مان لو جن کو طاقت اختیار اللہ تعالیٰ نے دیا ہے۔

وھابی: یہ نبی ولی وغیرہ کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتے۔

سنی: آب زم زم کس کے پاؤں کی برکت سے نکلا اس میں کتنے فائدے ہیں۔

وھابی: حضرت اسماعیل علیہ السلام کے قدموں کی برکت سے۔

سنی: حدیث کے مطابق اس میں برکت شفاء سکون پیتے وقت جو دعا مانگو قبول۔ اس میں فائدہ مانتے ہو تو منکر کیوں ہو ورنہ اس کا پینا چھوڑ دو۔

وھابی: مگر تم کپڑوں سے بھی مشکل کشائی طلب کرتے ہو۔

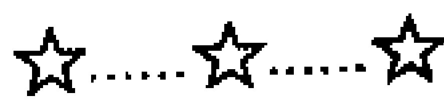
سنی: جی ہاں قرآن میں ہے حضرت یوسف علیہ السلام کی قمیض سے یعقوب علیہ السلام کی بینائی لوٹ آئی اللہ کے بندے تو کیا ان کے کپڑے بھی مشکل کشاء ہیں۔

وھابی: مگر یہ تو......

سُنی: اگر مگر چھوڑو دیکھو قرآن میں ہے انبیاء کے تبرکات فرشتے کندھوں پر اٹھاتے ہیں۔

وھابی: لیکن قبر کی مٹی تو صرف مٹی ہے جیسے دوسری مٹی وغیرہ۔

سُنی: حجر اسود بھی مٹی کا ہے مگر جنتی پتھر ہے اور جو چوم لے وہ بھی جنتی اور فائدہ ہے۔ جب جنتی پتھر مانتے ہو تو جنتی بشر کو بھی مان لو۔ دیکھو ایک ہی مٹی کی بنی ہوئی اینٹیں مسجد کے فرش میں بھی لگتی ہیں اور مسجد کے بیت الخلاء میں بھی وہاں بندہ جوتیاں اتار کر جاتا ہے اور بیت اخلاء میں جوتیاں پہن کر جاتا ہے یہیں سے اندازہ کرلو ذرا سی نسبت مل جائے تو کیا مقام ہوتا ہے اور جس کو اللہ کے بندوں سے نسبت ہو جائے اس کا مقام کیا ہو جاتا ہے۔



ترجمہ قرآن کریم پر مناظرہ

دیوبندی: تم مجھے اعلیٰ حضرت احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا ترجمہ قرآن لا کر دو میں دیکھنا چاہتا ہوں۔

سُنی: میں نے وہ ترجمہ والا قرآن کریم دیدیا اور ایک ہفتے کے بعد واپس کر دیا اور کہا۔

دیوبندی: یہ لو مجھے اس میں کوئی گستاخی نظر نہیں آئی۔ شکریہ۔

سُنی: اب ذرا اپنے مولوی اشرف علی تھانوی کا ترجمہ ملاحظہ کرلو جو کہ غلط ہے۔

دیوبندی: کیا غلطی کی ہے تھانوی صاحب نے ترجمے میں وضاحت کرو۔

سُنی: صرف بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے ترجمے میں چار غلطیاں کیں ہیں۔ (۱) غلطی ہے کہ شروع کرتا ہوں۔ تفسیر مدارک میں ہے کہ مشرک اپنے بتوں کے نام سے شروع کرتے تھے۔ ہم مسلمان ہیں ہم کو اللہ کے نام سے شروع کرنا چاہئے تاکہ برکت بھی ہو جائے اور مشرکوں کا رد بھی۔

دیوبندی: دوسری غلطی بھی بتادو پھر میں بعد میں بات کروں گا۔

سُنی: نمبر ۲: یہ غلطی ہے کہ شروع کرتا ہوں۔ جب یہ عورت پڑھے گی تو جھوٹ ہوگا کیونکہ عورت یہ پڑھے شروع کرتی ہوں اس لئے کہ وہ مونث ہے مذکر نہیں عورت ہے مرد نہیں اس لئے ابتداء میں ہی جھوٹ شامل ہوگا۔

دیوبندی: اور کیا غلطی ہے۔

سُنی: یہ غلطی ہے کہ شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان اور نہایت رحم والے ہیں۔ اس میں آخری الفاظ "ہیں" جو ہے کسی لفظ کا ترجمہ نہیں ورنہ ہم کو بتادو کس لفظ کا ترجمہ ہے۔

دیوبندی: تم نے کہا تھا چار غلطیاں ہیں چوتھی غلطی کیا ہے۔

سُنی: نمبر ۴: یہ غلطی ہے کہ لفظ ہیں اللہ تعالیٰ کی شان کے لائق نہیں کہ ہیں جمع کا الفاظ ہے اور اللہ تعالیٰ واحد ہے۔ اور عربی قانون میں جمع تین پر بولا جاتا ہے جبکہ اللہ ایک ہے یہ غلطی کے علاوہ گستاخی بھی ہے۔

دیوبندی: پریشان ہے کہ اتنا بڑا عالم اور ایسی غلطیاں افسوس۔

سُنی: ترجمہ اعلیٰ حضرت کا دیکھو۔ اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے۔ اب یہ ترجمہ عورت بھی پڑھے مرد بھی پڑھے غلطی کوئی نہیں ہے تفسیر کے مطابق ہے۔



جھوٹ کی نسبت اللہ کی طرف اس پر مناظرہ

سُنی: تم دیوبندی وہابیوں کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے۔

دیوبندی: یہ ہماری کسی کتاب میں نہیں لکھا ہے تم الزام لگا رہے ہو ہم پر۔

سُنی: تم کو اپنی کتابوں کے بارے میں علم نہیں تو یہ مسئلہ دو کتابوں میں موجود ہے۔

(براہین قاطعہ، فتاویٰ رشیدیہ)

دیوبندی: اصل میں یہ مسئلہ قدیم ہے عام لوگ اس کو سمجھ نہیں سکتے۔

سُنی: جھوٹ بولتے ہو تمہارے علاوہ جھوٹ کو اللہ کیلئے کسی نے بھی تسلیم نہیں کیا۔

دیوبندی: ان اللّٰہ علٰی کُل شئی قدیر اللہ ہر چیز پر قادر ہے تو جھوٹ بولنے پر بھی قادر ہے۔

سُنی: اس طرح تو اللہ موت و حیات پر بھی قدرت رکھتا ہے بتاؤ اللہ تعالیٰ کی ممکن ہے موت۔

دیوبندی: ہرگز نہیں اس پر موت نہیں یہ محال ہے عیب ہے نقص ہے۔

سُنی: تو جناب ہم بھی تو یہی کہتے ہیں کہ جھوٹ عیب ہے نقص ہے محال ہے۔

دیوبندی: لیکن عقل یہ کہتی ہے اگر خدا جھوٹ نہ بول سکے تو آدمی کی قدرت اس سے بڑھ جائے گی۔

سُنی: یہ بات اسمٰعیل دہلوی نے یک روزی کتاب فارسی میں لکھا ہے۔ عرض ہے کہ پھر جھوٹ ہی کیوں اس طرح تو تمام برائی تسلیم کرلو کیونکہ آدمی ہر قسم کی برائی کرتا ہے اگر ہر برائی خدا نہ کرے تو اس کی قدرت کم ہوگی۔

دیوبندی: خاموش ہے کہ اس اپنی جہالت کا جواب کیسے دے۔

سُنی: حیرت ہے تم کو خدا کے ساتھ عیب اور نقص مانتے ہوئے شرم نہیں آتی۔

دیوبندی: جب مشرکوں کی مغفرت ہی نہیں تو عیسیٰ علیہ السلام نے مشرکوں کی مغفرت کی دعا کیوں کی۔

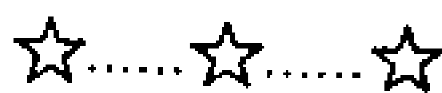
سُنی: پھر جھوٹ بولا تم نے عیسیٰ علیہ السلام کی دعا کے متعلق تمام مفسرین جلالین خازن مدارک کبری ابوسعود وغیرہ میں ہے کہ اگر تو ان میں سے مسلمانوں کو بخش دے یہاں مشرک کہاں سے آ گئے۔

دیوبندی: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے چچا آذر کی مغفرت کی دعا کی وہ مشرک تھے کیوں دعا کی۔

سُنی: علامہ شامی نے فرمایا یہ دعا اس امید پر تھی کہ وعدہ السلام پورا کرے گا جب ظاہر ہو گیا کہ یہ دشمن ہے تو اس سے بیزار ہو گئے۔

دیوبندی: اچھا میں تم سے کل بات کروں گے۔

سُنی: مگر اس بے کل کی کل نہ ہوئی۔



مسجدوں میں چراغاں

سُنی: افسوس ہے تم پر کہ ہر اچھے کام کو روکنا تمہاری عادت بن چکی ہے۔

دیوبندی: مسجدوں میں چراغاں روشنی وغیرہ ناجائز ہے۔

سُنی: اس کے ناجائز ہونے کا ثبوت دو۔

دیوبندی: خاموش ہے اور بغلیں جھانکنے لگا۔

سُنی: شرم کرو اللہ تعالیٰ کے گھر کی عظمت بھی تم برداشت نہیں کر سکتے۔

دیوبندی: تمہارے پاس اس کا کیا ثبوت ہے۔

سُنی: تفسیر روح البیان میں ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے ١٧ سو قندیلیں

بیت المقدس میں روشن کرنے کا حکم دیا۔

نمبر۲: حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ نے کچھ قندیلیں اور تیل لائے ان کو مسجدِ نبوی میں ستونوں سے لٹکا کر جلایا تو حضور علیہ السلام نے فرمایا تم نے ہماری مسجد کو روشن کیا اللہ تعالیٰ تم کو روشن رکھے۔

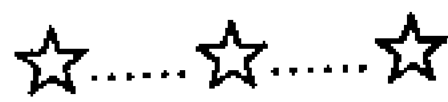
نمبر۳: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے چراغاں کیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے عمر تم نے ہماری مسجد کو روشن کیا اللہ تمہاری قبر روشن کرے۔

نمبر۴: تفسیر کبیر میں ہے کہ جو کوئی مسجد میں چراغ جلائے تو جب تک مسجد میں اس ک روشنی رہے گی عرش کے فرشتے اس کیلئے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔

نمبر۵: حرم شریف میں جا کر دیکھورات میں بھی دن کا سماں ہوتا ہے اتنی روشنی ہوتی ہے۔

نمبر۶: اب تو دیوبندی مساجد پر بھی ختم قرآن کے موقعہ پر چراغاں ہوتا ہے۔ مشاہدہ کرلو۔

نمبر۷: اور دیوبندی مستند عالم سے چراغاں کا ثبوت ہے۔ حوالہ محفوظ ہے۔ یہ سن کر دیوبندی ایسے بھاگا جیسے استنجے کا لوٹا لے کر بھاگتے ہیں۔



ذبح سے پہلے اور بعد نام لینا اللہ کے سوا

سنی: تم لوگ ایک تو ترجمہ غلط کرتے ہو اور اس کا مفہوم بھی غلط بتاتے ہو۔

وھابی: ہم یہی کہتے ہیں جس چیز پر غیر اللہ کا نام آجائے وہ حرام ہے۔

سُنی: یہ غلط ہے صحیح ترجمہ یہ ہے کہ اور وہ جانور جو غیر اللہ کا نام لے کر ذبح کیا گیا۔

وھابی: تم نے ذبح کا مسئلہ کہاں سے نکال لیا کونسی تفسیر میں ہے۔

سُنی: بتیس تفاسیر مستند معتبر میں لکھا ہے ذبح کا مسئلہ جو ہم نے بتایا ہے۔

وھابی: مگر ہمارے علماء نے کہاں لکھا ہے۔

سُنی: دیوبندی وہابی مولویوں کی تفسیر سے بھی ثابت ہے۔
وھابی: لیکن یہ تو نہیں لکھا کہ سید کا بکرا پیر کی گائے یہ کہنا تو حرام ہے۔
سُنی: اس کو بھی حلال لکھا ہے کہ جانور پر غیر اللہ کا نام ذکر کیا جائے جیسے سید احمد کی گائے شیخ کا مرغہ پھر اس کو اللہ کے نام پر ذبح کیا جائے تو وہ حلال ہے۔ (حوالہ ہدیۃ المہدی صفحہ ۳۹)
وھابی: مگر میری عقل میں یہ بات نہیں آتی۔
سُنی: تمہاری عقل کا علاج بھی موجود ہے۔
وھابی: وہ کیسے تم علاج کرو گے۔
سُنی: وہ ایسے کہ اگر تمہارا مطلب لیا جائے تو دنیا کی ہر چیز حرام ہوگی۔ مثلاً مولوی کے بیوی بچے استعمال کی چیزیں ان پر غیر کا نام آئے گا بتاؤ حرام یا حلال۔
وھابی: مگر یہاں تو اعتقاد کی بات ہے میں بیوی بچوں کی عبادت نہیں کرتا۔
سُنی: بے وقوف یہی اعتقاد ہمارا سمجھ لو ہم بھی غیر کی عبادت نہیں کرتے۔ اسی طرح اہلِ حدیث نام بھی غیر اللہ کا ہے حرام ہو گیا پاکستان بھی غیر اللہ کا نام ہے۔ یہاں رہنا حرام ہے۔

حقیقت میں سب کچھ اللہ کا ہے کسی کا نام لینے سے حرام نہیں سوائے ذبح کے وقت۔

☆......☆......☆

گستاخانہ عبارتیں

سنی: (۱) دیوبندی مولوی نے حضور علیہ السلام کی صفت رحمۃ اللعالمین کے متعلق لکھا یہ خاص نہیں۔ (فتاویٰ رشیدیہ)

(۲)۔ صحابہ کرام کو ملعون و مردود کہنے والا اہل سنت سے خارج نہ ہوگا۔ (فتاویٰ رشیدیہ)

(۳)۔ ذکرِ امام حسین رضی اللہ عنہ کرنا حرام ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ)

(۴)۔تھانوی کا نام کلمہ شریف میں لیا گیا اس پر تھانوی نے تسلی دی، دیکھو رسالہ الامداد۔

(۵)۔موضوع من گھڑت حدیث سے ثابت کیا کہ حضور علیہ السلام کو دیوار کے پیچھے کا علم نہیں۔(براہین قاطعہ)

(۶)۔حضور علیہ السلام پر بہتان باندھا گیا کہ میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں۔(تقویۃ الایمان)

اس طرح بے شمار گستاخانہ عبارتیں جو اگر لکھ دی جائیں تو ہزار صفحات پر پھیل جائیں گی۔

دیوبندی: تم نے وضاحت نہیں کی بس نقل کر دیا۔

سنی: ہم سے وضاحت سننا چاہتے ہو تو سنو علماء دیوبند کو ملعون و مردود کہنے والا جماعت سے خارج نہ ہوگا۔

دیوبندی: ارے یہ تم کیا کہہ رہے ہو ہمارے علماء کی گستاخی کر رہے ہو۔

سنی: اپنی لگی تو کلیجے میں ارے صحابہ کی شان زیادہ ہے یا علماء دیوبند کی۔ہم کہتے ہیں علماء دیوبند کا ذکر کرنا حرام ہے آئندہ مت کرنا۔

دیوبندی: تم کو پتہ ہے علماء انبیاء کے وارث ہیں ان کی گستاخی کفر ہے۔

سنی: اور تمہارے نزدیک صحابہ کی گستاخی عین ایمان ہے تم کو اہلِ بیت کا گستاخ نظر نہیں آتا۔امام حسین رضی اللہ عنہ کا ذکر سنت ہے کس دلیل سے تم نے حرام کیا ہے جواب دو۔

دیوبندی: تم حد سے بڑھ رہے ہو کیوں اپنی جان کے ہاتھ دھو کر پیچھے پڑ گئے ہو۔

سنی: اور تم شاید حد میں رہ کر گستاخیاں کر رہے ہو شرم کرو دھمکیاں کسی اور کو دینا۔یاد رکھو! حضور علیہ السلام کا گستاخ صحابہ اہلِ بیت کا گستاخ دنیا قبر اور حشر میں منہ دکھانے کے قابل نہیں ہوگا۔

☆......☆......☆

معراج شریف سے مسائل کا ثبوت

سنی: تم لوگ معراج کا پورا واقعہ تسلیم کیوں نہیں کرتے۔

وھابی: ہم معراج کا پورا واقعہ تسلیم کرتے ہیں۔

سنی: تو پھر معراج شریف سے جن مسائل کا ثبوت ہے اس کا انکار کیوں۔

وھابی: مثلاً وہ کون سے مسائل ہیں جن کا ہم انکار کرتے ہیں۔

سنی: حضور علیہ السلام تمام انبیاء کے امام بنے اور تم کہتے ہو ہمارے جیسے ہمارے برابر ہیں۔

وھابی: وہ تو ہم اس لئے کہتے ہیں کہ ان کے بھی دو ہاتھ دو پاؤں اور ہمارے بھی۔

سنی: تم کو ابو جہل نظر نہیں آیا اس کے بھی دو ہاتھ دو پاؤں اور تمہارے بھی شرم کرو۔

دوسرا مسئلہ انبیاء علیہم السلام اپنی قبروں سے تشریف لائے بیت المقدس میں۔

وھابی: وہ تو ان کی روحیں تھیں وہ آسکتی ہیں۔

سنی: پھر بھی تمہارا عقیدہ ختم جب کہ روح جسم کے ساتھ تھے۔

تیسرا مسئلہ انبیاء علیہم السلام بعد ﷺ وصال بھی مدد کرتے ہیں جیسے موسیٰ علیہ السلام نے نمازیں کم کرائیں۔

وھابی: وہ تو اللہ کے حکم سے مدد کی اور نمازیں کم کرائیں۔

سنی: مگر تم تو اللہ کے علاوہ کسی کی مدد کے قائل نہیں، یہاں اس لئے مان لیا کہ پچاس نمازیں پڑھنی پڑیں گی۔

چوتھا مسئلہ انبیاء علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہوتے ہیں جیسے موسیٰ علیہ السلام۔

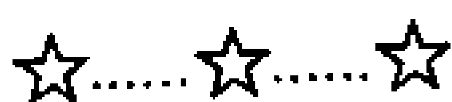
وھابی: وہ تو تھوڑی دیر کی بات تھی اور بس۔

سنی: تھوڑی دیر قبر میں زندہ تھوڑی دیر بیت المقدس میں تھوڑی دیر آسمانوں میں چلو

یہی مان لو۔

وھابی: اصل میں کچھ ضعیف روایتیں بھی شامل کر دی گئیں۔

سنی: پہلے تو تم کہہ رہے تھے ہم معراج کا واقعہ مانتے ہیں اب ضعیف روایت کہاں سے آ گئیں معلوم ہوا تم واقعہ معراج تسلیم نہیں کرتے ورنہ چوں چاں نہیں کرتے۔



قبریں پکّی کرنا

سنی: قبر کے باہر پکا کرنا عام مسلمانوں کو منع اور خاص علماء اولیاء کو جائز ہے۔ اسی طرح قبر پر چھت یا گنبد عوام کو منع اور اولیاء کی عظمت کیلئے جائز ہے۔ اور قبر کا تعویذ ایک ہاتھ سے اونچا کرنا منع اگر آس پاس چبوترہ اونچا کرے تو جائز۔

وھابی: مشکوٰۃ میں ہے کوئی تعویذ چھوڑ و مٹادو اور نہ کوئی اونچی قبر مگر اس کو برابر کر دو۔

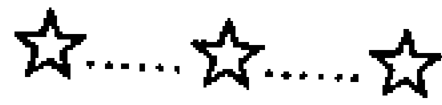
سنی: اس حدیث کی آڑ لے کر نجدیوں نے صحابہ اور اہلبیت کے مزارات گرا کر برابر کر دیئے اس کے چند جواب ہیں۔ (۱) یہ قبریں کس کی تھیں جو غلط بن گئیں اور ان کو گرانے کی ضرورت پیش آئی۔ ظاہر ہے یہ کسی صحابی کی قبریں نہیں تھیں ورنہ خود حضور علیہ السلام دفن کے وقت تشریف فرما ہوتے تھے۔ تو دیکھو بخاری شریف میں ہے حضور علیہ السلام نے مشرکین کی قبروں کا حکم دیا بس اکھیڑ دی گئیں۔

(۲)۔ فتح الباری شریف بخاری میں بھی وضاحت ہے۔

(۳)۔ اور اس حدیث میں فوٹو کا ذکر ہے تو مسلمانوں کو قبر پر فوٹو کہاں ہوتا ہے۔ معلوم ہوا کفار کی قبروں پر قبر والے کا مجسمہ تصویر وغیرہ تھی اس کا حکم برابر کر دو۔

(۴)۔ قبریں برابر کرنے کا حکم حضرت علی شیرِ خدا رضی اللہ عنہ کو تھا اب تعجب کی بات ہے۔ ان کے بیٹے محمد ابن حنیفہ نے خود ابن عباس رضی اللہ عنہ کی قبر پر قبہ بنایا تھا۔

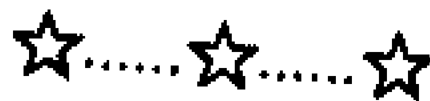
وھابی: ابن عمر نے قبر پر خیمہ دیکھا تو فرمایا اس کو ہٹا دوان کے عمل سایہ کر رہے ہیں۔
سنی: میت پر سایہ کرنے کیلئے منع ہے اور زائرین فاتحہ پڑھنے والوں کے جائز ہے۔
دیکھو عینی شرح بخاری اس حدیث کے تحت وضاحت موجود ہے۔
وھابی: اگر اولیاء اللہ اور صحابہ کرام میں کچھ طاقت تھی تو اپنی قبروں کو کیوں نہیں بچایا۔
سنی: تمہارے جیسے جاہل وہابی دو چار اور ہو گئے تو یہ مذہب نجدیت ہی ختم ہو جائیگا۔
اگر کوئی کہے خانہ کعبہ میں تین سو ساٹھ بت رکھنے ہی کیوں دیئے کیا اللہ کی طاقت ختم ہو گئی تھی۔ بابری مسجد پر ہندوؤں کا قبضہ ہے اللہ نے کیوں نہیں بچایا اپنا گھر قدرت کے بھی منکر ہو جاؤ وہابیوں!۔



اعلیٰ حضرت کے مخالف منہ دکھانے کے قابل نہیں

عظمت کنز الایمان

〈زیر طبع〉



دیوبندی کی نماز ان کے عقیدے کے خلاف ہے

سوال وجواب

دیوبندی: نماز اللہ کیلئے ہے۔اور وہی قبول کرنے والا ہے۔

سنی: بے شک نماز اللہ کیلئے ہے اور حکم ایمان والوں کو ہے منافق کو نہیں۔

دیوبندی: مگر ہم نے نماز میں کیا منافقت کی ہے جیسی تم پڑھتے ہو وہی ہم۔

سنی: اسی بات کا افسوس ہے کہ ہم اپنے عقیدے کے مطابق پڑھتے ہیں اور تم اپنے عقیدے کے خلاف۔

دیوبندی: ہم اپنے عقیدے کے خلاف نماز میں کیا پڑھتے ہیں۔ثبوت دو۔

سنی: مولوی اسمٰعیل دہلوی نے اپنی کتاب صراطِ مستقیم میں لکھا فارسی میں۔ بزرگوں کی طرف توجہ کرنا اگرچہ حضور علیہ السلام ہوں بہت ہی زیادہ بدتر ہے اپنے بیل اور گدھے کے خیال میں ڈوب جانے سے یہ تعظیم......نماز میں ملحوظ و مقصود ہوتی ہے شرک کی طرف کھینچ کر لے جانے والی۔(صفحہ۸۶،صراط مستقیم)

اب کوئی دیوبندی وہابی ایسی نماز پڑھ کر بتائے جس میں بزرگوں کا خیال نہ آئے۔

دیوبندی: نماز میں صرف اللہ تعالیٰ کا خیال رہے اور بس۔

سنی: تو پھر سورۂ فاتحہ پڑھنا چھوڑ دو نماز میں کیونکہ ہر رکعت میں الحمد میں یہ قرأت ہوتی ہے کہ صراطِ الذین انعمت علیہم اس راستے پر چلا جن پر تیرا انعام ہوا۔اور یہ بات قرآن سے ثابت ہے کہ جن پر انعام ہوا وہ نبی ہیں صدیقین شہداء وصالحین ہیں۔صحابہ حضور علیہ السلام کو نماز میں دیکھتے تھے۔

دیوبندی: یہ تو ہم مانتے ہیں کہ انعام یافتہ یہی لوگ ہیں اور ان کا خیال تو آتا ہے۔

سنی: اللہ کے فضل و کرم سے یہی بتانا تھا کہ ان کا خیال شرک کی طرف جانے کے

برابر نہیں ہے تو صراط مستقیم کتاب کو آگ لگا دو یا سورۃ فاتحہ پڑھنی چھوڑ دو اگر پھر بھی نہیں مانتے تو اوران پاک انعام یافتہ حضرات کا خیال نہیں آتا تب بھی نماز نہیں ہوگی۔ اور اگر خیال آتا ہے تو دہلوی کے فتوے کے مطابق نہیں ہوگی اب ہم کو بتاؤ کہ نماز میں شرک سے بچنے کی کیا صورت ہے یا نماز چھوڑ دو یا مولوی اسمٰعیل دہلوی کو چھوڑ دو۔

دیوبندی: پریشان ہے کہ نماز چھوڑے یا اسمٰعیل دہلوی کو چھوڑے

سنی: پریشان مت ہو یہ تو ایک مولوی تھے ابھی تو تم اپنا مذہب چھوڑنے پر مجبور ہو جاؤ گے۔

دیوبندی: پتہ نہیں تم یہ کہاں کہاں سے کتابیں نکال کر لا رہے ہو۔

سنی: اگر یہ کتاب اسمٰعیل دہلوی کی نہیں ہے تو اپنے مفتی سے اس کے جلانے کا فتویٰ لے کر دو پھر تم کو حقیقت کا پتہ لگ جائے گا۔

دیوبندی: مجھ سے ان کتابوں کی بات مت کرو کوئی اور بات کرو۔ کیونکہ کچھ مولویوں نے اپنی طرف سے شائع کر کے ہماری طرف منسوب کر دیا ان کتابوں کو۔

سنی: جان چھڑانے کا بہانہ اچھا ہے کاش ان کتابوں کے ساتھ ان مولویوں کا انکار بھی کر دیتے جنہوں نے یہ کتابیں لکھی ہیں۔ چلو تھوڑی دیر کیلئے تمہاری کتابوں کی بات نہیں کرتے مگر عقیدے کی بات تو کر سکتے ہیں۔

دیوبندی: ہاں یہ ٹھیک ہے کتابوں کو چھوڑ کر عقیدے کی بات کرو۔

سنی: تم یا نبی کہنے والے کو کیا کہتے ہو۔

دیوبندی: نبی کو حاضر و ناظر یا قریب جاننا اور پکارنا کفر ہے۔

سنی: جو نبی کو علمِ غیب کی خبر دینے والے بتائے تم کیا کہتے ہو؟

دیوبندی: اللہ کے سوا کسی کو علمِ غیب نہیں جو مانے نبی کو علمِ غیب والا وہ کافر ہے۔

سنی: نبی علیہ السلام پر سلام پڑھنا تمہارے نزدیک کیسا ہے؟

دیوبندی: یا نبی کے الفاظ سے سلام کہنا ناجائز اور کفر ہے۔

سنی: لفظ یا نبی کے ساتھ خطاب کرنا جائز ہے کسی صورت میں یا نہیں۔

دیوبندی: کسی صورت جائز نہیں۔

سنی: اب وہ حقیقت ملاحظہ کرو جس سے کوئی دیوبندی انکار نہیں کر سکتا۔ آخر منافقت کی حد ہوتی یہی سارے کام تم دیوبندی بھی کرتے ہو۔

دیوبندی: ہم ہرگز اس میں سے کوئی کام نہیں کرتے جبکہ دوسروں کو منع کرتے ہیں۔

سنی: دکھ تو اسی بات کا ہے جو فتوے دوسرے کیلئے ہیں وہ پہلے خود تمہارے لئے ہیں۔ مثال مشہور ہے کہ جو کسی کیلئے گڑھا کھودے وہ خود اس میں گرتا ہے۔ غور سے سنو جب تم التحیات پڑھتے ہو جو کہ واجب ہے اس میں تم یہی سارے کام جو دوسروں کیلئے کفر اور ناجائز ہیں خود بھی کرتے ہو۔

دیوبندی: وہ کس طرح ہم اپنے عقیدے کے خلاف کرتے ہیں۔

سنی: وہ اس طرح کہ جب تم التحیات میں یہ پڑھتے ہو کہ **السلام علینا ایھا النبی** اے نبی آپ پر سلام ہو۔ سب نے یہی ترجمہ لکھا ہے اب بتاؤ یا نبی تم بھی پڑھتے ہو۔ اس کو پڑھو گے تب بھی نماز نہیں اور اگر نہیں پڑھو گے جب بھی نماز نہیں ہوگی۔ اور لفظ نبی جس کا ترجمہ غیب کی خبریں دینے والے کے ہیں اس طرح دونوں صورتوں میں نماز نہیں ہوگی۔ نبی کے سلام پڑھنے کے منکر و دیکھو اللہ تعالیٰ نے نماز میں تجھ سے بھی سلام پڑھوالیا۔ التحیات کا ایک لفظ بھی چھوڑ دیا نماز واجب الاعادہ ہے اور سلام پڑھ لیا پھر بھی نماز نہیں اس طرح یا کا لفظ قریب اور حاضر کیلئے التحیات میں ہے جب تم حاضر نہیں مانتے تو التحیات کیوں پڑھتے ہو۔ اب اس بات کا فیصلہ ہو جانا چاہئے کہ تم اپنے عقیدہ چھوڑتے ہو یا التحیات کا پڑھنا جواب دو اب وہ دن دور نہیں جب ہر شخص تمہارا گریبان پکڑ کر پوچھے گا کہ یا نبی کے منکرو کب تک عوام کو دھوکہ دیتے رہو گے کب تک منافق کی طرح نماز میں اقرار کر لیا اور سلام کے بعد خارج ہو کر نماز سے کہہ دیا کہ یہ ناجائز ہے یہ

نماز تمہارے منہ پر ماردی جائے گی۔ اب تمہاری منافقت کسی بھی طرح چھپی نہیں رہ سکتی اور جب التحیات میں یا نبی کا لفظ آئے گا تو حضور علیہ السلام کا خیال بھی آئے گا۔
اچھی طرح سوچ لو کہ نماز چھوڑنی ہے یا اپنا عقیدہ؟

دیوبندی: مگر ہم کھڑے ہوکر سلام نہیں پڑھتے نبی پر۔

سنی: کھڑے ہوکر بھی تم سلام پڑھتے ہو کہ رمضان تراویح میں پورا قرآن کریم ختم کیا جاتا ہے قبلہ کی طرف منہ کر کے وہ آیتیں جس میں نبیوں پر سلام ہے اور یہ کہ وسلام علی المرسلین اور سلام ہو تمام رسولوں پر بھی پڑھتے ہو کھڑے ہوکر ہاتھ باندھ کر نماز میں۔

دیوبندی: التحیات میں حاضر و ناظر سمجھ کر پڑھنا کس نے لکھا ہے۔

سنی: تم چونکہ میں نہ مانوں کی گولی کھا رکھی ہے۔ اس کا ثبوت ہم مولویوں کی کتابوں سے دکھانے کو تیار ہیں مگر تم کہتے ہو کہ ہماری کتابون کی بات مت کرو۔ حیرت ہے اپنی کتابیں مانتے بھی ہو اور پھر کہتے ہو بات مت کروان کتابوں کی۔ ہم دیگر محدثین اور مفسرین سے حوالے دکھانے کو تیار ہیں کہ جب التحیات میں یہ کہتے کہ اے نبی آپ پر سلام ہو تو حاضر و ناظر سمجھ کر پڑھے۔ اگر تم یہ دیکھ کر مان جاؤ گے تو تحریر کر دو ہم دکھانے کو تیار ہیں۔ یہاں صرف اشارتاً بتادیتے ہیں۔ اس کا ثبوت شرح بخاری شرح موطا امام مالک، مواہب لدینہ، زرقانی، فتح الملہم، شامی، فتویٰ عالمگیری، درمختار بلوغ المرام، اشعۃ اللمعات، المیشان الکبریٰ، مرقات الخصائص الکبریٰ، ان میں دو کتابوں دیوبندی وہابی کی ہیں مگر تم ان میں سے کسی کی بات نہیں مانو گے اس لئے کہ تم زبان سے کہنے کے باوجود منکرین رہے ہو تو ایسے شخص کا کیا علاج ہے بلکہ لاعلاج مرض ہے۔

دیوبندی: مگر ہم نے تو یہ سنا ہے کہ التحیات معراج کی حکایت سمجھ کر پڑھنی چاہئے۔

سنی: سنی سنائی باتوں پر عمل کر کے کم ازم کم تم اپنے عقیدے کا بیڑا غرق کرلیا۔ حدیث میں ہے کہ اس شخص کے جھوٹے ہونے کیلئے یہ کافی ہے کہ بغیر تحقیق کے کوئی بات کہہ دے حوالہ دو کہ حکایت سمجھ کر پڑھنا چاہیے ورنہ نہیں؟

دیوبندی: التحیات میں دعا یہ لفظ سمجھ کر پڑھا جا سکتا ہے اے نبی تم پر سلام ہو۔

سنی: بھانت بھانت کی بولیاں بولنے سے اچھا ہے سیدھی طرح کان پکڑ لو ہاتھ گھما کر کان پکڑنے سے کیا فائدہ تم کچھ بھی سوچ کر پڑھو آخر زبان سے تو کہنا پڑتا ہے اے نبی آپ پر سلام ہو۔ جب یا نبی کہنا ہی جائز نہیں تمہارے نزدیک تو کیوں کہتے ہو ان الفاظ کو نکال دو جیسے ان الفاظ کو پوسٹر پھاڑتے ہو اسٹیکر پھاڑتے ہو یا نبی کہنے والے پر اگر موقع مل جائے تو ظلم تشدد بھی کرتے ہو بلکہ گولی مارنے کی دھمکی بھی دیتے ہو حتیٰ کہ یا رسول اللہ کے پوسٹر پھاڑتے ہوئے تم کو اللہ تعالیٰ کا بھی خوف نہیں رہتا کہ اس میں اللہ کا نام بھی لکھا ہے تم حضور علیہ السلام کی دشمنی میں اتنے اندھے ہو گئے اللہ کا نام بھی پھاڑ دیتے ہو یہ حقیقت ہے کہ جو حضور علیہ السلام کا گستاخ ہے وہ اللہ کا بھی گستاخ ہے تم نے عمل کر کے ثابت کر دیا۔ ارے جن کا کلمہ پڑھتے ہو ان ہی کا نام مبارک پھاڑتے ہو اگر تم کو ان کا نام ہی پسند نہیں تھا تو تم نے کلمہ ہی کیوں پڑھا تھا مگر منافقت کسی طرح بھی چھپ نہیں سکتی تم نے زبان سے کلمہ پڑھ لیا اور کام اور عقیدے منافقوں والے رکھے تم نے سوچا کہ کون سمجھے گا مگر کب تک چھپاؤ گے اب جس جس کو معلوم ہوتا جائے گا کہ تم اتنے بڑے منافق ہو وہ مسلمان تم کو اپنا امام نہیں بنائے گا نماز میں کیونکہ تمہاری اپنی نماز نہیں ہوتی تو مقتدی کی کہاں سے ہوگی۔ اکثر لوگ یہ پوچھتے ہیں کہ ان دیوبندی حضرات کے پیچھے نماز کا ثواب کتنا ہے۔ ارے پوچھنے والوں کتنا ثواب ہے بلکہ یہ پوچھے کہ عذاب کتنا ہے ان کے پیچھے نماز پڑھنے میں مسلمانو سوچو ٹھنڈے دل سے جو امام بن کر نماز میں

یہ کہے کہ اے نبی آپ پر سلام ہو۔ اور نماز کے بعد کوئی پوچھے کہ یہ پڑھنا جائز ہے تو وہ کہہ دے کہ یہ ناجائز ہے کفر ہے ایسی منافقت دنیا کے کسی مذہب میں نہیں ملے گی اس سے اچھا ہے کہ مسلمان تنہا نماز پڑھ لے تو نماز ہو جائے گی مگر جس کو پتہ ہو یہ ایسے منافق ہیں گستاخ ہیں اس کی ان کے پیچھے نماز نہیں ہوگی اگر پڑھ لی اور بعد میں معلوم ہوا کہ یہ وہی ہے دو نمبری ہے تو نماز واجب الاعادہ لوٹانی پڑے گی اور نمازِ جنازہ بھی ایسے امام کے پیچھے نہیں ہوتی۔ منافقت کی وجہ سے ان کی نمازِ جنازہ پڑھنا بھی ان کے عقیدے کے خلاف ہے چلتے چلتے یہ بھی بتاتے ہیں کیونکہ موضوع نماز کا ہے۔

دیوبندی: اس طرح تو تم نماز میں پڑھتے ہو **ایاک نعبد و ایاک نستعین** تیری عبادات کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں تو منافق تم ہو نماز میں اللہ سے مدد اور نماز کے باہر یا رسول اللہ مدد یا علی مدد یا غوث مدد یہ خلاف ورزی کیوں؟ اس آیت کے تحت اللہ کے سوا کسی سے مدد مانگنا جائز ہی نہیں ہے۔

سنی: سبحان اللہ تم نے سوچا اور تو کوئی اعتراض نہیں مل رہا چلو یہاں سے ہی کچھ نہ کچھ الزام اور جھوٹ وغیرہ پرانی عادت کے مطابق ہونا چاہئے ورنہ اس نے جو ہماری نماز اور عقیدہ بیان کیا ہے وہ تو واقعی درست ہے اور لوگوں کو ہماری حقیقت پتہ لگنے میں دیر نہیں ہوگی لہٰذا الٹا چور کوتوال کو ڈانٹنے والے مثال پر عمل کرو اور جان بچاؤ اگر تم تحریر کر دو کہ اللہ کے نبی اور ولی سے مدد مانگنے کا ثبوت دو تو مان جاؤ گے تو ہم قرآن و حدیث اور اجماعت امت سے دکھانے کو تیار ہیں دوسری بات نبی اور ولی اللہ کی دی ہوئی طاقت سے مدد کرتے ہیں کیا تم اللہ کی طاقت اور قدرت کے منکر ہو تیسری بات دنیا میں لاکھوں مسلمان ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں. کیا یہ سب قرآن کے منکر ہو گئے۔ چوتھی بات عقل نام کی کوئی چیز ہے تو غور کرو اسی قرآن

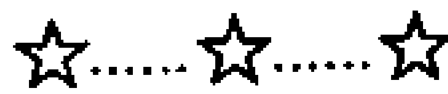
میں ہے نماز اور صبر سے مدد طلب کرو۔ بتاؤ نماز اور صبر خدا ہے یا مخلوق ہے؟ چوتھی بات اس کی تفسیر دیوبندی مولوی محمود الحسن دکھاتے ہیں جو فتویٰ ہم پر وہی ان پر لگے گا۔ وہ لکھتے ہیں اس آیت شریف سے معلوم ہوا کہ اس کی ذاتِ پاک کے سوا کسی سے حقیقت میں مد مانگنی بالکل ناجائز ہے ہاں اگر مقبول بندے کو محض واسطہ رحمت الٰہی ور غیر مستقل سمجھ کر (مدد) استعانت ظاہری سے کی جائے تو یہ جائز ہے کہ یہ استعانت (مدد) درحقیقت اللہ تعالیٰ سے ہی استعانت (مدد) اور سوچ لو کہ جس نماز کی طرف تم لوگوں کو دعوت دیتے ہو وہ نماز اس بات کا ثبوت فراہم کر رہی ہے کہ نبی زندہ ہیں حاضر و ناظر ہیں علم غیب عطائی ہے سلام پڑھنا جائز ہے یا نبی کہنا جائز ہے۔ امید ہے کہ سمجھ میں آ گیا ہو گا اس کا مطلب ہے اور ہم بھی یہی تفسیر کرتے ہیں اور مانتے ہیں ورنہ ہم دیگر دیوبندیوں سے مدد مانگنے کا ثبوت دے سکے ہمیں کہ انہوں نے نبیوں اور ولیوں سے مدد مانگی ہے کیا وہ **ایاک نعبدو ایاک** نستعین نہیں پڑھتے تھے؟

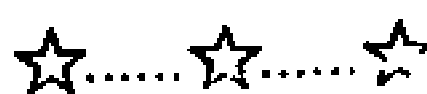
دیوبندی: یہاں ہم ایک دیوبندی کی جہالت پیش کرتے ہیں۔ ایک دکان دار کپڑے کا کام کرنے والا اپنے نوکر کو سمجھا رہا تھا دیکھو ایاک نعبدو ایاک نستعین کہ اللہ کی عبادت کرو اور اللہ ہی سے مدد مانگو اور کسی سے بھی مدد مت مانگو۔ نوکر نے کہا بہت اچھا جناب تھوڑی دیر بعد کپڑا ناپنے کیلئے گز مانگا تو نوکر نے فوراً پڑھ دیا۔ ایاک نعبدو ایاک نستعین دکان دار خود گز لینے اٹھا اور پھر کپڑا کاٹنے کیلئے کہنے لگا اچھا قینچی اٹھاؤ نوکر نے پڑھ دیا ایاک نعبدو ایاک نستعین اب تو دکان دار چیخ اٹھا کہ ارے میں نے زندوں کی مدد سے منع نہیں کیا تھا بلکہ مردوں سے مدد مانگنے سے منع کیا تھا نوکر نے کہا جناب پہلے آپ نے زندہ مردہ کی بات نہیں کی تھی بلکہ جو بھی مدد ہو کسی سے مت مانگو دکان دار نے کہا اچھا اب میں زندوں کی مدد جائز کہتا ہوں اور مردوں کی مدد نا جائز ہے

نوکر نے کہا اس آیت میں زندہ یا مردہ کی قید کہاں ہے تو دکاندار بغلیں جھانکنے لگا اور جب کوئی جواب نہیں تھا تو اس کو نوکری سے نکال دیا اور کر بھی کیا سکتا تھا۔ تمام دیوبندی اس آیت میں زندہ یا مردہ کی قید لگا کر نماز جنازہ پڑھانا بھی ان کے عقیدے کے خلاف ہے اور وہ اس طرح کہ قرآن کریم میں حضور علیہ السلام کیلئے لفظ شاہد استعمال ہوا ہے جس کے معنی حاضر کے ہیں اور لغت عربی سے بھی ثابت ہے حوالہ محفوظ ہے اب ہم شاہد سے حاضر کا ثبوت پیش کرتے ہیں تو یہ شاہد کا معنی گواہ کے کرتے ہیں۔ اس پر بہت بحث ہوئی مگر یہ نہیں مانتے حالانکہ گواہ بھی وہی ہوگا جو حاضر ہوگا مگر شاہد کے حاضر معنی یہ تسلیم نہیں کرتے تو حضور علیہ اسلالم کیلئے مگر مسلمانوں حیرت کی بات ہے یہی شاہد کا لفظ عام آدمی کیلئے استعمال ہو تو فوراً حاضر کا معنی مان لیتے ہیں اور تسلیم کر کے اقرار کرتے ہیں ملاحظہ فرمایئے۔

تمام دیوبندیوں کی نماز کی کتاب میں نماز جنازہ کی دعا موجود ہے اور میت کیلئے دعا لکھی ہے اور اس کا ترجمہ بھی لکھا ہے اس میت کی دعا میں لفظ شاہدنا بھی آتا ہے اب اس کا ترجمہ دیوبندیوں نے بھی حاضر لکھا ہے اس سے بھی پتہ لگا کہ ان کو کسی سے بغض عداوت نہیں سوائے اللہ کے نبی ﷺ کے الفاظ ایک ہ ہیں مگر خاص بلکہ انبیاء علیہم السلام کے بھی امام کو شاہد کے معنی حاضر مانتے ہوئے ان کو موت آتی ہے۔ دیوبندیوں کی کتاب تبلیغی نصاب اور نیا نام فضائل اعمال بھی ان کے عقیدے کے خلاف ہے اور وہ اس طرح کہ یہ حضور علیہ السلام کے علم غیب کے منکر ہیں اور اس کتاب میں حدیث کے مطابق قبر حشر اور جنت کے واقعات لکھے ہین۔ قبر حشر اور جنت میں کیا ہوگا یہ علم غیب ہے جب یہ علم غیب حضور علیہ السلام کیلئے تسلیم ہی نہیں کرتے تو یہ کتاب کیا سوچ کر لکھی تھی لوگوں کو روزانہ درس دیتے ہو علم غیب کے واقعات سے پھر بھی منکر ہو علم غیب حضور علیہ السلام کے اور لوگ بھی دین اور عقیدے کے معاملے میں اپنے سیدے

ہیں کہ وہ یہ نہیں پوچھتے کہ قیامت کے دن جو کچھ ہونے والا ہے وہ سب حضور علیہ السلام نے بتادیا پڑھ کر بھی تم منکر کے منکر ہو شرم کرو۔ وہ واقعات مت پڑھو جس میں حضور علیہ السلام کے علم غیب کا ثبوت ہے اور اگر پھر بھی پڑھتے ہو تو مان لو میرے آقا کے علم غیب اللہ نے عطا فرمایا تھا۔ کب تک لوگوں کو تبلیغ کے نام پر دھوکہ دیتے رہو گے اب دھوکے بازی بالکل نہیں چلے گی بہت ہو چکا مذاق دین کے نام پر اب یا تو اپنا عقیدہ چھوڑو یا کتاب پڑھنا چھوڑو فیصلہ کر کے بتاؤ۔ ایک دیوبندی نے کہا کہ نماز جیسی حالت کسی کے سامنے بنانا جیسے قیام میں ہاتھ باندھ کر کھڑے ہونا اور التحیات کی طرح بیٹھنا بزرگوں کے سامنے یہ سب منع ہے۔ جواباً عرض ہے کہ تو ہاتھ چھوڑ کر کسی کے سامنے کھڑے ہونا بھی غلط ہوگا کیونکہ نماز میں رکوع کرنے کے بعد ہاتھ چھوڑ کر کھڑے ہوتے ہیں اب تمام دیوبندی ایسی حالت مت بنائیں۔ کیا کوئی دیوبندی ہے جو نماز چھوڑے یا عقیدہ؟





سُنّی اور وہابی کا مناظرہ

حضرات محترم! یہ جذبہ مسلمانوں کو نصیب ہوا ہے کہ جب بھی کسی منکر ختم نبوت کو سنتے ہیں تن بدن میں آگ لگ جاتی ہے اور اگر وہ منکر مسلمانوں کے سامنے آجائے تو اس کو کچا چبا جائیں۔ مسلمانوں کے اس جذبہ پر جتنا فخر کیا جائے کم ہے۔ تحریک ختم نبوت میں اہلِ سنت کے علمائے حق اور عوام اہلِ سنت نے جو قربانیاں دی ہیں وہ پورے پاکستان میں سنہری الفاظ میں لکھے جانے کے قابل ہے۔ اس جذبے کو دیکھتے ہوئے کچھ ناعاقبت اندیش لوگوں نے مختلف شہروں میں ختم نبوت تحفظ کے دفتر کھول لئے اور کچھ ماہانہ رسائل نکال کر مسلمانوں کو دکھانے کی کوشش کی ہے کہ ہم تحفظ ختم نبوت کیلئے کام کرنے والے ہیں حالانکہ حقیقتِ حال یہ ہے کہ ایسے لوگ جھوٹے نبی کیلئے راستہ ہموار کرنے والے ہیں ان کی سزا مرزائی قادیانوں سے سے زیادہ سخت ہونی چاہئے دنیا میں اور آخرت میں تو دردناک عذاب ملے گا۔ جبکہ ہر مسلمان کو اتنا معلوم ہے کہ حضور علیہ السلام خاتم النبین ہیں اور حضور علیہ السلام جیسا نہ ہوا ہے نہ ہو سکتا ہے اور وہ تمام صفات جو حضور علیہ السلام کی ہیں جیسے رحمۃ اللعالمین ہونا یہ صفت کسی نبی کو بھی عطا نہ ہوئی اور نہ ہی صحابہؓ کرام میں اور اولیاء کرام میں کوئی رحمۃ اللعالمین کے لفظ یا صفت اپنے لئے استعمال کرسکتا ہے یہ صرف اور صرف پیارے نبی محمد مصطفیٰ ﷺ کے ساتھ مخصوص ہے۔

اب جن ظالموں نے اس خاص صفت کا انکار کیا۔ اور نہ صرف انکار کیا بلکہ اپنے مولویوں کو رحمۃ اللعالمین کے لقب سے یاد کیا۔ (معاذ اللہ) اب بتاؤ ان گستاخ مولویوں میں اور مرزا قادیانی کافر لعنتی میں کیا فرق ہے؟ جب کہ قادیانی دجال نے رحمۃ اللعالمین کی آیت اپنے اوپر چسپاں کی تھی۔ جرم ایک ہی ہے مگر اپنے مولوی کو

چھوڑ دیا اور مرزا قادیانی پر کفر کا فتویٰ لگا دیا۔ لہٰذا ہم اہلِ سنت ان کو تحفظ والوں کو کیسے سچا مان لیں۔

حضرات محترم سب سے پہلے منکر ختم نبوت کیلئے جو آواز اٹھائی گئی اور اس فتنہ کا سدِ باب کیا بلکہ قلع قمع کیا گیا وہ شخصیت حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی تھی اور قیامت تک جو بھی منکر ختم نبوت کی سرکوبی کرے گا وہ حضرت ابوبکر صدیق کا غلام ہوگا اور اس غلام کی نشانی یہ ہے کہ اس کا عقیدہ اور عمل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہٗ کے نقشِ قدم پر ہوگا مثال کے طور پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہٗ کا عمل انگوٹھے چوم کر آنکھوں سے لگانا ثابت ہے۔ اب جو جماعت اس عمل کو اور کرنے والوں کو بدعتی کہے حرام و ناجائز کہے۔ وہ تحفظ ختم نبوت میں مخلص نہیں ہوسکتی۔

حضرات! اسی طرح ہر دور میں منکر ختم نبوت کا منہ توڑ جواب دیا جاتا رہا اور جب اس انگریز کے غلام ہندوؤں کے غلام سکھوں کے غلام مرزا دجّال نے کچھ جاہل مولویوں کی کتابوں سے یہ عبارتیں پڑھ لیں کہ کروڑوں نبی اور محمد ﷺ پیدا ہوسکتے ہیں اور یہ کہ حضور کے بعد بھی کوئی نبی پیدا ہو تو ختم نبوت میں کچھ فرق نہیں پڑتا۔ اور یہ کہ امتی عمل میں نبی سے بڑھ جاتا ہے۔ اور یہ کہ حضور علیہ السلام کی مثل ممکن ہے۔

اس طرح کی اور عبارتیں دیکھ کر مرزا دجّال نے عملی جامہ بلکہ پاجامہ بنایا اور چھلانگ لگادی جھوٹی نبوت کیلئے۔ شاید اسی لئے ان عبارتوں کے وارثوں نے غصہ میں آکر کفر کا فتویٰ مرزا پر لگا دیا کہ راستہ تو ہم نے صاف کیا تھا اپنے لئے اور اس نے کیور لگادی۔ بہر حال اس دور میں سب سے زیادہ جو کام اکابر اہلِ سنت میں پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے کیا اس دجال کے مناظرے کا چیلنج دیا مگر خبیث مرزا دجال نہیں آیا اور اپنے وکیل کو بھیج دیا اس کا جو حشر ہوا وہ تو رہتی دنیا تک مرزائیوں کو یاد رہے گا اور پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی شان و مقام اس وقت کے یہ تمام گستاخ شاہ صاحب کی جوتیوں میں

بیٹھنے والے تھے۔ وہ ولی کامل کس کے تھے کس عقیدہ پر تھے آج ان کی کتب شاہد ہیں اور شاہ صاحب کی زندہ کرامت یہ ہے کہ جو گستاخ ان کی کتابیں پڑھ لے تو اپنی بدعقیدگی اور گستاخی سے توبہ کرلے گا۔ جس کا دل چاہے کتابیں پڑھ کر دیکھ لے۔ اور جو تھوڑی بہت کسر باقی رہ گئی وہ اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا خان بریلی رحمۃ اللہ علیہ نے پوری کردی اور تحریری جواب لکھ کر کتابوں میں شائع کر کے مرزا دجال کو وہ منہ توڑ جواب دیا کہ مرزا کے پیروں تلے زمین نکل گئی۔ مگر مرتے دم تک اعلیٰ حضرت کو جواب نہ دے سکا اور اعلیٰ حضرت کا سب سے بڑا کارنامہ علمائے حرمین شریفین سے اس دجّال اور دیگر گستاخون کے کفر پر فتویٰ لیا دنیا میں تہلکہ مچادیا کہ اور اعلیٰ حضرت کی تحقیق کردہ تصانیف کو دیکھ کر مفتیوں کے خراج تحسین کا طریقہ یہ تھا کہ اعلیٰ حضرت اپنے وقت سب سے بڑے سائنس دان سب سے بڑے محقق سب سے بڑے فقیہ سب سے بڑے مفتی عالم ولی اللہ مجدد دین ملت عاشق رسول سب سے بڑے مفسر ولی کامل پیر طریقت رہبرِ شریعت تھے اور ان کے بعد ان کے خلفاء اور شاگردوں نے وہ کارنامہ انجام دیئے کہ قادیانیت منہ چھپائے چھپائے نظر آئی تھی۔ اگر وہ تمام واقعات نقل کئے جائیں تو ایک عظیم دفتر تیار ہوجائے گا۔ اور پھر ماضی قریب میں مرزائیت کو جگہ جگہ ذلیل اور خوار کیا اور قادیانیوں کا ناطقہ بند کردیا اہل سنت کے اکابر مناظر اعظم محمد عمر صدیقی اچھروی رحمۃ اللہ علیہ نے جن کے دست حق پرست پر ہزاروں قادیانیوں کو توبہ کی توفیق ہوئی اور ایمان کی دولت نصیب ہوئی اور مناظر اعظم کی کئی تصانیف کو جو شہرت حاصل ہوئی اور ہے اور رہے گی اور قادیانیت کے منہ توڑ جواب جس انداز سے آپ نے دیئے ہیں کسی مرزائی کو جرأت نہیں کہ جواب دے سکے۔ مناظر اعظم کی مقیاس نبوۃ کتاب جس کے تین حصے ہیں اور بازار میں ملتی ہے۔

مناظر اعظم کی مقیاس النبوۃ کتاب نے وہ کام کردیا جو تحفظ ختم نبوت کے دفتر اور

رسائل نہ کرسکے۔اس طرح آج کے موجودہ علمائے حق اہلِ سنت و جماعت قادیانیت کے خلاف ان کی سازش کو ناکام کرتے رہتے ہیں یہ قابلِ فخر ہے کارنامہ سب جانتے ہیں ہم سا کی تفصیل پھر کسی کتاب میں تحریر کریں گے۔انشاء اللہ اب ملاحظہ فرمائیں وہ مناظرہ جو فقیر کا ایک مرزائی قادیانی سے ہوا۔شہر کراچی میں علاقہ سندھی ہوٹل میں تقریباً سات سال پہلے وقت رات دس بجے چونکہ مناظرہ زبانی ہوا کوئی تحریر قادیانی لکھ کر دینے کو تیار نہ تھا۔

سنی: ہاں جناب کس مسئلہ پر بات کریں گے وہ تحریر کردیں۔

قادیانی: میں صرف زبانی بات کروں گا اور بس۔

سنی: ارے جناب کم از کم شرائط تو تحریر کرلو۔

قادیانی: نہیں ہرگز نہیں صرف زبانی بات ہوگی۔

سنی: اچھا پھر ایسا کرو ٹیپ ریکارڈ کرنے دو۔

قادیانی: نہیں بغیر ٹیپ ریکارڈ کے بات کروں گا۔

سنی: عجیب آدمی ہو ابھی سے تمہاری حالت خراب ہو رہی ہے۔

قادیانی: بات کرنی ہے تو کرو ورنہ جاؤ۔

سنی: بات کرنے ہی آیا ہوں تمہاری شکل دیکھنے نہیں آیا۔

قادیانی: تو پھر کرو وقت ضائع مت کرو۔

سنی: چلو زبانی طے کرلو کس مسئلہ پر بات کرو گے۔

قادیانی: تم بتاؤ کس مسئلہ میں بات کرو گے میں نے بڑے بڑے مولویوں کو بھگا دیا ہے۔

سنی: وہ بڑے بڑے مولوی کس جماعت کے تھے اور کس مسئلہ میں بھگایا ہے۔

قادیانی: وہ دیوبندی جماعت کے تھے اور میں نانوتوی کی عبارت نکال کر کہا کہ اگر

مرزا کافر ہے تو نانوتوی بھی کافر ہے لگاؤ فتویٰ بس دیوبندی اپنے مولوی پر کفر کا فتویٰ نہیں لگا سکتے اور بھاگ گئے۔

سنی: اچھا یہ بتاؤ کبھی اہلسنت وجماعت بریلوی کے کسی مولوی کو بھگا دیا ہے۔

قادیانی: نہیں بھگایا تو نہیں بات ضرور کی ہے ان سے اور۔

سنی: اور خود بھاگ گئے یہی کہنا چاہتے تھے تم۔

قادیانی: نہیں میں نہیں بھاگا تم کو غلط فہمی ہوئی ہے۔

سنی: خیر دیوبندی کا جواب تو وہ خود دیں گے میرے سامنے نانوتوی کی عبارت پیش نہیں کرنا ورنہ مرزا کی طرح اس پر بھی کفر کا فتویٰ علماء نے دیا ہے۔

قادیانی: ٹھیک ہے میں سمجھ گیا تم سنی حنفی بریلوی ہو۔

سنی: تو جناب فقیر تمہارا مرزا کو تمہاری کتابوں سے ثابت کرے گا کہ وہ انسان نہیں مرد نہیں بلکہ عورت ہے پاگل ہے چور ہے ڈاکو ہے اندھا ہے۔

قادیانی: ارے صاحب دنیا کہتی ہے مرزا صاحب انسان اور مرد تھے۔

سنی: دنیا کی بات سچی ہے یا مرزا کی ذرا سوچ کے جواب دینا۔

قادیانی: بات تو ہمارے مرزا جی کی سچی ہے۔

سنی: تو پھر آئندہ دنیا کی بات نہ کرنا۔ مرزا نے لکھا میں عورت ہوں۔

قادیانی: کسی کتاب میں لکھا ہے حوالہ دو بہت سی کتابیں دوسروں نے چھاپ دیں ہیں۔

سنی: مرزا کی کتابیں دوسروں نے کیسے چھاپ دیں یہ بات تم نے کہاں سے سیکھی ہے۔

قادیانی: یہ بات دیوبندیوں سے سیکھی ہے۔

سنی: تو پھر دیوبندیوں نے بھی مرزا پر کفر کا فتویٰ لگایا وہ کیوں نہیں مانتے۔

قادیانی: اگر وہ نانوتوی پر کفر کا فتویٰ لگا دیں میں مرزا کو کافر مان لوں گا۔

سنی: اچھا مرزا کی کتاب میں دیکھ کر توبہ کر لوگے۔

قادیانی: پہلے کتاب دکھاؤ پھر جواب دوں گا۔
سنی: توبہ کرو گے یا نہیں۔
قادیانی: نہیں توبہ نہیں کروں گا بلکہ تحقیق کروں گا۔
سنی: کیا مرزا کی قبر پر جا کر پوچھو گے کہ یہ تم نے لکھا تھا۔
قادیانی: میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ثابت کروں گا۔
سنی: شکر ہے تم نے ایک موضوع طے کر لیا ہے فقیر قرآن و حدیث اور مرزا سے حیات ثابت کرے گا۔
قادیانی: ہمارے مرزا سے کیسے حیات عیسیٰ علیہ السلام ثابت کرو گے۔
سنی: جناب مرزا بارہ سال تک حیات عیسیٰ علیہ السلام مانتے رہے۔
قادیانی: اچھا میں عیسیٰ علیہ السلام اور امام مہدی کا ایک ہونا ثابت کر سکتا ہوں۔
سنی: مرزا نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اور امام مہدی کو الگ الگ تسلیم کیا ہے۔
قادیانی: تم ہر بات کا جواب مرزا سے دینے کی بات کرتے ہو کوئی اور دلیل دو۔
سنی: اگر تم مرزا کو جھوٹا مان لو تو میں مرزا کی بات نہیں کرتا۔
قادیانی: ٹھیک ہے میں قرآن و حدیث سے ثابت کر سکتا ہوں کہ نبی آ سکتا ہے۔
سنی: اگر ثابت نہ کر سکے تو ختم نبوت پر ایمان لے آؤ گے۔
قادیانی: تم کو ابھی اندازہ ہی نہیں ہمارے دلائل کتنے وزنی ہوتے ہیں۔
سنی: ہم خوب جانتے ہیں جس طرح قرآن و حدیث کو بگاڑتے ہو۔
قادیانی: قرآن میں ہے کہ اللہ یصطفی من الملائکۃ رسلا و من الناس یہ اللہ کی شان ہے کہ فرشتوں سے رسول بنائے اور انسانوں سے رسول بنائے۔ اس میں یصطفی مضارع کا صیغہ ہے جو حال اور استقبال کیلئے آتا ہے معلوم ہوا حضور علیہ السلام کے بعد بھی اللہ نبی بناتا رہے گا۔

سنی: اس آیت میں مرزا کی امت کا موت کا پیغام ہے کہ اللہ کی شان ہے جو نبوت عطا فرماتا ہے اور رسالت، نبوت ایسی شے نہیں کہ مرزا اپنے منہ بن بیٹھے عربی اصطلاح میں فعل فاعل سے مقدم ہوتا ہے کاش عربی جانتے تو ایسی جہالت نہ دکھاتے اور مضارع حال اور استقبال کیلئے آتا ہے مگر دو میں سے ایک یہاں حال کے استعمال میں ہے۔ مستقبل کے نہیں۔ دیکھو لفظ با کئی معنوں میں استعمال ہوتا ہے کبھی الحاق کبھی استعانت، تعلیل، مصاحبت، تعدیہ، قسم، مقابلہ اور کبھی زائد بھی مگر کوئی جاہل بھی ایک وقت میں سارے معنی استعمال نہیں کر سکتا۔ معلوم ہوا کہ اللہ ہی چنتا ہے اور اللہ ہی کا خاصہ ہے اور جب اللہ نے ہی ہمارے نبی ﷺ کی نبوت پر سلسلہ ختم کر دیا۔ اس کا منکر قرآن کا منکر ہے۔

قادیانی: مگر خاتم کا معنی تو زینت ہے۔ ختم اور بند کرنے کے نہیں۔

سنی: کسی ایک عربی لغت سے دکھاؤ کہ خاتم کے معنی زینت ہے ورنہ ہم دیکھتے ہیں۔ عربی لغت، قاموس سے مصباح المیز سے، مجمع بحار انوار سے اور مفردات وغیرہ سے کہ خاتم کا معنی ختم کرنے والے وار بند کرنے والے کے ہیں۔

قادیانی: اصل میں میری کتابیں قادیان میں ہیں۔

سنی: سبحان اللہ مناظرہ کراچی میں اور کتابیں قادیان میں ختم نبوت کے منکرو شرم کرو توبہ کرو۔

قادیانی: مگر ختم نبوت تو ہم بھی مانتے ہیں۔

سنی: دنیا میں اس سے بڑا جھوٹ اور کیا ہوگا کہ دو زبانیں رکھتے ہو ایک طرف پھنس جاتے تو کہتے ہو مانتے ہیں اور دوسری زبان سے معنی تحریف کر کے منکر ہوتے ہو اگر واقعی تم سچے ہو تو مرزا دجال پر لعنت کرو کافر کہو۔

قادیانی: حدیث ہے کہ اگر میرا بیٹا زندہ ہوتا ابراہیم تو نبی ہوتا۔ معلوم ہوا کہ نبوت

بیاری ہے مگر وہ موت کی وجہ سے نبی نہ بن سکا۔

سنی: تمہارے پاس قرآنی دلائل ختم ہو گئے اسی لئے حدیث کی طرف آئے ہو مگر پناہ یہاں بھی نہیں ملے گی منکر ختم نبوت کو۔ یہ حدیث موضوع ہے جس کو سترہ محدثین نے راوی کو جھوٹا لکھا ہے یہ کتاب تہذیب التہذیب میرے پاس ہے جلد نمبر ا میں اپنی آنکھوں سے دیکھ لو۔

قادیانی: مگر اس حدیث کی تین روایتیں ہیں جن میں مرفوع حدیث بھی ہے۔

سنی: اگر اس حدیث کو کسی روایت سے مرفوع تم یا دنیا کا کوئی مرزائی ثابت کر دے دس ہزار روپے انعام دیتا ہوں ورنہ ختم نبوت مان کر توبہ کر لینا۔

قادیانی: حدیث میں ہے کہ میں اللہ کے نزدیک خاتم النبیین تھا۔ جب حضرت آدم علیہ السلام مٹی اور پانی کے درمیان تھے۔ تو لاکھ سے زائد نبی تشریف لائے۔ اگر اب کوئی آجائے تو ختم نبوت میں کچھ فرق نہیں ہو سکتا۔

سنی: واہ بھئی مرزائی عقل نام کی کوئی چیز تمہارے پاس نہیں۔ ایسی حدیث دانی پر گدھے بھی روتے ہوں گے۔ اس حدیث میں اللہ کے ہاں یہ فیصلہ ہو چکا تھا کہ حضور علیہ السلام آخری ہوں گے ان کے بعد نبوت ختم ہے تم تو وہ دلیل پیش کرو جس میں حضور علیہ السلام کے بعد کسی کو نبوت مل سکتی ہو۔

قادیانی: تو پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لائیں گے قرب قیامت تو وہ حضور علیہ السلام کے بعد ہی ہیں اس طرح کوئی اور بھی نبی ہو سکتا ہے۔

سنی: سبحان اللہ مرزائی یہ صاحب لا نبی بعدی کا مطلب ہے میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ یہ مطلب نہیں کہ مجھ سے پہلے جو نبی ہوں ان کی نبوت ختم ہو جائے گی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نبوت پہلے بلکہ عالم ارواح میں مل چکی تھی۔ اگر حضور علیہ السلام کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نبوت ملتی تو پھر سوچا جا سکتا تھا۔ اور پھر تم نے بھی حضرت

عیسیٰ علیہ السلام کی حیات مان لی جب کہ تم وفات ثابت کرتے ہو اور پھر واقعہ معراج میں تمام انبیاء مسجد اقصیٰ میں تھے بتاؤ وہ سابقہ تھے یا حضور علیہ السلام کے بعد نبی بنائے گئے۔ جب تم بھی سابقہ مانتے ہو تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی سابقہ نبی ہیں۔

قادیانی: حدیث میں ہے خاتم الاولیاء اور خاتم المہاجرین فرمایا جب اس وصیت کے بعد اور ہجرت کے وصیت اور ہجرت ہو سکتی ہے تو نبوت بھی ہو سکتی ہے۔

سنی: مرزائی یار عقل کا علاج کراؤ کہ وصیت کی اور ہجرت کی قسمیں ہیں مگر نبوت کی قسمیں کوئی نہیں کہ بناتے رہو۔ اس سے بڑھ کر جہالت اور کیا ہوگی کہ ہجرت اور وصیت کو نبوت پر قیاس کرتے ہو شرم کرو۔ پھر بھی نبوت کا اجرا ثابت نہیں ہو سکتا۔

قادیانی: تمہاری کتابوں میں ہے خاتم الشعراء، خاتم الفقہاء، خاتم المحدثین، خاتم المفسرین، خاتم الاولیاء، خاتم العلماء تم لوگ جس کو چاہے خاتم کے بعد بھی بنا دو تو ہم کیوں نہیں بنا سکتے ایک نبی۔

سنی: قرآن وحدیث کے دلائل سے تو تم کچھ بھی ثابت نہ کر سکے تو اب تم مبالغے کی باتوں پر اتر آئے۔ ایسی باتوں سے تم اپنے قادیانیوں کو دھوکہ دیا کرو۔ یہ باتیں نہ قرآن ہے نہ حدیث اور نہ حجت اور نہ اجماع۔ جب تم قرآن مانتے ہی نہیں۔ حدیث مانتے ہی نہیں اور اجماع مانتے ہی نہیں تو دعوے کیوں کرتے ہو کب تک لوگوں کو دھوکہ دیتے رہو گے اگر تم قرآن وحدیث اجماع مانتے تو ختم نبوت مان لیتے اگر تم مفسرین محدثین و فقہاء کو مانتے سب نے آخری نبی مانا ہے تو شاید تم مان لیتے۔ مگر یہ نام تم دھوکہ دینے کیلئے استعمال کرتے ہو تم صرف اپنے مرزا دجال کو مانتے ہو۔ ارے بدنصیبوں ایسی امت سے خارج ہو گئے۔ جس امت میں ہونے کی دعا انبیاء کرتے رہے افسوس تم نے گھاٹے کا سودا کیا ہے۔ اب بھی وقت ہے توبہ کرلو۔ ورنہ یاد رکھو قبر وحشر میں تم کو مرزا بچا نہیں سکتا وہاں بھی خاتم النبیین کام آئیں گے۔ مرزائیوں تم دھوکہ وفریب سے مرزا

دجّال کو بلا وجہ نبی بنانے کی کوشش کرتے ہو صرف اس لئے کہ اس پاگل نے جھوٹا دعویٰ کر دیا۔ تو سنو اس دجال مرزا عورت نے خدائی دعویٰ بھی کیا ہے۔ تم ایسا کرو اس مرزا کو خدا ثابت کرنے کی کوشش کیوں نہیں کرتے۔ معاذ اللہ۔

قادیانی: مرزا نے خدا ہونے کا دعویٰ کہاں لکھا ہے۔

سنی: اگر ثبوت دکھادوں تو پھر توبہ کر لو گے؟

قادیانی: تم ابھی تک توبہ توبہ کی بات کرتے ہو ہماری کتاب دکھاؤ۔

سنی: یہ لو یہ کتابیں تمہاری ہیں۔ آئینہ کمالات، کشتی نوح، حقیقۃ الوحی اچھی طرح دیکھ لو۔

قادیانی: غور غور سے اپنی کتاب دیکھ کر کہتا ہے۔ جی ہاں یہ کتابیں ہماری ہیں۔

سنی: تو پھر دیکھو آئینہ کمالات میں مرزا نے خدائی دعویٰ کیا ہے۔

قادیانی: اصل میں مرزا کی بات ہر کوئی نہیں سمجھ سکتا۔

سنی: کیوں مرزا نے عبرانی، سریانی زبان میں لکھا ہے کہ ہر کوئی نہیں سمجھ سکتا۔ یہ الگ بات ہے جو جس کی امت میں ہو وہ سمجھ لے گا۔ پھر تو تم امتی بھی ہو اور مرزا شیطان کے بندے بھی ہو۔

قادیانی: تم حد سے بڑھ رہے ہو کچھ خیال کرو۔

سنی: اور تم حد میں رہ کر گستاخ کو کیا سے کیا مانتے ہو۔

قادیانی: تم نے مرزا کو بغیر دلیل کے عورت بنا دیا۔

سنی: بغیر دلیل کے نہیں یہ ہے کتاب کشتی نوح میں لکھا ہے کہ مریم کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ میں ڈالی گئی اور مجھے حاملہ کر دیا گیا۔ بتاؤ مرزائی صاحب حاملہ عورت ہوتی ہے یا مرد؟ اب خاموش کیوں ہو جواب دو تم کو کپکپی کیوں لگ گئی گرمی کے موسم میں سردی کیوں لگ رہی ہے۔

؎ نہ ہم سمجھیں ہیں کوئی بات نہ تم آئے کہیں سے
پسینہ پوچھئے اپنی جبیں سے

ارے جواب دو۔ قادیانی سوچ رہا تھا کہ اگر یہ کہا کہ حاملہ تو عورت ہی ہوتی ہے تو مرزا جی جھوٹے بنتے ہیں اگر کہا کہ مرد بھی حاملہ ہوتے ہیں تو دنیا جوتے لگائے گی اب کیا جواب دوں۔ آخر فقیر نے کہا اپنے مرزا کا فیصلہ سن لو کہ جھوٹ بولنا اور گوہ کھانا برابر ہے۔ (حوالہ حقیقۃ الوحی)

قادیانی: اس جہانگیر کو یہاں سے لے جاؤ مجھے اس سے کوئی بات نہیں کرنی اگر تم نہیں جاتے تو میں چلا جاتا ہوں اور یہ جا وہ جا۔

سنی: ارے سنو تو مرزا کے ہزاروں جھوٹ بیان کرنے تھے اور بتانا تھا کہ اتنا جھوٹ بولا کہ موت بھی پاخانے میں آئی شاید گوہ کھاتے ہیں اور مرزا دجال کے تمام دعوے ایک عورت کے عشق میں تھے۔

؎ مگر نہ خدا ہی ملا نہ وصالِ صنم
نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے

اب فقیر علمائے حق اہلِ سنت و جماعت بریلوی کا ادنیٰ خادم ہو کر تمام مرزائیوں قادیانیوں کو دعوت عام دیتا ہے کہ اپنے مرزا کو انسان مرد اور سچا آدمی ہی ثابت کر کے دکھائیں اور مرزا کی امت کے دو گروہ ہیں ایک نبی مانتے ہیں۔ دوسرا نبی نہیں مانتا۔ یہ ہے مرزا کی امت جس کو اپنے نبی میں شک ہے۔ ہمارے نزدیک یہ دونوں کافر ہیں۔ بلکہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کا فتویٰ ہے کہ جو ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر۔

مسلمانوں! ان مرزائیوں کے بڑے بڑے فریب ہیں۔ کسی کو نوکری کا لالچ کسی کو چھوکری کا شادی کا لالچ کسی کو بیرونِ ملک ملازمت کا لالچ کسی کو دولت کا لالچ کسی کو کچھ کسی کو کچھ مگر ان مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ استقامت عطا فرمائے جو ساری دنیا کی

دولت کو پاؤں کی ٹھوکر لگا کر اپنے پیارے نبی ﷺ کی ختم نبوت پر ایمان رکھ کر ثابت قدم رہتے ہیں۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ نوجوانوں کو دین و دنیا کی دولت عطا فرمائے صدقہ ختم نبوت کا۔

یہاں چلتے چلتے ایک بات عرض کر دوں کہ حدیث میں ہے جنگل کے جانوروں نے بھی حضور علیہ السلام کو خاتم النبیین تسلیم کیا ہے۔

اے انسان! تو سوچ کہ منکر ختم نبوت بن کر تو جانوروں سے بھی بدتر ہے یا نہیں۔ اگر کوئی غلطی سے مرزائیوں میں پھنس گیا ہے تو فوراً توبہ کرے اور ایمان بچائے جو سب سے قیمتی چیز ہے۔

حضرات! محترم فقیر نے اپنی پہلی کتاب بارہ مناظرے میں سنی اور قادیانی کی مختصر روئیداد لکھی تھی جس کا نتیجہ بہت ہی اچھا رہا اور کئی علاقے کے ساتھیوں سے خبر ملی کے ان کے علاقے سے قادیانی بھاگ گئے مگر ان باتوں کا جواب نہ دے سکے۔ اب اس روئیداد کو تفصیل سے لکھ دیا ہے اگر کسی قادیانی کو شک ہو تو وہ آئے ہم اس کو ان باتوں کا ثبوت اور گواہ اور اس قادیانی سے ملانے کیلئے تیار ہیں مگر وہ تحقیق کر کے توبہ کرلے گا یہ تحریر کر کے آجائے۔ اور بارہ مناظرے کی مقبولیت کا اندازہ اس بات سے لگالیں کہ آج تک اس کی فرمائش ہر علاقے سے آتی ہے۔ مگر فقیر اس کی اشاعت سے معذور ہے۔ بلکہ اپنے ساتھیوں کو اجازت دیتا ہے کہ وہ چھاپ لیں اور اپنے ادارہ یا تنظیم کا نام بھی لکھ سکتے ہیں۔ اسی طرح اس کتاب کی بھی اجازت ہے اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اپنے پیارے نبی ﷺ کے طفیل۔ (آمین)

نوٹ: تمام قادیانیوں کو مناظرے کی دعوت عام ہے اور مباہلہ کرنے کو بھی تیار ہیں دنیا میں جہاں چاہیں جس زبان میں چاہیں شرائط طے کر کے ہم تیار ہیں اور چند سوالات کے جوابات دیوبندی وہابی مفتیوں سے مطلوب ہیں۔

(۱)۔ تھانوی نے مرزائی مرد کا نکاح مسلمان عورت کی اجازت سے ہوا تو نکاح ہوگیا لکھا ہے۔ (حوالہ: امداد الفتاویٰ)

(۲)۔ گنگوہی نے رحمۃ للعلمین کی صفت کا انکار کیا اور آیت کو اپنے پیر پر چسپاں کیا۔ (فتاویٰ رشیدیہ۔ افاضات الیومیہ)

(۳)۔ عبید اللہ سندھی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات کو یہودی کہانی اور من گھڑت قرار دیا ہے۔ (تفسیر الہام الرحمٰن میں)

(۴)۔ کفایت اللہ مرزائی کو اہل کتاب کے حکم میں اور اس کے ہاتھ کا ذبح درست قرار دیا۔ (کفایت المفتی)

(۵)۔ جب دیوبندی مرزا کو مرتد اور زندیق کہہ رہے تھے تو گنگوہی نے مرزا کو مردِ صالح قرار دیا۔ (فتاویٰ قادریہ)

(۶)۔ نانوتوی نے لکھا امتی نبی کے برابر ہو جاتا ہے بلکہ درجہ میں بڑھ جاتا ہے۔

(۷)۔ نانوتوی نے لکھا اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں فرق نہ آئے گا۔ (تحذیر الناس)

(۸)۔ قاری طیب نے لکھا جو شخص بھی نبی کے سامنے استعداد پایا ہوا آیا وہ نبی ہوگیا۔ (آفتاب نبوت)

دیوبندی احمد علی لاھوری کا دعویٰ: مرزا غلام احمد قادیانی اصل میں نبی ہی تھے۔ لیکن میں نے ان کی نبوت کشید کر لی اور یہ نبوت اب مجھے وحی کے منقوں سے نواز رہی ہے۔ (تجلی دیوبند رسالہ)

(ختم شد)

حضرات محترم! اس شرائط مناظرہ کا آنکھوں دیکھا حال پیشِ خدمت ہے چونکہ فقیر خود اس میں موجود تھا اور شرائط طے کرنے میں مولانا ارشد قادری اور راقم شامل

حال تھے اور بھی دیگر ساتھی بطور گواہ کے تھے۔ فقیر نے اپنی کتاب بے مثل بشریت ﷺ میں یہ وعدہ کیا تھا کہ مناظرہ کے بعد ہی کتابی شکل میں شائع ہوں گی۔ لہٰذا وہ روئیداد حاضر ہے۔

۶/ستمبر ۱۹۹۷ء بعد نمازِ ظہر ہم دیوبندیوں کی دعوت پر شرائط مناظرہ کیلئے حاضر ہوگئے اور سب سے پہلے موضوع کا تعین کیا گیا۔

دیوبندی مولوی نے اپنا موقف تحریر کیا۔ سرورِ دو عالم آنحضرت ﷺ ذات کے اعتبار سے بشر ہیں اور صفت کے اعتبار سے ہدایت کے نور ہیں اور سید البشر اور افضل البشر ہیں۔

دستخط: شمس السلام ربانی، بتاریخ ۹۷-۹-۶ بروز ہفتہ

اس کے بعد ہم اہلِ سنت و جماعت حنفی بریلوی نے موقف پیش کیا۔ سرکارِ دو عالم نور، مجسم ﷺ ذات کے اعتبار سے نور ہیں اور صفات کے اعتبار سے بھی نور ہیں اور ظاہر صورت میں بے مثل افضل البشر سید البشر خیر البشر ہیں۔

دستخط: محمد جہانگیر ۹۷-۹-۶-

وہاں جناب عبدالوحید قادری صاحب نے یہ بات زبانی کہی تھی کہ جو دعویٰ لکھا کر دیا ہے جو اس کو نہ مانے اس پر فتویٰ بھی دو؟ مگر اس کا جواب نہیں دیا گیا دیوبندیوں کی طرف سے۔ خیر اس کے بعد شرائط یہ طے ہوئے۔ دلائل میں سب سے پہلے۔

(۱)۔ قرآن عظیم پھر (۲) صحیح احادیث پھر (۳) فقہ حنفی سے دلائل پیش کئے جائیں گے۔

کوئی فریق دوران مناظرہ موضوع سے نہیں ہٹے گا۔

موضوع سے خروج شکست تصور کی جائے گی۔

علاوہ ازیں فریقین کے مابین طے ہوا کہ دو ہفتوں کے اندر مناظرہ کیلئے انتظامیہ سے اجازت مشترکہ طور پر لی جائے گی۔ جس کیلئے جناب ارشد صاحب (اہلسنت) اور

جناب چمن زیب (دیوبند) رابطہ کا ذریعہ ہوں گے۔
جبکہ فریقین اسی عرصہ میں اپنے اپنے مناظرین سے مناظرہ کیلئے وقت لیں گے یعنی ۶/ستمبر ۹۷ء سے لے کر ۶/نومبر ۱۹۹۷ء کے درمیان مناظرہ منعقد کیا جائے گا۔
ثالث اور حکم مقرر کرنے کیلئے ۲۵/ستمبر ۱۹۹۷ء بعد نمازِ ظہر ارشد قادری کے مکان پر ساتھی اکٹھے ہوں گے۔ ان شرائط کے بعد دستخط دونوں طرف سے کر دیئے گئے۔ پھر اسی جگہ اسماء مناظرین۔ مناظرہ کرنے والوں کے نام یہ لکھے گئے۔

علماء دیوبند:

مناظرہ: حضرت مولانا محمد یونس نعمانی صاحب/یا شیخ الحدیث مولانا نور الحسن صاحب۔
معاونین: (۱) قاضی عصمت اللہ صاحب قلعہ دیدار سنگھ۔ (۲) مفتی کفایت اللہ صاحب۔ (۳) مولانا فیض الرحمٰن راشنگی صاحب۔ (۴)۔ مولانا مفتی محمد صاحب۔

علماء اہلِ سنت بریلوی:

مناظر: علامہ سعید احمد اسد صاحب دامت برکاتہم العالیہ۔
معاونین: (۱) شیخ الحدیث محمد اشرف سیالوی صاحب۔
(۲)۔ شیخ الحدیث مفتی محمد اشرف قادری صاحب۔
(۳)۔ شیخ الحدیث علامہ عبد الحکیم شرف قادری صاحب۔
(۴)۔ شیخ الحدیث علامہ مفتی محمد خان صاحب۔
عین وقت سے پہلے مانظر ومعاونین میں ردوبدل ہوسکتا ہے۔

دستخط فریقین:

ان کی طرف سے چار نے دستخط کیے۔
اور ہماری طرف سے تین افراد نے دستخط کیے۔

دیگر شرائط مناظرہ ۲۵ ستمبر بعد نماز ظہر:

(۱)۔ مسئلہ تھا ثالث کا یا حکم کا۔ جو نام ہم اہل سنت نے دیا وہ علامہ پیر کرم شاہ ازہری صاحب کا دیا تھا۔ یہ دیوبندیوں کو منظور نہ تھا۔ اور ان کی طرف سے علامہ تقی عثمانی صاحب کا نام پیش کیا گیا۔ جو ہم کو منظور نہیں تھا۔ لہٰذا اس مسئلہ کے بعد کیلئے چھوڑ دیا گیا۔

(۲)۔ ہر مناظر کی پہلی تقریر ۱۵ منٹ اور اس کے بعد دس منٹ ہو گی۔

(۳)۔ گالی گلوچ اور ہر قسم کی نازیبا الفاظ سے گریز کریں گے ورنہ اس مناظر کی شکست تصور کی جائے گی۔

(۴)۔ کوئی مناظر دوران مناظرہ مدمقابل سے اس کی کہی ہوئی بات لکھوانا چاہے تو لکھوا سکتا ہے۔

(۵)۔ مناظر ۶ / نومبر ۱۹۹۷ء جمعرات کو طے پایا ہے۔ ڈی سی کی اجازت نہ ملنے پر مشترکہ طور پر تاریخ میں تبدیلی ہو سکتی ہے۔

(۶)۔ مناظرہ متفقہ طور پر بعد نماز ظہر دو بجے شروع ہو گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

(۷)۔ دو طرف کے مناظرین میں سے اگر کوئی ایک وقت مقررہ سے ایک گھنٹہ تک نہ آئے تو شکست تصور کی جائے گی۔

(۸)۔ مناظرے سے دو گھنٹہ پہلے یہ بتانا ہو گا تحریری کہ دونوں فریقین کو کہ ہمارے مناظر صدر مناظر معاون یہ ہوں گے۔

(۹)۔ چار آدمی دونوں طرف سے دو دو مل کر جگہ کا تعین کریں گے۔ ایک ہفتے میں اجازت ملنے کے بعد

دیوبندی چن زیب اور محمد جاوید، اہل سنت محمد ارشد محمد ارشد دونوں طرف سے دستخط کر دیئے گئے۔ یہ تحریری موجود ہیں۔

تاریخ ٦ نومبر مناظرہ کا دن جمعرات بعد نمازِ ظہر:

جن کا ہم سب کو بے چینی سے انتظار تھا جبکہ ہمارے مہمان مناظر اور معاونین ٥ نومبر کو تشریف لا چکے تھے کراچی میں اور باقی علماء حق اہل سنت بھی مناظرے میں شرکت کیلئے تیار تھے۔ اس کے علاوہ ہمارے دوستوں نے ٦/ نومبر بعد نماز عشاء ایک جلسہ نور مصطفیٰ ﷺ کانفرنس کا انعقاد کر کے پوسٹر چھاپ دیا تھا شاید یہ سوچ کر کہ ٦/ نومبر کو دن میں جو کچھ مناظرہ کا حال ہوگا وہ بھی جلسہ میں بیان کر دیا جائے گا تا کہ جو لوگ مناظرہ میں شریک نہ ہو سکے ان کو معلوم ہو جائے دوسری وجہ یہ بھی ہے کہ ہمارے مہمان مناظر ایک بہترین خطیب بھی ہیں اس لئے ان کے خطاب سے بھی مستفید ہوا جائے۔

مگر افسوس ان دیوبندیوں پر جنہوں نے ٥/ نومبر بدھ کی رات کو ایک پرچہ دے کر مناظرہ یکطرفہ ملتوی کر دیا۔ ہم اس پرچے کی تحریر نقل کرتے ہیں۔ بعض شرائط مکمل نہ ہونے کی وجہ سے مناظرہ ملتوی۔

(١)۔ فریقین کے درمیان یہ طے ہوا تھا (بتاریخ ٦/ ستمبر ١٩٩٧ء کہ مشترکہ طور پر انتظامیہ سے اجازت لی جائے گی۔

(٢) ثالث اور حکم مقرر کرنے کیلئے ٢٥ ستمبر ٩٧ء ارشد کے گھر ظہر کے بعد ساتھی اکٹھے ہوں گے۔

(٣)۔ اجازت نہ ملنے کی صورت میں مشترکہ طور پر تاریخ میں تبدیلی ہو سکتی ہے۔ شرط نمبر ایک اور دو پر عمل نہ ہونے کی وجہ سے ہم تیسری شرط کے مطابق اور حالات خراب ہونے یعنی ہمارے جید علماء کی شہادت کی وجہ سے جو حالات ہوئے ہیں ہم تاریخ بھی غیر معینہ مدت تک التوا کرتے ہیں تا وقت یعنی ان تمام شرائط کو مکمل طور پر پورا نہ کریں۔

منجانب انتظامیہ مناظرہ

چن زیب ۹۷-۱۱-۵

وقت رات ۸ بج کر ۳۰ منٹ

حضرات محترم! اب جواب بھی پڑھ لیں کہ اس پرچے کو دنیا میں کسی کے سامنے رکھ کر فیصلہ کرلیں وہ بھی یہی فیصلہ دے گا کہ ایک طرف مناظرہ ملتوی کرنے والے شکست کھا گئے اور راہ فرار اختیار کر کے ذلت اور رسوائی حاصل کی ہے جو ساری زندگی بد نما داغ بنی رہے گی اور علاقے کا بچہ بچہ اس پر گواہ ہے ہم اس تحریر سے ان دیوبندیوں کی چھ عدد شکست ثابت کر سکتے ہیں۔ ہم تفصیل میں جانے کی بجائے مختصر عرض کرتے ہیں کہ نمبر 1 والی بات ختم ہوگئی تھی اور پھر بھی دونوں طرف سے مناظرہ کا پروگرام تھا۔ نمبر 2 ثالث کے طے ہوئے بغیر بھی دونوں طرف سے مناظرہ کسی نے بھی ملتوی نہیں کیا۔ اور نمبر 3 والی بات قابلِ غور ہے کہ مشترکہ طور پر تاریخ میں تبدیلی ہوسکتی ہے۔

حضرات! بس یہ بات تھی جب عمل مشترکہ نہیں ہوا اور ایک طرفہ مناظرہ ملتوی کردیا جس کی وجہ سے ایسی شکست فاش ہوئی کہ مرتے دم تک یاد رکھیں گے۔

حالانکہ طریقہ یہ تھا کہ جیسے پہلے سب جمع ہوتے رہے پھر جمع ہوتے اور یہ حالات کی بات کرتے اپنے علماء کے حادثے کو بیان کرتے غم اور افسوس کا اظہار کرتے اور پھر حالات کو خراب ہونے کا بیان کرتے اور ۶/ نومبر کی جگہ ۶/ دسمبر یا اور کوئی تاریخ دیتے ہم اس کو منظور کر کے ایک پرچہ تیار کرتے اور دونوں طرف وہی لوگ دستخط کرتے تو یہ شکست کا منہ نہ دیکھنا پڑتا۔ مگر دیوبندی وہابی نے ایک طرفہ مناظرہ ملتوی کر کے اصولِ مناظرہ کی خلاف ورزی کی اور مشترکہ شرائط کی خلاف ورزی کی اخلاقی طور پر بھی خلاف ورزی کی جس کی وجہ سے شکست ان کا مقدر بن گئی۔ جبکہ آخر تک ہماری طرف سے جگہ کا انتظام ہوگیا تھا پھر بھی ہمارے ساتھی نے ان کی مقرر کردہ جگہ بھی منظور کرلی تھی مگر دیوبندی اس بات کو روتے رہے کہ ہمارے مناظرین کا انتظام نہیں ہوا کبھی کہتے کہ جگہ

کا انتظام نہیں ہوا۔ جبکہ ہم اہل سنت نے حالات خراب ہونے کی وجہ سے بھی حق ثابت کرنے کو تیار تھے مناظر اور صدر مناظر اور دیگر معاونین پنجاب سے ۵/نومبر دوپہر کو تشریف لا چکے تھے اور کراچی کے جید علماء اور مفتی صاحب بھی تیار تھے۔ اور علامہ کوکب نورانی صاحب اور علامہ الیاس رضوی صاحب ان حالات میں بھی تشریف لانے کو تیار تھے۔ اور ان دیوبندیوں کے مولوی تشریف لانا تو دور کی بات ہے مناظرے کیلئے بھی تیار نہ تھے۔

لہٰذا ایک طرفہ مناظرہ ملتوی کر کے دیوبندی اب کسی بھروسے کے قابل نہیں ہے بہر حال ہمارے دوستوں کی فرمائش ہے کہ دیوبندی نے جو عقیدہ اور اپنا موقف لکھ کر دیا تھا اس کا جواب بھی ہونا چاہئے تا کہ پتہ چلے کہ یہ عقیدہ درست ہے یا غلط ہے۔ جواب سے پہل فقیر نے دوسری نشست میں ان سے کہا تھا کہ ہم کو کچھ وضاحت مطلوب ہے جو مؤقف تم نے لکھ کر دیا تھا اور اگر تم ہمارے مؤقف کے بارے میں پوچھو تو ہم بتانے کو تیار ہیں مگر اس پر بھانت بھانت بولیاں بولی گئیں۔ حالانکہ شرائط مناظرہ ہے مگر سب کے سب اصولِ مناظرہ سے جاہل بلکہ مجادلہ پر تیار تھے۔

حضرات! جواب دیکھ لیں دیوبندیوں کے عقیدہ کا اور سوچا کہ یہ خود بھی گمراہ ہیں اور دوسروں کو بھی گمراہ کرتے ہیں۔ دیوبندیوں نے اپنے عقیدہ میں لکھا کہ سرورِ دوعالم آنحضرت ﷺ ذات کے اعتبار سے بشر ہیں اور صفت کے اعتبار سے ہدایت کے نور ہیں۔ اور سید البشر اور افضل البشر ہیں۔ اس عقیدہ میں تین باتیں ہیں ہم ترتیب وار تینوں کا جواب عرض کرتے ہیں۔

نمبرا جواب: دیوبندی عقیدہ کا مطلب سمجھ لیں وہ یہ کہ ذات کے اعتبار سے بشر ہیں یعنی حضور علیہ السلام بارہ ربیع الاوّل کو پیدا ہوئے تو اب وہ ذات کے اعتبار سے بشر ہیں اگر اس کے علاوہ کوئی مطلب ہے تو دیوبندی بتادیں ہم اس کا جواب بھی تسلی بخش دینگے۔

کیونکہ ہم اہلِ سنت تسلی بخش کام کرتے ہیں۔

جواب: بشر ہونا صفت ہے اور یہ علمی دنیا میں دلائل سے ثابت ہے مگر جاہلوں کی دنیا میں وہ جو چاہیں سمجھ لیں۔

بشریت کا آغاز حضرت آدم علیہ السلام سے ہے ان سے پہلے کوئی بشر نہ تھا اور حضور علیہ السلام حضور علیہ السلام حضرت آدم علیہ السلام سے پہلے ہیں۔ بتاؤ نور تھے یا بشر۔ تو بشر تو کوئی تھا، ہی نہیں لہٰذا نور ہوئے۔ اور ہمارا مدعا ثابت ہوا۔ اور جب نور تھے تو ذاتی تھے یا صفاتی؟ تو صفاتی نور تو بشریت کے بعد ہوں گے تو ثابت ہوا کہ ذاتی نور تھے حقیقت میں بھی نور تھے۔ دیوبندی عقیدہ میں زات کی بشر مانا ہے وہ ذات جو حضرت آدم علیہ السلام پہلے موجود ہے اور اس کا ثبوت قرآن وحدیث سے ملتا ہے جس کا انکار گمراہی کے سوا کچھ نہیں۔

حوالہ نمبر ۱: قرآن کریم سے **واذ اخذنا من النبین میثاقھم**. (الخ سورۃ احزاب)

اس آیت میں انبیاء علیہ السلام سے حلفیہ وعدہ لیا گیا اور حضور علیہ السلام بھی تھے اور یہ واقعہ حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے پہلے کا ہے۔

نمبر ۲ قرآنی حوالہ: **ھو الاوّل والاخر**. الخ سورۃ حدید اس میں اوّل ذات محمدی کی پیدائش ہے جو نوری تخلیق سے بنے ہیں۔

نمبر ۳ قرآنی حوالہ: **ربنا وابعث نھم رسولا**. الخ سورۃ بقرہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا حضور علیہ السلام کی ذات کیلئے جو نور تھے۔

نمبر ۴ قرآنی حوالہ: **واذ اخذ اللہ میثاق النبیّین**. الخ سورہ آل عمران۔ اس میں بھی حضور علیہ السلام کی ذات کا ذکر ہے جو نوری تھے۔

نمبر ۵ قرآنی حوالہ: **وما ارسلنک الا رحمۃ اللعلمین**. سورۃ انبیاء تمام جہانوں کے رحمت جب ہی ہو سکتے ہیں کہ سب سے پہلے ہوں تو ثابت ہوا نور تھے۔ کیا

دیوبندی اتنا بھی نہیں جانتے کہ ذات ہوتی ہے تو صفات کا اطلاق ہوتا ہے ثبوت رسالت بشریت صفت ہے۔ پہلے ذات کو تسلیم کر کے نور مانو۔ یا پھر انکار کرو؟

احادیث سے ثبوت ذاتی نور ہونے کا

(۱)۔حضور علیہ السلام نے فرمایا میں تمام انبیاء میں پیدائش میں پہلے ہوں (خصائص کبریٰ)

(۲)۔آپ نے فرمایا حضرت آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے میں نبی تھا۔ (تفسیر در منثور)

(۳)۔آپ نے فرمایا سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرے نور کو پیدا فرمایا۔(تفسیر نیشاپوری)

(۴)۔آپ نے فرمایا حدیث قدسی۔ اللہ کا فرمان میں نے آپ کو سب نبیوں سے پہلے بنایا۔(تفسیر جریر)

(۵)۔اللہ نے فرمایا اگر آپ نہ ہوتے میں دنیا کو پیدا نہ فرماتا۔(زرقانی)

(۶)۔اگر حضور نہ ہوتے اے آدم علیہ السلام میں تم کو پیدا نہ کرتا اور نہ زمین آسمان کو۔(زرقانی)

(۷)۔اگر حضور علیہ السلام نہ ہوتے تو میں جنت اور دوزخ کو پیدا نہ کرتا۔(مستدرک)

(۸)۔عرش پر لکھا ہوا تھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ. (ابن عساکر)

(۹)۔حضرت آدم علیہ السلام نے حضور علیہ السلام کا نور دیکھا اور وہ اوّل ہیں۔(خصائص کبریٰ)

(۱۰)۔حضور علیہ السلام کا نور حضرت آدم علیہ السلام کی پیشانی میں سورج کی طرح تھا۔(زرقانی)

(۱۱)۔تمام چیزوں سے پہلے اللہ نے نبی ﷺ کے نور کو اپنے نور سے پیدا کیا۔ (تھانوی نشر الطیب)

(۱۲)۔سب سے پہلے اللہ نے میرا نور پیدا کیا۔ اس حدیث کی کچھ اصل ہے۔ (گنگوہی، فتاویٰ رشدیہ)

(۱۳)۔اس کے علاوہ دیگر مفسرین و محدثین کے حوالے محفوظ ہیں جو طوالت کے خوف

سے نقل نہ کئے۔

(۱۴)۔دیو بندیوں وہابیوں کے دس حوالے اور بھی دیکھنا چاہے تو دکھا سکتے ہیں۔

(۱۵)۔امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کا عقیدہ یارسول اللہ آپ وہ نور ہیں جن کے نور سے چاند منور ہے اور آپ کے نور سے سورج چمکنے والا ہے۔(قصیدہ نعمان)

اہلِ سنت کا جھوٹا دعویٰ کرنے والوں! اپنے آپ کو حنفی کہنے والوں یہ امام صاحب کا عقیدہ دیکھو چاند وسورج سے پہلے ذاتی نور و پیدائش اول خلق ثابت ہوگئی۔

ان دلائل سے ہم نے اپنا عقیدہ حق ہونا اور دیو بندیوں کا عقیدہ باطل ہونا ثابت کر دیا ہم اہل سنت کا ایک سوال یہ ہے کہ حضور علیہ السلام کی ذات کا ثبوت نور ہونا حضرت آدم علیہ السلام سے پہلے وار پیدائش جسمانی سے پہلے ثابت کیا تمام دیو بندی میں سے کوئی یہ بتادیں کہ جسمانی پیدائش سے پہلے اور حضرت آدم علیہ السلام سے پہلے حضور علیہ السلام کی ذات مانتے ہیں یا نہیں؟ اگر نہیں تو قرآن وحدیث کا انکار ہے۔اگر مانتے ہیں تو ذات کا نور ہونا ثابت ہوگیا۔دیو بندی عقیدہ کا دوسری بات کا جواب کہ صفت کے اعتبار سے ہدایت کے نور ہیں۔

جواب: حضرات یہ بات دیو بندی قرآن وحدیث سے ثابت نہیں کر سکتے اس لئے یہ دھوکہ ہے۔جو ذات کو نور نہیں مانتا وہ صفات کو نور کس دلیل سے مانے گا۔اور پھر صفاتی بھی کیسے مانا کہ ہدایت کے نور سے یہاں تو نور کی صفت کا انکار ہوگیا۔کیونکہ ہدایت کے نور تو صحابہؓ کرام ہیں حدیث ہے فرمایا میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں جس کی پیروی کروگے ہدایت پاجاؤ گے۔اس طرح تو حضور علیہ السلام کو صحابہ کے برابر کر دیا۔ معاذ اللہ۔جبکہ دیو بندی کو لکھنا تھا کہ ہم صفاتی طور مانتے ہیں کیونکہ حضور علیہ السلام کا صفاتی ناموں میں ایک نام نور بھی موجود ہے۔لہٰذا یہ صفاتی نام کے بھی منکر ہوئے۔ کیونکہ صفت کے اعتبار سے ہدایت کے نور کہنا حضور علیہ السلام کی نوری صفت نہیں بلکہ

ہدایت کی صفت نور ہونا ہے۔ تمام دیوبندیوں سے دوسرا سوال ہدایت کے نور ہونا قرآن وحدیث سے ثابت کردیں اگر سچے ہیں؟ اور تیسری بات کا جواب کہ سید البشر اور افضل البشر ہیں۔

جواب: دیوبندیوں یہ بات تو تب کرو کہ تم اپنی مثل اپنے جیسا کہنے سے توبہ کرو۔ ایک طرف اپنی مثل کہو اور پھر افضل البشر کہو اس سے بڑا دھوکہ اور کیا ہوگا۔ ان کی گستاخانہ عبارتیں فقیر نے بے مثل بشریت کتاب میں نقل کیں ہیں۔ جس کو پڑھ کر ایک دیوبندی مولوی نے کہا کہ اس کتاب کا جواب تو میرا باپ بھی نہیں دے سکتا۔ اب قرآن وحدیث سے حضور علیہ السلام کی پیدائش کے بعد نور ہونے کا ثبوت۔ **قد جاء کم من اللہ نور و کتاب مبین.** (سورۃ مائدہ)۔

(۱) تفسیر کبیر میں امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ **ان المراد بالنور محمد صلی اللہ علیہ وسلم بالکتاب القرآن.** نور سے مراد بے شک حضور علیہ السلام اور کتاب سے مراد قرآن ہے۔ (۲) تفسیر معالم التنزیل۔ (۳) تفسیر بیضاوی۔ (۴) تفسیر جلالین۔ (۵) تفسیر صاوی۔ (۶) تفسیر جریر۔ (۷) تفسیر خازن۔ (۸) تفسیر روح المعانی۔ (۹) تفسیر ابن عباس۔ (۱۰) شفاء شریف۔ (۱۱) شرح شفا علامہ علی قاری حنفی۔ (۱۲) شفاء الخفاجی وغیرہ۔

بارہویں کے صدقے بارہ حوالے۔ سب نے نور سے مراد اس میں حضور علیہ السلام کی ذات مراد ہے ہم اہل سنت پر دو ٹکے کے فتویٰ لگانے والوں یک طرفہ مناظرہ ملتوی کر کے بھاگنے والوں ان مفسرین ور محدثین پر فتویٰ لگا کر دکھاؤ؟

اسی آیت سے تھانوی نے بھی حقیقی نور حضور علیہ السلام کو تسلیم کیا ہے۔ حوالہ دیکھو توبہ کرو؟ اور اسی آیت سے گنگوہی نے بھی ذاتی نور حضور علیہ السلام لکھا ہے حوالہ دیکھو اور فتویٰ لگاؤ؟ حسین احمد ٹانڈوی نے حضور علیہ السلام کی ذات کو نور تسلیم کیا ہے۔ حوالہ

بشرط توبہ۔ اسمٰعیل دہلوی نے لکھا ایسا شخص اندھا ہے جو حضور علیہ السلام کے نور سے بے خبر ہے۔ حوالہ بشرط توبہ۔ اہل سنت کے بزرگِ دین۔ امام بخاری، امام مسلم، امام ترمذی، امام ابوداؤد، امام ابن ماجہ، امام نسائی، صاحب مشکوٰۃ، غوث اعظم، مجدد الف ثانی، شیخ عبدالحق محدث، شاہ عبدالعزیز، شاہ ولی اللہ، اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت رحمۃ اللہ علیہم اجمعین ان سب سے حضور علیہ السلام کے نور ذاتی وصفاتی اور بے مثل بشریت کا ثبوت دکھانے کو تیار ہیں فتویٰ لگا کر دکھاؤ؟ نور ماننے والے کو ہدایت ملتی ہے بنوری کو کچھ نہیں ملتا سوائے گمراہی کے اندھیرے کے۔ نور مصطفیٰ کے منکر قیامت میں شفاعت سے محروم ہوں گے۔ حوالہ محفوظ ہے۔ حضرات قرآن پڑھنے کیلئے تو سورج کی روشنی چاہیے مگر سمجھنے کیلئے نورِ مصطفیٰ سراجاً منیرا کی روشنی چاہیے۔

صحابہ کرام سے نور ہونے کا ثبوت:

حضرت انس، حضرت اسید بن حضیر، حضرت عباد بن بشر، حمزہ بن عمرو، حضرت ابوہریرہ، حضرت امام حسن، حضرت امام حسین، حضرت عبداللہ، حضرت طفیل رضوان اللہ علیہم اجمعین ان حضرات کا حضور علیہ السلام کے نور ہونے کا عقیدہ تھا۔ بلکہ حضور علیہ السلام نور عطا فرمانیوالے ہیں۔ (البدایہ والنہایہ)

☆ حضرت حسان بن ثابت نے اشعار میں نور مانا ہے۔ (البدایہ والنہایہ)

☆ حضرت کعب بن مالک نے نور مانا۔ (البدایہ والنہایہ)

☆ حضرت کعب بن زبیر نے نور مانا ہے۔ (البدایہ والنہایہ)

☆ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کے سامنے نوری قصیدہ پڑھا۔ (البدایہ والنہایہ)

☆ مدینہ طیبہ کے بچے جوان بوڑھے حضرات نے نور مانا ہے۔ (البدایہ والنہایہ)

☆ میرا آقا کا کرم ہو جائے تو امتی کی قبر سے نور دیکھا جاتا ہے۔ (البدایہ والنہایہ)

ابوداؤد شریف میں حدیث ہے جب نجاشی شہید ہوئے تو ہم ہمیشہ گفتگو کرتے کہ ان کی قبر سے نور دیکھا جاتا تھا۔

یہ وہی نجاشی بادشاہ ہے جس کی غائبانہ نماز جنازہ حضور علیہ السلام نے پڑھا کر کرم کیا۔ آج بھی وقت ہے نوری عقیدہ اپنالو۔ بنوری تو ہمیشہ اندھا رہتا ہے۔ یہ تمام مختصر جواب ہیں۔ تفصیل سے دوسرے حصے میں لکھیں گے۔ انشاء اللہ۔

اس کے علاوہ حضور علیہ السلام کے سایہ نہ ہونے کے بارے میں کتاب لکھ رہے ہیں جس میں مناظرانہ دلائل ہوں گے۔ ان کم علم کو ابھی تک یہ نہیں معلوم کہ نورانیت ماننے سے بشریت کا انکار نہیں اور بشریت ماننے سے نورانیت کا انکار نہیں ہوتا۔ ورنہ حضرت جبرائیل علیہ السلام حقیقت میں نوری ہیں اور ہزاروں دفعہ بشری صورت بشری جسم اور بشری لباس میں تشریف لائے کوئی دیوبندی ان کی نورانیت میں شک بھی نہیں کرتا مگر حضور علیہ السلام کی نورانیت حقیقی سے بغض وعداوت ہے افسوس دیوبندیوں کا سب سے بڑا جھوٹ کہ ہم اہل سنت بشریت کا انکار کرتے ہیں۔ جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ہو۔ ہم اہلِ سنت بے مثل بشریت مانتے ہیں۔ ارے ظالموں تم نے تو اپنے دیوبندی مولوی کو نور مانا ہے ہم ثبوت دکھانے کو تیار ہیں بشرط توبہ۔ ایک دیوبندی نے اپنی کتاب میں لکھا کہ بعض لوگ حضور علیہ السلام کے نور میں نور تھے جو لباس بشریت میں جلوہ گر ہوئے۔ اس عقیدہ کو عیسائی (مشرکوں) والا عقیدہ باطل کہا ہے۔

جواب: حضور علیہ السلام کو خدا کے نور میں سے نور مانا ہے تھانوی نے گنگوہی نے ہم ثبوت دکھانے کو تیار ہیں۔ دیوبندی اپنے مولوی پر بھی مشرک ہونے کا فتویٰ لگائے اور لباس بشریت یا حجاب بشریت والا عقیدہ اگر باطل ہے اور مشرکوں والا ہے تو باقی دیوبند نانوتوی پر کیا فتویٰ ہے جس نے لکھا ہے

رہا جمال پہ تیرے حجاب بشریت
نجانا کون ہے کچھ بھی کس نے بجز ستار

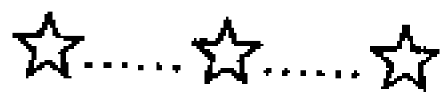
کیا دیوبندیوں میں کوئی بھی انصاف پسند اور حق بات کہنے والا نہیں کہ جو عقیدہ ہم رکھیں اس پر شرک کا فتویٰ اور وہی عقیدہ دیوبندی رکھے تو عین ایمان ہے۔ سبحان اللہ۔

چلو تم نور نہ مانو مگر دو ٹکے کے فتوے بغیر شرعی دلیل کے مت دو اور توبہ کرو؟ جب کہ عقلی دلیل بھی ہے کہ مدینہ منورہ جبل نور، ذوالنورین، قرآن نور ہدایت نور مان لیا کہ شہر نور والا۔ پہاڑ نور والا جن کی دو صاحبزادیوں کے نکاح سے حضرت عثمان غنی دو نور والے یہ سب کچھ تسلیم ہے۔ مگر جن پر قرآن نازل ہوا وہ نور نہیں صد افسوس ایسے غلط سوچ اور عقیدہ پر۔ ہر مسلمان کے دل میں ایمان کا نور ہے اور جن کے صدقے یہ نور ملا وہ نور نہیں۔ معلوم ہوا جو نور نہیں مانتا اس کا ایمان نور سے خالی ہے وہ بے ایمان ہے۔

یہ مہینہ رجب کا ہے اور اس مہینہ کا ۲۷ رجب رات کو حضور علیہ السلام کو معراج ہوئی ہم اہلِ سنت معراج کے واقعات سے ہر اختلافی مسئلہ کا حل اور ثبوت دے سکتے ہیں۔

اب مسئلہ نور دیکھو حضور علیہ السلام نور سواری بھی نور جو فرشتوں کی جماعت لینے آئی وہ بھی نور اور جس اللہ سے ملے وہ بھی نور اور جہاں جبرائیل امین نہ جاسکے اور حضور علیہ السلام وہاں تشریف لے گئے تو معلوم ہوا نور" علی نور ہیں اگر اعتراض کرے کہ حضور بندہ اور بشر کی حیثیت سے گئے معراج میں تو ہم بھی کہتے ہیں بے مثل بندہ بے مثل بشر تھے تو گئے کسی اور بندے اور بشر میں طاقت کہاں۔ چلو پھر تو معراج سے بے مثل بشریت کا ثبوت بھی مل گیا اور نورانیت کا ثبوت بھی۔ تو پھر بھی عقیدہ ہمارا ثابت ہے تم تو یہ بتاؤ حضور علیہ السلام کو انسانوں کی مثل اور اپنی مثل کہنے کا عقیدہ معراج میں کہاں ثابت ہے کسی مفسر و محدث سے ثابت ہے کن بزرگانِ دین سے ثابت ہے شرعی جواب پیش کرو؟ جس طرح ہم نے قرآن و حدیث سے اپنے عقیدہ کا جواب دیا ہے

بلکہ دیو بندیوں وہابیوں سے بھی ذات کو نور ثابت کر کے حوالے دیئے ہیں ایک طرفہ مناظرہ ملتوی کر کے بھاگنے والوں اپنے گھر بیٹھ کر تحریری جواب لکھ دو۔ اگر ہمت ہے اور سچے ہو؟ اور جواب لکھنے سے پہلے یہ ضرور لکھنا کہ جو حضور علیہ السلام کو نور مانے اس پر کیا فتویٰ ہے؟ اپنے گھر کی خبر ضرور لینا۔ ورنہ ہر شخص جانتا ہے کہ یہودی پالیسی یہ تھی کہ انہوں کو چھوڑ دیتے اور دوسروں پر فتویٰ دیتے تھے۔ اسلام کا حکم یہ ہے کہ دو افراد کا جرم ایک ہے تو سزا بھی ایک ہے۔ الگ الگ نہیں اسی لئے ہم ان گستاخوں دیو بندیوں کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے۔ اسی بابرکت واقعہ معراج سے محمد اقبال سابقہ غیر مقلد وہابی نے توبہ کر کے اہل سنت و جماعت کا مسلکِ حق قبول کیا۔ بحوالہ رضائے مصطفیٰ ﷺ۔

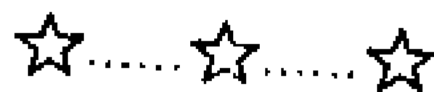


مخالفین کو منہ توڑ جوابات

شانِ کنز الایمان

جس کے بعد کسی بیان وتبیان کی ضرورت نہیں

﴿زیرِ طبع﴾



سیّدنا

امام حسین پیدائشی جنتی

اور

یزید پلید جہنمی پیدائشی لعنتی

بے ادب گستاخ فرقہ کو سنا دے اے حسن
یوں کہا کرتے ہیں سنی داستانِ اہلِ بیت

ہم اہلِ سنت صحابہ کرام اور اہلِ بیت عظام کی محبت عین ایمان سمجھتے ہیں بلکہ ہم ہی صحابہ کو مانتے ہیں اہل بیت کو مانتے ہیں، ازواجِ مطہرات کو مانتے ہیں، حتیٰ کہ ہر سچے پکے غلام کو اپنا امام مانتے ہیں۔ لہٰذا واقعات کربلا اور فضائل اہلِ بیت تفصیل سے اگر معلوم کرنا چاہیں تو علماء حق اہلِ سنت کی ان کتابوں کا مطالعہ کریں جن کو پڑھ کر ایمان تازہ ہو جاتا ہے۔ شامِ کربلا، خاک کربلا، سوانح کربلا، کنز الخطیب، اوراق غم وغیرہ۔ ہم یہاں امام حسین رضی اللہ عنہ سے متعلق بے شمار فضائل میں سے چند بیان کریں گے اور پھر یزید پلید لعنتی کی خبر لیں گے جس کو خارجی گروہ جنتی ثابت کرنے کی ناکام کوشش کرتے ہیں۔ حقیقت میں یزید کے ساتھ جہنم میں اپنا ٹھکانہ ابھی سے بنانے کی کوشش میں لگے ہیں۔

فقیر کو چونکہ خطابت کی وجہ سے بے شمار جگہ جانا پڑتا ہے لوگ سوال کرتے ہیں یزید کے بارے میں۔ بس خیال آیا کہ یزید کے ماننے والے ہیں تو امام حسین رضی اللہ کے ماننے والے بھی موجود ہیں کہ ہم اہل بیت کے نمک خوار، یزیدوں کو منہ توڑ جواب

دے کر حق نمک حلال کرنا چاہتے ہیں تاکہ قیامت کے دن اپنے پیارے نبی ﷺ کی شفاعت کے حقدار بن سکیں۔ ہم مسلمان یہ ہرگز برداشت نہیں کر سکتے کہ جنت کے نوجوانوں کے سردار امام حسین رضی اللہ عنہ کی شان میں کوئی بکسواس کرے یا انگلی اٹھائے۔ اہلِ سنت عوام سے درخواست ہے کہ جو بھی یزید کا ماننے والا دیکھیں اس کو یہ کتاب پیش کر دیں اور کہیں کہ اس کا جواب دو۔ صبح قیامت تک اس کا جواب نہیں دے سکے گا انشاء اللہ۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں (ابن ماجہ)۔ اور پھر فرمایا جو حسین سے محبت رکھتا ہے اللہ اس سے محبت رکھتا ہے اور فرمایا حسن و حضرت حسین جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں۔ (مشکوٰۃ شریف) پھر فرمایا بے شک حسن و حسین رضی اللہ عنہم دونوں پھول ہیں میری دنیا میں۔ حضور علیہ السلام نے خطبہ چھوڑ کر منبر سے اتر کر دونوں کو گود میں اٹھالیا۔ (مشکوٰۃ شریف) حضور علیہ السلام امام حسن کی مدد کرتے اور امام حسین کی مدد جبرائیل کرتے تھے۔ (شواہد النبوۃ) ہرنی نے اپنا بچہ دے دیا مگر امام حسین کو رونے نہیں دیا۔ (روضۃ الشہداء)

اہل بیت کی محبت میں ارشادات نبوی

☆ فرمایا میں نے دعا کی میرے اہل بیت میں کوئی جہنم میں داخل نہ ہو اللہ نے قبول کر لیا۔

☆ فرمایا جو اہل بیت کی محبت میں مرا وہ بخش دیا گیا۔

☆ جو شخص اہل بیت کی محبت میں مرا وہ شہید ہوا۔

☆ جو شخص اہل بیت کی محبت میں مرا وہ توبہ کے ساتھ مرا۔

☆ جو اہل بیت کی محبت میں مرا اس کو ملک الموت خوشخبری دیتے ہیں اور منکر نکیر۔

☆ جو اہل بیت کی محبت میں مرا وہ جنت میں جائے گا جیسے دلہن شوہر کے ساتھ۔

☆ جو اہل بیت کی محبت میں مرا قبر میں جنت کے دو دروازے کھول دیئے جائیں گے۔

☆ جو اہل بیت کی محبت میں مرا وہ اہل سنت و جماعت میں فوت ہوا۔

کان کھول کر سن لو!

☆ خبردار جو بغض اہل بیت میں مرا وہ کافر مرا۔

☆ خبردار جو بغض اہل بیت میں مرا وہ جنت کی خوشبو نہ سونگھ سکے گا۔

آج ہر مسلمان کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ کاش ہم بھی کربلا کے میدان میں ہوتے اور اہل بیت کی محبت میں جان قربان کرتے۔ دنیا میں کوئی مسلمان ایسا نہیں ملے گا جو یہ خواہش رکھتا ہو کہ میں کربلا میں یزید لعنتی کی فوج میں ہوتا۔

صحابہ کرام وتابعین کے فیصلے یزید لعنتی کے بارے میں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ سن ساٹھ ہجری سے اللہ کی پناہ مانگو اور بچوں کی حکمرانی سے۔

یعنی یزید کی حکومت سے پناہ مانگی۔ (البدایہ والنہایہ)

جب اہل مدینہ یزید کی بیعت توڑ کر اس کی اطاعت سے نکل گئے۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز نے یزید کو امیر المومنین کہنے پر بیس کوڑے لگوائے۔

التہذیب التہذیب

علامہ ذہبی فرماتے ہیں یزید ایک معیوب انسان ہے اس لائق نہیں کہ اس سے روایت لی جائے۔ (میزان اعتدال)

امام بخاری نے ۲۲۳ یزید نام کے لوگوں کے حالات لکھے مگر اس لعنتی یزید کا ذکر تک نہ کیا۔ (تاریخ کبیر)

حضرت عبداللہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ صحابی نے فرمایا اے شام والوں تمہارا شیطان یزید ہلاک ہو گیا۔ (جذب القلوب)

اہل مدینہ اپنے عمامہ اتار کر اور اپنے جوتے اتار کر یزید کی بیعت سے علیحدہ ہو گئے۔ (جذب القلوب)

امام زین العابدین نے فرمایا اللہ یزید کو ذلیل و رسوا کرے۔ (کشف المحجوب)

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ صحابی نے یزید پلید کی اطاعت سے انکار کیا اور اس کی برائیاں برسر عام بیان کرنا شروع کر دیں۔ (جذب القلوب)

امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے سکوت اختیار کیا۔

شاید اس لئے کہ آپ اس پلید کا ذکر تک کرنا نہیں چاہتے تھے۔

یزید پلید لعنتی کے ظلم کی فہرست

کون یزید جو شراب پیتا تھا کہ اگر دین احمد میں شراب حرام ہے تو تو عیسائی بن کر پی لے۔ (الصواعق المحرقہ)

وہ یزید جس نے مدینہ منورہ پر حملہ کیا تین دن تک مسجد نبوی میں نہ اذان ہوئی نہ جماعت ہوئی۔ (مشکوۃ شریف)

وہ خبیث! جس نے مدینہ منورہ شہر کو لوٹا تباہ و برباد کیا۔ (تاریخ الخلفاء)

وہ لعنتی! جس نے مدینہ کی عورتوں کی عزت برباد کی۔ (البدایہ والنہایہ)

اس ظالم نے حضرت عبداللہ ابن زبیر صحابی کو قتل کرنے کیلئے مکہ مکرمہ پر حملہ کیا کعبہ شریف پر پتھر برسائے، تیر چلائے۔ کعبہ شریف کی چھت اور غلاف جل گیا۔ (البدایہ والنہایہ)

اس میں شک نہیں کہ یزید حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے قتل پر راضی ہوا اور

خوش بھی ہوا۔ اہل بیت کی توہین کی، (شرح عقائد نسفی)

وہ لعنتی! یزید راگ رنگ کا متوالہ اور شرابی تھا اپنے پاس نوجوان لڑکیوں کو جو گانے گاتی تھیں اور نوجوان لڑکوں کو رکھتا تھا۔ کتوں کا شکاری تھا اور بندروں کو سونے کی ٹوپیاں پہناتا تھا۔ جب کوئی بندر مرجاتا تو اس کا سوگ مناتا تھا۔ (البدایہ والنہایہ)

وہ ظالم بے نمازی تھا سوتیلی ماؤں، بہنوں، بیٹیوں سے زنا کرتا تھا۔

تاریخ الخلفاء

دس ہزار مہاجرین وانصار وعلماء کو شہید کیا گیا حرہ میں (جذب القلوب) اس ظالم کے ظلم کی داستان بڑی طویل ہے ہر شخص یہی کہہ سکتا ہے کہ یہ یزید جہنم کے نوجوانوں کا سردار ہے۔

خارجیوں کی دوغلی پالیسی یزید لعنتی کے بارے میں

وہ خارجی یزیدی، وہابی، نجدی، دیوبندی جو یزید کی تعریف کرتے ہیں وہ دیکھیں تبلیغی جماعت کے بانی پیر رشید احمد گنگوہی کا فتویٰ اس میں لکھا ہے کہ لہٰذا یزید کے وہ افعال ناشائستہ ہر چند موجب لعن ہیں۔ (فتاویٰ رشیدیہ)

بتاؤ یزید کے کون کون سے افعال ناشائستہ ثابت کردیں۔ زانی، شرابی، بے نمازی، بندر نچانا، سنت کو بدل ڈالنا، عورتوں کی عزتیں لوٹنا، مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ پر حملہ کرنا، مسجد نبوی میں گھوڑے باندھنا، ظلم کرنا، سب سے بڑھ کر یزید کی توبہ کا ثبوت نہیں ہے۔

معلوم ہوا ان افعال کی وجہ سے لعنت جائز ہے۔

جن دیوبندیوں، وہابیوں، خارجیوں کو یزید پسند ہے وہ اپنے بیٹے کا نام یزید رکھیں

اور صبح وشام دعا کریں یا اللہ ہمارا ٹھکانہ وہی ہو جو یزید کا ہے۔

دوسرا حوالہ دیوبندی کتاب تذکرۃ الخلیل میں ہے کہ خلیل احمد انبیٹھوی نے کہا اگر میں اپنے وعدہ سے ذرا بھی انحراف کروں تو مجھ پر اس جھوٹ اور عہد شکنی کی پاداش مین اللہ تعالیٰ قوی وعزیز کی وہ لعنت ہو جو ابلیس ویزید اور تمام اشقیا پر ہو چکی یا قیامت تک ہونے والی ہے۔ اصل کتاب موجود ہے۔ (صفحہ ۱۴۲)

ظالموں پہلے اپنے گھر کی خبر لو ان پر فتویٰ لگاؤ ورنہ مجھ پر مقدمہ کرو فقیر دنیا کی ہر عدالت میں یزید کو لعنتی ثابت کرنے کو تیار ہے۔ علامہ اقبال نے کمال کر دیا فرمایا۔

موسیٰ و فرعون و شبیر و یزید
این قوت از حیت آید پدید

بزرگان دین کے فیصلے یزید لعنتی کے بارے میں

حضرت داتا گنج بخش نے فرمایا یزید پلید پر لعنت کرنا جائز ہے۔ (تمہید ابو شکور)

علامہ تفتازانی نے فرمایا۔ یزید پر لعنت کرتے ہیں۔ (شرح العقائد)

علامہ عبد العزیز صاحب نبراس نے فرمایا بعض علماء یزید پر لعنت کرتے ہیں۔ (شرح العقائد)

محدث ابن جوزی یزید کو معلون کہتے ہیں۔ (ایضاً)

شیخ عبد الحق محدث دہلوی! یزید مبغوض ترین انسان نما بد بخت ہے۔ (تکمیل الایمان)

حضرت مجدد الف ثانی! اس بد بخت نے ایسے کام کیئے جو کسی کافر نے بھی نہ کیئے۔ (مکتوب مکتوبات شریف)

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی! یزید قطعاً یقیناً فاسق وفاجر جری علی الکبائر تھا۔ صرف اس کی تکفیر ولعن میں اختلاف ہے (عرفان شریعت) ایک اور جگہ فرماتے

ہیں اسماعیل دہلوی کا حکم یزید کی طرح ہے اگر کوئی کافر کہے گا تو منع نہیں کریں گے۔

قاضی ثناء اللہ پانی پتی! یزید لعنت کا مستحق ہے، یزید پر لعنت کی جائے۔

شیخ کمال الدین نے فرمایا یزید (لعنتی) نے ایسے کام کیے جن کو کوئی شریف آدمی سن نہیں سکتا۔ (المسامرہ)

پیر مہر علی شاہ سے متعلق فتویٰ! یزید شقی اور اس کے حواریوں پر لعنت کرنا جائز ہے۔ (مہر چشتیہ)

پیر سید جماعت علی شاہ نے فرمایا یہ بے وقوف جاہل تعزیہ بناتے ہیں غلط ہے اگر یہ عقلمند یزید لعنتی کا جنازہ بناتے تو چار جوتے بھی مار دیتے۔

حضرت بوعلی شاہ قلندر کا فیصلہ

بہر دنیا آں یزید ناخلف
دین خود کردہ برائے آل تلف

علامہ مفسر صدر افاضل نعیم الدین مراد آبادی نے فرمایا یزید بد باطن سیاہ دل ننگ خاندان، بدنما بدخلق موٹا تازہ تندخو فاسق و فاجر بدنصیب زانی، بدکار، شرابی ظالم اور گستاخ سود کا اعلانیہ رواج دیا۔ (سوانح کربلا)

علامہ اقبال نے فرمایا۔ یزید کی تعریف کرنے والوں نے بلاوجہ

ذرا سی بات تھی اندیشۂ عجم نے اسے
بڑھا دیا ہے فقط زیب داستاں کیلئے

علامہ حسن رضا نے یزیدیوں پر لعنت کی۔

اہل بیت پاک سے گستاخیاں بے باکیاں
لعنۃ اللہ علیکم دشمنانِ اہل بیت

بیٹے کا فیصلہ یزید لعنتی کے بارے میں

بیٹے سے زیادہ باپ کو کوئی نہیں جان سکتا۔ سگے بیٹے کا بیان دیکھو اور عبرت حاصل کرو حوالہ کتاب صواعق المحرقہ ۱۳۴ کہ پھر میرے باپ کو حاکم بنایا گیا۔ حالانکہ وہ اس کا اہل نہیں تھا۔ اس کی عمر کم ہوگئی۔ اور وہ اپنے گناہوں کے سبب قبر میں مبتلائے عذاب ہو چکا۔ اور میرے باپ نے عترت رسول کو قتل کیا اور اس نے شراب کو حلال کیا اور خانہ کعبہ کی بے حرمتی کی۔

کیوں بھئی خارجیوں اگر یزید نے توبہ کی ہوتی تو اس کے بیٹے کو معلوم ہوتا اور وہ اس کا ذکر کرتا مگر یزید پلید لعنتی نے توبہ کی ہی نہیں اور نہ کوئی ثابت کر سکتا ہے۔

جس کا بیٹا اپنے لعنتی باپ کو خلیفہ بننے کا اہل نہیں سمجھتا۔ مگر پاکستان میں اصلی یزید کا خارجی بیٹا اس کو خلیفہ برحق مانتا ہے واقعی بیٹا ہو تو ایسا۔

حالانکہ واقعہ کربلا سے امام حسین کا غلام بنتا مگر جو یزیدی تھے کہ دین تو پہلے ہی چھوڑ چکے تھے دنیا بھی ہاتھ نہ آئی۔

آج کا خارجی اسی طرح لالچی حکمرانوں کے تلوے چاٹ رہا ہے۔

علامہ اقبال نے شعر میں امام حسین رضی اللہ عنہ کے مشن کو قیامت تک جاری رہنے اور کسی نہ کسی شکل میں یزیدی دین کے دشمن آتے رہیں گے۔ فرمایا۔

حقیقت ابدی ہے مقام شبیری
بدلتے رہتے ہیں انداز کوفی و شامی

کچھ سمجھے مسلمانو! آج یزیدی، دیوبندی، وہابی، خارجی کی شکل میں موجود ہیں۔

کفر کا فتویٰ یزید لعنتی کے بارے میں

حضور علیہ السلام نے فرمایا کسی مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور قتل کرنا کفر ہے۔

(بخاری شریف)

یزید پر اس لئے کہ اس نے امام حسین رضی اللہ عنہ کے قتل کا حکم دے کر کفر کیا۔

(شرح عقائد نسفی)

دوسری حدیث بنی امیہ کا یزید نامی پہلا شخص ہوگا جو میری سنت کو تبدیل کرے گا۔

(البدایہ والنہایہ تاریخ الخلفاء)

تیسری حدیث۔ جس نے میری سنت سے روگردانی کی اور منہ پھیرا وہ میرا امتی نہیں حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ اور ان کے موافقین (یزید) کو کافر کہتے ہیں۔

(بحوالہ عرفان شریعت)

قاضی ثناء اللہ پانی پتی فرماتے ہیں کہ یزید کا کفر معتبر روایات سے ثابت ہو چکا ہے۔ (تفسیر روح المعانی) میں یزید کے کفریہ عقائد بیان کئے۔

کلمات طیبات

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی بیٹی حضرت سکینہ رضی اللہ عنہ جنہوں نے تمام واقعات آنکھوں سے دیکھے وہ فرماتی ہیں کہ میں نے کافروں میں سے یزید سے برا کافر کوئی نہیں دیکھا۔

علامہ علی قاری حنفی فرماتے ہیں یزید سے جو کچھ اس سے وارد ہوا وہ اس کے کفر پر دلیل ہے۔ (شرح فقہ اکبر) خارجیوں یزید کو کس کس کفر اور لعنت سے بچاؤ گے سوائے اپنا بیڑا غرق کرنے کے کچھ نہیں ملے گا۔

اہلبیت کے ہر غلام ہر سال اس کتاب کو شائع کریں گے۔ انشاء اللہ۔
ابن جوزی نے یزید کے کفریات اور لعنت پر کتاب لکھی۔

عقائد اہلِ سنت کی کتاب سے یزید پر لعنت جائز ہے

علامہ تفتازانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں امام حسین رضی اللہ عنہ کے قتل کرنے والے پر اور حکم دینے والے پر سب علماء کا اتفاق ہے کہ لعنت کریں۔ یزید کا قتل حسین سے راضی ہونا اور خوشی منانا ہے۔ ہم اس کو بے ایمان کہنے سے اور لعنت کرنے سے گریز نہیں کرتے۔ (شرح العقائد)

علامہ عبدالعزیز نے فرمایا جو علماء یزید کو ملعون کہتے ہیں ان میں ایک محدث ابن جوزی بھی ہیں۔ (نبراس شرح شرح العقائد)

حدیث: جس نے مدینہ طیبہ کے لوگوں کو خوفزدہ کیا قیامت کے دن اللہ اس کو خوف زدہ کرے گا اور اس پر اللہ کے تمام فرشتوں کی تمام انسانوں کی لعنت ہے۔ (مسلم شریف)

کیوں بھئی مدینہ منورہ کے لوگوں پر جو ظلم ہوا اس کو سامنے رکھ کر سوچو۔ یزید پر لعنت کرنا علی الاطلاق جائز ہے۔

جو بھی امام کے قتل پر راضی ہوا ان سب پر لعنت کرنا جائز ہے اور سب کا اس پر اتفاق ہے۔ (شرح عقائد نسفی)

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ ملعون ہے وہ جو ان ملعون حرکات کو فسق و فجور نہ جانے۔ (عرفان شریعت)

یزید کی بلاوجہ تعریف کرنے والے خارجی یزید کی لعنت میں سے اپنا حصہ بھی مقرر کرلیں کہ قیامت تک یزید پر لعنت ہوتی رہے گی۔

اعتراضات کے جوابات یزید لعنتی کے بارے میں

دیوبندی وہابی کا سب سے بڑا دھوکہ یزید لعنتی کو جنتی ثابت کرنے میں بخاری شریف میں ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ پہلا لشکر میری امت کو جو غزوہ بدر لڑے گا ان پر جنت واجب ہے۔ ام حرام فرماتی ہیں کہ یارسول اللہ ﷺ کیا میں ان میں سے ہوں۔ آپ نے فرمایا ہاں پھر فرمایا میری امت کا پہلا لشکر جو جنگ قسطنطنیہ لڑے گا وہ بخشے ہوئے ہیں۔

جواب(۱): یہ علم غیب کی دلیل ہے اور دیوبندی وہابی کا علم غیب ماننے والوں پر شرک کا فتوی ہے ان کو مشرک ہونا اپنے فتوے سے منظور ہے مگر کسی طرح یزید کو جنتی ثابت کرنا ہے۔

جواب(۲): امام بخاری نے خود یہ حدیث نقل کی مگر اس میں یزید لعنتی کا ذکر تک نہ کیا۔

جواب(۳): پہلا لشکر جس کے قائد امیر معاویہ رضی اللہ عنہ تھے۔ (البدایہ والنہایہ)

جواب(۴): جس لشکر کا قائد یزید تھا وہ دوسرا لشکر تھا۔ (ایضا)

جواب(۵): یزید لعنتی اس لشکر میں مکروہ طریقے سے شامل ہوا۔ (ابن اثیر)

جواب (۶): یزید اول لشکر میں نہیں دوسرے لشکر میں شریک ہوا تھا۔ (ابن خلدون)

جواب(۷): حدیث کی بشارت پہلے لشکر کیلئے ہے شرط کے ساتھ۔ (قسطلانی)

جواب(۸): قسطنطنیہ پر حملہ کرنے والی پانچ جماعتیں ہیں بلکہ سات ہیں۔

ایک حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی جماعت دوسری یزید جماعت، تیسری مسلم بن عبدالملک، چوتھی ہارون رشید مہندی، پانچویں سلطان محمد، چھٹی تعقبہ ابن الیتن، ساتویں ابن المغیر۔ (حاشیہ بخاری)

جواب (۹): لیکن ان سات جماعتوں میں فاتح قسطنطنیہ سلطان محمد کی جماعتوں میں فاتح قسطنطنیہ سلطان محمد کی جماعت ہے باقی نہیں۔ (ایضا)

جواب(۱۰): پہلا لشکر امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا تھا جو ۴۲ ہجری میں حملہ آور ہوا۔ اس

وقت یزید کی عمر ۱۲۔۱۵ سال ہوگی وہ کیا جنگ کرے گا۔

جواب (۱۱): ان احادیث کے راویوں پر بھی کلام ہے جس کی وجہ سے یزید جنتی ثابت نہیں ہوسکتا۔

جواب (۱۲): راوی یہ ہیں اسحاق بن یزید، یحیٰ بن حمزہ، ثور بن یزید، خالد بن معدان، عمیر بن اسود عنسی ان میں دو دمشق کے رہنے والے ہیں اور تین حمص کے رہنے والے ہیں، ان میں تین راوی تقدیر کے منکر قدریہ فرقہ سے تھے۔ (دیکھو ترغیب التہذیب، میزان الاعتدال)

کیا کوئی دیوبندی ایسے راوی کی روایت پر مسئلہ ثابت کرسکتا ہے؟ اگر کرسکتا ہے تو تحریر کردے۔

جواب (۱۳): یزید لعنتی کو لشکر میں شامل کرنے کا قول مہلب کا ہے جس کی کوئی حیثیت نہیں دیگر محدثین کے مقابلے میں جبکہ مہلب نے یہ بات بنوامیہ کی حمایت کی وجہ سے کی تھی۔ (قسطلانی شرح بخاری)

جواب (۱۴): جبکہ مہلب کا تعاقب یار دمحدثین نے کیا ہے۔ (دیکھو فتح الباری شرح بخار)

جواب (۱۵): مہلب کا یزید لعنتی کی حمایت کرنا غلط اس لئے بھی ہے کہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک لشکر سفیان بن عوف کی قیادت میں تیار کیا اور یزید کو حکم دیا تو یزید نے حیلے بہانے کر کے چھٹی کر لی وہ نہیں گیا۔ (تاریخ کامل ابن اثیر)

ارے ایسے ہوتے ہیں جنتی مجاہد جو بہانے کرے۔ پھر اس اسلامی لشکر کو بہت تکلیف اٹھانی پڑی جب یزید کو معلوم ہوا تو وہ خوش ہوا اور شعر پڑھنے لگا۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو جب معلوم ہوا یزید کا خیال تو قسم کھالی کہ اس لشکر میں ضرور روانہ کروں گا یزید کو تا کہ اس کو بھی تکلیف کا احساس ہو۔ ایسے یزید لعنتی کی حمایت کرنے والے سوچیں کہ زبردستی کا مجاہد جنتی کیسے ہوسکتا ہے۔ (ایضا)

جواب (۱۶): خارجی کہتے ہیں یزید بڑا بہادر تھا۔ ایسے بہادر ہوتے ہیں جو جہاد سے

بیان چھڑائیں۔

جواب(۱۷): آج کے یزید اگر محدثین کی بات مان لیں تو یزید کو مرتد ماننا پڑے گا۔

جواب(۱۸): مگر افسوس اپنے مطلب کی عبارت بیان کرتے ہیں اور باقی چھوڑ دیتے ہیں۔اس دھوکے بازی کا صلہ دنیا اور آخرت میں ضرور ملے گا۔انشاءاللہ۔

جواب (۱۹): اصول فقہ کا یہ مسئلہ ہے کہ ہر عموم سے بعض افراد مخصوص ضروری ہوتے ہیں یعنی اگر یزید کو اس عموم میں داخل کرلو تو دیگر خاص دلیل سے خارج ہو جائے گا۔(فتح الباری)

جواب(۲۰): اہل علم اور علم النحو کا قاعدہ ہے اذا فات الشرط فات المشر وط جب شرط نہ ہو تو مشروط بھی نہیں ہوتا۔جب وہ مجاہد نہیں غازی نہیں، نیک نہیں، اہل نہیں تو مغفرت کیسی۔

جواب(۲۱): تاریخ کی کتابوں سے ظاہر ہے کہ قسطنطنیہ پر یزید سے پہلے کئی حملے ہو چکے تھے۔

جواب(۲۲): اس حدیث میں بشارت سمندری راستے سے حملہ کرنے والوں کیلئے ہے اور یزید جس لشکر میں شریک تھا وہ خشکی راستے گیا تھا اس لئے یزید لعنتی اس بشارت کا مستحق نہیں ہے۔

جواب(۲۳): حدیث میں لا الہ الا اللہ کہنے والا جنتی ہے۔رمضان میں اعتکاف کرنے والا مغفور ہے۔لیلۃ القدر میں عبادت کرنے والا مغفرت یافتہ ہے۔حج کرنے والا بکشا ہوا ہے۔لیکن کب ایمان پر خاتمہ ہو توبہ کرنے والا ہو بدعقیدہ نہ ہو بتاؤ خارجیوں یزیدیوں مغفرت والی حدیث پر عمل کر کے شراب کو حلال سمجھ لے، محرمات سے زنا کرے، بندر کا سوگ منائے، مکہ و مدینہ پر حملہ کرے، اہل بیت کا قاتل ہو، بغیر توبہ کے ایڑھیاں رگڑ رگڑ کر مر جائے کیا وہ مغفرت کا اہل ہے؟

اگر نہیں تو شرم کرو توبہ کرو یزید لعنتی کی حمایت سے توبہ کا دروازہ کھلا ہے۔

دوسرا اعتراض: امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ نے خاموشی اختیار کی یزید کے

بارے میں۔

جواب: بالکل درست ہے مگر دوسروں کو حقیقت بیان کرنے سے منع نہیں کیا۔

تیسرا اعتراض: یزید صحابی تھا۔

جواب: یہ بالکل جھوٹ ہے یزید لعنتی حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خلافت میں پیدا ہوا تھا اگر کوئی خارجی اس کو صحابی ثابت کر دے منہ مانگا انعام حاصل کرے۔

چوتھا اعتراض؛ یزید صحابی کا بیٹا اور اہل بیت کا رشتے دار تھا۔

جواب: یزید لعنتی کو اس رشتہ کا کوئی فائدہ نہیں مل سکتا جب حضرت نوح علیہ السلام کا بیٹا نبی کا بیٹا تھا مگر بدعقیدہ بے ایمان تھا تو باقی بدعقیدہ کس شمار میں ہیں۔

پانچواں اعتراض: آخر یزید کلمہ گو تھا۔

جواب: کلمہ گو تھا مگر رہا نہیں اس طرح مدینہ کے منافق بھی کلمہ گو تھے بتاؤ ان کو کیا فائدہ ملے گا۔

چھٹا اعتراض: شاید اس نے توبہ کر لی ہو۔

جواب: پہلے تو تم اس کو جنتی کہتے تھے پھر توبہ کس بات کی چلو اگر تم نے اس کو قاتل لعنتی گستاخ مان لیا ہے تو توبہ کا ثبوت پیش کرو۔ ہم وعدہ کرتے ہیں کہ توبہ کا ثبوت دیکھ کر ہم اس کو لعنتی نہیں کہیں گے۔

لہٰذا کوئی بھی مسلمان غیرت مند عقل مند انسان اس یزید سے محبت نہیں کر سکتا۔ آج اس سے محبت کرنے والا بے ایمان، منافق، خارجی بے شرم ہو سکتا ہے اب جس کا دل چاہے یزیدی جماعت دیوبندی، وہابی خارجی میں رہے اور جس کا دل چاہے اہل سنت و جماعت امام حسین رضی اللہ عنہ اور اہل بیت کی جماعت سے اپنا تعلق قائم کرے اگر اہل بیت کے غلام ہو تو یزید پر لعنت کرو۔

آج جو لوگ یزید پلید پیدائشی لعنتی کی محبت میں گرفتار ہیں اور امام پاک امام حسین

رضی اللہ عنہ پیدائشی جنتی کے بارے میں بکواس کرتے ہیں وہ زبان سے اہل بیت کو تکلیف دے رہے ہیں ایک وہ یزیدی لعنتی تھے جنہوں نے جسمانی تکلیف دے کر اپنی عاقبت خراب کر لی اور ایک یہ ہیں جو زبانی تکلیف دے رہے ہیں۔ حالانکہ مشہور بات ہے کہ زبان کی تکلیف سے زیادہ کوئی تکلیف نہیں۔ تلوار اور نیزہ مارنے سے بھی زیادہ آج کے یزیدی لعنتی خوب سوچ لیں ابھی توبہ کا دروازہ کھلا ہے ایسے یزید لعنتی جہنمی کی حمایت کر کے اپنی عاقبت خراب کرنا کسی جاہل بے ایمان کا کام ہو سکتا ہے دنیا میں مسلمان ہی کی اولاد کا نام امام حسین کے نام پر کروڑوں ہیں کوئی احمد حسین، غلام حسین، محمد حسین، وغیرہ مگر یزید کا نام اپنے بیٹے کیلئے کوئی بھی رکھنے کیلئے تیار نہیں۔

حتیٰ کہ یہ آج کے یزیدی بھی۔ کیوں شاید یہ جانتے ہیں کہ یزید قیامت تک لعنت ہوتی رہے گی اس کی وجہ سے ان کے بیٹے پر بھی لعنت ہو گی۔

ہم آخر میں تمام یزید لعنتی کی حمایت کرنے والوں کو تحقیق کی دعوت دیتے ہیں کہ وہ اچھی طرح جان لیں اور سمجھ لیں کہ یزید لعنتی کو اگر کسی نے کافر نہیں کہا تو وہ احتیاط کی وجہ سے ہے ورنہ اس لعنتی کی تعریف واقعہ کربلا کے بعد کسی نے نہیں کی۔ سب نے نفرت اور غصے کا اظہار کیا ہے۔ پھر بھی آج کا دیوبندی اس یزید کو جنتی ثابت کرنا چاہے تو مرد میدان بنے اس کو تحریری دعوت ہے وہ اپنی تحقیق پیش کرے اگر وہ ثابت نہ کر سکا تو اعلان تحریر طور پر کر کے یزید پر لعنت کرے گا اور اہل بیت کا غلام بن کر زندگی گزارے گا۔ یہ تحریر کر دو اور اگر ہم یزید کو لعنتی ثابت نہ کر سکے تو ہم یزید پر لعنت کرنا بند کر دیں گے اعلانیہ توبہ کریں گے جس کا دل چاہے تحریری طور پر گفتگو کرے اس پتے پر۔

مدینہ مسجد عبداللہ ہارون روڈ

صدر کراچی پوسٹ بکس نمبر ۷۴۴۰۰

☆......☆......☆

صحابی کی مانیں یا وھابی کی

ایک مناظرہ

حضرات محترم! فقیر ہر سال لاہور داتا دربار شریف میں حاضری دیتا ہے، جس کو تقریباً بیس سال ہو گئے اور باقی زندگی میں بھی ہر سال یہ ارادہ ہے انشاء اللہ اس کے علاوہ پاکستان اور ہندوستان کے بے شمار بزرگانِ دین کے مزارات پر حاضری دی ہے، جس کی تفصیل کا یہاں وقت اور موقع نہیں۔ مگر ایک کتاب لکھنے کا ارادہ ہے جس میں فیضانِ اولیائے کرام کی زندہ کراموں کا بیان ہوگا جس میں وہابی کو دعوت دیں گے کہ آؤ اپنی آنکھوں سے زندہ کرامات دیکھ کر مان جاؤ۔ سردست ایک مناظرہ ریل کے سفر کا یہاں نقل کر رہے ہیں جس میں مسلک دیوبند کی معلومات ہر شخص کو حاصل ہوگی۔ انشاء اللہ مگر اس سے پہلے ہم کچھ باتیں وہابیت سے متعلق عرض کر دیں تاکہ نئی نسل اور آنے والی نسلوں کو بار بار یہ پوچھنے کی ضرورت نہ ہو کہ وہابی آخر کس بلا کا نام ہے اور ان کا مقصد کیا ہے اور مطلب کیا ہے وہابیت خارجیت سے نکلتی ہے اور خارجیت کی نشانی بخاری شریف میں موجود ہے کہ یہ لوگ کفار کی آیات مومنین پر چسپاں کرتے ہیں اور روئے زمین پر بدترین مخلوق ہیں۔ اور یہ نشانی آج بھی وہابی دیوبندی میں موجود ہے، جس کا دل چاہے حوالے طلب کرے بشرط تحریری توبہ۔ اور خارجی کی دوسری نشانی یہ کہ صحابہ کرام ہر مشرک و بدعتی ہونے کے فتوے دیئے، معاذ اللہ اور بھی نشانیاں ہیں جو کتابوں میں موجود ہیں اسی لئے ابنِ ماجہ شریف میں حدیث ہے کہ خارجی جہنم کے کتے ہیں۔

وہابی محمد ابن عبدالوہاب نجدی خارجی کو ماننے والے کو کہتے ہیں۔ جس گستاخ نے حضور ﷺ کی شان میں بے شمار گستاخیاں کیں اور اپنے سوا تمام دنیا کے مسلمانوں کو کافر و مشرک کہتا تھا اسی طرح صحابہ کرام اور اہلِ بیتِ عظام اور تابعین وغیرہ کو بہت بُرا کہا ہے۔ اس گستاخ کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے وہابیوں نے بھی فتویٰ دے دیا کہ چاروں امام اور ان کے ماننے والے مشرک ہیں، اسی طرح دیوبندی جو وہابی تھی مگر حنفیت کے پردے میں رہتے ہوئے بھی اپنی وہابیت نہ چھپا سکے اور دنیا بھر کے مسلمانوں کو کافر و مشرک بدعتی کہنے کیلئے یہ بہانہ سامنے رکھا کہ میلاد منانے والے گیارہویں شریف نذر و نیاز کرنے والے یا رسول اللہ پکارنے والے علمِ غیب عطائی حاضر و ناظر اور نور ماننے والے کافر و مشرک و بدعتی ہیں اور ایک وقت تھا کہ بڑے جُھوم جُھوم کر اپنے آپ کو وہابی ہونے پر فخر کرتے تھے مگر علمائے حق اہلِ سنت کی کوششوں سے جب ان کا پول کھل گیا تو وہابیوں سے نام بدل لیا اور وہ بھی انگریزوں کو درخواست دے کر کہ اب ہم کو اہلحدیث کہا جائے۔ جب یہ لفظ وہابی اتنا بدنام ہوگیا کہ خود وہابی نفرت کرنے لگے، لیکن صرف نام تبدیل کیا تھا حقیقت میں وہابی ہی رہے، جیسے کتے کی دم۔ اسی طرح دیوبندی بھی نام نہاد حنفی اور مقلد ہونے کے باوجود اپنے آپ کو وہابی ہونے کا اقرار اپنی کتابوں میں لکھ گئے۔

اب لوگوں کو معلوم ہوگیا کہ وہابی کون ہیں اور اس کا مطلب اور مقصد کیا ہے؟ تو بتاؤ مسلمانوں ہم صحابی کے نقشِ قدم پر چلیں یا وہابی کے نقشِ قدم پر؟ اب باقی معلومات آپ کو مناظرے میں ہو جائیں گی۔ انشاء اللہ۔

جب ہم دو دوست کراچی سے لاہور کیلئے ریل کے ڈبے میں گئے اور اپنی سیٹ پر بیٹھ گئے۔ ابھی ریل گاڑی چلنے میں دس منٹ تھے تو چند تبلیغی جماعت رائے ونڈ کے لوگ بھی سوار ہو کر اسی ڈبے میں آ گئے جس میں دیگر مسافر بھی تھے۔ خیر ہم نے سوچا کہ کسی کو چھیڑو مت اور اگر کوئی چھیڑے تو چھوڑو مت اور ہم خاموش رہے۔

کھانے وغیرہ سے فارغ ہو کر ایک دیوبندی نے تبلیغی انداز میں منہ کھولا کہ بھائیوں ہماری جماعت دنیا میں تبلیغ کر رہی ہے اور صحابہ کرام کے طریقے پر قربانیاں دے رہی ہے آپ کو بھی چاہئے کہ تھوڑا سا وقت دین کیلئے نکالیں اور تبلیغ کریں۔

سُنی: بھائی آپ لوگوں میں کوئی ذمہ دار ہے جو دین کی معلومات رکھتا ہو۔

دیوبندی: ہاں کیوں نہیں ہمارے حضرت جی جو کئی ممالک کے دورے کر چکے ہیں۔

سُنی: اچھا آپ ہیں حضرت جی یہ بتائیں یہ تبلیغ کا طریقہ صحابۂ کرام کا ہے تو حوالہ دیں۔

دیوبندی: وہ وہ حوالہ تو یاد نہیں اپنے بڑوں سے سنتے آئے ہیں۔

سُنی: ایک وقت تھا تم لوگ مسلمانوں کو کلمہ پڑھاتے تھے۔ مگر اب یہ سلسلہ نہیں رہا۔

دیوبندی: وہ تو ہم برکت کیلئے پڑھاتے تھے مگر لوگوں نے غلط مطلب لیا تو چھوڑ دیا۔

سُنی: مگر وہ طریقہ صحابہ کرام کا تھا تو چھوڑ کیوں دیا۔

دیوبندی: اب بھی جو طریقہ ہے وہ بھی تو صحابہ کا ہے۔

سُنی: مگر تمہارے مولوی نے لکھا کہ یہ تبلیغ کا طریقہ مجھ پر خواب میں منکشف ہوا ہے۔

دیوبندی: اچھے خواب پر عمل ہو سکتا ہے۔

سُنی: اگر خواب میں یہ حکم ہوا کہ یہ تبلیغ فوراً بند کر دو تو یہ بھی اچھا خواب ہوگا۔

دیوبندی: ایسے خواب پر تو ہم تبلیغ بند نہیں کر سکتے۔

سُنی: تو پھر ایسے خواب سے تبلیغ کیوں شروع کی اپنے مولوی کی تبلیغ بتاؤ

دیوبندی: بھئی بس صحابہ کا طریقہ ہے دین کا کام کرو، اور بس۔

سُنی: پھر آپ نے جھوٹ بولا بغیر حوالے کے۔ اچھا آپ وہابی ہیں یا نہیں۔

دیوبندی: توبہ توبہ ہم لعنت کرتے ہیں وہابی ہونے اور کہلانے پر۔

سُنی: اس طرح تو تم نے اپنے مولویوں پر لعنت کر دی ہے۔

دیوبندی: وہ کیسے ہمارے مولوی وہابی یہ نہیں ہو سکتا۔

سُنی: اگر ثبوت مل جائے تو آپ کیا کرو گے۔

دیوبندی: میں میں اس تبلیغی جماعت کو چھوڑ دوں گا۔

سُنی: کیا آپ یہ الفاظ لکھ کر دے سکتے ہیں مجھے۔

دیوبندی: ارے بھائی زبان سے بیٹا بیٹی پرائے ہو جاتی ہیں لکھنے کی کیا ضرورت ہے۔

سُنی: سنو! اسمٰعیل دہلوی تھانوی گنگوہی زکریا یوسف وغیرہ نے وہابی کا اقرار کیا ہے۔

دیوبندی: دکھاؤ کہاں وہابی ہونے کا اقرار ہے۔

سُنی: آپ اپنی زبان پر قائم رہنا، کتابوں کے حوالے نوٹ کرو۔ سائل درمیان میں آ گیا کہ اللہ کے نام پر کچھ دو۔

دیوبندی: جاؤ بابا معاف کرو۔ ہاں بھئی حوالہ بتاؤ ہو سکتا ہے یہ کتابیں ہماری نہ ہوں۔

سُنی: کیا تقویۃ الایمان مرزا قادیانی نے لکھ دی؟

دیوبندی: نہیں بلکہ یہ تو ہماری ہے بڑی اچھی کتاب ہے۔

سُنی: کیا فتاویٰ رشیدیہ کسی شیعہ نے لکھی ہے؟

دیوبندی: بالکل نہیں یہ بھی ہماری کتاب ہے۔

سُنی: کیا اضافات الیومیہ سلمان رُشدی نے لکھی ہے؟

دیوبندی: نہیں بھائی یہ تو تھانوی صاحب کی مشہور کتاب ہے ہماری ہے۔

سُنی: کیا سوانح مولانا محمد یوسف کتاب کسی منکر حدیث کی ہے؟

دیوبندی: نہیں یہ تو ہمارے عُلماء کی کتاب ہے۔

چاہے گرم چائے مزہ نہ آئے تو پیسے واپس درمیان میں چائے والا آ گیا۔

سُنی: شکر ہے تم نے اپنی کتابوں کا اقرار خود کر لیا، بس ان کتابوں کے حوالے ہیں۔

دیوبندی: یہ سنتے ہی دیوبندی گرگٹ کی طرح رنگ بدلنے لگا اور خاموش ہے۔

سُنی: جناب اپنے وعدے پر قائم رہتے ہوئے جماعت چھوڑ دیں۔

دیوبندی: ارے بھائی ہمارے علماء نے بحث کرنے سے منع کیا ہے۔

حیدرآباد کا تحفہ چوڑیاں لے لو، درمیان میں چوڑی والا آ گیا۔

سُنی: افسوس آپ اپنی زبان پر قائم نہیں رہے۔ دل میں سوچا ان کو چوڑی لے کر دے دوں۔

دوسرا دیوبندی: بھئی جب آپ سے کہہ دیا کہ بحث نہیں کرتے۔

مُسافر: اتنی دیر سے بحث کر رہے ہو اور اب بحث مت کرو۔

سُنی: خاموش رہو تم جب یہ مولوی بات کر رہا ہے تو تم کیوں لقمہ دیتے ہو۔

دیوبندی: میں تو یہ ہی کہہ رہا تھا کہ بحث مت کرو ختم کرو۔

سُنی: بھئی آپ کے مولوی کی زبان ہے یا......

دیوبندی: زبان سنبھال کر بات کرو۔

سُنی: آپ اپنے وعدے پر عمل کرو تبلیغ کرنے میں وعدے کا پاس نہیں سیکھا۔

کھٹی میٹھی ٹافیاں لے لو، درمیان میں ٹافیاں والا آ گیا

دیوبندی: بھئی میں کچھ دیر آرام کروں گا بعد میں بات کروں گا۔

سُنی: ضرور آرام کریں بعد میں بات کریں گے۔

مُسافر: جناب مولانا صاحب آپ کو تو بڑی معلومات ہے میں تو ان تبلیغی جماعت کو بڑا دیندار سمجھتا تھا۔ آج میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا کہ یہ واقعی وہابیوں کی جماعت ہے اور اپنے مولویوں کو کچھ نہیں کہتے۔

سُنی: یہ سب اللہ اور رسول ﷺ کی عطا ہے پھر بھی فقیر طالب علم ہے۔

مُسافر: جناب یہ بتائیں کہ رائے ونڈ کے تبلیغ کرنے والا میلاد شریف کو گیارہویں شریف کو حرام بھی کہتے ہیں اور کھانے بھی آ جاتے ہیں یہ کیوں؟

سُنی: افسوس تو اسی بات کا ہے کہ نیاز کھانے کیلئے بریلوی بن جاتے ہیں۔ اور فتویٰ

اگاتے وقت وہابی بن جاتے ہیں وہابیوں شرم کرو شرم کرو۔

ملتان کا اصلی سوہن حلوہ ملتان کا تحفہ لیتے جاؤ۔ یہ درمیان میں آ گیا۔

مُسافر: یہ بتایئے ان وہابیوں کے پیچھے نماز پڑھنے کا کتنا ثواب ہے۔

سُنی: ارے جناب یہ پوچھیں کہ ان کے پیچھے نماز میں کتنا عذاب ہے۔ گستاخ اور بدعتی امام کے پیچھے نماز جب وہابی امام کی اپنی نماز نہیں ہوتی تو مقتدی کی کیسے ہوگی۔

مُسافر: آخر یہ لوگ کلمہ پڑھتے ہیں۔

سُنی: کلمہ تو قادیانی اور شیعہ بھی پڑھتے ہیں اور منافق بھی پڑھتے ہیں۔

مُسافر: لیکن نماز تو اللہ کیلئے پڑھتے ہیں۔ اللہ قبول کرنے والا ہے۔

سُنی: نماز جس امام کے پیچھے پڑھتے ہیں وہ گستاخِ رسول کی جماعت میں اور فقہا حنفی کا فیصلہ ہے کہ نماز میں امام اور مقتدی کا عقیدہ ایک ہوگا تو نماز ہوگی ورنہ نہیں۔

اب دیکھو دیوبندی وہابی کا فتویٰ ہے کہ یا نبی اللہ یا رسُول اللہ پکارنا شرک ہے اور مقتدی کا عقیدہ ہے کہ یا رسُول اللہ پکارنا جائز ہے۔ اب عقیدہ کا فرق بھی نماز پڑھنے سے روکتا ہے۔

مُسافر: لیکن جماعت کا ثواب ۲۷ درجے ہے ہم اس سے محروم ہوں گے۔

سُنی: ثواب ایماندار امام کے ساتھ ہے بے ایمان کے ساتھ نہیں، دیکھو حضرت علی شیرِ خدا مشکل کشا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور علیہ السلام کی محبت اور خدمت میں عصر کی نماز چھوڑ دی تھی اور پھر انعام یہ ملا کہ ڈوبا ہوا سورج واپس لوٹ آیا۔

لہٰذا ہم بھی صحابی خلفاء راشدین کے اہل بیت کے امام کے نقش قدم پر چلتے ہوئے حضور علیہ السلام کی محبت میں وہابی امام کے پیچھے نماز نہ پڑھنے سے ہزاروں درجہ زیادہ ثواب ملے گا۔ کیونکہ ہماری دشمنی وہابی سے ذاتی نہیں ایمان ہے۔

مُسافر: دلیل تو معقول ہے ہم بھی صحابی کے نقشِ قدم پر چلیں گے وہابی کے نہیں۔

سُنی: اسی لئے صحابہ نے یارسُول اللہ کے نعرے لگائے، دیکھو مسلم شریف میں حدیث اور وہابی نے مشرکوں کے فتوے ہم اہل سنت پر یارسول اللہ کے نعرے لگانے کی وجہ سے لگائے ہیں۔ معلوم ہوا یہ فتوے صرف ہم پر نہیں صحابہؑ کرام پر ہیں اب بتاؤ صحابی کی مانیں یا وہابی کی۔

مُسافر: بھئی مولانا میری تو تسلی ہوگئی اب کبھی بھی ان کے دھوکے میں نہ آؤں گا۔

سُنی: اگر دیوبندی نے مزید گفتگو کی تو آپ دیکھیں گے کہ باطل کیسے بھاگتا ہے۔

دُوسرا مُسافر: مولانا یہ اور کس مسئلہ میں صحابی کے خلاف چلتے ہیں؟

سُنی: بھائی صاحب بے شمار مسائل ہیں ایک یہ بھی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انگوٹھے چومنے کا ثبوت موجود ہے اور دیوبندی وہابی اس مسئلہ پر بلاوجہ صحابی کی دشمنی میں فتوے لگاتے ہیں اب آپ بتائیں کہ ہم صحابی کی مانیں یا وہابی کی۔

ٹکٹ دکھائیں جناب درمیان میں ٹکٹ چیکر آگیا۔

مُسافر: بھئی یہ تبلیغی جماعت کے وہابی گدھے گھوڑے بیچ کر سوئے ہیں۔

دیوبندی: ایک فوراً آنکھیں کھول کر یہ لیں جناب سب کے ٹکٹ۔

سُنی: ارے جناب آپ جاگ رہے ہیں۔ چلو آپ سے کچھ گفتگو کرلیں۔

دیوبندی: ہمارے حسین احمد مدن پوری نے وہابیہ کو خبیث لکھا ہے۔

سُنی: یہی تو ہم کہہ رہے ہیں کہ اب جو اپنے وہابی ہونے کا اقرار کرے آپ اس کو خبیث کہیں اور نام لے کر بتائیں تبلیغی جماعت کے بانی نے وہابی ہونے کا اقرار کیا ہے۔

دیوبندی: کہاں لکھا ہے حوالہ دکھاؤ۔

سُنی: حوالہ دیکھ کر وہابی تبلیغی جماعت سے توبہ کرلو گے۔

مُسافر: جب تمہارے امیر نے وعدہ کرکے پورا نہیں کیا تو تم......

دیوبندی: آپ خاموش رہو میں آپ سے بات نہیں کر رہا ہوں۔

سنی: ہاں جناب آپ مت بولیں ہم بات کر رہے ہیں۔

دیوبندی: ارے بھائیوں ہم تبلیغ کرنے نکلے ہیں بحث کرنے نہیں۔

سُنی: اچھا بتاؤ استنجا کے ڈھیلے مٹی کے کتنے استعمال کرتے ہیں۔

دیوبندی: جی جناب تین ڈھیلے مٹی کے استعمال کرتے ہیں۔

سُنی: اچھا اب یہ بتاؤ کہ سردی اور گرمی کے موسم میں کیا طریقہ ہے استنجے کا۔

دیوبندی: وہ وہ وہ اصل میں ہم تبلیغ سیکھنے نکلے ہیں۔

سُنی: پہلے تو تم تبلیغ کرنے نکلے تھے اب سیکھنے نکلے ہو کس بات کا اعتبار کریں۔ کیا تم کو جھوٹ بولنے کی تبلیغ سکھائی جاتی ہے۔

دیوبندی: مولانا صاحب آپ حد سے بڑھ رہے ہو۔

چائے گرم مزہ نہ آئے پیسے واپس چائے والا۔

سُنی: بھئی چائے پلاؤ اور ان کو تبلیغی وہابی کو بھی چائے دو گیارہویں شریف کی نیاز سمجھ کر۔

دیوبندی: توبہ توبہ میں غیر اللہ کے نام کی چیز نہیں پیتا۔

سُنی: جس ٹرین میں سفر کر رہے ہیں وہ پاکستان ریلوے کی شالیمار ہے پھر تو غیر اللہ کا نام اس ٹرین کا ہے یہ سفر بھی حرام ہوگا یا نہیں۔

دیوبندی: سفر کا مسئلہ الگ ہے یہ حرام نہیں ہوگا۔

سُنی: بھئی سنت کے مطابق رائے ونڈ جانے کیلئے گدھے، گھوڑے اور اونٹ پر سفر کریں تاکہ چھ مہینے میں تو پہنچ ہی جائیں گے۔

دیوبندی: مذاق مت کریں یہ مجھے اچھا نہیں لگتا۔

سُنی: حلال کو حرام کرنا اچھا لگتا ہے کس دلیل سے نیاز کو حرام کہا ہے۔

دیوبندی: شرعی دلیل تو میرے پاس نہیں۔

سُنی: بغیر دلیل کے حرام کہنا قرآن پر بہتان ہے توبہ کرو۔

نوٹ: تمام تبلیغی جماعت کے دیوبندی، وہابیوں کودعوتِ عام ہے کہ گیارہویں شریف کو حرام ثابت کریں ایک لاکھ روپے انعام حاصل کریں ورنہ دیوبندی وہابی رشید گنگوہی کے فتوے سے گیارہویں شریف کی نیاز جائز ہونے کا ثبوت دکھاتے ہیں۔ ہمت ہے تو لگاؤ فتویٰ اپنے مولوی پر۔

دیوبندی: اچھایا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئًا للّٰہ پکارنا تو شرک ہے۔

سُنی: ایک مسئلہ چھوڑ کر دوسرے کی طرف بھاگنا یہ وہابیوں کی پرانی عادت ہے چلو اس مسئلہ کا ثبوت بے شمار بزرگان دین سے دکھادیں مگرتم نہیں مانو گے لیکن وہابی اشرف علی تھانوی سے اس طرح پکارنے کا فتویٰ دکھاتا ہوں، بتاؤ تھانوی پر مشرک ہونے کا فتویٰ لگاؤ گے؟

دیوبندی: جناب ہمارے مولویوں نے بحث کرنے سے منع کیا ہے۔

سُنی: جب تم پھنس جاؤ تو بحث سے منع کیا ہے اور مسلمانوں کو کافر و مشرک بدعتی کہنے سے منع کیا ہے بغیر دلیل شرعی کے حلال کو حرام کہے جاؤ اس سے منع نہیں کیا تم کو یہی سکھایا جاتا ہے۔

مُسافر: حیرت کی بات ہے کہ جب پھنس جاتے ہیں تو کہتے ہیں کہ بحث سے منع کیا ہے۔ یہ تبلیغی نہیں تخریبی یا تکلیفی جماعت وہابیہ ہے۔

سُنی: دیکھ لو مسلمانوں یہ ہے وہابی جماعت اوران کے کارنامے۔

مُسافر: بالکل مولانا صاحب آج ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا کہ خود یہ وہابی تبلیغی چاہے جتنی بحث کرے مگر جب کوئی دلائل دینے والا مل جائے تو یہ کہتے ہیں کہ ہم کو بحث سے منع کیا ہے، میں تو ایسی تبلیغی جماعت سے کان پکڑتا ہوں۔

دیوبندی: کھانے نکال کر کہتا ہے آؤ بھائیوں کھانا کھاؤ۔

سُنی: کیا کوے کا قورمہ پکا کے لاؤ ہو۔

دیوبندی: کوّے کا قورمہ ارے وہ خبیث ہے کوا ہم گوشت لائے ہیں بکری کا۔

سُنی: تبلیغی جماعت وہابی کے بانی کے پیر کا فتویٰ ہے کوا کھانا ثواب ہے۔

مسافر: اپنی سیٹ پر اچھلتے ہوا بولا کیا یہ کوا کھاتے ہیں۔

سُنی: جی ہاں فتاویٰ رشیدیہ کتاب میں موجود ہے کوا کھانا ثواب ہے۔

مسافر: مگر ابھی تو یہ وہابی خود کہہ رہا تھا کہ کوا خبیث ہے۔

سُنی: ہاں یہ غریب ان میں نیا نیا آیا ہے اس کو وہابی مسلک کا پتہ نہیں۔ ایسے نامعلوم کتنے ہمارے مسلمان بھائی ان کے جال میں پھنس گئے اور اپنا ایمان برباد کر رہے ہیں۔ ہم ان کو حقیقتِ حال بتاتے ہیں مگر یہ الٹے ہمارے دشمن بن جاتے ہیں۔

مسافر: دیوبندی سے مخاطب ہو کر یار تم کس جماعت میں پھنس گئے ہو۔

دیوبندی: جناب ہم تو نماز اور تبلیغ کے سلسلے میں نکلتے ہیں ہمیں کیا معلوم وہابی جماعت ہے۔ پہلے ہمارا خاندان گیارہویں، بارہویں کرتے تھے اب ایک رشتے دار کی وجہ سے سب نے بند کر دی مگر ان مولانا کی باتیں سن کر کچھ احساس ہو رہا ہے مجھے کہ سارا خاندان وہابی ہو گیا ہے اور اپنا ایمان برباد کر رہے ہیں مگر میں ایسا نہیں کروں گا، اب چاہے ساری دنیا ناراض ہو جائے مگر میں اپنا رشتہ گنبدِ خضریٰ سے رکھوں گا یہ وہابی تبلیغی جماعت جھوٹ بول کر اپنے ساتھ ملاتے ہیں کہ ہم صحابہ کے نقشِ قدم پر چلتے ہیں مگر واقعی اپنے وہابیوں کے طریقے پر چلتے ہیں۔ اللہ مجھے معاف کرے اب میں اہلِ سنت و جماعت پر قائم رہوں گا۔

سُنی: اللہ تعالیٰ آپ کو استقامت عطا فرمائے اور دوسروں کو ان وہابیوں سے بچنے اور بچانے کی توفیق عطا فرمائے، چند حوالے نوٹ کر لیں۔ اگر میرے پاس دس ہزار روپے ہوں تو سب کی تنخواہ کر دوں پھر خود ہی ہابی ہو جائیں گے، چاہے بے ملت بے غیرت کہیں اپنے حق میں صقیلِ زنگار ہیں ہم۔

☆ میں خودتم سے بڑا وہابی ہوں۔

☆ ہم بڑے سخت وہابی ہیں۔

☆ وہابی ان کے عقائد عمدہ ہیں۔

☆ وہابی دیندار کو کہتے ہیں۔

☆ وہابی اللہ والوں کو کہتے ہیں۔

☆ ہم تو وہابی ہیں وہابی ہیں۔

☆ اگر اس کا نام وہابیت ہے تو ہم ہزار دفعہ وہابی ہیں۔

☆ تصویر کا دوسرا رخ دوغلی پالیسی دیوبندی وہابی کی۔

☆ وہابی نجدی ہیں تھوڑے وجدی بھی ہوتے۔

☆ ان وہابیوں سے بچو یہ سب بے دین جاہل ہیں۔

☆ وہابیہ خبیثہ، وہابیہ خبیثہ، وہابیہ خبیثہ تین دفعہ لکھا۔

☆ قبر کھول کر دیکھ لو وہابی کا چہرہ قبلے سے پھر جاتا ہے۔

☆ گمراہی کی ایک سیڑھی وہابیت ہے۔

☆ وہابیہ درود وسلام سے سخت نفرت کرتے ہیں۔

☆ وہابی نمک حرام اور باغی کیلئے استعمال کرتے ہیں۔

حضرات! یہ دونوں قسم کے فتوے دیوبندی وہابی علماء کے ہیں جو تبلیغی جماعت سے تعلق رکھتے ہیں جو بھی حوالہ دیکھ کر توبہ کرے ہم دکھانے کو تیار ہیں۔ آپ بھی آزمالیں کہ جب بھی دیوبندی تبلیغی جماعت آئے اس سے پوچھیں کہ تم لوگ وہابی ہو یا نہیں۔ اگر وہ کہیں کہ ہم وہابی ہیں تو ان کے علماء کا فتویٰ پیش کر دینا کہ وہابی تو خبیث ہیں۔

اور اگر وہ کہیں کہ توبہ توبہ ہم لعنت کرتے ہیں وہابی پر تو دیوبندی علماء کا اقرار وہابیت دکھا دینا۔

لہٰذا سوچیں! ایسی تبلیغ جس میں جھوٹ ہو۔ اور قرآن کا فیصلہ ہے کہ جھوٹوں پر اللہ کی لعنت۔ ایسی تبلیغ جس میں منافقت ہے اور منافق کا حشر کفار سے بھی بدترین جگہ میں ہوگا۔

ہم کو بتاؤ کہ جس تبلیغ میں جھوٹ ہو وہ ثواب ہے یا عذاب۔

تمام دیوبندیوں، وہابیوں میں کوئی ایک مفتی صاحب ایسے ہیں جو ہم کو تحریری فتویٰ عنایت کردیں کہ وہ دیوبندی علماء جنہوں نے اقرار کیا ہے وہابی ہونے کا اور وہابی کو پسند کیا ہے۔ وہ حق پر ہیں۔

یا وہ دیوبندی علماء جنہوں نے وہابیوں کو خبیث لکھا ہے؟

اگر ان وہابیوں میں انسانیت نام کی چیز ہے تو تحریر فتویٰ ضرور دیں گے۔

اس مناظرہ کی تفصیل ہم دوسرے حصے میں شائع کریں گے۔ انتظار فرمائیں۔

انشاء اللہ آخری بات کر کے گفتگو ختم کرتے ہیں کہ وہابی کا عمل نمازِ جنازہ کے بعد دعا سے فرار اختیار کرنا لوگوں کو منع کرنا اور بلاوجہ ناجائز ہونے کا فتویٰ دینا ہے۔

مُسلمانوں بتاؤ ہم صحابی کی مانیں یا وہابی کی مانیں۔

مُجھے بتایئے صاحب یہ کیسی ہوشمندی ہے۔

کہ بندہ تھا خدا کا مگر اب وہابی دیوبندی ہے۔

☆ صحابی کا عمل نماز جنازہ کے بعد دعا کرنا۔

☆ صحابی کا عمل فرض واجب سنت نفل کے بعد دعا کرنا۔

☆ صحابی کا عمل مسجد میں چراغاں کرنا۔ ☆ صحابی کا عمل قبروں پر حاضری دینا۔

☆ صحابی کا پسندیدہ عمل نعت پڑھنا۔ ☆ صحابی کا عمل ختمِ قرآن میں دعا کرنا۔

☆ صحابی کا عمل کھڑے ہو کر تعظیم کرنا۔

☆ صحابی کا عمل انگوٹھے چومنا حضور علیہ السلام کے نام پر۔

☆ صحابی کا عمل حضور علیہ السلام کے ہاتھ پاؤں مبارک چومنا۔
☆ صحابی کا عمل کثرت سے درود پڑھنا۔
☆ صحابی کا پڑھنا الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ ثابت ہے۔
☆ صحابی کی دعا میں وسیلہ اختیار کرنا انبیاء علیہم السلام کا۔
☆ صحابی کا علمِ غیب تسلیم کرنا۔ ☆ صحابی کا عقیدہ نور ہونے کا۔
☆ صحابی کا عقیدہ مختارِ کل تسلیم کرنا۔
☆ صحابی کا عقیدہ حاضر وناظر تسلیم کرنا۔
☆ صحابی کا ہزاروں میل دور سے پکارنا یارسُول اللہ وصال کے بعد۔
☆ صحابی کا حضور علیہ السلام کیلئے بکری ذبح کرنا۔
☆ صحابی کا عقیدہ کے بدعت اچھی بھی اور بری بھی ہے۔
☆ صحابی کا عقیدہ حضور علیہ السلام کے گستاخ کو قتل کردو۔
☆ صحابی نے کبھی بھی حضور علیہ السلام کے نام کے پوسٹر نہیں پھاڑے۔
☆ صحابی نے میلاد کا ذکر کیا دیگر صحابہ کرام میں۔

ان تمام حوالوں کو جو دیوبندی وہابی دیکھ کر توبہ کرے ہم دکھانے کو تیار ہیں۔ مسلمانوں دیکھ لو جس کا دل چاہے صحابی کی مان لے اور جو چاہے وہابی کی مان لے ہمارا کام بتادینا تھا۔

ابوالکلام کے والدِ ماجد نے ایک علاج وہابیت کا بتایا تھا کہ

وہابی بے حیا بے شرم ہیں یارو
تڑا تڑ جُوتیاں تم ان کو مارو

☆......☆......☆

مسئلہ بدعت پر فیصلہ کن گفتگو ملاحظہ ہو

بدعت پر مناظرہ

حضرات محترم! جس مسجد کے ممبر پر بیٹھ کر نام نہاد مولوی بدعت بدعت کرتے ہیں اور خود بدعت کی تعریف نہیں جانتے۔ اور بڑے بڑے مفت کے مفتی کتابوں میں مسلمانوں کو بدعت بدعت کے ناجائز فتوے لکھ رہے ہیں ان کو بھی بدعت کی تعریف اور قسمیں نہیں معلوم۔ بس لفظِ بدعت اور بدعتی سیکھ لیا، بدعت بدعت کرتا دیکھ کر یوں لگتا ہے کہ بدعت فوبیا ہو گیا ہے۔ اور یہ الفاظ رٹ لئے ہیں۔ کہ کل بدعۃ ضلالۃ فقیر دعوے سے کہتا ہے کہ دیوبندی وہابی بڑے سے چھوٹے تک مفتی سے عام آدمی تک کسی کو بدعت کی مکمل معلومات نہیں۔ یہ دعویٰ ہم نے ان کی کتابوں کے مطالعہ کرنے کے بعد کیا ہے۔ اگر کسی دیوبندی وہابی مفتی میں ہمت ہے تو ہمارا دعویٰ توڑ کر دکھائے؟ اور بدعت کی تعریف لکھے، بدعت کی قسمیں لکھے اور بدعت کے متعلق محدثین و مفسرین بزرگانِ اسلام نے جو فیصلے لکھیں ہیں وہ بتا دے؟

اور برائے مہربانی اپنی جماعت کے علماء کی تعریفیں بدعت کے متعلق اور فتوے بھی نقل فرمائے؟ اور یہ تحریر کر دے کہ بدعت کے متعلق جو کچھ ہم نے پوچھا ہے اگر اس کے علماء کی کتابوں میں اس کے خلاف ہوا تو وہ ان کتابوں کو چوک میں رکھ کر جلا دے گا۔ یا پھر جواب دینے والے کی تحریر اس کے علماء کے خلاف ہوئی تو وہ اس تحریر کو جلا دے گا اور اعلانیہ توبہ کرے گا۔ اور تمام گفتگو تحریری کریں۔ تا کہ دنیا کو ان کی جہالت دکھائیں گے انشاءاللہ۔

اب یہ چند مسائل کے نام بھی لکھ دیتے ہیں جن کو یہ بدعت بدعت کہتے ہیں ان مسائل کو بری بدعت ثابت کردیں۔

☆میلاد شریف۔ ☆گیارہویں شریف۔ ☆انگوٹھے چومنا۔ ☆اذان سے پہلے اور بعد درود وسلام۔ ☆عید کے دن گلے ملنا۔

تمام دیوبندیوں وہابیوں کو دعوتِ عام ان مسائل کو بدعت سیۂ بُری بدعت ثابت کردیں باحوالہ تو دس ہزار روپے ہم خوشی سے انعام بھی دیں گے ورنہ شرم کریں کہ صبح سے رات تک اور پیدائش سے قبر تک ہزاروں لاکھوں بدعتیں خود جو مولوی کرے وہ دوسروں کو کس طرح بدعتی کے کھاتے میں ڈال رہا ہے۔ دیکھو جس سنگِ مَرمَر کے بنے ہوئے ممبر پر تشریف فرما ہوئے ہیں؟ حوالہ دو؟ یا پھر گھر چلے جاؤ۔ اور سنو آج مولوی اور اس کے بچے ہسپتال میں پیدا ہوئے۔ مسلمانوں دیکھ لو یہ پیدائشی بدعتی ہے ورنہ ثبوت دو؟

لہٰذا ہم اہلِ سنت اب تم سے بات بات پر بدعت کا ثبوت طلب کریں گے۔ جب بھی تم بدعت بدعت کے فتوے مسلمانوں پر لگاؤ گے۔ ہر شخص تم سے سوال کرے گا کہ بدعت کی تعریف اور اصول بتاؤ؟ ورنہ توبہ کرو۔ اصل میں دیوبندی وہابی مسلک والوں نے یہ سوچا کہ عوام تو اس مسئلہ میں تفصیل نہیں جانتے اس لئے بے وقوف بناؤ اور اپنا اُلو سیدھا کرو مگر اب عوام اہل سنت ہر جگہ تم سے پوچھیں گے اور غلط بتانے پر شاید جوتے لگائیں جائیں گے۔ یا پھر فقیر کی یہ کتاب دیوبندی وہابی کو دے کر کہنا اس کا جواب دے کر دکھاؤ اگر سچے ہو؟

مسلمانوں بدعت سے متعلق چند مسائل یاد کرلو تاکہ یہ بدعتی تمہارا ایمان برباد نہ کرسکیں۔

لُغت میں بدعت کے معنیٰ، نئی چیز ایجاد کرنا۔

شریعت میں بدعت کے معنیٰ، اسلام میں کوئی ایسا کام ایجاد کرنا جو شریعت کے

خلاف ہو یعنی بدعت ضلالہ اور بدعت گمراہی بری ہے ورنہ بدعت ہے اور اچھی ہے۔
بدعت کی دو قسمیں ہیں۔(ا) بدعتِ حسنہ۔(۲) بدعتِ سیّہ۔
اب بدعتِ حسنہ کی تین قسمیں ہیں۔ بدعتِ واجبہ، بدعتِ مباحہ، بدعتِ مستحبہ۔
اور بدعت سیّہ کی دو قسمیں ہیں۔ بدعتِ حرام، بدعت مکروہہ۔
اور وہ تمام بدعت سیّہ ہیں جو قرآن وحدیث کے خلاف ہیں۔ان دو قسموں سے ہیں۔اب یہ بدعت کے احکام تمام محدثین سے دکھانے کو تیار ہیں، جن میں کچھ نام یہ ہیں۔علامہ علی قاری حنفی، علامہ عبدالحق محدث دہلوی، علامہ جلال الدین سیوطی، علامہ ابن حجر مکی، علامہ شامی علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔
دیوبندیوں مفتیوں آؤ ہماری شاگردی کرو تم کو بدعت کی معلومات سکھادیں ہم چیلنج کردیتے ہیں کوئی دیوبندی وہابی مفتی مولوی سند یافتہ ہو ہی نہیں سکتا۔ جب تک بدعتِ حسنہ پر عمل نہ کرے آؤ مردِ میدان بنو۔ ثبوت دیکھو اور توبہ کرو تحریری طور پر مسلمانوں جب بدعت کا معیار پتہ لگ گیا۔تو دیوبندی وہابی بدعت کے فتوے بھی غلط ہو گئے اس لئے کہ فتویٰ معلومات کے بعد دیتے ہیں اور وہ ان کو ہے نہیں۔
ہم اس بدعت کے مسئلہ کو فیصلہ کن بیان کردیتے ہیں۔ دیوبندی وہابی بدعتِ حسنہ اچھی بدعت نہیں مانتے۔ وہ کان کھول کر آنکھوں کو کھول کر سن لیں، کہ دیوبندی قرآن پڑھنا چھوڑ دیں حدیث پڑھنا چھوڑ دیں، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ پر عمل چھوڑ دیں۔تبلیغ رائے ونڈ، مدرسہ پڑھانا، فطرہ صدقہ چندہ، قربانی کی کھالیں لینا چھوڑ دیں۔
اور بدعت سے توبہ کریں کہ یہ تمام اعمال بغیر بدعت کے ہرگز کوئی دیوبندی وہابی عمل نہیں کرسکتا۔جس کا دل چاہے ہم سے ثبوت طلب کرے اور مسلمانوں کو بدعتی کہنے سے توبہ کرے۔ ہاں ہاں ایک مولوی زندہ یا مردہ پیش کرو۔ جو یہ اعلان کرے کہ میں بغیر بدعت حسنہ کے یہ اعمال کرسکتا ہوں اور کئے ہیں؟ صرف ایک مولوی کا سوال ہے

دیوبندی دکھاؤ؟ اور دیوبندیوں ایسا مولوی بنانے کیلئے تم کو کتنا وقت چاہئے۔ بتادو؟

ورنہ پیدا ہوتے ہی مرجاؤ ہسپتال میں، کیونکہ ہسپتال میں پیدا ہونا بدعت ہے۔ اب جو مولوی پیدائشی بدعت ہے۔ وہ مسلمان کو کس منہ سے بدعتی کہہ رہا ہے۔ لہٰذا یہودیوں کی طرح جس کو چاہے حرام کردو اور جس کو چاہے حلال کردو، جس کو مرضی بدعت کہہ دو جس کو مرضی سنت کہہ دو۔

مسلمان ہرگز تم کو ایسا نہیں کرنے دیں گے، ہر شخص تنگ آگیا تمہارے بات بات پر بدعت کے فتوے سے۔

اب دیکھو سرکارِ دو عالم ﷺ نے قیامت تک اسلام میں اچھا طریقہ ایجاد کرنے کا حکم دیا ہے۔ غیب کی خبریں دینے حاضر و ناظر کی شان والے آقا ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص اسلام میں اچھا طریقہ ایجاد کرے اس کو ثواب ہے اور بعد والوں کو بھی جو ایسا کرے ثواب ہے اور جو شخص اسلام میں برا طریقہ ایجاد کرے اس کو تو گناہ ہے بعد والوں کا گناہ اس شخص پر ہے۔ (مشکوٰۃ شریف بحوالہ مسلم شریف)

ثابت ہوا کہ اچھا کام بدعتِ حسنہ ہے اور برا کام بدعت سیۂ ہے۔ مثال کے طور پر اعلیٰ حضرت نے یہ سلام ایجاد کیا مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام۔ تو اعلیٰ حضرت کو ثواب ملے گا اور جتنے پڑھیں گے ان کو بھی ثواب ہے اور ان سب کا قیامت تک پڑھنے کا ثواب بھی اعلیٰ حضرت کو ملے گا۔ اب دیکھ لو ساری دنیا میں اہلِ سنت پڑھتے ہیں پڑھتے رہیں گے۔ اس طرح جس شخص نے فلمی گانا ایجاد کیا اس کو گناہ ملے گا اور اس کے بعد جتنے گلوکار فن کار گانا بجانا کریں گے ان کا گناہ بھی ہے اور ان سب کے برابر اس ایجاد کرنے والے کو گناہ ملے گا۔ اس کے بعد چند حوالے صحابہ کرام سے جنہوں نے اچھی بدعت اور بدعت حسنہ ایجاد کی جس کی مثال پہلے نہیں ملتی تھی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کتابی شکل میں جمع کرنا شروع کردیا تھا۔ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے تراویح

باجماعت پڑھنے والوں کو فرمایا۔ نعمة البدعتہ هٰذہ. یہ اچھی بدعت ہے اور حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ نے جمعہ کی دوسری اذان ایجاد کی۔

حضرت علی مشکل کشاء رضی اللہ عنہ نے علم النحو کی ایجاد کی جو دین سمجھنے میں سب سے زیادہ ضروری ہے۔

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے ڈاک کا نظام ایجاد کیا۔

اور حضرت علی شیرِ خدا رضی اللہ عنہ نے ایک شہر میں دو عیدیں پڑھانے کی ایجاد کی، حضرت انس رضی اللہ عنہ نے جماعت ثانی اذان واقامت کے ساتھ طریقہ ایجاد کیا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے چاشت کی نماز کو بدعت نعمۃ اچھی بدعت فرمایا۔ اس طرح اور بھی حوالے ہیں مگر اسی پر اکتفا کرتے ہیں یہ حوالے محفوظ ہیں دیکھنا ہوں تو بشرط توبہ دیکھ لو اسی طرح تابعین تبع تابعین نے اچھے کام ایجاد کیے۔ جو بدعتِ حسنہ ہیں وہ ہزاروں میں ہیں مگر ان جاہلوں کو کون سمجھائے جو میں نہ مانوں کی گولی کھاتے ہیں اور بدعت بدعت کی رَٹ لگاتے ہیں اب بتاؤ ہم صحابی کی مانیں یا وہابی کی مانیں، جو بدعت کو صرف برا جانتے ہیں۔ اچھا ماننے کیلئے تیار نہیں۔ شاید یہ صحابہ کو بھی بدعت کے کھاتے میں ڈالتے ہوں۔ معاذ اللہ۔ لیکن کب تک مسلمانوں کو بدعتی کہیں گے وہ وقت دور نہیں جب نوجوان نسل صحابہ کے حوالے ان کے سامنے رکھ کر گریبان پکڑ کر پوچھیں گے کہ بدعت بدعت کرنے والوں امت کو گمراہ مت کرو۔ ان دیوبندیوں کے بدعتی ہونے کا ایک ثبوت یہ بھی ہے کہ تبلیغی جماعت کے مولویوں نے خود کو وہابی ہونے کا اقرار کیا ہے اور وہابی ہونا بدعت ہے دوسرا یہ کہ ان کی تبلیغ کا طریقہ بدعت ہے اس وجہ سے بھی یہ بدعتی ہوئے اب جس شخص کو بدعتی بننا ہے وہ ان کی جماعت میں چلا جائے۔

ہم پھر عرض کرتے ہیں دیوبندی دوسروں کو بدعت سے بچنے کی تلقین کرنے والوں تم قرآن کریم کس طرح پڑھتے ہو۔ جس میں زیر زبر پیش مد تشدید نقطے کی تعداد دو

لاکھ دس ہزار تین سو اڑتیس ہے اور یہ ظالم حجاج بن یوسف کے حکم سے اضافہ ہوا۔ اب ایک دیوبندی حافظ ختم قرآن میں ۲۱۰۳۳۸ دفعہ بدعتی ہوا۔ دیوبندیوں توبہ کرلو؟ یا پھر اپنے بدعتی ہونے کا اقرار کرو؟

ہم نے ان کے مولوی سے پوچھا آخر بدعت کب سے شروع ہوئی، کہنے لگا دوسو سال کے بعد۔ ہم نے کہا پھر تو صحاح ستہ کی احادیث کی چھ مشہور کتابیں دوسو سال کے بعد لکھیں گئیں تم وہ پڑھنا بھی چھوڑ دو کہ بدعت ہے یا پھر توبہ کرو اعلانیہ؟ حضرات ان کا حال اس وقت دیکھو جب یہ کسی جاننے والے سے بات کریں تو بھانت بھانت کی بولیاں بولتے ہیں، اور جوتیاں بغل میں دبا کر ایک بات کہہ کر بھاگتے ہیں کہ ہم کو بحث سے منع کیا ہے۔ بھائی بحث مت کرو۔

ظالموں تم کو شرک کے فتوے سے منع نہیں کیا تم کو بدعت کے فتوے سے منع نہیں کیا تم کو ناجائز فتوے لگانے سے منع نہیں کیا تم کو مسلمانوں کو گمراہ کرنے سے منع نہیں کیا۔ بس بحث سے منع کیا ہے حیرت ہے اس منافقت پر، کاش ہمارے مسلمان بھائی ان کو پہچان لیں۔ اب ہم وہ مناظرہ نقل کرتے ہیں جو اس مسئلہ بدعت پر دیوبندی وہابی سے ہوا۔ اور جس کا جواب قیامت تک کوئی دیوبندی وہابی نہیں دے سکتا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

دیوبندی: دیکھو بھائی یہ جشن میلاد مناتے ہیں یہ بدعت ہے اللہ بچائے۔

سُنی: اچھا جناب ذرا بدعت کی تعریف بتادیں اور قسمیں بتادیں۔

دیوبندی: ارے بھائی بدعت تو بری ہے جو بھی کرے بدعت بدعت ہے۔

سُنی: اگر جشنِ میلاد بدعت ہے تو جشنِ دیوبند سوسالہ منانا سنت ہے۔

دیوبندی: وہ وہ تو دنیا کی رسم ہے بدعت تھوڑی ہے۔

سُنی: دنیا کی رسم میں جشن کی بدعت کا حکم کس حدیث میں ہے۔ تمام زندہ مردہ، دیوبندی وہ دلیل پیش کریں، جس سے جشنِ میلاد بدعت سیئہ ہو اور جشن دیوبند سنت

ہو ورنہ بدعت سے توبہ کرو۔

دیوبندی: بھئی میں تو جشنِ دیوبند میں تھا نہیں توبہ کیوں کروں۔

سُنی: چلو جو مولوی دیوبندی جشن میں تھے ان پر تو بدعت کا فتویٰ لگاؤ۔

دیوبندی: یہ تو میں نہیں کرسکتا ان کو بدعتی کہوں۔

سُنی: ظالموں یہ ہے تمہارا انصاف کہ اپنے کچھ بھی بدعتیں کرتے پھریں اور جشنِ دیوبند سوسالہ منائیں ان پر کوئی فتویٰ نہیں۔ اور مسلمانوں پر بلاوجہ فتویٰ بازی کرتے ہو۔

دیوبندی: ارے بھائی بدعت تو وہ ہے جو حضور علیہ السلام کے بعد ہو۔

سُنی: حضور علیہ السلام کے بعد کچھ کام صحابہ کرام نے کیے وہ بدعت ہے۔

دیوبندی: نہیں نہیں بلکہ صحابہ کرام کے بعد جو ہو وہ بدعت ہے۔

سُنی: کچھ کام صحابہ کرام کے بعد تابعین نے کیے وہ بدعت ہے۔

دیوبندی: ارے نہیں بلکہ تابعین کے بعد جو کام ہو وہ بدعت ہے۔

سُنی: اچھا تبع تابعین نے جو کام کیے وہ بدعت ہے۔

دیوبندی: نہیں نہیں بلکہ تبع تابعین کے بعد بدعت ہے جو نیا کام کرے۔

سُنی: اور سوچ لو کہ پھر نہیں نہیں اگر مگر وغیرہ کہو گے۔

دیوبندی: ہاں سوچ لیا بس تبع تابعین کے بعد جو نیا کام ہو وہ بدعت ہے۔

سُنی: چلو پھر حدیث پیش کرو کہ تبع تابعین کے بعد نیا کام بدعت ہے اس سے پہلے نہیں۔ اور اس حدیث میں کل بدعۃ ضلالہ، میں کہاں ہے تبع تابعین کے بعد جو کام ہو وہ بدعت سیئہ ہے۔

دیوبندی: میں اپنے شیخ القرآن والحدیث مولانا سے پوچھ کر بتاؤں گا۔

سُنی: سبحان اللہ یہ القابات بھی بدعت ہیں اور حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی اور قادری نقشبندی، چشتی، سہروردی بھی کہنا بدعت حسنہ ہے، دیوبندی توبہ کرو بدعت ہے۔

دیوبندی: بھئی آپ کیلئے چائے لاؤں اچھی دودھ پتی چائے۔
سُنی: مولوی صاحب چائے پینا بھی بدعت ہے توبہ کرو۔
دیوبندی: ارے بھائی کھانے پینے میں بدعت نہیں ہوتی۔
سُنی: جب ہی گنگوہی نے کوا کھانے کا ثواب لکھ دیا جو کہ واقعی بدعت سیئہ ہے اور کوا خبیث ہے یہ حدیث ہے۔
دیوبندی: یہ کوا تو جان کو اٹک گیا بھئی جو اپنی طرف سے عبادت میں نیا کام کرے وہ بدعت ہے۔
سُنی: اچھا تو پھر بخاری شریف کا ختم دیوبندی کرتے ہیں یہ بدعت ہے توبہ کرو۔
دیوبندی: یار یہ تم بات بات پر توبہ توبہ کیوں کرتے ہیں۔
سُنی: جب تم دو ٹکے کے فتوے مسلمانوں پر بلا وجہ بغیر شرعی دلیل کے بدعت کے لگاتے ہو، اور خود ہزاروں بدعتیں کرتے ہو۔ اور توبہ بھی نہیں کرتے، کیا توبہ کرنا بھی بدعت ہو گیا۔
دیوبندی: نہیں نہیں توبہ کرنا بدعت نہیں اچھی بات ہے۔
سُنی: جب یہ ثابت ہو گیا کہ تمہارے فتوے بدعت کے غلط ہیں تو توبہ کرو۔
دیوبندی: اصل میں لوگوں نے اپنی طرف سے فرض واجب سنت بنا لئے جو نہیں ہیں۔
سُنی: بدگمانی اسلام میں منع ہے جو فرض واجب سنت نہیں کون دوسرے کاموں کو فرض واجب سنت کہتا ہے۔ ایک تو بدعت کے غلط فتوے صرف بدگمانی کر کے لگانا جاہلوں بے شرموں کا کام ہے۔

دیکھو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بخاری شریف کی ہر حدیث لکھنے سے پہلے آب زم زم سے غسل کیا پھر دو رکعت نفل نماز پڑھی اور خانہ کعبہ کا طواف کیا۔ تقریباً سات ہزار دو سو پچھتر احادیث یں ۷۲۷۵ مرتبہ غسل، نماز، طواف کیا ہر حدیث لکھنے سے پہلے

اب بتاؤ یہ فرض تھا واجب تھا سنت تھی؟

یہ طریقہ صرف امام بخاری کا تھا، اب لگاؤ فتویٰ بدعت کا یا پھر بخاری شریف پڑھنا چھوڑ دو نہیں تو توبہ کرو؟

دیوبندی: میرا خیال ہے کہ اس بحث کو پھر کسی وقت کریں گے جماعت عشاء نو بجے ہے اور وقت ہو گیا۔

سُنی: اب تم بھاگنے کیلئے نماز کا بہانہ کرتے ہو سن لو نو بجے عشاء کی جماعت کا وقت مقرر کرنا بھی بدعت ہے اسی طرح فجر، ظہر، عصر، مغرب کا وقت مقررہ اور نقشہ اوقات سردی گرمی میں الگ الگ مقرر کرنا بھی بدعت ہے۔ لاؤ حدیث دکھاؤ کسی صحابی یا تابعین، تبع تابعین کا قول دکھاؤ عشاء کی جماعت ٹھیک نو بجے پڑھنا۔ قیامت تک نہیں دکھا سکتے۔ مولوی صاحب پہلے بدعت سے اور مسلمانوں کو بلاوجہ بدعتی کہنے سے توبہ کرو۔ پھر نماز پڑھو، ورنہ بدعتی کی نماز اس کے منہ پر ماردی جاتی ہے۔

دیوبندیوں! اپنے گریبان میں منہ ڈال کر سوچو کہ آج جو تمہارے جیسے گھر حضور علیہ السلام یا کسی صحابی کے تھے اور اپنے گھر کے سامان کی فہرست تیار کرو۔ ٹی وی، ویڈیو، ریڈیو، فریج، ایئر کنڈیشنڈ، میز کرسیاں، الماری، جوتے کپڑے الگ الگ کمرے دیگر لاتعداد سامان، وہابیوں خود ہزاروں بدعتیں کرتے وقت کوئی خیال نہیں آتا۔ باز آجاؤ مسلمانوں کو بلاوجہ بدعتی کہنے سن ورنہ ہر مسلمان اب تم سے ایک ایک بدعت کا حساب اور ثبوت مانگے گا۔

دیوبندی: اب تم چلے جاؤ مجھے تم سے کوئی بات نہیں کرنی دفعہ ہو جاؤ۔

سُنی: یہ ہے تبلیغ وہابیوں کی جب کوئی جواب نہیں ملتا تو غلط باتوں اور جھگڑے پر اتر تے ہیں۔ آخری بت کہہ کر جارہا ہوں کہ قرآن نہ مانو صحابہ کو نہ مانو، مگر اپنے مولوی کا ئی تو مانو مگر توبہ شرط ہے۔ کہ دیوبندیوں کے مفتی نے بدعت حسنہ اچھی بدعت تسلیم کی

ہے اور دوسرے دیوبندی شیخ القرآن والحدیث نے بدعت کو سنت لکھا ہے جس کا دل چاہے ثبوت دیکھے اور توبہ کرے تحریری۔

اس مسئلہ پر دوسرے دیوبندی سے مناظرانہ گفتگو ہوئی۔

دیوبندی: یہ بدعتی سالانہ عرس کرتے ہیں۔

سُنی: کس دلیلِ شرعی سے تم نے بدعتی کہہ دیا جناب۔

دیوبندی: دلیل تو معلوم نہیں اپنے مولوی سے سنا ہے۔

سُنی: بغیر تحقیق اور بغیر شرعی دلیل کے بات کرنے والا جھوٹا ہے۔

دیوبندی: ہمارے مولوی صاحب نے جھوٹ نہیں بولا۔

سُنی: تو پھر شرعی دلیل پوچھ آؤ؟ اور اگر دیوبندی مولویوں کا عرس منانا ہم ثابت کر دیں تو اپنے مولوی سے پوچھنا کہ خود اپنے لئے کیا سزا تجویز کرے گا۔

دیوبندی: ہرگز ہمارے مولوی عرس نہیں مناسکتے ثبوت دکھاؤ؟

سُنی: تحریر کردو ثبوت دیکھ کر دیوبندی مذہب سے توبہ کرلوگے۔

دیوبندی: تحریر تو میں نہیں کرسکتا۔

سُنی: تمہاری زبان پر بھروسہ میں نہیں کرسکتا۔

دیوبندی: اچھا یہ جو تم لوگ نعتیں پڑھتے ہو یہ تو بدعت ہے۔

سُنی: صحابہ کرام نعتیں پڑھتے تھے ان پر کیا فتویٰ لگاؤ گے۔

دیوبندی: یہ نئی نئی رسمیں جو تم نے نکالی ہیں سب بدعت ہیں۔

سُنی: ایک مسئلہ کو چھوڑ کر دوسرے اور پھر تیسرے مسئلہ پر چھلانگ لگانا تمہاری بیماری ہے لاعلاج۔ کسی ایک مسئلہ پر بات کرو یہ بار بار ادھر ادھر بھاگنا عقل مند کا کام نہیں شاید تم کو یہی سکھایا جاتا ہے کہ جھوٹ بولو الزام لگاؤ فتویٰ لگاؤ بغیر دلیل شرعی کے او بھاگ جاؤ۔

دیوبندی: تم لوگ سوئم دسواں چالیسواں کونڈے کرتے ہو یہ بدعت ہے۔
سُنی: کس شرعی دلیل سے بدعت ہے۔
دیوبندی: یہ عمل حضور علیہ السلام نے اور صحابہ کرام نے نہیں کئے۔
سُنی: یہ دلیل کس حدیث کی کتاب میں لکھی ہے۔

جبکہ محدثین نے فرمایا حضور علیہ السلام کا نہ کرنا دلیل نہیں بلکہ منع کرنا دلیل ہے اگر منع کیا ہے تو حوالہ دو؟

تیسری بات یہ کہ ایصال ثواب کی قسمیں ہیں یہ عمل اگر ایصالِ ثواب منع ہے تو شرعی دلیل دکھاؤ۔

چوتھی بات یہ ہے کہ بے شمار عمل جو حضور علیہ السلام اور صحابہ کرام نے نہیں فرمائے اس کے باوجود دیوبندی کرتے ہیں۔

پانچویں بات یہ کہ ان اعمال کو دیوبندی وہابی مولویوں سے جائز ہونے کا ثبوت موجود ہے۔

دیوبندی: ہمارے علماء نے کہاں جائز لکھا ہے دکھاؤ؟
سنی: تحریر کردو کہ ثبوت دیکھ کر توبہ کروگے یا پھر اپنے مولویوں پر بدعت کا فتویٰ لگا دینا۔
دیوبندی: یار ہمارے کچھ مولویوں نے ایسے فتوے دے کر ہم کو ذلیل کردیا۔
سُنی: تو پھر مفت کے مفتیوں کو دودھ میں سے مکھی کی طرح نکال دو۔
دیوبندی: اچھا ابھی تو میں چلتا ہوں بعد میں بات کروں گا۔
سُنی: جاتے ہوئے سن لو کہ حلال کو حرام مت کرو شرم کرو۔
دیوبندی: یہ لوگ عرس پر مزارات کے نذرانے کھاتے ہیں بدعت ہے۔
سُنی: ظالموں اگر یہ بدعت ہے تو محکمہ اوقات کی ٹوٹل کمائی اہلِ سنت کے مزارات سے آتی ہے وہ کیوں کھاتے ہو۔

مزارات کی رقم سے پرورش پانے والے دیوبندی اوران کی اولاد کس منہ سے ہم کو بدعتی کہتے ہیں۔

دیوبندی: وہ تو مگر......

سُنی: اگر مگر چھوڑو ظالموں الیکشن کے دنوں میں مسلمانوں کو بے وقوف بناتے ہواور ووٹ لینے کیلئے نعرہ لگاتے ہو کہ نبی کا صدقہ جیتے گا، داتا کا صدقہ جیتے گا، خواجہ کا صدقہ جیتے گا۔ اس وقت تمام نذرانے ہڑپ کر جاتے ہو اور الیکشن کے بعد یہ تمام نذرانے حرام ہو جاتے ہیں۔

ایک کروڑ سالانہ چندہ داتا دربار میں جمع ہوتا ہے۔ یہ کمائی کون کھاتا ہے؟ پاکستان کے تمام مزارات کی کمائی محکمہ اوقات والے کھاتے ہیں؟

یہ باتیں سن کر دیوبندی ایسا بھاگا کہ پلٹ کرنہیں دیکھا محکمہ اوقاف سے مزارات کے نذرانے اور تنخواہ لینے والوں دیوبندیوں دنیا کے سب سے بڑے بدعتی تم ہو۔

دیوبندی: یہ رجب کے کونڈے شعبان کا حلوہ محرم کی گیارہویں کی میلاد کی نیاز اور کھانا بدعت۔

سُنی: ظالموں، جاہلوں آخر شرعی دلیل بھی تو دکھاؤ یہ بدعت سیہ کہاں لکھا ہے کس نے لکھا ہے؟

دیوبندی: یہ کام صحابہ سے ثابت نہیں۔

سُنی: یہ دلیل کس کتاب میں ہے حوالہ دو؟ آخر حلوہ پوری دیوبندی بازار سے خرید کر کھاتے ہیں۔ اس کا ثبوت صحابہ سے دکھاؤ؟ ورنہ شرم کرو۔ اور خلفائے راشدین کا جلوس نکالتے ہو۔ کس صحابی نے اس طرح جلوس نکالا ثبوت دو؟

ورنہ آؤ پوری دیوبندیت میں کوئی ایک غیرت مند مسلمان ہے تو وہ بتائے کہ کونڈے حلوہ گیارہویں محرم کی نیاز اور میلاد وغیرہ کی نیاز کا کھانا اگر دیوبندی مفتی کے

فتوے سے جائز ہونا ہم دکھاتے ہیں۔ اب تم تحریر کردہ اس مفتی کو بدعتی ہونا تسلیم کرو گے؟ مزے کی بات یہ ہے کہ آج بھی کونڈے حلوہ نیاز کھانے دیوبندی آجاتے ہیں کھاجاتے ہیں اس وقت سارے فتوے دیوبند کے صندوق میں بند کر کے کھاجاتے ہیں۔ اور پھر بھی شرم نہیں آتی بدعتی کا فتویٰ لگاتے ہیں۔

دیوبندیوں تمہارے مفتی نے ہندو کی پوریاں اور کوے کو کھانا ثواب و جائز لکھا ہے مگر افسوس جن حلال چیزوں پر قرآن شریف پڑھا گیا درود شریف پڑھا گیا دعا کی گئی وہ ناجائز مانتے ہو تم نے میں نہ مانوں کی گولی کھا رکھی ہے تم کو یہی سکھایا جاتا ہے کہ بس جھوٹ بولا الزام لگاؤ۔

بغیر شرعی دلیل کے حلال کو حرام کرو اور کسی دلیل کو نہ مانو سوائے اپنے دو ٹکے کے مولوی کے۔

ہم پھر یہ بات تمام زندہ مردہ دیوبندیوں کو علی الاعلان کہہ رہے ہیں کہ اپنی جماعت میں ایک مولوی مفتی دکھاؤ جو سند یافتہ ہو۔ اور اس نے کوئی بدعت نہ کی ہو؟ بتاؤ، دکھاؤ نام کیا ہے کہاں سے سند لی ہے؟

ہاں ہاں نہیں پیش کر سکتے یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں۔ ارے مسلمانوں کو بدعتی بدعتی کہنے والوں اپنے گریبانوں میں جھانکو اور قبر اور حشر میں جواب دینا ہے۔

ابھی وقت ہے توبہ کرلو اور سوچو غور کرو جب بغیر بدعت کے دیوبندی مفتی بن نہیں سکتا تو مسلمانوں میں فساد مت پھیلاؤ ایسی تبلیغ کا کوئی ثواب نہیں جس کو سیکھ کر مسلمانوں پر بدعت ہونے کا فتویٰ لگاؤ۔

بلکہ یہ تمہارا طریقہ تبلیغ بھی بدعت ہے ہم ثابت کرنے کیلئے تیار ہیں۔ کون ہے جو ثبوت دیکھ کر توبہ کرے۔

☆......☆......☆

وہابی کو عبرتناک شکست

اہلسنت کو فتح عظیم

تقلید پر مناظرہ

اہل سنت حنفی بریلوی مولانا محمد جہانگیر نقشبندی

وہابی غیر مقلد ماسٹر صدیق رضا

۲۰۰۳ء یکم فروری بروز ہفتہ رات دس بجے کے بعد شروع ہوا مناظرہ پورے دو گھنٹے ہوا۔ اور شروع میں ڈیڑھ گھنٹہ علاوہ دو گھنٹے کے وہابی نے ضائع کیے صرف اس بات پر کہ ہم نے پوچھا وضاحت کیلئے کہ وہابی نے تقلید شخصی کی بدعت اور بعض صورتوں میں شرک خالص لکھا تھا۔ ہم نے شرک سے متعلق یہ پوچھا کہ شرک کرنے والا مشرک ہے یا نہیں۔

اس پر وہابی کی قلابازیاں لوگ اپنی آنکھوں۔ سے دیکھ سکتے ہیں ویڈیو میں کہ کس طرح نہیں نہیں کرتا رہا بالآخر مشرک کہہ ہی دیا۔

نوٹ: ہم دونوں طرف کا خلاصہ عرض کریں گے پہلے وہ تمام دلائل جو اہل سنت کی طرف سے دیئے گئے۔ اس کے بعد جو وہابی نے جوابات دیئے پیش کریں گے۔

پہلی تقریر چونکہ مدعی کی اور آخری تقریر بھی ہماری ہی تھی اور وہابی نے جو موضوع کے خلاف باتیں کیں ان سب کا جواب بھی عرض کریں گے۔ انشاء اللہ۔



الصلوٰۃ والسّلام علیک یا رسول اللّٰہ

سنی:

دلیل نمبر ۱: اهدنا الصراط المستقیم. صراط الذین انعمت علیهم غیر المغضوب علیهم والضالین.

دلیل نمبر ۲: انعام اللّٰہ علیهم من النبیین والصدیقین والشهداء والصالحین.

دلیل نمبر ۳: والسبقون الاولون من المهجرین والانصار والذین اتبعو هم باحسان رضی اللّٰہ عنهم ورضو عنه.

دلیل نمبر ۴: اطیعو اللّٰہ واطیعو الرسول واولی الامر منکم.

دلیل نمبر ۵: ومان کان المؤمنون لینفر و کافة فلو لانفرمن کل فرقته منهم طائفة لیتفقهوا فی الدین ولینذرو قومهم اذ ارجعو لیهم لعلهم یحذرون.

دلیل نمبر ۶: فسئلو اهل الذاکرون کنتم لاتعلمون.

دلیل نمبر ۷: ان اولی یا ابراهیم للذین اتبوه وهذا النبی والذین امنو واللّٰہ ولی المؤمنین.

دلیل نمبر ۸: ومن یشاقق الرسول من بعد ماتبین له الهدیٰ ویتبع غیر سبیل المومنین نوله تولی ونصله جهنم و سآت مصیراً.

ہم نے ثابت کیا کہ صراط مستقیم انعام یافتہ حضرات کا راستہ ہے جس میں آئمہ

ہیں۔ دوسری میں جو کہ پہلی دلیل کی تفسیر تھی کہ انعام یافتہ میں بھی آئمہ اربعہ شامل ہیں۔

تیسری میں صحابہ کرام کا اتبع کا ثبوت ہے۔

چوتھی میں امر والے علماء بھی اور احکام بھی ہیں دونوں سے ہمارا مدعا ثابت ہے۔

پانچویں میں کہ کچھ لوگ دین کی سمجھ حاصل کریں اور اپنی اپنی قوم کو ڈرائیں۔

اور چھٹی دلیل میں حکم ہے کہ لوگ علماء سے پوچھیں یہ بالکل واضح ہے تقلید کے ثبوت میں۔

اور ساتویں میں بھی پیروی کا حکم ہے۔

آٹھویں میں تو صاف حکم ہے کہ جو ایمان والے کے راستے سے الگ چلا وہ جہنم میں ڈالا جائے گا۔

لہٰذا مومنین کا راستہ، ہدایت صراط مستقیم، پیروی، اتباع، اطاعت، فقہ، امام، وغیرہ کو چھوڑ کر غیر مقلد ہوا وہ اپنا ٹھکانہ دیکھ لے۔

ان آیات کا ترجمہ ہم نے وہابی تفسیر سے بھی بتایا۔

احادیث سے ثبوت

(۱)۔ حدیث میں تین زمانوں کو بہترین فرمایا۔

(۲)۔ فعلیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدین.

(۳)۔ اصحابی کالنجوم بایهم اقتدیتم اهتدیتم.

(۴)۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بدعت کو اچھا کہا۔ (بخاری شریف)۔

(۵)۔ جس نے اسلام میں کوئی اچھا طریقہ ایجاد کیا تو اس کو ثواب ملے گا۔ الخ۔

(۶)۔ حضور ﷺ نے اپنے بعد امت کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اقتدا کا حکم دیا۔

(۷)۔مجتہد اگر درست مسئلہ بتائے تو دو اجر ہیں اگر خطا ہو جائے تو ایک اجر ملے گا۔

(۸)۔حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یمن کا گورنر بنا کر بھیجا تو پوچھا کہ فیصلہ کیسے کرو گے عرض کی کتاب اللہ سے۔ پوچھا گیا کہ اگر تم کو نہ ملے۔ عرض کیا کہ سنت رسول اللہ ﷺ سے۔ پھر پوچھا گیا کہ اگر اس میں نہ ملے تو۔ عرض کیا کہ اجتہاد کر کے اپنی رائے سے جواب دوں گا۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ الحمد للہ یا اللہ تیرا شکر ہے تو نے اسے قاصد عطا فرمائے۔ مشکوٰۃ شریف۔

ان تمام دلائل سے ہمارا مدعا ثابت ہوا اور تقلید بدعت حسنہ اچھا طریقہ اور صحابی کا طریقہ ثابت ہو گیا۔

جب یہ صحابہ کا طریقہ حدیث کے مطابق اور حضور ﷺ کی پسند اور حضور ﷺ کی پسند اللہ تعالیٰ کو پسند اس دلیل پر وہابی نے بڑی کروٹیں بدلیں مگر بے سود۔

آخر میں جب ہم نے دیکھا کہ وقت ختم ہونے والا ہے اور یہ وہابی ادھر ادھر مسائل میں وقت ٹال رہا ہے تو ہم نے کہا یہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی کتاب عقد الجید ہے اس میں تقلید شخصی کو واجب لکھا ہے۔

بس اگر تم اپنے دعوے اور فتوے میں سچے ہو تو ان پر بدعت کا اور مشرک کا فتویٰ لگاؤ جھگڑا ختم۔ ہم بھی دیکھیں کہ تم کتنے سچے ہو لگاؤ فتویٰ اگر قرآن وحدیث کو مانتے ہو؟ یہ وہ منظر تھا کہ سب لوگ حیران تھے کہ دہلوی پر فتویٰ کیوں نہ لگایا۔ ہم نے وہابیوں کے حوالے بھی دیئے تھے یہاں تک کہ ہم اپنا خلاصہ عرض کر دیا۔

اب وہابی کا شروع سے آخر تک خلاصہ عرض کرتے ہیں اس کے بعد کچھ جوابات اور وہ جواب جو وہاں ہم نے تفصیل کی وجہ سے بیان نہیں کیا وہ بھی عرض کریں گے۔

وھابی: ابتدائی تقریروں میں یہی کہتا رہا کہ یہ سب جمع کے الفاظ ہیں اور تم نے ایک امام کی تقلید ثابت کرنی ہے۔

دوسری بات: امام اعظم رضی اللہ عنہ سے تقلید کا ثبوت دو؟

تیسری بات: تقلید کی تعریف کرو؟ کونسی قسمیں ہیں؟

چوتھی بات: وہ آیت پڑھو جس میں صاف حکم ہو تقلید شخصی کا۔

پانچویں بات: کیا تم ایک کی تقلید کرتے ہو یا چار کی؟

چھٹی بات: یہ تو ان کے خلاف ہے جو آیت پڑھتے ہیں ان کے خلاف ہے۔

ساتویں بات: فقہ حنفی کا مسئلہ چھیڑ دیا۔

آٹھویں بات: اعلیٰ حضرت کے متعلق کہا کہ ۷۵ مرتبہ فقہی کفر ہے مگر اسماعیل دہلوی کو کافر نہیں کہتا۔ یہ کیسی فقہ ہے اور یہ کیسے امام ہیں۔

نویں بات: مسئلہ رضاعت کا چھیڑ دیا کہ قرآن میں بچے کو دودھ پلانے کی مدت دو سال ہے اور امام اعظم علیہ الرحمۃ نے ڈھائی سال بتائے۔ یہ دیکھو ان کے امام نے قرآن کے خلاف لکھا۔

دسویں بات: عورت کے فرج کا مسئلہ چھیڑ دیا۔

گیارھویں بات: نکسیر بند کرنے سے متعلق کہا کہ خون سے آیت لکھو۔

بارھویں بات: بار بار یہی دہراتا رہا کہ اپنے امام سے تقلید کا ثبوت دو۔

تیرھویں بات: ایک دلیل میں نے قرآن سے پیش نہیں کی وہ آگے نقل کریں گے۔

چودھویں بات: ایک حدیث کا حوالہ دیا کہ تقلید نہ کرنا۔

پندرھویں بات: ایک صحابی کا حوالہ دیا کہ تقلید مت کرنا۔

سولھویں بات: ایک حنفی بزرگ کا حوالہ دیا کہ تقلید جاہل کرتے ہیں۔

سترھویں بات: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے جواب میں کہا اس کی سند پیش کرو۔

اٹھارھویں بات: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے حوالے کا جواب یہ دیا کہ یہ الفاظ نہیں ہیں۔

انیسویں بات: اپنے علماء کو غلط قرار دیا وہابی نے۔

بیسویں بات: خلیل الرحمٰن کو سو فیصد غلط قرار دیا جس نے مسواک اور ٹوتھ پیسٹ کو منہ کی صفائی میں علت کہہ کر جائز کہا۔ (یعنی فقہی کی طرح قیاس کیا)

ایکسویں بات: دوسری آیت سے احبار ثابت کیا۔ کنز الایمان سے۔

بائیسویں بات: امام شافعی علیہ الرحمۃ کا حوالہ دیا کہ حدیث کے خلاف فتویٰ دیا اور بکواس باتیں کیں۔

تیئیسویں بات: شاہ ولی اللہ کے خلاف فتوے لگانے کے جواب میں کہا کہ تم ان پر فتویٰ لگاؤ جنہوں نے تقلید کی مذمت کی ہے۔

چوبیسویں بات: مسئلہ سے مدمقابل دور نکل گئے بلکہ بہت دور چلے گئے۔

پچیسویں بات: میں بہت سارے مسائل نشان لگا کر لایا ہوں فقہ حنفی کے۔

چھبیسویں بات: وہابی نے کہا مجھے تقریر کرنے کا بہت شوق ہے۔

ستائیسویں بات: میری عادت ہے زور سے بلکہ چیخ کر بولنا میرے دوست جانتے ہیں۔

اٹھائیسویں بات: میں موضوع سے باہر نہیں جا رہا اور نہ خلاف بول رہا ہوں۔

انیتیسویں بات: میں اس طرح زور سے بولوں گا۔

تیسویں بات: کیا فتویٰ فتویٰ کہتے ہو۔ وہابی کے معنی اللہ والے بتائے۔

اکتیسویں بات: کس طرح بھی شاہ والی اللہ پر فتویٰ لگانے کو تیار نہیں ہوا۔

اور آخر میں مولانا وحید قادری صاحب نے اس وہابی سے مناظرہ کرنے کیلئے شرائط لکھے جس میں موضوع طے نہ ہوا بس یہ تحریر ہوا کہ آئندہ مناظرہ اور اس کا موضوع اور شرائط طے کریں گے۔ مگر وہابی نے رابطہ نہ کیا۔

قارئین کرام! وہابی کے جواب دیکھ کر بھی ہر شخص اندازہ کر سکتا ہے کہ اس کے

دلائل میں کتنا وزن ہے اور کتنی مرتبہ شرائط کی خلاف ورزی اور موضوع سے ہٹ کر گفتگو کی جو شکست کی واضح دلیل ہے۔

اب ہم ترتیب وار جواب عرض کرتے ہیں تاکہ اس وہابی کی حقیقت سامنے آجائے زیادہ تر جواب وہ ہیں جو ہم نے وہاں دیئے اور کچھ اب دے رہے ہیں کیونکہ جب ہم دوسرے کو منع کر رہے ہیں کہ اس طرف نہ جاؤ یہ الگ موضوع ہے۔ تو خود اس طرف جانا نہیں چاہتے تھے۔

اور ہماری پہلی تقریر سے آخری تقریر تک کوئی بھی نہیں کہہ سکتا تھا کہ ہم نے خلاف ورزی کی ہو۔ یا چرب زبانی یا زور سے چیخ کر بولے ہوں بلکہ ہر دفعہ اطمینان سے جواب دیئے دلائل دیئے اس کے گواہ تو وہابی کے ساتھی بھی ہیں۔ بلکہ ہمارے ساتھی نے کہا آپ زور سے اونچا بولیں ہم نے عرض کی کہ ہم جتنی آواز موجودہ لوگوں تک کافی ہے یہی ٹھیک ہے چرب زبانی اور چیخنا مسئلہ کا حل نہیں بلکہ یہ کام وہ کرے جس کے پاس دلائل نہ ہوں اب جوابات ملاحظہ فرمالیں۔

نمبر ۱ کا جواب: ہم نے کہا یہ سب جمع کے الفاظ ہیں چلو جمع کی تقلید تو مان لی اب واحد کی تقلید بتانی ہے اور آئمہ اربعہ جمع ہیں۔

نمبر ۲ کا جواب: امام اعظم علیہ الرحمۃ سے ثبوت مآخذ میں شامل نہیں اور نہ شرائط میں داخل پھر کیوں وقت ضائع کیا۔

نمبر ۳ کا جواب: تقلید کی قسمیں ہم نے سوالات کے جوابات میں لکھ دی تھیں۔

نمبر ۴ کا جواب: ہم نے آیات وحدیث سے ثابت کیا۔

نمبر ۵ کا جواب: چاروں آئمہ اربعہ حق پر ہیں ہم ایک کی تقلید کرتے ہیں۔

نمبر ۶ کا جواب: جب ہم نے قرآن وحدیث اور وہابیوں کے حوالے اور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی سے ثابت کردیا پھر خلاف کیسے؟

نمبر۷ کا جواب: فقہ حنفی کا مسئلہ موضوع کے خلاف ہے اور شکست کی دلیل ہے جو کہ تحریر موجود ہے۔

نمبر۸ کا جواب: ہم نے کہا کہ اعلیٰ حضرت نے تکفیر کے مسئلہ میں احتیاط کی دہلوی کی توبہ مشہور ہوگئی تھی دوسرے یہ لزوم والتزام کا فرق اور تفصیل ہے اور یہ بھی موضوع نہیں۔

ہم نے کہا علامہ فضل حق خیر آبادی علیہ الرحمۃ نے دہلوی پر کفر کا فتویٰ لگایا وہ مان لو چلو اعلیٰ حضرت کا فتویٰ مان لو اور دہلوی کو گمراہ بے دین لکھا ہے اور دستخط کر دو پھر وہابی کچھ نہ بولا خاموشی اختیار کر لی۔

نمبر۹ کا جواب: مسئلہ رضاعت کا بیان کیا ہم نے تنبیہ کی تھی کہ یہ موضوع کے خلاف ہے مگر وہابی اپنی عادت کہاں چھوڑ سکتے ہیں اس کا تفصیلی جواب آگے لکھ دیا ہے۔

نمبر۱۰ کا جواب: عورت کے فرج کا مسئلہ ہم نے اس پر بھی تاکید کی یہ موضوع نہیں مگر وہابی کو فقہ کا مذاق اڑانا تھا۔

نمبر۱۱ کا جواب: نکسیر بند کرنا۔ خون وغیرہ اور پیشاب سے۔ ہم نے کہا تھا یہ مسئلہ غلط ہے اور موضوع کے خلاف بھی ہے۔ مگر وہابی کو مسائل بیان کر کے اپنے دل کو ٹھنڈک پہنچائی تھی چاہے شکست ہو جائے اب یہ جواب دے رہے ہیں کہ وہابیہ فقہ میں جانوروں کا پیشاب پاک ہے حوالے آگے موجود ہیں وہابی بتائے کہ وہ اس پر عمل کرنے کو تیار ہے تو تشریف لے آئے۔

نمبر۱۲ کا جواب: امام اعظم علیہ الرحمۃ سے ثبوت شرائط کے خلاف ہے دوسرا یہ کہ وہابی امام صاحب کے قول کو حجت بھی نہیں مانتے نہ معلوم یہ دھوکہ بازی کیوں؟

نمبر۱۳ کا جواب: آگے مذکور ہے۔

نمبر۱۴ کا جواب: حدیث میں غیر شرعی کی ممانعت ہے جبکہ ہم نے تقلید کی دو

قسمیں لکھیں۔شرعی اور غیر شرعی

نمبر ۱۵ کا جواب: صحابی کا حوالہ وہ بھی غیر شرعی تقلید کے بارے میں تھی جو ہمارے خلاف نہیں ہے اور نہ وہابی کیلئے مفید جبکہ وہابی کا حافظہ خراب ہونے کی دلیل ہے کہ دو قسمیں تقلید کی لکھ کر دیں تھیں۔

نمبر ۱۶ کا جواب: شافعی و حنفی بزرگ کا حوالہ اس میں بھی غیر شرعی تقلید کو منع کیا گیا اور لفظ کی بات یہ دونوں بزرگ مقلد گزرے ہیں یہاں بھی وہابی کی عقل کا دیوالیہ ہو گیا تھا۔

نمبر ۱۷ کا جواب: حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حوالہ مشکوٰۃ میں تھا۔اب یہی حوالہ اور دیکھ لیں شیخ عبدالحق محدث علیہ الرحمۃ نے اشعۃ اللمعات میں فرماتے ہیں یہ حدیث دلیل ہے شرعی قیاس واجتہاد میں اور ان کے خلاف ہے جو قیاس کے منکر ہیں۔

وہابیوں!!!!

لگاؤ فتویٰ اگر سچے ہو اپنے دعویٰ میں اور تحریر میں دوسرا بھی دیکھ لو۔ابن قیم نے لکھا کہ اس حدیث کو اہل علم نے نقل کیا اور حجت پکڑی ہے اس کی سند متتمن ہے اور اس رجال ثقہ ہیں۔ (ابن قیم اعلام الموقعین ۳ بحوالہ لطیف)۔

اگر حلال کی اولاد ہو تو فتویٰ لگاؤ بدعتی ومشرک کا ابن قیم پر۔

نمبر ۱۸ کا جواب: وہابی نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرمان کا انکار کیا وہ بخاری شریف میں ہے۔**قال عمر نعم البدعة هذه.** (کتاب الصیام، باب فضل من قام رمضان)

مناظرہ میں ہم نے کہا بخاری سے نکال کر دکھا دیتا ہوں پھر وہابی گول کر گیا ایسی شکست وہابی کو یاد رہے گی۔ہم نے کہا تھا اچھی بدعت کہنے پر کیا فتویٰ ہے مگر جواب نہیں دیا۔

نمبر ۱۹ کا جواب: وہابی نے اپنے علماء کی تفسیر مسئلہ وقیاس کو غلط تسلیم کیا اس پر ہم

نے کہا صرف غلط کہنے سے بات نہیں بنے گی فتویٰ لگاؤ مگر وہابیوں میں انصاف کہاں۔

نمبر ۲۰ کا جواب: وہابی نے قاری خلیل الرحمٰن جاوید کو سو فیصدی غلط کہا جس مذہب میں تفاسیر کرنے والے مسائل بیان کرنے والے اتنے غلط ہوں کہ خود وہابی کو تسلیم ہے وہ شاگرد خود کتنا غلط ہوگا۔

نمبر ۲۱ کا جواب: کنز الایمان سے احبار کا ترجمہ دکھایا جو ہمارے خلاف نہیں۔

نمبر ۲۲ کا جواب: امام شافعی علیہ الرحمہ کا حوالہ دیا۔

نمبر ۲۳ کا جواب: شاہ ولی اللہ محدث دہلوی پر فتویٰ لگانے کے بجائے وہابی کا الٹا فتویٰ طلب کرنا شرم کی بات ہے کہ یہ ہمارے خلاف نہیں غیر شرعی تقلید کے ہم قائل ہی نہیں پھر فتویٰ کیسا؟

دوسرا یہ کہ ہم نے اس وقت کہا تھا کہ جو بھی قرآن وحدیث کے خلاف ہے ہم اس پر فتویٰ لگانے کو تیار ہیں پھر بھی وہابی کو غیرت نہ آئی حالانکہ خود وہابی کی تحریر میں ہے کہ شریعت کے سب پابند ہیں۔

ساری دنیا اپنی آنکھوں سے دیکھ لے کہ وہابی کے دعوے فتوے دلائل سب بے کار تار عنکبوت سے بھی کمزور ثابت ہوئے جب تقلید شخصی کو ہابی نے بدعت اور بعض صورت میں خالص شرک اور کرنے والا مشرک ہوتا ہے تو شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کو کس دلیل سے استثناء قرار دیا؟ دنیا بھر کے وہابیوں میں ایک بھی ایسا موجود نہیں جو محدث دہلوی پر فتویٰ لگائے۔ سچائی نام کی کوئی چیز وہابیوں میں نہیں اب یہ بدعت کا اور شرک کا فتویٰ نمازشی ثابت ہوا جس کا قرآن وحدیث سے کوئی تعلق نہیں۔

اس مناظرہ کا فائدہ عوام اہلِ سنت کو یہ ہوا کہ تمام وہابیوں کے سامنے عقد الجید کتاب شاہ ولی اللہ محدث دہلوی پر ان کی بدعت اور شرک کا فتویٰ طلب کیا جائے لہٰذا وہابی مر تو سکتے ہیں مگر شاہ صاحب پر فتویٰ نہیں لگا سکتے ہاں بھاگ ضرور جائیں گے۔

ثابت ہوا کہ ہم اہل سنت کا تقلید شخصی کرنا حق ہے اور وہابیوں کو فتویٰ باطل ہے۔

نمبر ۲۴ کا جواب: وہابی موضوع کے خلاف بولتا ہے اور ہم جواب دیتے ہیں تو بہت دور چلے جاتے ہیں یہ الٹی گنگا وہابیوں کو مبارک ہو۔

نمبر ۲۵ کا جواب: وہابی کا یہ اصرار بتا رہا ہے کہ پہلے طے شدہ پروگرام کے تحت وہ تقلید کو چھوڑ کر مسائل کو چھیڑ کر وقت گزارنا جو شکست کی بدترین مثال ہے۔

آپ اپنی اداؤں پر خود غور کریں
ہم عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

اور ہم نے وہابیوں کو بدعتی ہونا اور وہابیت منسوخ کر کے اہلِ حدیث نام رکھنا وہ بھی انگریزوں کو درخواست دے کر حوالہ دیا اور ثابت کر دیا۔ جب وہابی نے یہ کہا کہ "وہابی کا مطلب اللہ والا ہوتا ہے۔ تو اللہ والا منسوخ کر کے حدیث والے جو نام رکھا ان میں کون جھوٹا ہے کون سچا ہے؟ اور لطف یہ ہے کہ اہلِ حدیث نام رکھا جو غیر اللہ پر دلالت کرتا ہے اور وہابیوں کے ترجمہ جو غیر اللہ پر دلالت کرتا ہے اور وہابیوں کے ترجمہ ہیں کہ جس پر غیر اللہ کا نام آجائے وہ حرام ہے اب اہلِ حدیث نام رکھنے والے حرام کام کرتے ہیں۔

وہابیت منسوخ کر چکے اب غیر اللہ والے ہوئے اور حشر آپ حضرات کے سامنے ہے۔ ایک حوالہ ہم نے دیا کہ وہابیوں نے مجبوری میں تقلید کو جائز لکھا ہے اس پر وہابی نے کہا کہ مجبوری میں خنزیر کھانا بھی جائز ہے۔

ہم نے کہا یہ بتاؤ مجبوری میں بدعتی اور مشرک بننا کہاں لکھا ہے اس پر وہابی کو سانپ سونگھ گیا۔ (اس طرح اس مناظرہ کا اختتام ہوا)

اور اہل سنت کو فتح عظیم نصیب ہوئی الحمد للہ۔ اگر وہابی اپنی شکست کے تسلیم ہونے سے انکار کرے اور یہ بہانہ بنائے کہ شرائط میں ہے۔ فریقین کے اتفاق سے

دوبارہ ابھی اس نشست کا انہی شرائط پر انعقاد ہوسکتا ہے۔

جی ہاں!! یہ لکھا ہے درست ہے تو شاہ ولی اللہ محدث دہلوی پر فتویٰ بدعتی اور شرک کا لگا کر مہر و دستخط کر کے ہم کو اُرسال کر دے تا کہ اصول اور سچائی ثابت ہو جائے ہم انہی شرائط پر تیار ہیں۔ (آؤ مردِ میدان بنو)

کیونکہ آخری بات فتویٰ پر ختم ہوئی اگر تم سچے ہو اور اپنا شرعی فتویٰ مانتے ہو تو فتویٰ دو اور قرآن و حدیث کے دلائل سننے کیلئے تیار ہو جاؤ۔ ورنہ شکست کی مہر لگ چکی ہے تم مانو یا نہ مانو۔ اور وہابی کا یہ بہانہ کہ تم فتویٰ لگاؤ یہ بات کا حق وہابی کو حاصل ہے مگر شاہ ولی اللہ محدث دہلوی پر فتویٰ دینے کے بعد یہ ثابت کر دے کہ فلاں حنفی بریلوی نے قرآن و حدیث اجماع و قیاس کے خلاف لکھا ہے۔ ہم اپنے پرائے کا فرق نہیں کرتے وہابیو آؤ! جب چاہو ثبوت دے کر ہم سے فتویٰ طلب کر سکتے ہو۔ اور حیرت انگیز شکست وہابی کی زبان سے خود اقرار کیا کہ سب تقلید کو نہیں غلط کہتے حضرات۔ یہی وہ حق ہے جو منکر کے منہ سے نکلا جس کو ہم تقلید شرعی اور غیر شرعی دو قسمیں کو لکھ کر دے چکے تھے اب جس کو وہابی غلط کہتے ہیں وہ غیر شرعی ہے اور شرعی کا اقرار کر چکا اس سے بڑھ کر شکست اور کیا ہو گی۔

اب وہ باتیں جس کا وعدہ کیا تھا۔ اور مسئلہ رضاعت کے بارے میں۔

ایک حوالہ وہابیوں کا جنہوں نے تسلیم کیا ڈھائی سال مدت رضاعت ثابت ہوتی ہے امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے نزدیک۔ بعد موت حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔ فتویٰ نذیریہ یعنی وہابی نے اس کو غلط نہیں کہا مگر آج کا وہابی اپنوں کے منہ پر بھی تھوک رہا ہے وہابی اپنے وہابیوں پر فتویٰ لگائے اور مذاق اڑائے جیسے امام صاحب کو کہا تھا۔

وہابیوں میں ایک بھی ایسا نہیں ہے جو اپنے مذہب وہابیہ پر بدعتی و مشرک کا فتویٰ لگائے جبکہ احناف کو طعن کرنا اور وہی مسئلہ وہابی بیان کرے تو راہ فرار اختیار کرنا ڈھیٹ اور بے شرم دنیا میں بہت دیکھے مگر سب پہ سبقت لے گئی بے حیائی آپ کی۔

اب دیکھیں وہ مسئلہ جو شرائط کے خلاف بیان کیا اور کئی بار کیا۔ مگر اس مسئلہ میں وہابی کا دھوکہ وفراڈ دیکھیں بلکہ قرآن حکیم کے مسائل کے ساتھ مذاق اور اپنی جہالت کی نمائش کا منہ بولتا ثبوت۔

وہابی نے کہا سورۂ بقرہ میں ہے کہ "والوالدٰتُ یرضعن اولادھن حولین کاملین. الخ" مائیں دودھ پلائیں اپنے بچوں کو پورے دو برس" پھر دوسری آیت کا حوالہ دیا کہ "وفصله فی عامین." (سورۂ لقمان) اور سرۂ احقاف میں ہے کہ "وحمله ثلثون شھراً".

اس پر وہابی نے خوب مذاق اڑایا جبکہ موضوع کے خلاف تھا حنفی مسائل نہیں بلکہ موضوع تقلید شخصی تھا۔

پہلی بات یہ ہے کہ امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ نے رضاعت کے اعتبار سے ڈھائی سال بتائے یعنی عورت کا دودھ ڈھائی سال کی عمر میں کوئی بچے پی لے تو وہ اس کی رضاعی ماں ہو جائے گی اور ڈھائی سال کے بعد رضاعت ثابت نہیں ہوگی۔

اب دیکھو امام صاحب کی دلیل یہاں سے یہ کہ عن تراض منھما وتشاور دو سال ہونے پر دودھ چھڑانا واجب نہیں اگر واجب ہو جاتا تو مشورہ کی ضرورت نہیں تھی بلکہ والدین کے مشورہ اور رضا پر ہے کہ حمل کی کم سے کم مدت چھ ماہ اور وہابی نے یہ نہیں بتایا زیادہ سے زیادہ کتنی مدت ہے چلو ۹ ماہ حمل کی اکثریت سے واضح ہے اب تیس مہینے کا حساب لگاؤ بچے ۲۱ مہینے اب بتاؤ ۳۱ مہینے کونسی آیت سے دودھ پلاؤ گے؟ یہ وہابی اپنا بھی بتائے کتنے مہینے حمل رہا ہے؟ اور جو وہابی نو مہینے حمل کے بعد پیدا ہوا اس کی کس آیت کے تحت دودھ کی مدت پوری کرو گے؟

وہابی جہالت اور اپنے اکابر کی تفسیر و ترجمہ سے لاعلمی دیکھو!!!!!

سورۂ احقاف کا ترجمہ تفسیر ثنائی کہ "وحمله و فصله ثلثون شھراً" ترجمہ:

اس کے حمل اور دودھ چھڑانے کی مدت کم از کم تیس ماہ اڑھائی سال ہوتے ہیں زیادہ سے زیادہ پونے تین سال۔ حاشیہ میں تفسیر میں لکھا ہے کہ تیس مہینے میں سے کم از کم چھ مہینے آدمی پیٹ میں رہتا ہے اور دو برس تک دودھ پیتا ہے جس کے چوبیس مہینے ملا کر تیس مہینے ہوئے۔ (تفسیر ثنائی)

وہابی آنکھیں کھول کر پڑھو ترجمہ اور آیت۔ امرتسری نے پونے تین سال لکھا ہے اب اپنے وہابی نجدی کا مذاق اڑاؤ جس طرح امام اعظم کا مذاق اڑایا اب یہ نو مہینے زیادہ لکھ رہا ہے قرآن کا حکم تو دو سال ہے۔ ہم نے بار بار ٹوکا تھا کہ مسائل کی طرف مت جاؤ مگر اب ساری زندگی منہ دکھانے کے قابل نہیں رہے۔ اب جس دلیل سے امرتسری نے نو مہینے بڑھائے اسی دلیل سے امام صاحب نے چھ مہینے لکھے اور وہ یہاں سے بھی ہے۔ **وحملہ و نصلہ ثلثون شھراً.**

اب حدیث کے مطابق حمل کی زیادہ سے زیادہ مدت دو سال ہے اور دودھ کی ڈھائی سال ہے۔ اگر وہابی نہ مانے جیسے کہ عادت سے مجبور ہے تو ثناء اللہ امرتسری کے تین مہینے بتانے پر فتویٰ لگائے اگر اس میں ذرہ بھر بھی دیانت اور صداقت ہے؟

مگر وہ تو سب نے دیکھا اور ویڈیو میں دیکھیں گے کہ وہابی نے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی پر بدعت و شرک کا فتویٰ نہیں لگا کر اپنے سارے دعوے اور دلائل خود ہی بے کار کر دیئے یہ شکست مرتے دم تک یاد رہے گی وہابی کو۔

لوگوں نے دیکھا کہ وہابی کو فتویٰ شرعی نہیں بلکہ دوٹوکے کا فتویٰ ہے جیسے ہاتھی کے دانت دکھانے کے اور کھانے کے اور ہیں۔

وہابی نے یہ بات بھی بہت زور و شور سے کہی کہ ہم صحابی کی عظمت پر ہزاروں بزرگوں ولیوں کو قربان کر سکتے ہیں۔

جواب: یہ تو لوگوں نے دیکھ لیا کہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کو بھی تو قربان کر دو صحابہ کرام

کی عظمت پر اور قرآن وحدیث کی عظمت کے سامنے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کو کیوں نہ قربان کیا؟ فتویٰ کیوں نہ لگایا؟

معلوم ہوتا ہے کہ وہابی شاہ صاحب کے مقلد ہیں جب ہی تو ان کی خاطر قرآن و حدیث وصحابہ کرام کی عظمت کو بھول گئے اب وہابیوں کے نزدیک کس کی عظمت ہے صرف شاہ ولی اللہ محدث دہلوی۔

دو منہ دو زبانیں دو فتوے وہابیوں کے دنیا نے دیکھ لئے کہ تقلید کو بدعت اور شرک کہنے والے یہ ایک منہ ہے۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کو وہابیوں نے رحمۃ اللہ علیہ لکھا ہے یہ دوسرا منہ ہے اس کے علاوہ بیشمار احناف، شافعیہ مالکیہ حنبلیہ کو اپنی کتابوں میں رحمۃ اللہ علیہ لکھا ہے کیا یہ منافقت نہیں؟؟؟

وہابیو! کچھ تو شرم کرو آخر مرنا ہے اللہ تعالیٰ کو حساب دینا ہے کیا یہ جھوٹ دھوکہ فراڈ دو قسم کے فتوے کام آسکتے ہیں؟؟؟ ابھی وقت ہے توبہ کرلو ورنہ جس کو تم بدعتی کہتے ہو اور بعض صورت میں شرک کرنے والا کو مشرک مانتے ہو کیا ان کو رحمۃ اللہ علیہ لکھنا کس آیت وحدیث میں ہے؟ یا پھر جس پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو تم اس کو بدعتی و مشرک کہنے کی شرعی دلیل پیش کردو؟ اور نہیں ہرگز نہیں ایسی دلیل پیش کرسکتے۔

تو ان دونوں میں سے ایک بات پر توبہ کرو۔

ورنہ کم از کم چلّو بھر پانی میں ڈوب مرو۔

اس کے علاوہ وہابی نے بیشمار خلاف موضوع چل کر اپنی شکست پر مہر لگادی دوسرا شرائط کی خلاف ورزی بار باران الفاظ میں کرتا رہا کہ دکھاؤ امام ابوحنیفہ سے تقلید کا حکم یا ثبوت یہ بات تقریباً ۲۰ مرتبہ کہی اب وہابی قرآن ہاتھ میں لے کر جواب دے کے شرائط میں یا ماخذ میں ایسی کوئی شرائط تھی؟ کہ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تقلید کا حکم دکھائیں گے؟ نہیں ہرگز نہیں تو یہ شرائط کی خلاف ورزی تسلیم کر کے خود شکست کی تحریر

روانہ کردے ورنہ خلاف ورزی کا مرتکب تو یہ ہو چکا ہے یہ مانے یہ نہ مانے۔

پھر لطف کی بات یہ کہ امام اعظم کے قول کو یہ حجت نہیں مانتا اور نہ تقلید کا قائل پھر یہ مطالبہ کر کے عوام کی آنکھوں میں دھول کیوں جھونکتا رہا۔

چلو اب بھی یہ شکست لکھ کر دے دے اور مقلد بن جائے تو ہم امام اعظم سے ثبوت دکھانے کو تیار ہیں۔ حیرت ہے فقہ حنفی کا مذاق کرنے والا امام اعظم سے ثبوت مانگ رہا ہے شرم بھی نہیں آتی نفسیاتی ڈاکٹر سے رجوع کرو۔ اور ایک مسئلہ عورت کی فرج سے متعلق وہابی نے بیان کیا بڑے مزہ لے کر بیان کیا مگر یہ نہیں بتایا کہ یہ کس شرعی دلیل سے غلط ہے؟ یہ مسئلہ خلاف موضوع تھا اور شکست خوردہ ہونے کی دلیل ہے اور خون و پیشاب سے لکھنے کا مسئلہ غلط ہے ہم شرعی فتوے لگانے کو تیار ہیں تم بھی تو مرد بنو اور شاہ ولی اللہ پر تقلید واجب کہنے پر بدعتی اور شرک کا فتویٰ لگا کر ارسال کردو اور ہم سے ناپاک چیزوں پر شرعی فتویٰ طلب کرو۔

وہابی مذہب کے چڑیا گھر کی سیر بھی کرادیں۔

(۱)۔نواب صدیق حسن خان غیر مقلد نے لکھا کہ کتے کا گوشت، ہڈیاں، خون اور بال و پسینے کو پاک لکھا ہے۔ (بدروالہلہ ص ۱۶)

(۲)۔وحید الزماں وہابی، حلال حیوانات اور حرام حیوانات کا پیشاب پاک ہے

(نزل الابرار ص ۴۹)

(۳)۔اگر کسی نے محرمات سے زنا کیا اس کو حق مہر بھی دینا پڑے گا۔ (ایضا)

(۴)۔ایک وہابن اور تین وہابی کی مشترکہ عورت۔ (ایضا)

(۵)۔نانی اور دادی کے ساتھ نکاح کرنے کو مباح اور جائز کر دیا۔ (کتاب التوحید والسنہ)

(۶)۔سُسر نے بہو سے جماع کیا اس کے بیٹے پر عورت حرام نہیں ہوگی۔ (نزل الابرار)

(۷)۔اگر کسی نے اپنی ساس سے جماع کیا اس پر اس کی عورت حرام نہیں۔ (ایضا)

(۸)۔شرعاً مرغ کی قربانی جائز ہے۔(فتاویٰ ستاریہ صفحہ ۷)
(۹)۔غیر عورت کا دودھ بڑے آدمی کو پلانا جائز ہے۔(عرف الجادی)
(۱۰)۔ناپاک آدمی اذان دے سکتا ہے۔(ایضاً)
(۱۱)۔واھل الحدیث شیعة علی رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه.
(۱۲)۔اذ الا دلیل علی نجاسة الخمر۔شراب کے نجس ہونے پر کوئی دلیل نہیں۔(ایضاً)

یہ مسائل وہابیہ قرآن وحدیث کے خلاف ہیں اگر کوئی وہابی اس کی دلیل شرعاً پیش کردے تو انعام حاصل کرے۔

چند ایسے حوالے جو وہابیوں کی موت ہے

(۱)۔ابن تیمیہ کبھی شافعی کا مقلد اور کبھی حنبلی مقلد ظاہر کرتا۔(الدرر الکامنہ ص ۱۴۵)
(۲)۔جھوٹے اہلِ حدیث مبتدعین مخالفین سلف صالحین۔(توحید والسنۃ)
(۳)۔جاہل بدعتی کاذب اہلحدیث امام اعظم ابوحنیفہ کی امامت اجماع امت ہے۔(ایضاً)
(۴)۔کسی ایک امام اور مجتہد کی تقلید کرنی واجب ہے۔
(۵)۔یہ اختلاف سراسر غلو اور افراط ہے بدعت اور سلف صالحین سے مخالف ہے۔(ایضاً)
(۶)۔اسماعیل دہلوی۔چاروں مذاہب بہتر ہیں۔(صراط مستقیم)
(۷)۔ابن تیمیہ نے شیعہ مذہب کی بعض ارائیں قبول کرلیں۔(مجموعۃ التوحید)
(۸)۔علامہ علی قاری حنفی علیہ الرحمہ نے حنبلیوں سے ابن تیمیہ لکھا شرح الشفاء میں۔
(۹)۔علامہ تقی الدین سبکی۔مرتے دم تک ابن تیمیہ پر لعنت کرتے رہے۔(شواہد الحق)
(۱۰)۔ابن تیمیہ کا کلام باطل ہے۔(تفسیر عزیزی)
(۱۱)۔ابن تیمیہ کو خارجیوں سے کوئی اختلاف نہیں۔(حیات ابن تیمیہ)
(۱۲)۔ابن حزم وابن طاہر ہردو بدعتی وگمراہ ہیں۔(علامہ ابن حجر مکی، کف الرعاع)

(۱۳)۔ابن تیمیہ اور ابن قیم کا بدعتی ہونا مسلم ہے۔(شواہد الحق)

(۱۴)۔وہابی ابن تیمیہ ابن القیم الجوزیہ اور ان کے متبعین کے مسلک پر چلتے ہیں۔

(کتاب محمد بن عبدالوہاب)

(۱۵)۔حسین احمد نے لکھا ہے کہ وہابیہ خبیثیہ۔(شہاب ثاقب)

(۱۶)۔مخلص مقلدین۔وحید الزماں۔ہدیۃ المھدی۔

(۱۷)۔ہم بھی فقہ حنفی کو کلی طور پر غلط نہیں کہتے۔(دین الحق ۹۰)

وہابیوں ان سب کو بدعتی و مشرک قرار دے کر قرآن و حدیث کے ماننے والو دعویٰ سچا کر کے دکھاؤ؟ وہابی شکست کے بعد منہ دکھانے کے قابل نہ رہا۔

☆......☆......☆

پانچ ہزار علماء اہلسنت کا فیصلہ ادب کا شاہکار

واحد ترجمہ

کنزالایمان

﴿زیر طبع﴾

☆......☆......☆

رفع الیدین پر فیصلہ کن گفتگو

حضراتِ محترم کافی عرصہ پہلے اس مسئلہ پر لکھنا تھا مگر دوسرے موضوع پر لکھنے کی وجہ سے نہیں لکھ سکا۔ مگر اب کچھ دوستوں کے اصرار پر جو کافی پریشان تھے۔ ان وہابی نجدی غیر مقلد مولویوں سے جو کہ قرآن وحدیث کا نام لے کر مسلمانوں کو گمراہ کرتے ہیں۔ اور جگہ جگہ بخاری ومسلم شریف کے حوالے رفع الیدین کے پیش کر کے مسلمانوں کو پریشان کرتے ہیں۔

اب عام مسلمان حدیث دیکھ کر یا سن کر انکار تو نہیں کر سکتا اور کچھ ان کے دام و فریب میں آجاتے ہیں ان وہابیوں کے ظلم داستان سے تاریخ بھری پڑی ہے اور ظالم ایسے ہیں کہ حقیقت کا انکار کر جاتے ہیں اور جب کوئی جواب نہیں ملتا تو چاہئے کہ توبہ کر لیں مگر نہیں الٹا دھوکہ بلکہ نہا دھو کر دشمن بن جاتے ہیں جان کے۔ علامہ اکرم رضوی شہید رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ کچھ ایسا ہی ہوا۔ ان ظالموں نے آخر ان کو شہید کر دیا۔ وہابی یہ بھول جاتے ہیں کہ حق کے راستے میں ایک شہید ہوتا ہے تو ہزار پیدا ہو جاتے ہیں۔ اگر حق کے راستے میں ہم کو موت آجائے تو سودا سستا ہے۔

ان ظالموں کا فتویٰ انکی مستند کتاب میں موجود ہے کہ چاروں امام اور ان کے مقلد مشرک ہیں۔ ایسے فتویٰ دینے والوں کو کسی بات پر اعتبار نہیں کیا جا سکتا۔ اپنی وہابیت چھپانے کیلئے انہوں نے نام نہاد اہلِ حدیث نام رکھ لیا اور وہ بھی انگریز کو درخواست

دے کر۔ حوالہ محفوظ ہے۔

حالانکہ نام تو چلو رکھ لیا مگر قرآن وحدیث سے اہلِ حدیث ہونا مذہباً یہ لوگ ثابت نہیں کر سکتے۔

فقیر نے وہابیوں کے کئی مولویوں سے پوچھا کہ اہلِ حدیث کے معنی کیا ہے؟ اور جو معنی بتاتے ہیں کیا وہ فٹ بیٹھتا ہے ان پر۔ فقیر نے پوچھا کہ اہل قرآن میں اسی جگہ آیا ہے بتاؤ کونسے معنی لیتے ہو؟ اور حدیث قرآنِ کریم میں کئی معنی میں استعمال ہے تم کونسا معنی تسلیم کرتے ہو؟ اور حدیث کی قسمیں ہیں تم کونسی قسم والے حدیث ہونا پسند کرو گے بتاؤ؟ مگر کوئی وہابی معقول جواب نہ دے سکا۔

رفع الیدین پر وہابیوں کی قلابازیاں

☆ غیر مقلد شوکانی لکھتا ہے ”نماز میں رفعِ الیدین مستحب ہے۔ (نیل الاوطار)

☆ وہابی اسماعیل سلفی: ”نماز میں رفع الیدین کرنا مسنون ہے۔ رسول اکرم ﷺ کی نماز۔

☆ وہابی وحید الزماں: رفع الیدین کرنا مستحب ہے۔ (ترجمہ سنن ابوداؤد شریف)

☆ وہابی علی محمد سعیدی: رفع الیدین کرنا مستحب ہے۔ (فتاویٰ علمائے حدیث)

☆ وہابی خالد گھرجاکھی: (رفع الیدین) کے متعلق۔ سنتِ موکدہ ہے۔ (جزرفع الیدین)

☆ وہابی محمد صادق سیالکوٹی: ہر مسلمان رفع الیدین کے ساتھ نماز پڑھے کہ اس کے بغیر نماز کا یقیناً نقصان ہے۔ (صلوٰۃ رسول)

☆ وہابی اسمٰعیل دہلوی: رفع الیدین کرنا سنت غیر مؤکدہ ہے۔ (تنویر العینین)

☆ غیر مقلد ابن قیم: رفع الیدین کے متعلق مباح لکھا ہے۔ (زاد المعاد)

☆ وہابی نور حسین گرجاکھی: رفع الیدین سنت متواتر ہے۔ (قرۃ العینین)

☆ وہابی ابوالمنہال شاغف بہاری: اہل حدیثوں کے نزدیک صرف اور صرف رفع الیدین کرنا ہی سنت ہے۔ (صراطِ مستقیم دراختلاف امت)

آج کے تمام وہابی نجدی غیر مقلد زندہ جمع ہو کر یہ فیصلہ کر کے ہم کو جواب دیں کہ آخر رفع الیدین کیا واجب ہے۔ سنت متواترہ ہے۔ سنت مؤکدہ ہے سنت غیر مؤکدہ ہے مستحب ہے مباح ہے۔ اور فیصلہ کرنے کے بعد جو اس کے خلاف ہو اس پر شرعی حکم لگائیں۔

حقیقت وہ جس کا دشمن بھی اقرار کرے:

رفع الیدین میں لڑنا جھگڑنا تعصب اور جہالت ہے۔ (فتاویٰ نذیریہ)

رفع الیدین کرنے سے ثواب ملتا ہے اور نہ کرنے سے نماز کی صحت میں کوئی خلل نہیں آتا۔ (اہلِ حدیث کا مذہب)

رفع الیدین اور ترک رفع الیدین دونوں جائز اور مباح ہیں۔ ابن حزم محلی، ابن حزم غیر مقلد اور یہ بھی صحیح ہے کہ آپ ﷺ رفع الیدین نہیں کیا کرتے تھے۔ محلی، وہابی نذیر حسین دہلی، رفع الیدین اور ترک رفع الیدین نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام سے ثابت نہیں۔ (فتاویٰ نذیریہ)

☆ وہابی عطاء اللہ: رفع الیدین اور ترک رفع الیدین دونوں کا سنت ہونا جائز ہے۔ (تعلیقات سلفیہ علی سنن نسائی)

☆ ابن تیمیہ غیر مقلد: بے شک علمائے سلف کبھی رفع الیدین کرتے اور کبھی نہیں کرتے۔ (رسالہ سنت الجمعہ)

☆ وہابی اسمٰعیل دہلوی: اور نہ کرنے والا گناہگار نہیں ہوگا اگرچہ تمام عمر میں ایک دفعہ بھی رفع الیدین نہ کرے۔ (تنویر العینین)

ابن قیم: مباح ہے۔ نماز میں رفع الیدین کرنا نہ کرنا۔ (زاد المعاد)

آج کے وہابی پر اس مسئلہ کو بہت زیادہ اہمیت دیتے ہیں کہ شاید ایمان کا دارومدار صرف رفع الیدین پر ہے اور تشدد پر اتر آتے ہیں وہ جواب ضرور دیں کہ ان وہابیوں کی نماز تمام عمر کی برابد ہوئی یا نہیں؟ نوجوان نسل کو پریشان کرنے والوں جواب دو۔ وہابیوں کی نئی جماعت المسلمین رفع الیدین کو فرض کا درجہ رہتی ہے۔ مگر اس کو فرض ثابت نہیں کر سکتے۔

<u>اس مسئلہ پر وہابیوں کے جھوٹ کی تعداد:</u>

نمبر ا وہابی: ہمارے پاس چار سو احادیث سے ثبوت ہے۔

جواب: لائیے کہاں ہیں وہ احادیث چار سو کی تعداد میں پیش کرو۔

نمبر ۲ وہابی: ہمارے پاس سو احادیث آثار وغیرہ موجود ہیں۔

جواب: چلو تین سو احادیث غائب ہو گئیں۔ لاؤ سو احادیث دکھاؤ۔

نمبر ۳ وہابی: ہمارے پاس پچاس احادیث سے ثبوت ہے۔

جواب: لاؤ یہ پچاس ہی دکھا دو مگر پانچ سال ہو گئے وہ وہابی غائب ہے۔

نمبر ۴ وہابی: ہمارے پاس عشرہ مبشرہ دس صحابہ سے ثبوت ہے۔

جواب: لاؤ دکھاؤ کہاں چھپا کر رکھا ہے وہ ثبوت ہم بھی دیکھیں۔

نمبر ۵ وہابی: ہمارے پاس خلفاء راشدین صحابہ سے ثبوت ہے۔

جواب: اچھا چلو وہ روایت اور اس کی سند تو پیش کرو۔ مگر وہابی غائب ہے۔

نمبر ۶ وہابی: ہمارے پاس فرشتوں سے رفع الیدین کرنے کا ثبوت ہے۔

جواب: سبحان اللہ کیا وہابی فرشتے بن گئے۔ آخر کوئی دلیل تو دکھاؤ۔

نمبر ۷ وہابی: ہمارے پاس رفع الیدین کا قرآن سے ثبوت ہے۔

جواب: اگر سچے ہوتو آیت قرآنی کا حوالہ دو؟ ورنہ یہ وظیفہ کرو جھوٹوں پر اللہ کی لعنت۔

نمبر۸ وھابی: ہمارے پاس غوث الاعظم سے رفع الیدین کا ثبوت ہے۔

جواب: کیا وہابیوں کے پاس ایک حدیث بھی نہیں جو غوث الاعظم کا سہارا لیتے ہو۔ ولیوں کے منکرو غوث الاعظم سے مدد لینا تو شرک ہے تمہارے نزدیک۔

نمبر۹ وھابی: ہمارے پاس آئمہ ثلاثہ تین اماموں سے ثبوت ہے۔

جواب: اماموں اور ان کے ماننے والوں پر مشرک کا فتویٰ لگانے والوں کس منہ سے حوالہ پیش کرو گے۔

نمبر۱۰ وھابی: ہمارے پاس تابعین تبع تابعین سے رفع الیدین کا ثبوت ہے۔

جواب: یہ غائبانہ ثبوت تو ہم دیکھیں گے صرف اتنا لکھ دو کہ تابعین تبع تابعین کے اقوال کو تم حجت شرعی تسلیم کرتے ہو۔

وہابیوں صرف اتنا بتادو کہ جھوٹ بول کر کوئی مسئلہ حل ہوسکتا ہے؟

وہابیوں کا سب سے بڑا جھوٹ:

یہ کہ سرکارِ دوعالم ﷺ نے تمام عمر شریف میں وصال تک رفع الیدین کیا۔

اگر وہابیوں میں سچائی نام کی کوئی چیز ہے تو وہ مرفوع حدیث صحاح ستہ کی پیش کردیں۔ ورنہ یہ حدیث بار بار پڑھیں کہ جس نے مجھ پر جھوٹ باندھا اس کا ٹھکانہ جہنم میں ہے۔

اور وہابیوں کا جھوٹ خود پُرانے وہابیوں نے ثبوت کردیا۔ گذشتہ صفحات میں دیکھو۔ جن میں ابنِ قیم، ابنِ تیمیہ، ابنِ حزم، نذیر حسین وغیرہ سے رفع الیدین نہ کرنا ثابت ہے۔

اب آج کے وہابی اپنے جھوٹ سے توبہ کریں یا پھر پُرانے وہابیوں پر جھوٹا ہونے

کا فتویٰ دیں؟

اُمید ہے کہ جواب سے راہِ فرار اختیار نہیں کریں گے۔

وہابیوں ایک حدیث اور دیکھو۔ جس شخص نے بغیر تحقیق بات کی اس کیلئے یہ کافی ہے۔ کہ وہ جھوٹا ہے۔

بغیر تحقیق کے جھوٹ بول کر جہنم میں اپنا ٹھکانہ بنانے والوں جھوٹوں پر اللہ کا فیصلہ بھی سن لو کہ جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ہو۔

چلتے چلتے ایک اور جھوٹ ملاحظہ کرلیں کہ صحابہ کا رفع الیدین پر اجماع ہے۔ وہابی خالد گھر جا کھی۔ (مترجم جزرفع الیدین)

ان سے امید تو نہیں کہ یہ جھوٹ سے توبہ کرلیں۔ پھر بھی توبہ کی تلقین کرتے ہیں۔ کیا کوئی مسلمان ان جھوٹوں کی جماعت میں جانا پسند کرے گا ہرگز نہیں۔

حضرت ابوحمید رضی اللہ عنہ ساعدی کی حدیث کا جواب:

ہم ان وہابیوں کی مایہ ناز دلائل کا جواب دین گے جن سے یہ عام مسلمانوں کو دھوکہ دیتے ہیں کیوں کہ ایسی احادیث انکو اچھی طرح یاد ہیں اس لئے نقل کرنا پوری حدیث کا ضروری نہیں۔

جواب نمبر ۱: اس حدیث میں سند اور متن میں اضطراب ہے۔ (الجواہر النقی)

نمبر ۲: اس روایت میں دس صحابہ کا ذکر ہے۔ جبکہ دس سے زیادہ تھے۔

نمبر ۳: اور آدھے سے زیادہ صحابہ راوی کی پیدائش سے پہلے انتقال فرما چکے تھے۔

نمبر ۴: حدیث میں ہے منہم ابوقتادہ جبکہ وہ محمد بن عمرو کی ولادت سے پہلے وفات پا چکے تھے۔

نمبر ۵: اس کا ایک راوی عبدالحمید بن جعفر ضعیف ہے۔ (الضعفاء والمتروکین)

نمبر ۶: یہ تقدیر کا منکر تھا اس کی احادیث میں وہم پایا جاتا ہے۔ (تہذیب التہذیب)

نمبر ۷: عبدالحمید مطعون فی الحدیث ہے یحییٰ بن سعید نے فرمایا جو اس فن کے امام ہیں۔ (الجواہر النقی)

نمبر ۸: یہ حدیث منقطع ہونے کے حکم سے نہیں نکل سکتی۔

نمبر ۹: امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے یہی حدیث نقل کی مگر اس میں رکوع سے پہلے اور بعد رفع الیدین کا ذکر نہیں۔

نمبر ۱۰: معلوم ہوا نہ وہاں دس صحابہ تھے نہ زیادہ یہ ساری کارستانی عبدالحمید کی ہے جو ضعیف ہے۔

نمبر ۱۱: کیا ہم ایسی روایت ضعیف راوی سے پیش کریں تو وہابی تسلیم کرلیں گے جواب دو؟

نمبر ۱۲: اگر کسی وہابی نے اس کتاب کا جواب دیا تو ہم اور بھی دلائل محفوظ رکھتے ہیں جو بعد کیلئے۔

<u>حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی روایت کا جواب:</u>

ان کی حدیث ابوداؤد شریف، ابن ماجہ شریف، دارمی شریف وغیرہ میں ہے۔ یہ بھی وہابیوں کی مایہ ناز دلیل ہے جس کو پیش کر کے بغلیں بجاتے ہیں۔ خوشی سے اور کہتے ہیں کہ یہ آخری نمازوں کا واقعہ ہے حضور ﷺ کی۔

جواب نمبر ۱: اس حدیث کو وہابی پورا بیان نہیں کرتے کانٹ چھانٹ کر دیتے ہیں۔

نمبر ۲: اس میں سجدوں میں بھی رفع الیدین ہے۔ وہابی وہ کیوں گول کر دیتے ہیں۔

نمبر ۳: ابوداؤد، دارقطنی، جزرفع الیدین ان میں سجدوں میں بھی رفع الیدین کا ذکر ہے۔

نمبر ۴: مسند احمد میں یہی حدیث میں ہر تکبیر کے ساتھ رفع الیدین ہے جو وہابی کے

خلاف ہے۔

نمبر۵: اگر یہ آخری نمازوں کا واقعہ ہے تو پھر سجدوں میں رفع الیدین کیا کرو۔

نمبر۶: اگر نہیں کرتے تو سجدوں میں رفع الیدین کا حکم منسوخ ہونے کا ثبوت دو۔

نمبر۷: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ دو مرتبہ مدینہ منورہ میں تشریف لائے اور چند نمازیں پڑھیں اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جو سب سے زیادہ ساتھ رہنے والے تھے ان کی دلیل زیادہ قوی ہے۔

نمبر۸: اس حدیث میں دو رکعتوں سے اٹھ کر رفع الیدین کا ثبوت نہیں پھر کیوں کرتے ہو؟

نمبر۹: حدیث میں سجدوں میں رفع الیدین ہے وہ نہیں کرتے اور جو نہیں ہے وہ کرتے ہو سبحان اللہ۔

نمبر۱۰: کیا وہابی کے نزدیک آدھی حدیث پر عمل کرنا اور آدھی چھوڑ دینا جائز ہے؟

نمبر۱۱: اس کے اور بھی جواب ہیں جو ہم وہابی کے جواب کے بعد دیں گے۔

حضرت مالک بن الحویرث رضی اللہ عنہ کی روایت کا جواب:

ان کی حدیث سے وہابی دلائل دیتے ہیں مگر دھوکہ دیتے ہوئے شرم نہیں آتی۔

جواب نمبر۱: یہ حدیث بخاری مسلم ابو داؤد، ابن ماجہ وغیرہ میں ہے۔ وہابی اس حدیث کو پورا نقل نہیں کرتے اس لئے کہ اس میں سجدوں میں بھی رفع الیدین ہے۔

نمبر۲: یہ حدیث مکمل ہے سنن نسائی میں اور امام نے باب باندھا ہے۔ (باب رفع الیدین للسجود)

نمبر۳: سنن نسائی میں تین سند اور مسند احمد میں تین سند ہیں سجدوں میں رفع الیدین کرنے کی۔

نمبر۴: وہابی مولوی سجدوں میں رفع الیدین کیوں نہیں کرتے۔

نمبر ۵: جو جواب وہ سجدوں میں رفع الیدین کا دین گے ہماری طرف سے رکوع سے پہلے اور بعد رفع الیدین کا سمجھ لیں۔

نمبر ۶: اس حدیث میں دو رکعتوں سے اٹھتے وقت رفع الیدین نہیں ہے وہابی اس کو کرنا چھوڑ دیں۔

نمبر ۷: اس سے یہ معلوم ہوا کہ صحابی کے نزدیک سجدوں میں رفع الیدین کرنا سنت ہے۔

نمبر ۸: حضرت مالک بن الحویرث رضی اللہ عنہ کی اکثر احادیث میں کانوں تک ہاتھ اٹھانا ثابت ہے۔ اور وہابی کندھوں تک بڑی مشکل سے ہاتھ اٹھاتے ہیں۔

نمبر ۹: کانوں تک ہاتھ اٹھانا بھی وہابی کے نزدیک منسوخ ہے اگر ہے تو ثبوت دو۔

نمبر ۱۰: حدیث کے بعض حصے پر عمل کرنا اور بعض چھوڑ دینا کیا یہ انصاف ہے یا ظلم ہے؟

اس کے اور بھی جواب محفوظ رکھتے ہیں۔ اس حقیقت حال جاننے کے بعد لوگوں کو یقین ہوگا کہ ہم نے کس کے پیچھے لگ کر اپنے نمازوں کو ضائع کیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث کا جواب:

جو کہ بخاری شریف اور مسلم شریف وغیرہ میں ہے۔ اس کو بھی وہابی رفع الیدین میں اٹل فیصلہ سمجھ کر پیش کرتے ہیں بڑی مایہ ناز دلیل ہے۔

جواب نمبر ۱: اس کے مرفوع ہونے میں اختلاف ہے۔ سنن ابوداؤد میں ہے یہ مرفوع نہیں ہوا۔

نمبر ۲: اس حدیث میں اضطراب بھی ہے جیسے کہ سجدوں میں رفع الیدین نہیں کرتے تھے مگر مجمع الزوائد میں ہے کہ سجدوں میں رفع الیدین کرتے تھے۔

نمبر ۳: دو رکعتوں سے اٹھ کر رفع الیدین کا ذکر ہی نہیں جیسے کہ اس روایت میں ہے اور نہیں آتا ہے کہ اس مقام پر بھی رفع الیدین کرتے تھے۔ وہابی اس روایت کی وجہ سے

مت کریں۔

نمبر ۴: اس حدیث میں ہمیشہ اور آخری نماز تک رفع الیدین کا ذکر نہیں جس کو وہابی سنت ثابتہ غیر منسوخہ کہتے ہیں مگر ثابت نہیں کر سکتے۔

نمبر ۵: اصل اختلاف یہی ہے کہ ہمیشہ آخری نماز تک رفع الیدین کیا ہے یا نہیں ہم وہابیوں کو دعوت دیتے ہیں کہ صرف ایک حدیث رفع الیدین کی سنت ثابتہ غیر منسوخہ کے الفاظ دکھادیں ہم بھی رفع الیدین شروع کر دیں گے۔

نمبر ۶: ہم اس کو منسوخ ثابت کرتے ہیں مگر وہابی کسی قیمت پر نہیں مانتے اس لئے ہم اپنے دلائل نہیں دیتے اگر کسی کو دیکھنا ہو تو جاء الحق اور مقیاس الصلوٰۃ میں دیکھے۔

لہٰذا ہم نے تو اب وہابیوں کے دلائل کی تحقیق کر کے حق واضح کرنا ہے کہ ان کے پاس ایک حدیث بھی نہیں جس سے یہ سنت ثابتہ آخری نماز تک رفع الیدین ثابت کر سکیں اور جب یہ ثابت ہو جائے تو پھر رفع الیدین خود بخود منسوخ مان لیں گے۔

رفع الیدین کی روایت میں ضعیف راوی کا آنا وہابیوں کیلئے موت ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کا جواب:

جو ابن ماجہ میں ہے۔ اس روایت میں راوی اسمٰعیل بن عیاشِ باتفاق ضعیف ہے۔ وہابی شمس الحق عظیم آبادی نے بھی ضعیف تسلیم کیا ہے۔ (حاشیہ کتاب الضعفاء والمتروکین)

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی روایت کا جواب:

جو ابوداؤد میں ہے۔ اس میں ایک نہیں دو راوی ضعیف اور مجہول ہیں ایک عبداللہ بن لہیعہ دوسرا میمون مکی۔ (الضعفاء والمتروکین۔ تقریب التہذیب)

ایسی روایت پیش کرنا وہابیوں کو زیب دیتا ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت کا جواب:

جو کہ ابن ماجہ میں ہے۔ اس میں دو راوی متکلم فیہ ہیں ایک ابراہیم بن طہمان اور دوسرا موسیٰ بن مسعود، علامہ ابن حجر نے اس حدیث کا انکار کیا ہے۔ (تہذیب التہذیب)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت کا جواب:

جو کہ ابنِ ماجہ میں ہے۔ اس میں بھی تکبیر کے ساتھ رفع الیدین ہے جو وہابیوں کیلئے موت ہے بعض اوقات وہ روایات پیش کرتے ہیں جس پر خود عمل نہیں کرتے آخر کیوں؟

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت کا جواب:

جو کہ ابن ماجہ میں ہے۔ اس میں ایک راوی حمید الطویل ہے جو سخت قسم کا مدلس ہے۔ دوسرا یہ کہ دیگر روایات میں سجدوں میں بھی رفع الیدین ہے۔ مصنف ابنِ ابی شیبہ میں دیکھو۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی روایت کا جواب:

جو کہ دار قطنی میں ہے۔ اس میں ایک راوی حماد بن سلمہ ہے جس کا حافظہ خراب ہو گیا تھا۔ یہ روایت بھی موقوف ہے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی روایت کا جواب:

جو سنن الکبریٰ میں ہے۔ اس میں کئی خرابیاں ہیں دو راویوں پر کلام ہے ایک محمد بن اسمٰعیل اسلمی اور دوسرا محمد بن فضل ہے جس کا حافظہ اتنا خراب ہو گیا تھا کہ اس کو خود علم نہیں ہوتا کہ وہ کیا کہہ رہا ہے۔ اس روایت کا متروک ہونا بھی ثابت ہے۔ محمد بن اسمٰعیل کو ابن ابی حاتم نے ضعیف قرار دیا ہے۔

دیکھو کتابیں۔ تذکرۃ الحفاظ، نور الفرقدین، تہذیب التہذیب، حضرت ابوبکر

صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، حضرت علی مشکل کشا رضی اللہ عنہ۔

یعنی خلفائے راشدین کے متعلق وہابی ثابت کرنے کی ناکام کوشش کرتے ہیں اور کبھی ان چاروں کو الگ بیان کر کے دھوکہ دیتے ہیں۔ جو کہ جز میں امام سبکی اور ذیلعی تخریج ہدایہ کا حوالہ دیتے ہیں جس میں نماز کا ذکر ہے رفع الیدین کا ذکر نہیں ہے۔ لہٰذا بلاوجہ جھوٹ بولنے سے مسئلہ حل نہیں ہوتا۔

اگر وہابیوں کے پاس کوئی صحیح مرفوع حدیث خلفائے راشدین سے متعلق ہے تو پیش کردیں۔

تھا جس کا انتظار وہ شاہکار آ گیا

سرکارِ دوعالم ﷺ کا وصال تک رفع الیدین کرنا اور وہابی فراڈ

حضور علیہ السلام جب نماز شروع کرتے اور جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے اور سجدوں میں رفع الیدین نہ کرتے اور اللہ سے ملتے دم تک آپ کی نماز ایسی ہی رہی۔

صلوٰۃ الرسول، جز رفع الیدین، مترجم از وہابی اور تلخیص الجبیر۔

جواب نمبر ۱: یہ حدیث کے الفاظ صحاح ستہ کی کونسی کتاب میں ہیں۔

نمبر ۲: اس میں دو راوی متکلم فیہ ہیں ایک عبدالرحمٰن بن قریش دوسرا عصمۃ بن محمد انصاری۔

نمبر ۳: وہابیوں اگر ہم ایسے ضعیف اور کذاب راوی کی روایت پیش کریں تو تم مان لوگے۔

نمبر ۴: یہ روایت ضعیف ہی نہیں بلکہ موضوع ہے۔ (آثار سنن)

نمبر ۵: حضور علیہ السلام کی نماز آخری دم تک ایسی رہی یہ جملہ امام بیہقی نے اضافہ کیا۔

نمبر۶: اس میں بھی رکعتیں رفع الیدین کا ذکر نہیں اس کو وہابی بھی چھوڑ دیں۔

نمبر۷: وہابیوں تمہارے پاس ایک حدیث مرفوع نہیں ہے جس میں سنت ثابتہ، سنت باقیہ، غیر منسوخہ کا ثبوت ہو۔

نمبر۸: وہابیوں اصولِ حدیث ہے کہ جو راوی اپنی روایت کے خلاف عمل کرے وہ قابل عمل نہیں منسوخ ہے۔

وہابیوں کے اور اعتراض ہمیشہ رفع الیدین کرنے پر:

نمبر ا: یہ رفع الیدین دائمی عمل تھا اس لئے کہ لفظ کان واقع ہے۔

جواب: لفظ کان صیغہ ماضی مطلق ہے یہ ہمیشہ پر نہ عقلاً نہ اور نقلاً دلات کرتا ہے۔ اگر تم بضد ہو تو پھر سجدوں میں رفع الیدین کی روایت میں لفظ کان موجود ہے چلو تم عمل شروع کردو اپنی ہی دلیل کے مطابق اب عمل کرنے سے کیا چیز رکاوٹ ہے۔

نمبر ۲: روایت میں کلمہ اذا استمراء یعنی ہمیشہ پر دلالت کرتا ہے۔

جواب: کلمہ اذا قضیہ مہملہ کا جو کہ جزئیہ کو متلزم ہے پھر کس طرح ہمیشہ پر دلالت کرے گا۔ اگر تم نہ مانو تو پھر کلمہ اذا سجدوں میں رفع الیدین کی روایت میں ہے کیا خیال ہے ہمیشہ کرنے کا ہے۔

سجدوں میں رفع الیدین ۱۸ احادیث سے ثابت ہے۔ تین نسائی شریف میں، ابن ماجہ میں چار، ایک سنن دارمی میں، ایک دارقطنی میں، اسی طرح مختلف کتابوں میں ابوداؤد کنز العمال، مصنف ابن ابی شیبہ۔

جزء رفع الیدین، شرح معانی الآثار، سنن الکبریٰ، مجمع الزوائد۔

وہابی ان کا جواب دیتے وقت خوب سوچ لیں اس کے بعد صحابہ کے آثار سے بھی سجدوں میں رفع الیدین کا عمل ثابت کریں گے۔

وہابیوں کا یہ کہنا کہ یہ حدیث ضعیف ہے یہ ظلم ہے ہاں اگر دلائل سے ثابت کردیں تو ہم بھی مان لیں گے۔ اور وہابی مولوی کا سجدوں رفع الیدین تسلیم کرنے کا ثبوت دیں گے۔ دوسرے وہابی اپنے اس وہابی پر کیا حکم لگاتے ہیں؟

حضراتِ محترم! یہ مسئلہ بالکل اس طرح کا ہے کہ جیسے سرکارِ دو عالم ﷺ نے بیت المقدس کی طرف نمازیں پڑھیں اور پھر یہ حکم منسوخ ہوا اور تادم حیات بیت اللہ کی طرف نمازیں پڑھیں۔ اب اگر کوئی بے وقوف وہ احادیث پیش کرے کہ حضور علیہ السلام نے بیت المقدس کی طرف نمازیں پڑھیں ہیں پوری عمر شریف میں وصال تک۔ تو وہابی جو جواب اس کو دیں گے وہی جواب ہمارا سمجھ لیں۔ لہٰذا اگر وہابیوں کو رفع الیدین کرنا ہے تو کریں چاہے حدیث ضعیف ہو یا موضوع۔ وہابی رفع الیدین کرین کسی امام کے مقلد بن جائیں۔

وہابی رفع الیدین کریں مگر جھوٹ مت بولیں کہ حضور علیہ السلام نے تادمِ حیات کیا۔ ایک مناظرہ سنی اور وہابی مولوی کا ہوا جس کو ویڈیو کیسٹ ہمارے پاس ہے اس میں وہابیوں کو جو شکست ہوئی وہ تو ساری زندگی یاد رکھیں گے۔ مناظرہ میں وہابیوں نے جو دعویٰ لکھ کر دیا کہ رفع الیدین قرآن وحدیث سے سنت ثابتہ غیر منسوخہ ثابت کریں گے مگر دو گھنٹے کا مناظرہ رہا وہابی ایک حدیث میں اپنے دعویٰ کے مطابق پیش نہ کر سکا۔ آج بھی ہم دعوت دیتے ہیں دنیا کے وہابیوں کو کہ وہ ایسی حدیث پیش کر کے اپنی سچائی کا ثبوت دیں؟

وہابیوں کا مکروفریب اوراس کا جواب:

وھابی: تم امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس مسئلہ میں کچھ نہیں کہتے اور ہم کو غلط کہتے ہیں۔

سُنی: پہلی بات تو یہ ہے کہ تمہارے پس دلیل حدیث ہے یا امام شافعی ہیں۔ دوسری بات امام صاحب مجتہد ہیں۔ تم وہابیوں میں کوئی مجتہد گزرا ہے۔ عدالت میں جج فیصلہ کرتا ہے۔ حکومت پاکستان کی اجازت سے۔ ہر ایرے غیرے نتھو خیرے کو فیصلہ کرنے کی اجازت نہیں۔ جب امام شافعی مجتہد ہیں حق پر ہیں تو ان کے ماننے والے بھی حق پر ہیں۔ تم وہابی کسی کو امام نہیں مانتے تقلید نہیں کرتے پھر ان کا نام کیوں لیتے ہو۔ اگر تمہارے پاس حدیث نہیں رفع الیدین کے ثبوت میں صرف امام شافعی دلیل ہیں۔ تو تحریر کردو؟ ہم اختلاف ختم کرتے ہیں اور تم کو اجازت دیتے ہیں خوب کرو۔

وھابی: احناف کی احادیث کی کتابوں میں بھی رفع الیدین کا ثبوت ہے۔

سُنی: احناف احادیث تو ساری نقل کرتے ہیں مگر فیصلہ بعد میں کرتے ہیں صرف نقل کرنا اگر رفع الیدین کا ثبوت ہے تو وہابی بھی منسوخ احادیث رفع الیدین والی نقل کرتے ہیں۔ کیا انہوں نے منسوخ مان لیا جواب دو؟

غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ بیس رکعات تراویح میں تو تمہارے نہیں بیک وقت ستر مریدوں کی دعوت میں حاضر اپنے ہر مرید کی مدد کرنے کا وعدہ حنبلی سلسلہ میں مقلد رے وہابیوں صرف غوث اعظم کا معنیٰ لکھ دو؟ پھر بتاؤ تمہارے میں یا ہمارے وہابیوں تمہارے پاس دلیل میں حدیث ہے یا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ؟ کچھ تو شرم کرو عوام الناس کو گمراہ مت کرو۔

وھابی: اہل سنت وتر میں اور عیدین میں رفع الیدین کرتے ہیں کیوں؟

سُنی: اس لئے کہ احادیث سے ثابت ہے اگر وتر اور عیدین میں رفع الیدین منع ہے اور منسوخ ہے تو حدیث پیش کرو؟ افسوس تم پر اپنی دلیل دینے کے بجائے الٹا اعتراض کرتے ہو۔

چندسوالات وہابی غیر مقلد نجدی جواب دیں:

مسلمانو! جہاں بھی وہابی رفع الیدین پر پریشان کریں ان کو یہ کتاب دے کر کہیں کہ جواب دو پھر دیکھو وہابی ساری زندگی تم کو پریشان نہیں کرے گا۔ انشاء اللہ۔ اور وہابیوں سے بھی درخواست ہے کہ اس کتاب کا جواب دیں مگر جھوٹ سے پرہیز کریں۔ ہمارے سارے سوالات کا جواب اور وہابی تضاد کا جواب ضروری دیں تا کہ معلوم ہو جائے کہ وہابی اپنی نماز مرفوع حدیث کے مطابق پڑھتے ہیں اگر ثبوت نہیں ہے تو اپنی اورلوگوں کی نماز برباد مت کرو۔

سوال نمبر ۱: فجر کے دوفرض ظہر کے چار عصر کے چار فرض مغرب کے تین فرض عشاء کے چار فرض ایک حدیث شروع تکبیر سے سلام تک پیش کر دیں؟ فجر کیلئے الگ حدیث ہوایک اسی طرح ظہر، عصر، مغرب، عشاء کیلئے الگ ایک ایک۔

نمبر: ایک حدیث صرف ایک جس میں رفع الیدین ہواور سنت ثابتہ غیر منسوخہ ہونے کا ثبوت ہو۔

نمبر: ایک حدیث مرفوع جس میں نبی کریم ﷺ کی آخری نماز کا ذکر ہو۔ اور سب سے پہلے رفع الیدین کی نماز کس سنِ ہجری میں پڑھی گئی؟

نمبر: قولی حدیث اور فعلی حدیث مین کس کو ترجیح؟ اور تمہارے پاس قولی حدیث مرفوع اور فعلی حدیث مرفوع کتنی ہیں۔

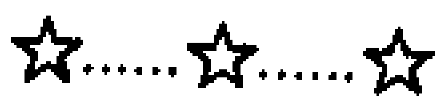
نمبر: کیا ایک حدیث مرفوع ایسی ہے جس میں راوی پر جرح نہ ہو راوی کا سجدوں میں رفع الیدین اپنی زندگی میں نہیں کیا ہو؟

نمبر: دو رکعت نفل اور چار رکعت سنتیں کسی حدیث میں شروع تکبیر سے سلام تک ہو وہ پیش کر دیں؟ بس بھئی وہابیوں یہ چھ سوالات ہیں اس میں نمبر ۱ اور نمبر ۲ کا ثبوت حدیث

سے دکھانے کے بعد ہم وعدہ کرتے ہیں ہم بھی رفع الیدین شروع کردیں گے۔اب وہابی مولویوں کو چاہئے کہ جلد از جلد جواب دیں تاکہ ان کی نماز حدیث کے مطابق ہو جائے ورنہ وہ بھی کوئی نماز ہے جس کا ثبوت مرفوع حدیث میں نہ ہو۔اب دوسروں کو ایسی نماز کی دعوت دینے سے پہلے تم خود تو دلیل تلاش کرلو۔

دعوتِ فکر:

وہابیوں میں جن روایات پر تم خود عمل نہیں کرتے مثلاً جس میں سجدوں میں رفع الیدین ہو جس میں راوی ضعیف ہوں، جو روایت موضوع من گھڑت ہو جس کا راوی خود اپنے عمل کے خلاف کرے۔جس میں کم از کم چار رکعت کا ذکر رفع الیدین نہ ہو۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی ا[illegible]ی روایت پر عمل نہیں کرتے۔جس میں راوی کذاب ہوں۔جس میں راوی کا حافظہ خراب ہو گیا ہو۔احناف کے دلائل بھی تم نہیں مانتے۔لہٰذا اپنے دعویٰ کے مطابق مرفوع متصل السد حدیث صحاح ستہ سے ڈھونڈنے میں شاید کچھ دن لگ جائیں تو گزارش ہے کہ جب تک احناف کے طریقے پر نماز پڑھ لیں کہ احناف کا طریقہ بھی رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین والا ہے۔اُمید ہے کہ خوب سوچ سمجھ کر جواب دیں گے اور ایسی کوئی روایت پیش نہیں کریں گے جس کے راوی پر جرح کی گئی ہو۔ورنہ سوائے شرمندگی کے دنیا اور آخرت میں کچھ حاصل نہ ہوگا۔



دیوبندی عقیدہ اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے

شرائط طے کر کے دیوبندی کا راہ فرار اختیار کرنا

مکمل شرائط

مناظرہ

حضرات محترم واقعہ یہ ہے کہ ہمارے دوست عاصم علی صاحب جو کہ سکھر میں کاروبار کی وجہ سے رہتے تھے، اصل ان کی رہائش کراچی گولیمار کے علاقے میں ہے، تو سکھر میں دیوبندیوں سے بحث ہوتی تھی اور اس دفعہ بات مناظرے تک آ گئی۔ لہٰذا عاصم علی کراچی آئے اور ہمارے ایک اور دوست علامہ فیصل نقشبندی سے ملے۔ انہوں نے میرا پتہ دیا اور اس طرح فقیر نے عاصم علی کو ایک تحریر دی، جو یہ تھی۔

"کسی بھی دیوبندی، وہابی، مفتی کو دعوت عام ہے کہ اپنے اکابر تھانوی، نانوتوی، گنگوہی، انبیٹھوی کی گستاخانہ عبارتوں کو درست ثابت کر کے یا قرآن وحدیث کے مطابق اپنا عقیدہ ثابت نہیں کر سکتے۔ جو بھی دیوبندی وہابی گفتگو کرے شرائط طے کرے پھر ہم جو وقت طے ہوگا، آمنے سامنے بیٹھ کر دلائل سے گفتگو کریں گے۔ انشاءاللہ"۔

اعلیٰ حضرت کا ادنیٰ خادم محمد جہانگیر نقشبندی ۶/۳/۹۹

☆......☆......☆

اس کے جواب میں سکھر سے دیوبندی عبدالغفار جمالی نے جواب دیا، جو یہ تھا:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم. اما بعد!

"کسی بھی بریلوی، بدعتی، مشرک، مفتی وشیخ الحدیث کو دعوت دی جاتی ہے کہ وہ اپنے کفریہ عقائد قرآن اور صحیح صریح حدیث سے ثابت کرے بصورت دیگر اپنے کفر کا اعلان کرے۔ ہمارے پاس آ کر شرائط طے کرے جو وقت طے ہوگا اس کی پابندی لازم ہوگی۔ ہم انشاء اللہ تمہارے کفریہ عقائد کو قرآن وصحیح وصریح حدیث سے ثابت کریں گے اور تمہارے کفریہ عقائد پر مناظرہ اور مباہلہ کرنے کیلئے تیار ہیں۔

علمائے دیوبند کا ادنیٰ خادم

عبدالغفار جمالی

خطیب قدسی مسجد، لوکل بورڈ سکھر ۹۹/۳/۹

☆......☆......☆

نوٹ: یہاں ہم نوٹ لکھ کر چند باتیں کرنا چاہتے ہیں بلکہ اور جگہ بھی نوٹ لکھ کر عرض کریں گے، انشاء اللہ۔

دیوبندی نے بدعتی اور مشرک تو لکھ دیا۔ اس کے بعد وہ کفریہ عقائد ثابت کریں گے۔ واہ بھئی ثابت ہونے سے پہلے ہی بدعتی مشرک لکھ دیا۔ حدیث کے مطابق جو کسی مسلمان کو اس طرح کہے تو وہ بات دونوں میں سے ایک کی طرف لوٹتی ہے۔ حالانکہ دیوبندی اکابر نے بریلویوں کو مسلمان لکھا ہے، مانا ہے اور بریلوی کے پیچھے نماز پڑھنے کی خواہش کا اظہار کیا ہے یعنی دیوبندی اکابر نے ہم کو بدعتی ومشرک کہنے والے کے منہ پر تھوک دیا کہ تم کیا کہتے ہو اور ہم کیا کہتے ہیں۔ اگر کسی دیوبندی کو اپنے اکابر کا حوالہ دیکھ کر توبہ کرنی ہو تو وہ تشریف لے آئے۔ اس کے بعد ہم نے جواب دیا جس میں موضوع کے متعلق ان سے پوچھا تھا۔ پھر عاصم بھائی نے بتایا کہ ایک اور دیوبندی مناظرہ کرے گا جس کا نام ثناء اللہ رند ہے اور میں اس کو جانتا ہوں۔ خیر جمالی خود تو ہٹ گئے اور ثناء اللہ کو اپنی جگہ دے دی۔ جس پر فقیر نے یہ پرچہ جواب میں روانہ کیا۔

''عبدالغفار جمالی صاحب آپ سے گفتگو شروع ہوئی، ہمارا خیال تھا کہ آپس میں مناظرہ ہوگا لیکن کیا وجہ ہوئی کہ آپ نے ثناء اللہ رند کو اپنی جگہ بنا دیا۔ ہم کو اس تبدیلی سے کوئی فرق نہیں پڑتا بلکہ اگر کوئی اور تبدیلی کرنی ہے تو کر لیں مگر کم از کم آپ تحریر تو کر دیتے کہ میں مناظرہ نہیں کر سکتا بلکہ میری جگہ ثناء اللہ رند مناظرہ کرے گا تاکہ ایک اصول پر چل کر کوئی دوسرا آ جائے کوئی بات نہیں ورنہ یہ محسوس ہوا کہ دو افراد کی گفتگو میں تیسرا چھلانگ لگا کر درمیان میں آ گیا بغیر اجازت کے۔ امید ہے کہ آپ تحریر دے کر چاہے جس کو شامل کر لیں ہم کو کوئی اعتراض نہیں''

اعلیٰ حضرت کا ادنیٰ خادم محمد جہانگیر نقشبندی ۲۳/۳/۹۹

☆......☆......☆

نوٹ: اس کے ساتھ ایک پرچہ ثناء اللہ رند کو لکھا تھا کہ اس سے پہلے کراچی میں جس موضوع پر بات ہوئی تھی اسی پر مناظرہ ہوگا کہ دیوبندی عقیدہ، اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے، (معاذ اللہ) اور اس کے بعد ثناء اللہ رند اور عاصم علی صاحب کے ساتھ کراچی اور گولیمار کے علاقے میں طاہر صاحب کے مکان پر شرائط طے ہوئی۔ وہ بھی پڑھ لیں۔

نوٹ: ثناء اللہ رند سے زبانی باتوں میں معلوم ہوا کہ وہ بنوری ٹاؤن سے فارغ ہیں۔

☆ مناظر: فقیر محمد جہانگیر نقشبندی۔

☆ معاون مناظر: علامہ محمد الیاس رضوی صاحب، علامہ کوکب نورانی صاحب۔

☆ صدر مناظر: علامہ شیخ الحدیث عبدالحکیم شرف قادری صاحب۔

☆ معاون مناظر اور صدر میں تبدیلی ہو سکتی ہے۔

☆ تعداد: پندرہ پندرہ افراد دونوں طرف سے۔

☆ دن: جمعرات۔

☆ وقت: مغرب۔

☆ جگہ: ہماری طرف سے ہوگی کراچی میں۔

☆ تاریخ؛ دونوں طرف سے طے ہوگی۔

☆ ہر تقریر دونوں طرف سے دس منٹ ہوگی۔

☆ دونوں فریقین کسی قسم کی گالی گلوچ نازیبا حرکت کی وجہ سے شکست تصور کی جائے گی۔

محمد جہانگیر نقشبندی ۵/۴/۹۹ ثناءاللہ رند

☆......☆......☆

دیگر شرائط:

☆ دیوبندی مناظر: ثناءاللہ رند۔

☆ در مسئلہ: امکان کذب۔

☆ معاونین: مولوی قمر الدین صاحب، مولوی عبد الصمد صاحب۔

☆ صدر مناظر: مولوی عبد الغفار صاحب۔

☆ ہم دیوبندی حضرات اللہ تعالیٰ کے متعلق امکان کذب کے قائل ہیں اور ہمارے نزدیک یہ مسئلہ قطعی الثبوت اور قطعی الدلالۃ نہیں۔

☆ (وضاحت) امکان کذب یعنی خدا تعالیٰ جھوٹ بولنے پر قدرت رکھتا ہے جسے جھوٹ بول سکتا ہے سے بھی تعبیر کیا جاتا ہے، سکنا بمعنی طاقت رکھنا ہے۔

ثناءاللہ رند ۵/۴/۹۹ محمد جہانگیر نقشبندی

☆ قرآن عزیز سے دلائل کا طریقہ۔

☆ آیت اور تفسیر کی ترتیب یہ ہو۔

☆ قرآن کی خود قرآن سے تفسیر پیش کر سکتے ہیں۔

☆ قرآن کی تفسیر میں شان نزول سے پیش کر سکتے ہیں۔

☆ قرآن کی تفسیر میں سیاق وسباق سے بھی پیش کر سکتے ہیں۔

☆ قرآن کی آیت وہ پڑھیں جس کا موضوع سے تعلق ہو۔

☆ قرآن کی آیت متشابہ نہ ہو۔

☆ قرآن کی آیت کے ترجمے میں غلطی نہ ہو۔

☆ جن اصولوں سے پیش کر سکتے ہیں ان سے پیش کریں گے۔

☆ جو احادیث ظنیات میں پیش کر سکتے ہیں وہ کریں گے۔

☆ موضوع، ضعیف حدیث نہ ہو۔

☆ حدیث میں امکان کذب کا واضح ثبوت ہو۔

محمد جہانگیر نقشبندی ۵/۴/۹۹ ثناءاللہ رند

نوٹ: یہاں تک شرائط طے ہوئے تھے ایک دفعہ میں۔ اور ہم نے اجماع کے بارے میں لکھا تھا کہ اس سے بھی ثبوت دیں گے۔ مگر ثناءاللہ نے اس کو بھی شرائط سے خارج کر دیا تھا ظاہر ہے کہ اجماع سے کوئی دلیل ان کے پاس نہیں۔ پھر ہم نے تفاسیر اور عقائد کی کتابوں کے نام لکھے تھے تاکہ ان کا بھی تعین ہو جائے مگر ثناءاللہ نے کہا کہ ان کتابوں کے علاوہ بھی نام ہیں۔ ہم نے کہا ان دس تفاسیر میں اور پندرہ عقائد کی کتابوں میں تمہارے لئے کوئی دلیل نہیں یا معتبر نہیں۔ ثناءاللہ نے کہا نہیں یہ بات نہیں بلکہ کچھ اور کتابون کے نام بھی ہم نے لکھے ہیں۔ ہم نے کہا اچھا بتاؤ۔ تو ثناءاللہ نے کہا وہ میں بعد میں بتاؤں گا۔ پھر ہم نے عاصم بھائی سے رابطہ کیا تو ۸/۴/۸۸ کو باقی شرائط اور کتابوں کے نام طے کر لئے گئے جو ہم نقل کرتے ہیں۔

''۵/۴/۹۹ تاریخ کی شرائط میں یہ بے طے ہوا تھا کہ تمام شرائط کے بعد وقت، جگہ، تاریخ پر اگر فقیر محمد جہانگیر نقشبندی ایک گھنٹے تک نہ آئے تو میری یہ تحریر ہے کہ مجھے شکست ہوگئی۔

محمد جہانگیر نقشبندی ۵/۴/۹۹

☆......☆......☆

اور دیوبندی ثناء اللہ رند نے جو لکھا وہ یہ ہے۔

''میں ثناء اللہ رند اگر وقت، تاریخ اور جگہ کے تعین کے بعد ایک گھنٹے تک اگر نہ آسکا تو میری شکست شمار کی جائے۔

ثناء اللہ رند ۵/۴/۹۹

☆......☆......☆

نوٹ: آج ۱۰ فروری کے بعد نماز مغرب جب مناظرے کا وقت تاریخ کے حساب سے گزر گیا تو ہم عشاء کے بعد یہ تمام شرائط لکھ کر جشن فتح مناظرہ کی کامیابی کو کتابی شکل میں شائع کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سچوں کا بول بالا کرے، جھوٹوں کا منہ کالا کرے۔

☆......☆......☆

۸/۴/۹۹

دیگر شرائط:

☆ ایک مناظر کی گفتگو میں دوسرا مناظر صرف حوالہ طلب کر سکتا ہے۔

☆ مناظر اور معاون مناظر آپس میں گفتگو کر سکتے ہیں۔

☆ جو صاحب مقرر ہیں وقت ہونے پر مناظر کو خاموشی کیلئے کہہ سکتے ہیں۔

☆ موضوع سے ہٹ کر دلائل دیر گفتگو کرنے والے مانظر کو ایک دفعہ تنبیہ کی جائے گی دوبارہ پھر یہ غلطی کی تو شکست تصور کی جائے گی۔

☆ قرآن کریم سے جب تک دلیل نہ ہو احادیث اور عقائد کی کتابوں کی بات نہیں کریں گے۔

☆ نماز کیلئے وقفہ ہوگا جو مناظر نماز کے وقفہ کے بعد چلا جائے اس کو شکست ہوگی۔

☆ مناظرہ اس وقت تک چلے گا جب تک فیصلہ کن نہ ہو جائے۔

☆ دونوں طرف کے عوام میں جو بھی بات کرے گا اس کو فوراً باہر نکال دیا جائے گا۔

☆ عقائد کی کتابوں میں تضاد والی عبارت اگر پیش کردی تو ترجیح والی عبارت کا مطالبہ کریں گے۔

☆ مدعی کی دلیل امکان سے اگر وقع ثابت ہوگیا تو اسی وقت مناظرہ ختم تحریری شکست لکھ کردیں گے۔

☆ جو دلیل شرعی کی ترتیب چھوڑ کر مدعی صرف قیاس غیر شرعی پیش کرے گا وہ دلیل رد کردی جائے گی۔

☆ جو مناظر نہ آیا تو اس شکست خوردہ کو دس ہزار روپے ہرجانہ تیاری وغیرہ کا دینا واجب ہے۔

☆ کتابوں کے حوالوں میں اصل کتاب کے علاوہ فوٹو کاپی بھی پوری کتاب کی قبول ہوگی اور اگر جو عبارت پڑھی گئی اور وہ اس کتاب میں نہ ہوئی تو ایسا کرنے والا شکست خوردہ ہوگا۔

محمد جہانگیر نقشبندی ۸/۴/۹۹ ثناءاللہ رند

☆......☆......☆

نوٹ: دس ہزار روپے شرائط کے مطابق ثناءاللہ رند کو دینے چاہیے۔ واقعہ ہمارا خرچہ ہوا ہے۔ فریقین ان تفاسیر کے حوالے دیں گے کوئی اور تفسیر پیش نہیں کرسکتے۔

(۱) تفسیر کبیر۔ (۲) تفسیر روح البیان۔ (۳) تفسیر روح المعانی۔ (۴) تفسیر خازن۔ (۵) تفسیر بیضاوی۔ (۶) تفسیر جلالین۔ (۷) تفسیر مدارک التنزیل۔ (۸) تفسیر عزیزی۔ (۹) تفسیر عرائس البیان۔ (۱۰) تفسیر نیشاپوری۔

ان کتابوں کے علاوہ کوئی اور کتاب کا حوالہ پیش نہ ہوگا۔

☆ شرح عقائد جلالی۔
☆ شرح المسائرہ مع المسامرہ
☆ شرح مواقف
☆ تکمیل الایمان
☆ شرح علامہ خیالی مصری
☆ شامی ردالمختار
☆ شرح مقاصد
☆ مسلم الثبوت
☆ شرح عقائد نسفی
☆ توضیح تلویح
☆ شرح شرح عقائد
☆ شفاء شریف
☆ شرح فقہ اکبر
☆ مسامرہ
☆ براس

نوٹ: جن کتابوں کا ثناء اللہ رند نے اضافہ کیا وہ یہ ہیں: فتوحات مکیہ، مکتوبات مجدد الف ثانی، ملل ونحل، شرح امالی، فتح الباری، ارشاد الساری، طوالع الانوار، شرح طوالع، خفاجی، منہاج السنہ، شرح تجرید، شرح صحائف، منھیہ۔

نوٹ: اس کے بعد ہم نے دیوبندی سے کہا کہ کچھ وضاحت طلب کرنی ہے۔ تحریری موضوع کے مطابق اور آپ تحریر جواب دینا۔ دیوبندی نے یہ کہہ کر بات ختم کر دی کہ اب جو کچھ پوچھنا ہے وہ مناظرے کے وقت پوچھنا اور یہ تحریر لکھی۔

آپ کو منع، نقض اور معارضہ کا مکمل اختیار ہے۔

ثناء اللہ رند　　ثناء اللہ رند　　محمد جہانگیر نقشبندی

☆......☆......☆

یہاں پر تمام شرائط طے ہو گئے سوائے تاریخ مناظرہ کے۔ کیونکہ وہ ہم نے بتانی تھی اپنی تیاری کر کے جس میں جگہ کا انتظام بھی کرنا تھا۔ چونکہ یہ شرائط کئی صفحات پر تھے اور ہر صفحے پر میرے اور ثناء اللہ رند کے دستخط تھے۔ ہم نے وہ تمام شرائط نقل کر دیے۔

اس کے بعد جو فقیر نے تیاری کی اور تحریری گفتگو ہوئی وہ نقل کرتے ہیں۔

تیاری کے سلسلے میں فقیر کراچی میں کئی دوستوں کے پاس مشورہ کرنے گیا۔ بعض نے اچھے مشورے دیئے اور بعض نے اپنے تعاون کا یقین دلایا۔ جن میں علامہ کوکب نورانی صاحب، علامہ الیاس رضوی اور علامہ سید ممتاز اشرفی صاحب نے مکمل تعاون کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اس احسان کو میں بھول نہیں سکتا اور اپنے پیر و مرشد مناظر اعظم علامہ محمد عبدالتواب صدیقی اچھروی مدظلہ العالی کا فیض ہے فقیر لاہور بھی گیا۔ ۲۴ گھنٹے میں بائی ایئر سے واپس ہوئی۔ جس رات لاہور پہنچا تو داتا صاحب کے عرس کی آخری تقریبات اور خصوصی دعا ہونی تھی اس میں شریک ہوا، اپنے پیر و مرشد کے ساتھ اور دوسرے دن دو گھنٹے میں پیر و مرشد نے مناظرے کے وہ نکات بتائے کہ اطمینان قلبی نصیب ہو گیا اور سکون مل گیا اور پیر و مرشد نے مناظرہ کی فتح کی بشارت بھی دے دی تھی اور وہ حرف بہ حرف پوری ہوئی۔ آخر دیوبندی نے راہ فرار اختیار کرلی۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے اور نبی کریم ﷺ کی نظر کرم ہے اور پیر و مرشد کی دعا کا نتیجہ ہے۔ اور اس تیاری میں کتابیں بھی حوالے کے لئے ضرورت تھی وہ تلاش کرنے میں وقت لگا، دن تیزی سے گزرتے رہے۔

اس شرائط کے ایک مہینہ پانچ دن بعد ثناء اللہ رند کا پرچہ آیا کہ،

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

السلام علی من اتبع الھدی

"جناب جہانگیر صاحب آپ نے ارشاد فرمایا تھا کہ دو چار روز میں تاریخ بھیج دیں گے اب تو بہت عرصہ بیت چکا، آخر وہ تاریخ کب آئے گی، مہربانی فرما کر آپ ۱۵ صفر تک مناظرہ کی تاریخ کا تعین کریں ورنہ اس سلسلہ کو بھی پہلے کی طرح سمجھا جائے گا۔ جمعرات کا دن متعین ہو چکا تھا اور

اس تعین کی اطلاع مجھے دس روز پہلے دینی ہوگی"۔

ثناءاللہ رند ۲۲محرم ۱۴۲۰ھ ۱۳/۵/۹۹

☆......☆......☆

ہم نے جواب دیا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

"ہماری کوشش یہی تھی کہ جلد از جلد تیاری کر کے اطلاع دیں گے لیکن ابھی کچھ تاخیر اور ہوگی اور جب تک تیاری مکمل نہ ہوگی ہم اطلاع نہیں دیں گے اور ہم کو یاد ہے کہ جمعرات کی تاریخ اور وقت بعد نماز مغرب اور دس روز پہلے اطلاع کریں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور تمہارا یہ کہنا کہ ۱۵ صفر تک تاریخ کا تعین کریں۔ یہ قید تم نہیں لگا سکتے اور ہم اس کے پابند ہیں۔ لہٰذا تاریخ ہم نے دینی ہے اپنی تیاری مکمل کر کے چاہے جب بھی ہو۔ تم انتظار کرو، صبر کرو۔ اور اگر تم انتظار نہیں کر سکتے تو ہمارا ایک مشورہ ہے زبردستی نہیں۔ وہ یہ کہ تحریری گفتگو خط وکتابت کے ذریعہ آج ہی سے شروع کردو۔ شرائط وہی ہیں جو طے کر چکے ہیں۔

ایک صورت اور تھی جلدی کی مگر وہ تم نے مجھ سے مناظرہ کی قید لگائی ہے ورنہ ہم دیگر مناظر کو اہل سنت کے بلا لیتے اور ابھی تاریخ دے دیتے۔ کیونکہ دیگر مناظر کی تیاری مکمل ہے اس لئے وہ ہر وقت تیار رہتے ہیں اس لئے دیگر مناظر کی بات کیلئے نہ تم پہلے تیار تھے اور نہ اب ہو۔ تو اب انتظار کرو جیسے ہی تیاری مکمل ہوئی ہم فوراً اطلاع کریں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ"۔

محمد جہانگیر نقشبندی ۲۵/۵/۹۹

ثناء اللہ نے لکھا بسم اللہ کے بعد۔

''جناب جہانگیر صاحب۔ آپ تو چار دن میں تاریخ بھجوار ہے تھے کہ چار جمعراتوں میں سے کوئی بھی اختیار کر لی جائے گی لیکن ہم ۹۹/۴/۸ کو جب آپ کے پاس سے رخصت ہوئے تو اب تک ۹۹/۹/۲۵ تک سراپا انتظار ہی رہے مگر آپ کی طرف سے کوئی جواب نہ آیا۔ تاریخ کا کوئی تعین نہ ہوا۔ اب تین ماہ تک میں جہادی امور میں مصروف رہوں گا اس کے بعد آپ جب دوبارہ علماء حق سے پنجہ آزمائی کرنا چاہیں تو پھر تین ماہ بعد اس طرح تاریخ دے دینا کہ مجھے پندرہ روز پہلے اطلاع مل جائے تا کہ میں دوبارہ کتب حاصل کرسکوں۔ میں آپ کی طرح کئی مہینے کتب حاصل کرنے میں نہیں لگاؤں گا''۔

ثناء اللہ رند

☆......☆......☆

ہماری طرف سے جواب۔ بسم اللہ صلوٰۃ وسلام کے بعد۔

''ہماری وجہ تاخیر سے جو کہ تیاری کے سلسلے میں تھی۔ ہم یہ نہیں چاہتے تھے کہ ہماری وجہ سے تم ہاتھ پر ہاتھ باندھ کر بیٹھ جاؤ بلکہ ہم یہی چاہتے تھے کہ تم اپنے دیگر امور سرانجام دو۔ اس دفعہ تمہارے پرچے سے معلوم ہوا کہ تم اپنے کسی کام سے تین مہینے کیلئے مصروف ہو جاؤ گے تو ہم کو اعتراض نہیں اور نہ ہی ہم تین مہینے سے پہلے کوئی تحریر اطلاع کر دیں گے۔ بلکہ تین مہینے بعد یعنی اگست میں ہم پندرہ دن پہلے اطلاع دیں گے۔ انشاء اللہ اور اتنا وقت ہماری کیلئے بہت ہے''۔

محمد جہانگیری نقشبندی

۹ صفر ۱۴۲۰ھ

نوٹ: پھر ہم نے ۲۸/۸/۹۹ کو پرچہ لکھا۔ بسم اللہ، صلوٰۃ وسلام کے بعد۔ ثناء اللہ رند صاحب اگر آپ فارغ ہو کر آ گئے ہیں تو ہم کو اطلاع کریں تا کہ ہم تاریخ تحریر کریں تا کہ ہم تاریخ تحریر کر کے آپ کو اطلاع کریں۔ محمد جہانگیر نقشبندی۔

نوٹ: اس پرچہ کا جواب نہیں دیا بلکہ اور تین مہینے بعد ثناء اللہ کا پرچہ آیا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

''جناب جہانگیر صاحب۔ آپ نے مناظرے کے بارے میں کہا تھا کہ تین مہینے بعد اگست میں ہوگا اور تاریخ بھی آپ نے بھیجنی تھی۔ میں اب ۱۱/۱۲/۹۹ تک آپ کی تاریخ کا انتظار کر رہا ہوں۔ آخر وہ تاریخ کب حاضر ہوگی کہ ہم اور آپ روبرو بیٹھ کر اس مسئلہ پر گفت وشنید کریں''۔

فقط ثناء اللہ رند ۱۱/۱۲/۹۹

☆......☆......☆

نوٹ: حضرات یہاں تک دیوبندی کے تیور اور تحریر کا انداز دیکھا اب جب کہ ہم نے مناظرے کی تاریخ کا پرچہ روانہ کیا تو شیر کی کھال میں گیدڑ نکل آیا۔

''ثناء اللہ رند صاحب آپ کی اطلاع ملی تحریر کے ذریعہ کہ آپ آ گئے ہیں۔ لہٰذا وعدہ کے مطابق ہم ۱۰ فروری بروز جمعرات بعد نماز ظہر دو بجے سے تین بجے تک انتظار کریں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

جگہ عاصم بھائی کو معلوم ہے آپ ان کے ساتھ تشریف لے آئیں۔ ہماری طرف سے مکمل ذمہ داری ہے۔ اس تحریر کو پڑھ کر آپ اپنی تحریر عاصم بھائی کو دے دیں کہ آپ کو منظور ہے تاریخ''۔

محمد جہانگیر نقشبندی ۱۲/۱۲/۹۹

☆......☆......☆

نوٹ: ۱۰ فروری کی تاریخ میں وقت بعد نماز ظہر لکھ دیا غلطی سے۔ اصل شرائط میں بعد نماز مغرب لکھا تھا۔ حالانکہ ثناء اللہ نے اس وقت پر کوئی اعتراض نہ کیا۔ خیر جو جواب دیا وہ پڑھیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

"جہانگیر صاحب۔ آپ تو دعویٰ کرتے تھے کہ جس وقت، جہاں جس موضوع پر چاہو مناظرہ کرلو پھر آپ کی یہ حالت ہے کہ کئی مہینے گزرنے کے باوجود اب تک کوئی تاریخ ارسال نہیں کی تھی اور اب جو ارسال کی تو وہ بھی دو مہینے بعد کی یعنی ۱۰ فروری۔ میں اپنی کئی دفعہ مصروفیات بھی آپ کی وجہ سے ترک کر کے آچکا ہوں۔ کتابیں بھی دو دفعہ نکلوا چکا ہوں۔ اب میں بار بار کتابیں نہیں نکلوا سکتا اور آپ کی وجہ سے مصروفیات ترک نہیں کر سکتا اور اس وقت چونکہ میرے پاس کتابیں موجود ہیں جو کچھ دنوں میں جمع کرادوں گا لہٰذا آپ نے اگر مناظرہ رکھنا ہے تو پندرہ دن کے اندر اندر رکھیں"۔

فقط: ثناء اللہ رند ۱۲/۱۲/۹۹

☆......☆......☆

نوٹ: ہمارے تاریخ دینے کے بعد بھی جھوٹ بولتے ہوئے شرم نہیں آئی کہ اب تک کوئی تاریخ ارسال نہیں کی تھی۔ جن کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے تو بندے کیوں نہ جھوٹ بولیں۔ یہ آخری تحریر تھی ثناء اللہ رند کی اور جب سے ایسے غائب ہوئے جیسے گدھے کے سر سے سینگ۔

حالانکہ اگر ۱۰ فروری منظور نہیں تھی اور کوئی کام تھا تو معذرت کر کے اور آگے کی تاریخ بتا دیتے ہم منظور کر لیتے مگر حق کے سامنے آنے کی طاقت ہی نہ تھی۔ جب حق آتا ہے تو باطل بھاگ جاتا ہے اور باطل تو ہے ہی بھاگنے کیلئے۔ اس کا ہم نے جواب

دیا تین پرچوں میں۔کوئی جواب نہ آیا۔ پھر ہم نے ایک پرچہ اور ارسال کیا جس کو عاصم بھائی نے ثناء اللہ رند کے دوست سے وصول پایا۔تحریر اور دستخط بھی کرائے وہ ہمارے پاس ہے۔باقی پرچے ہم نقل کرتے ہیں۔

''ثناء اللہ صاحب شرائط طے ہوئے تھے ۹۹/۴/۸ کو اور ہم کو تاریخ کی اطلاع کرنی تھی اور ایک مہینہ پانچ دن بعد تم نے تحریر لکھی کہ ۱۵ صفر تک تاریخ کا تعین کریں۔ہم نے جواب دیا تھا وہ یاد ہوگا اور تمہارے پاس پرچہ ہوگا کہ یہ قید تم نہیں لگا سکتے اور ہم اس کے پابند نہیں ہیں۔لہذا تاریخ ہم نے دینی ہے، اور یہ بھی لکھا تھا کہ اگر تم جلدی کرنا چاہو تو ہم دیگر مناظر اہلِ سنت کو بلا لیتے ہیں اور ابھی تاریخ دیتے ہیں۔اس کے علاوہ تحریر مناظرے کا خط و کتابت کے ذریعہ آج ہی سے شروع کردو مگر آپ نے ہماری دونوں معقول شرائط کو نہ مانا اور ایک پرچہ پھر لکھا جس کی تاریخ ۹۹/۵/۲۵ تھی۔اس دوسرے پرچے میں آپ نے تین ماہ کی مہلت مانگی کہ اب تین ماہ تک میں جہادی امور میں مصروف رہوں گا ہم نے کھلے دل سے اس بات کو منظور کیا حالانکہ اس کمزوری سے فائدہ اٹھایا جاسکتا تھا کہ ہم تو ان ہی دنوں میں گفتگو کریں گے جو تمہارے جہادی مصروفیت کے دن ہیں اور اس پرچے میں تم نے لکھا تھا کہ پندرہ روز پہلے اطلاع مل جائے تاکہ میں دوبارہ کتاب حاصل کرسکوں میں آپ کی طرح کئی مہینے کتب حاصل کرنے میں نہیں لگاؤں گا۔اس کا ہم نے جواب دیا تھا کہ اتنا وقت ہماری تیاری کیلئے بہت ہے۔پھر ہم نے تیاری کرلی تھی اور ۹۹/۸/۲۸ کو تین مہینے تین دن کے بعد پرچہ لکھا کہ ثناء اللہ رند صاحب اگر آپ فارغ ہوکر آگئے ہیں تو ہم کو اطلاع کریں تاکہ ہم تاریخ تحریر کرکے آپ کو اطلاع کریں۔اس کا جواب نہیں ملا۔عاصم بھائی نے بتایا کہ ابھی تک ان کے آنے کی اطلاع نہیں ملی۔خیر اب ۹۹/۱۲/۱۱ کو تم کراچی آئے اور یہ تحریر میں لکھا کہ میں اب تک ۹۹/۱۲/۱۱ آپ کی تاریخ کا انتظار کررہا ہوں، حالانکہ تین مہینے وہ اور ساڑھے

تین مہینے یہ ضائع کرنا کس کا کام تھا اور پھر الزام کہ میں انتظار کر رہا ہوں۔ سبحان اللہ۔

جب کہ ہمارا ایک مہینہ گزرا تو دو دو پرچے آ گئے اور خود ساڑھے چھ مہینے ضائع کر کے معذرت کرنے کے بجائے الٹا چور کوتوال کو ڈانٹنے والی مثال بنا دی۔ چلو ہم یہ بات نہیں کرتے کہ اتنا وقت کس نے ضائع کیا۔ آگے کی بات کرتے ہیں کہ ۹۹/۱۲/۱۱ کا پرچہ، ثناء اللہ صاحب کو ملتے ہی ہم نے تاریخ ۱۰ فروری لکھ دی اور جگہ کے متعلق بھی بتا دیا کہ عاصم بھائی کے ساتھ تشریف لے کر آئے۔ اور ذمہ داری بھی لکھ دی اور اس ۱۰ فروری کے منظور کرنے کی تحریر بھی طلب کی۔ اب جب کہ ہم نے تاریخ بتا دی جس کا تم کو ساڑھے چھ مہینے سے زیادہ کا انتظار تھا، اچانک تاریخ ملنے سے شاید بوکھلا گئے اور راہ فرار کی باتیں لکھنی شروع کر دیں۔

نمبر ۱: آپ کی وجہ سے مصروفیات ترک نہیں کر سکتا۔

نمبر ۲: میں بار بار کتابیں نہیں نکلوا سکتا۔

نمبر ۳: کتابیں بھی دو دفعہ نکلوا چکا ہوں۔

نمبر ۴: اب جو (تاریخ) ارسال کی تو وہ بھی دو مہینے بعد کی یعنی ۱۰ فروری۔

ثناء اللہ صاحب جب ہم نے تاریخ بتا دی تو ہمارے بہانے بے کار ہیں۔ ہم نے ۱۰ فروری اس لئے رکھی کہ رمضان شریف کا مہینہ گزر جائے عید گزر جائے اور دیگر کام ختم کر کے پندرہ روز پہلے کے حساب سے ۱۰ فروری بالکل مناسب رہتی۔ پھر تمہارا یہ کہنا کہ پندرہ روز کے اندر اندر رکھیں۔

تم نے سوچا رمضان شریف کا مہینہ ہے اس لئے پندرہ دن کی بات لکھ دو تا کہ مصروفیت کی وجہ سے ہم انکار کر دیں اور تم خوشی سے بغلیں بجاؤ۔ ثناء اللہ صاحب تم کس اصول سے پندرہ دن کے اندر ہم کو پابند کر رہے ہو؟ اور طے شدہ بات کہ ہم کو تاریخ دینی تھی وہ دے دی اس کی خلاف ورزی کیوں؟ جب تم مصروفیت ترک نہیں کر سکتے تو

پندرہ دن کے اندر مصروفیت کیسے ختم ہوگئی؟ ہم نے تاریخ دے دی مگر تم نے پندرہ دن کہہ کر اپنی طے شدہ شرائط پر پانی پھیر دیا۔ یہ حرکت کسی معمولی علم رکھنے والے کو بھی زیب نہیں دیتی۔ اس سے پہلے بھی تم نے پندرہ صفر کی تاریخ تک تعین کرنے کیلئے کہا تھا۔ اور اگر آئندہ بھی اس قسم کی بات دہرانے کا خیال آئے تو ہماری یہ بات اچھی طرح یاد کرلو اور بار بار اس تحریر کو پڑھ لو کہ تحریری مناظرہ شروع کردو آج سے اور اپنے دلائل تحریر کر کے قرآن وحدیث سے دیگر کتابوں سے تمام نقل کردو اور دوسرے دن ہم سے مکمل جواب حاصل کرلو۔ اس طرح تم کو وقت بھی کم لگے گا۔ بار بار کتابیں نکلوانے کی زحمت بھی نہیں ہوگی اور مصروفیت پر بھی اثر نہیں پڑے گا اور ہمارے جواب سے حق واضح ہو جائے گا انشاءاللہ تعالیٰ۔

اب تمہارا ۱۰ فروری کا وقت بھی بچ گیا اور پندرہ دن سے بھی نجات مل گئی۔ دیکھو اب دیر نہ کرو فوراً دلائل تحریر کردو اور وقت بچاؤ کیونکہ دلائل جو تم نے ۱۰ فروری کو دینے تھے وہی جواب دو۔ چونکہ تم کو شوق ہے مجھ سے مناظرے کا مگر میری طرف سے ۱۰ فروری دی گئی تاریخ تم کو منظور نہیں اس لئے اپنے شوق کو پورا کرلو اور دلائل تحریر کر کے عاصم بھائی کو دے دو۔

یہ تھی ایک صورت اور دوسری صورت اور آخری یہ ہے کہ ہم اپنے پیر ومرشد کو ۹۹/۱۲/۱۹ بروز اتوار، لاہور سے بلا لیتے ہیں مناظر اعظم علامہ محمد عبدالتواب صدیقی صاحب کو اور آپ کو جماعت میں جو بھی مناظر ہوں۔ آپ ان کو بلالو تا کہ آپ کو زیادہ وقت اپنے کام کیلئے مل جائے گا اور کتابوں کا مسئلہ بھی نہ ہوگا اور پندرہ دن سے پہلے یعنی یہ اتوار پانچ دن کے بعد آنے والی ہے انشاءاللہ۔ ہم بھی دیکھ لیں گے تمہاری جماعت میں بھی کوئی مناظر اعظم جیسا مناظر ہے یا نہیں۔

امید ہے کہ ان دوصورتوں میں سے ایک ضرور منظور فرمائیں گے۔ اور یہ دونوں

صورتیں صرف اس لئے رکھیں کہ تم نے ۱۰ فروری منظور نہیں کی تھی اور یہ تم نے اصول توڑا ہے۔ اس کی وجہ سے یہ صورتیں لکھنی پڑیں اور یہ بھی سن لو کہ اگر تمہاری طرف سے مناظر نئے سرے سے شرائط طے کرنا چاہیں تو کرلیں موضوع یہی رہے گا اور ہم اس کی بھی ویڈیو بنائیں گے۔ اب دیکھتے ہیں کہ مناظر اعظم کے سامنے علماء دیوبند میں سے کون آتا ہے۔

الحمدللہ ہم اپنے دعوے پر قائم ہیں کہ جو چاہیں جس وقت چاہے جہاں چاہے جس موضوع پر چاہے مناظرہ کرلیں۔ شرائط طے کر کے جس میں تاریخ بھی منظور کرنی پڑتی ہے۔ دوسری صورت تحریری مناظرہ کی ہر وقت تیار ہیں جس می دن، تاریخ اور وقت کا جھگڑا نہیں۔ ابھی شروع کردو اور جواب تحریری لو۔ اگر آپ کی طرف سے کوئی جواب نہ آیا تو ہم کیا سمجھیں؟

خادم اعلیٰ حضرت محمد جہانگیر نقشبندی ۱۴/۱۲/۹۹

☆......☆......☆

ثناءاللہ رند صاحب اس سے پہلے تین پرچے لکھ کر جواب دے چکا ہوں کیونکہ تم نے ۱۰ فروری منظور نہیں کی، یہ راہ فرار کا ثبوت ہے اور شکست فاش ہے۔ پھر بھی ہم نے دو صورتیں لکھیں تھیں جس میں سے کوئی بھی منظور نہیں کی، اور نہ کوئی جواب آیا۔ جس سے معلوم ہوا کہ تمہاری جماعت میں کوئی مناظر نہیں اور نہ تم میں ہمت ہے تحریری مناظرہ کرنے کی۔ ۱۴/۱۲/۹۹ سے آج ۱۲/۱/۲۰۰۰ کو ایک مہینے تک نہ کوئی جواب نہ کوئی صورت تحریر کی۔ شاید تم کو بات کرنے کی فرصت نہیں اور نہ آئندہ ہوگی۔ تو پھر یہ آخری صورت پڑھ لو کہ جب بھی زندگی میں کبھی فرصت ملے تو تحریری مناظرے کیلئے ہم ہر وقت تیار ہیں اس سلسلے میں ہم تم کو کبھی بھی مایوس

نہیں کریں گے۔ اور اگر تم نے پھر فرمائش کی آمنے سامنے بیٹھنے کی تو اپنی اس دفعہ کی شکست تحریر کر کے اور ہرجانہ کی رقم دے کر پھر یہ خواہش پوری ہوسکتی ہے اور اس میں تاریخ بھی تم دو گے ہم نہیں۔ اور یہ تمام شرائط کتابی شکل میں چھاپ رہے ہیں تاکہ معلوم ہوسکے دوسرے دیوبندیوں کو بھی کہ تاریخ ملنے سے پہلے کیسی باتیں کرتے ہیں اور تاریخ ملنے کے بعد کیا حالت ہوتی ہے اور وہ کتاب تم کو بھی ارسال کریں گے انشاءاللہ تعالیٰ۔

اگر اس میں کوئی غلط بات ہو تو نشاندہی کر دینا تاکہ دوسرے ایڈیشن میں درست کر دیں۔ ویسے غلطی کا امکان کم ہے کہ اس دفعہ تمام ریکارڈ تحریری دستخط کے ساتھ موجود ہے، دونوں طرف کے اور چند گواہ بھی موجود ہیں۔

ہم تمام تحریر من وعن شائع کریں گے انشاءاللہ تعالیٰ۔ تم بھی پڑھنا بڑا مزہ آئے گا اور تمہارا نام دنیا میں روشن ہوگا کہ تاریخ طے کرنے کے بعد اس طرح کا جواب دے کر راہ فرار اختیار کی جاتی ہے ثناءاللہ رند صاحب۔

خادم اعلیٰ حضرت　　　　محمد جہانگیر نقشبندی

قرآن کا فیصلہ

دیوبندی عقیدہ باطل ہے

اور دیوبندی وہابی عقیدہ اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے۔ (معاذ اللہ)

دیوبندی کتب جن میں یہ عقیدہ ہے:

یکروزی، براہین قاطعہ، شہاب ثاقب، سیف یمانی، تنقید متین، فتاویٰ رشیدیہ۔

(۱)۔ومن اظلم ممن افتری علی اللّٰہ کذبا او کذب بایته انه لا یفلح الظلمون. (سورہ انعام)

اور اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے یا اس کی آیتیں جھٹلائے بے شک ظالم فلاح نہ پائیں گے۔

(۲)۔انظر کیف یفترون علی اللّٰہ کذب. و کفی به اثما مبینا. (سورہ نساء)

دیکھو کیسا اللہ پر جھوٹ باندھ رہے ہیں اور یہ کافی ہے صریح گناہ۔

(۳)۔ویقول الاشهاد هولاء الذین کذبو علی ربهم. الا لعنته اللّٰہ علی الظلمین. (سورہ ہود)

اور گواہ کہیں گے یہ ہیں جنہوں نے اپنے رب پر جھوٹ بولا۔ ارے ظالموں پر اللہ کی لعنت۔

(۴)۔فمن اظلم ممن افتری علی اللّٰہ کذبا او کذب بایاته، انه لا یفلح المجرمون. (سورہ یونس)

تو اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے اس کی آیتیں جھٹلائے، بے شک مجرموں کا بھلا نہ ہوگا۔

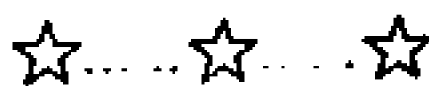
(۵)۔قل ان الذین یفترون علی اللہ الکذب لا یفلحون. (سورہ یونس)
تم فرماؤ وہ جو اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں ان کا بھلا نہ ہوگا۔
(۶)۔ویلکم لا تفتروا علی اللہ کذبا فیسحتکم بعذاب. وقد خاب من افتری. (سورہ طہ)
تمہیں خرابی ہو اللہ پر جھوٹ نہ باندھو کہ وہ تمہیں عذاب سے ہلاک کر دے اور بے شک نامراد رہا جس نے جھوٹ باندھا۔
(۷)۔ومن اظلم ممن افتری علی اللہ کذبا. اولئک یعرضون علی ربھم. الخ (سورہ ہود)
اور اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے۔وہ اپنے رب کے حضور پیش کئے جائیں گے۔
(۸)۔فمن اظلم ممن افتری علی اللہ کذبا او کذب بایتہ. (سورہ اعراف)
تو اس سے بڑھ کر ظالم کون جس نے اللہ پر جھوٹ باندھا یا اس کی آیتیں جھٹلائیں۔
(۹)۔فمن اظلم ممن کذب علی اللہ و کذب بالصدق اذ جاءہ. (سورہ زمر)
تو اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے اور حق کو جھٹلائے جب اس کے پاس آئے۔
(۱۰)۔ویقولون علی اللہ کذب وھم یعلمون. (سورہ آل عمران)
اور اللہ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھتے ہیں۔
(۱۱)۔ومن اظلم ممن افتری علی اللہ کذبا او کذب بالحق لما جاءہ. (سورہ عنکبوت)
اور اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے یا حق کو جھٹلائے جب وہ اس کے ہاں آئے۔
(۱۲)۔لعنۃ اللہ علی الکذبین. (آل عمران)

جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ہو۔

ایسی بے شمار آیات اور بھی ہیں۔اب جس کا دل چاہے اللہ کا فیصلہ مان لے اور جس کا دل چاہے دیوبندی عقیدہ مان لے۔یاد رکھو جواب اللہ کو دینا ہے۔سوچو کیسا گندہ عقیدہ لے کر اللہ کی بارگاہ میں جاؤ گے۔ساری بہانہ بازی غلط تاویل غلط تفسیر آج کرلو۔ مگر اللہ کو کیا جواب دو گے؟ کیا چرب زبانی کام آئے گی؟ مناظرے سے راہ فرار اختیار کرنے والوں قیامت میں کہاں بھاگو گے۔

حضرات محترم! اس کے علاوہ کراچی کے دس دیوبندی، وہابی، مولوی راہ فرار اختیار کر چکے ہیں اگر کوئی صاحب تصدیق کرنا چاہیں تو ہمارے پاس تشریف لے آئیں اور اپنی تسلی کر کے ایسے باطل گستاخ عقیدہ والوں سے توبہ کرلیں۔یاد رکھو ایسا عقیدہ رکھ کر نہ ایمان قبول، نہ نماز، نہ روز، نہ حج، نہ جہاد، نہ تبلیغ کوئی نیکی قبول نہیں بلکہ اللہ کی لعنت، غضب اور شدت کا عذاب اور وہ بھی جہنم کے سب سے نچلے طبقے میں جہاں منافق ہوں گے۔اللہ تعالیٰ بچائے ایسے گستاخوں سے جو اللہ تعالیٰ میں کذب جیسے عیب کو تسلیم کرتے ہیں۔اس کے علاوہ حال ہی میں ویڈیو کیسٹ بھی منظر عام پر آ گئی جس میں دیوبندی وہابی کے ترجمے کی گستاخیاں اور غلطیاں دکھائیں اور بتائیں گئیں۔جس میں اللہ تعالیٰ کو دغا، فریب، دھوکہ اور بھولنے والا اور لاعلم لکھا ہے۔

مسلمانوں اپنی آنکھوں سے ایسے ترجمے دیکھ لو اور دیگر مسلمانوں کو بھی بتاؤ تاکہ کسی کا ایمان برباد نہ ہو۔



اختلاف اُمت

صراطِ مستقیم

چند سال پہلے کتاب اختلاف امت نظر سے گزری تھی اور مطالعہ کرنے کے بعد اس کے صفحہ نمبر ۵۸ پر سورۃ احقاف آیت نمبر ۵ کا ترجمہ دیکھا جس میں غلطی تھی فقیر نے ایک دیو بندی سے کہا اپنے مولوی کی غلطی درست کراؤ۔ اس نے کہا اچھا میں پوچھ کر بتاؤں گا پھر وہ ایک تحریر لایا جو کہ جمیل صاحب کی تھی اور لکھا تھا کہ آپ ہمارے پاس آکر بتائیں کیا غلطی ہے اگر غلطی ہوئی تو ہم درست کریں گے۔

فقیر اس دیو بندی نو جوان کے ساتھ گیارہ بجے دن میں پہنچ گیا اور پھر لدھیانوی صاحب سے گفتگو ہوئی اور پانچ منٹ میں فقیر نے ثابت کر دیا اور لدھیانوی صاحب نے غلطی تسلیم کر لی اور میرا شکریہ ادا کیا کہ نشاندہی کرانے کا۔ اور ساتھ ہی بیٹھے ہوئے مولوی سے کہا کہ ان سے صحیح ترجمہ نوٹ کرلو اور آئندہ ایڈیشن میں اس کو درست کر دینا۔ پھر فقیر نے کہا اس کتاب کے اور بھی مسائل میں بات کرنی ہے۔ تو لدھیانوی صاحب نے منع کر دیا کہ ابھی نہیں پھر کبھی۔ خیر فقیر وہاں سے آگیا۔ اگر کوئی تصدیق کرنا چاہے تو وہ ہم سے ملے ہم اس دیو بندی گواہ سے جس کا نام منصور علی ہے اس سے تصدیق کرا سکتے ہیں۔ اب یہ کہ چند دوستوں نے اسی کتاب کے متعلق پوچھا تھا۔ تو مطالعہ کے بعد اس کتاب میں بے شمار غلط مسائل دیکھے اور یہ طے کیا کہ ان کو تحریر کر کے چھاپ دیا جائے۔

پھر یہ کتاب عام شائع کر کے غلط مسائل کی نشاندہی کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔

لدھیانوی صاحب صفحہ نمبر ۳۷ پر لکھا کہ:

دیوبندی بریلوی اختلاف کا لفظ ہی موجب حیرت ہے۔ پھر اسی صفحہ پر لکھا کہ تاہم میں اس سے انکار نہیں کرتا۔ کہ ان کے درمیان چند امور میں اختلاف ہے یہ تضاد دور کریں۔ ایک عبارت درست ہے تو دوسری غلط ہے۔ پھر اسی صفحہ پر ہے کہ دیوبندی، بریلوی اختلاف کی کوئی بنیاد میرے علم میں نہیں ہے۔ لدھیانوی صاحب آپ چاند پر نہیں رہتے کہ علم ہی نہیں ہوا۔ بنیاد اختلاف کا۔ آیئے ہم آپ کو اصل بنیادی اختلاف بتادیں جو تقریباً سو سال پہلے سے جاری ہے۔ جو دیوبندی اکابر کی گستاخانہ عبارتیں ہیں جن میں۔

☆ اسمٰعیل دہلوی، کتاب تقویۃ الایمان اور صراط مستقیم۔

☆ قاسم نانوتوی، کتاب تحزیر الناس۔

☆ رشید احمد گنگوہی، کا فتویٰ وقوع کذب اور فتاویٰ رشیدیہ۔

☆ اشرف علی تھانوی، کتاب حفظ الایمان۔

☆ خلیل احمد انبیٹھوی، کتاب براہین قاطعہ وغیرہ ہیں۔

اپنے اکابر کی ان کتابوں کی عبارتیں نقل کرتے اور گستاخانہ عبارتوں کو اسلامی ثابت کرتے اور اصل اختلاف بتاتے کہ حرمین شریفین کے تیس سے زیادہ علماء حق نے اور برصغیر کے ڈھائی سو علماء اہل سنت نے کیا فتویٰ دیئے ان کو غلط ثابت کرتے۔ یہ طریقہ تھا اختلاف بیان کر کے اس کے حل کرنے کا مگر آپ کو علم ہی نہیں بنیاد اختلاف کا تو پھر آپ نے اختلاف امت کی ناحق زحمت کی۔ اب ہم کو یہ شرف حاصل ہوا کہ لدھیانوی صاحب کو اصل اختلاف بتادیا تاکہ کل قیامت میں یہ نہ کہہ سکیں کہ مجھے علم نہیں تھا۔ اسی صفحہ نمبر ۳۷ پر لکھا کہ عقائد میں دونوں فریق امام ابوالحسن اشعری اور امام ابو منصور ماتریدی کو امام و مقتدا مانتے ہیں۔

لدھیانوی صاحب اگر یہ سچ ہے تو دیوبندی عقیدہ امکان کذب سے توبہ کرو؟

کیونکہ یہ عقیدہ خدا بول سکتا ہے مگر بولتا نہیں۔ کسی امام اہل سنت کا نہیں ہے۔ جب اس عقیدہ میں دیوبندی، بریلوی کا اختلاف ہے۔ تو آپ نے بیان کیوں نہیں کیا؟ اس عقیدہ میں اہل سنت دونوں بلکہ تمام محدثین و مفسرین امام آپ کے عقیدہ کے خلاف ہیں۔ پھر آگے لکھا۔ دونوں فریق اولیاء اللہ کے چاروں سلسلوں قادری، چشتی، سہروردی، نقشبندی میں بیعت کرتے کراتے ہیں۔ لدھیانوی صاحب اگر یہ سچ ہے تو اسمٰعیل دہلوی کی کتاب میں بیعت کرتے کراتے ہیں۔ لدھیانوی صاحب اگر یہ سچ ہے تو اسمٰعیل دہلوی کی کتاب میں ان چاروں سلسلوں کو یہودیوں کی طرح لکھا۔ دیکھو تقویۃ الایمان میں ہے اب بتاؤ دہلوی کی عبارت درست ہے تو آپ کی عبارت غلط ہے؟ ورنہ دہلوی پر فتویٰ دو؟ یا پھر اس صفحہ کو اپنی کتاب سے غلط کہہ کر نکال دو کاش کچھ تو تحقیق کر لیتے۔

اس کتاب کے صفحہ نمبر ۳۸ پر دونوں کے درمیان جن نکات میں اختلاف ہے وہ یہ ہیں۔

(۱)۔ آنحضرت ﷺ نور تھے یا بشر؟

(۲)۔ آپ عالم الغیب تھے یا نہیں۔

(۳)۔ آپ ﷺ ہر جگہ حاضر و ناظر ہیں یا نہیں۔

(۴)۔ آپ ﷺ مختار کل ہیں یا نہیں۔ یعنی اس کائنات کے تمام اختیارات آپ ﷺ کے قبضہ میں ہیں یا اللہ تعالیٰ کے قبضہ ہیں؟

ترتیب وار غلطیاں ملاحظہ فرمائیں

نمبر ایک کا جواب یہ ہے کہ لدھیانوی صاحب اختلاف بیان کر کے کتاب کا حوالہ دیتے کہ فلاں دیوبندی نور کا انکار کرتے ہیں اور فلاں بریلوی کو اختلاف ہے۔ یا

پھر اپنی مستند کتاب سے عقائد کا حوالہ دیتے۔ مگر اپنی کسی کتاب کا نام نہیں لکھا۔ اور اگر ہم اہل سنت بریلویوں کی کتاب میں دیکھ لیتے تو حوالہ اور عبارت مل جاتی کہ حضور علیہ السلام نور ہیں اور سید البشر افضل البشر بے مثل و بے مثال بشر ہیں۔ اور لدھیانوی صاحب نے صفحہ نمبر ۳۹ پہلی سطر میں لکھا کہ لہٰذا میرے عقیدے میں آپ بیک وقت نور بھی ہیں۔ اور بشر بھی۔ لدھیانوی صاحب قرآن کی آیت بھی لکھ دیتے کہ حضور علیہ السلام صفت ہدایت کی لحاظ سے ساری انسانیت کیلئے مینارہ نور ہیں اور بغیر آیات قرآنی وحدیث کے یہ عقیدہ کہاں سے بنایا؟ جب ہم بریلوی نورانیت کی اور بشریت کی نفی نہیں کرتے۔ تو غلطی کس کی ہے؟ تو جس کو آپ نے صفحہ نمبر ۳۹ پر غلط لکھا ہے دوسری سطر میں یہ بات ہی غلط ہے۔ لدھیانوی صاحب کو اصل اختلاف کا علم نہیں کہ دیوبندی کتابوں میں بشریت کے مسئلہ برابر اور اپنے جیسے کا مفہوم ادا کیا ہے اور نورانیت پر بھی حقیقی نور پر اختلاف ہے اگر لدھیانوی صاحب فرمائش کریں تو ہم نقل کر دیں۔

اسی صفحہ پر لکھا کہ بعض لوگوں کو یہ کہتا سنا ہے کہ آپ خدا کے نور میں سے نور تھے جو لباس بشریت میں جلوہ گر ہوئے۔ اب یہ بعض لوگ کون ہیں تو سوائے بریلوی کے اور کوئی نہیں اس عقیدہ کو لغو اور باطل اور عیسائی عقیدہ بتایا گیا ہے۔

لدھیانوی صاحب اگر یہ عبارت کہ آپ خدا کے نور میں سے نور تھے جو لباس بشریت جلوہ گر ہوئے۔ دیوبندیوں کی معتبر کتابوں سے قرآن وحدیث کی تشریح میں ہم دکھادیں تو...... آپ توبہ کرو کہ اس عبارت کے اپنی کتاب سے نکال دیں گے یا دیوبندیوں پر فتویٰ دیں گے؟

مسئلہ نمبر ۲، حضور علیہ السلام کے متعلق عالم الغیب:

لدھیانوی صاحب صفحہ نمبر ۴۰ سے ۴۲ تک عالم الغیب حضور علیہ السلام کا انکار کیا

ہے۔ اب یہ حوالہ دیں کہ بریلوی کی کس کتاب میں عالم الغیب کا عقیدہ حضور علیہ السلام کے متعلق لکھا ہے؟ اگر حوالہ نہ ملے تو اس عقیدہ کی نسبت جھوٹ لکھنا کتنا بڑا جرم ہے اور توبہ لازم ہے یا نہیں؟ افسوس تو یہ ہے کہ دیوبندی ہو کر آپ کو اپنے مذہب اور عقیدہ کا علم بھی نہیں۔ اس لئے کہ یہ عقیدہ حضور علیہ السلام عالم الغیب ہیں دیوبندی خلیل احمد انبیٹھوی نے لکھا ہے کہ حوالہ محفوظ ہے آپ فتویٰ تیار کریں میں عبارت دکھانے کو تیار ہوں۔

لدھیانوی صاحب صفحہ نمبر ۴۲ پر لکھا ہے عالم الغیب ایسا کلمہ کفر سن کر رونگھٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اب دیوبندی کا کلمہ کفر دیکھنا ہو تو رجوع فرمائیں۔

اہل سنت والجماعت حنفی بریلوی کا عقیدہ حضور علیہ السلام کے علم غیب عطائی کا ہے۔ اور بعض دیوبندی عطائی علم غیب بھی نہیں مانتے۔ اور بعض دیوبندی مانتے ہیں حوالے محفوظ ہیں بلکہ بعض دیوبندی نے اولیاء اللہ کا بھی علم غیب تسلیم کیا ہے۔

لدھیانوی صاحب نے صفحہ نمبر ۴۱ پر آیت نقل کی جو اللہ کے ذاتی غیب کے بارے میں اور بریلیوں کے عقیدہ کے خلاف نہیں۔ اور نفی کرنی تھی۔ علم غیب کی حضور علیہ السلام کے متعلق مگر جگہ جگہ عالم الغیب کے الفاظ لکھ کر دھوکہ دیا جو انتہائی غلط بات ہے۔

اور صفحہ نمبر ۴۱ پر حدیث بخاری و مشکوٰۃ شریف سے نقل کی اس میں بھی دھوکہ کیا۔ حدیث میں تین باتیں ہیں۔ ایک نقل کر دی۔ کیا یہ کسی عالم دین کو زیب دیتا؟ اور یہ حدیث دیوبندی تھانوی گنگوہی نعمانی مرتضیٰ حسین احمد کے بھی خلاف ہے جو علم غیب تسلیم کرتے ہیں۔

لدھیانوی صاحب آپ خود علم غیب کی وضاحت صفحہ نمبر ۴۰ پر کر چکے ہیں فرق صرف اتنا ہے کہ علم غیب کا لفظ نہیں ہے مفہوم موجود ہے۔ لکھا ہے کہ تمام اولین و آخرین کے علوم (یہ علم غیب ہے) پھر لکھا کہ گزشتہ و آئندہ کیلئے بے شمار واقعات۔ (یہ ہی علم

غیب ہے) برزخ اور قبر کے حالات۔ (یہ بھی علم غیب ہے) میدان محشر کے نقشے، جنت ودوزخ کی کیفیت۔ (یہ بھی علم غیب ہے یعنی دبے لفظوں میں سب کچھ تسلیم ہے مگر پتہ نہیں علم غیب سے کیا چڑ ہے کسی طرح برداشت نہیں۔

پھر صفحہ نمبر ۱۴۱ پر فقہاء کی مہارت کی عبارت نقل کی اس کی تفصیل میں بھی خیانت کی۔ فتاویٰ قاضی خان سے حوالہ دیا۔ ہم اس کا جواب ماتحت شامی سے تارتارخانیہ سے دیتے ہی کہ۔ کہ وہ کافر نہ ہوگا کیونکہ تمام چیزیں حضور علیہ السلام کی روح پر پیش کی جاتی ہیں اور رسول بعض غیب جانتے ہیں۔

لدھیانوی صاحب اختلاف پورا بیان کریں۔ پھر جواب دیں۔ کم از کم جو طریقہ ہے دلائل دینے کا وہ ہماری کتابوں سے سیکھ لیتے جیسے مقیاس حنفیت۔ جاء الحق وغیرہ وغیرہ اس طرح کی بڑی غلطی اور خیانت جب دیوبندی نوجوان دیکھیں گے۔ ان کا کیا حال ہوگا۔ اور آنے والی نسلیں کیا تاثر قبول کریں گی صرف ایک بات بتادیں کیا جھوٹ بولنے سے اختلاف کا حل ہوسکتا ہے؟

نمبر ۳ مسئلہ حاضر وناظر:

لدھیانوی صاحب صفحہ نمبر ۱۴۲ پر حضور علیہ السلام کے متعلق حاضر وناظر کا جو عقیدہ بیان کیا ہے وہ ہمارا عقیدہ نہیں۔ توبہ کرو جھوٹ سے اور اپنی کتاب سے نکال دو۔ جب آپ کو اختلاف کا پتہ نہیں ہمارے عقیدہ کا پتہ نہیں پھر کیوں فیصلہ دے رہے ہو۔ آپ کو اتنی توفیق نہیں ہوئی ہماری کوئی معتبر کتاب دیکھ لیتے۔ جاء الحق وغیرہ فرضی من گھڑت عقیدہ ہماری طرف منسوب کرنا اس سے بدترین مثل کہاں ملے گی؟ لدھیانوی صاحب قرآن ہاتھ میں لے کر لکھو یہ عقیدہ ہماری کونسی کتاب میں ہے؟ تاکہ جھوٹ بولنے کی وجہ سے قرآن کی مار تو پڑے۔

پھر صفحہ نمبر ۴۳ پر لکھا۔ اور اگر حاضر و ناظر ماننے والوں کا یہ مطلب ہے لدھیانوی صاحب یہ اگر اور یہ مطلب کے الفاظ گواہی دے رہے ہیں کہ آپ کو ہمارا عقیدہ نہیں معلوم اگر مگر چھوڑو جو مطلب ہے وہ ہم سے پوچھو پھر بتاؤ خرابی کیا اپنی طرف سے مطلب بیان کرنا بغیر تحقیق کے جہالت ہے۔ اسی صفحہ پر لکھا کہ تمام اولیاء اللہ کے بارے میں یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ وہ ہر جگہ حاضر و ناظرہ ہوتے ہیں۔ لدھیانوی صاحب یہ بعض لوگ کہاں ہیں آسمانی مخلوق ہے یا سمندری۔ یہ عقیدہ ہماری کونسی کتاب میں ہے؟ یہ جھوٹ کیوں؟

صفحہ نمبر ۴۴ پر لکھا کہ ترجمہ: ہمارے علماء نے فرمایا کہ جو شخص کہے کہ بزرگوں کی روحیں حاضر اور وہ سب کچھ جانتی ہیں ایسا شخص کافر ہے۔

لدھیانوی صاحب! ذرا اپنے گھر کی خبر لیں اور فتویٰ دیں۔ دیوبندی گنگوہی نے امداد السلوک میں لکھا ہے کہ مرید یہ بھی یقین سے جانے کہ شیخ کی روح ایک جگہ میں قید نہیں ہے جہاں بھی ہو دور ہو یا نزدیک اگرچہ پیر کے جسم سے دور ہے لیکن پیر کی روحانیت دور نہیں جب یہ بات پکی ہوگئی تو ہر وقت پیر کی یاد رکھے اور دلی تعلق اس سے ظاہر ہو اور ہر وقت اس سے فائدہ تیار ہے مرید واقعہ جات میں پیر کا محتاج ہوتا ہے۔ شیخ کو اپنے دل میں حاضر کر کے زبان حال سے اس سے مانگے۔ شیخ کی روح اللہ کے حکم سے ضرور القا کریگی۔ الخ۔

لدھیانوی صاحب آپ ہمارے عقیدہ کو نہیں جانتے مگر اپنے عقیدہ کی خبر نہیں۔ جن باتوں کو ہماری طرف منسوب کر کے کفریہ عقیدہ بتا رہے ہیں وہ آپ کے اکابر میں ہے۔

نمبر ۴ مسئلہ مختارِ کل

کہ متعلق آپ ﷺ مختار کل ہیں یا نہیں۔

یعنی اس کائنات کے تمام اختیارات آپ ﷺ کے قبضے میں ہیں یا اللہ تعالیٰ کے قبضہ میں؟ صفحہ نمبر ۴۸۔ لدھیانوی صاحب آپ نے یعنی لگا کر جو سوال کیا ہے اس کا مطلب یہی ہے کہ کل اختیارات اگر حضور علیہ السلام کے قبضہ میں نہیں۔

لدھیانوی صاحب یہاں بھی آپ کو ہمارے عقیدہ کا پتہ نہیں ورنہ یہ بے تکا سوال نہ کرتے۔ پھر صفحہ نمبر ۴۴ پر اسی مختار کل کے مسئلہ رلکھا کہ حضور علیہ السلام کیلئے خدائی صفات ثابت کرنے کا صاف صاف نتیجہ یہ تھا کہ آپ کو خدائی اختیارات میں بھی حصہ دار ٹھہرایا جائے۔

لدھیانوی صاحب اگر آپ کے دل میں ذرہ بھی ہے تو جواب دیں کہ ایسا عقیدہ ہمارا کس کتاب میں ہے۔ کہ حضور علیہ السلام کو خدائی صفات میں حصہ دار ٹھہرایا ہے۔ یہ بہتان اپنی کتاب سے نکال دیں۔ دیوبندیوں اپنے مولوی سے پوچھا اور جواب دو کہ جب ہمارے عقیدہ کا اختلاف پتہ نہیں تو پھر کسی کے اختلاف کو بیان کر کے اس کا جواب دیا۔

یہ تھے چار مسائل عقیدہ کے جن کے متعلق لدھیانوی صاحب نے الزام، بہتان اور جھوٹ بیان کیا بغیر کسی حوالے کے۔ اگر ہماری کتاب کا حوالہ دیتے تو پھر غلط بیانی کرنے کا موقع نہ ملتا اس لئے لکھا کہ بعض لوگوں کو کہتا سنا بعض کہتے ہیں وغیرہ وغیرہ حدیث کے مطابق اس شخص کے جھوٹا ہونے کیلئے یہ کافی ہے کہ وہ بغیر تحقیق کے بات کرے۔ لدھیانوی صاحب نے یہ حدیث پڑھی ہوگی۔ صفحہ نمبر ۴۸ اور نمبر ۵۰ پر یارسول اللہ خطاب کرنے کی چار صورتوں کو جائز لکھا ہے۔ لدھیانوی صاحب کا خلاصہ ہم نے لکھ دیا۔ پھر صفحہ نمبر ۴۹ پر لکھا کہ غائبانہ درود میں خطاب کے صیغے استعمال نہ کرے۔

لدھیانوی صاحب جب یارسول اللہ خطاب کرنے کی چار صورتیں مان لیں تو اب منع کیوں کرتے ہو؟ یہ تضاد دور کرو۔ صفحہ نمبر ۴۹ پر عبارت غلط ہے جس طرح اللہ ہر جگہ سنتا ہے اسی طرح حضور علیہ السلام ہر جگہ سنتے ہی۔ عبارت لکھا یوں کہ اللہ کی عطا سے

حضور علیہ السلام اپنے امتی کا درود سنتے ہیں جہاں بھی امتی ہو۔ یہ عقیدہ ہے ہمارا اور حدیث دکھانے کو تیار ہیں۔ آپ غلطی تسلیم کرنے کا وعدہ کریں اسی عقیدہ کے تحت یارسول اللہ پکارتے ہیں۔ دیوبندی نے یارسول اللہ پکارنے پر شرک کے فتوے دیئے ہیں حوالے محفوظ۔ آج لدھیانوی صاحب نے شرک کو جائز مان لیا۔ سبحان اللہ۔ صفحہ نمبر ۵۰ پر۔ التحیات میں خطاب بول دیا صحابہ نے لدھیانوی صاحب آپ صحابہ کے عمل کے مطابق التحیات پڑا کریں کیوں نہیں پڑھتے؟ جب خود عمل نہیں کرتے تو پھر یہ دھوکہ کیوں؟ صحابہ کے عمل سے کون سی چیز روکتی ہے؟ صفحہ نمبر ۵۰ پر ہے خطاب کا صیغہ اللہ کے سلام کی حکایت ہے۔ شب معراج ہیں جو فرمایا تھا لدھیانوی صاحب۔ شامی میں ہے کہ حکایت کی نیت نہ کرے یہ اور بھی اہل سنت کے بزرگوں کے خلاف ہے حوالے محفوظ۔ بشرط غلطی تسلیم۔ صفحہ نمبر ۵۱ پر لکھا۔ نعرہ رسالت، نعرۂ غوثیہ، شیعہ کی تقلید میں ایجاد کرلیا۔ لدھیانوی صاحب کوئی ثبوت اپنے دعوے میں ہے تو پیش کردو یا کتاب سے نکال دو؟ اسی صفحہ پر لکھا کہ صحابہ آئمہ کی زندگی میں۔ اللہ اکبر کے سوا کسی اور نام کا نعرہ لگایا ہو۔ نہ قرآن کریم حدیث نبوی اور فقہ حنفی الخ۔ لدھیانوی صاحب مسلم شریف میں صحابہ کرام نے یا محمد یارسول اللہ (ﷺ) کے نعرے لگائے۔ اب تو نظر آ گیا۔ اس پر عمل کرو دیگر حوالے محفوظ ہیں۔ صفحہ نمبر ۶۰ پر لکھا کہ یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ شرک وکفر ہے لدھیانوی صاحب تھانوی نے اس کے جواز کا حکم دیا ہے۔ صفحہ نمبر ۶۲ پر لکھا کہ شاہ صاحب نے اس کو بلاشبہ بدعت است فرمایا ہے۔ لدھیانوی صاحب اس کے اوپر شاہ صاحب نے لکھا بدعت سیۂ ہے یا بدعت حسنہ۔ بھی تو فرمایا ہے اگر آپ بدعت حسنہ نہیں مانتے تو اس عبارت کو نکال دو؟ صفحہ نمبر ۶۷ پر ہے قبروں پر غلاف ڈالنا۔ یہ غلط ہے لدھیانوی صاحب۔ اسی صفحہ پر قبر تعمیر کرنا جائز نہیں۔ یہ بھی غلط مسئلہ لکھا۔

صفحہ نمبر ۶۸ پر۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ہر اونچی قبر کو منہدم کرکے برابر کرنے کا حکم

دیا۔لدھیانوی صاحب یہ بھی تو بتاؤ کس کی قبریں تھیں حاشیہ بخاری پر ہے وہ مشرکین کی تھیں۔صفحہ نمبر ۷۵ پر نذر و نیاز عبادت ہے۔لدھیانوی صاحب نذر شرعی تو عبادت ہے اور نذر لغوی کا بیان بھی تو کرو جو کہ جائز ہے صفحہ نمبر ۷۷ پر حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا حوالہ دفتر سوم کا دے کر عبارت نقل تو کر دی۔لدھیانوی صاحب تفسیرات احمدیہ میں ہے کہ عبادت کی نیت سے کرے تو مشرک ہے۔ایصال ثواب کیلئے کرے تو جائز ہے۔اسی صفحہ پر لکھا وہ چیز غیر اللہ کے نامزد ہونے کی وجہ سے حرام ہوگی۔

لدھیانوی صاحب یہ بھی مسئلہ غلط لکھا ہے۔صفحہ نمبر ۸۶ علامہ نا کہانی نے بدعتِ سیئہ قرار دیا۔لدھیانوی صاحب حاجی امداد اللہ صاحب نے میلاد شریف کے تمام طریقے جائز قرار دیئے ہیں میلاد کے نا آشنا میلاد کو دشمن نہیں کہتے بلکہ نا جائز فتوے لگانے والے دشمن ہیں۔

صفحہ نمبر ۸۸ پر ہے عیسائیوں کی تقلید میں یہ قوم بھی سال بعد یوم ولادت کا جشن منانے لگی۔لدھیانوی صاحب یہ جھوٹ ہے توبہ کرو۔ورنہ ثبوت پیش کرو۔

اسی صفحہ پر ہے ساتویں صدی کے آغاز سے آج تک علمائے امت نے اسے بدعت قرار دیا۔لدھیانوی صاحب حوالے کہاں ہیں؟ علمائے امت جنہیں بدعت گمراہی قرار دیا ہے؟ جھوٹ بولتے ہوئے کچھ تو شرم کرو۔

صفحہ نمبر ۸۹ پر لکھا کہ حضور علیہ السلام نے عید کے دو دن مقرر کئے ہیں۔عید الفطر اور عید الاضحیٰ۔لدھیانوی صاحب عید میلاد پر اعتراض ہے اور خود صفحہ نمبر...... پر لکھا کہ سلف صالحین کے متعلق کہ اس لئے کہ وہاں ہر روز روز عید اور ہر شب، شب برأت کا قصہ تھا۔لدھیانوی صاحب جواب دو سلف صالحین کی روز عید کہاں سے آ گئی۔عیدیں تو دو ہیں۔اور شب برأت تو سال میں ایک دفعہ آتی ہے یہ روش زب برأت کیسے۔سال میں ۳۶۵ عیدیں مان لیں سلف صالحین کیلئے اور سب کے آقا کی ولادت کا دن عید نہیں

ماننے۔ افسوس لدھیانوی صاحب میلاد کے دن کو عید منانے والوں پر تحریف الدین سمجھتے ہیں۔ تو سلف صالحین کے روز کو روز عید بھی تم نے قرار کیا ہے۔ اب تجدید ایمان اور تجدید نکاح کرلو۔

ہم تو تیسری عید حدیث سے دکھا سکتے ہیں۔ جمعہ کا دن عید ہے۔ سال میں کتنی ہوئیں؟ میلاد النبی کی خوشی تو اللہ تعالیٰ نے منائی وہ نظر نہیں آتا۔

صفحہ ۸۹ پر ولادت کی تاریخ کے اختلاف ذکر کیا اور خود ہی لکھا کہ مشہور بارہ ربیع الاوّل ہے۔

خود دیکھ لو جو مشہور ہے وہ مناتے ہیں اگر تمہارے نزدیک کوئی اور تاریخ معتبر ہے تو تم وہ مناؤ۔

صفحہ ۸۹ پر لکھا کہ اس میں کیس کا اختلاف نہیں کہ حضور ﷺ کی وفات شریفہ ۱۲ ربیع الاوّل ہی کو ہوئی۔ لدھیانوی صاحب جب کسی بوڑھے آدمی کو جھوٹ بولتے دیکھتے ہیں تو یہی کہتے ہیں کہ جناب قبر میں پاؤں لٹکائے ہوئے اب تو جھوٹ سے توبہ کرو۔ خیر صحابی سے وصال شریف میں اختلاف کی تاریخ ۱۲/۱۵/۱۵ ربیع الاوّل ہے اک روایت ۱۱/ رمضان کی۔ ہے۔ تابعین میں ابن شہاب زہری، سلیمان بن فرحان، سعد بن ابراہیم زہری۔ ان سے یکم اور دوم تاریخ ربیع الاوّل ثابت ہے۔ دیو بندی مؤرخ شبلی نعمانی نے یکم ربیع الاوّل وصال کی تاریخ لکھی ہے۔ محمد بن عبدالوہاب کے بیٹے نے ۸ ربیع الاوّل بتائی ہے۔

دیو بندی محمد شفیع نے امام ابنِ حجر کے حوالہ سے ۲ ربیع الاول لکھی ہے تاریخ وصال دیو بندی وہابی اشرف علی تھانوی نے وفات شروع ربیع الاول لکھی ہے اور حزشیہ میں لکھا تھانوی نے تاریخ کی تحقیق نہیں ہوئی۔ وہ حساب درست نہیں۔ وصال بارہ ربیع الاوّل کسی طرح نہیں ہوسکتی۔ اور یہ کتابت کی غلطی سے ۲ کا بارہ ہوگیا۔ ثانی شہر ربیع الاول کا

ثانی عشر ربیع الاوّل بن گیا لدھیانوی صاحب یہ حوالہ محفوظ ہیں اگر دیکھ کر توبہ کریں اور کتاب سے نکال دیں ہم دکھانے کو تیار ہیں۔ لدھیانوی صاحب آپ تو کہتے تھے کہ اختلاف ہی نہیں۔ دیکھ لئے اختلاف۔ یہ تحقیق ہے کہ گھر بیٹھ کر جو مرضی لکھ دو۔

پھر آگے لکھا کہ جشن عید، ولادت، طیبہ پر مناتے ہو یا وفات کی خوشی میں؟ تو شاید ہمیں اس کا جواب دینا بھی مشکل ہوگا۔ لدھیانوی صاحب آپ کیلئے مشکل ہے۔ لدھیانوی صاحب آپ کیلئے مشکل ہوگا کیونکہ میلاد کا جشن نہیں مناتے سنو جواب! جب بارہ ربیع الاول وصال کی ثابت نہیں تو غم کیسا سوگ کیسا؟ ہل اہل سنت خوشی مناتے ہیں۔ ولادت کی پیدائش کی۔ جب ہماری نیت بھی معلوم ہوگئی پھر بھی بدگمانی کرتے ہو۔ ایک مسلمان پر بدگمانی گناہ ہے اور جو چھ سو سال کے مسلمانوں پر بدگمانی کرے اس کی سزا بتا دو؟ دیوبندیوں میں عقل مند بتائیں پیدائش پر خوشی ہوتی ہے یا ماتم یا غم یا سوگ جواب دو۔

لدھیانوی صاحب اگر آپ کے دل میں جشن عید میلاد النبی ﷺ کی ذرہ بھر خوشی ہے تو ۹ ربیع الاول کو جشن عید میلاد مناؤ۔ کیونکہ بعض نے ۹ تاریخ لکھی ہے اور یہ تاریخ وصال شریف کی بھی نہیں ہے۔ اب کیا بہانہ کرو گے اور یہ بھی بتا دو کہ سوگ منانے کیلئے اسلام نے کتنے دن رکھے ہیں اگر جواب دیں دن سوگ کے ہیں تو چودہ سو سال ہوگئے۔ ابھی تک تین دن نہیں گزرے جو آج تم سوگ کی باتیں کرتے ہو پھر صفحہ نمبر ۹۰ پر ہے بے ریش لڑکے غلط مسلط نعتیں پڑھتے ہیں۔ من گھڑت قصے بیان ہوتے ہیں۔ لدھیانوی صاحب اگر آپ جشن عید میلاد میں آنے کا وعدہ کریں تو ہم داڑھی والے عمر رسیدہ نعت خواں صحیح نعت پڑھنے والے اور سید شاہ تراب الحق صاحب اور علامہ کوکب نورانی صاحب سے قرآن وحدیث سے میلاد سنا دیتے ہیں اور کیا بہانہ کرو گے۔

اسی صفحہ پر لکھا کہ بیت اللہ کی خود ساختہ شبیہ کا طواف بھی کرتے ہیں۔ لدھیانوی صاحب آپ میلاد نہ مناؤ مگر بہتان بھی مت لگاؤ۔ کراچی یا پاکستان میں کون سا مسلمان

ہے جو بیت اللہ شریف کے فوٹو کا یا شبیہ کا طواف کرتا ہے کچھ تو شرم کرو۔ اور سانگ و سوانگ لکھا ہے صفحہ نمبر ۹۰ اور ۹۱ پر اس کا معنی ہے بت۔ بیت اللہ اور روضہ اطہر کی شبیہ تمہارے نزدیک بت ہیں۔ تو ہزاروں دیوبندیوں کے گھر میں بیت اللہ اور مسجد نبوی کی یہ شبیہ موجود ہے کیا دیوبندی اپنے گھر میں طواف کرتے ہیں وہی معاملہ کرتے ہیں جو اصل بیت اللہ کا ہوتا ہے۔ جواب دو؟ یا توبہ کا اعلان کرو اور اپنی کتاب سے نکال دو۔ اور صفحہ ۹۰ پر جشن میلاد کے خرچ کو اسراف اور فضول خرچی اور صفحہ نمبر ۹۱ پر شیطانوں کا بھائی لکھا ہے۔

لدھیانوی صاحب جشن دیوبند سوسالہ پر ڈیڑھ کروڑ روپے خرچ ہوئے یہ بدعت نظر نہیں آئی ہے یہاں اسراف کیلئے زبان نہ کھلی یہ شیطانوں کے بھائی نہیں ہوئے کیوں؟ یہی رقم اگر چپکے سے ایصال ثواب کیلئے مساکین غربا کو دے دیتے تو ہزاروں گھر آباد ہو جاتے اور ہزاروں بیٹیوں کے ہاتھ پیلے ہو جاتے یا نہیں۔ آج بھی قربانی کی کھالیں۔ زکوٰۃ صدقہ فطرہ چندہ کس غریب کو یہ کروڑوں روپے کس چوک میں تقسیم کئے جاتے ہیں؟ مگر افسوس یہ رقم میلاد کو روکنے کیلئے کتابیں شائع کرنے میں صرف ہوتی ہیں۔ ارے جن کے میلاد کے صدقے میں یہ نعمتیں ملتی ہیں ان کے میلاد کے خلاف ہو۔

ہیں منکر عجب کھانے غرّانے والے

اور جو دیوبندی مولوی جشن عید میلاد النبی ﷺ کے جلسے میں شریک ہوتے ہیں ان پر بدعتی ہونے کا فتویٰ کیوں نہیں؟ جواب دو۔ پہلے میلاد منانے والوں کو عیسائی کی تقلید کہی۔ صفحہ نمبر ۹۱ پر رافضیوں کی تقلید کہی اور کوئی بھیانک الزام ہے تو وہ بھی لگا دو۔ امت کو مار ڈالا کافر بنا بنا کر اسی صفحہ پر بیت اللہ شریف اور روضہ اطہر کی شبیہ کو جعلی اور مصنوعی اور جاہلیت کہی ہے۔ پھر لکھا ہے کہ ان شبیہ کو بنا کر اسے منہدم کرنے والے اسلامی شعائر کی توہین کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ لدھیانوی صاحب ایک طرف تو ان شبیہ کو جعلی کہتے ہو اور دوسری طرف اس کو اسلامی شعائر کہہ رہے ہو۔ عقل کا علاج کراؤ اس

تضاد کو دور کرو۔ جب شبیہہ جعلی ہے تو توہین کیس؟ اور یہ جعلی شبیہہ خود تمہارے دفتر عالمی تحفظ ختم نبوت کے باہر بورڈ پر بنی ہے۔ کیا کراچی کے دیوبندی اسی بورڈ کا طواف کرتے ہیں؟ اور اسی شبیہہ کا مقصد آپ خود بھی سارے ارکانِ حج نمائش کے چوک پر ادا کرتے ہیں؟ اگر یہ جعلی ہے تو یہ بورڈ توڑ دو۔ مگر توڑ بھی نہیں سکتے کہ اسلامی شعائر کی توہین کے مرتکب ہو جاؤ گے۔ جعلی شبیہہ بنانے کے مجرم کی سزا کیا ہے؟

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ محفل میلاد کے قائل اور عامل ہیں ہم دکھانے کو تیار ہیں اور انہوں نے جن خرابیوں کا ذکر کیا ہے وہ تو سب غلط ہیں۔ مگر اس محفل میلاد کو بند کر دینا کسی عقل مند کا کام نہیں۔ اس لئے کہ آج شادی میں بے شمار غلط رسمیں ہوتی ہیں لیکن اگر کوئی کہے کہ شادی کرنا بند کر دیا جائے تو اس کو کہا جائے گا بے وقوف خرابیاں دور کرو شادی کرنا نکاح کرنا بند نہیں کر سکتے۔

لدھیانوی صاحب حضرت مجدد کا محفل میلاد کے جواز کا ثبوت کہاں نقل نہ کیا؟ صفحہ نمبر ۱۱۰ پر الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ۔ اپنے وطن میں بیٹھ کر پڑھتا رہے تو بدعت کہلائے گا۔ لدھیانوی صاحب۔ تھانوی ہندوستان میں اور دیگر علماء دیوبند یہ درود وسلام پڑھتے رہے ان پر بدعت کا فتویٰ مبارک ہو۔ صفحہ نمبر ۱۱۱ پر اذانِ بقر کا مسئلہ غلط لکھا ہے۔ مسنون ہم نہیں مانتے بلکہ اذانِ قبر جائز مانتے ہیں۔ یہ مسائل بھی غلط ہیں۔ زیارت قبور، تیجا، رسمِ قل، ساتواں، نواں، چالیسواں وغیرہ صفحہ نمبر ۱۱۴، ۱۱۵۔

حالانکہ یہ سب جائز ہیں حاجی امداد اللہ مکی نے لکھا۔ فیصلہ ہفت مسئلہ میں۔ مساجد میں ذکر بالجہر تو دیوبندیوں نے بھی جائز لکھا ہے اور یہ بدعت لکھ رہے ہیں۔ حوالہ دیکھوا اور اپنی کتاب سے نکال دو غلط مسائل کو۔

جنازے کے بعد دعا کرنے کو تسلیم کیا ہے صفحہ نمبر ۱۲۰ اگر ہر شخص اپنے طور پر۔ لدھیانوی صاحب جب ہر شخص کر سکتا ہے تو اجتماعی دعا کا منع کیسا ہوگا؟ صفحہ نمبر ۱۲۱ پر

انگوٹھے چومنے والی روایت کو۔ ماہرین علم حدیث نے اس کو موضوع اور من گھڑت کہا ہے۔لدھیانوی صاحب وہ ماہرین علم حدیث اور کتابوں کے نام لکھ دیں؟ ہم سنت نہیں بلکہ جائز سمجھ کر چومتے ہیں۔اور ہم اہل سنت اس مسئلہ میں بے شمار دلائل رکھتے ہیں۔ اگر آپ تفصیلی گفتگو حق پسندی کے تحت قبول کرنا چاہیں تو سردست ایک حوالہ دیوبندی تقی عثمانی کا۔اذان میں حضور علیہ السلام کا نام سنا اور محبت سے بے اختیار ہو کر انگوٹھے چوم کر آنکھوں سے لگا لئے۔ یہ عمل کوئی گناہ و بدعت نہیں اور انشاء اللہ اسی محبت پر اجر و ثواب ملے گا کتاب بدعت ایک سنگین گناہ صفحہ نمبر ۱۳۸ لدھیانوی صاحب تقی عثمانی تو بغیر کسی ثبوت کے محض محبت میں انگوٹھے چومنے کو اجر و ثواب لکھ رہے ہیں اور گناہ بھی نہیں۔بدعت بھی نہیں۔کیا فتویٰ ہے عثمانی پر؟ اور آپ نے جو منطق دانی کی ہے اس کا جواب ہم بہت جلد تفصیل سے دیں گے انشاء اللہ اور اگر انگوٹھے چومنے کا فتویٰ ہم حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ سے دکھا دیں تو آپ توبہ نامہ شائع کریں گے۔اور اس سے متعلق عبارت اپنی کتاب سے نکال دیں گے۔

اس طرح وہابی کو دیوبندیت سے الگ لکھ دیا جب کہ دیوبندی اکابر اپنے وہابی ہونے کا اعلان تحریر کتاب میں لکھ گئے ہیں اور آپ نے صحہ نمبر ۲۸ پر لکھا ہے انہیں غیر مقلد کہا جاتا ہے۔لدھیانوی صاحب اگر ہم تمہارے اکابر کا فتویٰ دکھا دیں کہ مقلد اور غیر مقلد ایمان میں یکساں ہیں اور اعمال کا فرق ہے تو آپ اپنے اکابر سے بیزاری کا اعلان کریں گے یا وہابی ہونے کا اقرار کریں گے؟ یہاں تک ہم نے تمہاری غلطیوں کا الزام، بہتان اور جھوٹ کی نشاندہی کردی ہے اور ضمناً چند جواب بھی عرض کر دیئے ہیں۔اگر اختلافی مسئلہ میں مناظرہ کرنا چاہیں تو ہم کر سکتے ہیں یا تفصیلی گفتگو کرلیں اگر آپ کی طرف سے کوئی جواب نہ آیا تو ہم دوسرے حصے میں کتابی شکل میں مکمل پوسٹ مارٹم کریں گے تحریری انشاء اللہ۔

ایصالِ ثواب پر مناظرہ

قرآنِ کریم سے ایصالِ ثواب کا ثبوت:

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ ربنا اغفرلنا و لاخواننا الذین سبقونا بالایمان.
اے ہمارے رب ہمیں بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے۔ (سورۃ حشر)

قرآن کریم سے نذر اور منت کا ثبوت:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ یوفون بالنذر و یخافون یوما کان شرہ مستطیراً.
اپنی منتیں پوری کرتے ہیں اور اس دن سے ڈرتے ہیں جس کی برائی پھیلی ہوئی ہے۔ (پارہ نمبر ۲۹)

قرآنِ کریم سے بزرگانِ دین کی یادگار منانے کا ثبوت:

و ذکر ھم بایام اللہ. اور انہیں اللہ کے دن یاد دلاؤ۔ (پارہ نمبر ۱۳)

حدیث سے ایصالِ ثواب کا ثبوت:

صحابی نے مسئلہ پوچھا کہ اگر میں صدقہ خیرات کروں تو کیا ان کو ثواب پہنچے گا۔
آپ ﷺ نے فرمایا ہاں۔ (مسلم شریف، بخاری شریف، ابوداؤد شریف)

دوسری حدیث میں بھی ایک صحابی کے جواب میں فرمایا، بے شک یہ چیزیں ان کو پہنچتی ہیں اور وہ ان سے خوش ہوتے ہیں جیسے کہ تم ایک دوسرے کے تحفہ ہدیہ سے خوش ہوتے ہو۔ (مسند امام احمد)

حدیث سے نذر منت پوری کرنے کا ثبوت:

صحابی نے اپنی والدہ کی نذر کے متعلق پوچھا جن کی والدہ کا وصال ہوگیا ان کی

ایک منت تھی۔

حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ اپنی ماں کی طرف سے نذر پوری کرو۔ (صحاح ستہ)

ایصالِ ثواب کا فائدہ:

حضور علیہ السلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ جنت میں اپنے نیک بندے کا درجہ بلند فرماتا ہے وہ بندہ عرض کرتا ہے کہ یا اللہ یہ درجہ مجھے کیسے ملا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تیرے بیٹے کی دعائے مغفرت کرنے سے۔ (مشکوۃ شریف)

حدیث سے ثبوت وہ عمل جو اللہ کیلئے ہے اور نام اس پر امت کا آجائے۔ حضور علیہ السلام نے بسم اللہ، اللہ اکبر پڑھ کر ذبح کیا اور فرمایا یہ میری طرف سے اور میری غریب امت کی طرف سے۔ (ترمذی شریف)

ذبح اللہ تعالیٰ کے نام سے اور اس کے اوپر حضور علیہ السلام کا نام حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ میں آپ کیلئے ضرور بکری ذبح کروں گا۔ (طبرانی)

ایک صحابیہ نے آپ کیلئے بکری ذبح کی۔ (ترمذی شریف)

ایک اور صحابی نے حضور علیہ السلام کیلئے بکری ذبح کی۔ (مشکوۃ شریف)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے حضور علیہ السلام کیلئے بکری ذبح کی۔ (ترمذی شریف)

نماز اللہ تعالیٰ کیلئے اور ثواب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطے۔

تم میں سے کون مجھ سے وعدہ کرتا ہے کہ مسجد میں دو رکعت میرے لئے پڑھے اور کہے کہ یہ رکعتیں ابوہریرہ کے واسطے ہیں۔ (مشکوۃ)

صدقہ وخیرات اور عمل اللہ کیلئے اس پر نام صحابی کی والدہ کا۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کی میری والدہ کا انتقال ہوگیا کونسا صدقہ بہتر ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا، پانی۔ حضرت سعد نے کنواں کھدوایا اور فرمایا یہ اُمِ سعد کا

کنواں ہے۔ (مسلم شریف، مشکوۃ شریف)

مسلمانوں ثبوت دیکھ لو تمام احادیث میں اس بات کا ثبوت موجود ہے کہ کھانے پینے کی چیزوں پر حضور علیہ السلام کا نام صحابہ کا نام اہلبیت کا نام امت کا نام آسکتا ہے۔

تو سبیل کے پانی پر امام حسین رضی اللہ عنہ گیارہویں کی نیاز پر غوث اعظم میلاد کی مٹھائی پر اسی طرح دیگر ایصالِ ثواب پر بزرگانِ دین کا نام آسکتا ہے۔

اور وہ شرم کریں جو بلاوجہ یہ کہتے ہیں کہ جس چیز پر اللہ کے سوا نام آجائے تو وہ حرام ہو جاتی ہے۔

وہ بتائیں کہ صحابۂ کرام سے زیادہ قرآن وحدیث کون جان سکتا ہے۔ اور کھانے سامنے رکھ کر قرآن پڑھنا دعا کرنا ایصالِ ثواب کرنا ہم مخالفین دیوبندیوں کی کتابوں سے جائز ہونے کا ثبوت دکھانے کو تیار ہیں۔

ایصالِ ثواب کی قدیم وجدید قسمیں:

اسلام میں جائز ہیں اور ایصالِ ثواب پر اجماع امت ہے جو کہ ہر دور میں ہوتا رہا اور قیامت تک مسلمان اس پر عمل کرتے رہیں گے۔ انشاء اللہ۔

مختلف زمانوں میں ایصالِ ثواب کے مختلف نام تھے اور ہیں حدیث کے مطابق دور نبوی میں ایصالِ ثواب کے یہ طریقے تھے۔ دعا کرنا، صدقہ کرنا، پانی پلانا، کھانا کھلانا، عبادت کا ثواب وغیرہ کئی صدیوں تک یہ سلسلہ چلتا رہا ہے اور پھر مفسرین، محدثین، فقہاء وعلماء نے شرعی مسئلہ کو آسان کر کے فیصلہ کیا کہ ہر قسم کی عبادت کر کے اس کا ثواب کیا جاسکتا ہے ہر جائز کام اور حلال چیز کے کھلانے کا ثواب ایصالِ ثواب ہوسکتا ہے اب مسلمانوں کو جس طرح سہولت ہوئی اور محبت تھی اس نے وہ نیک عمل کیا اور اس کو ایصالِ ثواب کر دیا۔

کسی نے قرآن خوانی، نعت خوانی، بخاری شریف کا ختم، آیت کریمہ کا ختم، کلمہ شریف کا ختم، درود شریف کا ختم، میلاد شریف کا ختم، گیارہویں شریف، عرس شریف وغیرہ، یٰسین شریف کا ختم سوئم، دسواں، بیسواں، تیسواں، چالیسواں، برسی، رجب میں کونڈے، شعبان میں حلوہ، رمضان میں سحری وافطاری شوال کے روزے، ذیقعد میں فاتحہ، ذوالحج میں ختم شریف، محرم کا کھچڑا اور پانی وشربت کی سبیل، بزرگانِ دین کے ایام منانا، مساجد کی تعمیر، غریبوں کی مدد کھانے سے کپڑے سے اور نقد روپے سے یا دیگر اشیاء سے، اور سویاں پکا کر قورمہ، روٹی، بریانی، زردہ، دال، سبزی چنے وغیرہ ان سب پر ایصالِ ثواب کیا جا سکتا ہے۔ صرف نام میں تبدیلی ہوئی، مقصد سب کا ایصال ثواب ہی ہے اور اسلام میں جائز ہے۔

اس مسئلہ پر چند مناظرے ہوئے اس کا ذکر ہم آگے چل کر کریں گے۔ انشاءاللہ۔

سردست یہ عرض کر دیں کہ بعض لوگ ایصالِ ثواب کے ناموں سے الرجک ہیں وہ سن لیں کہ جب یہ طے ہو گیا اور ہم اہل سنت وجماعت کی نیت کا بھی پتہ چل گیا تو وہ بدگمانی بلاوجہ الزام تراشی سے باز آ جائیں اور اپنی دنیا وآخرت برباد نہ کریں۔

ہاں اگر ایصالِ ثواب منع ہے ناجائز ہے حرام ہے غلط ہے تو اس کی دلیل پیش کریں۔ ورنہ شرم کریں توبہ کریں۔

مزے کی بات یہ ہے کہ وہ لوگ جو منع کرتے ہیں اور فتوے لگاتے ہیں جیسے گیارہویں شریف کی نیاز ہو۔ تو منع کرنے والے خود پہلی صف میں کھانے آ جاتے ہیں۔ اس وقت سارے فتوے بھول جاتے ہیں اور پھر خود منع کرنے والوں کے گھروں میں نیاز ہوتی ہے جو گھر کی بڑی بزرگ عورتیں جو اسلام کے احکام جانتی ہیں وہ سال میں کئی دفعہ نیاز دلاتی ہیں۔ وہاں یہ مولوی تماشہ دیکھتے ہیں منع نہیں کرتے۔ پتہ ہے اگر گھر کی عورتوں کو منع کیا تو وہ شاید جوتے لگا دیں۔ ورنہ کم از کم کھانا دینا بند کر دیں گی۔

اس سلسلہ میں ایک گاؤں کا واقعہ مشہور لطیفہ کی شکل میں عوام کو یاد ہوگا۔
اگر نہیں تو پھر سن لیں اور پڑھ کر یاد کریں۔
شاید کسی کی عقل ٹھکانے پر آجائے اور جہالت کی موت مرنے سے بچ جائے۔

گاؤں کی ایک عورت کی شادی ہوئی ان سے جو خشک مولوی تھے شادی کے چند مہینے بعد گیارہویں شریف کا بابرکت مہینہ آ گیا۔ بیوی نے گیارہویں کی نیاز پکائی اور سوچا کہ مولوی صاحب سے ختم پڑھا کر دونوں کھائیں گے۔ اور کچھ محلے میں دیں گے۔

جب مولوی صاحب آئے تو گرم گرم قورمہ اور زردہ جس کی خوشبو سے مولوی کے منہ میں پانی آ رہا تھا۔ پوچھا بھئی یہ آج کا کھانا کیسا ہے۔

بیوی: گیارہویں شریف کی نیاز کا ہے فاتحہ پڑھ دو۔

شوہر: ارے کھانا سامنے رکھ کر قرآن نہیں پڑھتے۔

بیوی: واہ بھی کھانا سامنے رکھ کر بسم اللہ پڑھتے ہو یہ بھی تو قرآن ہے۔

شوہر: ہے تو سہی مگر۔

بیوی: اگر مگر چھوڑ و جب بسم اللہ پڑھ کر کھانے سے شیطان بھاگ جاتا ہے۔ اور برکت ہوتی ہے تو فاتحہ اور قل شریف پڑھنے سے اور برکت ہوگی۔

شوہر: خیر میں ختم پڑھ دیتا ہوں مگر میں غیر اللہ کا کھانا نہیں کھاؤں گا۔

بیوی: اب دوسری منطق شروع کردی غیر اللہ کی۔

شوہر: کچھ بھی کہو میں غیر اللہ کا کھانا نہیں کھاؤں گا۔

بیوی: اگر میں نے بھی یہی کھانا نہ کھلایا تو تمہاری بیوی نہیں۔

شوہر: ارے بیگم یہ کیا کہہ رہی ہو تم ایسا نہ کہو۔

بیوی: جب ختم کردیا تو شرافت سے کھالو یہ نیاز کا کھانا ورنہ۔

شوہر: نہیں ہرگز نہیں آج کا کھانا میں اپنے دوست کے گھر سے کھالوں گا۔

بیوی: دوست بھی تو غیر اللہ ہے وہ کیسے جائز ہو گیا۔

شوہر: اچھا تو میں ہوٹل سے کھالوں گا۔

بیوی: ہوٹل بھی تو غیر اللہ کے نام کا ہے وہاں بھی کھانا جائز نہیں۔

شوہر: اچھا تو میں کچھ اور سوچتا ہوں۔

بیوی: ایک بات اور سوچ لو کہ سارا گاؤں کہتا ہے کہ میں مولوی کی بیوی ہوں اور تم بھی غیر اللہ ہو، جس طرح کھانے پر غیر اللہ کا نام آنے سے تم اس کو حرام کہہ رہے ہو تو میرے اوپر تمہارا نام آتا ہے کیا میں بھی تم پر حرام ہو گئی۔

شوہر: ارے نہیں تم تو میرے جگر کا ٹکڑا ہو وہ مسئلہ الگ ہے، یہ مسئلہ الگ ہے۔

بیوی: تو پھر نیاز کا کھانا کھاؤ جھگڑا ختم کرو۔

شوہر: نہیں آج میں بھوکا مروں گا مرنے دو۔

بیوی: میاں جی اسلام میں خودکشی حرام ہے مرنے تو نہیں دونگی تم کو۔

شوہر: عاجز آ کر بولا اچھا تو پھر خالی شوربا دے دو۔

بیوی: جب خالی شوربا نکال رہی تھی تو ایک بوٹی آ گئی تو وہ اس بوٹی کو پلیٹ میں سے نکالنے لگی۔

شوہر: اری بھاگوان! جو بوٹی خود بخود ہی آ گئی اس کو آنے دو باقی سب خیر ہے۔

لہٰذا ایسے اور بھی واقعات سے پتہ چلتا ہے کہ خشک مولوی کا مذہب گھر میں الگ ہے اور باہر الگ ہے۔

آخر کب تک دنیا والوں کو دھوکہ دیں گے اور دوغلی پالیسی کریں گے۔

مسلمانوں حیرت انگیز تحقیقی خبر سنو۔

جس بڑے مولوی کے فتوے کی تقلید میں یہ خشک مولوی گیارہویں کو حرام کہتے ہیں۔ ان کے اپنے گھر میں گیارہویں جائز ہونے کا ثبوت دیکھ لو۔

اور وہ فتویٰ اینٹ پر رکھ کر اس مولوی کے منہ پر مار دینا آؤ ثبوت دیکھو اور توبہ کرو۔

حضرات محترم اس مسئلہ پر بارہ افراد سے مناظرہ ہوا جس میں ایک نے توبہ کرلی اور وہ توبہ کی تحریر موجود ہے جس کا دل چاہے تسلی کرکے توبہ کرلے۔ اور گیارہ مولوی راہِ فرار اختیار کر گئے اور دوبارہ سامنے آنے کیلئے تیار نہیں۔

لہٰذا سب کے ساتھ مناظرے کا بیان کافی طویل ہو جائے گا پھر بھی ہم چند لوگوں سے مناظرانہ گفتگو تحریر کر رہے ہیں۔

دیوبندی: یہ لوگ شعبان میں حلوہ بناتے ہیں ناجائز ہے۔

سنی: جناب کس دلیل سے ناجائز ہے کہہ رہے ہیں۔

دیوبندی: آپ بتائیں یہ جائز کہاں لکھا ہے۔

سنی: الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے۔ ناجائز تم کہو اور دلیل ہم دیں۔ ہمارے لئے تو یہی کافی ہے کہ شریعت میں ناجائز نہیں۔

دیوبندی: جس کا کوئی ثبوت نہیں وہ ناجائز ہے۔

سنی: حضور علیہ السلام کو حلوہ پسند صحابہ کو پسند تو مسلمانوں کو بھی پسند ہے اور حلوہ پر فاتحہ بھی جائز ہے۔

دیوبندی: حلوے پر فاتحہ جائز نہیں، اس لئے ناجائز ہے۔

سنی: بغیر شرعی دلیل کے ناجائز کہنا ظلم ہے۔

دیوبندی: ہم کو تو دلیل دکھاؤ پھر مانیں گے۔

سنی: ہم تمہارے مولوی سے حلوہ پر فاتحہ جائز ہونا دکھا سکتے ہیں۔

دیوبندی: ہمارے مولوی سے ثبوت کہاں لکھا ہے۔

سنی: ثبوت دیکھ کر توبہ کرو گے؟ یا؟؟؟

دیوبندی: توبہ تو میں نہیں کروں گا بعد میں بات کروں گا۔

وھابی: غیر اللہ کے نام کا کھانا حرام ہے
سنی: صرف کھانا ہی حرام ہے یا اور بھی چیزیں حرام ہیں۔
وھابی: جس پر غیر اللہ کا نام آجائے ہر چیز حرام ہے۔
سنی: قرآن کی سورۃ بقرہ غیر اللہ کے نام پر ہے بتاؤ حرام ہے۔
وھابی: وہ مسئلہ الگ ہے اور یہ الگ ہے۔
سنی: اچھا یہ بتادیں کہ حرام کیسے ثابت کریں گے۔
وھابی: وہ تو قرآن سے ثابت ہوگا کہ حرام ہے۔
سنی: چلو پھر آیت پڑھو کہ خواجہ غریب نواز کی نیاز حرام ہے۔
وھابی: قرآن کی آیت تو مجھے یاد نہیں ہے۔
سنی: اچھا تو یہ بتادو کہ قرآن سے مسئلہ بیان کرنے کی شرائط کیا ہیں۔
وھابی: یہ بھی مجھے یاد نہیں ہے۔
سنی: ظالم انسان کچھ بھی یاد نہیں بس بغیر دلیل کے حرام یاد ہے۔
وھابی: اصل میں اپنے مولوی سے سنا تھا اور بس۔
سنی: اپنے جاہل مولوی سے پوچھنا کہ جس کو قرآن نے حرام نہیں فرمایا اس حلال کو حرام کہنا بہتان باندھنا ہے یا نہیں۔
وھابی: اچھا میں اپنے مولوی سے پوچھ کر آؤں گا کل۔
سنی: حضرات اس بے کل کی کل نہ ہوئی دو سال ہو گئے آج بھی اگر زندہ مردہ وہابی حرام ثابت کردے تو ہم انتظار میں ہیں۔
دیوبندی: یہ لوگ خواجہ کا بکرا غوث کی گائے کہتے ہیں حرام ہے۔
سنی: اور تم لوگ جو بکرا نکاح ولیمہ عقیقہ سالگرہ کیلئے لاتے ہو۔
دیوبندی: وہ مسئلہ الگ ہے اور یہ الگ ہے۔

سنی: حیرت ہے قصائی کی طرح ہڈیاں الگ اور گوشت الگ ہے۔تم نے مسئلہ ہی الگ الگ کردیا۔سبحان اللہ۔

اچھا چلو اس کو حرام کہا ہے تم نے کوئی دلیل ہے؟

دیوبندی: جی قرآن میں ہے۔وما اھل بہ لغیر اللہ. جس چیز پر غیر خدا کا نام آجائے وہ حرام ہے۔

سنی: کس تفسیر میں ہے یہ معنی اور ترجمہ اور مفہوم۔

دیوبندی: تفسیر تو معلوم نہیں،بس قرآن میں ہے۔

سنی: قرآن کی تفسیر اپنی رائے سے کرنا باطل مردود ہے۔

ہم ستر تفاسیر سے دکھا سکتے ہیں جس میں لکھا ہے۔اس کا معنی اور مفہوم یہ ہے کہ حلال جانور ذبح کرتے وقت غیر اللہ کا نام لینا حرام ہے۔

دیوبندی: لیکن ہمارے مفتی نے تو یہی بتایا تھا مطلب۔

سنی: اس جاہل مفتی کو میرے سامنے لاؤ اور وہ بات کرے ہم سے۔

ورنہ سن لو اس ترجمہ کی وجہ سے جو تم نے کیا ہے فقیر تمام دیوبندیوں، وہابیوں کو دعوت عام دیتا ہے کہ دنیا کی تمام چیزیں حرام ہو جائیں گی کوئی بھی چیز حلال نہیں ہو سکتی۔

دیوبندی: حیرت ہے ہمارے مفتی نے ذلیل کرادیا اتنی بڑی غلطی۔

سنی: اب بھی وقت ہے توبہ کرو اہلِ سنت بن جاؤ۔

دیوبندی: لیکن یہ کہنا کہ غوث کا بکرا خواجہ کی گائے تو غلط ہے۔

سنی: جی نہیں بلکہ ذبح کرنے سے پہلے اور بعد جاہے جس کا نام لے کر کہے وہ بھی جائز ہے اور اس کا ثبوت بھی ہم دیوبندی وہابی مفتی کو دکھانے کیلئے تیار ہیں۔

دیوبندی: ہمارے مولوی ایسا کب کہہ سکتے ہیں۔

سنی: کتاب کا حوالہ ہم دکھاتے ہیں اپنے مفتی سے پوچھو۔

دیوبندی: حیرت ہے کتاب میں کچھ لکھتے ہیں ہم کو کچھ بتاتے ہیں۔

سنی: دومنہ، دوفتوے، دوغلی پالیسی اب تو مشہور ہو گئی ان کی۔

دیوبندی: لیکن اگر ہمارے مفتی نے لکھا ہے تو میں دیوبندیت چھوڑ دوں گا۔

سنی: انشاءاللہ بھی کہیں تا کہ اللہ کی مدد شامل ہو جائے۔

دیوبندی: ایک ہفتے کے بعد میں آپ کو جواب دوں گا۔

سنی: برائے مہربانی جو بھی جواب ہو تحریری ہو۔

دیوبندی: فکر مت کرو تحریر پر مہر بھی ہوگی مفتی صاحب کی۔

سنی: پھر تو سونے پہ سہاگہ ہو جائے گا مسئلہ آسان ہو جائے گا۔

لیکن حضرات ایک سال ہو گیا نہ جواب آیا نہ وہ بندہ آیا نہ فتویٰ آیا۔

آج بھی اگر کوئی دیوبندی وہابی اپنے مفتی کا فتویٰ دیکھ کر توبہ کرے تو ہم حوالے دکھانے کو تیار ہیں۔

وھابی: یہ لوگ شب برأت اور شب معراج میں نوافل پڑھتے ہیں بدعت ہیں۔

سنی: ان بابرکت رات میں عبادت کا احادیث سے ثبوت ہیں۔

وھابی: یہ احادیث سب ضعیف ہیں لہٰذا عمل بے کار۔

سنی: ضعیف احادیث فضائل اعمال میں معتبر ہیں۔

وھابی: مگر میں نہیں مانتا عبادت بھی وہ کرو جس کا ثبوت ہو۔

سنی: لیکن منع کرنے کا ثبوت تم دکھاؤ کونسی حدیث ہے۔

وھابی: جس کا ثبوت نہیں وہ عبادت منع ہے۔

سنی: یہ بات قرآن وحدیث میں میں کہاں لکھی ہے حوالہ دو۔

وھابی: دیکھو نفلی عبادت کو فرض اور واجب سمجھ کر کرنا منع ہے۔

سنی: یہ ٹھیک ہے مگر ہم نفل کو نفل سمجھ کر کرتے ہیں فرض واجب نہیں سمجھتے، بدگمانی کرنا

منع ہے، لیکن وہابیہ کا الزام لگانا اور جھوٹ بولنا ان کو ورثے میں ملا ہے شرم کرو۔ اور رہی بات یہ کہ جس کا ثبوت نہیں وہ عبادت منع ہے۔ تو دعا عبادت ہے یا نہیں۔

وھابی: بالکل عبادت ہے اور عبادت کا مغز ہے۔

سنی: تو پھر بتاؤ حدیث میں روزانہ دعا کتنی مرتبہ ثابت ہے۔ اور کس وقت ثابت ہے اب اگر تم دن کے دو بجے دعا کرتے ہو تو دو بجے کس حدیث میں یہ وقت لکھا ہے حوالہ دو۔

وھابی: میں اپنے مولوی سے پوچھ کر بتاؤں گا۔

سنی: حضرات دو سال ہو گئے ابھی تک وہ ثبوت نہیں لا سکا۔

دیوبندی: ایصالِ ثواب تو برحق ہے مگر یہ چالیسواں غلط ہے۔

سنی: واہ سبحان اللہ جب ایصالِ ثواب مانتے ہو تو چالیسواں، سوئم، دسواں، بیسواں عرس فاتحہ یہ سب ایصالِ ثواب کی قسمیں ہی ہیں۔

دیوبندی: مگر چالیسواں سوئم کا ثبوت نہیں۔

سنی: لوگوں کو بے وقوف بنانے کا اچھا بہانہ ہے ایک بات یاد رکھنا کہ نیک کام سے روکنا شیطان کا کام ہے۔ اب چاہے شیطان بن جاؤ۔ یا بندے دے پتر بن جاؤ۔ اگر تم توبہ کرو تو ہم ثبوت دکھانے کو تیار ہیں۔

دیوبندی: اصل میں ایصالِ ثواب کے نام پر کچھ ایسے طریقے رائج ہو گئے جو ہندوؤں میں رائج ہیں۔

سنی: دھوکہ دینا کوئی تم سے سیکھے۔ ہندو کیا کرتے ہیں یہ تم جانو۔ مسلمان کیا کرتے ہیں یہ سنو۔ قرآن پڑھتے ہیں کلمہ، درود شریف پڑھتے ہیں دعا کرتے ہیں اور حلال کھانا پکاتے ہیں اور ایصالِ ثواب کرتے ہیں۔ یہ عمل مسلمان کرتے ہیں سوئم چالیسواں عرس، فاتحہ وغیرہ میں۔ اب بتاؤ ان اعمال کا ہندوؤں سے کیا تعلق ہے۔

دیوبندی: میرا مطلب تھا کہ وہ۔

سنی: مطلب چھوڑو دیوبندیوں کے پیر و مرشد حاجی امداد اللہ مہاجر مکی نے دسواں، چالیسواں، عرس، فاتحہ، سوئم میلاد، گیارہویں، کونڈے وغیرہ کو شرعی طور پر جائز قرار دیا بلکہ عمل بھی کرتے تھے۔

دیوبندی: اچھا میں چلتا ہوں پھر بات کروں گا۔

کیا کوئی دیوبندی حاجی امداد اللہ پر فتویٰ لگا سکتا ہے؟

کیا وہ بھی ہندوؤں کی طرح مشابہت والے کام کرتے رہے؟

اگر کسی دیوبندی میں ہمت ہے تو فتویٰ لگاؤ؟ ورنہ شرم کرو۔

اور دیوبندی وہابی رشید احمد گنگوہی نے گیارہویں شریف کو جائز قرار دیا۔ ثبوت دیکھو توبہ کرو۔ ورنہ فتویٰ لگاؤ۔

کیا پوری جماعت میں ایک بھی غیرت مند نوجوان نہیں جو سب کو ایک ترازو میں تولے انصاف کی بولے۔ جرم ایک ہے وسزا بھی ایک ہے یہ تم فرق کیوں کرتے ہو اپنوں کو کیوں چھوڑ دیتے ہو اسلام کی تعلیم کیا ہے۔

کاش دیوبندیوں میں ایک مردِ میدان ہوتا تو ہم اس کے سامنے اس کے گھر سے دن منانے کا ثبوت برسی منانے کا ثبوت عرس منانے کا ثبوت چالیسواں سوئم منانے کا ثبوت پیش کرتے اور وہ سب کو شرعی طور سے دیکھتا اور جو فتوے ہم اہل سنت پر لگاتے ہیں وہی فتوے وہ مردِ میدان اپنوں پر لگاتا اور اپنے اور پرائے کا فرق نہ کرتا۔

ہم کو بیس سال ہو گئے مگر ایسا مرد نہیں ملا۔ شاید کوئی پیدا ہو جائے اور انصاف کی بات کرے۔

ایک بات دعوت فکر کے سلسلے میں دیوبندی نوجوانوں اور بوڑھوں کو بتاتا ہوں کہ دوستی، رشتہ داری یا ایک ساتھ مل بیٹھ کر کھانا کھانے والے میں محبت ہو جاتی ہے اور وہ زندگی بھر نہیں بھولتا اور مرنے کے بعد بھی دعا کرتا ہے۔ ایصالِ ثواب کرتے ہیں اس کی

یاد میں تھوڑی دیر خیال آجاتا ہے۔ مگر یہ دیکھو عبرت نگاہ سے تماشہ کہ دس بیس سال جن دوستوں کے ساتھ نماز پڑھتا رہا درس دیتا رہا تبلیغ کرتا رہا بستر اٹھا کر خاک چھانتا رہا کھانے پینے میں ساتھ دکھ درد میں ساتھ خوشی وغمی میں ساتھ رہا لیکن موت کا وقت آگیا وہ دیوبندی نوجوان مرگیا۔ اب وہ دوست تبلیغ کے اور دیگر معاملات کے ساتھ وقت گزارنے والے جنازے میں شریک ہیں اور بعد نمازِ جنازہ اس نوجوان کیلئے دعا کرنے کیلئے تیار نہیں طوطے چشم بے وفا مذہب سے تعلق پھر کوئی اس نوجوان کی قبر میں عہد نامہ رکھنے کا سوچے تو یہ جنگ کرنے کو تیار مگر عہد نامہ ہرگز نہیں رکھنے دیتے پھر اگر کوئی اذان دے قبر پر وہ بھی نہیں اور کوئی سوئم کا اعلان کرنا چاہے تو وہ بھی نہیں۔

یہ دوست دشمن کیوں بن گئے۔ کبھی سوچا ہے تم نے یہاں بس یہی بات سمجھ میں آتی ہے کہ اس نوجوان کی مغفرت ہوگی نہیں دعا کیوں مانگیں۔ اور کسی کو بھی کیوں مانگنے دیں۔ مسلمانوں آج ہم اپنے مسلمان دوستوں رشتے داروں کو ایصالِ ثواب کریں گے۔ کل کوئی ہمارے لئے کرے گا۔

اور مثال مشہور ہے کہ اس ہاتھ دے اور اس ہاتھ لے۔

چند باتیں ہم مسائل کیلئے عرض کردیں۔

میت کے سلسلے میں جو کھانا ہوتا ہے وہ غریبوں کے لئے ہے یہ جو لوگ کاروں میں بیٹھ کر اور مالدار لوگ کھانے آجاتے ہیں یہ غلط ہے اسی طرح سوئم، دسواں، بیسواں، چالیسواں، برسی وغیرہ میں کھانا صرف غریبوں، یتیموں، مسکینوں کیلئے ان کا حق ہے اور شرکت کرنے مالدار لوگ پڑوسی وغیرہ قرآن پڑھیں کلمہ درود شریف ذکر وغیرہ کرکے ایصالِ ثواب کریں۔

البتہ گیارھویں شریف، میلاد شریف اور دیگر نیاز میں جو ایصالِ ثواب ہوتا ہے وہ کھانا تمام لوگ کھاسکتے ہیں امیر بھی اور غریب بھی۔

بہر حال ایصالِ ثواب ہر مہینے ہر ہفتے ہر دن ہر وقت کرنا جائز ہے۔کوئی پابندی نہیں ہے اور سب سے بہترین ایصالِ ثواب سوئم، دسواں، چالیسواں میں یہ ہے کہ تلاوتِ قرآن کریم صلوٰۃ وسلام دعا وغیرہ کرنی چاہیے۔ہم ان دیوبندیوں کو یہی کہتے ہیں کہ کھانے پینے کے علاوہ اگر ہم سوئم میں قرآن پڑھیں اور دعا کریں ایصالِ ثواب کریں پھر تو مان جاؤ ایسا سوئم تم بھی کرو۔

لیکن مردوں کے دشمن یہ چاہتے ہی نہیں کہ میت کی مغفرت ہو بلکہ جس طرح دنیا میں یہ چاہتے تھے کہ بے ایمان ہو کر ہمارے ساتھ رہے تو آخرت میں بھی یہ جہنم میں ہمارے ساتھ رہے ایصال ثواب کر دیا اور کسی مسلمان کو بخشش ہوگئی تو ان کی پارٹی میں کمی آجائے گی۔

☆.....☆.....☆

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ

مسلک دیوبند سے بارہ سوالات، جواب دیں

ہم ان کے مناظرہ کا چیلنج قبول کرتے ہیں

(شرائط تحریر طے کرو)

حضرات محترم! علمائے حق اہلسنت وجماعت حنفی بریلوی جنہوں نے دیوبندیوں کو مناظرہ کیلئے بے شمار چیلنج دیئے اور بے شمار مناظروں اور ذات آمیز شکست فاش دی اور ہر دور میں باطل کا منہ کالا کیا! اگر ہم صرف علماءِ حق اہل سنت کے نام لکھیں تو ایک ہزار صفحات کی کتاب تیار ہو سکتی۔ اس میں تو شک نہیں کہ وہ ایک جماعت مناظرین کی اب ہم میں نہیں لیکن اس کا مطلب یہ تو نہیں کہ بالکل مناظرہ کرنے والے نہیں بلکہ تعداد میں کم ضرور ہیں پھر بھی حق بیان کر کے باطل کو منہ توڑ جواب دینے والے موجود ہیں۔

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے جیسا مناظرہ تو واقعی آج نہیں جن کی تحریر پڑھتے ہی دیوبندیوں کو گرمی کے موسم میں سردی لگتی تھی اور سردی کے موسم میں پسینے چھوٹ جاتے تھے اسی طرح پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے دیوبندی سے صرف ایک سوال کیا تھا۔ جس کا جواب ساری زندگی نہ دے سکا۔ اور علامہ حشمت علی خان، علامہ اجمل سنبھلی، علامہ حبیبُ الرحمٰن، علامہ مشتاق احمد نظامی، مناظرِ اعظم محمد عمر صدیقی اچھروی، علامہ عنایت اللہ، علامہ سردار احمد، علامہ محبوب علی رضا، علامہ صوفی اللہ دتہ، علامہ عبدالغفور ہزاروی علامہ عبدالوہاب صدیقی و دیگر علماء، رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔

یہ مناظرینِ اہل سنت وہ ہیں جن کی آمد کا سن کر دیوبندی راتوں رات گاؤں اور شہر چھوڑ کر فرار ہو گئے۔ آج ان کے خادم اور شاگرد زندہ ہیں جو علی الاعلان دعوت دیتے ہیں جس کو بھی دیکھنا ہو کہ جب حق آتا ہے تو باطل بھاگ جاتا وہ آزمالے۔

آج کل کئی جگہ سے کراچی شہر کے اور دیگر شہروں سے ساتھی آکر بتاتے ہیں کہ دیوبندی نے مناظرہ کا چیلنج کیا ہے۔ اور کہتا ہے کہ بریلوی مناظرہ نہیں کر سکتے بھاگ جاتے ہیں اور ہم تین دن تک انتظار کرتے رہے کوئی نہیں آیا اور ان میں کوئی مناظر نہیں وغیرہ وغیرہ۔

جواباً عرض ہے کہ مدرسے کی چار دیوار میں بیٹھ کر اس طرح باتیں کر کے اور خوشی سے بغلیں بجانا شاید کسی گدھے کا کام ہو سکتا ہے انسان کا نہیں اپنے گھر بیٹھ کر یہ کہنا کہ میں بہت بڑا پہلوان ہوں تو صرف بکواس ہے۔

پہلوان وہ ہے جو اکھاڑے میں اتر کر مقابلہ کرے پھر دعویٰ کرے۔ اسی کراچی شہر میں گزشتہ سالوں میں دس دیوبندی تو وہ ہیں جو وقت اور جگہ طے کر کے نہیں آئے اور ہم انتظار کرتے رہے اگر کوئی دیوبندی تحریر کر دے کہ میں توبہ کر کے تجدید ایمان کروں گا تو ہم ان دیوبندیوں کے پاس لے جا کر اپنی بات کی تصدیق کرا سکتے ہیں۔

اور ایسے بھی دیوبندی مولوی ہیں جو شرائط طے کرنے میں راہ فرار اختیار کر گئے۔ ثبوت موجود ہے تحریری توبہ شرط ہے، ایک مناظرہ پرانا گولیمار میں ڈیڑھ سال ہو گئے طے پایا تمام شرائط اور دونوں طرف کے دستخط والے پرچے موجود ہیں دیوبندیوں نے ایک دن پہلے مناظرہ سے یک طرفہ مناظرہ ملتوی خود ہی کر دیا بغیر کی اتفاقِ رائے سے۔ دیوبندی بتائیں کہ اصول، مناظرہ کے تحت بھاگنے والے ملتوی کرنے والے شکست خوردہ ہوئے یا نہیں۔ اور یہ بھی بتاؤ اب کون بھاگا ہے؟

اور ان بھگوڑوں سے آج بھی ہم مناظرہ کرنے کو تیار ہیں اگر یہ شکست لکھ دیں یا

پھر جو خرچہ ہمارا ہوا تھا وہ دے دیں۔ ورنہ جشنِ فتح مناظرہ کراچی یکسر ہم مناتے رہیں گے ہم کو جشن مبارک ان کو بھاگنا۔

بہر حال ہم ان کے دیئے ہوئے چیلنج قبول کرتے ہیں۔ تحریری شرائط طے کرو۔ جو مناظرہ وہی گفتگو کرے، دلائل شرعی اربعہ۔ قرآن و حدیث اور اجماع و قیاس، موضوع۔ اپنے نانوتوی گنگوہی تھانوی انبیٹھوی کی گستاخانہ کفریہ عبارتیں درست ثابت کر کے بتاؤ۔

یا پھر دوسرا موضوع یہ رکھ لو۔ امکان کذب تحت قدرت باری تعالیٰ۔ (معاذ اللہ)

یہ عقیدہ دیوبندی وہابی رشید احمد گنگوہی نے فتاویٰ رشیدیہ میں لکھا ہے۔

اپنے اس باطل عقیدہ کو قرآن وحدیث سے ثابت کرو۔

اگر اپنا عقیدہ شرعی دلائل سے ثابت نہ کر سکے تو تحریری توبہ اور تجدید ایمان اگر شادی شدہ ہے تو تجدید نکاح کرنا ہوگا۔

موضوع سے راہ فرار اختیار کرنے والا یا مناظرہ کر کے وقت نہ آنے والا شکست تحریری لکھ کر دینا ہوگا اور جتنا خرچہ ہوگا وہ بھی دینا ہوگا۔

اس کے علاوہ دیوبندی اپنی شرائط تحریر کرے۔

اس کے بعد ہم باقی شرائط لکھیں گے۔ اگر دیوبندی کو ہمارے عقیدہ سے متعلق کوئی وضاحت طلب کرنی ہو تو ہم جواب دیں گے۔

اسی طرح ہم وضاحت طلب کریں گے جس کا جواب دیوبندی کو دینا ہوگا۔ یہ ابتدائی شرائط ہیں اس صفحہ کی فوٹو کاپی کر کے دستخط کر کے ہم کو روانہ کر دیں۔

دیوبندی دستخط:

تا کہ دیگر شرائط دوسرے پرچے میں ہم روانہ کریں۔ دیوبندی پتہ بھی لکھے۔

سُنّی دستخط: اعلیٰ حضرت کا ادنیٰ خادم محمد جہانگیر نقشبندی۔

عوام الناس کو پریشان کرنے والے دیوبندیوں آؤ مناظرہ مناظرہ کی رٹ لگانے والوں ہم تمہارا چیلنج قبول کرتے ہیں۔

کراچی یا پاکستان بلکہ دنیا میں جس ملک میں جس زبان میں مشرق سے مغرب تک شمال سے جنوب تک دعوت عام ہے۔

نوٹ: بیرون ملک کا تمام خرچ دیوبندی کے ذمہ ہوگا۔ تمام شرائط خط و کتابت کے ذریعے ہوں گے اور اتفاقِ رائے سے دن تاریخ وقت طے ہوگا پھر آمنے سامنے بیٹھ کر دلائل شروع کریں گے۔ انشاءاللہ۔ کیوں کہ سب سے زیادہ وقت شرائط میں لگتا ہے اس لئے وہ خط و کتابت کے ذریعے ہوں گے اب دیکھتے ہیں کہ کس کو غیرت آتی ہے۔

وہ رضا کے نیزہ کی مار ہے کہ عدو کے سینے میں غار ہے
یہی وار وار سے پار ہے کسے چارہ جوئی کا وار ہے

بعض دیوبندی ایسے جھوٹ بولتے ہیں کہ ہم نے اوکاڑوی صاحب کو مناظرہ میں بھگا دیا، کاظمی شاہ صاحب کو، اچھروی صاحب کو فلاں فلاں کو بھگا دیا۔ اگر کسی دیوبندی میں شرم و غیرت اور سچائی نام کی ذرہ بھر بھی کوئی چیز ہے تو وہ ریکارڈ نکال کر بتائے۔ کہاں کس شہر میں کس دن کس تاریخ کو شرائط طے کر کے دستخط کرا کے مناظرہ میں بھگایا ہے۔

ہم اس دیوبندی کو دس لاکھ روپے خوشی سے انعام دیں گے۔

ورنہ آؤ دیوبندیوں ہم سے ریکارڈ دیکھو کہ کیسے بھاگے ہیں کہ پلٹ کر پیچھے نہیں دیکھا۔

ثبوت دیکھ کر توبہ اور تجدید ایمان تحریری کر لینا اور بس۔

اگر تحریری شرائط طے کرنے کے بعد بھی کسی دیوبندی میں سامنے آکر مناظرہ کی جرأت و ہمت ہیں تو مناظرہ بھی گھر بیٹھ کر تحریری کر سکتا ہے۔

ہم اس کیلئے ۲۴/ گھنٹے تیار ہیں۔ اہلسنت کے ہاں تسلی بخش کام ہوتا ہے۔

ویسے اب تک جتنے دیوبندیوں سے مناظرانہ گفتگو ہوئی وہ سب اصول مناظرہ سے جاہل تھے۔صرف مناظرے کا نام ہی سن رکھا تھا اور لوگوں کو پریشان کرنا مقصد تھا۔

ایک دیوبندی مفتی نے کہا کہ مناظرہ میں حکم بنانا شرط ہے یعنی جو فیصلہ کرے۔ہم نے پوچھا یہ شرط کہاں لکھی ہے حوالہ دو؟ بس ایسے خاموش ہوئے جیسے سانپ سونگھ گیا۔

عموماً دیوبندی شرط طے کرنے میں بھاگ جاتے ہیں اور اس میں بھی کوشش کرتے ہیں کہ کس طرح جھگڑا ہو جائے۔ ورنہ مناظرے سے پہلے ایک دو دن پہلے بھاگ جاتے ہیں۔ ہم اس ریکارڈ کو جمع کر رہے ہیں۔اور ایک کتاب میں شائع کریں گے۔انشاءاللہ۔

دیوبندیوں دیکھو اعلیٰ حضرت کی شان کہ شیعہ مذہب والوں سے مناظرہ طے ہوا سخت طبیعت خراب تھی۔حکیم نے مناظرہ کرنے سے منع کر دیا تھا۔اعلیٰ حضرت نے فرمایا مجھے مناظرہ میں مرجانا قبول ہے مگر مناظرہ سے بچ کر زندہ رہنا منظور نہیں۔ یہ جذبہ دیکھ کر شیعہ بھاگ گئے۔ ویسے حیرت ہے شیعہ حضرات پر کہ مناظرہ اعلیٰ حضرت سے طے کر لیا پھر بھاگ گئے۔

مگر افسوس ہے دیوبندیوں پر کہ اعلیٰ حضرت سے مناظرہ طے کرنے کی ہمت بھی نہ تھی۔اعلیٰ حضرت کے سوالات جو گنگوہی وہابی سے کئے تھے جس کا جواب گنگوہی مر کر مٹی میں مل گیا جواب نہ دے سکا۔

آج بھی دعوت عام ہے تمام زندہ مردہ دیوبندیوں کو ان سوالات کے جواب دے کر بتاؤ۔ جو دیوبندی گنگوہی کا قرض اتارنا چاہے وہ تحریر کر دے کہ جواب نہ دینے کی صورت میں توبہ اور تجدید ایمان تحریری کرے گا۔تو ہم وہ تمام سوالات لکھ کر دے سکتے ہیں۔مگر ایسی ہمت کہاں۔ یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں۔

اب وہ دیوبندی جو تحریر و تقریر اور چار دیواری میں ڈینگیں مارتے ہیں۔ اور خوشی

سے بغلیں بجاتے ہیں لوگوں کو پریشان کرتے ہیں اس سلسلے میں ہم نے بارہ سوالات سوچے ہیں جن کو لکھ رہے ہیں امید ہے کہ دیوبندی فوراً جواب دیں گے۔

اور عوام اہل سنت سے درخواست ہے کہ یہ کتاب اپنے علاقے میں اگر دیوبندی وہابی ہیں تو ان کو ضرور دیں۔ اور ان کے بڑوں تک ہم یہ کتاب روانہ کریں گے۔ اور دیوبندیوں سے ہم یہ بھی کہتے ہیں کہ ہمارے بارہ سوالات کے جوابات دینے کے بعد وہ بھی ہم سے سوال کر سکتے ہیں اور ہم جواب دیں گے۔ انشاءاللہ۔

چونکہ سوالات کا تعلق قرآن وحدیث سے ہے۔ اس لئے زیادہ سے زیادہ وقت جوابات کا ایک سال رکھتے ہیں۔ تاکہ کوئی بہانہ نہیں کر سکے۔ اس کے بعد ہم پوسٹر شائع کریں گے۔ انشاءاللہ کہ ہم نے بارہ سوال کئے تھے۔ جواب نہیں آیا۔ جس کیلئے ہم حق بجانب ہوں گے۔ اور علی الاعلان عوام الناس کو مطلع کریں گے کہ پوری جماعت دیوبندیہ میں کسی کو بھی قرآن وحدیث کا علم نہیں ہے۔ اسلام کا صرف لبادہ ہے حقیقت نہیں ہے۔

سوالات:

☆ علمائے دیوبند کے ترجمۂ قرآن میں گستاخیاں اور غلطیاں موجود ہیں ہم نشاندہی کریں گے واضح ثبوت کے ساتھ کس دیوبندی مفتی کو خدا کا خوف ہے جو توبہ کر کے ترجمہ درست کرے؟

☆ شرک کی تعریف کر کے تفصیل لکھیں اگر شرک کے خلاف علمائے دیوبند کی کتابوں میں مل جائیں وہ مسائل جو شرک نہیں مگر ان کو شرکیہ بیان میں لکھا ہے اور یہ ظلم ہے۔ تو اب آپ لوگوں کا کیا فرض ہے کہ غلط شرک کے مسائل ختم کریں گے توبہ کر کے؟ یا پھر اسی طرح چلنے دیں گے؟

☆ بدعت کی تعریف اور بدعت کی قسمیں لکھیں جو محدثین نے لکھیں ہیں۔ اگر کوئی دیوبندی بدعت کی پانچ قسموں کا انکار کرے تو سوچ لے جن کو خود بدعت کا پتہ نہ ہو وہ دوسروں کو بدعت سے کیسے بچا سکتے ہیں لہٰذا دیوبندیوں کو چاہئے کہ بدعت اچھی۔ بدعت بری کو مان لیں اور توبہ کرلیں ہم ان کی کتابون سے دکھانے کو تیار ہیں بلکہ دیوبندی مفتی نے بدعت کو سنت بھی لکھا ہے۔ حوالہ بشرط توبہ جواب دو؟

☆ علمِ غیب عطائی حضور علیہ السلام کے متعلق دیوبندیوں کے دو قسم کے فتوے موجود ہیں۔ بعض کے اثبات میں بعض کے نفی میں ہم دکھانے کیلئے تیار ہیں۔ دیوبندی جواب دیں کہ اقرار کرنے والے سچے ہیں یا انکار کرنے والے ظاہر ہے دو میں ایک سچا اور دوسرا جھوٹا ہوگا۔

☆ دیوبندی گنگوہی عقیدہ امکان کذب تحت قدرت باری تعالیٰ ہے اس کا معنی دیوبندی بتاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے مگر بولتا نہیں۔ معاذ اللہ بعض دیوبندی اس عقیدہ کا انکار کرتے ہیں اور بعض لعنت کرت ہیں اور بعض مانتے ہیں آپ یہ بتادیں کہ جو یہ عقیدہ نہ مانے اس پر کیا فتوئی ہے یا پھر امکانِ کذب عقیدہ کو قرآن و حدیث سے ثابت کر کے بتاؤ۔

☆ دیوبندی انبیاء واولیاء کو دور سے غائبانہ بعد وصال کے پکارنے والے کو شرک قرار دیتے ہیں اور قریب سے زندہ کو حاضر کو پکارنا جائز قرار دیتے ہیں۔ کیا دیوبندی قرآن و حدیث سے ثبوت پیش کر سکتے ہیں کہ دور سے غائبانہ پکارنا شرک ہے اور قریب سے حاضر کو پکارنا جائز ہے۔

☆ جو عقائد اہل سنت و جماعت کے حضور ﷺ کے متعلق ہیں مثلاً علمِ غیب، نور، حاضر و ناظر، وسیلہ، مدد مختارِ کل وغیرہ بالکل ایسے ہی نظریات دیوبندی کی کتابوں علمائے دیوبند کے ساتھ ثبوت ملتا ہے۔ اگر ہم ثبوت دکھادیں تو کونسا اور کتنے دیوبندی اپنا

مذہب چھوڑ کر تجدید ایمان کریں گے یا شرعی فتویٰ اپنے دیوبندی پر لگائیں گے؟

☆ اذان سے پہلے اور بعد درود و سلام پڑھنا جائز ہے۔ یہ فتویٰ جامعہ اشرفیہ لاہور سے ثبوت دیکھ کر دیوبندی اپنی مساجد میں شروع کر دیں گے یا اپنے ناجائز فتوے سے توبہ و رجوع کریں گے۔

☆ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے انگوٹھے چومنے کا ثبوت ہم پیش کرتے ہیں۔ کسی دیوبندی میں جرأت ہے جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر فتویٰ لگا سکے اگر نہیں تو پھر خلیفہ اوّل کے طریقے پر چلنے والوں پر فتویٰ کیوں؟

خلفائے راشدین کا جلوس نکالنے والے ضرور جواب دیں۔

☆ جشنِ دیوبند سو سالہ ۲۱، ۲۲، ۲۳/ مارچ ۱۹۸۰ء میں منایا گیا۔ انڈیا میں تمام دیوبندی کی شرعی دلیل پیش کریں کہ جشنِ دیوبند منانا جائز ہو۔ اور جشنِ میلاد منانا بدعت حرام ناجائز ہو؟

☆ آیت: **ایاک نعبد و ایاک نستعین**. پڑھ کر یا اللہ مدد باقی سب شرک و بدعت کہنے والوں۔ انبیاء و اولیاء کی مدد کو شرک کہنے والوں۔ قربانی کی کھالیں، فطرہ، صدقہ، چندہ، زکوٰۃ وغیرہ بندوں سے مانگنا۔ اس آیت کو سامنے رکھو اور بتاؤ یہ تمام چیزیں کیسے جائز ہیں یا یہ تمام چیزیں اللہ سے کس دیوبندی نے کب اور کہاں حاصل کیں یا یہ تمام چیزیں لیتے وقت قرآن پر ایمان ختم ہو جاتا ہے جواب دو؟

اور عوام اہل سنت سے درخواست ہے کہ جو دیوبندی وہابی چندہ کھالیں لینے آئے اس سے یہی آیت کا مطلب پوچھو اور بار بار یہی آیت پڑھ کر ان کو بھگا دو۔

☆ دیوبندیوں وہابیوں تمہارے بڑوں نے اپنے آپ کو وہابی کہا ہے تم بھی کہو اور تمہاری کتابوں میں جو اختلافی مسائل بیان کرنے میں جھوٹ ضرور ہوتا ہم ثبوت دکھا سکتے ہیں۔

مثال کے طور پر اشرف علی تھانوی نے یہ وظیفہ کرنے کو جائز کر دیا ہے کہ یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً لِلّٰہ. اور تمہاری دیگر کتابوں میں اس طرح کہنا شرک لکھا ہے اب بتاؤ کون سچا ہے اور کون جھوٹا جواب دو؟

یہ بارہ سوالات بارہ ربیع الاول کے صدقے کئے ہیں۔ امید ہے کہ جواب دیں گے۔ اگر اللہ پر رسول پر قرآن پر آخرت پر ایمان ہے تو ضرور جواب دیں گے۔

ہم پھر بار بار عرض کرتے ہیں کہ دیوبندی وہابی مناظرہ کا چیلنج قبول کرتے ہیں تحریری شرائط طے کرو۔

مناظرے کا چیلنج دے کر راہِ فرار اختیار کرنے والوں شرم کرو۔ جھوٹ اور دھوکے سے مسئلے کا حل نہیں ہوتا۔ جیسے کہ ان کے بڑوں نے حرکت کی دنیا کے کسی بدترین مذہب میں بھی اس کی مثال نہین ملتی کہ من گھڑت کتابوں کے حوالے دئے وہ کتاب روئے زمین پر نہیں ملتی۔ اگر کوئی دیوبندی ان کتابوں کو پیش کرنے کا وعدہ کرے تو ہم ان کتابوں کے نام بتانے کو تیار ہیں۔

اگر وہ ناکام رہا تو تجدید ایمان کرنا شرط ہے۔

بعض دیوبندیوں سے ہمنے مناظرانہ گفتگو کی تو وہ ایسی قلابازیاں کھاتے ہیں کہ اللہ ان کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

ایک دیوبندی نے اپنے وہابی ہونے کا انکار کر دیا اور کہا میں لعنت بھیجتا ہوں وہابی کہنے والے پر ہم نے کہا تمہارے تبلیغی جماعت کے امیر نے اور اس کے پیر نے وہابی ہونے کا اقرار کیا ہے۔ بس یہ سنتے ہی رفو چکر ہوا پھر نظر نہیں آیا۔

دوسرے دیوبندی سے ہم نے کہا کہ تم لکھو کہ میں دیوبندی مسلک سے ہوں۔ کہنے لگا میں تو مسلمان ہوں۔ دیوبندی نہیں۔ ہم نے کہا شاید تم کو دیوبند کا معنی شیطانی جماعت معلوم ہو گیا۔ اس لئے لکھ کر نہیں دیتے بس یہ سن کر وہ بھی غائب۔

تیرے دیوبندی نے کہا کہ میں اعلیٰ حضرت کا کافر ہونا ثابت کروں گا۔
ہم نے کہا اچھا۔ تیرے دیوبندی علماء سے اعلیٰ حضرت کا مجدد عاشقِ رسول ولی عالم حافظ قاری مفتی اور ایمان دار ہونا ہم ثابت کریں گے۔
اور تیرے علماء تیرے منہ پر تھوک دیں گے۔ یہ سنتے ہی وہ بھی بھاگ گئے۔
چوتھے دیوبندی نے کہا کہ بریلوی گستاخ ہیں ان کے پیچھے نماز نہیں ہوتی۔ ہم نے کہا تیرے دس اکابر علماء کا فتویٰ ہے بریلوی امام کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے۔
بس یہ سنتے ہی وہ ایسا غائب ہوا جیسے گدھے کے سر سے سینگ۔
پانچویں دیوبندی نے کہا تمہارا کوئی عقیدہ بھی قرآن وحدیث کے مطابق نہیں۔
ہم نے کہا صرف ایک عقیدہ قرآن وحدیث کے خلاف دکھاؤ مگر تحریر کر دو کہ اگر تم یا تمہاری جماعت ثابت نہ کر سکے تو تجدید ایمان کرنا ہوگا۔ بس یہ سن کر وہ بھی غائب ہے اور پانچ سال ہو گئے ابھی تک اس کو ہمارے خلاف کوئی ثبوت نہ ملا۔
آج بھی اگر کوئی دیوبندی اس دعوے میں سچا ہے تو سامنے آئے۔
چھٹے دیوبندی نے کہا کہ گیارہویں کرنے والے کا نکاح ٹوٹ جاتا ہے۔
ہم نے کہا تیرے خاندان سے اور دیوبندی علماء سے گیارہویں کرنا جائز ہے۔ ہم ثبوت دکھاتے ہیں۔ فتویٰ لگاؤ ان دیوبندی علماء سے نکاح ٹوٹ گئے اولاد کا کیا حکم ہے۔ یہ سن کر دیوبندی اپنا پاجامہ پکڑ کر بھاگا۔ پھر پلٹ کر نہیں دیکھا پیچھے کی طرف۔
☆ دیوبندی نے کہا کہ یارسول اللہ پکارنے سے ایمان برباد ہو جاتا ہے۔ اور اس دفعہ اس نے یہی بات کہی۔ ہم نے کہا جناب دس دفعہ آپ کا ایمان برباد ہو چکا کلمہ پڑھ لیں کیونکہ یارسول اللہ آپ نے بھی کہا ہے۔
اس کے علاوہ تھانوی گنگوہی نانوتوی سے ثبوت دکھانے کو تیار ہیں۔ کہ یارسول اللہ میری مدد کرو۔ بتاؤ دیوبندی علماء کا ایمان برباد ہوا یا نہیں۔

یہ سن کر دیوبندی نے ایک قلابازی کھائی اور رفو چکر ہو گیا۔

☆ دیوبندی نے کہا حضور علیہ السلام کو نور ماننے کا عقیدہ عیسائیوں کا ہے۔ ہم نے کہا دیوبندی علماء سے نورِ حقیقی ثابت ہے دیوبندیوں کا عیسائی ہونا مبارک ہو۔ بس پوری بات سنتے ہی وہ بھی بھاگتا نظر آیا۔

☆ دیوبندی نے کہا ہم تو وہ عمل کریں گے جو حرمین شریفین میں ہوتا ہے۔ ہم نے کہا پھر ترکوں کی حکومت میں حرمین شریفین میں میلاد جلسہ جلوس چراغاں گیارہویں شریف اذان سے پہلے اور بعد کھڑے ہو کر درود وسلام پڑھا جاتا تھا۔

ہم دیوبندیوں کے پیر و مرشد سے حاجی امداد اللہ کی کتاب سے ثبوت دکھانے کو تیار ہیں۔ بس یہ سننا تھا دیوبندی بھاگ گیا۔

☆ دیوبندی نے کہا کسی نے ہمارے علماء کے نام سے جھوٹی کتابیں شائع کر کے ہم کو بدنام کرنے کی سازش تیار کی ہے۔

ہم نے کہا یہ کتابوں کے نام ہیں۔ تقویۃ الایمان، صراطِ مستقیم، فتاویٰ رشیدیہ، حفظ الایمان، براہین قاطعہ، تحذیر الناس وغیرہ اگر کوئی دیوبندی مفتی تحریر کر دے مہر لگا دے کہ یہ کتابوں کا تعلق ہم سے نہیں یا ان کے لکھنے والے دیوبندی وہابی علماء نہیں یہ من گھڑت کتابیں ہیں۔ تو ہم وعدہ کرتے ہیں آئندہ ان کتابوں کا نام نہیں لیں گے۔

یہ سن کر دیوبندی تین سالوں سے روپوش ہے۔

☆ دیوبندی نے کہا اعلیٰ حضرت کہنا ہی گستاخی ہے تم گستاخ ہو۔ ہم نے کہا اعلیٰ حضرت کا مطلب اپنے زمانے کے علماء میں اعلیٰ ہیں ورنہ بدگمانی کرنا دیوبندیوں کو ورثہ میں ملا ہے۔

اگر دیوبندی علماء کی کتابوں سے انہوں نے۔ آپس میں ایک دوسرے کو اعلیٰ حضرت لکھا ہے ثبوت ہم دکھاتے ہیں گستاخی کا فتویٰ تیار کرو اگر حلال کی اولاد ہو تو۔

☆ دیوبندی نے کہا ہمارے علماء کی عبارتیں پوری نقل نہیں کرتے اپنے مطلب سے گستاخی بنا کر پیش کرتے ہیں پوری کتاب پڑھو پھر بتاؤ کیا گستاخی ہے۔ ہم نے کہا جب دیوبندی، شیعہ اور قادیانی کی گستاخیاں نقل کرتے ہیں تو صرف وہی عبارت نقل کرتے ہیں جو گستاخی کی ہوتی ہے پوری کتاب نقل کون کرتا ہے۔

اور اگر تم اپنے علماء کی گستاخی تسلیم کرو تو ہم پوری کتاب نقل کرنے کو تیار ہیں۔ بس یہ سن کر دیوبندی پتلی گلی سے نکل کر بھاگا۔

☆ دیوبندی نے کہا آخر تم نماز پڑھنے سے ہمارے امام کے پیچھے کیوں منع کرتے ہو۔

سُنّی: اس لئے کہ وہابی کے پیچھے نماز پڑھنا منع ہے یہ فتویٰ خود دیوبندی وہابی نے دیا ہے اگر تم اپنے مفتی کا فتویٰ نہ مانو تو نماز برباد ہوگی۔ دوسرا جواب یہ ہے کہ نماز جب ہوگی کہ امام اور مقتدی کا عقیدہ اور سمت قبلہ درست ہو اب دیوبندی امام کا عقیدہ ہے کہ اللہ جھوٹ بول سکتا ہے مگر بولتا نہیں۔ اور مقتدی کا عقیدہ ہے کہ اللہ جھوٹ سے پاک۔ اب نماز کیسے ہوگی؟ جب عقیدہ کا فرق آگیا تو اب جو بھی جان بوجھ کر دیوبندی کے پیچھے نماز پڑھے تو برباد ہے۔ اس مسئلہ کیلئے بیشمار دلائل فقیر کی کتاب گستاخ کو امام مت بناؤ میں لکھ دیئے۔

دیوبندی: مگر میں نے اپنے مفتی سے پوچھا تو انہوں نے کہا یہ عقیدہ ہمارا نہیں ہے۔

سُنّی: یہ جھوٹا مفتی تحریر کردے کہ اگر دیوبندیوں کی دس کتابوں سے یہ عقیدہ امکان کذب تحت قدرت باری تعالیٰ ہے ہم دکھانے کو تیار ہیں۔ اور ثابت ہونے کے بعد جھوٹ کی سزا چوک میں کھڑا کر کے پانچ سو جوتے مارے جائیں گے۔

اگر یہ شرط منظور ہے تو تحریر کردو اور ثبوت دیکھ لو۔

یہ سن کر دیوبندی رفو چکر ہو گیا دو سال ہوگئے اگر سچے ہوتے تو ضرور آجاتے۔

احمد رضا اور اشرف علی تھانوی ایک استاد سے مدرسہ دیوبند میں پڑھتے تھے۔

سُنّی: تمام زندہ مردہ دیو بندیوں کو دعوتِ عام اگر یہ بات جھوٹ ہوئی تو اپنی سزا تجویز کرو۔ لاؤ ثبوت دکھاؤ حوالہ؟ اگر سچے ہو۔ صرف اس استاد کا نام بتادو؟ اعلیٰ حضرت کا قدم اس مدرسے میں رکھنا ہی ثابت کردو؟

یہ سن کر دیو بندی پانچ سال سے غائب ہے آخر کیوں جھوٹے اور بھگوڑے جو ہوئے۔

ایسے بے شمار دیو بندی بھاگے ہوئے ہیں۔ طوالت کے خوف سے اتنا ہی کافی ہے۔

عوام اہل سنت کو خوشخبری ہو کہ فکر نہ کریں جو دیو بندی مناظرہ کا چیلنج دے اسے تحریر کراؤ موضوع اور شرائط اور دستخط وہ فقیر کو دے دو ہم ان کا چیلنج قبول کرتے ہوئے فوراً اپنی شرائط لکھ کر جواب دینگے۔ اور جو مباہلہ کا چیلنج دے ہم شرائط کے ساتھ وہ بھی قبول کرتے ہیں۔ آؤ دیو بندیوں مردِ میدان بنو۔ بھاگتے کیوں ہو مناظرہ کا چیلنج دے کر۔ سن لو قرآنِ کریم کا فیصلہ ہے کہ حق آتا ہے تو باطل بھاگ جاتا ہے۔ کہاں ہے دیو بندی وہابی مناظرہ کا چیلنج کرنے والے؟

ہم اپنے نوجوان ساتھیوں کو مشورہ دیتے ہیں کہ وہ کچھ وقت نکال کر فقیر سے فن مناظرہ سیکھ لیں جس کے بعد وہ بآسانی دیو بندی کو بھا سکتے ہیں۔ بغیر کسی خرچ کے فقیر خدمت کیلئے حاضر ہے اگر اس کا وقت نہیں ملتا تو ماہانہ درسِ قرآن یا درسِ حدیث کی محفل اپنے گھر میں علاقے میں یا مسجد میں شروع کریں فقیر حاضر ہے۔ آخر میں پھر عرض کرتے ہی کہ ہم کو دیو بندی وہابی کا چیلنج قبول ہے تحریری شرائط طے کرو۔

کلکِ رضا ہے خنجر خونخوار برق بار
اعدا سے کہدو خیر منائیں نہ شر کریں

دیو بندیوں کی بدترین ذلیل حرکت ملاحظہ ہو من گھڑت فرضی کتابوں کے حوالے دینا دنیا کے کسی بدمذہب نے یہ حرکت نہیں کی جو دیو بندی وہابی نام نہاد شیخ القرآن و

الحدیث مولوی نے کی ہے خود ساختہ کتابوں کے حوالے دیئے جو کتابیں روئے زمین پر نہیں ہیں اور فرضی مُہر بھی بنالی اور صفحہ نمبر بھی لکھ دیئے۔ دیوبندی بتائیں کہ یہ حرکت کسی چمار بھنگی نے بھی نہیں کی اور تمہارے علماء کریں تو اعلانیہ توبہ فرض ہے یا نہیں۔

فرضی کتابوں کے نام یہ ہیں۔

(۱) ہدیۃ البریہ نمبر ۱۲۔ (۲) تحفۃ المقلدین نمبر ۱۵۔ (۳) ہدایۃ الاسلام نمبر ۳۰۔

(۴) مراۃ الحقیقۃ نمبر ۱۸۔ (۵) خزینۃ الاولیاء نمبر ۱۷۔

اگر عادت سے مطابق دیوبندی یہ کہے کہ ایسی حرکت ہماری کسی کتاب میں نہیں تو ہم ثبوت دکھانے کو تیار ہیں۔ دیوبندی تحریر کردے کہ ثبوت دیکھ کر وہ توبہ کرے گا۔

دوسری بدترین حرکت یہ کہ علامہ سعید احمد جو کہ سابقہ دیوبندی تھے توبہ کرکے سنی بریلوی بن گئے اور انہوں نے اپنی کتابوں کے حوالے دینے سے منع کر دیا۔ مگر دیوبندی میں شرم و غیرت نہیں ابھی تک۔ ان کے حوالے وہ بھی جھوٹے دکھا کر لوگوں کو گمراہ کر رہے ہیں۔ بتاؤ دیوبندیوں یہ ذلیل حرکت کیوں؟ اگر کوئی دیوبندی توبہ کرے تو ہم علامہ سعید احمد کی تقریر اس کے گھر کے سامنے کرا دیں اور یہ سنوا دیں کہ میری سابقہ کتابوں کے حوالے دینے والا لاولد ہے۔

☆......☆......☆

شیطان کے واقعات

(۱۰۰ اسبق آموز حکایات)

☆ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اِنَّ الشَّیطٰنَ کَانَ لِلاِنسَانِ عَدُوًّا مُّبِیناً.

بے شک شیطان آدمی کا کھلا دشمن ہے۔ (سورۃ بنی اسرائیل آیت نمبر ۵۳)

☆ شیطان کے مختلف نام

☆ اصلی نام، عزازیل۔

☆ لقب، شیطان۔

☆ مقصد، گستاخی کرنا۔

☆ عرفی نام، ابلیس۔

☆ حقیقت، جن، آگ سے پیدا کیا گیا ہے۔

☆ دیگر القابات: کافر، ملعون، رجیم، شیخ نجدی، لعنتی۔

☆ ہندی میں ''دیو'' کہتے ہیں۔

☆ رمضان میں، بند کر دیا جاتا ہے۔

☆ جنت سے بوریا بستر سمیت نکالا گیا۔

☆ آخری ٹھکانہ ہمیشہ کیلئے جہنمی دوزخی۔

☆ رفتار، ایک سیکنڈ میں چھتیس میل طے کر جاتا ہے۔

☆ طاقت، انسان کے جسم میں خون کی طرح گردش کرتا ہے۔

☆ اختیار، ایک وقت میں لاکھوں لوگوں کو گمراہ کر سکتا ہے۔

☆ بے شمار بہروپ بدل سکتا ہے۔

☆ انبیاءاوراولیاء سے خوف کھاتا ہے شیطان۔
☆ روزانہ بعد نماز مغرب شیطان کی محفل لگتی ہے سمندر کے پاس جہاں شیطان اپنے شاگردوں کی کاروائی سن کرخوش ہوتا ہے۔
(ا)۔شیطان کوسب سے زیادہ خوشی انبیاء واولیاء پراعتراض کرکے اوران کی گستاخی سے ہوتی ہے۔
☆ اس کے بعدوہ خوش ہوتا ہے شوہراور بیویوں کے جھگڑے اورطلاق سے۔
☆ اس کے بعدخوش ہوتا ہے کسی طالب علم کوقرآن وحدیث سے روکنے سے۔
☆ اورشرک اوربدعت کے گڑھے میں ڈال کربہت خوش ہوتا ہے۔
(٦)۔چھ کروڑسال کی عبادت کرنے والا شیطان۔
☆ چالیس ہزارسال تک جنت میں رہا۔
☆ اسی ہزارسال تک فرشتوں کے ساتھ رہا۔
☆ بیس ہزارسال تک فرشتوں کووعظ کہتا رہا۔
☆ تیس ہزارسال تک فرشتوں کاسردار رہا۔
☆ ایک ہزارسال تک روحانیت کاپیشوارہا۔
☆ زمین پرکوئی حصہ ایسانہیں جہاں شیطان نے سجدہ نہ کیاہو۔
☆ چودہ ہزارسال عرش پربیت المعمورکاطواف کرتارہا۔
☆ پہلے آسمان پراس کانام عابدتھا۔
☆ دوسرے آسمان پراس کانام زاہدتھا۔
☆ تیسرے پراس کانام عارف تھا۔
☆ چوتھے پراس کانام ولی تھا۔
☆ پانچویں پراس کانام تقی تھا۔

☆ چھٹے پر اس کا نام خازن تھا۔

☆ ساتویں پر اس کا نام عزازیل تھا۔ (تفسیر صاوی)

(۳)۔ایک بزرگ نے فرمایا دوست کو شیطان مت سمجھو اور شیطان کو دوست مت سمجھو ورنہ نقصان اٹھاؤ گے۔

(۴)۔قرآن کریم میں لفظ، شیطان ۶۸ جگہ ہے شیاطین ۱۷ جگہ اور ۲ جگہ شیطاناً ہے۔ شیطان کا معنی ہے ہلاک ہونا۔ باطل ہونا اور اللہ کی رحمت سے دور ہونا۔

(۵)۔اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم. پڑھنا سنت ہے جب بھی بندہ قرآن پڑھے۔

(۶)۔معلوم ہوا کہ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی مقدس کتاب ہے اس کو شروع کرنے سے پہلے اللہ کے رسول ﷺ کے، صحابہ کے، اہل بیت کے، اولیاء کے دشمن شیطان سے اللہ کی پناہ مانگو۔ اللہ تعالیٰ کے دوستوں سے محبت اور دشمنوں سے دشمنی کرنا اللہ کو بہت پسند ہے۔ اور شیطان سب سے بڑا دشمن ہے۔

(۷)۔وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ کسی کو برا نہ کہو، کیا وہ شیطان سے دوستی کرنا چاہتے ہیں؟

(۸)۔قرآن کریم میں شیطان پر لعنت ہے قیامت تک، جب شیطان کو علم ہے کہ مجھ پر قیامت تک لعنت ہے تو اللہ کے بندوں میں اولیاء کا علم کتنا ہوگا جن کے سامنے شیطان بھی گھبراتا ہے۔

(۹)۔تمام انبیاء و اولیاء نے اعوذ باللہ پڑھی مختلف الفاظ کے ساتھ۔

(۱۰)۔ایک شخص کے منہ سے غصہ میں جھاگ نکل رہے تھے حضور ﷺ نے فرمایا۔ اعوذ باللہ پڑھو معلوم ہوا بڑے سے بڑا غصہ بھی ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔

(۱۱)۔امام حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو شخص اخلاص سے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھے تو اس کے رب اور شیطان کے درمیان تین پردے حفاظت کے آجاتے ہیں۔

(۱۲)۔ جو شخص دن میں دس مرتبہ اعوذ باللہ (پوری پڑھے) اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ مقرر کرتا ہے حفاظت کیلئے۔

(۱۳)۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے بچوں کیلئے اعوذ باللہ کے تعویذ استعمال کرتے تھے۔

(۱۴)۔ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ بھی اپنے بچوں کو اس کا تعویذ بنا کر گلے میں ڈالتے تھے۔

(۱۵)۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ایک خچر پر سوار ہوئے تو وہ اچھلنے لگا آپ نے اس کو مارا مگر وہ باز نہ آیا تو آپ یہ کہہ کر اتر گئے کہ یہ شیطان ہے۔

(۱۶)۔ "الشیطان" میں الف لام جنسی ہے یعنی ہر شیطان اور اس کے ہر فریب سے اللہ کی پناہ لیتا ہوں۔

(۱۷)۔ اللہ کی پناہ میں انسان جب آئے گا کہ کوئی اس کو پناہ میں لانے والا ہو یا بتانے والا ہو۔ معلوم ہوا انبیاء و اولیاء کی پناہ بھی اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آنے کا ذریعہ ہے۔

(۱۸)۔ ایک حزب اللہ کی جماعت ہے اور دوسری حزب شیطان کی جماعت۔ حزب اللہ کی جماعت درود و سلام پڑھنے والی اور حزب شیطان صلوٰۃ و سلام سے روکنے والے ہیں۔

(۱۹)۔ شیطان نے کہا یا اللہ تجھے ہی سجدہ کیا ہے تجھے ہی کروں گا، فرشتوں نے عرض کی یا اللہ تجھے بھی سجدہ کیا ہے اور جس کو تو کہے اس کو بھی سجدہ کریں گے۔ شیطان ہی، ہی کر کے مردود ہوا۔ فرشتے حضرت آدم علیہ السلام کو بھی سجدہ کر کے مقبول ہوئے۔

(۲۰)۔ شیطان نے قیامت تک مہلت مانگی اللہ سے۔ وہ مل گئی تو شیطان نے کہا میں تیرے بندوں کو ہر طرح سے گمراہ کروں گا اور قسم کھائی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو تیرے دام فریب میں نہ آئیں گے اور غوثِ اعظم کی روح کو سامنے کر دیا جس کو دیکھ کر شیطان تڑپ گیا اور کہنے لگا یا اللہ تیرے مخلص بندوں پر میرا زور نہیں چلے گا۔

(۲۱)۔ حضور ﷺ نے فرمایا میرے عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے سائے سے شیطان بھاگ

جاتا ہے۔

(۲۲)۔آج اگر شیطان اور اس کے چیلے کو بھگانا ہے تو ''یا عمر فاروق'' کا نعرہ لگاؤ پھر دیکھو شیطان کیسے بھاگتا ہے۔آزمائش شرط ہے۔

(۲۳)۔جب اذان ہوتی ہے تو شیطان چھتیس میل دور بھاگ جاتا ہے۔

(۲۴)۔اذان سے پہلے اور بعد درود وسلام سے بھی کچھ شیطان بھاگ جاتے ہیں۔

(۲۵)۔شیطان نے دو دفعہ ماتم کیا ایک جب کہ اس کو جنت سے نکالا مردود لعنتی بنا کر، اور دوسرا میلاد شریف کے وقت جب حضور ﷺ کی ولادتِ باسعادت ہوئی۔

(۲۶)۔حضور ﷺ رحمتہ اللعلمین ہیں۔اور عالمین میں شیطان بھی ہے شیطان سے پوچھا کہ تجھے بھی کچھ رحمت ملی یا نہیں۔شیطان نے کہا ہاں جب مجھے جنت سے نکالا گیا تھا ایک تھپڑ روزانہ اللہ کے حکم سے فرشتہ مارتا تھا۔مگر جب رحمتہ اللعلمین پیدا ہوئے تو اللہ نے فرمایا اب اس کو تھپڑ مارنا بند کردو تا کہ میرے محبوب کے رحمتہ اللعلمین ہونے کا اس کو بھی فائدہ ہو۔اب بڑا شیطان تو حضور ﷺ کے نفع کا قائل ہے اور یہ چھوٹے شیطان حضور ﷺ کے فائدے کا انکار کریں۔اس شیطان پر بھی لعنت ہے۔

(۲۷)۔ایک دفعہ شیطان ایک آدمی کی صورت میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ ایک بندہ ہے جو اپنے اللہ سے معافی مانگنا چاہتا ہے کیا معافی مل جائے گی۔حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی ہاں بھئی توبہ کرے تو اللہ معاف فرمادے گا۔ اللہ نے فرمایا اے موسیٰ (علیہ السلام) یہ شیطان ہے اور توبہ کی بات کرتا ہے اس سے کہو کہ حضرت آدم (علیہ السلام) کی قبر پر جا کر سجدہ کرے جس وجہ سے اس کو جنت سے نکالا گیا تھا تو اللہ تعالیٰ اس کو معاف کردے گا۔اس کے علاوہ کوئی اور صورت نہیں، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے شیطان سے فرمایا ہاں کیا خیال ہے۔شیطان نے کہا حضرت اگر سجدہ کرنا ہوتا تو اس وقت ہی کر لیتا وہ تو میں نہیں کروں گا۔اور یہ کہہ کر دفع

ہوگیا۔

(۲۸)۔روایت میں ہے کہ تمام لوگوں کا حساب ہونے کے بعد جنتی جنت میں اور جہنمی جہنم میں چلے جانے کے سو سال بعد شیطان کو آگ میں سے نکالا جائے گا اور کہا جائے گا اب بھی اگر تو معافی لینا چاہے تو حضرت آدم علیہ السلام جنت میں ہیں تو جنت کے باہر آدم علیہ السلام کی نیت کر کے سجدہ کر لے تو معافی مل سکتی ہے۔شیطان اس وقت بھی یہی کہے گا کہ اگر سجدہ کرنا ہوتا تو پہلے دن ہی کر لیتا۔شیطان کو واپس جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

(۲۹)۔شیطان کا تکبر دیکھو کے مانتا ہی نہیں۔مسلمانوں تکبر سے بچا کرو۔

(۳۰)۔حدیث میں ہے کہ کھانے سے پہلے بسم اللہ پڑھ کر کھانا کھانا چاہئے اور بغیر بسم اللہ کے شیطان شریک ہوتا ہے کھانے میں۔

(۳۱)۔اور جو شخص بسم اللہ پڑھنا بھول جائے اور کھانے کے درمیان یاد آجائے تو پھر اس طرح پڑھیں۔بسم اللّٰہ اولہٗ و آخرہٗ.

(۳۲)۔جو گھر میں داخل ہو کر بسم اللہ پڑھتا ہے تو شیطان اپنے لشکر سے کہتا ہے کہ اب اس گھر میں تم نہیں رہ سکتے اور نہ کھانا کھا سکتے ہو۔

(۳۳)۔حج کے ارکان میں شیطان کے مکر وفریب کی جگہ کنکر مارے جاتے ہیں تین مقامات پر۔

(۳۴)۔کفارِ مکہ مشورہ کر رہے تھے حضور ﷺ کے خلاف ایک بوڑھا شخص آیا کفار نے کہا تم کون ہو۔وہ بولا کہ میں شیخ نجدی ہوں اور تمہارے ساتھ مشورے میں شریک ہونے آیا ہوں یہ شیطان تھا۔یہ اس خطہ سے آیا شیطان جس کیلئے حضور ﷺ نے بددعا فرمائی تھی نجد کے علاقے کیلئے اور نجدیوں نے ستر قاری صحابہ کرام کو تبلیغ کے بہانے بلایا اور شہید کر دیا تھا۔

(۳۵)۔آج بھی تبلیغ کے بہانے لوگوں کو بلاتے ہیں اور اسلام سے دور کر کے وہابی

بناتے ہیں اگر کوئی وہابی نہیں بنتا تو مشرک اور بدعتی کہتے ہیں۔

(۳۶)۔شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے۔اس کو دشمن سمجھو۔

(۳۷)۔آج جو لوگ شیطان کے راستے پر چل رہے ہیں کل قیامت میں شیطان بھی ان کا ساتھ چھوڑ دے گا اس وقت احساس ہوگا کہ ہم جس کے خاطر اپنا دین چھوڑ بیٹھے تھے وہ بھی ہمارا نہیں ہے۔

(۳۸)۔شیطان کے پانچ بیٹے ہیں،ثبر،اعود،مسوط،واسم،زکنبود۔ان کے کام یہ ہیں۔ ثبر لوگوں کو بے صبری کی دعوت دے کر ماتم کراتا ہے۔اعود، زنا کی رغبت دلاتا ہے۔ مسوط، جھوٹی خبریں پھیلاتا ہے۔واسم بلاوجہ لوگوں کے عیب دکھاتا ہے۔زکنبور، بازار میں فتنہ اور فساد کراتا ہے۔

(۳۹)۔شیطان کے پانچ گدھے۔ظلم،تکبر،حسد،خیانت،مکر۔

ظلم: بادشاہوں کیلئے وقت کرتا ہے۔

تکبر: گاؤں کے چوہدریوں کیلئے۔

حسد: قاریوں کیلئے۔

خیانت: کاروبار کرنے والوں کیلئے۔

مکر: عورت کیلئے۔یہ مال شیطان فروخت کرتا ہے۔

(۴۰)۔حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو فجر کی نماز میں ایک شخص نے جگایا تو آپ نے پوچھا تو کون ہے؟ کہنے لگا میں شیطان ہوں۔آپ نے فرمایا ارے تو تو نیک کام سے روکتا ہے آج خلاف عادت کیوں۔شیطان نے کہا کل آپ کی فجر کی جماعت نکل گئی آپ خوب روئے اللہ تعالیٰ نے ستر جماعت کا ثواب عطا فرمایا۔آج اس لئے اٹھا دیا کہ کل کی طرح پھر ستر کا ثواب نہ ملے۔

معلوم ہوا شیطان کی تبلیغ میں بھی کوئی نہ کوئی دھوکہ ہوتا ہے۔

(۴۱)۔شیطان کے مخبر جن قرآن سن کر حضور ﷺ پر ایمان لے آئے۔

(۴۲)۔مختلف زمانوں میں شیطانوں کا مشن۔

☆ کسی قوم کو بت پرستی پر لگا دیا۔

☆ کسی قوم کو سورج چاند ستارے پوجنے پر لگا دیا۔

☆ کسی قوم کو آگ پوجنے پر لگا دیا۔

☆ کسی قوم کو فرعون، نمرود، ہامان کے آگے سجدہ کرا دیا۔

☆ کسی قوم کو عورت کا پجاری بنا دیا۔

☆ کسی کو صحابہ کرام کی گستاخی پر لگا دیا۔

☆ کسی کو اہل بیت عظام کی گستاخی پر لگا دیا۔

☆ کسی کو اولیاء اللہ کی بے ادبیوں پر لگا دیا۔

☆ کسی کو بتوں کی آیات ایمان والوں پر چسپاں کرنے پر لگا دیا۔

☆ کسی کو انبیاء علیہم السلام کے اختیار نفع کے انکار پر لگا دیا۔

☆ کسی کو انبیاء کے علم غیب کے انکار پر لگا دیا۔

☆ کسی کو معجزات اور کرامات کے انکار پر لگا دیا۔

☆ کسی کو اصل توحید کے بجائے شیطانی توحید پر لگا دیا۔

☆ کسی کو قبر والوں کی دشمنی پر لگا دیا۔

☆ کسی کو صلوٰۃ وسلام میلاد شریف کے روکنے پر لگا دیا۔

☆ کسی کو اسلام میں شکوک پیدا کر کے بے ایمان بنا دیا۔

☆ کسی کو فرقوں کے چکر میں ڈال کر خود اس سے نیا فرقہ بنا دیا۔

(۴۳)۔امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں **اعوذ باللہ من شیطان الرجیم** سے ڈھائی سو مسائل بیان کر سکتا ہوں۔لوگ بڑے حیران ہوئے۔فرمایا

حیران ہونے کی ضرورت نہیں میں اس سے ڈھائی ہزار مسائل بیان کرسکتا ہوں۔

(۴۴)۔شیطان کے مکروفریب کو سمجھنا ہر کسی کے بس کی بات نہیں۔اس کے لئے کسی اللہ والے کا دامن تھامنا ضروری ہے۔

(۴۵)۔ایک عابد کو شیطان نے ایک انچ سے بھی چھوٹی شیشی دکھا کر کہا یہ بتاؤ کیا ساتوں زمین اور ساتوں آسمان اور تمام لوگ اس میں اللہ چاہے تو آسکتے ہیں یا نہیں۔ عابد نے دیکھا اور سوچا کہ اتنی سی شیشی میں آسمان وزمین کیسے آسکتے ہیں۔شیطان نے کہا تو گمراہ ہوگیا۔پھر شیطان ایک عالم کے پاس گیا اس سے بھی یہی سوال کیا تو عالم نے جواب دیا کہ ایسے کروڑوں زمین وآسمان اگر اللہ چاہے تو اس شیشی میں سما سکتے ہیں۔ان اللّٰہ علیٰ کل شیئی قدیر.شیطان نے کہا یہ گمراہ ہونے سے بچ گیا۔

(۴۶)۔حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ اپنے وقت کے غوث وقطب ایک مرتبہ دریا کے کنارے عبادت میں مشغول تھے ایک نوجوان آیا اور پوچھا کہ حضرت کشتی چلی گئی۔ جو دوسرے کنارے پر جانے کیلئے ہوتی تھی۔آپ نے فرمایا ہاں بیٹا کشتی تو چلی گئی۔ کہنے لگا کہ اوہو مجھے تو بہت ضروری جانا تھا۔آپ نے فرمایا اچھا،اور اپنا مصلی دریا پر بچھا دیا اور بیٹھ گئے فرمایا میرے ساتھ بیٹھ جاؤ۔وہ نوجوان بیٹھ گیا آپ نے مصلیٰ کو حکم دیا چلو بھئی اور وہ مصلیٰ پانی کے اوپر ایسے چل رہا تھا جیسے کشتی۔اور آپ یا اللہ، یا اللہ کا ذکر کرنے لگے۔وہ کہنے لگا حضرت مجھے بھی کوئی وظیفہ بتائیں۔آپ نے فرمایا تو یہ پڑھ یا جنید، یا جنید، یا جنید اب وہ نوجوان ورد کررہا تھا یا جنید۔آپ پڑھتے یا اللہ وہ کہتا یا جنید۔ایک عجیب منظر بن گیا یا اللہ، یا اللہ، یا اللہ، یا جنید، یا جنید، یا جنید۔راستے میں شیطان آگیا اور اس نوجوان سے کہا ارے تو بھی یا اللہ کا ذکر کر کیونکہ شیطان تو یا رسول اللہ کا منکر تھا وہ کیسے یا جنید برداشت کرتا وہ شیطان بار بار اس نوجوان کو وسوسے ڈالتا کہ یا اللہ پڑھ یا اللہ،اب نوجوان نے جیسے ہی یا اللہ کہا تو فوراً مصلے سے نیچے پانی میں گرا اور پکارا یا جنید۔

آپ نے فوراً ہاتھ سے پکڑ کر پانی سے نکالا اور مصلے پر بٹھا دیا فرمایا کیا بات ہے۔ نوجوان نے کہا حضرت آپ یا اللہ کا ذکر کر رہے تھے مجھے یا جنید کہنے پر لگا دیا حضرت نے فرمایا ابھی تو جنید تک تو پہنچا نہیں اللہ تک کیسے پہنچ گیا۔ وہ نوجوان بڑا شرمندہ ہوا اور یا جنید کا وظیفہ کرتا رہا۔

جب دریا کا کنارہ آ گیا اب وہ نوجوان آپ کے ساتھ ہی بیٹھ گیا آپ نے فرمایا بھئی کنارہ آ گیا ہے اپنا ضروری کام کرو جاؤ۔ وہ نوجوان کہنے لگا حضرت اب کوئی کام نہیں بس آپ مجھے اپنا غلام بنالیں۔

(۴۷)۔ شیطان کے ہر حملے کا علاج اولیاء اللہ کے پاس ہے مثنوی شریف میں ہے کہ اللہ والے چھوڑا ہوا تیر واپس کر دیتے ہیں یہ طاقت ہے۔

(۴۸)۔ شیطان نے کچھ مولویوں کو بھی شیطانی عمل سکھا دیا جس سے وہ لوگوں کو پریشان کرتے ہیں اور شیطان خوش ہوتا ہے۔

(۴۹)۔ بلکہ شیطان آج فرصت سے بیٹھا ہے کہ اس کے چیلے مولوی نما وہ کام کر رہے ہیں، نیک کام سے روکنا جیسے فاتحہ، نیاز، ختم شریف، نعت خوانی، قرآن خوانی، سوئم، دسواں، بیسواں، چالیسواں، عرس شریف، گیارہویں شریف، بارہویں شریف، قبر پر اذان دینا، جنازہ کے بعد دعا، نماز کے بعد دعا اور ذکر، صلوٰۃ وسلام ان اعمال سے شیطان روکتا تھا مگر اب یہ کام شیطان نے اپنے مولویوں کے ذمے لگا دیئے کہ تم روکو جھگڑا کرو کچھ بھی کرو۔

(۵۰)۔ شیطان اکثر نماز بھی پڑھتا ہے جو دھوکہ دینے کیلئے ہوتا ہے۔

(۵۱)۔ شیطان نے منافقوں کو مسجد ضرار بنانے کا وسوسہ ڈالا اور منافق نے پسند کر کے مسجد ضرار بنائی جہاں اسلام کے خلاف پروگرام بنائیں گے۔ مگر اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضور ﷺ کے حکم پر صحابہ کرام نے اس مسجد کو گرا دیا اور آگ لگا دی۔ آج تک ان

منافقوں کی اولاد مسجد بنا کر اپنا بدلہ لینے کی کوشش میں لگی ہے۔ اور بعض منافقوں نے اس جگہ مسجد بنالی جہاں مسجد ضرار بنی تھی۔ حالانکہ بے شمار جگہ تھی مسجد بنانے کی مگر اسی جگہ مسجد تعمیر کر کے اس بات کا ثبوت فراہم کر دیا کہ ہم اُن منافقوں کی اولاد ہیں۔

(۵۲)۔ شیطان نے اللہ تعالیٰ سے کہا کہ میرے پیغمبر اور کتاب، مسجد اور موذن، کھانا اور پانی کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تیرے پیغمبر کاہن، نجومی، سفلی کرنے والے۔ تیری کتاب گندی شاعری اور خیال۔ تیرا موذن گانا بجانا۔ تیرا کھانا جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو۔ تیرا پانی نشہ کرنے والی چیزیں اور تیرا جال عورتیں۔

(۵۳)۔ حضرت نوح علیہ السلام نے کشتی میں دیکھا شیطان کو، تو فرمایا اے ملعون تو کب اور کیسے کشتی میں چڑھ گیا۔ شیطان نے کہا حضرت جب آپ گدھے کو کشتی میں چڑھا رہے تھے اور وہ نخرے کر رہا تھا آپ نے فرمایا ارے ملعون کشتی میں چڑھ جا۔ بس اس وقت میں گدھے کی دم پکڑ کر کشتی میں داخل ہو گیا کہ میں تو ملعون ہوں۔ آپ نے فرمایا نکل جا یہاں سے۔ شیطان نے کہا حضرت میں آپ کو دو چیزیں بتاتا ہوں مگر آپ کشتی سے مجھے نہ نکالیں۔

آپ نے فرمایا اچھا بتا۔ شیطان نے کہا میں دو چیزوں سے لوگوں کو نقصان پہنچاتا ہوں سب سے زیادہ۔ ایک حسد ہے دوسری حرص۔

مسلمانوں حسد اور حرص سے بچو اور شیطان کی کمر کو توڑو۔

(۵۴)۔ حدیث میں ہے کہ جب بندہ تشہد میں انگلی اٹھاتا ہے تو وہ شیطان کو اتنی زور سے لگتی ہے جیسے نیزہ لگتا ہے۔

(۵۵)۔ جب بندہ نماز میں ادھر ادھر دیکھتا ہے تو اس کے سر کے بال شیطان کے ہاتھ میں ہوتے ہیں۔

(۵۶)۔ نمازی کو چاہئے کہ نماز میں خشوع و خضوع اختیار کرے اور ادھر ادھر نہ دیکھے۔

(۵۷)۔وضو کرنے کے بعد ہاتھوں کو جھاڑنا یہ شیطان کا پنکھا ہے ایسا نہیں کرنا چاہیے۔

(۵۸)۔بے نمازی شیطان کو خوش کرتا ہے اور نمازی رحمٰن کو خوش کرتا ہے۔اب جس کا دل چاہے اپنے رحمٰن کو خوش کرے۔

(۵۹)۔سونے والے رب کو سجدہ کر کے سو

کیا خبر اٹھے نہ اٹھے صبح کو

بے نمازی کی حفاظت شیطان کرتا ہے اور نمازی کی حفاظت رحمٰن اور اس کے فرشتے کرتے ہیں۔

(٦۰)۔جہاد دو قسم کا ہے ایک چھوٹا جہاد جس میں کافر شیطان سے جنگ ہوتی ہے۔ دوسرا بڑا جہاد ہے اس میں چھپے ہوئے شیطان سے جنگ ہوتی ہے۔دونوں سے جنگ میں جان دینے والا شہید ہے۔

(٦۱)۔ایک دفعہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس شیطان آیا تو آپ نے پوچھا کون سے کام کر کے لوگوں کو دھوکہ دیتا ہے۔

شیطان نے کہا اگر اس کام سے بندہ بچ جائے تو کامیاب ہے۔

(i)۔یہ کہ غیر عورت کے پاس تنہائی میں نہ بیٹھنا۔

(ii)۔جو وعدہ کرو اس کو پورا کرو۔

(iii)۔جو صدقہ خیرات کرو اس کو صدقہ جاریہ کیا کرو۔

(iv)۔اپنے عمل کو تھوڑا سمجھو۔

شیطان کے مکر و فریب ہزاروں ہیں، یہ تو صدقہ ہے اللہ والوں کا ہم کو شیطان کے مکر و فریب پتہ لگ جاتے ہیں اب بچنا کام ہمارا ہے۔

(٦۲)۔ایک بزرگ نے شیطان کو دیکھا بے شرمی کی حالت میں تو فرمایا ارے تجھے شرم نہیں آتی لوگوں سے شیطان نے کہا یہ لوگ انسان کب ہیں میں ان سے ایسا کھیلتا ہوں

جیسے گیند سے کھیلتے ہیں۔

آج بھی کرکٹ کھیلنے والے سوچیں کہ وہ نماز چھوڑ کر کرکٹ کھیلتے ہیں کس کو خوش کرتے ہیں۔

(۶۳)۔حضور ﷺ نے شیطان سے پوچھا کہ بتا تیرے دوست اور دشمن کون اور کتنے ہیں؟ شیطان نے کہا پندرہ دشمن ہیں میرے۔

(i)۔آپ میرے دشمن ہیں۔(ii)۔انصاف کرنے والا حاکم۔(iii)۔ نیک دولت مند۔(iv)۔سچ بولنے والا تاجر۔(v)۔خدا سے ڈرنے والا عالم۔(vi)۔نیک کام کا حکم کرنے والا۔(vii)۔رحم دل مومن۔(viii)۔توبہ کرنے والا۔(ix)۔حرام سے بچنے والا۔(x)۔ ہمیشہ با وضو رہنے والا۔(xi)۔صدقہ خیرات کرنے والا۔(xii)۔اچھے اخلاق رکھنے والا۔(xiii)۔لوگوں کو فائدہ دینے والا۔(xiv)۔قرآن کریم پڑھنے والا۔(xv)۔رات کو تہجد پڑھنے والا۔

اور تیرے دوست کون ہیں؟ کہنے لگا، دس دوست ہیں۔ ظالم، حاکم، متکبر، خیانت، کرنے والا، دولت مند، شرابی، چغل خور، ریا کار، سودخور، یتیم کا مال کھانے والا، زکوٰۃ نہ دینے والا اور لمبی آرزو کرنے والا۔

(۶۴)۔حضور ﷺ نے شیطان سے پوچھا کہ تیرے ہم خواب کون ہیں کہنے لگا مست اور نشے میں رہنے والا فرمایا تیرے مہمان کون؟ کہنے لگا کہ چور۔ پوچھا تیرا قاصد کون؟ کہا جادوگر۔ پوچھا تیرا دوست؟ کہا بے نمازی۔ پوچھا تیرا سب سے زیادہ محبوب کون ہے۔کہا جو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو برا کہے۔

(۶۵)۔شیطان کا سب سے آخری حملہ اور کوشش بندہ کو گمراہ کرنے کی قبر میں ہوتی ہے حدیث کے مطابق جب بندے سے سوال ہوتا ہے کہ "من ربک" بتا تیرا رب کون ہے؟ اس وقت شیطان اشارہ کر کے کہتا ہے کہ کہہ دے میں ہوں۔ مگر جو امتی ہے حضور

ﷺ کا وہ اپنے اللہ کو یاد کرتا ہے۔

(٦٦)۔ اس لئے قبر پر دفن کے بعد اذان دیتے ہیں کہ بندے کو شیطانی حملے سے بچائیں ادھر اذان دیتے ہیں ادھر شیطان بھاگ جاتا ہے۔ اور حقیقت میں قبر پہلی منزل ہے آخرت کی۔ حدیث شریف میں ہے جو قبر میں کامیاب ہو گیا وہ ہر جگہ کامیاب ہے اور جو قبر میں امتحان میں رہ گیا وہ ہر جگہ فیل ہوتا رہے گا۔

(٦٧)۔ اب جو لوگ انسان نما شیطان جو قبر پر اذان کے خلاف غیر شرعی فتوے لگاتے ہیں سوچیں کہ وہ شیطانی کام کر رہے ہیں اذانِ قبر پر اعتراج کر کے۔

(٦٨)۔ شیطان تو دشمن ہے مسلمان زندہ کا اور میت کا اس نے تو اللہ سے وعدہ کیا ہے کہ وہ گمراہ کرے گا۔ مگر یہ مولوی نما شیطان نے کس سے وعدہ کیا کہ میت کے ساتھ دشمنی کرے قبر پر اذان روکنے کیلئے قبرستان میں ہی جھگڑا کرتا ہے۔

(٦٩)۔ شیطانوں کے کام کرنے والوں باز آجاؤ آخر مرنا ہے قبر میں جانا ہے اس وقت یہ سودا مہنگا پڑے گا۔

(٧٠)۔ غوث اعظم بغداد رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ عبادت میں مصروف تھے۔ ایک آواز آئی عبدالقادر جیلانی تم نے بہت عبادت کر لی اب تم پر نماز معاف ہے۔

آپ نے سوچا کسی پر نماز معاف نہیں ہوئی، سمجھ گئے یہ شیطان ہے۔ فوراً لاحول پڑھی وہ جو ایک نور نظر آ رہا تھا وہ دھواں بن گیا اور شیطان ظاہر ہو گیا۔ کہنے لگا اس بات سے میں بے شمار عابدوں کو گمراہ کر چکا ہوں۔ آپ نے فرمایا یہ تیرا دوسرا حملہ ہے۔ شیطان کہنے لگا آپ کو علم نے بچا لیا۔ آپ نے فرمایا یہ تیسرا حملہ ہے مجھے علم نے نہیں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم نے بچایا۔ یہ جواب سن کر شیطان بھاگ گیا۔

(٧١)۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا ولی کی پہچان کیا ہے۔ فرمایا سنت کے مطابق عمل پر استقامت کرنا ولایت کی نشانی ہے۔ جو سنت چھوڑ دے وہ

شیطان ہے۔

(۷۲)۔مثنوی شریف میں ہے کہ شیر کا بچہ شیر ہوتا ہے اے انسان تو کس نبی کا امتی ہے تیرے اندر شیطانی عمل کیسے آ گیا وہ شیطان تو خبیث ہے اور تو کون ہے سوچ ہے۔

(۷۳)۔شیطان نماز پڑھ کر تبلیغ کر کے نیک کام کر کے بھی دھوکہ دیتا ہے۔اور وظیفہ بھی بنا دیتا ہے۔

(۷۴)۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے چور کو پکڑ لیا وہ گریہ وزاری کرنے لگا میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں حضرت نے چھوڑ دیا۔فجر کی نماز کے بعد حضور ﷺ نے پوچھا ابو ہریرہ چور کو چھوڑ دیا،عرض کی آقا مجھے رحم آ گیا۔حضور ﷺ نے فرمایا آج پھر آئے گا۔

صحابی کا ایمان تھا کہ چور ضرور آئے گا آدھی رات میں وہ آ گیا آپ نے پکڑ لیا فرمایا آج تو تیری خیر نہیں۔چور نے بھی التجا کی،آپ کو رحم آیا چھوڑ دیا۔پھر حضور ﷺ نے پوچھا اور فرمایا ابو ہریرہ آج پھر آئیگا۔رات کو تیسری مرتبہ وہ چور آیا حضرت نے پکڑ لیا کہ آج تو تیری خیر نہیں،وہ چور کہنے لگا،اے ابو ہریرہ میں تم کو ایسا وظیفہ بتاتا ہوں کہ زندگی میں کبھی چور نہیں آئیگا۔حضرت ابو ہریرہ بڑے حیران ہوئے کہ چور ہے اور وظیفہ بتا رہا ہے کہ چور نہیں آئے گا۔آپ نے پوچھا،اچھا چل بتا وہ کون سا عمل ہے؟چور نے کہا جو بھی رات کو آیۃ الکرسی پڑھ لے گا اس کے گھر میں چور نہیں آئے گا۔لہٰذا یہ سن کو چور کو چھوڑ دیا۔صبح فجر کی نماز کے بعد حضور ﷺ نے پوچھا اے ابو ہریرہ بتاؤ چور کو چھوڑ دیا ایک وظیفہ کے بدلے میں۔عرض کی آقا کیا وظیفہ ٹھیک ہے۔فرمایا ہاں وظیفہ تو ٹھیک بتایا ہے مگر وہ چور شیطان تھا۔معلوم ہوا شیطان جب پھنس جاتا ہے تو سچی بات کرتا ہے ورنہ مکروفریب کرتا رہتا ہے۔

(۷۵)۔ہر ہاتھ میں ہاتھ نہ دے دینا کیونکہ آدمی کے روپ میں اکثر شیطان ہوتے ہوتا ہے۔

(۷۶)۔ حضرت داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ ایک جگہ سفر میں تھے ایک مرید ساتھ تھا داتا صاحب کے پاؤں میں چوٹ لگی مگر آپ نے سفر جاری رکھا مرید کے کندھے پر رومال تھا خیال آیا کہ حضرت کو دے دوں کہ وہ پاؤں پر رومال باندھ لیں۔ پھر خیال آیا کہ چلو حضرت کا کام تو چل رہا ہے۔ آگے جا کر ایک جگہ ٹھہرے تو مرید نے سوال کیا کہ حضرت انسان کا دل ایک ہے اور اس دل میں اللہ بھی بات ڈال دیتا ہے اور شیطان بھی دل میں وسوسہ ڈالتا ہے۔ ہم کو کیسے پتہ لگے کہ اللہ کا الہام کونسا ہے؟ اور شیطان کا وسوسہ کونسا ہے؟ حضرت داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: تیرے دل میں خیال آیا تھا کہ میں اپنا رومال حضرت کے پاؤں پر باندھنے کیلئے دوں۔ یہ خیال اللہ کی طرف سے تھا اور جب دوسرا خیال آیا تو وہ شیطان کی طرف سے تھا اور تو نے شیطانی وسوسے پر عمل کیا۔ اس لئے کہ جتنی جلدی اللہ دل میں ڈالتا ہے شیطان نہیں ڈال سکتا۔ اور اچھی بات اللہ کی طرف سے اور بری بات شیطان کی طرف سے سمجھو۔ مرید کو اپنی غلطی کا احساس ہوا اور مسئلہ کا پتہ چل گیا۔

(۷۷)۔ آج بھی ہم اس قسم کا مشاہدہ کرتے ہیں کہ واقعی داتا صاحب نے درست مسئلہ سمجھا دیا لہٰذا ہم کو اچھا خیال سمجھ کر عمل کرنا چاہئے۔

(۷۸)۔ جب بندہ نماز میں سجدہ کرتا ہے تو شیطان کی کمر ٹوٹ جاتی ہے، مسلمانوں شیطان کی کمر توڑ دو نماز قائم کرو پانچ وقت کی۔

(۷۹)۔ حضرت حاتم رحمۃ اللہ علیہ کے پاس شیطان آیا کہنے لگا آپ کیا کھائیں گے، آپ نے فرمایا موت۔ شیطان نے کہا، آپ لباس کون سے پسند کرتے ہیں۔ فرمایا، کفن۔ شیطان نے کہا، آپ کہاں رہنا پسند کریں گے۔ فرمایا، قبر میں۔ شیطان مایوس ہو کر کہنے لگا تم بہت سخت مرد ہو۔

(۸۰)۔ علامہ صفوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا، شیطان نے چار کفر کیے۔

(i)۔ اللہ تعالیٰ کو ظلم کی طرف منسوب کیا۔

(ii)۔حضرت آدم علیہ السلام کو بنظر حقارت دیکھا، گستاخی کی۔

(iii)۔سارے فرشتوں کے اجماع کے سامنے اجماع کی مخالفت کی۔

(iv)۔اللہ تعالیٰ کے حکم کے مقابلے میں قیاس کیا وہ بھی فاسد۔

(۸۱)۔ہم کو بھی ان چاروں گستاخیوں سے بچنا چاہئے کہ شیطان وہ خبیث ہے کہ جس نے حضرت آدم علیہ السلام کی گستاخی سب سے پہلے کی۔ وہ لوگ سوچیں جو حضور علیہ السلام کی شان میں گستاخی کرتے ہیں ان کا کیا حشر ہوگا۔

(۸۲)۔حضور علیہ السلام نے ایک لکیر سیدھی بنائی اور فرمایا یہ صراطِ مستقیم ہے اور دائیں بائیں شیطانی راستہ ہے۔

(۸۳)۔جو برا خواب دیکھے وہ اٹھ کر تین دفعہ تھوتھو کرے بائیں جانب کہ یہ شیطانی خواب تھا۔

(۸۴)۔جس کو جماہی آئے وہ بائیں ہاتھ کی پشت منہ پر رکھے اور ہاہا جو کرتا ہے وہ شیطان کا قہقہہ ہوتا ہے۔

(۸۵)۔ جب جماہی آئے اور اس کو روکنا چاہے تو یہ سوچے کہ انبیاء اس سے پاک ہیں۔ انشاءاللہ جماہی نہ آئے گی۔

(۸۶)۔اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ جماہی روکنے کیلئے انگلی دانتوں میں دبا لیتے اور شیطان کی آواز نہیں نکلنے دیتے تھے۔

(۸۷)۔شیطان نے حضرت یحیٰی علیہ السلام کو بتایا کہ وہ پیٹ بھر کر کھانا کھانے والے پر آسانی سے حملہ کرتا ہے۔

(۸۸)۔شیطانی خواب سے بچنے کیلئے رات کو سونے سے پہلے سیدھے ہاتھ کی شہادت انگلی سے بندہ اپنے سینہ پر لکھے ''یا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ''۔ان شاءاللہ ہر قسم کے

برے خواب سے نجات مل جائے گی۔

(۸۹)۔شیطان کو خواب میں خوش دیکھنا۔ تعبیر، کسی غدار قوم کے فریب میں گرفتار ہو۔

شیطان کو ناراض دیکھنا۔ تعبیر، قوم کی خدمت اور عزت ہو۔

شیطان کو عورت کی شکل میں دیکھنا۔ تعبیر، عورت کے مسائل میں ہر وقت لگا رہے۔

شیطان سے محبت کرتے دیکھنا۔ تعبیر، عورت کے عشق میں گرفتار ہو۔

شیطان کو اپنا فرمانبردار دیکھنا۔ تعبیر، حرام دولت ملے۔

شیطان غلام بن جائے دیکھنا۔ تعبیر دشمن مغلوب ہو دولت حاصل ہو۔

(۹۰)۔ایک سفر میں صحابہ کرام کو ایک بڑا سانپ نظر آیا ایک صحابی نے تلوار سے وار کیا اور سانپ زخمی ہو گیا اور بھاگتا ہوا نظروں سے غائب ہو گیا۔ جب صحابہ کرام حضور ﷺ کی خدمت میں پہنچے تو آپ نے فرمایا کیا بات ہے آج جنات تم لوگوں کی شکایت کرنے آئے تھے۔

صحابہ کرام نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ اور تو کوئی بات نہیں مگر راستے میں ایک سانپ نظر آیا تھا تو اس کو زخمی کر دیا تھا۔ حضور ﷺ نے فرمایا یہ سانپ نہیں جن تھا چنانچہ صحابہ کرام نے معذرت کی۔

دوسرے جنات یہ کہتے ہوئے چلے گئے کہ اگر زخمی کرنے والے آپ کے صحابی نہ ہوتے تو ہم ضرور انتقام لے کر جاتے۔

ہم کو جن وغیرہ جن میں شیطان بھی ہوتے ہیں مسلمان بھی ہوتے ہیں ان کے وجود کا یقین رکھنا چاہیے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون.

''ہم نے جنات اور انسانوں کو نہیں پیدا کیا مگر عبادت کیلئے''۔

حضور ﷺ نے فرمایا جنات تین قسم کے ہیں۔

☆ ایک وہ جو ہوا میں اڑتے پھرتے ہیں۔

☆ دوسرے وہ جو زمین پر رہتے ہیں۔

☆ تیسرے وہ جو سانپ، بچھوؤں اور کتوں کی شکل میں رہتے ہیں۔

(۹۱)۔غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے زمانے اور شہر میں بعد نماز مغرب ایک لڑکی کپڑے دھو کر ان کو پھیلانے چھت پر گئی اور واپس نہ آئی۔ تھوڑی دیر بعد گھر والوں کو تشویش ہوئی کہ دو گھنٹے ہو گئے ان کی جوان بیٹی ابھی تک واپس نہیں آئی۔ ماں نے چھت پر دیکھا مگر وہ نہ ملی۔ پڑوس میں دیکھا وہاں بھی نہ ملی۔ جب لڑکی کے والد آئے ان کو سارا ماجرہ بتایا۔ وہ غوثِ اعظم کی بارگاہ میں گئے اور سارا ماجرہ سنایا۔ غوثِ اعظم نے فرمایا تمہاری بیٹی کو جن شیطان لے گیا ہے۔ لڑکی کے والد نے عرض کی حضرت ہم آپ کے غلام ہیں اور غلاموں کی مدد کرنا آقا کی ذمہ داری ہے۔ غوثِ اعظم نے فرمایا فلاں میدان میں جاؤ اور دائرہ کھینچ کر یہ وظیفہ پڑھو۔ جب جنات کا سردار آئے تو اس کو بتانا اور کہہ دینا کہ آئندہ بغداد شریف کے شہر میں ایسی حرکت کوئی جن نہ کرے۔

لڑکی کا باپ اس میدان میں گیا اور جیسے غوثِ اعظم نے فرمایا تھا ویسے ہی کیا۔ اور وظیفہ پڑھنا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر گزری جنات کی ایک جماعت حاضر ہوئی۔ بڑی ہیبت ناک شکلیں تھیں ان کی۔ جن کو دیکھنے سے خوف آ رہا تھا۔ مگر لڑکی کے والد نے ہمت سے کام لیا۔ ایک جنات کا سردار آگے بڑھکر پوچھنے لگا کہ کیا بات ہے کیوں یہ وظیفہ پڑھ کر ہم کو بلایا ہے۔ لڑکی کے والد نے کہا تمہاری جماعت کے کسی جن نے میری بیٹی کو چھت سے اغوا کیا ہے۔ اور میں غوثِ اعظم کا ادنیٰ خادم ہوں۔ اور انہوں نے یہ بھی فرمایا ہے کہ جنات کے سردار سے کہنا آئندہ بغداد شریف کے شہر میں ایسی کوئی حرکت نہ ہو۔ ولیوں کے سردار غوثِ اعظم کا حکم سن کر جنات کا سردار پریشان ہو گیا۔ اور اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھ کر کہا ابھی اسی وقت اس کی بیٹی کو حاضر کرو۔ ایک جن گیا اور پلک

جھپکتے ہی آیا اس کے ساتھ اس کی بیٹی اور وہ شیطان جن بھی تھا۔ جنات نے بیٹی کو واپس کر کے معافی مانگی اور اس جن کو قتل کر دیا اور کہا کہ غوثِ اعظم سے کہہ دینا کہ حضرت آئندہ ایسا نہ ہوگا اور وہ جنات کی جماعت رخصت ہوگئی۔ لڑکی کے والد پہلے گھر آئے اور پھر غوثِ اعظم کی بارگاہ میں شکریہ ادا کیا اور جنات کے سردار کی معذرت بتائی۔

تفاسیر میں ہے کہ جنات وشیطان مغرب کے وقت نکلتے ہیں اور فجر تک دنیا میں گھومتے پھرتے ہیں۔

اس لئے حدیث میں ہے کہ مغرب کے وقت دروازہ بند رکھو بغیر ضرورت نہ کھولو۔ اور مغرب کے بعد تنہا لڑکیوں کو چھت پر اور باہر نہ جانے دو۔

اور جب گھر میں آؤ بعد نمازِ مغرب تو دروازہ بسم اللہ پڑھ کر بند کرو جس کو کوئی شیطان نہیں کھول سکتا۔

اس قسم کی احتیاط کر کے ہم لوگ بے شمار پریشانیوں سے بچ سکتے ہیں۔

اور آج کل تو یہ وبا عام ہے کہ شیطانوں کی مدد سے بعض لوگ سفلی عمل کراتے ہیں چھوٹی چھوٹی باتوں پر دشمنی پر اتر آتے ہیں۔

کسی نے رشتے سے انکار کیا تو اس کے دشمن بن گئے۔ کسی کے کاروبار میں ترقی دیکھ کر دشمن بن گئے۔ اور لوگوں کو ایسا خوف ہوگیا کہ کسی کے پیٹ میں درد، سر میں درد ہو تو وہ سمجھتا ہے کہ مجھ پر جادو کر دیا۔ جبکہ پہلے یہ معلوم کرنا چاہئے کہ واقعی کسی نے کچھ کر دیا ہے یا نہیں؟

ورنہ اپنے گمان سے بلاوجہ لوگوں کے ہاتھ پر پھنس جاتے ہیں اس سلسلے میں اہل سنت کے علماء سے رابطہ کریں اور حقیقتِ حال معلوم کر کے قرآنی علاج کرائیں جس میں شفاء ہے۔

(۹۲)۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی فوج پانچ ہزار مجاہدین کی جماعت جنگ فتح

کر کے واپس آ رہے تھے راستے میں ایک ایسے علاقے سے گزرنا تھا جو عیسائیوں کا تھا اور وہ لوگ عیاشی، فحاشی، بدمعاشی میں مشہور تھے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اس بات کو جانتے تھے کہ یہ لوگ ایمان والوں کے ساتھ کوئی نہ کوئی حرکت ضرور کریں گے۔ اس لئے آپ نے اس علاقے سے ایک میل پہلے تمام مجاہدین کو روک کران کا ذہن بنایا اور ان سے پوچھا کہ تمام مجاہدین جس گھوڑے پر سوار ہیں اس کے کان کتنے ہیں؟

سب نے کہا کہ دو کان ہیں۔ پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تمہاری آنکھیں کتنی ہیں؟ سب نے کہا دو آنکھیں ہیں۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا بس یہ وعدہ کرو کہ سیدھی آنکھ تم گھوڑے کے سیدھے کان پر رکھنا اور دوسری آنکھ سے گھوڑے کے دوسرے کان کو دیکھنا بس اور کوئی چیز تم کو نظر نہ آئے۔ سب نے وعدہ کر لیا تو آپ نے فرمایا چلو۔

اور ادھر شیطان نے اس علاقے والوں میں چند افراد کو یہ وسوسہ ڈالا کہ یہ ایمان والے مجاہدین یہاں سے گزریں گے اور آنے والے ہیں لہٰذا ان کے ساتھ کوئی شرارت ہونی چاہئے۔

ان لوگوں نے مشورہ کیا کہ کونسی شرارت کریں۔ ایک نے کہا کہ راستے میں سونے چاندی کے ڈھیر لگا دیتے ہیں ان مجاہدین میں جو بھی اس کو اٹھانے کی کوشش کرے گا ہم طعنہ دیں گے یہ کیسے مجاہدین ہیں کہ سونے چاندی کے بھوکے ہیں۔ مگر ان کے دوسرے عیسائی نے کہا کہ یہ ایمان والے دنیا کی کسی دولت پر نظر نہیں اٹھاتے بلکہ ساری دنیا کی دولت کو پاؤں کی ٹھوکر لگا دیتے ہیں اور حضور ﷺ کی محبت کو زیادہ اہمیت دیتے ہیں۔

ایک اور عیسائی نے کہا پھر تو آخری صورت یہ ہے کہ اپنی نوجوان خوبصورت لڑکیوں کو راستے کے دونوں طرف کھڑا کر دو، اور لباس بھی باریک پہنا دو بلکہ برائے نام۔ بس یہ حملہ شیطان کا سب سے زیادہ خطرناک ثابت ہوسکتا ہے۔ سب کو یہ تجویز

پسند آئی اور اس کی تیاری شروع کرادی۔
اب یہ لشکرِ اسلام امیر المؤمنین کی کمانڈ میں اس علاقے سے گزر رہا تھا۔ وہ نوجوان لڑکیاں راستے میں دونوں طرف قطار در قطار لگائے کھڑی تھیں۔
اور حیران تھیں کہ یہ مجاہدین کیسے ہیں نہ ادھر دیکھتے ہیں نہ ادھر دیکھتے ہیں بس جس گھوڑے پر سوار ہیں اس کے کان پر نظریں جمائے گزر رہے ہیں۔
اور آہستہ آہستہ وہ مجاہدین اس علاقے سے نکل گئے اور اسلام دشمن کی سازش کو خاک میں ملا دیا۔ جب مجاہدین اس علاقے سے کئی میل دور نکل آئے تو امیر المومنین نے سب کو روک کر پوچھا کہ ابھی ہم کسی علاقے سے گزرے تھے۔ مجاہدین سے کسی نے کچھ دیکھا تھا یا نہیں؟
تمام مجاہدین نے بیک زبان عرض کی، یا امیر المؤمنین جیسے یہ جنگل ہے ایسے ہی ہم نے گزرے ہوئے علاقے کو جنگل سمجھا اور سوائے گھوڑوں کے کان پر نظر رکھنے کے کوئی کام نہ کیا۔ امیر المؤمنین بڑے خوش ہوئے اور مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہو گئے۔
(۹۳)۔ حضرت داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے لاہور میں مسجد بنائی آج جہاں حضرت کا مزار شریف ہے اس کے چند گز کے فاصلے پر تھی۔ فقیر راقم الحروف نے اس میں کئی دفعہ نماز پڑھی ۱۹۸۰ء میں۔ اب تو گزشتہ سالوں میں داتا صاحب کی مسجد پورے پاکستان میں سب سے خوبصورت مسجد میں شمار کی جاتی ہے اور خوب وسیع بھی ہو گئی، خیر بات جو کرنی ہے وہ پرانی مسجد کی بتانی تھی۔ اس وقت کی مسجد کے محراب کے متعلق شیطان نے یہ وسوسہ ڈالا کہ اس کی محراب غلط سمت ہے قبلہ کی طرف نہیں۔ لہٰذا یہاں نماز درست نہیں۔ یہ بات چلتے چلتے حضرت داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو پتہ چل گئی آپ نے اعلان کیا فجر کی نماز کے بعد کہ جن لوگوں کو شک ہے یا شیطانی وسوسہ ہے کہ اس مسجد کا قبلہ درست نہیں تو وہ لوگ آج ظہر کے بعد آجائیں تاکہ اس بات کا فیصلہ ہو جائے۔

اگر واقعی قبلہ رخ درست نہیں تو اس کو درست کردیں گے ورنہ پھر وہ لوگ قبلہ کی سمت درست دیکھ کر نماز پڑھا کریں۔

ظہر کی نماز داتا صاحب نے پڑھائی۔ آپ کے متعلق مشہور ہے کہ آپ نے ساری زندگی نماز وقت پر پڑھی اور جماعت سے پڑھی۔ خیر ظہر کی نماز کے بعد وہ لوگ آگئے۔ داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نماز کے بعد تیسری صف میں آکر بیٹھ گئے اور پوچھا کہ وہ کون لوگ ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ اس مسجد کا قبلہ رخ درست نہیں؟

ایک شخص کھڑا ہوا کہ میں کہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا جاؤ محراب میں کھڑے ہوکر قبلہ کی طرف منہ کرکے بتاؤ۔ وہ شخص گیا اور قبلہ کی سمت منہ کرکے دیکھا اور خاموشی سے ایک طرف بیٹھ گیا۔ آپ نے فرمایا اور کون ہے؟ دوسرا آدمی کھڑا ہوا۔ اس کو بھی یہی فرمایا، پھر تیسرا آدمی اور پھر چوتھا آدمی کھڑا ہوا سب کو باری باری یہی فرمایا۔ بس یہ چار آدمی تھے اور کسی کو اعتراض نہ تھا۔ ایک ایک کرکے یہ خاموشی سے بیٹھ گئے لوگ حیران تھے کہ یہ چاروں بڑا شور مچا رہے تھے اب یہ خاموش ہیں۔ آخر لوگوں نے ان سے پوچھا کہ بتاؤ اب تمہارا کیا خیال ہے؟ تو وہ چاروں کھڑے ہوئے کہ اب ہم کو کوئی اعتراض نہیں۔ لوگوں نے پوچھا کیوں؟ ان چاروں نے جواب دیا کہ ہم نے باری باری محراب میں کھڑے ہوکر قبلہ کی طرف منہ کیا تو سامنے کعبہ نظر آرہا تھا اس لئے شیطانی وسوسے ختم۔ اور داتا صاحب کی بڑی شان ہے کہ لاہور سے کعبہ کی زیارت کرادی۔

(۹۴)۔

؎ گنج بخش فیض عالم مظہرِ نورِ خدا
ناقصاں را پیرِ کامل کاملاں را راہنما

یہ حضرت خواجہ غریب نواز معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کے اشعار ہیں جو آپ نے چالیس روز چلہ لگانے کے بعد داتا دربار میں آپ کی شان میں کہے اس پر

بھی بعض لوگوں کو شیطانی وسوسہ ہے کہ یہ اشعار خواجہ صاحب کے نہیں۔ ان لوگوں کی خدمت میں عرض ہے کہ جب حضرت خواجہ غریب نواز معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ لاہور تشریف لائے اور چالیس دن کا چلہ داتا دربار پر کیا، تو یہ اشعار بھی آپ کے ہیں۔ اگر خواجہ صاحب لاہور نہیں آئے تو یہ اعتراض کرنے والے اس بات کا ثبوت پیش کریں۔

(۹۵)۔ اور وہ جو شیطانی وسوسہ کے مطابق یہ کہتے ہیں کہ نماز سب کے پیچھے ہو جاتی ہے۔ یہ غلط ہے نماز مسلمان کی مسلمان امام کے پیچھے ہوتی ہے۔ اگر امام شیعہ ہے یا قادیانی ہے دیوبندی ہے وہابی ہے یا اور کوئی باطل مذہب والا ہے تو ان کے پیچھے نماز برباد ہے۔

(۹۶)۔ شیطان اور شیطانی کاموں سے ہر حال میں بچنا چاہئے۔

(۹۷)۔ آج شیطان نے عورتوں کو یہ وسوسہ ڈال دیا کہ پردہ تو دل کا ہوتا ہے۔ چہرہ کا نہیں۔ یہ شیطانی وسوسہ ہے ہماری مائیں، بہنیں پردہ ضرور کریں۔

(۹۸)۔ بعض لوگ کسی کو منہ بولی بہن بنا لیتے اور پردہ نہیں کرتے یہ بھی شیطانی وسوسہ ہے۔

(۹۹)۔ حضور ﷺ نے ایک نابینا کی موجودگی میں پردہ کرنے کا حکم دیا۔ عرض کی آقا ان کو تو نظر نہیں آتا۔ فرمایا ان کو نظر نہیں آتا مگر تم کو تو نظر آتا ہے پردہ کیا کرو۔

(۱۰۰)۔ جو دنیا میں کسی سے محبت کرتا ہے وہ قیامت کے دن اس کے ساتھ ہوگا۔ اب سوچ لو جو شیطان سے محبت کرتا ہے وہ اس کے ساتھ ہوگا۔

قرآن کریم میں شیطان سے بچنے کے احکام

(۱)۔ اور جو کہیں تجھے شیطان بھلا دے تو یاد آنے کے بعد ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔ (انعام)

(۲)۔ اور شیطان کے قدموں پر نہ چلو۔ (انعام)

(۳)۔شیطان تمہارا کھلا دشمن ہے۔(اعراف)

(۴)۔اگر شیطان کوئی تکلیف دے تو اللہ کی پناہ مانگ ۔(اعراف)

(۵)۔شیطان ناپاک ہے۔(اعراف)

(۶)۔شیطان برے کام کو اچھا بنا کر دکھاتا ہے۔(انفال)

(۷)۔شیطان آپ کے بھائیوں میں دشمنی کرا دیتا ہے۔(یوسف)

(۸)۔شیطان نے جھوٹے وعدے کئے ہیں لوگوں سے ۔(ابراہیم)

(۹)۔ہر شیطان مردود ہے۔(حجر)

(۱۰)۔جب تم قرآن پڑھو تو اللہ کی پناہ مانگو شیطان مردود سے ۔(نحل)

(۱۱)۔بے شک فضول خرچی کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں ۔(بنی اسرائیل)

(۱۲)۔اور شیطان اپنے رب کا بڑا ناشکرا ہے۔(بنی اسرائیل)

(۱۳)۔بے شک شیطان ان کے آپس میں فساد ڈال دیتا ہے۔(بنی اسرائیل)

(۱۴)۔اور شیطان انہیں وعدہ نہیں دیتا مگر فریب کا۔(بنی اسرائیل)

(۱۵)۔شیطان ہی نے بھلا دیا۔(کہف)

(۱۶)۔بے شک شیطان رحمٰن کا نافرمان ہے۔(مریم)

(۱۷)۔تو شیطان نے اسے وسوسہ دیا۔(طٰہٰ)

(۱۸)۔بعض لوگ...... ہر شیطان کے پیچھے ہو لیتے ہیں۔(حج)

(۱۹)۔شیطان فتنے ڈالتا ہے۔(حج)

(۲۰)۔جو شیطان کے قدموں پر چلے تو وہ بے حیائی اور بری بات بتائے گا۔(نور)

(۲۱)۔شیطان انسانوں کو بغیر مدد کے چھوڑ دیتا ہے۔(فرقان)

(۲۲)۔شیطان نے ان کے عمل اچھے کر کے انکی نگاہ میں سیدھی راہ سے روک دیا۔(نمل)

(۲۳)۔یہ کام شیطان کی طرف سے ہوا بے شک وہ دشمن ہے کھلا گمراہ کرنے والا۔(قصص)

(۲۴)۔کیا شیطان دوزخ کی طرف بلاتا ہو۔(لقمن)

(۲۵)۔بے شک شیطان تمہارا دشمن ہے تم بھی اسے دشمن سمجھو۔(فاطر)

(۲۶)۔یہ سیدھی راہ ہے اور ہرگز شیطان تمہیں نہ روک دے۔(زخرف)

(۲۷)۔شیطان نے انہیں فریب دیا اور دنیا میں مدتوں رہنے کی امید دلائی۔(محمد ﷺ)

(۲۸)۔وہ مشورہ تو شیطان کی طرف سے ہے جو ایمان والوں کو رنج دے۔(مجادلہ)

(۲۹)۔شیطان کا گروہ نقصان میں ہے۔(مجادلہ)

(۳۰)۔وہ حزبُ الشیطان کے گروہ ہیں۔(مجادلہ)

(۳۱)۔شیطان انسان سے کہتا ہے کفر کر۔(حشر)

(۳۲)۔اور قرآن شیطان مردود کا پڑھا ہوا نہیں۔(تکویر)

(۳۳)۔اور جو اللہ کو چھوڑ کر شیطان کو دوست بنائے وہ صریح نقصان میں ہے۔(نساء)

(۳۴)۔ہاں شیطان کافر ہوئے۔(بقرہ)

(۳۵)۔شیطان راستہ بھلاتا ہے۔(انعام)

(۳۶)۔ہر نبی کے دشمن آدمی، جن، شیطان۔(انعام)

(۳۷)۔بے شک شیطان اپنے دوستوں کے دلوں میں ڈالتے ہیں کہ تم سے جھگڑا کریں۔(انعام)

(۳۸)۔خبردار تمہیں شیطان فتنے میں ڈال دے۔(اعراف)

(۳۹)۔بے شک ہم نے شیطانوں کو ان کا دوست کیا جو ایمان نہیں لاتے۔(اعراف)

(۴۰)۔بے شک ہم نے نیچے کے آسمان کو ستاروں سے سجایا اور انہیں شیطانوں کو مارنے کیلئے۔(ملک)

ایسی آیات اور بھی ہیں مگر ہم نے برکت کیلئے صرف چالیس کے ترجمے نقل کئے کہ چالیس کا عدد برکت والا ہے۔

اور ویسے بھی ہم اہل سنت چالیس کے اہل اور عامل ہیں اور شیطان چالیس سے نفرت کرتا ہے روکنے کی کوشش کرتا ہے۔ معلومات کیلئے یہ بھی نقل کردیں کہ حضرت عمرِ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا اسلام لانے والوں میں نمبر چالیسواں تھا۔ اب ہم چالیسواں کیسے چھوڑ دیں۔ جن کے سائے سے شیطان بھاگتا ہے۔ مسلمانوں کو چاہئے کہ چالیسواں کرتے رہیں تا کہ یاد تازہ رہے اور شیطان کی کمر ٹوٹ جائے۔

حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کا نعرہ ''یا عمر'' شیطان کو بھاگنے کیلئے کافی ہے اور حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ جب بھی کھانا کھاتے تو روٹی کے گیارہ ٹکرے کرتے تھے۔ معلوم ہوا گیارہ کا عدد صحابہ کی پسند کا عدد ہے اس لئے بھی گیارہویں مشہور ہے اور ہم اہل سنت گیارہویں شریف بھی کرتے ہیں۔ اور شیطانوں سے بچنے کا ایک وظیفہ یہ بھی ہے۔

یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً لِلّٰہ.

یہ وظیفہ گیارہ سو اولیاء اللہ کا تھا۔

ماخذ ومراجع

(۱)۔ تفسیر نعیمی۔
(۲)۔ مشکوٰۃ شریف۔
(۳)۔ تلبیس ابلیس۔
(۴)۔ نزہۃ المجالس۔
(۵)۔ تفسیر صاوی۔
(٦)۔ جامع العلوم۔

شرک کیا ہے؟

حضرات محترم! جب شیطان نے ہندوستان میں اپنا مجمع عام لگایا اور تقریر شروع کی اور شیطان جس کو ابلیس، جن، دیو وغیرہ کہتے ہیں اس وقت کا حلیہ یہ تھا کہ سر گنجا مونچھوں پر استرا موٹی گردن گہری آنکھیں لمبا کرتا پنڈلی سے اوپر شلوار ایسا لگتا تھا چھوٹا بھائی کا پاجامہ اور بڑے بھائی کا کرتا چوری کر کے پہنا ہو۔ شیخ نجدی کی شکل میں تقریر شروع کر دی کہ لوگو تم جانتے ہو میں نے صرف اللہ کو سجدہ کیا اور اتنا کیا کہ زمین کے ہر حصے پر سجدہ کیا جس کی مدت چھ لاکھ سال ہے اور عبادت کا حق ادا کر دیا۔ اور اللہ کے سوا اللہ کے حکم سے آدم علیہ السلام کو بھی سجدہ نہیں کیا مگر مجھے جنت سے نکال دیا اور لعنتی بنا دیا۔ لوگو میرے ظلم کی داستان بہت لمبی ہے اور میں مظلوم ہوں اب کیا تم میں سے کوئی میرا ساتھ دے گا۔ عوام میں سے کچھ لوگ آگے بڑھے ور کہا کہ ہم آپ کا ساتھ دیں گے یہ عہد کرتے ہیں کہ مرتے دم تک ساتھ نہیں چھوڑیں گے۔ شیطان نے کہا کہ میں اب کبھی بھی جنت میں نہیں جاؤں گا۔ چند لوگوں نے کہا کہ جب عہد کر لیا تو ساتھ دیں گے۔ شیطان نے کہا کہ میں نے توبہ نہیں کی اور نہ کروں گا چند لوگوں نے کہا کہ ہم مر سکتے ہیں مگر اپنی گستاخیوں سے توبہ نہیں کریں گے۔ آپ یہ بتائیں کہ اور کیا کیا ظلم ہوئے۔ میرے ساتھیوں مجھے افسوس تو بہت ہوئے ہیں جس میں مسجد ضرار کے ختم کرنے پر اور میرے بھائی و بہن کو جب مسجد نبوی سے دھکے دے کر نکالا گیا جن میں تین سو مرد تھے اور ستر عورتیں تھیں اس وقت مجھے بہت افسوس ہوا اب مجھے اس کا بھی بدلہ لینا ہے۔ لوگوں نے کہا اب مشن کیا ہے اور کیسے شروع کریں ہمارے پاس مالی وسائل کم

ہیں۔ شیطان نے کہا مال کی ڈالر کی ریال کی روپیہ کی فکر نہ کریں میرے بھائی یہودی، عیسائی، منافقین کے پاس بہت دولت ہے وہ تم کو کسی نہ کسی طرح مل جائے گی اور دوسرا طریقہ بھی سن لو جہاد کے بہانے زکوٰۃ، فطرہ، صدقہ، قربانی کی کھالیں مسلمانون سے بھی لے لینا اور نعرۃ یہی لگانا یا اللہ مدد باقی سب شرک و بدعت۔

یہ طریقہ بہت اچھا ہے دولت مند مسلمان بے وقوف ہوتے ہیں مال و دولت دیتے وقت کچھ نہیں دیکھتے کہ ہم کس عقیدہ والوں کو دے رہے ہیں۔ اور اس کیلئے فوراً مسجدیں بناؤ تاکہ لوگ قریب آئیں اور مسجدوں پر قبضہ بھی کر لینا ور اس مجد کی نئے سرے سے تعمیر وتوسیع کر دینا تاکہ لوگ سمجھیں تم نے ہی یہ مسجد بنائی ہے تاکہ اصل مسجد بنانے والوں کا کوئی نام نہ لے۔ لوگوں نے کہا واہ گرو جی مشن تو بہت اچھا ہے۔

شیطان نے کہا اور سنو اپنی جماعت کو تین حصے میں تقسیم کرلو ایک قسم کے لوگ صرف تبلیغ کریں۔ دوسری قسم کے لوگ سیاست کریں تاکہ کسی بھی وقت ملک پر قبضہ کرنے کیلئے یہ لوگ کام آئیں ورنہ ہر آنے والی حکومت کی گود میں بیٹھ کر تم کو فائدہ دیں اور تیسری قسم ان لوگوں کی ہوگی جو ہر اسلحہ سے لیس ہوں اور تمہارے خلاف اٹھنے والی زبان کاٹ دیں۔ اب ضروری باتیں اور یاد کرلو کہ میں تم سے ملنے نہیں آؤں گا لیکن سو سال کے بعد جب تم جشن مناؤ گے اس میں ضرور ملاقات کروں گا اور انعامات سے نوازوں گا۔

نمبر ۱: کبھی بھی کافر و مشرکوں سے جہاد نہ کرنا بلکہ جہاد کا فتویٰ بھی نہ دینا۔ کیونکہ اصل مددگار تمہارے یہی ہیں اور میں تو ہوں اور یا اللہ مدد تو دھوکے کیلئے ہے۔

نمبر ۲: دو قسم کی زبانیں اور دو فتوے رکھنا جیسا موقع ہو استعمال کر لینا۔

نمبر ۳: اگر حرمین شریفین کے علماء تم سے پوچھیں تو اہل سنت کے عقائد بتانا اور بعد میں اسی طرح رہنا جیسے میں نے بتایا ہے۔

نمبر ۴: کسی مشہور بزرگ کو پیر بنالینا اور بعد میں اس پر بھی فتویٰ لگادینا۔

نمبر ۵: مسلمانوں سے اعلانیہ دشمنی مت کرنا میں اس کا حشر دیکھ چکا ہوں بلکہ مسلمان جس کے دشمن ہوں جیسے قادیانی۔ تم اعلان تو قادیانیوں کی دشمنی کا کرو لیکن جڑیں مسلمانوں کی کاٹ دینا ان کے اندر گھس کر۔

نمبر ۶: مناظرہ مباحثہ مت کرنا لیکن چیلنج دیتے رہنا اور بھاگ جانا سامنے نہ آنا خاص طور سے تحریری مناظرہ ہرگز نہ کرنا ورنہ وہ ریکارڈ بہت مہنگا پڑتا ہے۔

نمبر ۷: جلسے سیرت کے کرنا اور کبھی کبھی جلوس بھی نکال لینا سیاسی و مذہبی۔

نمبر ۸: شرک کے متعلق لوگوں کو بتاؤ کہ بہت بڑا ظلم ہے گناہ ہے مشرک کی بخشش نہیں اور پھر جس کو چاہو مشرک کہہ دینا۔

نمبر ۹: اپنے لوگوں کو تاکید کردیں کہ ہر محفل میں مارکیٹ فیکٹری آفس میں وہ شرک اور بدعت کے فتوے لگائیں تاکہ مجھے ٹھنڈک ملتی رہے اور جب کوئی بات کرے تو کہہ دینا کہ بحث مت کرو ہم کو بحث سے منع کیا ہے۔

نمبر ۱۰: تم ہزاروں بدعتیں کرو مگر دوسرے تمام مسلمانوں کو بدعتی کہتے رہو دنیا دو اور دو چار کہتی رہے اور تم دو اور دو پانچ کر کے دکھا دینا کہ بدعت تو بری ہوتی ہے اچھی ہوتی ہی نہیں چاہے محدثین کے حوالے ہوں تم نہ مانو۔

نمبر ۱۱: جو تمہاری جماعت میں آجائے وہ تمہارا بھائی ہے اور جو نہ آئے وہ مشرک کافر بدعتی ہے اور یہ جہاد ہے اس کا انعام میری زیارت ہوگی۔

نمبر ۱۲: جتنی ٹھنڈک مجھے مسلمانوں کو مشرک کہنے میں ملتی ہے کسی اور کام میں نہیں ملتی بس تم امام کے ماننے والوں کو مشرک کہو میلاد اور گیارہویں، عرس، دسواں، بیسواں، چالیسواں، ختم شریف، سوئم، نعت خوانی، وسیلہ ماننے والے، علم غیب، حاضر و ناظر، نور، مختار کل ماننے والے انگوٹھے چومنے والے درود و سلام کھڑے ہو کر اور اذان کے بعد اور

پہلے پڑھنے والوں کو مشرک کہتے رہو کوئی نہ کوئی تو ہماری جماعت میں آئے گا کیونکہ جاہ دنیا میں بہت ہیں۔

نمبر ۱۳: اور جن چیزوں کو حرام کہتے ہو اس کو کھالینا تا کہ مسلمانوں سے دور نہ رہو۔ پھر آہستہ آہستہ تبلیغ کرنا شاید وہ چھوڑ دے گیارہویں کرنا۔

اور فیضان اولیاء کے بورڈ لگالینا تا کہ کوئی تم کو ولیوں کا دشمن نہ کہے بس یہ باتیں یاد رکھنا اگر خلاف ورزی کی تو قیامت میں تم میرے ساتھ نہیں ہو گے اگر میرا ساتھ ہمیشہ ہمیشہ کا چاہتے ہو تو میری پارٹی میں رہنا اپنے مولوی کی بات کے آگے قرآن وحدیث و صحابہ کرام کو بھی نہیں ماننا۔

ان لوگوں نے کہا گرو جی ایسا ہی کریں گے بس ایک بات بتا دو کہ جب ہم پھنس جائیں تو کیا کریں شیطان نے کہا تم مجھے مدد کیلئے پکارنا یا شیخ نجدی بس میری مدد ہر وقت تیار ہے اور تم کو معلوم ہے کہ میں تم کو ہر جگہ سے دیکھتا رہتا ہوں۔ اچھا اب چلتا ہوں۔ نماز کا وقت ہو رہا ہے لوگوں نے حیران ہو کر پوچھا گرو جی تم اور نماز پڑھتے ہو مگر تمہاری نماز تو قبول ہی نہیں؟ شیطان نے کہا مجھے معلوم ہے میری نمازیں برباد ہیں مگر دھوکہ دینے کیلئے یہ بہترین ہتھیار ہے تم نے پڑھا ہو گا کہ میں نے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو نماز کیلئے اٹھایا تھا تا کہ ان کی نماز قضا نہ ہو کیونکہ اس سے ایک دن پہلے ان کی نماز قضا ہو گئی تھی تو انہوں نے ایسی دعائیں کیں کہ اللہ تعالیٰ نے خوب اجر عطا فرمایا اس لئے میرا نماز کیلئے اٹھانا ان کے ثواب میں کمی کرنا تھا لہٰذا میرا نیک کام کرنا بھی شیطانی چال ہے۔ اسی طرح تمہاری نمازیں بھی قبول نہیں کیونکہ نماز کیلئے ایمان شرط ہے اور وہ نہ تمہارے پاس ہے نہ میرے پاس اور یاد رکھو ایک بات سچی کرنا تا کہ لوگوں کو اعتماد ہو جائے اور سو مرتبہ جھوٹ بولنا۔ کیونکہ لوگوں کے پاس تحقیق کرنے کا وقت ہی نہیں اس بات سے پورا فائدہ اٹھاؤ کامیابی تمہارے قدم چومے گی۔ لوگوں نے کہا بس آخری

بات اور بتادو وہ یہ کہ ہم تبلیغ کرتے ہیں نماز روزہ حج زکوۃ وغیرہ سارے عمل کرتے ہیں پھر ہمارے چہرے کیوں بگڑ جاتے ہیں نور ختم ہو جاتا ہے اور لعنتی چہرے ہو جاتے ہیں آخر کیوں؟ شیطان نے کہا اگر سچی بات پوچھتے ہو تو سنو یہ انبیاء واولیاء کی گستاخی کی وجہ ہے اور تم مسلمانون کو مشرک مشرک کافر کافر بدعتی بدعتی بلاوجہ کہتے ہو تو وہ لعنت واپس کہنے والوں پر آتی ہے اس لئے اور یہ حدیث سے ثابت ہے لہٰذا تم ان نو جوانوں کو آگے رکھا کرو جو نئے نئے جال میں پھنسے ہیں۔ اوران کے چہرے پر نور ہے اور جب وہ پکے ہو جائیں چہرہ بگڑ جائے تو ان کی جگہ دوسروں کو لے آنا تا کہ دیکھنے والوں کو شک نہ ہو۔ اب کوئی سوال نہ کرنا اور یہ جو تمنے دیو نام رکھا ہے یہ میرا ہی نام ہے مگر ہر کسی کو معلوم نہیں اچھا شیطان تمہارا محافظ ہے۔ حضرات یہ حکایت درج کرنے کا مقصد ہے شاید کسی کا ایمان بچ جائے اور مسلمان جان لیں کہ شیطان کیسے کیسے دھوکے اور بہانے سے مسلمانوں کو شرک کے گڑھے میں گرانا چاہتا ہے۔ مگر جس کو اللہ اور رسول ﷺ کی مدد شامل حال ہو۔ اس کا شیطان اور اس کے چیلے کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ آج دیکھو شیطانی جماعت مسلمانوں کو بات بات پر مشرک کافر بدعتی کے ناجائز بغیر شرعی دلیل کے دو ٹکے کے فتویٰ لگا رہے ہیں اب نوجوان نسل کا کام ہے کہ شیطان اور اس کے چیلوں کی کمر توڑ دیں اور وہ اس طرح کہ جو شرک شرک کرتا ہوا نظر آئے اس سے شرک کی تعریف پوچھیں اور وہ تحریر کرائیں بس شیطان اور اس کے چیلے بھاگ جائیں گے کیونکہ یہ جس کو شرک کہہ رہے ہیں وہ شرک نہیں ہے ہم ثابت کرنے کیلئے تیار ہیں مسلمانوں جو خود شرک کی تعریف اور تفصیل نہ جانتا ہو وہ دوسروں کو شرک سے کیسے بچائے گا انہوں نے صرف شرک کا لفظ سیکھ لیا ہے۔

ہم چیلنج کرتے ہیں جن کے بڑوں کو شرک کی معلومات نہیں ان کے آج چھوٹے شاگردوں کو معلومات کیسے ہوگی۔ ان شرک شرک کرنے والوں کی کتابوں میں

جس طرح مسلمانوں کو مشرک کہا گیا ہے وہ بالکل غلط ہے جاہلیت ہے ڈھیٹ اور بے شرمی ہے شیطان کے حکم سے۔

ان تمام شرک شرک کرنے والوں کو دعوت عام ہے آؤ اپنے بڑوں کی شرک کے بارے میں انتہائی غلط اور ناقص معلومات دیکھو جس کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ آج جس شیطان کو پارٹی بڑھانے کیلئے مسلمانوں پر شرک شرک کے فتوے لگا رہے ہو۔ ظالموں قیامت کے دن یہی شیطان تم سے منہ موڑ لے گا۔تم اور شیطان جہنم کے بدترین طبقے میں ایک ساتھ ہوگے۔ جب سوچنا کہ حضور علیہ السلام کی امت کو مشرک کہتے رہے اور بڑے نیک کام کرتے رہے اپنے خیال میں۔

امت کو مار ڈالا کافر بنا بنا کر

مسلمان دوستوں اور بزرگوں کم از کم شرک کی تعریف دیکھ لو تا کہ یہ شیطانی سازش ناکام ہو جائے۔اور کوئی مسلمان ان کے جال میں پھنس کر گمراہ نہ ہو جائے۔ مسلمانوں اس میں شک نہیں کہ شرک بہت بڑا ظلم ہے سب سے بڑا گناہ شرک ہے شرک کرنے والے کی بخشش نہیں مغفرت نہیں کوئی گنجائش نہیں۔ مشرک سے سب نفرت کرتے ہیں اللہ تعالیٰ انبیاء علیہم السلام، صحابہ کرام، اہل بیت عظام، تمام اولیائے کرام تمام فرشتے تمام مرد و عورت آؤ شرک کی تعریف دیکھو تا کہ یہ جگہ جگہ جاہل مولوی نما مرد اور عورتیں اپنے درس میں جن باتوں کو شرک شرک کہتے ہیں ان کی شیطانی سازش بے نقاب ہو جائے اور جہاں بھی کوئی مرد یا عورت شرک شرک کی غلط تعلیم دیتا ہوا نظر آئے اس کو پکڑ کر سو جوتے مارے جائیں تا کہ اس کی عقل ٹھکانے پر آ جائے اور آئندہ وہ ایسی حرکت نہ کرے اب شرک کی تعریف ہم ایسے محدث سے نقل کرتے ہیں جن کی عظمت اور مقام علم پر اجماع ہے اور اپنے پرائے سب ان کو عظیم محدث تسلیم کرتے ہیں جن کو روزانہ حضور علیہ السلام کی زیارت ہوتی تھی۔اور جن کو کافر و مشرک کہنے کی کسی کو ہمت

نہیں آزما کر دیکھ لو ان کا نام شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ہے وہ فرماتے ہیں شرک کی تین قسمیں ہیں۔

☆ (۱) اللہ تعالیٰ کے سوا کسی دوسرے کو واجب الوجود بتائے یا مانے۔

☆ (۲) اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کو خالق حقیقی جانے یا مانے۔

☆ (۳) اللہ کے علاوہ کسی اور کی عبادت کرے یا جائز مانے۔ (اشعۃ اللمعات، تکمیل الایمان)

معلوم ہوا کہ اگر کوئی شرک کرے گا تو ان تین باتوں میں سے ضرور ایک بات پائی جائے گی۔ ورنہ شرک نہ ہوگا۔ اور یہ بھی سن لیں کہ توحید کی ضد شرک ہے۔ شرک کی ضد ہے توحید۔ اور شرک کا معنیٰ حصہ اور شریک کا معنی حصہ دار یا شامل کرنا۔

اب بعض لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ہم کس کی مانیں دونوں طرف سے قرآن و حدیث کھول کر بیان کیا جاتا ہے۔ ہم کہاں جائیں کیسے فیصلہ کریں۔ کس کو حق اور کس کو باطل پر مانیں جواباً عرض ہے کہ پریشان ہو کر گھر میں بیٹھ جانا تو مناسب نہیں تحقیق کرنے اور حق کی تلاش میں کچھ وقت لگتا ہے اور دونوں طرف کی سن کر فیصلہ کریں اور اتنی بات تو سب مانتے ہیں کہ دو میں ایک سچا ہے ایک حق پر ہے اور دوسرا جھوٹا ہے باطل پر ہے۔ مثال کے طور پر ایک مولوی دیوبندی وہابی ہے اور ایک اہل سنت و جماعت بریلوی ہے اب مسئلہ ہے یا رسول اللہ پکارنا۔ دیوبندی وہابی کی کتابوں میں لکھا ہے یا رسول اللہ پکارنا شرک ہے۔ اہل سنت و جماعت کی کتابوں میں لکھا ہے جائز ہے۔ اب فقیر اپنا واقعہ نقل کرتا ہے پندرہ سال پہلے کا دونوں کی طرف سے فتوے کتابوں میں دیکھ کر اب تحقیق کرنے نکلا کہ سچا اور حق پر کون ہے۔ اور دونوں کی طرف سے قرآن کریم سے دلائل پیش کیے گئے۔ اب بڑا پریشان ہوا کہ کیا کروں کس کی مانوں دونوں قرآن آیات دکھاتے ہیں۔ اور قرآن میں شک کی جگہ ہی نہیں۔ لیکن ہاتھ پہ ہاتھ رکھ کر نہیں بیٹھا دماغ میں صرف ایک بات بار بار آتی کہ ایک سچا اور حق پر ہے دوسرا جھوٹا باطل پر

ہے مگر کون ہے؟اس بات کا فیصلہ نہیں ہورہا تھا آخر دونوں طرف کی طرف دوبارہ گیا پھر تیسری بار گیا چوتھی بار گیا پانچویں بار گیا اور دونوں طرف کے دلائل لکھتا رہا آخر فیصلہ ہوگیا کہ قرآن کے ساتھ مذاق کون کررہا تھا۔ اور حق کون بتارہا تھا۔ پانچویں بار جب دیوبندی وہابی کے پاس گیا اور اس کے سامنے علمائے دیوبند سے یارسول اللہ پکارنے کے ثبوت اور کتابوں کے حوالے سامنے رکھ کر فقیر نے کہا کہ مولوی صاحب اپنے علماء پر شرک کا فتویٰ دو۔ بس یہ سننا تھا کہ مولوی ایسا خاموش ہوا جیسے زبان کو لقوہ ہوگیا فقیر نے پھر کہا کہ مولوی صاحب شرک تو دونوں طرف سے برابر ہے ایک ہی الفاظ ہیں اپنے علماء پر بھی فتویٰ لگاؤ مگر اس مولوی نے بھاگنا منظور کرلیا لیکن اپنے مولوی پر شرک کا فتویٰ نہیں دیا۔ مجھے وہ شیطان کی حکایت یاد آگئی کہ اپنے مولوی پر شرک کا فتویٰ مت لگانا چاہے قرآن وحدیث کا انکار ہوجائے یا بھاگ جانا مگر اپنوں پر فتویٰ نہیں لگانا مسلمانوں سنو اس شیطان نے قرآن بھول کر جو ظلم کیا یات پڑھیں ان میں کیا دھوکہ تھا کیا خرابی تھی کیا غلطی تھی کیسی خوفناک حرکت تھی جس کے معلوم ہونے کے بعد روح کانپ اٹھی کلیجہ منہ کو آتا ہے جب بھی یاد کرتا ہوں اس واقعہ کو۔ ایسا مذاق قرآن کے ساتھ تو کسی ہندو، سکھ، عیسائی، یہودی نے بھی نہیں کیا۔ دیکھو۔

(۱)۔ دیوبندی وہابی نے قرآن کا غلط ترجمہ کیا تھا۔

(۲)۔ اپنے مطلب کی آیات پڑھ دین باقی آیات کو چھوڑ دیا تھا۔

(۳)۔ قرآن کی تفسیر اپنی رائے سے کی تھی جو کہ کرنا باطل ومردود ہے۔

(۴)۔ کفار کی آیات ایمان والوں پر چسپاں کردیں۔

(۵)۔ جو چیز شرک نہیں تھی اس کو شرک کہنا۔

(۶) بعد میں جب حساب لگایا تو مولوی نے سو دفعہ جھوٹ بولا تھا۔

(۷)۔ اس مولوی کو اہل سنت کے عقیدہ کا پتہ ہی نہیں اور شرک کا فتویٰ دے دیا تھا۔

اور اہل سنت کی طرف سے جو دلائل ملے وہ قرآن وحدیث اور اجماع وقیاس صحابہ کرام اہل بیت عظام تمام اولیائے کرام تمام علمائے حق اہلسنت و جماعت سے یا رسول اللہ پکارنا جائز ہونے کے اور خود ان مخالفین کے باپ دادا سے آج بھی جس کا دل چاہے آزمالیں دونوں طرف سے تحریری جواب طلب کر کے خود اپنی آنکھوں سے حق و باطل کا نظارہ دیکھ لے۔

مسلمانوں بتاؤ دیوبندی مولوی کی ایسی بھیانک حرکتوں کے بعد اب فیصلہ کرنے میں کیا رکاوٹ ہے کہ حق پر کون ہے اور باطل پر کون ہے؟ اور یہ دیوبندیوں وہابیوں کی حرکتیں تمام اختلافی مسائل میں قرآن کے ساتھ ایسا ہی مذاق کرت ہیں بہت جلد پتا لگ جائے گا کہ ظالم کس کروٹ بیٹھتے ہیں۔ کیونکہ قرآن کے ساتھ مذاق کا سودا بہت مہنگا پڑے گا دنیا و آخرت میں منہ دکھانے کے قابل نہیں ہوگا۔ اب یہ معلوم ہونے کے بعد بھی کوئی ان کے ساتھ دینا چاہے شیطانی جماعت میں رہنا چاہے تو شوق سے رہے۔ کل قیامت میں یہ نہ کہنا کہ کسی نے ہم کو ان کے کرتوت ان کے جھوٹ ان کے ظلم نہیں بتائے تھے۔ اب دیکھیں قرآن میں ہے تمام عزتیں اللہ کیلئے اور اسی قرآن میں ہے عزت اللہ کیلئے اور اس کے رسول ﷺ کیلئے معلوم ہوا کہ اللہ کیلئے عزت ذات ہے اس کو کسی نے عزت نہیں دی اور حضور علیہ السلام کو عزت اللہ نے عطا فرمائی ہے جب یہ فرق ہو گیا تو شرک نہیں بلکہ ایمان ہے۔ اسی طرح علم غیب قرآن میں اللہ کا ذاتی ہے اور حضور علیہ السلام کا عطائی ہے۔ اب یہ شیطان وہ آیت تو پڑھتے ہیں جو اللہ کے ذاتی علم غیب کے بارے میں ہیں۔ مگر وہ آیت نہیں پڑھ کر بتاتے جو حضور علیہ السلام کے علم غیب عطائی کے بارے میں ہیں معلوم ہوا کہ پورے قرآن پر ایمان ہی نہیں۔ بس اپنے مطلب کی دھوکا دینے کیلئے آیات پڑھ دیں باقی چھوڑ دیں اور اہلسنت دونوں قسم کی آیات پڑھتے ہیں جہاں کہو اس لئے کہ پورے قرآن پر ایمان ہے اب ان لوگوں کو ذاتی

وعطائی کا فرق معلوم نہیں اور شرک شرک کرتے ہیں وہ خود دوسروں کو کیا بچائیں گے۔

دیگر حیلے بہانے اور عقلی جہالت جو ان کی کتابوں میں موجود ہے وہ یہ کہ کہتے ہیں کہ زندہ سے مدد مانگو جائز ہے مگر انبیاء و اولیاء جو وصال کر گئے مدد مانگنا شرک ہے۔ کہتے ہیں کہ قریب اور سامنے موجود سے مدد مانگو دور سے غائبانہ مدد مانگنا شرک ہے۔ کہتے ہیں ماتحت الاسباب کیلئے مدد مانگو مافوق الاسباب کے تحت مانگنا شرک ہے۔

مسلمانوں ہم نے اس سے مطالبہ کیا سو سال ہو گئے وہ آیات قرآن میں پیش کر دیں جس میں یہ قید ہو کہ زندہ سے قریب والے سے اور ماتحت الاسباب سے مدد مانگنا جائز ہو اور انبیاء و اولیاء قبر والوں سے دور سے غائبانہ مدد مانگنا شرک ہو دکھا دیں۔ مگر کسی مولوی مفتی کو ہمت اور علم نہیں جو دکھائے۔ آج بھی ہمارا دعویٰ ہے جو کوئی توڑ کر دکھائے ورنہ شرم کر کے چلّو بھر پانی میں ڈوب مرے شرک شرک کرنا سیکھ لیا ہے مگر یہ نہیں معلوم کہ شرک کسے کہتے ہیں۔

ہم اہلسنت یہاں فہرست پیش کرتے ہیں جو عقائد اور اعمال شرک نہیں بلکہ اسلام میں جائز ہیں۔

میلاد شریف کا جلسہ جلوس چراغاں، جھنڈے، گیارہویں شریف، جلسہ نیاز وغیرہ فاتحہ شریف قل شریف، سوئم، دسواں، بیسواں، چالیسواں، عرس شریف، نعت خوانی، دعا بعد جنازہ اور نماز فرض واجب سنت نفل کے بعد دعا درود وسلام اذان سے پہلے اور بعد کھڑے ہو کر قیام تعظیمی ایصالِ ثواب کی یہ قسمیں رجب کے کونڈے شعبان کا حلوہ، عید کی سویاں، تبارک کی روٹی، نیاز کا قورمہ، بریانی لال روٹی، تندور کی روٹی اور چپاتی، دال چنے اور کھیر وغیرہ، فرض کے بعد بلند آواز سے ذکر یارسول اللہ، یا صدیق اکبر، یا غوث، یا داتا، یا خواجہ، یا احمد رضا، ذبح سے پہلے اور بعد کھانے پر انبیاء و اولیاء اور دیگر بزرگوں کا نام لینا جیسے گیارہویں شریف کا کھانا وگیرہ بابرکت راتوں میں نفلی نماز تلاوت

کلام پاک، ذکر وغیرہ قبروں پر حاضری دینا جو اولیاء اللہ ہیں چومنا ان کی قبر کو۔ بزرگوں کے ہاتھ اور پاؤں چومنا۔ مصافحہ کرنا عید میں گلے ملنا، انبیاء و اولیاء کا وسیلہ پیش کرنا۔ بزرگان دین کا ادب کرنا نماز غوثیہ پڑھنا صلوٰۃ التسبیح پڑھنا، ہر وقت درود و سلام پڑھنا، قرآن خوانی اور ختم بخاری کرنا، قبر پر اذان دینا، بعد دفن کے مصیبت و پریشانی میں اذان دینا، الٹے پاؤں چلتے ہوئے کعبہ کا ادب کرنا، نبی کریم ﷺ کی قبر انور کی طرف منہ کرنا اور کعبہ کی طرف پیٹھ کر کے دعا کرنا، مدینے کے ذرے ذرے کا ادب کرنا۔ انگوٹھے چومنا علم غیب عطائی، حاضر و ناظر، نور، مختار، بے مثل بشریت کا عقیدہ رکھنا حضور علیہ السلام کے متعلق، اور تعویزات قرآنی، جھاڑ پھونک دم کرنا اور دم کیا ہوا پانی پینا، قبر میں عہد نامہ رکھنا، کفن اور پیشانی پر اچھے کلمات لکھنا، تمام سلسلے قادری، نقشبندی، چشتی سہروردی دیگر تمام میں رہنا اور ان سے محبت کرنا، حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی امام وغیرہ کا حق پر ماننا۔ اس لئے ہم پھر تمام دیوبندیوں، وہابیوں، اور جماعتی شیطانی توحید والوں کو نجدی خارجیوں کو دعوت عام دیتے ہیں کہ ان عقائد و اعمال میں اگر کوئی چیز شرک و کفر و حرام ہے تو ہم سے تحریری گفتگو کریں۔

عوام الناس کو گمراہ مت کریں بغیر شرعی دلیل کے حلال کو حرام مت کریں۔ اور پہلے اپنے گھر کی خبر لیں جس میں اسمٰعیل دہلوی نے جو فتوے شرک کے متعلق دیئے ہیں اس کی زد میں دیوبندی وہابی وغیرہ بھی مشرک بنتے ہیں اگر دیوبندی تسلیم کریں تو خود اسمٰعیل دہلوی اپنے شرک کے فتوے کی زد میں ہے۔ مثال کے طور پر اسمٰعیل دہلوی کا فتویٰ ہے کہ یہ چاروں سلسلے والے قادری، نقشبندی، چشتی، سہروردی، یہودیوں کی طرح ہیں اب دیوبندی نے بورڈ پر اپنا نام کے ساتھ نقشبندی چشتی وغیرہ لکھا ہے۔ لہٰذا دیوبندی اعلان کریں کہ دہلوی کا فتویٰ درست ہے یا پھر دہلوی پر شرعی فتویٰ دیں؟ ورنہ ہم سمجھ لیں گے کہ حق بات سن کر خاموش رہنا شیطانی کا کام ہے۔ حدیث میں ہے کہ

میری امت میں شرک کی رفتار چیونٹی کی رفتار کی طرح ہے۔

دوسری حدیث: مجھے تمہارے مشرک ہونے کا خوف نہیں ہاں تم غرق ہو جاؤ گے یعنی دنیا دار مسلمانوں جس کا خوف حضور علیہ السلام کو نہیں۔ ان مولویوں کو پتہ نہیں کیوں شرک کا خوف ہے جاگتے میں خواب میں شرک شرک ہی نظر آتا ہے۔ اچھا چلو تم شرک کا خوف کرو مگر مسلمانوں کو مشرک تو نہ کہو۔ ایک طرف یہ کہ ہم شرک سے بچانا چاہتے ہیں دوسری طرف مسلمانوں کو شرک کے گڑھے میں دھکا دے رہے ہو۔ شرم کرو کوئی مسلمان اللہ کے نام کے ساتھ رسول کہہ دے تو فوراً شرک شرک حالانکہ قرآن میں پینتالیس جگہ اللہ اور رسول ﷺ کا ذکر ہے اب وہابیوں اللہ تعالیٰ کو کیا کہو گے اور صحابہ کرام کا عقیدہ دیکھو حدیث کی پچیس کتابوں میں دوسو مرتبہ لکھا ہے کہ اللہ ورسول اعلم اللہ اور اس کے رسول سب سے زیادہ علم والے ہیں۔ دیوبندیوں صحابہ پر بھی فتویٰ لگاؤ؟ اسی طرح کوئی مسلمان اعلیٰ حضرت کی نعت پڑھے تو یہ خبیث بولے شرک شرک دیکھو اللہ کے برابر کردیا۔ یا رسول اللہ کو یا اللہ کی حد سے زیادہ بڑھا دیا۔ جن جاہلوں کو شرک کا پتہ نہیں وہ اعلیٰ حضرت کی نعت کو کہاں سمجھیں گے کیا اللہ کی حد ہے؟ چلو حضور علیہ السلام کی حد بتادو؟ اگر ہم اس سے آگے بڑھیں تو مجرم ہیں بتاؤ؟ ارے تم نے سنا نہیں کہ محدث و مفسر نے فیصلہ کردیا کہ حضور علیہ السلام کو اللہ نہ کہو اور اس کا بیٹا نہ کہو باقی جو چاہو تعریف میں کہو مگر یہ باتیں مسلمان سمجھیں گے منافق نہیں۔ دیوبندیوں کی بعض مساجد پر شرک والی آیات لکھی ہوتی ہیں کہ یہ شرک کی دکان ہے جہاں شرک ملتا ہے کیونکہ کپڑے کی دکان پر کپڑا ملتا ہے اور لکھا ہوتا ہے سبزی کی دکان پر سبزی ملتی ہے اور لکھا ہوتا ہے سبزی فروش اور ان کی دکان پر شرک ہوتا ہے اس لئے یہ شرک فروش ہوتے ہیں۔ ان کو شرک شرک کرتے دیکھ کر لگتا ہے کہ شرک فوبیا ہو گیا ہے۔ اور جب مسجد اور جلسے میں دیکھو ان کو وہاں بھی شرک شرک کی گردان ہے یوں لگتا ہے کہ کسی کتے نے شرک کے دانت لگا کر اس مولوی کو کاٹ لیا ہے

اور کہتا ہے شرک شرک اور ان کی کتابیں دیکھو تو ایسا لگتا ہے کہ قلم کو شرک کی سیاہی میں ڈبو کر لکھا شرک شرک دیو بندیوں قبر کے سوالات کے جواب میں بھی کہنا شرک شرک شرک اور قیامت میں بھی کہنا شرک شرک شرک فرشتے جان لیں گے کہ یہ وہی ہے مسلمانوں کو مشرک بنانے والا اور کہنے والا ہے تو اس کو مشرکوں کے پاس ڈال دو وہابیوں تمہارے شرک کے فتوے سے کوئی مسلمان مشرک نہیں۔ بلکہ حدیث کے مطابق یہ شرک و کفر کے الفاظ لوٹ کر آتے ہیں کہنے والے پر اب شرک سب سے بڑی گالی ہے بڑا ظلم ہے اور مشرک جانوروں سے بدتر ہوتا ہے۔ اب بتاؤ یہ گالی اور ظلم اور جانوروں سے بدتر ہونے کا حق دار کون ہوا۔ تم یا مسلمان؟ ارے ظالموں اگر مشرک کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا تو وہ مشرک نہیں مومن ہے سب گناہ معاف اور جنت کا حق دار۔ اور تم کلمہ پڑھنے والوں کو واپس مشرک کہہ کر جہنم میں دھکے دے رہے ہو۔ شرم کرو مشرکوں اور کافروں کو کلمہ پڑھانے کے بجائے مسلمانوں کو کافر و مشرک کہہ رہے ہیں۔ اب نوجوان نسل تمہارا گریبان پکڑ کر پوچھیں گے کہ شرک کی تعریف کرو اس مسئلہ کو شرک کہاں اور کس نے لکھا ہے؟ آیت پڑھو حدیث پڑھو۔ اگر نہیں ہے تو پھر توبہ کرو یا پھر اپنا بوریا بستر لے کر دفعہ ہو جاؤ۔ اب تمہارے پاس بھاگنے کے سوا کوئی راستہ نہیں۔ ان وہابیوں کے پاس شرک و کفر کی مشین ہے دنیا کے تمام مسلمانوں کو انہوں نے نہیں چھوڑا۔ لطف کی بات یہ ہے کہ خود ان کے شرک و کفر کی زد میں دیوبندی وہابی آتے ہیں پہلے وہ خود تو بچیں توبہ کریں۔ ہم ثبوت دکھانے کو تیار ہیں۔

☆......☆......☆

انگوٹھے چومنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا طریقہ ہے

حضراتِ محترم! حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ، تمام صحابہ میں افضل خلیفہ بلافصل اور انبیاء کے بعد جن کا نام اور مقام ہے وہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، ہیں جن کے والد جن کے بیٹے اور پوتے صحابی کا شرف حاصل کرنے والے ہیں۔ آپ کے فضائل بے شمار ہیں جن کا اندازہ اور حساب کوئی نہیں کرسکتا۔

باقی صحابہ سب ہدایت کے ستارے ہیں ہم سب کا ادب واحترام کرتے ہیں اسی طرح ہم اہلسنت اہلبیت کا بھی احترام کرتے ہیں۔ ان سب کی محبت عین ایمان جانتے ہیں اور مانتے ہیں۔ دیگر صحابہٴ کرام رضوان علیہم اجمعین کے عقائد واعمال سے متعلق ہم دوسری کتاب جس کا نام صحابی کی مانیں یا وہابی کی مانیں۔ اس میں بیان کریں گے۔ انشاء اللہ۔ سردست ایک عمل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے متعلق کچھ عرض کریں گے۔ تاکہ وہ لوگ جو دو دو ٹکے کے فتوے اور بکواس ہم اہلسنت و جماعت کیلئے کرتے ہیں ان کی آنکھیں کھل جائیں۔ اور ہوش کے ناخن لیں کہ انگوٹھے چومنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا طریقہ ہے اور جب یہ ثابت ہے تو وہ منکر سوچیں کہ جس عمل کو وہ بدعت وناجائز کہتے ہیں اس فتوے کی زد میں کون کون آتا ہے اس لئے منکروں کو چاہئے اعلانیہ توبہ کریں۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ثبوت:

دیلمی نے کتاب فردوس میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، سے روایت کی کہ حضرت صدیق نے جب مؤذن سے سنا اشهد ان محمداً رسول الله. تو یہی فرمایا اور اپنے کلمے کی انگلیاں کے حصے کو چوم لیا اور آنکھوں سے لگایا بس حضور علیہ السلام

نے فرمایا کہ جو شخص میرے اس پیارے دوست کی طرح کرے اس کیلئے میری شفاعت واجب ہوگی۔

☆ دوسرا حوالہ: تفسیر روح البیان میں ہے۔ اذان کی پہلی شہادت یہ کہنا مستحب ہے کہ **صلی اللہ علیک یا رسول** اور دوسری شہادت کے وقت یہ کہے **قرۃ عینی بک یا رسول اللہ** پھر اپنے انگوٹھوں کے ناخن اپنی آنکھوں پر رکھے اور کہے **اللّٰھم متعنی بالسمع والبصر** تو حضور ﷺ اس کو اپنے پیچھے پیچھے جنت میں لے جائیں گے۔

☆ تیسرا حوالہ: کتاب شامی ردالمختار۔

☆ چوتھا حوالہ: فتاویٰ صوفیہ۔

☆ پانچواں حوالہ: کنز العباد میں بھی ہے۔

☆ چھٹا حوالہ: بحرالرائق میں بھی ہے۔

☆ ساتواں حوالہ: امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب مقاصد حسنہ فی الاحادیث الدائرہ علی السنہ، میں بھی یہی ثبوت موجود ہے۔

☆ آٹھواں حوالہ: جامع الرموز شرح نقایہ۔

☆ نواں حوالہ: فتاویٰ جمال بن عبداللہ عمر مکی۔

☆ دسواں حوالہ: تکملہ مجمع بحارانوار۔

ان کتابوں میں اور بھی بزرگانِ دین کے حوالے ہیں جس کو طوالت کے خوف سے چھوڑ دیا۔ بہرحال مقاصد حسنہ کتاب سے چند حوالے پیش کرتے ہیں۔

(۱)۔ حضرت خضر علیہ السلام سے روایت ہے، جو شخص اذان میں شہادت سن کر دونوں انگوٹھوں کو چوم کر آنکھوں سے لگائے اس کی آنکھیں کبھی نہ دُکھیں گی۔

(۲)۔ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو شخص اذان میں شہادت سن اور اپنے انگوٹھے چوم کر آنکھوں سے لگائے، نہ کبھی اندھا ہوگا۔ اور نہ کبھی آنکھوں میں تکلیف ہوگی۔

انجیل برنباس پرانا نسخہ بھی موجود ہے اس میں ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے نور مصطفیٰ ﷺ کے دیکھنے کی تمنا کی تو وہ نور انگوٹھوں کے ناخنوں میں چمکایا گیا حضرت آدم علیہ السلام نے محبت میں ان ناخنوں کو چوم لیا اور آنکھوں سے لگالیا۔

اس طرح علمائے احناف کے ساتھ علمائے شافعی بھی شامل ہیں۔ جن کی مشہور کتاب اعانۃ الطالبین علی حل الفاظ فتح المعین مصری میں بھی ہے۔ اور علمائے مالکی کی مشہور کتاب کفایۃ الطالب الربانی لرسالۃ ابن ابی زید القیر وانی۔ مصری میں بھی ایسے ہی فضائل موجود ہیں۔ اور حنبلی علماء نے بھی اس قسم کے فضائل بیان کئے ہیں اور ہزاروں بزرگانِ دین کا تجربہ ہے کہ آنکھوں کی بیماری دور کرنے کا بہترین عمل ہے۔ اس کے علاوہ جن محدثین نے لکھا کہ یہ ضعیف ہے مرفوع نہیں ہے بلکہ موقوف ہے اس کے باوجود اہلِ علم کے عمل سے اور امت کے عمل سے اس مسئلہ کو قوت حاصل ہے اور تمام محدثین کا اصول ہے کہ ضعیف حدیث فضائل میں عمل کرنا جائز ہے۔ اسی طرح یہ بھی فضائل میں ہے۔

اس کے علاوہ تفصیل سے کوئی صاحب ضعیف احادیث کس طریقہ سے معتبر ہے دیکھنا چاہیں تو، فتاویٰ رضویہ، جدید ایڈیشن جلد پنجم میں دیکھیں۔ وہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے علمہ جوہر ایسے ہیں جن کو دیکھ کر آنکھیں ٹھنڈی ہو جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ شاہ ولی اللہ نے اور علامہ شامی نے اپنی اپنی کتابوں میں بے شمار چیزیں بیان کیں ہیں حالانکہ ان عملیات کا ثبوت ضعیف حدیث سے بھی ثابت نہیں مگر دنیا عمل کرتی ہے لہٰذا اگر کوئی صاحب ہم کو کسی ضعیف حدیث سے بھی انگوٹھے چومنا منع ہے تو دکھادیں؟ ورنہ یاد رکھیں کہ بغیر شرعی دلیل کے کوئی چیز مکروہ بھی ثابت نہیں ہو سکتی۔ چہ جائیکہ اس فعل کو ناجائز وحرام کہا جائے بغیر شرعی دلیل کے۔

علامہ علی قاری محدث کا فیصلہ:

یعنی میں کہتا ہوں کہ جب اس حدیث کا رفع صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تک ثابت

ہے تو عمل کیلئے کافی ہے۔ کیونکہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ تم پر لازم کرتا ہوں۔ اپنی سنت اور اپنے خلفائے راشدین کی سنت۔ (حوالہ موضوعاتِ کبیر)

لہٰذا محدثین کے ماننے والے ان کا فیصلہ بھی تسلیم کریں۔ یا پھر اعلان کریں کہ ہم نہیں مانتے۔ بلاوجہ دوغلی پالیسی کیوں؟

اعتراضات کے جوابات:

نمبر ۱: انگوٹھے چومنا شرک ہے۔

جواب: دنیا کا سب سے بڑا جاہل ہے یہ شخص جو اس عمل کو شرک کہتا ہے ظلم ہے اس کو شرک کی تعریف معلوم نہیں ہے۔ اگر ایسے شخص کے پاس ایمان ہے تو وہ اس شرک کی دلیل پیش کر دے ورنہ توبہ کرے خود بھی گمراہ ہے دوسروں کو بھی گمراہ کرنے والا ہے اس کو چاہئے کہ وظیفہ کرے کہ جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ہو۔

نمبر ۲: انگوٹھے چومنا بدعت ہے۔

جواب: بدعت بدعت کی رٹ لگانے والوں بدعت کی تعریف کیا ہے؟ کس محدث نے اس کو بدعت لکھا ہے حوالہ دو؟ یا توبہ کرو؟ اور علامہ علی قاری اور علامہ شامی نے جائز کہا ہے ان پر بدعت کا فتویٰ لگا کر دکھاؤ؟ اگر ان پر فتویٰ نہیں تو ہم پر کیوں؟ کبھی زندگی میں تو سچی بات مان لو ہمیشہ جھوٹ اور الزام لگاتے ہو شرم کرو۔

نمبر ۳: انگوٹھے چومنا حرام ہے۔

جواب: بغیر شرعی دلیل کے کسی جائز کو حرام کہنا قرآن پر بہتان لگانا ہے۔ کس نے حرام لکھا ہے ثبوت پیش کرو۔ ورنہ توبہ کرلو؟ کیا تم کو یہی سکھایا جاتا ہے۔ کہ بیٹا جہاں جاؤ جھوٹ بولو اور بغیر دلیل کے حرام کہے جاؤ۔ یاد رکھو آخر مرنا ہے۔ حشر میں جواب دینا ہے۔

نمبر ۴: یہ انگوٹھے چومنا بالکل غلط ہے۔

جواب: آخر اس کو غلط کہنے کی کوئی دلیل ہے۔ یا صرف تمہارے کہنے سے غلط ہے تم کون ہوتے ہو جائز فعل کو غلط کہنے والے ہو سکتا ہے تمہاری پیدائش غلط ہو۔ اور آئینہ میں

اپنی شکل نظر آتی ہے ہم بغیر دلیل کے غلط ماننے کیلئے تیار نہیں۔

نمبر۵: یہ انگوٹھے چومنا کوئی ثواب کا کام نہیں۔

جواب: تو پھر کوا کھانا ثواب ہے ہولی اور دیوالی کی پوریاں کھانا ثواب ہے تمہارے دو مرد مولوی آپس مین نکاح کرنے کا تصور کریں تو ثواب ہے اور نہیں ہے تو حضور علیہ السلام کی محبت میں ثواب نہیں۔ سبحان اللہ، چلو یہی بتادو کس محدث نے لکھا ہے ثواب نہیں ہے۔ حوالہ دو؟ یا جھوٹ سے توبہ کرو؟

نمبر۶: میں تو نہیں مانتا انگوٹھے چومنے کو کسی دلیل سے؟

جواب: تم سے کس نے کہا مانو اور میں نہ مانو کا علاج نہیں ہے۔ اس لئے کہ تمہارے بڑے چاند کے دوٹکڑے ہوتا دیکھ کر نہیں مانے تو ان کی اولاد کیسے مانے گی لہٰذا گزارش یہ ہے کہ اگر تم منع کرتے ہو اور بلاوجہ دو ٹکے کے غیر شرعی جھوٹا فتویٰ لگاتے ہو وہ مت لگاؤ۔ جو نہیں چومتا اس پر کوئی فتویٰ نہیں۔

نمبر۷: ہم نے اپنے بڑوں سے سنا ہے یہ فضول چیز ہے۔

جواب: وہ بڑے کون ہیں ان کا علمی مقام کیا ہے۔ ان کی اسلام میں خدمات کیا ہیں کون جانتا ہے ان کا نام کیا ہے ان کا صرف اہلسنت کا عربی وفارسی کتابوں کے ترجمہ کرنے سے کوئی بڑا عالم نہیں بن جاتا۔ ہوسکتا ہے تمہارے بڑے فضول چیز ہوں۔ ایسوں کی بات بے کار ہے۔

نمبر۸: اس پر تمام صحابہ نے عمل کیوں نہ کیا؟

جواب: پہلے تو تمام صحابہ کے نام بتادو؟ اور پھر یہ شرط کس نے لگائی ہے کہ ہر ہر عمل تمام صحابہ سے ثابت ہو تو عمل ہوگا؟ کیا ایک صحابی کی روایت پر عمل کرنا منع ہے؟ اگر ہے تو حوالہ دو؟ ارے یہ تو ان صحابی سے ثابت ہے جو تمام صحابہ میں افضل ہیں۔ تم کو کوئی شرم و لحاظ نہیں ہے؟ چلو تم ایک صحابی سے منع دکھادو ہم مان لیتے ہیں۔ جب صحابی نے منع نہ کیا تو تم کون ہوتے ہو منع کرنے والے۔ یہ صرف بہانہ بازی ہے اور کچھ نہیں۔

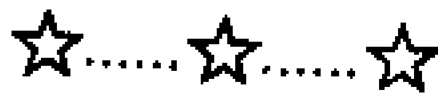
نمبر ۹: انگوٹھے چومنا ہر زمانے میں مشہور کیوں نہ ہوا۔
جواب: اصل میں اندھوں کیلئے سورج ہی نہیں یہ تو آنکھ والوں کیلئے ہے۔ تم کس زمانے اور کس صدی میں ثبوت دیکھ کر مانو گے تحریر کردو، ہم ثبوت دکھانے کو تیار ہیں۔ مگر تم پھر بھی نہ مانو گے۔
نمبر ۱۰: اذان پانچ وقت ہوتی ہے جس میں انگوٹھے چومتے ہیں پھر اس کی روایت صرف ایک حدیث کی کتاب میں کیوں دوسری کتابوں میں یا صحاح ستہ میں کیوں نہیں؟
جواب: صرف ایک حدیث کی کتاب میں ہونا کوئی جرم ہے؟ اور صحاح ستہ کی قید لگانا جہالت کی نشانی ہے۔ ایسی بے شمار روایت ہیں جو صرف ایک حدیث کی کتاب میں ہے کیا تم اس کا انکار کرتے ہو؟ نہ ماننے کو ہزار بہانے ہیں۔ ناچ نہ جانو آنگن ٹیڑھا۔
نمبر ۱۱: یہ انگوٹھے چومنے کی روایت موضوع من گھڑت ہے؟
جواب: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ والی روایت کو کس نے موضوع من گھڑت لکھا ہے۔ حوالہ دو؟ جس جاہل کو یہ نہیں پتہ کہ حدیث صحیح نہ ہونے سے موضوع ہونا لازم نہیں آتا۔ اس کو کیا کہیں۔ مجہول راوی منقطع روایت بھی من گھڑت نہیں ہوتی۔ حوالہ محفوظ ہے منکر اور مضطرب روایت بھی موضوع نہیں ہوتی۔ جو راوی مبہم ہو وہ بھی موضوع نہیں متروک بھی موضوع نہیں۔ راوی پر کذب یقینی ہو اگر ظن غالب ہو تو وہ بھی موضوع نہیں۔ دنیا کا کوئی مولوی اس کو من گھڑت ثابت نہیں کرسکتا ورنہ تحریری بات کرے۔
نمبر ۱۲: اس روایت میں جھوٹا راوی ہے۔
جواب: اس راوی کا نام بتاؤ حوالہ دو؟ اگر انگوٹھے چومنے کی روایت من گھڑت ہوتی تو فقہاء کرام اس کو جائز نہ فرماتے۔ ان پر بھی فتویٰ لگا کر دکھاؤ یا کم از کم علامہ شامی کا انکار کردو؟
نمبر ۱۳: یہ روایت اصل دین میں کسی اصل کے تحت داخل نہیں۔
جواب: حیرت ہے حضور علیہ السلام کی محبت اصل دین میں داخل نہیں تو پھر دین کس چیز کا نام ہے۔ ارے ظالموں انگوٹھے چومنا حضور علیہ السلام سے محبت کا اظہار ہے ادب ہے۔ اب کیا اس کیلئے پورا قرآن تم کو پڑھائیں واقعی تمہارے دل میں حضور علیہ السلام

کی محبت نہیں ورنہ ایسی بے دینی کی بات نہ کرتے۔
نمبر۱۴: تم اس فعل کو فرض واجب سنت کی طرح کرتے ہو۔
جواب: کم از کم مولوی ہو کر جھوٹ مت بولو۔ ہم نہ فرض نہ واجب نہ سنت سمجھ کر انگوٹھے چومتے ہیں بلکہ جائز سمجھ کر اب تم چلو بھر پانی میں ڈوب مرو۔
نمبر۱۵: ہمارے علماء اس لئے منع کرتے ہیں کہ کوئی سنت نہ سمجھ لے۔
جواب: جناب پہلے جائز تو سمجھ لیں۔ اور بدگمانی کرنا مسلمانوں پر منع ہے اس طرح تو باقی تمام جائز مسائل میں پابندی عائد کردو کہ کہیں کوئی اس کو سنت نہ سمجھ لے۔ ہم اہل سنت و جماعت اعلان کرتے ہیں کہ ہم انگوٹھے چومنا جائز سمجھ کر کرتے ہیں کرتے رہیں گے۔ انشاء اللہ، علامہ جامی فرماتے ہیں میں مدینے کے کتوں کے پاؤں کی خاک کو بھی چوم لوں اور سرمہ بنالوں۔
نمبر۱۶: ایسی روایت قرآن کریم کے خلاف ہے۔
جواب: برائے مہربانی حوالہ دیں یا جھوٹ سے توبہ کریں؟ اگر یہ قرآن کے خلاف ہوتی تو علامہ علی قاری حنفی رحمۃ اللہ علیہ اس سے دلیل نہ لیتے۔ ان پر کیا فتویٰ ہے؟ صاف صاف جواب دو؟
نمبر۱۷: ایسی روایت سُنّت متواترہ کے خلاف ہے۔
جواب: اگر یہ سنتِ متواتر کے خلاف ہوتی تو ہم نے گیارہ سے زیادہ بزرگانِ دین کی کتابون کے حوالے دیئے ان کو یہ بات نظر آئی جو آج کے جاہل مولوی کو نظر آ گئی۔
نمبر۱۸: سلف میں کسی نے اس کا حوالہ نہ دیا۔
جواب: جھوٹوں کے بادشاہ تم نے یہ سمجھ لیا کہ اتنا جھوٹ بولو کہ سچ لگنے لگے۔ تفسیر روح البیان شامی موضوعات کبیر مقاصد حسنہ، فردوس دیگر حوالے سلف کے ہیں یا کسی اور کے ہیں۔
نمبر۱۹: یہ جعلی اور ضعیف روایت ہے۔
جواب: اس کو جعلی روایت تو قیامت تک کوئی مولوی ثابت نہیں کرسکتا۔ البتہ ضعیف ہم کو تسلیم ہے کہ محدثین نے فیصلہ کردیا کہ ضعیف حدیث عمل اور فضائل میں معتبر ہے۔ مثلاً محدثین

نے صلوٰۃ التسبیح کوضعیف قرار دیا لیکن امت کے عمل سے قوی ہوگئی اسی طرح انگوٹھے چومنا روایت ضعیف ہے امت کے عمل سے قوی ہوگئی اور اس کا ثبوت ہم نے دے دیا۔

نمبر ۲۰: ہم تو اپنے علماء کی بات مانیں گے اور انگوٹھے نہیں چومیں گے کہ یہ من گھڑت ہے۔

جواب: اس روایت کو دنیا کا کوئی مولوی من گھڑت ثابت نہیں کرسکتا یہ ہمارا دعویٰ ہے تم کو جاہل مولوی مبارک اور ان کے دو ٹکے کا فتویٰ مبارک۔ اور ہم کو حدیث کے مطابق حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا عمل مبارک مفسرین محدثین بزرگانِ دین اور علمائے حق اہل سنت و جماعت کا عمل مبارک۔ اس کے علاوہ مخالفین کے مولوی نے کچھ اصول لکھے ہیں۔ جن کی روشنی میں انگوٹھے چومنا بھی سنت بنتا ہے۔ ہم دکھانے کو تیار ہیں جو شخص ثبوت دیکھ کر توبہ کرے وہ تحریر کردے۔ دوسری بات مخالفین کی کتابوں میں کئی جگہ من گھڑت فتوے ہیں اور وہ روایت ہیں جن کو محدثین نے موضوع کہا ہے۔ ہم ثبوت دکھانے کو تیار ہیں تم توبہ نامہ تحریر کردو۔



مناظرہ شیفلیڈ کا جواب

حضرات محترم! دیوبندی، وہابیوں کو آج تک کسی مناظرے میں کامیابی حاصل نہ ہوسکی اور نہ آئندہ ہوسکتی ہے اس لئے کہ جھوٹ اور الزام و دھوکہ سے کسی کو کامیابی نہیں ہوسکتی ہے۔ کامیابی کیلئے ایمان اور سچائی شرط ہے اور یہ دونوں ان کے پاس نہیں انہوں نے مناظرہ شیفلیڈ کتاب کے آخری صفحہ ۵۴ پر پوری ملت بریلویہ کو چیلنج کیا ہے۔ ہم یہ چیلنج قبول کرتے ہیں اور شرائط کیلئے دعوت دیتے ہیں کہ تحریری شرائط طے کرلیں اگر واقعی ان کے منہ میں ایک زبان ہے تو فوراً جواب دیں؟

حیرت انگیز بات ہے کہ اس کتاب مناظرہ میں سو جگہ جھوٹ موجود ہے ہم ایک ایک کرکے دکھانے کو تیار ہیں کون سا دیوبندی ہے جو ہر ایک جھوٹ کو دیکھ کر توبہ نامہ شائع کرے گا؟

اور ہمارا دعویٰ ہے کہ انکی ہر وہ کتاب جس میں اختلافی مسائل کا بیان ہے اس میں جھوٹ ضرور بولا جاتا ہے جس کا دل چاہے اپنی کتاب دیوبندیوں کی ہم کو دیدے اور دوسرے دن واپس لے لیں اور جھوٹ کی تعداد دیکھ کر توبہ کرلیں حضرات ان کو سترہ سال بعد نام نہاد فتح بیان کرنے کا موقع ملا اور کتاب چھاپ کر خوشی سے بغلیں بجائیں اور اپنے گھر بیٹھ کر یہ بیان کرنا کہ ہم نے فلاں کو بھگا دیا فلاں کو شکست دے دی آسان ہے مگر میدان مناظرہ میں موضوع کے مطابق بات کرنا کسی دیوبندی کے بس کی بات نہیں۔

اعلیٰ حضرت کے علمی جلالت کے سامنے تھانوی، نانوتوی، گنگوہی، انبیٹھوی کی جرأت نہیں سامنے آنا تو دور کی بات ہے ان اکابر دیوبندی گھر میں بیٹھ کر بھی جواب دینے کی طاقت نہ تھی کیا اعلیٰ حضرت کے خطوط رجسٹریاں سب بھول گئے۔ آج تک اعلیٰ حضرت کے سوالات کا جواب کوئی دیوبندی اکابر نہ دے سکا ہم اب بھی اعلیٰ حضرت

کے وہ سوالات نقل کر سکتے ہیں کون جواب دے گا؟

اگر مرتضیٰ حسن دربھنگی نے اعلیٰ حضرت کو بریلی میں جا کر بھگایا تو یہ کس سن اور تاریخ کی بات ہے۔ ثبوت کہاں ہے؟ اس واقعہ پر کتاب کیوں نہ چھاپ دی؟ وہ کون سا اخلاقی مسئلہ تھا؟ دربھنگی نے کتنے مناظرے بریلوی علماء سے کئے اور کہاں؟ اعلیٰ حضرت کے وقت میں سب اندھے، گونگے، بہرے تھے اور جیسے ہی اعلیٰ حضرت کا وصال ہوا۔ سب مردے زندہ ہو گئے۔ اعلیٰ حضرت کے اشعار سمجھنے کی جن کو صلاحیت نہیں وہ کیا مناظرہ کریں گے آج دیوبندی ہم بریلویوں کو مشرک کہہ رہے ہیں حقیقت میں اپنے بڑوں کے منہ پر تھوک رہے ہیں جنہوں نے بریلویوں کو مسلمان کہا اور ان کے پیچھے نماز پڑھنے کا فتویٰ دیا۔ آج خدا کی مار دیکھو کہ دیوبندی شرط لگاتے ہیں مناظرے میں کہ دیوبندیت کی کتابیں پیش نہیں ہوں گی۔ ہم ثبوت دکھانے کو تیار ہیں کون ہے جو توبہ کرے؟ دیوبندی مناظر منظور نعمانی نے علامہ حشمت علی خان رحمۃ اللہ علیہ سے مناظرے میں شکست کھا کر مناظرے سے توبہ کر لی تھی اور پھر کبھی مناظرے میں نہ آئے اور تم کہتے ہو کہ بریلوی بھاگ گئے۔ سبحان اللہ، فقیر منظور نعمانی کے مناظرے فتوحات نعمانیہ کتاب کا جواب بھی لکھ رہا ہے۔

حضرات دیوبندی مرتب نے صفحہ ۳ پر لکھا ہم نے ٹیپ ریکارڈ سامنے رکھ کر لفظ بہ لفظ نقل کیا ہے اب یہ مرتب بتائیں کہ جہاں انہوں نے شور شرابا، کھسر پھسر بھی لکھا ہے وہاں ان کی سمجھ میں کیا آیا ہوگا؟ جب کچھ سمجھ میں نہ آیا تو اپنی طرف سے لکھ دیا۔ پھر مرتب دیوبندی نے لکھا کہ اس مناظرہ کی زبان تمام تر تقریری ہے تحریری نہیں۔ حالانکہ مناظرہ میں تحریری گفتگو ابتدائی شرط تحریری خود نقل کئے ہیں اب بتاؤ ایسے جھوٹے کون سا مناظرہ جیت سکتے ہیں۔

پھر مرتب نے صفحہ نمبر ۵ پر موضوع مناظرہ! لکھا علم غیب، حاضر و ناظر نور بشر اور مسئلہ مختار کل ہوگا۔ حضرات ان تمام کا تعلق حضور علیہ السلام سے ہے اور مدعی اہل سنت و

جماعت بریلوی ہیں مگر خالد محمود کی پہلی تقریر مرتب نے لکھی کہ ہمارا دعویٰ ہے کہ علم غیب خاصہ باری تعالیٰ ہے۔ صفحہ نمبر ۲۲۔

حضرات جس مولوی کو موضوع کا پتہ نہ ہو۔ مدعی اور مدعا علیہ کا پتہ نہ ہو اختلاف اللہ کے بارے میں نہیں بلکہ حضور علیہ السلام کے بارے میں علم غیب کا ہے یہ باتیں شکست کی دلیل ہیں جو مرتب نے اپنی کامیابی کیلئے لکھ دیں اور صفحہ نمبر ۲۴ پر دیوبندی کی تحریر میں بسم اللہ نہیں لکھی تھی جس پر تنبیہ کی گئی۔ حالانکہ سیدھا جواب یہ تھا کہ انسان ہے غلطی سے بھول ہوگئی مگر دیوبندیوں نے تو غلطی تسلیم کرنا سیکھا ہی نہیں بلکہ دو دلیل پیش کر دیں کہ حدیث میں نفس بسم اللہ سے مراد ہے کہ بسم اللہ لکھنا اور کہا کہ قرآن میں سورہ برأت بغیر بسم اللہ کے ہے۔ حضرات ہم قاسمی اور دیوبندی سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ حدیث پیش کر دیں جس میں نفس بسم اللہ مراد ہے نہ کہ بسم اللہ لکھنا حوالہ دو؟ دوسری بات سورۃ برأت تو قاسمی صاحب اگر تم سورۃ برأت پڑھی ہوتی تو اعتراض نہیں ہوتا کہ وہاں پڑھنے کا حکم نہیں مگر مناظرہ تو اچھا کام ہے اور ہر اچھے کام سے پہلے بسم اللہ پڑھنی چاہئے اگر مناظرہ برا کام ہے تو پڑھنے کا حکم نہیں امید ہے کہ اب بھی غلطی تسلیم کر کے معذرت کرلو۔

پھر صفحہ ۲۷ پر خالد محمود صاحب نے کہا کہ موضوع علم غیب ہی لکھا ہے علم نبوی نہیں۔ حالانکہ اسی صفحہ پر علامہ عنایت اللہ صاحب نے وضاحت کر دی تھی کہ مناظرہ اللہ کے علم میں نہیں بلکہ حضور علیہ السلام کے علم کے بارے میں ہے اس کے باوجود خالد محمود صاحب نے وقت ضائع کیا جو مرتب کو نظر نہیں آیا اور پھر اسی صفحہ پر جھوٹ اور الزام لگایا کہ بریلوی جماعت تو شیطان کو بھی عالم الغیب جانتی ہے۔ یہ میرے ہاتھ میں کتاب ہے بریلویوں کے مولوی عبدالسمیع رام پوری کی۔ حضرات جھوٹ تو بول دیا مگر وہ الفاظ پیش نہ کر سکے چلو سچے ہو تو اب دکھا دو؟ ورنہ توبہ کرو پھر صفحہ نمبر ۲۹ اور ۳۰ پر بند کرو اور کھل دیو کے الفاظ سے مذاق اڑایا۔ حالانکہ سب جانتے ہیں کہ علامہ عنایت اللہ

سانگلہ ہل پنجاب کے رہنے والے تھے اور الفاظ کھل دیو تھا مگر مرتب کو گملا دیو نظر آیا شاید دیوبند جو دماغ میں تھا اگر ایسے الفاظ ہم دیگر دیوبندی مولوی کیلئے پیش کر دیں تو مثال کے طور پر ایک دیوبندی مناظر نے بخاری ہمکاری کہا تو اس کا مذاق بھی اڑائیں اور ڈکشنری سے حوالہ طلب کریں۔ جب کھل دیو کا مطلب یہ ہی تھا کہ اپنا عقیدہ کھول کر یا وضاحت سے بیان کریں ان الفاظ کو بدتہذیبی بدگوئی کہتے ہو تو پھر ان الفاظ کو کیا کہو گے جو صفحہ ۱۶ پر ایک نوجوان نے کہے کہ او مشرکو! آدھا حال خالی کر دو جواب دو؟ اس سے بڑی گالی کسی مسلمان کیلئے اور کون سی ہو گی کہ مسلمانوں کو مشرکوں کے الفاظ سے پکارا جائے کیا یہ بدخلقی، بدزبانی، بدگوئی نہیں؟ کیا مسلمان کو مشرک کہنا دیوبندیوں کا اخلاق ہے؟ اگر ہم مشرک نہ ہوئے تو کہنے والے پر شرعی فتویٰ کیا ہے؟ مرتب نے لکھا خالد محمود صاحب نے کہا کہ مولوی عنایت اللہ صاحب نے لفظ دعویٰ نہیں لکھا اس لئے مسئلہ علم غیب میں ہم مدعی ہیں۔ حضرات ان الفاظوں میں خالد محمود صاحب نے اپنی جہالت کا ثبوت دیا ہے بلاوجہ وقت ضائع کیا۔ کیا پوری جماعت دیوبندیوں کی یہ نہیں جانتی کہ مدعی کون ہوتا ہے۔ جب اصول مناظرہ میں لکھا ہے کہ **من نصب نفسه الاثبات الحکم**۔ لہٰذا اثبات کرنے والا مدعی ہے تو مرتب نے اپنی جہالت سے سب دیوبندیوں کو جاہل بنا کر چھوڑا صفحہ نمبر ۳۶ پر لکھا ہے کہ حضرات میں نے اپنی تحریر میں اپنا دعویٰ جو لکھ کر دیا ہے اس میں تحریر کیا کہ علم غیب خاصہ باری تعالیٰ ہے۔ مرتب حضرات یہ دعویٰ اس کتاب میں ۹ جگہ لکھا ہے جو موضوع کے خلاف اصول مناظرے کے خلاف اور دونوں صورتوں میں دیوبندی کی شکست ہے ہٹ دھرمی بے جا ضد ہے حالانکہ موضوع طے ہو گیا تحریر کر دیا گیا کہ حضور علیہ السلام کے علم غیب عطائی پر مناظرہ ہو گا مگر دیوبندی مناظر بار بار اللہ تعالیٰ کے ذاتی اور خاصہ علم غیب کی بات کرتا ہے اور کبھی شیطان کے عالم الغیب کی بات کرتا ہے لیکن اصل موضوع پر گفتگو نہیں کرتا، افسوس ان پر کہ ہمارا عقیدہ ابھی تک ان کو معلوم ہی نہیں تقریباً سو سال ہو گئے اس اختلافی مسئلہ کو مگر

دیو بندی جب بھی ہمارا عقیدہ بیان کرے گا جھوٹ بولے گا۔ دھوکہ دے گا اور الزام لگائے گا جس کا دل چاہے آزما کر دیکھ لے اور دیو بندیوں کا عبارت میں خیانت کرنا اتنا مشہور ہے جیسے روشن سورج ہے۔ حتیٰ کہ من گھڑت کتابوں کے حوالے دینے میں بھی کوئی ڈر خوف اور شرم نہیں جو دیو بندی اپنے مولویوں کے من گھڑت کتابوں کے ثبوت دیکھ کر توبہ کرے ہم دکھانے کو تیار ہیں۔ پھر مرتب نے صفحہ ۳۶ پر علامہ عنایت اللہ صاحب کے الفاظ یہ لکھے کہ عالم الغیب کا لفظ حضور علیہ السلام پر نہ دکھا سکا۔ حضرات یہ عالم الغیب کا استعمال حضور علیہ السلام کیلئے علامہ صاحب نہیں کہہ سکتے۔ اگر دیو بندی سچے ہیں تو وہ کیسٹ میں یہ الفاظ سنا دیں ہم کو۔ جبکہ عالم الغیب الفاظ کا استعمال حضور علیہ السلام پر کسی اہلسنّت و جماعت بریلوی کے اکابر عالم نے نہیں کیا اور دیو بندی مناظر نے تقریباً آٹھ جگہ عالم الغیب سے متعلق ثبوت مانگا۔ مختلف الفاظ میں تو حضرات ہم نے لکھ دیا اور ہماری کتابوں میں موجود ہے کہ حضور علیہ السلام کیلئے عالم الغیب الفاظ کا استعمال نہیں کرتے پھر کس بات کا ثبوت دیں مگر ہاں ہم دیو بندی اکابر خلیل احمد کی کتاب سے دکھانے کو تیار ہیں کہ حضور علیہ السلام عالم الغیب ہیں جس دیو بندی کا دل چاہے توبہ نامہ تحریر کرے تجدید ایمان اور تجدید نکاح کرے گا ہم اس کو دیو بندی کی معتبر کتاب سے دکھانے کو تیار ہیں۔ ورنہ خلیل احمد دیو بندی کی قبر پر جا کر پوچھو کہ قرآن کریم میں عالم الغیب کا اطلاق حضور علیہ السلام پر کہاں کیا گیا ہے۔ اور تم نے کس دلیل سے یہ الفاظ استعمال کیے ہیں۔ اسی صفحہ نمبر ۶۴ پر دیو بندی مناظر نے آیت کا حوالہ دیا۔ قل لایعلم من فی السموات والارض الغیب الا اللہ حضرات اس آیت میں ذاتی علم غیب باری تعالیٰ کا ذکر ہے۔ جو دیو بندی نے خود تسلیم کیا ہے اسی صفحہ پر اور ذاتی نہ ہم مانتے ہیں اور نہ دیو بندی مانتے ہیں۔ حضور علیہ السلام کیلئے۔ ایسی آیت پیش کرنا جہالت کی نشانی ہے جو ہمارے دعوے کے خلاف نہیں۔ اور دیو بندی کے دعوے کے مطابق بھی نہیں۔ بلکہ اگر وہ اس آیت سے عطائی علم غیب کی نفی کریں گے تو بعض علم

غیب دیوبندی مولویوں نے بھی مانا ہے اس کے بھی خلاف ہے۔ اب یا تو یہ معذرت کریں یا دیوبندی پر فتویٰ لگائیں ہم ثبوت دکھانے کو تیار ہیں۔

پھر صفحہ نمبر ۳۷ پر لکھا کہ ان کو اب بتانا ہوگا کہ علم غیب ذاتی اور عطائی میں کیا فرق ہے۔ حضرات جس مولوی کو اب تک ذاتی اور عطائی کا فرق نہیں معلوم وہ کس منہ سے مناظر بن گئے اگر یہ ہماری شاگردی قبول فرمالیں تو ہم قرآن سے ذاتی اور عطائی کے فرق کا ثبوت دکھانے کو تیار ہیں۔ ورنہ خود دیوبندی نے اسی صفحہ پر لکھا کہ نبی کریم ﷺ کو ہزاروں اور کروڑوں علوم عطا فرمائے گئے ہیں۔

کیوں بھئی دیوبندیوں، وہابیوں کی آنکھیں کھل گئیں یا نہیں؟ جواب دو؟ کروڑوں علوم عطا فرمائے گئے ذاتی مانتے ہو یا عطائی اگر ذاتی مانتے ہو شرک ہے اگر عطائی مانتے ہو تو ہمارا مدعا ثابت ہے معلوم ہوا یا نہیں۔ ذاتی اور عطائی کا فرق۔ ورنہ دیوبندی سرفراز گکھڑوی سے دکھادیں۔ پھر صفحہ ۳۸ پر اعلیحضرت کا حوالہ دیا ہے ملفوظات کا دیوبندیوں تم نے اعلیٰ حضرت کی تائید کی ہے یا اعلیٰ حضرت نے تمہاری تائید کی ہے؟ اعلیٰ حضرت کا نام کس منہ سے لیتے ہو اگر تم کو ان کی تائید پسند ہے تو حسام الحرمین پر دستخط کر دو جھگڑا ختم ہو جائے گا۔

پھر مرتب نے اعلیٰ حضرت کا ایک اور حوالہ دو جگہ نقل کیا صفحہ ۴۰ اور نمبر ۵۳ پر کہ اس آیت سے مراد صرف قیامت کا علم ہے اور قیامت کا علم بالاتفاق اللہ رب العزت کے علاوہ اور کسی کو نہیں۔ (ملفوظات صفحہ ۱۰۰ ج ۱)

حضرات دیوبندی نے خیانت اور حوالہ نقل کرنے میں چوری کی ہے ہمارے سامنے ملفوظات صفحہ نمبر ۱۰۰ ج ۱ ہے اس میں لکھا ہے کہ قیامت کب قائم ہوگی اسے اللہ جانتا ہے اور اس کے بتائے سے اس کے رسول ﷺ۔

دیوبندیوں شرم کرو کیا جھوٹ بول کر مناظرے میں کامیابی حاصل ہو سکتی ہے؟ اب اگر کوئی دیوبندی کہے کہ کروڑوں علوم عطائی تو ہم نے مان لئے مگر غیب کا لفظ

بھی دکھاؤ؟ حضرات خود دیوبندی مولوی نے صفحہ ۴۰ پر لکھا کہ اظہار غیب اطلاع غیب، خبر کی غیب دینا، مانا ہے اور صفحہ ۳۹ پر لکھا کہ یہ اظہار غیب اور خبر غیب دینا یہ تو ہمارے عقیدے سے متعلق رکھنے والی باتیں ہیں دیکھو اس کو اپنا عقیدہ بھی لکھ دیا اب جس کو تم کامیابی سمجھ رہے تھے وہ تو شکست کی دلیل بن گئی اور وہ بھی خود تمہاری تحریر ہے۔

اب ہمارا سوال سنو۔ کہ اظہار غیب، اطلاع غیب، خبر غیب دینا کیا ان تینوں الفاظ جو غیب کے ساتھ مانی ہیں ذاتی غیب ہے یا عطائی؟ اور یہ غیب علم کی وجہ سے مانتے ہو یا لاعلمی کی وجہ سے؟

اگر جواب علم غیب عطائی میں ہے تو ہم سچے اور اگر جواب ذاتی اور نفی میں تو تم جھوٹے۔ اللہ سچے کا بول بالا کرے اور جھوٹوں کا منہ کالا کرے۔

ایک اور سوال یہ ہے کہ جو اللہ کا خاصہ بتایا ہے تم نے وہ خاصہ کیسے ختم ہو گیا؟ اور جو چیز شرک تھی وہ اب عین ایمان اور تمہارا عقیدہ کس دلیل سے بن گیا؟ اور مرتب نے صفحہ ۴۱ پر علامہ عنایت اللہ صاحب کے الفاظ نقل کیے کہ سن لو! ہم بھی حضور کے پاس ذرہ برابر علم غیب ذاتی نہیں مانتے۔ ضیا القاسمی کھڑے ہو گئے اور فرمایا کہ فیصلہ ہو گیا دیوبندی جیت گئے۔ حضرات یہ اس جیت کا ڈرامائی منظر تھا۔ اور زبردستی جیت شور مچا کر کامیابی حاصل ہو گئی سبحان اللہ اگر کوئی شخص جوتوں کا ہار بنا کر گلے میں ڈالے اور یہ کہتے پھر کہ میں جیت گیا دیکھو میرے گلے میں جوتوں کا ہار ہے تو دیکھنے والا یہی کہے گا بے وقوف یہ جیت نہیں شکست اور شرمندگی ہے۔

تمام دیوبندی اگر منہ میں زبان رکھتے ہیں اور وہ بھی ایک تو جواب دیں کہ یہ کہنا حضور ﷺ کے پاس ذرہ برابر بھی علم غیب ذاتی نہیں مانتے ہم یہ تمہاری کامیابی کی دلیل کیسے بن گئی؟ جواب دو کہ یہ عبارت ہمارے دعوے کے خلاف کیسے ہے؟

جب ذاتی علم غیب کے بریلوی قائل نہیں ہیں تو شکست اور کامیابی کیسے؟ کیا شور مچا کر ڈرامہ رچا کر جھوٹ بول کر کامیابی ہو سکتی ہے؟ کب تک لوگوں کو بے وقوف بناؤ

گے اب بہت جلد حقیقت سے پردہ اٹھ جائے گا صفحہ ۴۴ پر دیوبندی ضیاء القاسمی نے علامہ عبدالوہاب صدیقی رحمۃ اللہ علیہ سے کہا میں نے آپ کے والد کو چار دفعہ مناظرے سے بھگا دیا ہے۔

حضرات یہ مناظر اعظم محمد عمر صدیقی اچھروی رحمۃ اللہ علیہ کو شاید خواب مین ایسا ہوا ہے اصل میں زندگی میں تو پتہ نہیں دیوبندی کہاں تھے اور جیسے ہی مناظر اعظم کا انتقال ہوا انہوں نے خواب میں مناظرہ کر کے بھگا دیا۔ سبحان اللہ ضیاء القاسمی صاحب اگر یہ سچ ہے تو حوالہ دو تاریخ بتاؤ مقام مناظرہ موضوع مناظرہ اور کس سن میں ہوا تھا کیونکہ ابھی ایسے لوگ زندہ ہیں جنہوں نے مناظر اعظم کے تمام مناظروں میں شرکت کی تھی ہم ان سے تصدیق کرالیں گے وار جہاں مناظرہ ہوا تھا ہم وہاں جا کر تحقیق کریں گے تم حوالے پیش کر دو؟ اگر نہیں تو ہم سمجھ لیں گے کہ دیوندی برطانیہ میں جا کر جھوٹ بولتے ہی اور جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ہو۔

مناظر اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے بیٹے مناظر اسلام علامہ عبدالتواب صدیقی صاحب ابھی زندہ ہیں اگر ضیاء القاسمی اور خالد محمود برطانیہ میں نام نہاد شیر اور پاکستان میں گیدڑ کی حالت اگر ہمت اور جرات ہے تو مناظر اعظم کے صاحبزادے سے مناظرہ کرلو شرائط طے کر لیتے ہیں اور ہم نے تمہارا چیلنج بھی قبول کرلیا ہے جلد از جلد تحریری شرائط طے کرنے کا جواب دو؟ تا کہ ہم بھی دیکھ لیں کہ برطانیہ میں بہادری کے جوہر دکھانے والے کتنے پانی میں ہیں۔ مرتب نے صفحہ نمبر ۵۴ پر لکھا کہ دوسرا اعتراض کہ لفظ نبی کا معنی غیب داں کا ہے۔ معاذ اللہ۔

حضرات دیوبندی نے معاذ اللہ کا لفظ ایسے لکھا کہ کوئی کفریہ بات ہو۔

پھر دیوبندی نے آگے لکھا کہ اصلاحی نبی کے معنی غیب کی خبریں دینے والے کے ہیں حضرات دیوبندی نے انکار تو کر دیا اعلیٰ حضرت کا حوالہ بھی دیا اور کہا کہ بریلوی اس پر مصر ہیں مگر افسوس اعلیٰ حضرت نے جن تین بزرگوں کا حوالہ دیا وہ کوے کا قورمہ سمجھ کر

ہضم کر گئے ایک نام قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ کا شفاء شریف سے دوسرا امام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کا مدخل سے اور تیسرا امام قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ کا مذاہب الدنیہ سے نقل فرمایا۔ النبوۃ بھی الاطلاع علی الغیب نبوت غیب سے مطلع ہونے کا نام ہے۔

دیوبندیوں ان بزرگوں کا انکار کردو تحریری طور پر کہ ہم یہ معنی نہیں مانتے۔ کیا دیوبندی علم الصرف سے بھی جاہل ہیں کہ نبی صفت مشبہ کا صیغہ ہے اور نبوت نباء سے ماخوذ ہے جو دوام واستمرار سے ضروری ہے دو حوالے اور مفردات وتاج العروس میں ہے غیب کی خبر دینے والے کو نبی کہتے ہیں۔

ظالموں اعلیٰ حضرت کا انکار کردو بزرگان اہل سنت کا انکار کردو؟ اگر ہم نباء سے غیب کی خبر ہونا ثابت کردیں قرآن سے تو کیا انکار کرو گے؟ یا توبہ کرو گے تحریر کردو؟

ایک حوالہ دیوبندی سرفراز کا ازالۃ الریب صفحہ نمبر ۱۰۱ پر علامہ غزالی رحمۃ اللہ علیہ کا نقل کیا ہے جس میں نبی کا معنی غیب دان کیا ہے۔ اپنے مولوی کو کیا کہو گے؟

پھر دیوبندی نے نبوۃ یا نباوۃ سے ماخوذ لکھا ہے اور اس کا معنی رفیع القدر عظیم المنزلت کے ہیں مفردات کا اور تاج العروس کا اور ایک حدیث کا حوالہ دیا مستدرک وغیرہ کا کہ نبی بغیر ہمزہ کہو۔ قرآن میں بلا ہمزہ آیا ہے۔

حضرات! جھوٹے شخص کا حافظہ نہیں ہوتا یہ زندہ مثال اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں یہاں نبی کے معنی سے غیب کی اطلاع یا خبر کا انکار کردیا اور صفحہ نمبر ۴۴ پر اظہار غیب اطلاع غیب ابناء غیب کو قرآن وحدیث سے سرکار دو عالم ﷺ کیلئے تسلیم کیا ہے۔

منافقت چھوڑو اور یہ تضاد دور کر کے ایک عقیدہ کا اعلان کرو؟

اب جوابات دیکھو نمبر ا ہم یہ معنی بھی مان لیتے ہیں کہ نبی ﷺ کیلئے رفیع القدر عظیم المرتبت شان ہے اور یہ بعض کا قول ہے مگر حقیقی معنی وہی ہیں جو قرآن سے ثابت ہے تمہاری طرح اندھے بن کر انکار نہیں کرتے۔

حالانکہ یہ معنی بھی تمہاری کتابوں کی عبارتوں کے خلاف ہے جن میں حضور علیہ

السلام کو بڑا بھائی گاؤں کا چوہدری مرکرمٹی میں ملنے والا اپنے جیسا اوران کے علم کو پاگلوں جانوروں سے تشبیہ دی گئی کس منہ سے عظیم المرتبت مانتے ہو شرم کرو۔

(۲)۔ تفسیر خازم میں دونوں معنی لکھے ہیں نبی کے معنی خبر دینے والا بھی اور بلند رتبہ بھی۔

(۳)۔ تفسیر مدارک میں ہے یعنی النبیین ہمزہ کے ساتھ ہے اور یہ حضرت نافع کی قرأت ہے۔

(۴)۔ امام قرطبی نے یہ اشار صحابی کے نقل کئے یا خاتم النباء انک مرسل اوراس حدیث میں حضور علیہ السلام نے جو فرمایا کہ میں ہمزہ کے بغیر نبی اللہ ہوں۔ ابو علی نے فرمایا اس حدیث کی سند ضعیف ہے اوراس کا ثبوت جس شاعر صحابی نے ہمزہ کے ساتھ شعر کہا اس میں حضور علیہ السلام کا انکار منقول نہیں۔ (قرطبی)

(۵)۔ امام اثیر الدین نے بھی فرمایا امام نافع نے النبی اور الانبیاء ہمزہ کے ساتھ پڑھا البحر۔

(۶)۔ مجمع بحار الانوار میں ہے لفظ نبی کی ہمزہ تخفیف اور تحقیق دونوں جائز ہیں (المحیط)۔

(۷)۔ شرح موافق میں بھی دونوں معنی لکھے ہیں خبر دینا اور بلند ہونا۔

(۸)۔ نبراس میں ہے النبی ہمزہ کے ساتھ قرأت سبعہ میں سے ہے اور اعرابی کی حدیث صحیح نہیں۔

(۹)۔ دیوبندیوں قرأت سبعہ متواترہ میں سے اگر جرات ہے تو انکار کر کے دکھاؤ۔

(۱۰)۔ سیبویہ کے نزدیک بھی لفظ نبی اصل میں مہموز الام ہے شرح شافیہ۔

(۱۱)۔ تاج العروس میں بھی دونوں معنی بیان کئے ہیں۔

(۱۲)۔ دیوبندی نے تاج العروس کے حوالہ میں سیبویہ آدھا مطلب بیان کیا اور آگے لکھا ہے کہ لغت یعنی اس قلت استعمال کی وجہ سے نہ کہ اس لئے کہ قیاس اس سے روکتا ہے۔

(۱۳)۔ لسان العرب میں یہی عبارت مرقوم ہے۔

(۱۴)۔ دیوبندی نے حدیث کے ترجمے میں خیانت کی ہے۔

(۱۵)۔ بعض علماء نے کہا کہ حضور علیہ السلام کے انکار کی وجہ یہ تھی کہ لفظ نبی با ہمزہ لغت

قریش سے نہ تھا۔

(۱۶)۔ اعرابی پر انکار جوہری اور صاغانی کی تصریح کے مطابق صرف اس لئے تھا کہ اعرابی نے من خرج من مکۃ الی المدینۃ کا معنی لے کر خارج کے معنی ہیں حضور علیہ السلام کو نبی اللہ کہا تھا۔ (تاج العروس)

(۱۷)۔ دیوبندی کا بہتان کہ قرآن میں نبی بغیر ہمزہ آیا ہے جب ہم نے ثابت کر دیا کہ قرأت متواترہ میں نبی ہمزہ کے ساتھ ہے تو اب بہتان کے ساتھ جہالت وخیانت کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے۔

(۱۸)۔ جوہری فعیل بمعنی مفعول ضرور کہا ہے مگر فاعل کا انکار نہیں کیا۔ جب کہ دیگر آئمہ لغت نے بمعنی فاعل بھی کہا ہے۔

(۱۹)۔ وہ نبی مبعوث من اللہ ہو کر مخبر عن اللہ ہیں ظالموں نے رفعت منزلت کی بنیاد ہی ختم کر دی انکار کر کے۔

(۲۰)۔ اعرابی کی روایت ضعیف اور دوسرے طریق سے منقطع ہے۔ امام نووی نے تقریب سے فرمایا امام حاکم سے حدیث کی تصحیح میں تساہل ہوا ہے آخری حوالہ ایسا دے دیں کہ دیوبندیت کی فلک بوس عمارت زمین کا پیوند ہو جائے گی مگر انکار نہیں کر سکتے قاسم نانوتوی نے کہا کہ جیسے نبی کو نبی اس لئے کہتے ہیں کہ خبردار یا خبردار کرنے والا ہوتا ہے۔ (تحذیر الناس)

کیوں بھئی دیوبندیوں نانوتوی کا سلسلہ گستاخیوں سے ملتا ہے یا نہیں؟ شاید ان پر بریلویوں کا سایہ پڑ گیا ہو۔

اگر کسی دیوبندی نے جواب دینے کی زحمت کی تو پھر وہ رضا کے نیزے کی مار ہمارا قلم بھی حرکت میں آئے گا۔ اور اس سے زیادہ جواب محفوظ ہیں۔

حضرات! ہم نے مختصر جواب کتاب مناظرہ شیفلیڈ کا دیا ہے اور ان دیوبندیوں کا چیلنج قبول کیا ہے اب دیکھنا یہ ہے کہ ان کے منہ کی زبان کب حرکت میں آئے گی۔

تحریری گفتگو شرائط خط وکتابت اس پتہ پر کریں:

مدینہ مسجد، عبداللہ ہارون روڈ صدر کراچی
پوسٹ کوڈ ۷۴۴۰۰
اللہ کے فضل وکرم نبی پاک ﷺ کی نظر کرم سے فیضان غوث اعظم سے۔

اعلان عام

فقیر ہر وقت مناظرے کیلئے تیار ہے تحریری شرائط کے بعد تمام دیوبندی، وہابی، جماعتی، خارجی، رافضی، مرزائی، ہندو، سکھ، عیسائی سے۔

عطائی علم غیب پر فیصلہ کن گفتگو:

وہ سیدھے سادھے مسلمان جو تبلیغی جماعت دیوبندی، وہابی میں پھنس گئے ہیں اور جو پکے ہو گئے ہیں وہ لوگ توجہ کریں کہ ہم اہل سنت و جماعت قرآن وحدیث، اجماع وقیاس سے عطائی علم غیب کا ثبوت ہر وقت دکھانے کو تیار ہیں، اگر وہ توبہ کرنے کو تیار ہیں تو تحریر کر دیں کہ وہ دیکھ کر مان جائیں گے؟ اور دوسری بات شاید کچھ لوگوں کو علم نہ ہو کہ دیوبندی وہابی علم غیب پر کافر ومشرک کہتے ہیں ہم ان کی مستند کتابوں سے ثبوت نکال کر دکھانے کو تیار ہیں مگر دیکھ کر تحقیق کر کے توبہ کر لینا؟ تیسری بات بعض علمائے دیوبند نے اپنی منافقت چھپانے کیلئے علم غیب تسلیم کیا ہے۔ اب اس سے بڑا ظلم اور کیا ہوگا کہ ہم اہلسنت علم غیب مانیں تو مشرک اور دیوبندی مانیں تو عین ایمان۔ سبحان اللہ یہ اسلام کی کون سی تبلیغ ہے؟ اگر کوئی صاحب یہ دو قسم کے فتوے دیکھ کر توبہ کریں تو تحریر کر دیں ہم دکھانے کو تیار ہیں۔ اب جو شخص قرآن وحدیث اجماع وقیاس اور اپنے مولویوں کو بھی نہ مانیں تو وہ خود سوچ لے پھر کس کی بات مانے گا ورنہ مخالفین کو دعوت عام ہے کہ ہم کو قرآن وحدیث اجماع وقیاس سے عطائی علم غیب کی نفی کا ثبوت دکھا دے ہم ماننے کیلئے تیار ہیں اور اپنے مولویوں پر کیا فتویٰ ہے وہ بھی بتائے؟ شرائط کے ساتھ تحریری گفتگو کریں۔ خط وکتابت کے ذریعہ سے۔

☆......☆......☆

دنیا بھر کے قادیانیوں مرزائیوں سے

صرف تین سوال

جواب دیں

حضراتِ محترم! اسلام کے خلاف سازشوں میں یہود و نصاریٰ خارجی وہابی نجدی دیگر باطل فرقوں نے امت کو نقصان پہنچانے کی ہر دور میں جو کوشش کی وہ کسی سے چھپی ہوئی بات نہیں۔

اور اللہ تعالیٰ نے ایسے اسلام دشمن کی سرکوبی کیلئے علمائے حق اہل سنت کا انتخاب فرمایا جس کی ابتداء صحابہ اکرام سے ہوئی اور خاص طور سے منکر ختم نبوت کا سر توڑا اور منہ توڑ جواب دیا حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اور اس کے بعد ہر دور میں جھوٹے دعویدار نبوت کے ہوتے رہے اور خاص طور سے بارہویں اور تیرہویں صدی ہجری میں کئی دجالوں نے جھوٹے دعوے کی طرف پیش قدمی کی جن میں محمد ابن عبدالوہاب نجدی اور سید احمد ہیں۔ اس کے علاوہ جنہوں نے پیش قدمی تو نہیں کی مگر ایسے جھوٹ دجالوں کا راستہ ہموار کر کے میدان صاف کر دیا۔ جن کی عبارتیں دیکھ کر مرزا غلام احمد قادیانی دجال نے چھلانگ لگا دی اور جھوٹا دعویٰ کر دیا نبوت کا چند عبارتیں یہ ہیں۔

(۱)۔ اگر بالفرض حضور علیہ السلام کے زمانے میں کوئی نبی پیدا ہو جائے تو خاتمیت محمدی میں کوئی فرق نہ آئے گا۔

(۲)۔ اللہ چاہے تو کروڑوں محمد پیدا کر ڈالے۔

(۳)۔ رحمۃ اللعلمین خاص صفت نہیں دوسرے بھی رحمۃ اللعلمین ہو سکتے ہیں بلکہ ہیں

ایسی بے شمار عبارتیں وہابیوں کی دیکھ کر مرزا نے دعویٰ کر دیا جب کوئی فرق نہیں تو میں پیدا ہو گیا۔ اور کروڑوں نہیں صرف مجھے پیدا کر دیا ایک کو مان لو۔

جب رحمۃ اللعلمین حضور علیہ السلام کیلئے خاص صفت نہیں ہے تو میں بھی رحمۃ اللعلمین ہوں۔ معاذ اللہ اس طرح وہ لوگ بھی قادیانی کے لعنتی ہونے میں برابر ہیں جنہوں نے مرزائیوں کے پیچھے نماز پڑھنے کا فتویٰ دیا اور بعض نے قادیانی عورت کے ساتھ نکاح ہونے کا فتویٰ دیا اور بعض نے قادیانی کا ذبح جائز قرار دیا وہ بھی لعنتی اور دجال ہیں۔ اس دور کی مختلف اسلام دشمن کو منہ توڑ جواب دینے کیلئے اللہ تعالیٰ نے مجددِ دینِ ملت اعلیٰ حضرت احمد رضا خان بریلوی کو پیدا کر دیا جن کے قلم کی طاقت نیزے سے زیادہ تھی جس کی تکلیف باطل کے سینے میں آج تک بلکہ قیامت تک ان کی چیخیں نکلتی رہیں گی۔ پھر اللہ نے پیر مہر علی شاہ گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ کو پیدا کیا۔ انہوں نے مرزائیوں کا ناطقہ بند کر دیا منہ چھپانے کی جگہ بھی نہ ملی۔

اور پھر رہی سہی کسر دیگر علمائے حق اہل سنت و جماعت نے قادیانیوں کا مقابلہ کر کے منہ کالا کر دیا اور آج بھی علمائے حق کی کتابیں منکرِ ختم نبوت کو چین سے رہنے نہیں دیتیں۔ جن میں اعلیٰ حضرت کی کتابیں پیر مہر علی شاہ کی کتابیں مناظر اعظم محمد عمر اچھروی رحمۃ اللہ علیہ کی تین جلدیں مقیاس نبوۃ ہیں۔ جس کا جواب دنیا میں کسی مرزائی قادیانی کے پاس نہ تھا نہ ہو سکتا ہے۔ انشاء اللہ۔

اسی طرح دیگر علماء اہل سنت نے تحریر و تقریر سے دھجیاں اڑا دیں مرزائیوں کی اور کافی علماء نے جیل میں وقت گزارا پابندِ سلاسل ہوئے اور عوام اہل سنت نے بڑی قربانیاں دیں جو کہ سنہری حرفوں سے لکھنے کے قابل ہیں۔ اور وہ کارنامہ جو حکومت کی سطح پر اسمبلی میں قادیانیوں کی اقلیت قرار دے کر کافر ہونے کا قرار پایا جس کا سہرا علامہ شاہ احمد نورانی صاحب کے سر ہے۔

☆ کون مرزا قادیانی، دجال، کذاب کافر اور لعنتی۔

☆ جو ایک چور بھی تھا اور ڈاکو بھی تھا۔
☆ جو دماغی مرض میں لاعلاج مریض تھا۔
☆ جو انگریزوں کا ایجنٹ تھا۔
☆ جو ہندو اور سکھوں کا ایجنٹ بھی تھا۔
☆ جھوٹ بولنے کا اپنا ثانی نہیں رکھتا تھا۔
☆ جو ایک عورت کے عشق میں تھا اس کی زندگی کا مقصد اس سے نکاح کرنا تھا۔
☆ جو ایک شرابی تھا زانی تھا جھوٹا تھا۔
☆ جو کتاب لکھنے کے بہانے لوگوں سے رقم بٹورتا تھا۔
☆ جو ایسا پاگل تھا کہ استنجاء کے ڈھیلے کھاتا تھا۔
☆ جو قرآن وحدیث کا مذاق اڑاتا تھا اور انکار کرتا تھا۔
☆ جو صحابہ واہلبیت کا گستاخ اور اولیاء کرام کا گستاخ تھا۔
☆ جو اپنے اوپر کفر کا فتویٰ بھی خود لگا بیٹھا مگر پھر بھی توبہ نہ کی۔
☆ جو نہ مرد تھا نہ عورت تھا ایک ناپاک کیڑا تھا خود اقرار کیا۔
☆ جو یہ بھی کہتا تھا کہ میں عورت ہوں مجھے حیض آتا ہے۔

ان تمام حوالوں میں کوئی حوالہ دیکھ کر اگر مرزائی توبہ کرے اور تجدید ایمان کرے تو ہم مرزا کی کتابوں سے نکال کر دکھانے کو تیار ہیں۔

ارے مرزائیوں سوچو تو سہی کس کے پیچھے لگ کر تم اپنی آخرت برباد کر رہے ہو۔ ایسے گندے اور غلیظ انسان جس کو اپنے انسان ہونے کا شک ہے۔ ایسی پیاری امت کو چھوڑ کر تم جہنم کا ایندھن بن رہے۔ ارے ظالموں اس امت میں ہونے کی دعا تو انبیاء بھی کرتے تھے۔ اب بھی وقت ہے توبہ کا دروازہ کھلا ہے اس پیارے حبیب ﷺ کی ختم نبوت پر ایمان لے آؤ جو آخری نبی ہیں جن کی کتاب آخری کتاب ہے جن کی امت آخری امت ہے جن کا دین آخری ہے۔ دولت کے نشے میں مست ہونے والوں

مرزائیوں تیسرے پارے کی آخری آیت پڑھ لو کہ ساری دنیا کے برابر سونے بھی لے آؤ تو جہنم سے چھٹکارا حاصل نہیں کر سکتے۔ اور اگر میرے آقا کی ختمِ نبوت پر سچے دل سے توبہ کر کے ایمان لے آؤ تو تم تو کیا تمہارا سایہ بھی جہنم میں نہ جائے گا۔ انشاءاللہ۔

پھر سوچ لو غور کر لو مرنے کے بعد تو تم بھی مان لو گے مگر اس وقت کا مان لینا کام نہیں آئے گا۔

آج لے ان کی پناہ آج مدد مانگ ان سے
پھر نہ مانیں گے قیامت میں اگر مان گیا

اگر کوئی مرزائی، قادیانی مباحثہ، مناظرہ، مباہلہ کرنا چاہے تو ہم پاکستان بلکہ دنیا کے کسی بھی ملک میں کسی بھی زبان میں کرنے کو تیار ہیں۔

اگر کسی مرزائی قادیانی میں سامنے آنے کی ہمت نہیں تو تحریری گفتگو کر لے ہم اس کیلئے بھی تیار ہیں۔ ورنہ اگر شرم و غیرت نام کی کوئی چیز ہے تو کم از کم ان تین سوالوں کے جواب ہی دے دو۔

اور ان تین سوالوں کا جواب دیتے وقت مرزا غلام احمد قادیانی لعنتی دجال کافر کی کتابیں ضرور سامنے رکھ لینا تاکہ شرمندگی نہ ہو۔

سوال ۱: کیا مرزا کو انسان ثابت کر سکتے ہو۔

سوال ۲: کیا یہ مرد تھا یا عورت تھی۔

سوال ۳: کیا مرزا سچ بولتا تھا۔

مرزائی، قادیانی حضرات اچھی طرح آنکھیں کھول کر غور و فکر کریں جو مرزا سچا انسان ثابت نہ ہو سکے وہ اور کس چیز کے قابل ہے اور جس کو اپنے مرد ہونے کا یقین نہیں۔ اس کے ماننے والے بھی نامرد ہوں گے شاید۔ بہرحال ہم کو ان تین سوالوں کے جواب کسی قادیانی سے نہ مل سکے اب بھی اعلان عام ہے کہ صرف ان تین سوالوں کا جواب دے کر دکھائیں۔

مرزائیوں کو گمراہ کن حرکتیں کئی علاقوں میں مشہور ہیں۔ جو لوگوں کو نوکری کا لالچ چھوکری کا لالچ مال و دولت کا لالچ دے کر احمدی بنانے کی ناکام کوشش کرتے ہیں۔ مجھے ایسے کئی نوجوان ملے جو قادیانیوں کی لاکھوں روپے کی پیش کش ٹھکرا کر ایمان کو بچالیا اور حضور علیہ السلام کی ختم نبوت پر اپنے ایمان کا سودا نہیں کیا۔

اللہ تعالیٰ ایسے تمام نوجوانوں کو استقامت عطا فرمائے اور ان کی تمام مشکلیں آسان فرمائے اور دنیا و آخرت میں اچھی جزاء عطا فرمائے۔ آمین۔

اس کے علاوہ ہم تمام مسلمانوں اور خاص طور پر نوجوانوں کو خوشخبری ہے کہ جہاں کہیں بھی منکر ختمِ نبوت پریشان کریں ان کو یہ کتاب دے کر کہیں کہ جواب دو؟ انشاء اللہ قادیانی مرزائی احمدی مر تو سکتا ہے مگر ان تین سوالوں کے جواب نہیں دے سکتا۔ اس کے علاوہ کوئی مرزائی قادیانی کا پوتا پڑپوتا اگر قرآن و حدیث سے مناظرہ کرنا چاہے تو ہم ہر وقت تیار ہیں جس موضوع پر چاہے مناظرہ کر لے۔

نوٹ: بیرونِ ملک کا خرچ مرزائی کا ذمہ ہوگا۔ اور اندرونِ ملک کا خرچ ہمارے ذمہ ہے۔

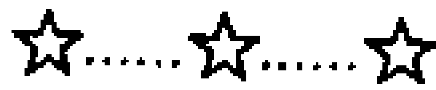
اس کے علاوہ مرزائی قادیانی حضرات قرآن و حدیث کو تو نہیں مانتے اور غلط استدلال اور تحریف قرآن و حدیث کرتے ہیں اور عقلی ڈھکوسلے پیش کرتے ہیں اپنی رائے سے تفسیر کرتے ہیں جو باطل کفر اور مردود ہے۔ اور چند مسائل پر بڑے زور و شور سے بحث کرتے ہیں وہ یہ ہیں۔

حضرات عیسیٰ علیہ السلام کی وفات پر، حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو یہ ایک مانتے ہیں۔ خاتم کے معنیٰ آخری، نہیں مانتے بلکہ اس الفاظ کے غلط معنیٰ کر کے منکر ہوئے۔

اگر کوئی مرزائی قادیانی اپنے بڑے غلام احمد قادیانی لعنتی دجّال کی کتابوں سے ثبوت دیکھ کر توبہ کرے تو ہم ثابت کر سکتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمانوں پر زندہ ہیں۔

حضرت امام مہدی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام دو الگ الگ شخصیت ہیں۔ اور خاتم کے معنی آخری کے ہیں جس کے بعد کوئی نبی نہیں بن سکتا۔

بس سوچ لو جس شیطان کیلئے قرآن و حدیث چھوڑا اسلام اور نبی ﷺ کو چھوڑا وہ اس بات کا یقین کر لیں کہ قیامت میں یہ شیطان بھی ان کا ساتھ چھوڑ دے گا۔ لہٰذا جو لوگ ان کے دام و فریب میں پھنس گئے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت عطا فرمائے ویسے اب کافی لوگ تیزی سے قادیانی پر لعنت کر کے توبہ کر کے اسلام کی طرف واپس آ رہے ہیں اور تجدید ایمان اور تجدید نکاح کر رہے ہیں اللہ اس کو استقامت عطا فرمائے۔ آمین۔



پرویزی فرقہ منکرِ حدیث کو

دعوتِ مناظرہ

حضرات محترم! دو تین علاقوں سے کراچی کے چند دوستوں کی فرمائش تھی کہ منکرِ حدیث کیلئے بھی کوئی کتاب ہوتا کہ جو بھی مسلمانوں کو پریشان کرے اس کو یہ کتاب دے کر کہا جائے کہ جاؤ ہمت ہے تو تحریری جواب دو۔ اور جس دوست کو یہ پرویزی فرقہ منکرِ حدیث کوئی بھی تحریری جواب دیدے۔ تو وہ فوراً فقیر کو پرچہ پہنچا دو تا کہ منہ توڑ جواب دیا جا سکے۔

امید ہے کہ اس کتاب کے جواب سے منکر بھاگ جائیں گے انشاءاللہ۔

حضراتِ محترم! اسلام کے دشمنوں کی مختلف صورتیں ہیں جن میں یہ ایک ہیں جیسے قرآن کے دشمن بھی دنیا میں موجود ہیں۔ اس طرح حدیث کے دشمن بھی موجود ہیں۔ جس طرح قرآن کا دشمن اور منکر یہ اعلان تو نہیں کرتا کہ وہ منکر ہے مگر جب وہ اعتراض کرتا ہے تو اصل حقیقت کھل جاتی ہے اسی طرح حدیث کا منکر بھی یہ نہیں کرتا کہ میں حدیث کا منکر ہوں مگر جب احادیث پر اعتراض کرتے ہیں تو حقیقت کا پتہ لگ جاتا ہے کیوں کہ، دیکھنے والے بھی قیامت کی نظر رکھتے ہیں۔

اب دیکھیں کہ حدیث کا انکار اور قرآن پر عمل کا دعویٰ کرنے والے کو پہلی سزا تو یہی ملی کہ وہ قرآن کا منکر بھی ہو گیا۔

نہ خدا ہی ملا نہ وصالِ صنم
نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے

ہم آگے چل کر عرض کریں گے کہ حدیث کا منکر قرآن کا منکر کیسے ہو گیا حضرات باطل فرقوں کی تمام نشانیاں سرکارِ دو عالم ﷺ نے عطائی علمِ غیب سے ارشاد فرما دیں

تھیں بلکہ احادیث میں ایسے کو جہنمی اور جہنم میں کس ٹھکانے پر ہوں گے وہ بھی بتادیا۔ مگر ان باطن فرقوں نے شانِ مصطفیٰ ﷺ ماننے کے بجائے توبہ کرنے کے بجائے دشمنی کرنا بہتر سمجھا اور اپنا ٹھکانہ جہنم بنالیا۔ اس طرح احادیث کے دشمن کئی قسم کے ہیں، کچھ وہ ہیں جو اچھی خاصی حدیث کو ضعیف کہتے ہیں۔

اور بعض وہ ہیں جو آدھی حدیث پر عمل کرتے ہیں اور آدھی چھوڑ دیتے ہیں اور کچھ وہ ہیں جو حدیث کا انکار کسی طرح نہیں کرتے مگر اس کا معنی بدل لیتے ہیں اور زبردستی اپنا مطلب پورا کرنے کیلئے جو مفہوم حدیث میں نہیں ہوتا وہ اپنی رائے سے داخل کر لیتے ہیں۔

لہٰذا یہ چند قسمیں منکرِ حدیث کی ہیں، اب چونکہ ہمارا موضوع پرویزی فرقہ منکرِ حدیث سے ہے ان کے متعلق ہی عرض کرنا ہے۔ باقی منکروں کیلئے الگ کتاب میں تفصیل عرض کریں گے۔ انشاءاللہ۔

چنانچہ دعوت مناظرہ کیلئے ہم چند شرائط تحریر کرتے ہیں تا کہ جو بھی تحریری بات کرے ذمے داری سے اور خوب سوچ سمجھ کر آئے۔

نمبر ۱: پہلی شرائط یہ کہ جو دعویٰ ہے وہ لکھ کر دے اور دستخط ضرور کرے۔

نمبر ۲: اگر وہ اپنا دعویٰ ثابت نہ کر سکا تو اعلانیہ تحریری توبہ کرے گا۔

نمبر ۳: ہم کچھ وضاحت طلب سوالات کریں گے تحریری جس کا جواب تحریری دینا ہوگا تا کہ بعد میں فریقین کے کام آئے۔

نمبر ۴: پرویزی منکرِ حدیث کے اور لوگ بھی دستخط کر دیں تا کہ سب کو توبہ کی توفیق ہو جائے۔ انشاءاللہ۔

نمبر ۵: قرآنِ کریم سے مسائل بیان کرنے کے کچھ اصول ہیں وہ بھی لکھیں۔

نمبر ۶: جو شرائط طے کرے گا وہ ہی مناظرہ کرے گا۔

نمبر ۷: تمام شرائط تحریری ہوں گے دونوں طرف سے دستخط کے ساتھ۔

نمبر ۸: جگہ کا انتظام ہماری طرف سے ہوگا۔

نمبر ۹: فریقین میں سے جو بھی مقررہ وقت پر نہ آیا تو تحریری توبہ اور تمام خرچے کا ذمہ دار ہوگا۔

نمبر ۱۰: تمام شرائط تحریری کرنے کے بعد اگر سامنے نہیں آتے تو تحریری مناظرہ کرنا ہوگا ورنہ توبہ کر کے تجدیدی ایمان اور تجدید نکاح کرنا۔ اگر مخالف شادی شدہ ہے تو ورنہ تجدید ایمان کرنا ہوگا۔

نمبر ۱۱: ہماری طرف سے یہ ابتدائی شرائط ہیں باقی جو بات کرے گا تحریری اس کیلئے دیگر شرائط بھی پیش کریں گے۔

یہ چند شرائط دعوتِ مناظرہ کے ہیں اب دیکھتے ہیں کس میں جرات ہے ہمت ہے حوصہ ہے اور کتنا علم ہے عام مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کرنے والوں آؤ مردِ میدان بنو۔ اور ہم سے بات کرو جو تمہاری حقیقت جانتے ہیں کہ کتنا علم رکھتے ہو۔

قرآن کو سمجھنے اور عمل کرنے کا نام نہاد دعویٰ کرنے والوں تم یہ بھول گئے کہ اس قرآن کو پڑھنے والے گمراہ بھی ہیں اور ہدایت یافتہ بھی ہیں۔ اور گمراہ تمہارے جیسے ہیں جو قرآن والے محبوب ﷺ سے بغض رکھتے ہیں۔ اور ہدایت یافتہ وہ ہیں جن کے دل میں سرکارِ دو عالم ﷺ کی محبت ہے۔

ارے جاہلوں! قرآن پڑھنے کیلئے تو روشنی صرف روشنی چاہئے اور قرآن سمجھنے کیلئے سراجاً منیراً سے تعلق چاہئے۔ اور وہ تمہارے پاس ہے ہی نہیں۔

قرآن میں علوم کے سمندر ہیں جس کی کوئی حد نہیں۔ قرآن کے خزانے نکالنے کیلئے قرآن والے کو حبیب ﷺ کا سہارا چاہئے ورنہ گمراہی مقدر میں ہوگی۔ جس طرح دنیا کے سمندر میں وہ چھلانگ لگا سکتا ہے جو تیرنا جانتا ہو۔ ورنہ موت یقینی ہے۔ آزما کر دیکھ لو۔

اس طرح قرآن کے علوم کے سمندر سے خزانے نکالنے کیلئے بھی وسیلہ چاہئے۔

اور وہ وسیلہ اعظم جناب محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔

اگر تو یہ کہے کہ میں عقل سے قرآن سمجھ لوں گا۔ تو سن لے عقل کو میرے آقا ﷺ کے قدم مبارک پر قربان کر دے۔ تجھے عقل آ جائے گی اور قرآن سمجھ لے گا۔ ورنہ خود بھی گمراہ ہے اور دوسروں کو بھی گمراہ کرے گا۔

اگر تو یہ کہے کہ قرآن میں عقل مند کو غور و فکر کی دعوت ہے۔ اور عقل استعمال کرنے کا حکم ہے۔

تو سن لے ایسا حکم دو قسم والوں کیلئے ہے۔

نمبر ۱: ایمان والوں کو۔

نمبر ۲: کفار کو۔

اب ایمان نام ہے سرکارِ دو عالم ﷺ کے فرمان کو دل و جان سے قبول کرنا۔ یہ تمہارے پاس نہیں۔

اب نمبر ۲ کفار کیلئے ہے کہ سوچو غور کرو اور ایمان لے آؤ۔

جواب: تو تم کس عقل والوں میں ہو؟

ظالموں اب بھی وقت ہے توبہ کا دروازہ کھلا ہے باز آ جاؤ اب وہ بات بھی عرض کرتے ہیں کہ حدیث کا منکر قرآن کا منکر ہے۔ دیکھو قرآن کریم نازل ہوا محمد رسول اللہ ﷺ پر جس کی پہلی وحی غارِ حرا میں نازل ہوئی۔

اب ابتداء وحی میں پہلی آیت جو نازل ہوئی اس کا ثبوت قرآن سے دکھاؤ؟ کہ یہ وحی غارِ حرا میں حضرت جبرائیل علیہ السلام لے کر آئے؟

تمام منکر حدیث زندہ یا مردہ کوئی بھی ثبوت قرآن سے نہیں دکھا سکتا۔ اس لئے کہ اس پہلی وحی قرآن کے نازل ہونے کا ثبوت حدیث میں ہے اور تم حدیث مانتے نہیں۔ لہٰذا منکرِ حدیث کے ساتھ منکر قرآن بھی ہوئے۔

فقیر کے سامنے جتنے بھی منکر آئے کوئی جواب نہ دے سکا۔ آج بھی اور قیامت تک اس کا جواب کسی منکر حدیث کے پاس نہیں۔

حضرات محترم اب وہ مناظرانہ گفتگو جو فقیر کی منکرِ حدیث سے ہوئیں اس کی روداد پیش کرتے ہیں۔

سُنی: جناب تم لوگ حدیث کے منکر ہو شرم نہیں آتی تم کو۔

پرویزی: نہیں بھائی ہم تو حدیث مانتے ہیں۔

سُنی: اچھا صحاح ستہ کی حدیث مانتے ہو۔

پرویزی: ہم وہ حدیث مانتے ہیں جو قرآن کے مطابق ہو۔

سُنی: واہ بھئی واہ آخر وہ حدیث کسی کتاب میں ہوگی اس کا نام بتادو۔

پرویزی: بتایا ہے کہ جو قرآن کے مطابق ہے وہ مانتے ہیں۔

سُنی: جب صحاح ستہ، بخاری مسلم، ترمذی، ابوداؤد، ابنِ ماجہ نسائی شریف کو نہیں مانتے تو تو اور وہ کونسی کتاب میں ہے۔

پرویزی: بس جو قرآن کے مطابق ہے وہ حدیث ہے۔

سُنی: اچھا ایک حدیث تو پڑھو تا کہ ہم دیکھیں وہ کونسی کتاب میں ہے۔

پرویزی: اصل میں بات یہ ہے کہ لوگوں کے ذریعہ جو حدیث ہم تک آئیں ہیں۔ ان کا اعتبار اور بھروسہ نہیں۔

سُنی: پھر تو قرآن بھی لوگوں کے ذریعے ہم تک پہنچا ہے اس کا بھی انکار کردو اگر صحابہٴ کرام کو ہٹادو تو بتاؤ قرآن ہم تک کس نے پہنچایا؟

پرویزی: نہیں بات یہ ہے کہ قرآن ہمارے لئے کافی ہے۔

سُنی: اچھا وہ ایک حدیث تو پڑھیں تا کہ حدیث ماننے کا دعویٰ سچا ہو جائے۔

پرویزی: جب سب کچھ قرآن میں ہے تو کافی ہے ہمارے لئے۔

سُنی: معلوم ہوا تم منکرِ حدیث ہو جھوٹ بولتے ہو کہ ہم حدیث مانتے ہیں۔

پرویزی: نہیں ہم تو حدیث مانتے ہیں۔

سُنی: تمہارے پرویز نے حدیث کا انکار کیا بلکہ مذاق اڑایا ہے اگر تم تحریر کردو تو ابھی

پرویز کی کتاب مقامِ حدیث سے دکھادوں تم توبہ کرلینا۔
پرویزی: چلو چھوڑو تم ہم سے قرآن کی بات کرو۔
سُنی: ابھی سے اپنے دجال پرویز کو چھوڑ دیا۔ سبحان اللہ چلو تمہاری یہ حسرت بھی پوری کردیتے ہیں۔ قرآن میں فجر کی نماز کا حکم ہے۔
پرویزی: جی ہاں! موجود ہے۔
سُنی: بتاؤ نماز کیسے پڑھیں کتنی رکعت فرض ہے اور کتنی سنت ہے۔
پرویزی: بھئی نماز میں قیام رکوع سجود و قعود سلام ہے اور کیا ہے۔
سُنی: یار ہاتھ کہاں باندھیں آگے یا پیچھے۔
پرویزی: اصل میں عبارت کا حکم ہے جیسے چاہو کرلو۔
سُنی: جیسے چاہو کرلو یہ کون سی آیت میں حکم ہے۔
پرویزی: اچھا یہ میں اپنے بڑے سے پوچھوں گا۔
سُنی: اس سے یہ بھی پوچھنا کہ روزہ حج زکوٰۃ کی تفصیل کہاں ہے۔
پرویزی: اس کے علاوہ اور کچھ پوچھنا ہے تو بتاؤ۔
سُنی: پھر تم کہہ دو گے کہ اپنے بڑے سے پوچھ کر بتاؤں گا۔
پرویزی: ہاں جو آتا ہے بتادیں گے ورنہ پوچھ لیں گے۔
سُنی: یعنی تم تھوڑے جاہل ہو اور تھوڑا علم رکھتے ہو۔
پرویزی: بس یہی سمجھ لو جناب۔
سُنی: ایسا کرو مجھے اپنے بڑے کے پاس لے چلو تا کہ وہ بہانہ نہ کرسکے۔
پرویزی: اس کیلئے میں ان سے پوچھوں گا۔
سُنی: ضرور پوچھو اور اگر وہ سامنے نہیں آسکتے تو تحریری بات کرلیں۔
پرویزی: اچھا میں دو تین روز میں آؤں گا۔ اور بتاؤں گا۔
سُنی: ٹھیک ہے پھر تین دن بعد ملاقات ہوئی تو ہم نے پوچھا۔ ہاں بھئی وقت مل گیا

کب چانا ہے۔

پرویزی: وہ تحریری بات کریں گے آپ تحریر لکھ دو۔

سُنی: کیوں وہ منہ دکھانے کے قابل نہیں۔

پرویزی: اصل میں وقت ضائع ہوتا ہے۔

سُنی: قرآن کی باتیں کرنے میں وقت ضائع ہوتا ہے۔ اور گمراہ کرنے کیلئے وقت ضائع نہیں ہوتا۔

پرویزی: اگر تحریری بات کرنی ہے تو لکھ دو ورنہ چھوڑ دو۔

سُنی: ہم نے چند سوالات لکھ کر دیئے۔ مگر نہ وہ صاحب آئے اور نہ جواب آیا۔ آج' تقریباً پانچ سال ہو گئے وہ صاحب غائب ہیں۔ حضراتِ محترم وہ سوالات ہم مناظرہ کی شرائط میں لکھیں گے۔ اگر کسی منکرِ حدیث نے ہمت کی تو۔

اب دوسرے منکرِ حدیث سے مناظرانہ گفتگو کی روداد۔

پرویزی: بس جناب قرآن میں سب کچھ ہے جو کافی ہے۔

سُنی: تم بھی حدیث نہیں مانتے منکر ہو۔

پرویزی: نہیں ہم تو حدیث مانتے ہیں۔

سُنی: کون کون سی حدیث مانتے ہیں۔

پرویزی: جو قرآن کے مطابق ہو۔

سُنی: کیا حدیث قرآن کے مخالف بھی ہے۔

پرویزی: بے شمار حدیث قرآن کے مخالف ہیں۔

سُنی: اچھا پھر کچھ تحریر کر دیں اور ایک موضوع پر بات کریں۔

پرویزی: تحریر نہیں زبانی بات کرو۔

سُنی: کیوں تحریر سے تم گھبراتے ہو۔

پرویزی: بھئی میں زبانی بات کر سکتا ہوں۔

سُنی: جناب زبان بدل جاتی ہے تحریر نہیں بدلتی۔

پرویزی: بس زبانی بات کروں گا ورنہ۔

سُنی: اچھا چلو زبانی ہی کرلو۔

پرویزی: بس قرآن ہمارے لئے کافی ہے۔

سُنی: اور احادیث کی ضرورت نہیں۔

پرویزی: قرآن حدیث کا محتاج نہیں جو اس کی بات کریں۔

سُنی: ہم نے کب کہا محتاج ہے بلکہ ہم محتاج ہیں قرآن کو سمجھنے کیلئے حدیث کے۔

پرویزی: تم لوگ بے وقوف ہو۔

سُنی: اچھا غیر اخلاقی گفتگو بھی کرتے ہیں آپ۔

پرویزی: ٹھیک ہے اب نہیں کروں گا۔

سُنی: اچھا نزولِ قرآن کی ابتداء کہاں سے ہوئی آیت پڑھیں۔

پرویزی: بھئی آج قرآن جیسے ہے ویسے ہی ابتداء ہوئی۔

سُنی: دنیا میں بچہ بچہ اور تمام عقل مند یہ بتادیں کہ اقراء سے نزولِ قرآن کی حدیث ہے۔

پرویزی: پہلے اور آخر کو چھوڑو بس پورا قرآن یہی ہے جو موجود ہے۔

سُنی: بھئی تو آپ بتائیں کہ پہلی وحی کی آیت یہ ہے قرآن میں لکھا ہے۔

پرویزی: یار اس کو چھوڑو دیکھو واقعہ معراج میں اللہ تعالیٰ کے دیدار کی حدیث قرآن کے خلاف ہے۔

سُنی: آپ کا مطلب ہے کہ دنیا میں اللہ کا دیدار نہیں ہوسکتا۔

پرویزی: جی ہاں یہی مطلب ہے۔

سُنی: تو پھر معراج میں تو دنیا ہی اور تھی نہ زمان نہ مکان نہ وقت تھا۔

پرویزی: پھر بھی دنیا تو تھی اور دیدارِ الٰہی ناممکن۔

سُنی: اگر دیدارِ الٰہی ناممکن تو اس کا سوال کرنا تمنا بھی قرآن کے خلاف ہے؟

پرویزی: جی ہاں بالکل قرآن کے خلاف ہے۔

سُنی: تو پھر سنو کہ قرآن میں ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے تمنا بھی کیا اگر دیدارِ الٰہی ناممکن تھا تو یہ تمنا کیوں؟ تمہارا یہ کہنا کہ قرآن کے خلاف ہے۔ جھوٹ ہے۔ جھوٹ سے توبہ کرو۔ اور قرآن میں ہے جھوٹوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے واقعہ میں کہ اللہ نے دیدار کرایا مگر حضرت موسیٰ علیہ السلام برداشت نہ کر سکے اور بیہوش ہو گئے۔ ثابت ہو دیدارِ الٰہی ممکن ہے مگر دیکھنے کی طاقت ہونی چاہئے۔

کس کو دیکھا یہ موسیٰ سے پوچھے کوئی
آنکھ والوں کی ہمت پہ لاکھوں سلام

پرویزی: تھوری دیر کیلئے خاموش ہو گیا۔

سُنی: ہاں بھئی جواب دو یا توبہ کرو۔ اب تو دیدارِ الٰہی کی احادیث قرآن کے خلاف نہیں بلکہ مطابق ہیں۔

اور یاد رکھو کہ معراج میں حضور علیہ السلام کو دیدارِ خاص ہے اور جنت میں سب کو عام ہو گا۔

پرویزی: اچھا میں اپنے بڑے سے پوچھ کر بتاؤں گا۔

سُنی: اچھا اپنے جھوٹ سے توبہ تو کریں جناب۔

پرویزی: میں نے جھوٹ نہیں بولا میں تحقیق کروں گا۔

سُنی: حیرت ہے جھوٹ پر جھوٹ بول رہے ہیں شرم کریں۔

پرویزی: جاؤ مجھے تم سے کوئی بات نہیں کرنی۔

سُنی: بھئی زبردستی نہیں آپ کی اجازت سے آیا ہوں اگر بات نہیں کرتے تو نہ کرو۔

پرویزی: اچھا خدا حافظ۔

حضراتِ محترم! اس واقعہ سے بھی معلوم ہوا کہ یہ حدیث کے منکر ہونے کے ساتھ قرآن کے بھی منکر ہیں۔

اس لئے ہم تحریر کراتے ہیں تا کہ بعد میں ان کے منہ پر ماردیں کیوں کے باطل فرقے جھوٹ بولے بغیر بات کرہی نہیں سکتے۔
ظالموں یادرکھو قرآن وحدیث کا مذاق بنانے والو دنیا میں تم منہ دکھانے کے قابل ہی نہیں رہو گے۔
اور قبر وحشر میں دردناک عذاب تیار ہے۔
یہ کہنے والوں کہ قرآن کافی ہے حدیث کی ضرورت نہیں۔تو بتاؤ ان اعمال کو قرآن سے نکال کر بتاؤ۔
نمبر۱: فجر،ظہر،عصر،مغرب،عشاء میں کتنی رکعات پڑھیں؟
نمبر۲: ان نمازوں کی ابتداء اور انتہا کا وقت کیا ہے؟
نمبر۳: طہارت وضو غسل اور تیمم کا طریقہ اور کتنے فرض وسنت ہیں؟
نمبر۴: ایک منکرِ حدیث مر جائے تو کہاں سے کس طریقے سے غسل دیں؟
نمبر۵: اور اس کو کفن کتنا دیں قبر کیسے کھودیں اور کتنی ہو؟
نمبر۶: جنازے میں دس آدمی ہیں نیت کیا کریں صف کیسے بنائیں؟
نمبر۷: حروفِ مقطعات اور آیات متشابہات پر کیسے عمل کریں؟
نمبر۸: جس منکر حدیث کا جمعہ رہ گیا اب وہ کیا پڑھے؟
نمبر۹: آیاتِ ناسخ اور منسوخ موٴخر یا مقدم ہے کیسے پتہ کریں؟
نمبر۱۰: یہ آیات مکی ہیں اور یہ مدنی ہیں کہاں لکھا ہے قرآن میں؟
نمبر۱۱: تمام سورتوں کے نام اور آیات کی تعداد کہاں لکھیں ہیں۔
نمبر۱۲: سجدہ تلاوت کتنے ہیں اور طریقہ کیا ہے؟
نمبر۱۳: ایک لفظ کے دس معنی ہیں کون سے معنی پر عمل کریں گے۔
نمبر۱۴: قرآن میں ایک مسئلہ کے دو حکم ہیں کون سا چھوڑیں اور کس پر عمل کریں گے؟
نمبر۱۵: عیدین میں کتنی رکعات پڑھیں اور نیت کیسے کریں۔

نمبر۱۶: نماز میں ہاتھ کہاں باندھیں سینے پر ناف پر گردن پر یا پیچھے؟
نمبر۱۷: صحابۂ کرام نے قرآن کس کس چیز پر لکھا تھا؟
نمبر۱۸: کس صحابہ نے جمع قرآن کے وقت کون سی سورۃ پڑھی؟
نمبر۱۹: کونی سی سورہ کس کس صحابی کیلئے نازل ہوئی؟
نمبر۲۰: اللہ تعالیٰ کی اطاعت صبح اٹھتے ہی کس طرح کریں؟
نمبر۲۱: رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کا حکم ہے بغیر حدیث کے کیسے کریں؟
نمبر۲۲: مسجد میں اذان کن الفاظ سے دیں وہ بتادیں؟
نمبر۲۳: مسجد میں داخل ہوتے وقت کیا پڑھیں؟
نمبر۲۴: مسجد میں جوتے اتار کر جانے کا حکم کہاں ہے؟

حضرات یہ چوبیس سوالات کے جوابات منکرِ حدیث پرویزی فرقہ سے ہم مطلوب ہیں وہ قرآن سے جواب دیں۔ چاہے اقتضاء النص ہو۔ دلالۃ النص ہو یا اشارۃ النص سے ہو جو کہ ضابطۂ قرآن سے ہیں۔

اب دیکھتے ہیں کہ صرف قرآن کا دعویٰ کرنے والے کیسے جواب دیتے ہیں اور کب تک دیتے ہیں۔ غالباً پچیس سوال کو ایک دن میں ایک بھی جواب ڈھونڈیں تو پچیس دن کافی ہیں۔ چلو ایک مہینے میں جواب دے دو۔

ورنہ سوچو کہ یہ اعمال اور عبادت معاملات اگر قرآن سے نہ دکھا سکو۔ تو شرم کرو ڈوب کر مر جاؤ صرف قرآن کافی ہے کا دعویٰ کرنے والوں شرم کرو۔

ورنہ سنو اگر تم جواب نہ دے سکو۔ تو ہم سے فرمائش کرو۔

اور تحریر کر دو کہ اگر ہم تم کو ان تمام سوالات کا جواب قرآن کریم سے دکھا دیں تو تم توبہ کر لو گے۔

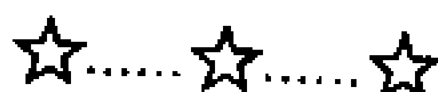
تحریر کر دو، ہم دکھانے کیلئے تیار ہیں۔

اور یہ دعویٰ ہم نے صرف اس لئے کیا ہے کہ قرآن وہی سمجھ سکتا ہے جس کے دل

میں قرآن والے پیارے نبی ﷺ کی محبت ہے اور وجہ صرف یہی ہے کہ ان سوالات کے جوابات قرآن سے نکالنے کیلئے احادیث کو ذریعہ بنایا ہے تو قرآن بھی اور اس کے علوم بھی سمجھ میں آ گئے۔

لہٰذا مسلمانوں جہاں بھی یہ منکرِ حدیث مل جائیں ان کو یہ کتاب دے کر جواب طلب کریں۔ اور جیسے ہی کوئی جواب دے فقیر کو پتہ پر رابطہ کریں۔

مدینہ مسجد عبداللہ ہارون روڈ صدر کراچی



منکرونکو دعوتِ مناظرہ

والدینِ مصطفیٰ ﷺ

﴿مومن ہیں جنتی ہیں مغفرت یافتہ ہیں﴾

حضراتِ محترم! حضور علیہ السلام کے والدین کریمین شریفین کے متعلق بعض لوگ اپنے خبث باطنی کا مظاہرہ کر کے بکواس کرتے ہیں کوئی کافر کہتا ہے کوئی جہنمی کہتا ہے۔ (معاذ اللہ)

اس لئے ایسے منکروں کو منہ توڑ جواب دینا اپنا فرض منصبی سمجھ کر یہ کتاب تیار کر دی گئی۔ اس کے بعد بھی کوئی بے دین بحث کرنا چاہئے تو ہم اس کو دعوت مناظرہ دیتے ہیں۔ اس مسئلہ میں آؤ مرد میدان بنو۔ مشرق سے مغرب تک شمال سے جنوب تک تمام نام نہاد مولویوں کو دعوت دی ہے۔ وجہ صرف یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جب آگ میں ڈالا گیا تو ہدہد پرندہ اپنی چونچ میں پانی کے قطرے لا کر آگ بجھانے کی کوشش کر رہا تھا۔ کسی نے کہا کہ ارے تیری چونچ کے چند قطرے پانی کے یہ آگ نہیں بجھے گی۔

ہدہد نے کہا ان چند قطروں سے کچھ نہیں ہوگا مگر میرا نام وفاداروں میں آجائے گا۔ بس یہ سوچ کر تحریر کر دی کہ حضور علیہ السلام کے وفاداروں میں مجھ گناہگار کا نام بھی آجائے گا۔ اسی طرح علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ علیہ نے چھ کتابیں حضور علیہ السلام کے والدین کے فضائل میں لکھی ہیں اور انعام یہ ملا کہ ۷۵ مرتبہ جاگتے میں مدنی تاجدار کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ شاید ہم گناہگاروں پر بھی نظر کرم ہو جائے۔
حضور علیہ السلام کا جسم مبارک جس کو ایک دفعہ مس ہو گیا وہ جنتی ہے۔

سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا نے نو ماہ مبارک میرے آقا کو شکم مبارک میں رکھا۔ جس نے حضور علیہ السلام کو دیکھا اس پر جہنم کی آگ حرام ہے۔ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے میرے آقا کے نور کو اپنی پیشانی میں چمکتا دیکھا۔ جس مچھلی کے پیٹ میں حضرت یونس علیہ السلام چالیس روز رہے وہ مچھلی جنتی ہے۔ تو جس ماں کے شکم مبارک میں میرے آقا نو ماہ رہے ان کی شان کیا ہوگی۔ جس دستر خواں کو میرے آقا کے دست مبارک لگ گئے اس کو دنیا کی آگ بلکہ جہنم کی آگ بھی نہیں جلا سکتی۔ تو والدین کی شان کیا ہوگی۔ جو زمین میرے آقا کے جسم مبارک سے مس ہے وہ کعبہ سے عرش سے بھی اعلیٰ ہے۔ تو والدہ ماجدہ طیبہ طاہرہ عابدہ زاہدہ آمنہ رضی اللہ عنہا جن کے شکم مبارک میں میرے آقا نو ماہ رہے اور بعد ولادت بھی کئی سال شرف حاصل رہا۔ حضور علیہ السلام کی تمام رضاعی مائیں خوش قسمت ہیں تو اصل والدہ کا مقام کیا ہوگا۔

حضور علیہ السلام دوسروں کی ماں کے بارے میں غلط الفاظ برداشت نہ کر سکے وہ اپنی والدہ یا والد کے بارے میں کیسے برداشت کریں گے۔

تو جس نے بھی حضور علیہ السلام کے والدین کے بارے میں بکواس کی اس نے حضور علیہ السلام کو تکلیف دی اور ایسا شخص اپنا ایمان دار ہونا ثابت کرے۔

حالانکہ انبیاء علیہ السلام کے تمام والدین ایمان والے جنتی اور پاک تھے۔

میرے آقا کے والدین پر ہماری ماں باپ قربان ہو جائیں۔ تن من دھن سب قربان ہیں۔ حضور علیہ السلام کے آباؤ اجداد سب نیک، شریف اور پاک تھے کوئی ایک بھی کافر مشرک نہ تھے۔

حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ تک اور بی بی حو[ا] رضی اللہ عنہا سے لے کر سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہ تک سب ایمان والے اور پاک تھے۔

حضرت آدم علیہ السلام سے نوح علیہ السلام اور حضرت شیث علیہ السلام تک اور پھ[ر] حضرت ابراہیم علیہ السلام تک حضور علیہ السلام کے آباؤ اجداد مومن تھے۔ اور حضرت

اسماعیل علیہ السلام سے جو کہ حضور علیہ السلام کے ۲۱ نمبر کی ترتیب سے دادا ہیں اور حضرت اسماعیل ذبیح اللہ علیہ السلام کے بعد سے اکیس پشتوں تک سب نیک اور شریف افراد تھے اس کے بعد کے نام اس طرح ہیں۔ جناب عدنان جو کہ حضور علیہ السلام کی پشت میں اکیسویں دادا ہیں۔ پھر نمبر ۲۰ حضرت معد، پھر نمبر ۱۹ حضرت نزاد۔ نمبر ۱۸ حضرت خزیمہ۔ نمبر ۱۷ حضرت الیاس۔ پھر نمبر ۱۶ حضرت مدرکہ۔ نمبر ۱۵ حضرت خزیمہ۔ نمبر ۱۶ حضرت کنانہ۔ نمبر ۱۳ حضرت نضر۔ نمبر ۱۲ حضرت کعب۔ نمبر ۱۱ حضرت لوی۔ نمبر ۱۰ حضرت غالب۔ نمبر ۹ حضرت فہد۔ نمبر ۸ حضرت مالک۔ نمبر ۷ حضرت مرہ۔ نمبر ۶ حضرت کلاب۔ نمبر ۵ حضرت قصی۔ نمبر ۴ حضرت عبد مناف۔ نمبر ۳ حضرت ہاشم۔ نمبر ۲ حضرت عبد المطلب۔ نمبر ۱ اور حضرت عبد اللہ رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

ان میں بعض آباؤ اجداد کے نام لے کر حضور علیہ السلام کو برا کہنے سے گالی دینے سے منع فرمایا۔ دیکھو ان کتابوں میں ثبوت ہے۔

البدایہ والنہایہ۔ طبقات ابن سعد۔ سیرت حلبیہ۔

(ا)۔ حضور ﷺ نے فرمایا میں پاک پشتوں سے پاک رحموں میں منتقل ہوتا رہا۔

دوسری حدیث ہے۔ میں بنی آدم میں ہر دور کے بہترین خاندان میں ہوا یہاں تک کہ اس قرن (خاندان) آیا جس میں تم مجھے پاتے ہو۔ (البدایہ والنہایہ۔ زرقانی)

اب مسلمان کا ایمان تو اپنے آقا کے فرمان پر ہے اور بے ایمان اور منافق اعتراض کرے یقین نہ کرے۔

یہاں ہم حضور علیہ السلام کی والدہ ماجدہ سے اوپر پشت کے نام لکھ رہے ہیں۔ تاکہ مزید برکت حاصل ہو جائے۔

نمبر ا بی بی آمنہ۔ نمبر ۲ برہ۔ نمبر ۳ اُمّ حبیب۔ نمبر ۴ برہ۔ نمبر ۵ قلابہ۔ نمبر ۶ امیمہ۔ نمبر ۷ ذب۔ نمبر ۸ عاتکہ۔ نمبر ۹ لیلیٰ۔ نمبر ۱۰ اکرشہ۔ نمبر ۱۱ جندلہ۔ نمبر ۱۲ عاتکہ۔ نمبر ۱۳ برہ۔ نمبر ۱۴ ہالہ۔ نمبر ۱۵ اعواز۔ نمبر ۱۶ سلمیٰ۔ نمبر ۱۷ ایلیٰ۔ نمبر ۱۸ رباب۔ نمبر ۱۹ سودہ۔

نمبر ۲۰ مُصانہ۔ نمبر ۲۱ منہاد یا مہکرہ۔
علامہ علی قاری حنفی رحمۃ اللہ علیہ نے حضور علیہ السلام کے والدین کے بارے میں نازیبا کلمات استعمال کیے اور کچھ تحریر کیا اور اس دن سیڑھی سے پاؤں پھسل گیا ٹانگ کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ بس فوراً خیال آیا اور توبہ کی اللہ نے توبہ قبول کر لی جس کی سزا ان کو دنیا میں مل گئی۔ اس توبہ کا ثبوت حاشیہ نبراس میں ہے۔
یہاں ہم اہل فترت کی قسمیں جو تین ہیں بیان کرتے ہیں تا کہ مسئلہ سمجھنے میں اور آسانی ہو جائے۔
نمبر ۱: وہ لوگ اہل فترت ہیں جو توحید پر ایمان لائے اور ان کو سابقہ کسی شریعت کے نشان مل گئے۔ جیسے قیس بن ساعدہ تبع بادشاہ ور (والدین وآباؤ اجداد حضور علیہ السلام کے)
نمبر ۲: وہ اہل فترت جنہوں نے کفر و شرک کیا دین تبدیل کیا توحید کا یقین نہ کیا اور حلال وحرام بنا لئے۔
نمبر ۳: وہ اہل فترت جنہوں نے شرک تو نہیں کیا مگر توحید کو بھی نہ جانا اور غفلت اور جہالت میں زندگی بسر کی۔ (مسند امام احمد)
اب جس نے اہل فطرت کو عذاب کے بارے میں لکھا ہے وہ اہل فترت کی دوسری قسم کے بارے میں لکھا ہے۔ اور نمبر ۱ اور نمبر ۳ کے بارے میں اہل فطرت کو عذاب نہ ہوگا۔
والدین کریمین کے قرآن سے اشارتاً حفاظت:
(۱)۔ وما کنا معذبین حتیٰ نبوت رسولاً. (پارہ نمبر ۱۵)
ہم عذاب کرنے والے نہیں جب تک رسول نہ بھیج دیں۔
علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ جو شخص اہل فطرت قسم نمبر ۱ کے بارے میں جہنمی بتاتا ہے وہ اہل سنت میں سے نہیں ہے۔ (حوالہ مسالک الحنفاء)
(۲)۔ ذالک ان لم یکن ربک مہلک القریٰ بظلمہ و اھلھا غافلون.

یہ اس لئے کہ تیرے رب بستیوں کو ظلم سے تباہ نہیں کرتا کہ ان کے لوگ بے خبر ہوں۔(پارہ نمبر ۷)

(۳)۔ولو انا اھلکنا بھم بعذاب من قبلہ لقالو ربنا لولا ارسلت الینا رسولا فنبتع ایاتک من قبل ان نزل ونخزیٰ.

ان آیات کی مزید تفسیر دیکھ لیں جس میں اہل فترت قسم نمبرا کو عذاب نہ ہوگا۔

(تفسیر کبیر،تفسیر ابن کثیر)

اور بھی آیت پیش کر سکتے ہیں مگر طوالت کے خوف سے ترک کر دیں۔قرآن کریم سے حضور علیہ السلام کے والدین آباؤ اجداد کے مومن وموحد ہونے کا ثبوت۔

الذی یراک حین تقوم ٥ وتقلبک فی الساجدین. (سورۃ الشعراء)

جو تمہیں دیکھتا ہے جب تم کھڑے ہوئے ہو اور نمازیوں سے تمہارے دورے کو۔ اس کی تفسیر حدیث سے۔اللہ تعالیٰ نے مجھے پاک پشتوں سے پاک شکم (یعنی رحم) کی طرف منتقل فرمایا اور مجھے بہترین خاندان میں پیدا کیا۔(تفسیر درمنثور،تفسیر مظہری،تفسیر روح المعانی)

آنکھیں کھول کر حوالے دیکھ لو منکروں، ظالموں، گستاخوں بے ادبوں شرم کرو۔ قیامت میں حضور علیہ السلام کی شفاعت کس منہ سے مانگو گے۔حدیث میں حضور علیہ السّلام نے فرمایا میں اللہ تعالیٰ سے اپنے والدین کے بارے میں جو بھی مانگوں گا وہ مجھے عطا کر دیا جائے گا۔(تاریخ خمیس۔ابن جریر)

دوسری حدیث: حضور علیہ السلام نے فرمایا اگر میں اپنے والدین یا کسی ایک کا زمانہ میسر آتا اور عشاء کی نماز شروع کر چکا ہوتا اور میرے والدین مجھے آواز دیتے یا محمد ﷺ تو ان کا جواب دیتا کہ میں حاضر ہوں۔

ایشیا کے سب سے بڑے محدث محقق فقیہہ

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ حضور علیہ السلام کے والدین بلکہ تمام آباؤ اجداد کا حضرت آدم علیہ السلام تک اسلام ثابت ہے۔اور یہ کہ وہ دین ابراہیمی

پر تھے۔(اشعۃ اللمعات)

حضور علیہ السلام کا اپنے والدین کو زندہ فرمانا خصائص میں سے تھا۔حضور علیہ السلام نے اپنے والدین کو زندہ فرمایا اللہ کے حکم سے اور اپنا کلمہ پڑھایا پھران کا وصال ہو گیا۔(الدرجۃ المنیفہ فی الآباء الشریف للسیوطی اشعۃ اللمعات، ردالمحتار شامی، تاریخ خمیس)

اس روایت پر ابن تیمیہ جاہل نے جرح کی ہے اور بکواس کی ہے جبکہ راری ثقہ ہیں۔اگر کوئی ابن تیمیہ خارجی کا چیلہ گفتگو کرنا چاہے تو آئے مردِ میدان بنے۔

ابھی حال میں اپریل میں ۱۹۹۹ء میں سعودی مفتی کے فتوے سے سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کی قبر پر بلڈوزر چلا کر قبر کو برابر کر دیا۔یہ بات اتنے دکھ کی ہے کہ ہر مسلمان خون کے آنسو روتا ہے یہ کیسے ظالم ہیں۔سڑک نکالنے کے بہانے قبر کو ڈھاتے ہیں اور وہ بھی والدہ ماجدہ سرکارِ دو عالم ﷺ کی۔دنیا میں اور آخرت میں ان کا حشر دیکھنا کیا ہوگا۔

حالانکہ وہابیوں کی کتابوں میں لکھا ہے کہ ایک بالشت زمین سے اوپر قبر رکھنا سنت ہے۔

کم از کم اپنے فتوے دیکھ لیتے یا اپنی کتابوں کو چوک میں رکھ کر جلا دیتے۔فقیر تمام سعودی، وہابی، دیوبندی مفتیوں کو دعوت دیتا ہے۔جنت البقیع، جنت المعلیٰ اور والدہ ماجدہ کی قبر پر بلڈوزر چلانے والو یہ حکم کس حدیث میں ہے؟ کسی ایمان والے کی قبر کو برابر کرنے کا حکم کس حدیث میں ہے؟

کیا تھانوی گنگوہی دہلوی کی قبر پر بلڈوزر چلا کر برابر کر دیا گیا۔شاید اس حکومت کا وقت پورا ہو گیا۔

حضور علیہ السلام کے والد چودہ سو سال کے بعد سلامت ہیں قبر میں۔دنیا بھر کے اخبارات اور پاکستان کراچی نوائے وقت کی رپورٹ مسجد نبوی کی توسیع کی خاطر گردونواح کی زمین ہموار کرنے لگے تو نبی پاک کے والد ماجد کی قبر کو جب کھودا گیا تو وہ تازہ دم جسم کے ساتھ موجود تھے۔۲۱ جنوری ۱۹۷۸ء نوائے وقت۔ظالمو بتاؤ۔جن کا کفن بھی میلا نہ

ہوا اور جسم مبارک تروتازہ ہو۔ان کے مومن اور جنتی ہونے میں کیا شک رہ جاتا ہے۔
پھر بھی کوئی شک کرے تو اس کے ایمان میں شک ہے۔

دیوبندی عبدالحئی لکھنوی کا فتویٰ ملاحظہ کرو۔حضور علیہ السلام کے والدین کو دوزخی کہنا بے ادبی اور گستاخی ہے۔(فتاویٰ عبدالحئی جلد سوم)

وہابی غیر مقلد محمد ابراہیم سیالکوٹی کا فیصلہ:حضور علیہ السلامؑ کے والدین مومن اور موحد تھے۔(حوالہ سیرت المصطفیٰ)

اور وہابی نے یہ بھی لکھا کہ حضور علیہ السلام کے والدین کو کفر و شرک میں کوئی حوالہ بھی نہیں ہے۔اور والدین پر دوزخی کہنے کی جرأت کرنا دراصل اللہ تعالیٰ پر جرأت کرنا ہے۔ایضاً ہم ان کو کونسی مثال دے کر بتائیں کہ ظالموں باز آجاؤ۔پھر ایک مشاہدہ پیش کرتے ہیں۔منکروں کیلئے کہ یہ بتائیں ایک کلو دودھ رکھنا ہو تو پاک صاف برتن میں رکھتے ہو۔یہ گندے خراب برتن میں رکھتے ہیں۔تمام وہابیوں عقل کے اندھوں کا جواب یہی ہوگا کہ پاک وصاف برتن میں دودھ رکھتے ہیں۔

تو پھر سوچو کہ اللہ نے اپنے نبی کے نور کو رکھنا ہے تو پاک وصاف جسم میں رکھا ہوگا۔جن کے نام عبداللہ اور آمنہ ہیں یعنی نام ہی پاک وصاف اور امانت دار ہیں۔لیکن کیا کریں؟عقل ہوتی تو خدا سے نہ لڑائی لیتے۔

اس کے بعد ہم چند اعتراضات کا منہ توڑ جواب دینا چاہتے ہیں۔

اعتراض:

دیوبندی:حضور علیہ السلام کے والدین کا خاتمہ کفر پر ہوا۔فقہ اکبر میں ہے۔

جواب:فقہ اکبر نام کی دو کتابیں ہیں اور ابوحنیفہ نام کے دو افراد ہیں ایک تو امام اعظم رضی اللہ عنہ ہیں۔دوسرا یوسف بخاری ہیں۔دونوں کو ابوحنیفہ کہا جاتا ہے مگر زمین آسمان کا فرق ہے۔لہٰذا امام اعظم ابوحنیفہ کی فقہ اکبر میں یہ الفاظ نہیں جو کہ قدیم ہے اگر کوئی دکھادے تو ایک لاکھ روپے انعام دیں گے۔دوسرے ابوحنیفہ یوسف بخاری کو نہ ہم

مانتے ہیں نہ وہ ہمارے لئے معتبر ہے۔ دیوبندیوں جھوٹ بولنے سے مسئلہ حل نہیں ہوتا۔ ایسا حوالہ دینا کسی جاہل کا کام ہے جس کو تحقیق کا مطلب بھی نہیں پتہ دیوبندیوں کے مفتیوں کا یہ حال ہے تو عام لوگوں کا کیا حال ہوگا۔

وھابی: حضور علیہ السلام کی والدہ کے دعا مغفرت سے روک دیا گیا اس لئے کہ وہ کافر تھیں۔ مگر قبر پر جانے کی اجازت مل گئی۔

سنی: استغفار کی دعا کی اجازت نہ ملنے سے یہ کب لازم آتا ہے کہ وہ کافر تھیں اور جب قبر پر جانے کی اجازت ملنا ہی ان کے ایمان کی دلیل ہے اس لئے کہ اللہ نے کسی منافق کافر کی قبر پر کھڑے ہونے سے منع فردیا تھا۔ لہٰذا حضور علیہ السلام اپنے ہزار سے زیادہ صحابہ کرام کے ساتھ اپنی والدہ ماجدہ کی قبر پر حاضر ہوئے۔ لہٰذا کافر کہنے کیلئے کوئی دلیل ثبوت حوالہ دکھاؤ؟ ورنہ شرم کرو۔ آخری جواب یہ ہے کہ جس کی مغفرت کی دعا نہ کی جائے کیا وہ کافر ہوتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ دیکھو اسلام کا ضابطہ ہے کہ نابالغ بچے اور بچی کی دعا جو حدیث میں ہے اور سب پڑھتے ہیں اس میں مغفرت کی دعا نہیں بلکہ اس نابالغ کو اپنے لئے شفاعت کرنے والا کہا جاتا ہے۔ اس لئے کہ بچے کے گناہ ہے نہیں یا پھر اس کو اسلام کی دعوت نہیں ملی۔ اس لئے گناہ کے مغفرت کی دعا نہیں۔

دیوبندی: اگر یہ مان لیں کہ حضور علیہ السلام نے اپنے والدین کو زندہ کر کے کلمہ پڑھایا اس سے معلوم ہوا کہ واقعی کفر پر موت ہوئی جب ہی تو کلمہ پڑھایا گیا۔

سنی: سبحان اللہ کلمہ اس لئے پڑھایا کہ حضور علیہ السلام اپنی امت میں داخل کر لیں ایماندار تو وہ تھے دینِ ابراہیمی پر تھے تاکہ توحید کے ساتھ وہ رسالت پر بھی ایمان کا مرتبہ حاصل کریں۔ جب تم نے مان لیا کہ حضور علیہ السلام نے کلمہ پڑھایا تو اب کسی ایمان والے کے متعلق بکواس کرنا منافق کا کام ہے

وھابی: مسلم شریف میں حدیث ہے اس میں ہے کہ ان ابی و ابال فی النار.
یعنی کسی کے سوال کے جواب میں فرمایا میرا باپ اور تیرا باپ آگ میں ہیں۔

سنی: اس حدیث میں لفظ اب چچا کیلئے بھی استعمال ہوتا ہے اور جب یہ احتمال ہے تو استدلال باطل ہے۔ دوسرا یہ کہ اس کے تمام راوی متفق نہیں ہیں۔ تیسرا یہ کہ اس میں حماد راوی ہے جو منکر حدیث ہے۔ چوتھا یہ کہ علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے رد کر دیا مسالک الحنفا میں۔ پانچویں یہ کہ راوی کے زیادتی کے الفاظ ہیں۔

وھابی: مستدرک میں روایت ہے کہ میری ماں اور تیری ماں دوزخ میں ہے۔

سنی: اس حدیث میں راوی عثمان بن عمیر متروک ہے نا قابل حجت۔ (مہذیب التہذیب)

دوسرا یہ کہ حدیث ضعیف بھی ہے اور ضعیف سے کسی کا دوزخی ہونا ثابت نہیں ہو سکتا۔ اور صرف فضائل میں معتبر ہوتی ہے۔

وھابی: امام بیہقی نے حضور علیہ السلام کے والدین کو بت پرست لکھا ہے۔

سنی: یہ روایت بھی منکر حدیث کی ہے جس کا ربیعہ ہے اور ضعیف ہے اور ضعیف حدیث سے کسی کا کفر و شرک ثابت نہیں ہو سکتا' اور خود امام بیہقی نے دلائل النبوۃ صفحہ ۱۶۸ پر حضور علیہ السلام کے آباؤ اجداد کا ایمان اور اسلام ثابت کیا ہے۔

معلوم ہوا پہلی دلیل میں احتمال بھی ہے جو باطل ہے۔

دیوبندی وھابی: یہ عقیدہ رافضیوں کا ہے کہ حضور علیہ السلام کے والدین مومن موحد ہیں۔ (تفسیر کبیر)

سنی: یہ عبارت الحاقی ہے کہ کسی نے اپنی طرف سے داخل کی ہے۔ دوسرا احتمال یہ ہے کہ امام صاحب نے رجوع کیا ہو۔ کیونکہ ان کی کتاب میں بڑی شد و مد سے حضور علیہ السلام کے آباؤ اجداد کا ایمان اور اسلام ثابت کیا ہے۔

دوسرا جواب یہ کہ اگر عقیدہ رافضیوں کا بھی ہو تو ہمیں کیا حرج ہے۔ ورنہ رافضی تو ایک خدا کے بھی قائل ہیں۔ اب دیوبندی وہابی ایک خدا کے قائل ہو کر رافضی ہو گئے۔ توبہ کرو ورنہ شرم کرو۔

تیسرا جواب یہ کہ تمام محدثین و مفسرین کا نظریہ ہے کہ کیا یہ سب رافضی ہو گئے۔

علامہ جلال الدین سیوطی، شیخ عبدالحق محدث دہلوی مفسر روح المعانی امام فخر الدین رازی، ابن کثیر آئمہ احناف کیا۔ ان پر رافضی کا فتویٰ کوئی وہابی دے سکتا ہے۔

خود وہابی کے مولوی ابراہیم سیالکوٹی نے حضور علیہ السلام کے والدین کو مومن موحد لکھا ہے کیا وہابی فتویٰ لگا سکتا ہے۔ اپنے مولوی پر کسی دیوبندی میں جرأت ہے۔ اپنے عبدالحیٔ پر فتویٰ لگائے رافضی ہونے کا۔

یہ چند اعتراضات تھے جن کا جواب دیا گیا۔ اس کے علاوہ اگر کسی دیوبندی وہابی کے پاس کوئی ٹھوس دلیل اور معقول دلیل مستند حوالہ ہو تو پیش کرے تاکہ اس معیار کی کسوٹی پر تحقیق کر کے جواب دیا جا سکے۔

افسوس ان دیوبندی وہابیوں پر کہ یزید کی حمایت میں بغیر دلیل شرعی کے اس کو جنتی ثابت کرنے کا ایڑی چوٹی کا زور لگاتے ہیں۔ اس سے بہتر تو یہ ہوتا کہ حضور علیہ السلام کے والدین کو جنتی اور مومن ہونے پر کتابیں لکھتے اور صاحب ایمان بن جائے اور حضور علیہ السلام کی شفاعت کے حقدار بن جائے۔ مگر افسوس اپنا نامہ اعمال سیاہ کر لیا۔ تم نے حضور علیہ السلام کے والدین کریمین کے متعلق گستاخی کر کے۔ تم سے اچھے تو جانور ہیں۔ جن کو انبیاء علیہم السالم سے نسبت کی وجہ سے جنتی قرار دیا گیا۔

دیکھ یہ جانور ہیں۔ حضور علیہ السلام کی اونٹنی، حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی، حضرت ابراہیم علیہ السلام کا بچھڑا، حضرت اسماعیل علیہ السلام کا دنبہ، حضرت یونس علیہ السلام کی مچھلی، حضرت موسیٰ علیہ السلام کی گائے، حضرت سلیمان علیہ السلام کا ہُدہُد اور چیونٹی اور اصحاب کہف کا کتا۔ (تفسیر روح المعانی جلد نمبر ۵ صفحہ ۲۳۶)

اس کے بعد کی کتاب میں ہم قبروں پر بلڈوزر چلانے والوں پر شرعی حکم سے بیان کریں گے۔ یہ حرکت غیر اسلامی ہے انشاءاللہ ان وہابیوں، سعودیوں کے پاس مسلمانوں کی قبریں برابر کرنے کی کوئی ذرا برابر دلیل بھی نہیں ہے۔ اور حضور علیہ السلام کی صحابہ و اہلبیت اور والدہ ماجدہ کی قبر پر بلڈوزر چلانے والوں کو سزا دنیا میں ملے گی انشاءاللہ اور

آخرت کا عذاب اس سے زیادہ سخت ترین ہوگا۔ ان کیلئے ہی شاعر قمر جلالوی نے کہا تھا۔

پڑھتا ہوں خالق کی کتاب تو یہ کہتی ہے
یہ سعودی اور یہودی بھی عذاب

اس قوم کیلئے قمر کیا لکھے جو
کعبہ کی کمائی سے پیتے ہیں شراب

دعا ہے یا اللہ! حضور علیہ السلام کے وسیلہ سے اس کوشش کو قبول و منظور فرمائے۔ آمین۔

اس کا ثواب حضور علیہ السلام کے والدین کریمین شریفین کو ایصال کرتا ہوں۔



گستاخوں کی موت

حضرات محترم! آپ نے سنا بھی ہے اور دیکھا بھی ہے کہ بے پیندے کے لوٹے ایک جگہ نہیں ٹھہرتے بلکہ ادھر کبھی ادھر لڑھکتے رہتے ہیں اس لئے ایسے لوٹوں کی کوئی قدر و قیمت کوئی اہمیت نہیں ہوتی اور ایسے لوٹے بدنام ہیں، دنیا میں مختلف شعبوں میں ہم دیکھتے اور سب سے زیادہ سیاست میں لوٹا سیاست مشہور ہے بعض لوگوں کی وجہ سے۔ لیکن اب جدید اصطلاح میں مذہب کے پردے میں بھی بعض لوگ لوٹا مذہب رکھتے ہیں یہ انکشاف اب مشہور ہوتا جا رہا ہے کہ لوگ اپنی آنکھوں سے لوٹا مذہب دیکھ کر ایسے لوٹوں سے دور رہنا چاہتے ہیں۔ کہ قیامت میں دو منہ دو زبانیں دو قسم کے فتوے رکھنے والوں کا بہت برا حشر ہوگا۔ آپ سوچیں گے کہ ایسے لوٹا مذہب دیکھے کہاں ہیں۔

آیئے ہم بتانے کے ساتھ آپ کو دکھا دیتے ہیں جس کو آپ جاگتے میں سر کی آنکھوں سے ملاحظہ کر سکتے ہیں اس کے بعد آپ کو فیصلہ کرنے میں دیر نہیں لگے گی کہ واقعی لوٹا مذہب بھی ہے اور لوٹا مولوی بھی ہے جس کا مقام بیت الخلاء میں مناسب ہے اور لوٹے کا بیت الخلاء سے گہرا تعلق بھی ہے مگر بے پیندے کے لوٹے کو بیت الخلاء میں بھی نہیں رکھا جاتا بلکہ کچرا کنڈی میں پھینک دیا جاتا ہے، یہ بات طے ہو جانے کے بعد اب آیئے کہ چند سال پہلے ختم قرآن کے سلسلے میں وہابیوں دیوبندیوں کی مساجد چراغاں لائٹنگ وغیرہ نہیں ہوتی تھی مگر اب چند سالوں سے اور اس سال ۲۰۰۰ء میں بیشمار دیوبندیوں کی مساجد پر چراغاں کیا گیا تھا رمضان شریف میں جس کا دل چاہے ہم سے ان مساجد کے نام اور علاقے والوں کی گواہی طلب کر سکتا ہے جو عینی شاہد ہیں۔ اگر یہ چراغاں ختمِ قرآن میں قرآنِ کریم کی عظمت کیلئے ہے تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ میلاد میں چراغاں صاحب قرآن کی عظمت کیلئے ہوتا ہے۔ اس پر اسراف اور بدعت کا

ناجائز ہونے کا فتویٰ کیوں؟ دیوبندی ان دونوں چراغاں کرنے کا فرق بتادیں؟

میلاد شریف پر چراغاں بدعت اور ختمِ قرآن میں چراغاں جائز ہے ایسی کوئی ایک شرعی دلیل پیش کردیں؟ پھر لوٹے مذہب کے سوا کوئی دوسرا نام بتادیں؟

دوسری عینی شہادت:

سال کے گیارہ مہینے کھڑے ہو کر سلام پڑھنے والوں کو بدعتی مشرک کہا جاتا ہے۔ مگر رمضان میں تراویح میں کھڑے ہو کر قبلے کی طرف منہ کر کے اور ہاتھ باندھ کر منکر، سلام کو بھی پڑھنا پڑھتا ہے۔ سلام" ابراھیم. سلام" علی الایاسین. سلام" علیٰ موسیٰ وھارون. سلام" علیٰ نوح فی العلمین وسلام" علی المرسلین. اور روزانہ فرض، واجب، سنت، نفل نمازوں میں التحیات میں سرکارِ دوعالم ﷺ پر پڑھتے ہیں اے نبی آپ پر سلام ہو۔ تراویح میں کھڑے ہو کر اور نمازوں میں روزانہ بیٹھ کر درود وسلام پڑھتے ہو پھر ہم اہل سنت پر فتویٰ کیوں؟ کب تک لوٹا مذہب پر عمل کرو گے؟ اور اپنے لوٹا مذہب کے امام دہلوی کی کتاب صراطِ مستقیم سامنے رکھو جس میں لکھا ہے کہ حضور ﷺ کا خیال آنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے تو انبیاء پر سلام پڑھنے سے خیال لانا لازمی بات ہے تو تمہاری نماز ٹوٹ جاتی ہے تو انبیاء پر سلام پڑھنے سے خیال لانا لازمی بات ہے تو تمہاری نماز تو سلام پڑھنے سے ٹوٹ گئی اور مقتدی کی نماز بھی نہیں ہوگی امام کی فاسد ہونے کی ہونے کی جہ سے۔ اس لئے ہم کہتے ہیں کہ دیوبندی امام کی نماز فاسد ہے تو مقتدی کی بھی فاسد ہوئی۔ مت پڑھو لوٹا مذہب والے کے پیچھے۔ لوٹا مذہب والوں کی تیسری عینی شہادت کا ثبوت، سال کے دس مہینوں میں دیوبندی وہابی کے فتوے، تقریروں اور اسٹیکرِ وغیرہ میں ہوتا ہے کہ یا اللہ مدد باقی سب شرک و بدعت صرف یا اللہ مدد کہو۔ مدد صرف اللہ سے مانگو، ہر قسم کی مدد اللہ سے۔ یہ ایک منہ ایک فتویٰ ایک زبان ہوئی۔ دوسرا منہ دوسرا فتویٰ دوسری زبان یہ ہے۔ حضرات زکوٰۃ، صدقات، خیرات، فطرہ ہم کو دیں۔ تعاون کریں مدد کریں۔ یہ رمضان شریف میں لوٹے مذہب

والوں کا کھلے عمل اور تضاد، اور دوسرا مہینہ، ذی الحجہ شریف ہے قربانی کی کھالیں بے نوری ٹاؤن کو دیں، تعاون کریں، مدد کریں، مجاہدین کی مدد کریں، غریبوں، مسکینوں اور طلبہ کی مدد کریں۔ یہ بندوں سے چندے کی مدد اور کھالوں کی بھیک مدد کی شکل میں کس آیاتِ قرآنی سے جائز ہوگئی؟

یہ شرک اور بدعت ان دونوں مہینوں میں کیسے جائز ہوگیا؟

چند ٹکوں کی خاطر لوٹا مذہب اختیار کرنے والوں بتاؤ؟ سال کے دس مہینوں میں دیوبندی وہابی تبلیغی جماعت والے چھوٹے بھائی کا پاجامہ بڑے بھائی کا کرتا پہن کر اعلان کرتے ہیں بھائیوں! ایاک نعبد وایاک نستعین۔ ہم اللہ کی عبادت کرتے ہیں اور اللہ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔ رمضان شریف اور ذی الحجہ شریف کے مہینوں میں لوگوں کا مال اور کھال لیتے وقت یہ آیت کیوں نہیں پڑھتے؟ اعلانات اور بینرز کے ذریعہ بندوں سے مالی اور کھالی مدد کیوں مانگتے ہو؟ جبکہ اگر کوئی دینے بھی آئے تو اس کو منع کرو کہ ہم تو صرف اللہ سے مدد مانگتے ہیں۔ انبیاء واولیاء کی مدد کے منکرو۔ دنیا کا مال مانگتے ہوئے شرم نہیں آتی۔ آیت یاد نہیں رہتی تم کو، شرک سے توبہ کرو۔ بندوں کا مال واپس کرو تاکہ توبہ قبول ہو جائے اعلانیہ شرک کی توبہ بھی اعلانیہ ہونی چاہئے اور آئندہ نہ لینے کا عہد کرو۔ ورنہ ہر شخص کہہ دے گا کہ یہ ہیں لوٹا مذہب رکھنے والے۔

چوتھی عینی شہادت:

جہاں چندہ زیادہ ملے اس کیلئے مساجد پر قبضہ کرنا بلکہ ناجائز مسجد بنانا قبضہ کر کے بغیر زمین کی قیمت ادا کئے اس کے علاوہ ناجائز قبضہ کرنے کیلئے جھوٹے مقدمات قائم کرنا جھگڑا کرنا بلکہ بعض مساجد سیل کرانا صرف اس لئے کہ وہاں درود وسلام پڑھا جاتا ہے۔ کراچی میں بیشار علاقے اور وہاں کے لوگ شاہد ہیں جس کا دل چاہے ثبوت طلب کرے بلکہ ساتھ چل کر اپنی آنکھوں سے دیکھ لے، اگر کوئی دیوبندی آئے تو اس شرط پر آئے کہ ثبوت دیکھنے کے بعد وہ لوٹا مذہب سے توبہ کرلے گا تو آئے ہم ہر وقت تیار

ہیں۔ ہمارے ہاں تسلی بخش کام ہوتا ہے۔

پانچویں عینی شہادت:

کراچی کے بے شمار علاقوں میں دیوبندی امام نکاح خواں کے بورڈ پر نا لکھا ہے اوراس نام کے آخر میں قادری، چشتی، نقشبندی لکھا ہے جبکہ اسمٰعیل دہلوی کا فتوی تقویۃ الایمان میں ہے کہ یہ چاروں سلسلے قادری، چشتی، نقشبندی اورسہروردی بدعت ہیں اور یہودی کی طرح ہیں۔ حالانکہ دیوبندی، وہابی ساری دنیا کو چھوڑ سکتا ہے مگر دہلوی کو نہیں چھوڑ سکتا۔ لیکن دھوکہ دینے کیلئے چاروں سلسلوں میں سے بن جاتے ہیں اب ترقی کرکے لوٹا مذہب سے دھوکہ مذہب والے بن گئے۔ یہ سب کیا ہے۔ سوائے اس کے اور کیا کرسکتے ہیں کہ لوگوں کا ایمان لوٹنے اور مال لوٹنے کا چکر اور بس۔ دیوبندی اگر چار سلسلوں میں رہنا چاہتے ہیں تو دہلوی کو چھوڑنے کا اعلان کریں۔ اگر نہیں تو دہلوی کے فتوے سے دیوبندی، بدعتی اور یہودیوں کی طرح خود کو منظور کریں؟

چھٹی عینی شہادت:

یہ کہ بے شمار دیوبندی یہ کہتے ہیں کہ ہم دیوبندی نہیں، بریلوی نہیں۔ ہم تو صرف مسلمان ہیں۔ مگر بے شمار بورڈ کہ لکھا ہے دیوبندی مسلک اس جھوٹ کا کیا مطلب اور جھوٹوں پر اللہ کی لعنت۔

ساتویں شہادت:

لوٹا مذہب والوں کوئی یہ کہتے ہیں کہ ہم وہابی نہیں ہیں۔۔ جبکہ اندیوبندی اکابر تھانوی، گنگوہی، انبیٹھوی، نعمانی اور ذکریا کاندھلوی تبلیغی ودیگر کا اپنے لئے خود تحریری اقرار موجود ہے کہ: "ہم وہابی ہیں۔ پکے اور سخت"۔

اب تو پتہ چل گیا کہ ہر سائز کے لوٹے ہیں چھوٹے، درمیانے اور بڑے۔ جس لوٹے کی زیارت کرنی ہے تشریف لاکر ثواب دارین حاصل کریں۔ اگر آج کے یہ وہابی

نہیں ہیں تو اپنی برأت کا اعلان کریں ان کے جھوٹوں سے وہابی ہونے کا اقرار کیا۔

آٹھویں شہادت:

یہ ہے کہ دیوبندی فتویٰ ہے کہ گیارہویں شریف حرام ہے کھانا۔ مگر یہ لوٹا مذہب والے کھانے میں سب سے آگے ہوتے ہیں آؤ اپنی آنکھوں سے دیکھ لو۔ اب ان لوٹوں کو کہاں پھینکیں وہ جگہ بتادو؟

نویں عینی شہادت:

یہ کہ رائے ونڈ کے اجتماع میں لے جانے کیلئے مسلمانوں کو دھوکہ دیتے ہیں کہ ہم بھی یا رسول اللہ پکارتے ہیں، مدد پکارتے ہیں، سلام پڑھتے ہیں، حاضر و ناظر مانتے ہیں، علمِ غیب مانتے ہیں۔ کیوں بھئی کوئی دیوبندی مفت کے مفتی ان پر فتویٰ دے سکتا ہے کہ یہ سب ہم مانتے ہیں مگر ہرگز نہیں مانیں گے۔ لیکن دھوکہ جھوٹ فریب کس لئے، کہ لوٹا مذہب ہے۔

دسویں عینی شہادت:

دیوبندیوں میں بعض نے یا رسول اللہ پکارنا محبت میں جائز قرار دیا ہے، ثبوت موجود ہے۔ سو سال تک یا رسول اللہ پکارنا شرک و بدعت کے فتوے لگانے والے، اب ایک دم موسم بدل گیا، شاید لوٹے میں دوسری ٹونٹی لگوالی ہے۔ مگر افسوس پیندہ لگوانا نصیب نہ ہوا۔ اگر محبت میں یا رسول اللہ پکارنا جائز لکھ ہی دیا تو پھر کان کھول اور آنکھیں کھول کر سن اور دیکھ لو کہ حضور ﷺ کی محبت مسلمان کے دل میں ہر وقت ہے تو ہر وقت یا رسول اللہ پکارنا جائز ہوگیا، اور محبت میں یا رسول اللہ پکارنا جائز ہے تو مساجد میں لکھنا بھی محبت کی وجہ سے ہے، تو لکھا ہوا مٹاتے ہو اسٹیکر پھاڑتے ہو آخر کیوں؟ معلوم ہوا تم کو محبت ہے ہی نہیں، محبت کا لفظ بھی دھوکہ ہے لوٹا مذہب کی طرح، اگر تم کو بھی محبت ہے تو رائے ونڈ کے اجتماع میں کراچی کی مدنی و مکی مسجد میں اور اپنے تمام دار العلوم میں سال

میں ہفتے میں یا روزانہ ایک دفعہ سب دیوبندی محبت میں یارسول اللہ پکار کر دکھائیں۔

مگر ایں خیال است ومحال است وجنوں

اعمال سے متعلق شہادتیں معلوم ہونے کے بعد اب عقائد میں لوٹا مذہب لوٹا مولویوں کا عقیدہ بھی دیکھ لیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ کسی کو حق کا راستہ مل جائے اور لوٹا مذہب سے بچ جائیں۔ منزل کی تلاش والوں کو منزل مل جائے۔

عقائد علماء دیوبند، المہند علی المفند کے نام سے کتاب کے سرورق پر لکھا ہے۔ مولانا احمد رضا خان بریلوی کی کتاب حسام الحرمین کا مکمل جواب۔ اوراس کے ساتھ خلاصہ الشہاب الثاقب۔ اور فیصلہ کن مناظرہ وغیرہ۔ دارالاشاعت کراچی سے شائع ہورہی ہے اوراسی المہند کا خلاصہ کرکے دیوبندیوں نے حیدرآباد سے پوسٹر شائع کیا۔ مصدقہ۔ عبدالشکور ترمذی، یوسف لدھیانوی، عبدالرؤف سکھروی، اس میں عقیدہ اور نمبر ۲۵ تک خلاصہ ہے۔ جبکہ المہند میں ۲۶ سوال وجواب ہیں۔

لہٰذا المہند میں ۲۳ علمائے دیوبند کے نام اور یہ تین کل ۶۲ ہوگئے، اب اس میں ان کے کیسے کیسے جھوٹ، دھوکہ، فراڈ ہیں جس کا جواب علامہ مناظر حشمت علی خان رحمۃ اللہ علیہ نے اور علامہ مولانا نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ نے دیا تھا اور اس وقت یہ ۲۳ مولوی زندہ تھے مگر کوئی جواب نہیں دیا اور دنیا سے دال فاعین ہوگئے اس کیلئے الگ کتاب اور آرہی ہے وہاں المہند کا ڈرامہ بتائیں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔ سردست یہ بتانا ہے کہ المہند میں جو عقائد دیوبندیوں کے متفقہ دستخط کے ساتھ تحریر ہیں اگر وہ درست عقائد ہیں تو اس کے خلاف دیوبندیوں کی دوسری کتابوں میں جو عقائد ہیں اس سے توبہ ورجوع کا اعلان کریں اور چوک میں رکھ کر وہ کتابیں جلادیں۔ ورنہ ہر عقل رکھنے والا لوٹا مذہب سے بیزار ہوکر ساتھ چھوڑ دے گا اور ہر جگہ گریبان پکڑ کر پوچھا جائے گا کہ یہ عقیدے کا تضاد کیوں؟ ورنہ کم از کم اتنا ضرور ہوگا کہ تمہارا فتویٰ تمہارے اکابر دیوبند پر لگے گا۔ پھر تم اپنے متفقہ فیصلے کا انکار کیسے کرسکو گے۔ المہند کے سوال اور

جواب کو خلاصہ کرکے عرض کریں گے اور اصل مفہوم بتا کر پھر اس کے خلاف عقیدہ اور سوالات کریں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

پہلا اور دوسرا سوال:

جواب کے شروع میں تین باتیں کر کے جواب دیا۔

۱۔ یہ کہ ہم مقلد ہیں امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے۔

۲۔ سلسلہ طریقت میں نقشبندیہ، چشتیہ، قادریہ، سہروردیہ کے ساتھ۔

۳۔ لفظ وہابی ایک گالی بن گیا۔ اگر کوئی ہندوستان میں کوئی کسی کو وہابی کہتا ہے تو یہ مطلب نہیں کہ اس کا عقیدہ فاسد ہے بلکہ یہ مقصود ہوتا ہے کہ وہ سنی، حنفی ہے سنت پر عمل کرتا ہے بدعت سے بچتا ہے۔ الخ۔

اور یہ بھی لکھا ہے کہ اگر ہمیں ظاہر ہو جائے کہ فلاں قول میں ہم سے خطا ہوئی۔ اپنی غلطی سے رجوع کر لینے میں حیا ہم کو مانع نہیں ہوتی اور ہم رجوع کا اعلان کر دیتے ہیں۔

جواب کی توضیح:

ہمارے مشائخ کے نزدیک قبرِ سید المرسلین ہماری جان آپ پر قربان۔ اعلیٰ درجہ کی قربت۔ بلکہ واجب کے قریب۔ سفر کے وقت آپ کی زیارت کی نیت کرے اور ساتھ ہی مسجد نبوی اور دیگر مقامات و زیارت گاہِ متبرکہ کی بھی نیت کرے حضرات دیوبندیہ سے گزارش ہے کہ ۱۔ میں جو حنفی مقلد ہونے اقرار ہے تو فقہ حنفی کے خلاف فتوے کیوں؟

بے شمار فتووں میں سے ایک فتویٰ، ''کوا کھانے سے ثواب ہوگا''۔ فتاویٰ رشیدیہ میں فقہ حنفی کے خلاف کیوں؟ کوئی دیوبندی حنفی مذہب میں کوا حلال ثابت کر کے دکھائے؟

ورنہ ہم ثابت کرتے ہیں فقہ حنفی میں کوا حرام ہے۔

۲۔ کے متعلق چاروں سلسلے قادری، نقشبندی، چشتی، سہروردی۔

تقویۃ الایمان میں دہلوی نے ان سلسلوں کو یہودیوں کی طرح اور بدعتی لکھا ہے۔

جواب۱۔ دو ان کتابوں میں سے کونسی سچی اور کونسی جھوٹی کتاب ہے؟ دیوبندیو! بتاؤ اسمٰعیل

دہلوی سچا ہے یا المہند لکھنے والا اور تصدیق کرنے والے؟
اگر جواب نہیں دیتے تو لوٹا مذہب مبارک ہو۔

۳ کے متعلق عرض ہے کہ فتاویٰ رشیدیہ میں ہے مقلد وغیرہ مقلد عقائد میں متحد ہیں۔ غیر مقلد وہابی ہیں۔ گنگوہی نے وہابی کا اقرار کرلیا۔ تھانوی نے بھی کیا دیگر دیوبندی اکابر دہلوی، نعمانی، ذکریا، یوسف انبیٹھوی نے تو صاف لکھ دیا وہابی سنی حنفی کو کہتے ہیں۔ جبکہ حسین احمد مدن پوری نے وہابیہ کو خبیث لکھا ہے فیصلہ کر کے بتاؤ جو اکابر دیوبند ہو کر وہابی اقرار کرے وہ کون ہیں؟ اور جو وہابی کو خبیث لکھے وہ کون ہیں۔ اگر دیوبندی وہابی نہیں تو وہابی کہنے والے دیوبندیوں سے برأت کا اعلان کریں؟ اگر المہند کتاب درست ہے تو فتاویٰ رشیدیہ اور تقویۃ الایمان غلط ہے ورنہ المہند غلط ہے فیصلہ کرو مرنے سے پہلے؟

اور اصل جواب بھی تقویۃ الایمان کے خلاف ہے جس میں مدینہ منورہ و دیگر زیارت کا ادب کرنا منع ہے۔ تقویۃ الایمان ایک دفعہ پھر پڑھ لو جواب دو؟ اور لوٹا مذہب کس کو کہتے ہیں؟ ان دو سوالوں اور جوابوں کا حسام الحرمین سے کیا تعلق ہے؟ اور کس طرح گستاخ اکابر کا کفر ختم ہو گیا؟

اگر علمانے حرمین شریفین کے سامنے یہ کہتے کہ وہابی سنی حنفی کو کہتے ہیں تو وہ اتنے جوتے لگاتے کہ سر پہ بال نہ ہوتے۔ یہ سب سوال و جواب خود بنائے گئے ہیں لوٹا مذہب کیلئے۔

تیسرا اور چوتھا سوال (مسئلہ توسل):

(۳)۔ کیا وفات کے بعد رسول اللہ ﷺ کا توسل (وسیلہ) لینا دعاؤں میں جائز ہے یا نہیں۔

(۴)۔ انبیاء صدیقین اور شہدا اولیاء اللہ کا توسل بھی جائز ہے یا ناجائز؟

جواب: ہمارے مشائخ کے نزدیک دعاؤں میں انبیاً وصلحاً اور اولیاً وشہدا وصدیقین کا

توسل (وسیلہ) جائز ہے انکی زندگی یا بعد وفات بایں طور کہ کہے یا اللہ میں بوسیلہ فلاں بزرگ کے تجھ سے دعا کی قبولیت اور حاجت برابری چاہتا ہوں اسی جیسے اور کلمات کہے۔

دیوبندی مفت کے مفتی بتائیں اس مسئلہ کا حسام الحرمین سے کیا تعلق ہے؟ جس سے دیوبندی علماء کی کفریہ عبارتیں ختم ہو گئیں ان کا کفر اُٹھ ہو گیا۔

دوسری بات یہ کہ یہاں بھی رافضیوں کی طرح تقیہ کر کے وہابی چھپایا ہے۔ اس لئے کہ اسمٰعیل دہلوی دیوبندیوں کا امام ہے اس نے اس قسم کی دعا میں جو بزرگوں سے کراتے ہیں غلط لکھا ہے۔ تقویۃ الایمان میں۔ جس کا دل چاہے لوٹا مذہب سے توبہ کر کے ثبوت دیکھ سکتا ہے، دیوبندیوں کی پوری جماعت میں ایک تو انصاف کی بات کرنے والا ہوگا تو وہ کہاں ہے آئے اور بتائے المہند کا فیصلہ درست ہے یا تقویۃ الایمان کا۔ دونوں میں سے کون غلط ہے؟

پانچواں سوال: مسئلہ حیات النبی ﷺ کیا فرماتے ہو جناب رسول ﷺ کی قبر میں حیات کے متعلق کہ کوئی خاص حیات آپ کو حاصل ہے یا عام مسلمانوں کی طرح برزخی حیات ہے۔

جواب: ہمارے مشائخ کے نزدیک حضور ﷺ اپنی قبر میں زندہ ہیں اور آپ کی زندگی دنیا کی سی ہے بلا مکلف ہونے اور یہ حیات مخصوص ہے۔ الخ۔

جواباً عرض ہے کہ اس مسئلہ کا تعلق حسام الحرمین کے دیوبندی کفریہ عبارتوں سے کہاں ہے۔

دوسری بات جگہ جگہ یہ جواب میں لکھا کہ ہمارے مشائخ کے نزدیک، تو مشائخ کون ہیں اور ان میں اسمٰعیل دہلوی سرفہرست۔ ہے تو یہ مسئلہ اسکے خلاف کیوں لکھا؟ دہلوی نے تقویۃ الایمان میں حضور ﷺ کے متعلق لکھا کہ میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں، دیوبندیوں جواب دو الفاظ کس حدیث کا ترجمہ ہیں؟ جان بوجھ کر حضور ﷺ پر جھوٹ بولنے والے کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ علمائے حرمین شریفین کو یہ عقیدہ کیوں نہ بتایا؟

یہ بتاتے پھر تاویلیں کرتے تو علمائے حرمین شریفین منہ توڑ جواب دیتے، اگر یہ گستاخی بے ادبی نہیں تو ایک کتاب شائع کرو فوراً جس کا نام اور عبارتیں یہ ہوں دیوبندی وہابی مر کر مٹی میں مل گئے دہلوی، تھانوی، گنگوہی، انبیٹھوی دیگر المہند کی تصدیق کرنے والے دیوبندی مر کر مٹی میں مل گئے۔

یہ دومنہ دوعقیدے لوٹا مذہب نہیں تو کیا ہے؟

غیب کی خبریں دینے والے پیارے آقا ﷺ نے چودہ سو سال پہلے ان بے ایمانوں کے منہ پر طمانچہ مارنے کیلئے فرمایا:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا انبیاء کے جسموں کو کھائے''۔

چھٹا سوال: روضۂ اقدس کی طرف متوجہ ہو کر توسل فی الدعاء کیا جائز ہے مسجد نبوی کی طرف منہ کر کے کھڑا ہوا اور حضرت کا واسطہ دے کر حق تعالیٰ سے دعا مانگے۔

جواب: روضۂ اطہر کی طرف متوجہ ہو کر توسل فی الدعا جائز ہے علمائے دیوبند کا عقیدہ۔ اس میں فقہاء کا اختلاف ہے۔الخ۔

جب تم نے جائز لکھ دیا پھر اختلاف لکھا آخر کیوں؟

حیرت انگیز عقیدہ ہے کہ جائز مان لیا پھر کہہ دیا اختلاف ہے اور اس کا تعلق بھی حسام الحرمین کے جواب سے نہیں ہے۔اور یہ عقیدہ بھی تقویۃ الایمان کے خلاف ہے۔ اس میں لکھا ہے اس طرح تعظیم کرنے سے اللہ خوش ہوتا ہے اور اس تعظیم کی برکت سے اللہ مشکل کھول دیتا ہے ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے۔

کیوں بھئی دیوبندیوں! المہند کا عقیدہ درست ہے تو تقویۃ الایمان کو آگ لگا دو۔

ساتواں سوال: نبی ﷺ پر بکثرت درود۔

کیا فرماتے ہو جناب رسول اللہ ﷺ پر بکثرت درود بھیجنے اور دلائل الخیرات و دیگر اوراد پڑھنے کی بابت۔

جواب: ہمارے نزدیک حضور ﷺ پر بکثرت درود شریف مستحب اور نہایت موجب اجرد ثواب طاعت ہے خواہ دلائل الخیرات پڑھ کر ہو یا درود شریف دیگر، ہمارے گنگوہی بھی اپنے مریدین کو اجازت دیتے رہے۔

حضرات! یہ دلائل الخیرات میں الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ بھی موجود ہے جس کے پوسٹر اور اسٹیکر دیوبندی پھاڑتے ہیں شرم نہیں آتی۔ کتابوں میں عقیدہ الگ اور عملی طور پر الگ عقیدہ ہے۔ دوسری بات کہ اس درود وسلام کا انکار دیوبندی کرتے ہیں کبھی کہتے ہیں یہ فیصل آبادی ہے، یہ بریلوی درود وسلام ہے، یہ دعوتِ اسلامی والوں نے بنایا ہے، ایسے اعتراضات کرنے والوں المہند کا عقیدہ کہاں چلا جاتا۔ ہے۔ ایسی حرکتیں وہابی کرتے ہیں۔

تیسری بات یہ کہ یہ سوال علمائے حرمین نے نہیں کیے۔ اس لئے اگر وہ سوال کرتے تو درود وسالم کے متعلق کرتے۔ کیونکہ دیوبندی سلام کے منکر ہیں اس لئے سوال میں بھی درود شریف کا ذکر کیا اور جواب میں بھی، جبکہ صلوٰۃ وسلام قرآنی حکم ہے آدھی آیت پر عمل آدھا عقیدہ ہوا، یہ لوٹا مذہب ہے۔

چوتھی بات یہ کہ تھانوی اور اسمٰعیل دہلوی نے ایسے وظیفہ اور نام لینا ہمیشہ پڑھنا کفر وشرک لکھا ہے۔ بہشتی زیور اور تقویۃ الایمان ثبوت دیکھ کر لوٹا مذہب سے توبہ کرلو۔ اگر المہند خلیل احمد انبیٹھوی، میں عقائد درست ہیں تو یہ دونوں کتابیں برأت کا اعلان کرو؟ اور اس قسم کے وظیفے کو گنگوہی نے مکروہ لکھا ہے۔ فتاویٰ رشیدیہ میں۔ دیوبندیوں اب المہند کے عقیدے کے خلاف تین اکا برِ دیوبندی ہیں ہم کو صرف یہ بتادو کہ سچا کون اور جھوٹا کون؟

پانچویں بات یہ کہ تھانوی پر درود پڑھنا کس شرعی دلیل سے ہے؟ رسالہ الامداد میں۔

آٹھواں، نواں اور دسواں سوال:

تقلید آئمہ اربعہ مستحب ہے یا واجب؟ اور تم کس امام کے مقلد ہو۔

جواب: چاروں اماموں میں کسی ایک تقلید کی جائے بلکہ واجب ہے...... ہمارے مشائخ امام المسلمین ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے مقلد ہیں۔الخ۔

دیوبندیو! اس ایک سوال کو تین بناتا اور جواب لکھنا، اس پردہ کو اٹھا دیا جو وہابیت میں چھپا ہوا تھا۔ کیا علمائے حرمین کو یہ بھی معلوم ہے کہ تم حنفی ہو؟

اصل میں وہابیت کی مہر لگ چکی تھی جس کو دیوبندی دھونا چاہتے ہیں مگر یاد رکھیں، قیامت تک یہ داغ دھل نہیں سکتا۔ کیونکہ خود وہابیت کا اقرار دیوبندی کر چکے۔ امام اعظم کا مقلد ہونے کا دعویٰ منافقت ہے، فراڈ ہے۔

اگر دیوبندیوں کا متفقہ عقیدہ المہند میں سچا ہے تو دس کتابوں میں اقرارِ وہابیت دیکھ کر توبہ کرلو اور ان کتابوں کو چوک میں رکھ کر آگ لگا دو۔ ہم مان لیتے ہیں کہ تم حنفی ہو وہابی نہیں۔ دیوبندیوں اپنے ضمیر سے پوچھو۔ حقیقت کے خلاف جو زہر موجود ہے کیا دیکھ کر تجدیدِ ایمان کرو گے؟ اور گنگوہی نے جو لکھا کہ مقلد وغیرہ مقلد عقائد متحد ہیں۔ دیوبندیو! بتاؤ غیر مقلد ہی وہابی ہیں یا نہیں؟ اب دیوبندی کو مبارک ہو، وہابی عقائد میں دونوں متحد ہیں البتہ اعمال میں مختلف ہوتے ہیں۔ اور دیوبندی وہابی گنگوہی نے سچی بات کر کے تمام دیوبندیوں کے منہ پر تھوک دیا، لکھا ہے محمد ابن عبدالوہاب کے متقدیوں کو وہابی کہتے ہیں انکے عقائد عمدہ تھے اور ان کے متقدی اچھے ہیں۔ فتاویٰ رشیدیہ۔ جواب دو؟ گالی اور گولی کو چھوڑو انصاف کی بات کرو۔ اگر ہم کو حق بتانے میں جان دینی پڑے تو سودا سستا ہے۔ بتاؤ المہند میں عقیدہ درست ہے یا تقویۃ الایمان میں اور فتاویٰ رشیدیہ میں اور وہابیت کیا اقرار والے دیوبندی سچے ہیں فیصلہ کر کے مخالف کتابوں کو چوک میں رکھ کر آگ لگا دو توبہ کا اعلان کرو؟ اور یہ کتابوں کو آگ لگانے کا مشورہ عامر عثمانی دیوبندی کا ہے تجلی میں۔ اگر حق کو سن کر خاموش تماشائی بنے رہو تو گونگے شیطان کا لقب مبارک لقب اور ساتھ میں لوٹا مذہب بھی۔

ورنہ خدا کا خوف رکھنے والے کو ضرور کسی نہ کسی فیصلے کا اعلان کرنا ہوگا۔

؎ آج لے ان کی پناہ آج مدد مانگ ان سے
پھر نہ مانیں گے قیامت میں اگر مان گیا

گیارہواں سوال:

بیعتِ مشائخ اور انکے فیض سے استفادہ۔

تمہارے نزدیک جائز اور اکابر کے سینہ اور قبر کے باطنی فیضان پہونچنے کے تم قائل ہو یا نہیں اور مشائخ کی روحانیت سے اہل سلوک کو نفع پہنچانا ہے یا نہیں؟

جواب: ہمارے نزدیک مستحب ہے۔ عقائد کے بعد اپنے شیخ سے بیعت ہو۔ صوفیہ کے اشغال، ذکر وفکر کے ساتھ مشغول ہو، مشائخ کی روحانیت سے استفادہ اور انکے سینوں وقبروں سے باطنی فیوض کا پہنچنا بے شک صحیح ہے۔

یہ سوال وجواب بھی فراڈ پر مبنی ہے گزشتہ سوال کے جواب میں نمبر ا،۲ چار سلسلوں کے نام لکھ دیئے۔ جبکہ اس اسوال میں قادری، چشتی، نقشبندی، سہروردی کے نام تک نہ لئے۔ اس کا تعلق بھی حسام الحرمین سے بالکل نہیں ہے۔ اس قسم کی باتیں وہابیت کو چھپانے کیلئے کہہ دی گئیں ورنہ آج بھی دیوبندی پکے وہابی ہیں فرق صرف اتنا ہے کہ وہابیت کا اظہارِ عام نہیں کرتے۔ جیسے پہلے کھلے عام کرتے ہیں یہ سلسلے اور ان کے طریقۂ کار سب دیوبندی گھر کے قانون سے بدعت ہے جیسا گزشتہ صفحات میں حوالے دیئے کہ یہ چاروں سلسلے یہودیوں کی طرح اور بدعتی ہیں، دیوبندیو! شرم کرو صوفیہ کا ذکر اور چار سلسلے اگر حق مانتے ہو تو دہلوی کی عبارت چار سلسلوں کے بارے میں تقویۃ الایمان سے توبہ کا اعلان کرو؟

بارہواں سوال: قتلِ مسلم کے بارے میں نجدی عقیدہ محمد بن عبدالوہاب نجدی حلال سمجھتا مسلمانوں کے خون، مال اور آبرو کو اور تمام لوگوں کو مشرک کی طرف منسوب کرتا تھا اس کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟

جواب: قتلِ مسلم کے بارے میں نجدی عقیدہ سے علمائے دیوبند کی برأت۔

ہمارے نزدیک ان کا حکم وہی ہے جو صاحبِ درمختار (علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ) نے فرمایا ہے اور خوارج کی جماعت، ان کا حکم باغیوں کا ہے۔ ان کا عقیدہ تھا بس وہ ہی مسلمان ہیں جو ان کے خلاف ہو وہ مشرک ہے۔ انہوں نے علماءِ اہل سنت اور اہلِ سنت کا قتل مباح سمجھ رکھا تھا، اسکے بعد میں (دیوبند) کہتا ہوں کہ عبدالوہاب اور اس کا تابع کوئی شخص بھی ہمارے کسی سلسلے مشائخ میں نہ تفسیر وفقہ وحدیث کے علمی سلسلہ میں نہ تصوف میں۔ الخ۔ دیوبندیوں یہ اکابرین کا حال جھوٹ بولنے کا، ۲۴ علماء سفید جھوٹ بول رہے ہیں تو ان کے شاگردوں کا حال کیا ہوگا۔ دیوبندیوں کے جھوٹ، الزام، خیانت دیکھنے ہوں تو فقیر کی کتاب اعلیٰ حضرت پر ڈیڑھ سو اعتراضات کے منہ توڑ جوابات میں دیکھیں۔ اور یہ کہنا کہ ابن عبدالوہاب کے تابع کوئی شخص بھی ہمارے سلسلے مشائخ میں نہیں۔ دیوبندیوں کتنے ثبوت دیکھ کر مان جاؤ گے۔

تحریر کردو ہم دیوبندیوں کا وہابی اقرار نامہ اور خارجیت کا ثبوت تمہاری کتابوں سے دکھانے کیلئے تیار ہیں۔ کیا دہلوی، تھانوی، نانوتوی، حسین احمد، مرتضیٰ حسن اور قاری طیب۔ یہ تمہارے مشائخ نہیں؟؟

دیوبندی تمہاری ۱۰۰ کتابوں میں بتوں والی آیات انبیاء و اولیاء پر چسپاں کی گئیں، ثبوت دیکھو بشرطِ توبہ۔ یہ وہابی اور خارجیوں کا کام ہے۔ حوالہ بخاری شریف، اور ابنِ ماجہ کی حدیث خارجی جہنم کے کتے ہیں۔ آج بھی بعض دیوبندی حقیقت کھل جانے کے بعد کہ وہ پکے وہابی، نجدی، خارجی ہیں۔ تو وہ دیوبندی ہونے سے انکار کردیتے ہیں۔ ہم ایسے چند دیوبندیوں سے ثبوت پیش کر سکتے ہیں، تحقیق کر کے لوٹا مذہب سے توبہ کرلینا۔ کب تک جھوٹ کے سہارے کاغذ کی ناؤ چلاؤ گے؟

وہ دن دور نہیں جب ہر شخص تم سے سوال کرے کہ یہ دھوکہ کیوں؟ یہ منافقت کیوں؟ اور جواب کی آخری سطر میں لکھا۔ یہی طریقہ ہمارا وہی ہمارے جملہ مشائخ کا ہے، سبحان اللہ۔ ابن عبدالوہاب گستاخ کو ایک کتاب میں برا لکھو اور دوسری کتاب میں

تعریف کرو، درست طریقہ ہے۔

؎ اچھا مکان بنایا ہے دیوبند میں رہنے کے واسطے
ہم ادھر سے آئے، وہ ادھر سے نکل گئے

جب تک وہابیت کے اقرار اور تعریف والی کتاب کو آگ نہیں لگاؤ گے اس وقت تک دیوبندی وہابی خارجی ہیں۔

تیرھواں وچودھواں سوال:

تجسیم اور جہاتِ باری تعالیٰ۔ کیا جائز سمجھتے ہو۔ الخ۔

جواب: باری تعالیٰ تجسیم وجہات سے منزہ عالی ہے۔

ان دونوں سوالوں کا اور جواب کا حسام الحرمین سے کوئی تعلق نہیں اور نہ علمائے دیوبند کا کفر اٹھ سکتا ہے۔ یہاں بھی رافضیوں کی طرح تقیہ کیا گیا ہے۔ کہ وہابی نجدی تجسیم وجہات کے قائل ہیں اور گنگوہی کا فتویٰ، نجدی عقائد میں عمدہ ہیں اور اچھے ہیں۔

وہابی اسمٰعیل دہلوی دیوبندیوں کا مشائخ اور امام، اس نے اللہ تعالیٰ کو مکان و جہت سے پاک ماننے والوں کو بدعت لکھا ہے۔ (حوالہ ایضاالحق)

دیوبندیو! کچھ تو غیرت کا مظاہرہ کرو اب تو دہلوی اللہ کے متعلق بے ادبی کر رہا ہے۔

پندرھواں سوال:

افضلیتِ محمدی ﷺ۔ کیا تمہاری رائے یہ ہے کہ مخلوق میں۔ے رسول ﷺ سے بھی کوئی افضل ہے؟

جواب: حضور ﷺ تمام مخلوقات سے افضل اور اللہ کے نزدیک سب سے بہتر ہیں، اللہ تعالیٰ سے قرب و منزلت میں کوئی شخص آپ کے برابر تو کیا قریب بھی نہیں ہوسکتا الخ۔

سوال میں ہے کہ تمہاری رائے کیا۔ جواب میں عقیدہ بیان کیا ہے، یہ ہیں فاضل دیوبند جنہوں نے بڑی محنت سے سوال و جواب ترتیب دیئے۔ خلیل احمد انبیٹھوی نے المہند تو لکھی مگر اپنے مذہب دیوبند کو پوری طرح یاد نہ رکھا۔ اگر یاد تھا تو جان بوجھ کر تقیہ کیوں

کیا؟اس کا جواب دیوبندی دیں گے۔

کیا تحذیر الناس بھول گئے جس میں ہے کہ انبیاء علوم میں ممتاز ہوتے ہیں باقی رہا عمل تو بسا اوقات امتی اعمال میں برابر ہو جاتا ہے بلکہ بڑھ جاتا ہے۔

کیوں بھئی دیو کے بندوں ذرا بتادو یہ کیسی افضلیت تم نے مانی ہے کہ اعمال میں امتی نبی سے بڑھ گیا۔ یہ عقیدہ اور اعمال اس کو کہتے ہو شرم کرو۔

نانوتوی کی یہ عبارت کیوں نہیں لکھی؟ کیا توبہ رجوع کرلیا تھا؟ اور گنگوہی نے صفتِ خاصہ رحمۃ اللعالمین کا انکار کیا ہے فتاویٰ رشیدیہ میں۔ بلکہ علماء کو بھی رحمۃ اللعالمین مانا اور دوسری کتاب میں عمل کر کے دکھایا کہ جب حاجی صاحب کا وصال ہوا تو گنگوہی ہائے ہائے رحمۃ للعالمین پکار رہے تھے۔ ظالمو! ایک طرف افضل لکھتے ہو، دوسری طرف اس صفت پر ڈاکہ ڈالتے ہو جو اعلیٰ وافضل کیلئے ہے۔ اس لئے لوٹا مذہب سے بہترین اور کوئی نام نہیں ہوسکتا تمہارا۔ تقویۃ الایمان کا عقیدہ کیوں نہیں لکھا کہ ذرّہ ناچیز سے کمتر، چمار سے زیادہ ذلیل۔ کسی چیز کے مالک نہیں۔ گاؤں کے چودھری کی طرح۔ ''بشر کی تعریف کرو اس میں بھی کمی کرو''۔ ''ایسا علمِ غیب بچوں، پاگلوں اور جانوروں کو بھی حاصل ہے''۔

ایسا لوٹا مذہب والا ایمان تم کو مبارک ہو اور اسی پر خاتمہ ہو آمین۔

سولہواں سوال: مسئلہ ختمِ نبوت کیا کسی نبی کا وجود جائز سمجھتے ہو بعدِ نبی کریم ﷺ کے حالانکہ آپ خاتم النبیین ہیں اور یہ معنی، درجہ تواتر کو پہنچ گیا ہے۔ اس پر اجماع منعقد ہو چکا ہے۔ جو کسی نبی کا وقع جائز سمجھے اس کے متعلق تمہاری رائے کیا ہے اور کیا تم سے، یا تمہارے اکابر میں کسی نے ایسا کہا ہے۔

جواب: حضور ﷺ کے بعد قیامت تک کوئی نبی نہیں آئے گا۔ ہمارا اور ہمارے مشائخ کا عقیدہ یہ ہے کہ حضور ﷺ خاتم النبیین ہیں۔ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں اور اجماع وامت سے سو حاشا کہ ہم میں سے اس کے خلاف کہے کیونکر جو اس کا منکر ہے وہ ہمارے

نزدیک کافر ہے اس لئے کہ منکرِ نص قطعی کا......

ہمارے شیخ نے تحذیر الناس میں۔ ''خاتمیت۔ایک جنس ہے جس کے تحت دونوں داخل ہیں۔ایک خاتمیتِ زمانہ، دوسری خاتمیتِ باعتبار ذات۔آپ کی نبوت بالذات ہے اور تمام انبیاء علیہم السلام کی نبوت بالعرض۔یہ دقیق مضمون، نانوتوی کا مکاشفہ ہے۔ ہمارے خیال میں علماء متقدمین وغیرہ میں سے کا ذہن اس میدان کے نوارح تک نہ گھوما۔ ہاں ہندوستان کے بدعتیوں کے نزدیک کفر وضال بن گیا۔حضرات سوال و جواب کا اصل مفہوم ہم نے نقل کر دیا چونکہ اس کا تعلق حسام الحرمین۔ سے ہے، جس سے نانوتوی پر کفر کا فتویٰ علمائے حرمین شریفین نے دیا۔مگر عیاری و مکاری دیکھیں کہ وہ عبارت نقل نہیں کیں۔جس میں ایک یہ تھی کہ ''اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہوتو پھر بھی خاتمیتِ محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا''۔(تحذیر الناس)

دنیا والوں اپنی آنکھوں سے دیکھ لو کہ مولوی پرست دیوبندی ختمِ نبوت کا مفہوم بگاڑ کر بھی اپنے مولوی کی گستاخی تسلیم کرنے کیلئے تیار نہیں۔حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی پیدا ہو۔جب نبوت ہے ہی نہیں تو پیدائشی نبی کس کو بنانا چاہتے ہیں؟ دوسری بات یہ کہ تقویۃ الایمان میں ہے کہ ''اللہ چاہے تو کروڑوں محمد پیدا کر ڈالے''۔اس پر کیا فتویٰ ہے؟

تیسری بات اس آفتابِ نبوت میں قاری طیب نے لکھا ''حضور ﷺ کے نبوت کے استعداد والا جو بھی سامنے آ گیا نبی ہو گیا''۔اس میں ہے کہ نبی کی شان آج بھی نبی بخش ہے۔اگر ختمِ نبوت پر ایمان ہے تو لگاؤ فتویٰ؟ ایسے بے شمار حوالے اور ہیں، اگر کوئی دیوبندی توبہ کرے تو دیکھ سکتا ہے۔نانوتوی نے خاتم النبیین کے جو معنی بتائے وہ اجماع اور قطعی کے خلاف ہیں۔فتویٰ لگاؤ؟ وہ معنی کہ حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں ختمِ نبوت پر صراحۃً دلالت ہے۔ بیادِ نانوتوی اور بزمِ نانوتوی بنانے والو! پہلے نانوتوی کو مسلمان تو ثابت کرو۔خلیل احمد کہتا ہے کہ ختمِ ذاتی اور ختمِ زمانی مانیں ہیں، نانوتوی نے جبکہ تحذیر الناس میں خاتمِ مرتبی مانے ہیں۔اور خاتمیتِ ذاتی کا انکار موجد ہے۔اب تو تمہارے

فتوے سے نانوتوی کا کفر ثابت ہوگیا۔ دیوبندیوں تم نے عجیب چالاکی اختیار کی ہے کہ جو بات تحذیر الناس میں نہیں تم نے اپنی طرف سے داخل کر دی۔ اس طرح المھند کے مصنف نے نانوتوی کا کفر پکا کر دیا۔ ہم تمام وہابی دیوبندیوں کو دعوتِ عام دیتے ہیں، تحریری گفتگو کرنے کی چاہے تقی عثمانی، حسین احمد نجیب وغیرہ۔ سب سے بڑھ کر خود نانوتوی سے اس کا کفر ثابت ہے۔ دیکھو تحذیر الناس میں حضور ﷺ کے علاوہ چھ خاتم النبیین تسلیم کئے ہیں۔ بتاؤ یہ کفر ہے نانوتوی کا مذاق ہے؟

اور بالذات اور بالفرض کی تقسیم تفسیر بالرائے ہے، جس کو نانوتوی نے کفر لکھا ہے۔ علمائے حرمین کے سامنے چھ خاتم والی عبارت پیش کرتے اگر سچے تھے پھر اس کے بعد کا حشر بھی دیکھ لیتے۔ مگر سوال و جواب ڈرامہ ہے۔ ہم فیصلہ کن بات لکھ دیتے ہیں کہ دیوبندی وہابی مردِ میدان بنے تو ہم وہ عبارت نکال کر دکھاتے ہیں جس میں نانوتوی نے صاف نئے نبی کی آمد کو جائز قرار دیا ہے۔ دیوبندیو! جان بوجھ کر منکرِ ختم نبوت کی صف میں نہ جاؤ، ابھی وقت ہے توبہ کا دروازہ کھلا ہے لوٹا مذہب چھوڑ دو۔

سترھواں سوال: کیا تم اس کے قائل ہو کہ جناب رسول اللہ ﷺ کو بس ہم پر ایسی فضیلت ہے جیسے بڑے بھائی کو چھوٹے بھائی پر ہوتی ہے اور کیا تم میں سے کسی نے کسی کتاب میں یہ مضمون لکھا ہے۔

جواب: ہم میں اور ہمارے بزرگوں میں سے کسی کا عقیدہ نہیں ہے اور ہمارے خیال میں کوئی ضعیف الایمان بھی ایسی خرافات زبان سے نہیں نکال سکتا اور جو اس کا قائل ہو کہ حضور ﷺ کو ہم پر بس اتنی ہی فضیلت ہے جتنی بڑے بھائی کو چھوٹے بھائی پر ہوتی ہے تو اس کے متعلق ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ وہ دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔ الخ۔

وہابی خلیل احمد نے جھوٹ کے تمام ریکارڈ توڑ دیئے۔ اور سزا یہ ہوئی کہ اسمٰعیل دہلوی کو دائرہ ایمان سے خارج کر دیا۔

عقیدہ یہ ہے کہ وہ سب انسان ہی ہیں اور بندے عاجز اور ہمارے بھائی مگر اللہ

نے بڑائی دی وہ بڑے بھائی ہوئے ہم کو ان کی فرمانبردار کا حکم ہے ہم ان کے چھوٹے ہوئے۔ (تقویۃ الایمان)

دیکھ لو صاف بڑے بھائی لکھا اور فرمانبرداری کا حکم لکھا ہے۔ مگر دہلوی کو گستاخ نہیں مانتے۔ اس لئے گستاخ ہوئے کہ گستاخ کی حمایت بھی گستاخی ہے۔ المہند کی تصدیق کرنے والے ۲۴ اور تین مولوی ۱۰۶ مولوی ضعیف الایمان بھی نہیں رکھتے دہلوی کو مان کر۔ ویسے المہند نے حسام الحرمین سے زیادہ کام کر دیا۔ حسام الحرمین میں علمائے حرمین نے کافر کہا مگر المہند میں خود ہی خلیل احمد نے دیوبندیوں کو کافر بتا دیا۔

اٹھارھواں سوال: علمِ نبوی ﷺ۔ کیا تم اس کے قائل ہو کہ نبی ﷺ کو صرف احکام شرعیہ کا علم ہے یا آپ کو حق تعالیٰ شانہٗ کی ذات وصفات وافعال ومخفی اسرار حکمتہائے الہیہ وغیرہ کے اس قدر علم عطا ہوئے ہیں جن کے پاس تک مخلوق میں سے کوئی نہیں پہنچ سکتا۔

جواب: آنحضرت ﷺ کو علم الاولین وعلم الآخرین عطا کیا گیا، ہم زبان سے قائل اور دل سے معتقد اس امر کے ہیں حضور کو تمامی مخلوق سے زیادہ علوم عطا ہوئے۔ مخلوق میں کوئی بھی ان کے پاس تک نہیں پہنچ سکتا نہ مقرب فرشتہ اور نہ نبی رسول اور بیشک آپ کو اولین وآخرین کا علم عطا ہوا اور آپ پر حق تعالیٰ کا فضلِ عظیم ہے۔ ولیکن اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ آپ کو زمانے کی ہر آن میں حادث وواقع ہونے والے واقعات میں سے ہر ہر جزئی سے آگاہ ہو جیسا کہ جو سلیمان علیہ السلام پر واقعہ عجیبہ مخفی رہا کہ جب ہدہد کی آگاہی ہوئی۔

دیوبندیوں زبان سے جھوٹ بولنے کے بعد دل سے بھی جھوٹ بولنے لگے۔ ایک طرف یہ عقیدہ علم اولین وآخرین۔ جس کا مطلب دنیا کی ابتدا سے انتہا کا علم۔ اس کو علم غیب کہتے ہیں۔ یہاں تسلیم کر لیا، مگر دوسری کتابوں میں علمِ غیب کا عقیدہ رکھنے والوں پر شرک کے فتوے۔ یہ لوٹا مذہب نہیں تو پھر کیا ہے؟ حوالہ دیکھو اور توبہ کرلو۔

اور تقویۃ الایمان جس کو بقول گنگوہی، فتاویٰ رشیدیہ میں کہ اس کتاب کا رکھنا،

پڑھنا اور عمل کرنا عین اسلام ہے۔ اس میں ہے کہ اللہ کی عطا سے ماننے ہر طرح مشرک ثابت ہوتا ہے۔ المہند میں خلیل احمد کے ساتھ ۲۲ دیوبندیوں کی تصدیق کے بعد گنگوہی کی عین اسلام کتاب تقویۃ الایمان کے عقیدے سے یہ سب مشرک ہوئے۔

آج کے دیوبندی فیصلہ کریں کہ گنگوہی و دہلوی کا عقیدہ غلط ہے یا المہند کے ۲۳ مولویوں کا عقیدہ غلط ہے؟ اس ک علاوہ المہند میں علمِ اولین و آخرین عطائی ماننے کے بعد بھی جزئی علم کا انکار کسی عقلمند کا کام نہیں۔ دیوبندیو! وہ کونسے جزئی علم ہیں جس کا میرے آقا کو علم نہیں جب کہ قرآن کریم میں ہر چیز کا بیان ہے۔ اور ہر چھوٹی بڑی چیز کا بیان ہے اور ہر خشک و تر کا بیان ہے۔ بتاؤ کونسی چیز ہے یا جزئی ہے جس کا علم قرآن کریم میں نہیں؟ اور قرآن نازل ہوا سرکارِ دو عالم ﷺ پر۔

ظالموں، وہابیوں! تم کو علم ہے اس جزئی کا مگر میرے آقا کا انکار کرتے ہو شرم کرو۔ دیوبندیو! آؤ دعوت عام ہے سب کو تم جہاں سے نفی علم کی ثابت کرو۔ فقیر وہاں سے علمِ غیب کا ثبوت دکھانے کو تیار ہے۔ آؤ مردِ میدان بنو۔ اور حضرت سلیمان علیہ السلام کو علم تھا اگر دیوبندی لوٹا مذہب سے توبہ کرے تو ہم قرآن سے ثابت کرنے کو تیار ہیں۔ منظور نعمانی نے فیصلہ کن مناظرہ میں کئی واقعات صحابہ کے نقل کئے اور بتایا کہ فلاں کی خبر حضور ﷺ کو نہ تھی۔

بے شرموں اپنے الفاظ پر غور کرو جب علم اولین و آخرین کو مانتے ہو تو صحابہ کا علم حضور ﷺ کو نہیں؟

جب یہ لکھا کہ تمام مخلوق سے زیادہ علم ہیں تو مخلوق میں صحابہ داخل نہیں؟

جب انکار ہی کرنا تھا تو اولین و آخرین لکھ کر دھوکہ کیوں۔ یہ الفاظ نکال کر توبہ رجوع کرو اعلانیہ توبہ۔

انیسواں سوال: کیا تمہاری یہ رائے ہے کہ ملعون شیطان کا علم سید الکائنات علیہ السلام کے علم سے زیادہ اور مطلقاً وسیع تر ہے اور کیا یہ مضمون تم نے اپنی کسی تصنیف میں لکھا ہے

اور جس کا یہ عقیدہ ہو اس کا کیا حکم ہے۔
جواب: ہمارا یقین ہے کہ جو شخص یہ کہے کہ فلاں شخص نبی کریم ﷺ سے اعلم ہے وہ کافر ہے اور ہمارے حضرات اس شخص کے کافر ہونے کا فتویٰ دے چکے ہیں۔ جو یوں کہے کہ شیطان ملعون کا علم نبی ﷺ سے زیادہ ہے پھر بھلا ہماری کسی تصنیف میں یہ مسئلہ کہاں پایا جا سکتا ہے۔ الخ۔

دیوبندیو! تمہاری جماعت میں مرد و عورت میں کوئی ایک بھی انصاف پسند نہیں۔ سچائی پسند نہیں، حقیقت پسند نہیں۔ المہند کے لکھنے والے خلیل احمد انبیٹھوی۔ اور براہین قاطعہ بھی خلیل احمد نے لکھی، فرمائش گنگوہی کی تھی۔ اپنے اوپر کفر کا فتویٰ، الفاظ ملاحظہ کریں براہینِ قاطعہ کے، "علم آپ کا ان امور میں ملک الموت کے برابر بھی ہو چہ جائیکہ زیادہ لہٰذا علمِ ملک الموت کے زیادہ تو دور کی بات برابر بھی نہیں"۔

۲۴ مولویوں پر جھوٹ بولنے کی وجہ سے۔ جھوٹوں پر اللہ کی لعنت۔ دوسری سزا یہ ملی کہ جو شخص کہے فلاں حضور ﷺ سے علم میں زیادہ ہے وہ کافر ہے اور یہ بات المہند میں خلیل احمد نے دو دفعہ لکھی اس لئے دو کو علم میں زیادہ لکھا تھا ایک تو ملک الموت دوسرا شیطان ملعون الحاصل غور کرنا چاہئے کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علمِ محیط زمین کا فخرِ عالم (ﷺ) کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسد سے ثابت کرنا شرک نہیں تو ایمان کا کونسا حصہ ہے۔ (براہینِ قاطعہ)

اس میں خلیل احمد نے شیطان اور ملک الموت کو علم محیط زمین کا مانا ہے۔ اور فخرِ عالم ﷺ کیلئے علم محیط زمین قرآن وحدیث کے خلاف بغیر دلیل محض قیاس سے ثابت کرنا۔ اگر دیوبندی کو قرآن وحدیث میں علم محیط زمین حضور علیہ السلام کے بارے میں دیکھنی ہوں تو آجاؤ توبہ کر لینا اس شرط پر۔ اس عبارت میں ہم مطلب بیان کریں تو دیوبندی لوٹے کی طرح ننگے ہو جاتے۔ مگر حسین احمد کی کتاب شہاب ثاقب سے حوالہ دیتے ہیں، ایک خاص علم کی وسعت آپ کو نہیں دی گئی بلکہ ابلیس لعین کو دی گئی ہے۔

دوسرا حوالہ منظور نعمانی نے بھی یہی تسلیم کیا ہے فیصلہ کن مناظرہ میں۔ اب دو گستاخیاں دو گواہیاں اور دو دفعہ اپنے اوپر کفر کا فتویٰ مبارک ہو۔ بتاؤ اعلیٰ حضرت کا کیا قصور ہے۔ اب تو کفر کا فتویٰ بھی تمہارا ہے عقیدہ بھی تمہارا ہے۔ تو لوٹا مذہب اور لوٹا بھی دومنہ والا۔ سبحان اللہ۔

ہم سے کچھ دربان سے کچھ غیروں سے کچھ
کچھ ہم سے کہا ہوتا کچھ ہم سے سنا ہوتا

دیوبندیوں تقیہ کرنے میں رافضیوں کو مات کر دیا۔ پھر بھلا ہماری کسی تصنیف میں یہ مسئلہ پایا جا سکتا ہے۔ ایسا جھوٹ تو کسی بھنگی، چمار نے بھی نہیں بولا ہوگا۔ کاش المہند کتاب اعلیٰ حضرت کی زندگی میں لکھ دیتے۔ تو وہابیت کے تابوت میں آخری کیل ثابت ہوتی۔

بیسواں سوال: کیا تمہارا یہ عقیدہ ہے کہ نبی ﷺ کا علم زید بکر اور چوپایوں کے علم کے برابر ہے یا اس قسم کے خرافات سے بری، اور مولوی اشرف علی تھانوی نے اپنے رسالہ حفظ الایمان میں یہ مضمون لکھا ہے یا نہیں اور جو یہ عقیدہ رکھے اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: میں کہتا ہوں کہ یہ بھی مبتدعین کا ایک افتراً اور جھوٹ ہے کلام کے معنی بدلے اور مولانا کی مراد کے خلاف ظاہر کیا خدا انہیں ہلاک کرے کہاں جاتے ہیں تھانوی نے حفظ الایمان میں تین سوالات کا جواب دیا۔

(۱) قبر و تعظیمی سجدہ۔ (۲) قبور کے طواف۔ (۳) لفظ علم الغیب کا اطلاق حضور ﷺ پر جائز ہے یا نہیں؟...... جو شخص نبی ﷺ کے علم کو زید و بکر و بہائم و مجانین کے علم کے برابر سمجھے یا کہے وہ قطعاً کافر ہے۔

پہلی بات تو یہ کہ علمائے حرمین نے اس طرح کے سوالات کیے ہی نہیں اور نہ ان کا طریقہ یہ ہے کہ عبارت کو خرافات بھی کہیں اور گستاخ سے اس کے بری ہونے کا فیصلہ مانگیں۔ دوسری بات یہ کہ ۲۴ دیوبندی اکابر تھانوی کے لکھے ہوئے مضمون کا انکار کر کے

جھوٹ بول رہے ہیں دھوکہ دے رہے ہیں لطف کی بات یہ کہ خود تھانوی بھی ان میں موجود ہے۔اس طرح بے شمار جھوٹ بول کر اپنا نامہ اعمال سیاہ کرنے سے اچھا تھا کہ تھانوی کا انکار کر دیتے کہ ”نہ رہے گا بانس نہ بجے گی بانسری“۔

تیسری بات یہ کہ علمائے حرمین کے سامنے حفظ الایمان کیوں پیش نہیں کی؟ نانوتوی کی تحذیر الناس، اور براہین قاطعہ خلیل احمد کی پیش کر کے ان سے فتوے لیتے پھر جو جواب ملتا وہ دنیا دیکھتی۔عجیب چال چلی کہ اپنی گستاخی کو خود ہی صفائی کرتے ہو شرم کرو۔آج بھی کوئی شریف آدمی جمع ہو کر چور سے پوچھیں کہ ارے تو نے چوری کی تھی یا تیری نیت تھی؟ تو چور تو یہی کہے گا، توبہ توبہ میں تو سوچ بھی نہیں سکتا۔چوری کرنے کا۔ ورنہ اگر چور کا سامان سمیت پولیس کے حوالے کرو تو وہ ۱۰ منٹ میں بتادے گا کہ میں نے چوری کی تھی۔لہٰذا خود ہی چور اور خود ہی منصف انوکھا کام ہے۔چوتھی بات یہ کہ گستاخ کی حمایت کرنا گستاخی، کفر کی حمایت کرنا کفر ہے اور حقیقت جو مولوی بھی ان کی صفائی پیش کرنے آیا وہ کفر اٹھانے آیا اور خود کفر کے گڑھے میں گر گیا اس کا ثبوت آگے آرہا ہے۔۲۳ مولویوں کے فتوے سے تھانوی کے کفر پر دیوبندیوں کی مہر لگ گئی جس میں خود تھانوی بھی اپنے کفر پر مہر کر کے دنیا سے گیا۔وہ مضمون تھانوی کا جس کا انکار کیا جارہا ہے وہ یہ ہے۔(حفظ الایمان)

”آپ کی ذاتِ مقدسہ پر علمِ غیب کا حکم کیا جانا اگر زید صحیح ہو تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب؟ اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور ﷺ کی کیا تخصیص ہے، ایسا علم تو زید عمر بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کیلئے بھی حاصل ہے“۔الخ

آسان اردو کی عبارت سے ہر شخص پکار اٹھے گا کہ یہ گستاخی ہے۔حضور ﷺ کے علم غیب کو بچوں، پاگلوں، اور جانوروں کی طرح کہا ہے۔مگر دیوبندی اپنے تھانوی کو بچانے کیلئے ایڑی چوٹی کا زور لگادیا، نتیجہ کیا نکلا ملاحظہ ہو۔دیوبندی مشائخ لنگوٹ

باندھ کر کفر کے کنویں میں چھلانگ لگانے کیلئے تیار ہو گئے۔

پہلوان نمبر ا، مرتضیٰ حسن دربھنگی دیو بندی کہتے ہیں۔ ''عبارت متنازعہ میں لفظ ایسا بمعنیٰ اس قدر اور اتنا ہے پھر تشبیہ کیسی''۔ (توضیع البیان فی حفظ الایمان)

پہلوان نمبر ۲، حسین احمد نے لکھا'' تھانوی۔ عبارت میں لفظ ایسا فرما رہے ہیں اتنا تو نہیں اگر لفظ اتنا ہوتا تو اس وقت یہ احتمال ہوتا کہ معاذ اللہ حضور ﷺ کے علم کو اور چیزوں کے برابر کر دیا''۔ (شہاب ثاقب)

کیوں بھئی مرتضیٰ کے فیصلے سے حسین احمد پر کفر لازم آیا اور حسین احمد کے فیصلے سے مرتضیٰ پر کفر لازم آیا۔

پہلوان نمبر ۳، منظور نعمانی لکھتے ہیں'' ایسا تشبیہ کیلئے نہیں بلکہ بغیر تشبیہ اتنا کے معنی میں ہے''۔ (کتاب فتح بریلوی کا دلکش نظارہ)

منظور نعمانی پر حسین احمد کے فیصلے سے کفر لازم آیا۔

پہلوان نمبر ۴، عبدالشکور لکھنوی نے لکھا'' یہ فیصلہ، جس صفت کو ہم مانتے ہیں اس کو رذیل چیز تشبیہ دینا یقیناً توہین ہے اور حضور ﷺ میں صفتِ علمِ غیب نہیں مانتے چلو چھٹی ہوئی، یہ ڈیڑھ ہوشیار سب کو کفر سے بچانے چلے تھے مگر سب نے ان کو کافر بنا دیا۔ مرتضیٰ، حسین احمد، منظور نعمانی اور دیگر نے حضور ﷺ کیلئے علمِ غیب تسلیم کیا ہے، اب عبدالشکور پر کفر لازم آیا۔

پہلوان نمبر ۵، سرفراز گکھڑوی نے لکھا کہ'' ایسا کا معنی اتنا، اس قدر، اس قسم کا، کوئی معنی مراد لیں۔ ہرگز کوئی توہین نہیں کی۔ مگر خان صاحب بلا وجہ ان کو کافر بنانے پر ادھار کھائے بیٹھے ہیں''۔ (حوالہ عبارات اکابر)

اعلیٰ حضرت ادھار کرتے ہی نہیں نقد سودا ملتا ہے ان کے پاس مگر سرفراز صاحب تجدیدِ ایمان اور تجدیدِ نکاح بھی کر لو کہ حسین احمد، منظور سنبھلی، مرتضیٰ حسن کے فتوے سے دیو بندی سرفراز کافر ہو گئے۔ دیو بندی وہابی اکابر نے سرفراز کو کافر بنانا تھا اور بنا کر

چھوڑا۔تمام دیوبندیوں اپنی آنکھوں سے حشر دیکھ لو،ابھی تھانوی کا کفر اپنی جگہ پر ہے۔ بڑے بڑے پانچ مولوی کافر ہو گئے یہ ہے کفر کی حمایت کا نتیجہ۔آؤ آج بھی بلکہ قیامت تک تم بھی آزمالو تھانوی کا کفر اٹھا کر دکھادو بلکہ ان پانچ عدد کا فیصلہ بھی کرادو؟ ہے کوئی مردِ میدان جو علمی گفتگو کر سکے؟ دیوبندیوں سے فیصلہ کن گفتگو یا مناظرہ سمجھ لو۔اب تم اب بھی ضد کرو کہ تھانوی نے کوء گستاخی نہیں کی اپنے لکھے ہوئے مضمون کا انکار کر کے اپنے اوپر کفر کا فتویٰ نہیں لگا دیا اور المہند کے ۲۳ مولویوں نے کافر نہیں کہا۔تو یہ عبارت اپنے مشائخ و اکابر کے نام سے شائع کرو۔کہ زید وبکر نے یوں کہا ہے۔

☆ ایسا علم گنگوہی کو تھا جیسا علم ہر کتے کو حاصل ہے۔
☆ ایسا علم نانوتوی کو تھا جیسا علم ہر الو کو حاصل ہے۔
☆ ایسا علم تھانوی کو تھا اس قدر علم ہر گدھے کو حاصل ہے۔
☆ ایسا علم انبیٹھوی کو تھا اتنا علم تو ہر گھوڑے کو حاصل ہے۔
☆ ایسا علم دہلوی کو تھا اس قسم کا علم تو ہر سور کو حاصل ہے۔

دوسری بات یہ کہ عالم الغیب حضور ﷺ کیلئے نہیں لکھنا چاہئے۔لیکن دیوبندی خلیل احمد نے حضور ﷺ کو عالم الغیب لکھا ہے۔ثبوت دیکھو،فتویٰ لگاؤ؟ ورنہ توبہ کا ابھی دروازہ کھلا ہے۔قیامت کے دن یہ مکڑی کے جال کی طرح تاویلیں کام نہ آئیں گی،اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جھوٹ،دھوکہ نہیں چلے گا۔

اکیسواں سوال: کیا تم اس کے قائل ہو کہ جناب نبی کریم ﷺ کا ذکرِ ولادت شرعاً قبیح سیئہ حرام ہے یا اور کچھ۔

جواب: ذکرِ ولادت نبی ﷺ اعلیٰ درجہ کا مستحب ہے۔حاشا کہ ہم تو کیا کوئی بھی مسلمان ایسا نہیں ہے کہ حضور ﷺ کی ولادت (میلاد) شریفہ کا ذکر بلکہ آپ کی جوتیوں کا غبار اور آپ کی سواری کے گدھے کے پیشاب کا تذکرہ بھی قبیح و بدعت سیئہ یا حرام کہے وہ جملہ حالات جن کو حضور ﷺ سے ذرا سا بھی علاقہ ہے انکا ذکر ہمارے نزدیک نہایت

پسندیدہ اور اعلیٰ درجہ کا مستحب ہے، خواہ ذکر ولادت شریفہ ہو یا آپ کے بول و براز نشست و برخاست اور بیداری وخواب کا تذکرہ ہو اور مجلس شریفہ کس طرح سے جائز ہے اور کس طرح سے ناجائز۔ الخ۔ اس مسئلہ میں بھی تقیہ سے کام لیا جھوٹ بولا گیا، کیونکہ اینٹھ فقدان عقل میں ضرب المثل ہے، خلیل احمد انبیٹھوی کیلئے یہ کافی ہے کہ وطن انبیٹھ ہے۔ حالانکہ جھوٹے آدمی کو بھی آخر شرم آجاتی ہے، بہرحال یہ جواب بھی تقویۃ الایمان اور فتاویٰ رشیدیہ کے خلاف ہے۔ (دیکھو مولود کی مجلس) اس زمانے میں درست نہیں، محفلِ میلاد میں روایاتِ صحیحہ پڑھی جائیں۔ ناجائز ہے، مجلسِ میلاد ہر حال میں ناجائز ہے۔ یہ مجلسِ میلاد بدعت و منکر ہے شرعاً اور کوئی صورت اس کی جائز نہیں ہوسکتی۔ (فتاویٰ رشیدیہ)

یہ عبارتیں پیش کرتے علمائے حرمین کے سامنے پھر دیکھتے تماشہ وہابیت کا، لوٹا مذہب کا اور دومنہ کا، چھپے ہوئے وہابیوں اور بتاؤ، المہند سچی ہے یا فتاویٰ رشیدیہ؟

جشنِ دیوبند سو سالہ منانے والوں، اندرا گاندھی کو بلانے والو، جھٹکے کا گوشت کھانے والو، اپنے مدرسے کا جشن منانا جائز ہے۔ اور جشنِ میلاد النبی ﷺ منانا ناجائز ہے۔ ایسی شرعی دلیل پیش کردو؟ سب کو دعوتِ عام ہے۔ آج کے دور میں میلاد شریف کی جھنڈیاں پھاڑنے والو، میلاد کے جلوس پر پتھراؤ اور فائرنگ کرنے والو! المہند میں ذکرِ میلاد جائز ہے اس کو آگ لگاؤ پہلے پھر دوسری بات کرو۔ جیسا موقع ہوتا ہے ویسا فتویٰ نکال کر عوام کو دھوکہ دینے والو، کب تک دھوکہ دو گے؟ اس مسئلہ کے جواب میں المہند میں ہے کہ کوئی مسلمان بھی اس کے ناجائز یا بدعت ہونے کا حکم نہ دے گا۔ گنگوہی نے بدعت کا فتویٰ دیا ہے، اب وہ مسلمان نہ رہا، ۲۴ مولویوں کے فتوے سے، گنگوہی کا مسلمان ہونا ثابت کریں؟ جشنِ دیوبند میں دو کروڑ روپے فضول خرچی ہوئی اس سے توبہ کا اعلان کرو؟ جشنِ دیوبند فرض تھا یا واجب؟ میلاد شریف کی مجلس کا جو جائز طریقہ بتایا ہے، اس پر عمل کب کہاں کیا ہے؟

بائیسواں سوال: کیاتم نے کسی رسالہ میں یہ ذکر کیا ہے کہ حضرت کی ولادت کا ذکر کنہیا جنم اشٹمی طرح ہے یا نہیں؟

جواب: یہ بھی مبتدعین دجالوں کا بہتان ہے جو ہم پر اور ہمارے بڑوں پر باندھا ہے۔ ہندوؤں کے فعل کے مثل ہے کہ وہ اپنے معبود کنہیا کی اصل ولادت کی پوری نقل اتارتے ہیں یا رافضیوں کے مشابہ ہے۔الخ۔

حضرات! دجالوں کا بہتان کہنے والے اپنے آپ کو دجال کہہ رہے ہیں۔اس لئے اگر بہتان کا انکار کردیا،تو وہ گنگوہی کے فتوے کا انکار کردیں یہ کونسی مشکل بات ہے بلکہ بائیں ہاتھ کا کھیل ہے اگر یہ فتویٰ جعلی ہے دجل وافتراء ہے، یہ بات کہنے کا حق صرف گنگوہی کو تھا۔مگر وہ پندرہ سال تک خاموشی سے اپنے اوپر کفر کا فتویٰ سنتا رہا، کیوں نہیں بولا جواب دو؟ جب خلیل احمد المہند میں اپنی ہی عبارتوں کا انکار کرسکتا ہے،حوالے گزر چکے۔تو گنگوہی کے مٹی میں مل جانے کے بعد فتوے سے انکار کرنا مشکل کہاں۔ تمام دیوبندیوں، وہابیوں، خارجیوں کو دعوتِ عام،آؤ ہم ثابت کریں گے کہ وہ فتویٰ اصلی ہے،گنگوہی کا ہے ثبوت دیکھواور گنگوہی پر کفر تسلیم کرکے تجدید ایمان کرلو۔عورتوں کی طرح کوسنے سے کیا فائدہ،مرد بنو اور ثبوت دیکھو۔کراچی کے دس مولوی راہِ فرار اختیار کرچکے ہیں مگر ثبوت دیکھنے کیلئے تیار نہیں آخر کیوں؟ پوری جماعت دیوبندی میں ایک مفتی مولوی ایسا ہے جو ثبوت دیکھنے کیلئے تیار ہو؟ سچائی پسند، ایمان دار خوف خدا رکھنے والا ہے تو سامنے آئے۔اور یہ کہنا کہ وہابی چیلے وہی ہیں نا جو وہابی ہونے کا اقرار کریں۔اب وہابی کون کون ہیں ثبوت دیکھو۔اسمٰعیل دہلوی، اشرف علی تھانوی، خلیل احمد انبیٹھوی، رشید احمد گنگوہی، منظور نعمانی، یوسف زکریا، دیوبندی وغیرہ۔

اب یہ دعا کرو خدا وہابیوں کو رسوا کرے ہم کہیں گے آمین۔آمین۔آمین۔وہابی ہو کر وہابیوں کو بددعا دے ہم کو کیا۔ہم دنیا کی ہر عدالت میں جہاں چاہو گنگوہی کا فتویٰ ثابت کرنے کیلئے تیار ہیں آزما کر دیکھ لو۔

چوبیسواں اور پچیسواں سوال: امکان وقوع کذب اور امکانِ کذب۔

جواب: اللہ تعالیٰ سے جو کلام صادر ہوا اور ہوگا وہ یقیناً سچا و بلاشبہ واقع کے مطابق ہے اور اس کے کلام کذب کا شائبہ اور خلاف کا واہمہ بھی بالکل نہیں اور جو اس کے خلاف عقیدہ رکھے یا اس کے کسی کلام میں کذب کا وہم کرے وہ کافر ملحد زندیق ہے۔ کہ اس میں ایمان کا شائبہ بھی نہیں۔ اشاعرہ کی طرف امکان کذب نسبت؟

وعدہ خبردار ارادہ اس کے خلاف پر قدرت سے متعلق چند باتیں کیں۔

حالانکہ دونوں سوالوں کا تعلق ایک مسئلہ امکانِ کذب سے تھا مگر سوال کی تعداد بڑھانے اور صفحات سیاہ کرنے وہ بھی جھوٹ بول کر سب سے پہلے اسمٰعیل دہلوی وہابی نے اس مسئلہ کو اٹھایا اور امت میں فساد برپا کیا۔ یکروزہ اس کی تقلید میں گنگوہی نے پھر خلیل احمد نے پھر تھانوی نے اور اس کے بعد دیگر دیوبندیوں نے، کذب کا وہم، کذب کا شائبہ کرنے والے بھی دیوبندی اور اپنے اوپر کفر و زندیق کا فتویٰ دینے والے بھی دیوبندی ہیں۔ جبکہ گنگوہی نے فتاویٰ رشیدیہ میں امکانِ کذب متعلق لکھا ہے، "یہ عقیدہ بندہ کا ہے"۔ کتاب سب کے پاس موجود ہے آنکھیں کھول کر دیکھ لو۔ اللہ تعالیٰ کے متعلق امکانِ کذب کا شائبہ کرنیوالا کافر و زندیق ہے تو امکانِ کذب کا عقیدہ رکھنے والا ہوگا جواب دو؟

اگر عقیدہ ہے امکانِ کذب کا تو شائبہ بھی ہے۔ ورنہ دو میں سے ایک بات سے توبہ کرو؟ اور جب عقیدہ ہے اور خود لکھا، اس عقیدے پر قرآن شریف اور احادیثِ صحاح گواہ ہیں تو دیوبندیو! ایک آیت پیش کرو اپنے عقیدہ امکانِ کذب کیلئے؟ کیونکہ عقیدہ قطعی دلائل سے ہوتا ہے۔ تمام زندہ مردہ دیوبندیوں وہابیوں کو دعوتِ عام، اگر کوئی ایک بھی آیت ہے تو پیش کردو؟ آؤ مردِ میدان بنو۔ ورنہ تجدید ایمان کرلو؟ اور یہ بھی لکھا ہے کہ علمائے دیوبندی پر امکان کذب باری کے افترا کی حقیقت۔ (المہند)

جس کو افترا کہتے ہو، وہ گنگوہی کا عقیدہ ہے یا نہیں؟

چھبیسواں سوال: مرزا غلام احمد قادیانی کے بارے میں ہے۔
جواب: ہمارے مشائخ نے اس کے کافر ہونے کا فتویٰ دیا۔ الخ۔ دیوبندیوں! فتویٰ اعلیٰ حضرت کی طرف دینا چاہیئے تھا کہ یہ قادیانی ملعون دجال کافر و مرتد ہے جو اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر۔ دیوبندیو! گنگوہی کا فتویٰ کہاں ہے۔ قادیانی کافر ہے؟ مفتی کفایت نے قادیانی کا ذبح جائز کہا ہے اور مرزائی کو اہلِ کتاب کہا ہے۔ لگاؤ فتویٰ؟ تھانوی نے لکھا ہمارا اختلاف مرزا سے ختمِ نبوت میں ہے توحید میں نہیں ہے۔ لگاؤ فتویٰ؟ یہ حوالے دکھانے کو تیار ہیں بشرطِ تجدیدِ ایمان۔

جو جس قوم میں رہتا ہے ویسی ہی بولی بولتا ہے اور اس قوم کے اکابر جھوٹ بولتے تھے اب ان کے اصاغر بھی بولتے بلکہ اپنے بڑوں سے دو ہاتھ آگے ہیں۔ ان کی ہر کتاب جس میں اختلافی مسائل ہوں۔ اس میں جھوٹ ضرور ہوتا ہے یہ کتنا ظلم ہے۔ اللہ نے فرمایا جھوٹوں پر اللہ کی لعنت۔ اور فرمایا۔ ظالموں پر اللہ کی لعنت۔ پھر یہی بلکہ جہالت کی سب سے اونچی چوٹی کا درجہ رکھتے ہیں۔ اور جہالت کی وجہ سے اپنے ہی مولویوں پر کفر کا فتویٰ لگاتے ہیں۔

قمائد قاسمی۔ نانوتوی نے شعر لکھا کہ

جو چھو بھی دیوے سگ کوچہ ترا اس کی نعش
تو پھر تو خلد میں ابلیس کا بنائیں مزار

اس شعر پر فتویٰ لیا گیا مگر یہ نہیں لکھا کہ شعر کس کا ہے۔ انڈیا مراد آباد کے پانچ دیوبندیوں نے کفر کا فتویٰ لگایا اور دیگر دیوبندیوں نے اس کو جاہل و خلاف شرع بتایا۔ اور توبہ کرنا واجب بتایا۔

جب پتہ چلا کہ یہ ہمارے قاسم نانوتوی کا ہے۔ تو افسوس سے بغلیں بجانے لگے۔ مگر تیر کمان سے نکل چکا تھا۔ اگر کوئی اصل فتوے دیکھ کر توبہ کرے تو ہم دکھانے کو تیار ہیں۔

ان کی قلابازیاں کس کس طرح کی ہیں۔ ان کی کوئی کل سیدھی نہیں۔ بھانت بھانت کی بولیاں بولتے ہیں۔ کبھی بھی ایک موضوع پر گفتگو نہیں کریں گے گھڑی میں تولہ گھڑی میں ماشہ بلکہ منافقین کی طرح کبھی ادھر کبھی ادھر اور توبہ کے نام سے الرجک ہیں آزما کر دیکھ لو۔

ان کے مولویوں کو صرف اس بات کی تنخواہ ملتی ہے کہ نئی نئی گستاخیاں سوچو اور لوگوں میں پھیلا دو تاکہ ہماری پرانی گستاخیوں پر پردہ پڑا رہے۔

اسی لئے فروعی مسائل میں تحریر اور تقریر کرتے ہیں مناظرے کا چیلنج کرتے ہیں اور غائب ہو جاتے ہیں جیسے گدھے کے سر سے سینگ۔

کتنے مناظروں کا چیلنج کر کے راہِ فرار اختیار کر چکے ہیں اور کتنے مناظروں کی شرائط طے کرنے میں ہی بھاگ گئے ان سب کی فہرست دوسری کتاب ''دوسرا زلزلہ'' میں پیش کریں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔



مُناظرانہ دلائل

غائبانہ نمازِ جنازہ جائز نہیں

حضرات محترم! بے شمار ساتھیوں نے اس مسئلہ غائبانہ نماز جنازہ جائز نہیں سے متعلق کتاب لکھنے کی فرمائش کی۔ وجہ شاید وہابیوں نے پریشان کیا ہوگا حالانکہ علماء حق اہل سنت نے بے شمار کتابوں میں واضح دلائل اور تفصیل سے جواب دے کر ثابت کیا ہے کہ غائبانہ نماز جنازہ جائز ہی نہیں۔ لیکن ضرورت تھی کوئی مختصر اور جامع تحریر کی۔ اس لئے یہ کوشش کی گئی۔ وہابی نجدی اس مسئلہ میں بھی مالکی، شافعی اور حنبلی اماموں اور مقلدوں کی آڑ لے کر مسئلہ کو ثابت کرنے کی ناکاز کوشش کرتے ہیں۔ جب وہابیوں کے بڑوں نے چاروں امام اور ان کے مقلدوں کو مشرک لکھا ہے۔ حوالہ محفوظ ہے تو یہ کس منہ سے ان کے حوالے دے کر دھوکہ دیتے ہیں۔

وہابیوں کے نزدیک نہ تو صحابہ کرام حجت نہ اجماع اور نہ تاریخی شواہد پھر کیوں حوالے دیتے ہیں؟ کیونکہ وہابیوں میں نہ تو کوئی مجتہد ہے اور نہ مقلد ہے۔ ان کو چاہئے کہ صرف قرآن وحدیث سے ثبوت پیش کریں اور بس۔ لہٰذا وہابیوں ایسے تمام حوالے نکال کر توبہ کا اعلان کرو۔ اور لطف کی بات یہ کہ احناف کے حوالے بھی دیتے ہیں۔ احناف کی کتابیں عقل مندوں کیلئے ہیں۔

اگر وہابیوں نے چاروں آئمہ کے حوالے دینے ہی ہیں تو پھر وہ ان میں کسی ایک امام کے مقلدین پھر شوق سے عمل کریں۔ پھر ہمارا ان سے ان مسائل میں کوئی اختلاف نہ ہوگا۔ اس مسئلہ پر وہابیوں کی ایک کتاب بھی نظر سے گزری اس کا جواب بھی ضمناً آجائے گا۔ ابتداء میں ایک مسئلہ اور بھی درپیش ہے کہ مسجد میں نماز جنازہ پڑھنا بھی جائز نہیں۔ لہٰذا اس مسئلہ کیلئے الگ کتاب میں لکھا جائے گا۔ انشاءاللہ تعالیٰ۔

نمازِ جنازہ اسلام میں فرض کفایہ ہے۔

یعنی بعض مسلمانوں نے پڑھ لیا تو سب کیلئے کافی ہے اور ادا ہو گیا۔ جس کی نماز جنازہ نہ پڑھی گئی ہو اس کی قبر پر پڑھی جاسکتی ہے جو کہ فرض ہے۔ اور یہ نماز جنازہ ایک دفعہ ہے دوبارہ پڑھنا جائز نہیں اور میت کے ولی سے پہلے چاہے جو بھی پڑے مگر بعد ولی کے نماز جنازہ پھر کسی کو جائز نہیں پڑھنا۔ یہ چند مسائل نقل کیئے۔

اب ہم یہاں سے وہابی دلائل پیش کر کے ان کے منہ توڑ جواب پیش کرتے ہیں اور ضمناً جواب میں ہم ان وہابیوں سے کچھ سوالات بھی کر کے سوالیہ نشان ڈالیں گے۔ شاید کوئی وہابی ہمارے جواب کے ساتھ ہمارے سوالوں کا بھی جواب عنایت کر دیں تو عین نوازش ہو گی۔

وھابی: ستر شہداء احد کا مسجد نبوی میں آٹھ سال بعد غائبانہ جنازہ ہوا۔

سُنی: جواب نمبر ۱: یہ حوالہ بخاری کا ہے اور آٹھ سال کا اضافہ راوی کا ہے اور یہاں دعا مراد ہے جنازہ والی۔ نماز نہیں ثبوت دیکھو ارشاد الساری شرح بخاری۔

جواب نمبر ۲: امام نووی نے فرمایا صلوٰۃ علی المیت کا معنی دعا ہے۔ نماز جنازہ بالا جماع مراد نہیں۔ (شرح المہذب للنووی)

جواب نمبر ۳: نجدی ابن تیمیہ کے دادا نے منتقی میں لکھا کہ شہداء احد کی نماز ہونا اسی سندوں سے مروی ہے جو ثابت نہیں۔ (منتقی الاخبار مع نیل الاوطار)

جواب نمبر ۴: بخاری شریف میں ہے کہ شہداء کو نہ غسل دو نہ نماز ان کی ہوئی۔ اب سوال یہ ہے کہ ستر شہداء کی نماز ایک ایک کر کے پڑھائی تو حوالہ دو؟ بخاری میں بغیر نماز کے دفن کر دیا اس کا وہابی جواب دیں۔ کہ اب شہید کی غائبانی جنازہ پڑھ کے حدیث کے خلاف کیوں؟

وھابی: حضور علیہ السلام نے فرمایا تمہارا بھائی نجاشی کو موت آ گئی اٹھو اور اس پر نماز پڑھو پھر حضور علیہ السلام کے پیچھے صحابہ نے صفیں باندھیں اور چار تکبیروں کے ساتھ نماز

جنازہ پڑھائی۔ صحاح خمسہ میں یہ حدیث موجود ہے۔

سُنی: جواب نمبر۱: حدیث میں کہیں بھی نہیں ہے کہ حضور علیہ السلام نے غائبانہ نماز جنازہ پڑھا ہو نجاشی کا۔ اور اس میں علم غیب کا ثبوت بھی ہے اور وہابی علم غیب عطائی کے منکر ہیں۔

جواب نمبر۲: وہابیوں تم کو دلیل دینی تھی غائبانہ جنازہ پڑھنے کی اور تم یہ حدیث پیش کر کے حاضر میت کے جنازہ پڑھنے کی دلیل پیش کر رہے ہو کچھ تو عقل کرواپنی......

جواب نمبر۳: وہابیوں تمہاری دلیل حضور علیہ السلام کا جنازہ پڑھانا ہے یا صحابہ کرام کا گمان کرنا ہے۔ اگر دلیل حضور علیہ السلام کا عمل ہے تو غائبانہ جنازہ نماز سے توبہ کرو۔ اگر تم صحابہ کے گمان پر عمل کرتے ہو تو پھر خلفاء راشدین کے عمل سے ایک کا غائبانہ جنازہ پڑھانا ٹھوس دلیل سے پیش کرو۔

جواب نمبر۴: حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ نجاشی کا جنازہ حضور علیہ السلام کیلئے ظاہر کر دیا گیا تھا حضور علیہ السلام نے اسے دیکھا اور اس پر نماز پڑھی۔

(شرح الزرقانی علی المواہب)

جواب نمبر۵: چاروں آئمہ کا اتفاق ہے کہ ایسے کی نماز جنازہ جائز ہے جو لوگوں سے غائب ہو اور امام اس کو دیکھ رہا ہو۔

حوالہ، بشرط توبہ دکھانے کو تیار ہیں۔

جواب نمبر۶: اس کتاب کے صفحہ نمبر۳۴ اور ۳۵ پر لکھا کہ ساٹھ آدمیوں کا وفد کشتی میں ڈوب کر شہید ہو گئے۔ بتاؤ ان کی غائبانہ جنازہ حضور علیہ السلام اور صحابہ نے کب پڑھی؟

جواب نمبر۷: یہ کہنا کہ نجاشی کی نماز جنازہ وہاں ضرور اس کے ملک میں پڑھی گئی تو حوالہ دو کس کتاب میں ہے اور نجاشی کے علاقے کے ساٹھ آدمی ڈوب گئے اب وہاں کتنے مسلمان تھے اور کس نے جنازہ پڑھا ثبوت دو؟

جواب نمبر۸: حیرت ہے خود دلیل دینے کے بجائے الٹا ہم سے دلیل مانگتے ہو کہ انکار

کرنے والوں کے پاس کوئی دلیل نہیں۔ تم غائبانہ جنازہ نماز پڑھنا ثابت تو کرو۔ اور یہ لکھنا صفحہ نمبر ۲۸ پر کہ حضور علیہ السلام کا خاصہ ہونے کی دلیل قرآن سے بیان ہونی چاہئے۔ اور جو احادیث میں خصائص ملتے ہی اسکا تم انکار کردو گے ایسی بات تو منکر حدیث ہی مانتے ہیں اور جو خصائص محدثین ومفسرین نے بیان کیے تم ان کے بھی منکر ہو؟

جواب نمبر ۹: وہابیوں وہ حدیث پیش کرو جس میں ہو کہ تم اپنے ذہن میں تصور میت کا کر کے غائبانہ جنازہ پڑھ لیا کرو۔ ورنہ یہ عقلی اور قیاسی دلیل کا حوالہ کس حدیث میں ہے۔

جواب نمبر ۱۰: نجاشی کی وفات کی اطلاع حضور علیہ السالم نے مسجد نبوی کے اندر دی اور جنازہ باہر آ کر پڑھا۔ (فتح الباری شرح بخاری)

معلوم ہوا نماز جنازہ مسجد کے باہر ہوتا ہے۔ اور صفحہ نمبر ۴۱ پر لکھا کہ کسی فعل کے جواز کیلئے صرف ایک دفعہ حضور علیہ السلام سے اس کا ثبوت کافی ہے۔ وہابیوں ایک دفعہ صرف ایک واقعہ کسی مرفوع حدیث سے حضور علیہ السلام کا غائبانہ نماز جنازہ پڑھنا پیش تو کردو؟ پھر شوق سے عمل کرو۔ ورنہ کس کی اتباع کررہے ہو۔ ظن کی عقل کی دل کی قیاس کی یا امام شافعی رضی اللہ عنہ کی بتاؤ؟

جواب نمبر ۱۱: صحابہ کا گمان اور ظن تم نہ مانو مگر حضرت ابن عباس کی روایت تو مانو جو اوپر حوالہ دیا ہے اور یہ بات وہ حضور علیہ السلام سے سن کر ہی کہہ سکتے ہیں کہ حضور نے اسے دیکھا اور نماز اس پر نماز پڑھی۔

وھابی: معاویہ بن معاویہ مزنی رضی اللہ عنہ نے مدینہ میں انتقال ہوا حضور علیہ السلام نے تو بک میں ان پر جنازہ غائبانہ پڑھا۔

سُنی: جواب نمبر ۱: اس حدیث کو تمام محدثین نے ضعیف قرار دیا ہے اور ضعیف حدیث فضائل میں معتبر ہے اس مسئلہ میں حجت نہیں۔

جواب نمبر ۲: چلو ہم اس حدیث کو بھی طرق سے مان لیتے ہیں اب طبرانی کی حدیث میں ہے۔ حضرت ابی امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جبرائیل امین نے

حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ! معاویہ بن معاویہ مزنی کا مدینہ میں انتقال ہو گیا۔ کیا حضور چاہتے ہیں کہ زمین سمیٹ دوں تاکہ حضور ان پر نماز پڑھیں۔ فرمایا ہاں۔ حضرت جبرائیل نے پَر زمین پر مارا جنازہ حضور کے سامنے آ گیا اس وقت حضور علیہ السلام نے ان پر نماز پڑھی اور فرشتوں کی دو صفیں حضور علیہ السلام کے پیچھے تھیں اور ہر صف میں ستر ہزار فرشتے تھے۔ (حوالہ: مرقات شرح مشکوٰۃ بحوالہ طبرانی)

کیوں بھئی وہابیوں یہ حدیث بھی نقل کر دیتے تو مسئلہ ہی حل ہو جاتا۔ چلو ہم نے نقل کر دی اب بتاؤ یہ جنازہ غائبانہ تھا یا سامنے حاضر تھا۔ اگر سامنے تھا تو ہم سچے اور غائب تھا تو تم سچے جواب دو؟

جواب نمبر۳: اس کے علاوہ یہ واقعہ فتح القدیر، مجمع الزوائد، الامابہ وغیرہ میں بھی ہے جواب دو؟

جواب نمبر۴: طبرانی کی اس حدیث میں حضور علیہ السلام کا خاصہ معلوم ہو گیا اور مان لیا۔ تو اسی طرح نجاشی کیلئے بھی مان لو۔ ورنہ انکار کر کے دکھاؤ؟

وھابی: مقام موتہ میں شہید ہونے والوں پر حضور علیہ السلام نے نماز پڑھی جب کہ حضور علیہ السلام مدینہ میں مسجد کے ممبر پر تھے۔

سُنی: جواب نمبر۱: اس حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ السلام کے پردے اٹھا دیئے۔ ملک شام مقام موتہ میں ہونے والے شہدأ کو حضور علیہ السلام اپنے سامنے ملاحظہ فرما رہے تھے۔ (حوالہ کتاب المغازی)

اور میزان الاعتدال میں دیکھو۔

جواب نمبر۲: یہاں بھی غائبانہ نماز نہیں بلکہ سامنے موجود شہداء پر نماز دعا استغفار ہے۔

جواب نمبر۳: وہابیوں اللہ کی قدرت تو مانو جب یہاں پردہ اٹھا کر حضور علیہ السلام کو جنگ منظر دکھا سکتا ہے وہ اللہ تعالیٰ نجاشی سے بھی پردہ اٹھا کر سامنے دکھا سکتا ہے۔

ہے کوئی وہابی جو اللہ کی قدرت طاقت کا انکار کرے؟

وھابی: آثار صحابہ رضی اللہ عنہم سے ثبوت ایک حوالہ دیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا کہ ہڈیوں پر نماز جنازہ پڑھی۔ دوسرا حوالہ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے صرف سروں پر نماز جنازہ پڑھی تھی۔ اس کتاب کے صفحہ نمبر ۵۰۔

سُنی: جواب نمبرا: وہابیوں تم نے دلائل دینے تھے غائبانہ نماز جنازہ کے اور ان حوالوں میں غائبانہ مکمل جنازہ کہاں ہے۔ ایک میں ہڈیوں کا ذکر ہے دوسری میں سروں کا تم وہ آثار صحابہ کرام کے پیش کرو۔ جس میں کچھ بھی نہ ہو اور صحابہؓ کرام نے غائبانہ جنازہ پڑھایا ہو۔

جواب نمبر۲: ورنہ چلو تم بھی کسی وہابی کی ہڈیاں اور سر سامنے کر کے جنازہ پڑھو صحابہؓ کے نقش قدم پر چلو اور غائبانہ جنازہ پڑھنے سے توبہ کا اعلان کرو۔ ورنہ بتاؤ جتنی غائبانہ نماز جنازہ وہابی پڑھتے ہیں اس میں میت کی کون سی چیز سامنے رکھتے ہو؟ صحابہؓ کرام کے عمل کے خلاف کیوں؟

اسی صفحہ پر وہابی نے۔ جنازہ غائبانہ پر تاریخی شہادت۔ حوالے دیئے چار۔

سنی: جواب: ان چار حوالوں میں بھی غائبانہ مکمل جنازہ نہیں پڑھا گیا دیکھو۔ ایک میں ہاتھ ہے۔ دوسرے میں جسم کا درمیانہ حصہ ہے۔ تیسرے میں پاؤں ہے۔ چوتھے میں سر ہے۔ وہابی بتائیں ان تاریخی حوالوں پر کب اور کہاں کیسے عمل کیا ہے۔

تمہارے غائبانہ میں کس وہابی کا ہاتھ موجود تھا کس وہابی کا پاؤں موجود تھا کسی وہابی کا درمیانہ حصہ جسم کا تھا کس وہابی کا سر کفن دے کر پڑھا گیا۔ اور اگر ایسا کرو گے بھی تو غائبانہ ہوا۔

اب سوچو یہ حوالے تمہارے کسی کام نہ آئے شاید تم کو کوئی حدیث نہیں ملی جو اپنے دعوے میں پیش کرتے۔ اس کے بعد وہابی نے امت کے عمل سے جن میں شافعی اور حنبلی بزرگ ہیں وہ پیش کیے۔

جواب نمبرا: شافعی اور حنبلی بزرگوں کے حوالے دینے سے پہلے ذرا غور تو کر لیتے کہ یہ

حوالے تمہارے لئے حجت بھی ہیں یا نہیں آج تم بھول گئے اپنے دعوے کہ قرآن اور حدیث۔ بس تیری کوئی چیز تمہارے لئے حجت نہیں ہے تو پھر کیوں یہ فریب دیا گیا؟ ورنہ چلو اگر تم کو امام شافعی رضی اللہ عنہ کے ماننے والوں مقلدوں اور امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کے ماننے والے مقلدوں کے عمل پسند ہیں تو تم بھی مقلد بن جاؤ اور غیر مقلد بننے سے توبہ کرو۔ پھر شوق سے اس پر عمل کرو۔ ہمارا اس مسئلہ میں اختلاف ختم سمجھو۔

جواب نمبر ۲: ہمارے لئے ان اماموں کے مسائل پر عمل کرنا حجت نہیں ہم کو دلیل دینی ہے تو امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے فرمان سے پیش کرو۔ ہم حنفی ہیں۔

جواب نمبر ۳: ہاں اگر تمہاری بحث کسی شافعی اور حنبلی سے ہو اور اس کے اختلاف ہو پھر اسکے سامنے یہ حوالہ دو۔

جواب نمبر ۴: جن حنفی بزرگوں کی غائبانہ نماز پڑھی گئی تو وہ لوگ شافعی اور حنبلی ہیں پڑھنے والے یہ بات بھی ہمارے لئے لئے حجت نہیں۔

صفحہ نمبر ۹۳ پر وہابی نے علامہ علی قاری حنفی رحمۃ اللہ علیہ کی مصر میں غائبانہ نماز جنازہ پڑھی گئی۔

جواب: دنیا جانتی ہے کہ مصر میں شافعی حضرات کی اکثریت ہے تو شافعی حضرات کا غائبانہ پڑھنا ہمارے لئے حجت نہیں۔ ہاں اگر علامہ علی قاری حنفی کا عمل غائبانہ نماز جنازہ ہے تو حوالہ دو؟ یا پھر ان کا فتویٰ دکھاؤ؟ جو قیامت تک نہیں دکھا سکتے۔

دوسرا حوالہ: شیخ عبدالحق محدث دہلوی حنفی رحمۃ اللہ علیہ کا دیا جس میں حرمین شریفین کی عادت کا ذکر ہے۔

جواب: وہابیوں اپنی طرف سے بریکٹ میں (جنازہ غائبانہ) لکھنا ظلم ہے۔ یہاں صرف دعا مراد ہے۔ ورنہ جیسے تم دیگر حوالوں میں غائبنہ کا لفظ نقل کیا ہے اس عبارت میں کہاں ہے شرم کرو۔ بلکہ اسی عبارت میں قاضی سے کسی نے پوچھا تو کہا کہ یہ دعا ہے۔ ورنہ شیخ محدث کا عمل دکھاؤ کہ انہوں نے غائبانہ نماز جنازہ پڑھی ہو؟ قیامت تک

نہیں بتا سکتے۔ اور وہابی نے بعض دیوبندی کے حوالے دیئے۔

جواب: دیوبندی حوالے ہمارے لئے حجت نہیں یہ چوں چوں کا مربہ دیوبندیوں کو پیش کرو۔ جس نے شیعہ کی غائبانہ نماز جنازہ پڑھی۔ ارے شیعہ کی تو میت بھی حاضر ہو تو نماز جنازہ پڑھانا حرام ہے۔ غائبانہ کس گنتی میں ہے۔ دیوبندیوں نہ حنفی ہیں اور نہ سنی ہیں تمہارے بھائی ہیں جس طرح دیوبندی شیعہ کی غائبانہ اور حاضر میت کی نماز پڑھاتے رہے اسی طرح وہابیوں نے بھی شیعہ کی غائبانہ اور حاضر میت کی نماز جنازہ پڑھائی ہیں۔ حوالہ دیکھ کر توبہ کرو۔ ہم دکھانے کو تیار ہیں۔ اور احتشام الحق تھانوی نے شیعہ کی نماز جنازہ غائبانہ پڑھائی اور وہابی نے دو حوالے لکھے۔ ایک تو تجلی رسالہ کا اور دوسرا انجام اخبار کراچی کا۔ ۱۳ جولائی ۱۹۶۱ء۔

ایسے دیوبندی امام کے پیچھے نماز جائز نہیں جتنے دیوبندیوں وہابیوں نے پڑھی وہ واجب الاعادہ ہے تمام نمازیں۔

اور ایسے مولوی کا نکاح بھی ختم ہے۔ یہ شرعی فتوے ہم دکھانے کو تیار ہیں۔ آخری ایک جواب رہ گیا وہ یہ کہ صفحہ ۴۲ پر وہابی نے حوالہ دیا کہ خود امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کا جنازہ ۶ مرتبہ سامنے رکھ کر پڑھا گیا۔

جواب: وہابیوں اس میں غائبانہ جنازہ پڑھنا تو نہیں ہے۔ تم نے تو یہ ثابت کرنا تھا غائبانہ جنازہ پڑھنا جائز ہے وہ ثبوت پیش کرو۔ اور خود ہی جواب لکھ دیا کہ آخری دفعہ آپ کے بیٹے حماد نے پڑھائی۔ معلوم ہوا ولی سے پہلے اگر کوئی پڑھ لے مگر ولی کے بعد کس حنفی نے پڑھی حوالہ دو؟ اور پھر یہ لکھا کہ بیس روز تک لوگ آپ کی قبر پر نماز (جنازہ) پڑھتے رہے۔

یہاں بھی جنازہ نہیں بلکہ صرف دعا ہے مگر اندھوں کو معلوم ہی نہیں۔

اور چونکہ امام اعظم کے شاگردوں شافعی بھی حنبلی بھی شاگرد تھے اگر انہوں نے پڑھی تو ہمارے لئے حجت نہیں یہ بتاؤ احناف کے کن بزرگوں نے غائبانہ نماز جنازہ پڑھی۔

تم ہمارے کسی کتاب اور کسی امام سے ثابت نہیں کر سکتے ارے تم تو کسی مرفوع حدیث قولی ہو یا فعلی ہو غائبانہ نماز جنازہ کا حکم نہیں دکھا سکتے۔

دعوت عام ہے یارانِ نکتہ دان کیلئے

ہم سے کہتے ہو کہ منع کرنے والے کے پاس ضعیف حدیث بھی نہیں۔ سبحان اللہ۔ جب تمہارے پاس ایک حدیث بھی نہیں مسئلہ ثابت کرنے کیلئے۔ تو یہی دلیل تو ہماری ہے منع دکھانے کا مقصد تو یہ ہے کہ پہلے یہ کام ہوا پھر منع دکھائیں گے۔ وہابیوں جب غائبانہ نماز جنازہ حضور علیہ السلام سے ثبوت ہی نہیں تو منع کی دلیل مانگنا ہی جہالت ہے اور اپنی دلیل سے راہ فرار اختیار کرنا ہے۔

آج بھی کسی وہابی، نجدی غیر مقلد کے پاس کوئی ایک حدیث مرفوع ہے تو پیش کرے؟ ورنہ یہ حدیث بار بار پڑھے کہ جس نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھا اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ تم نے حدیث کے ترجمہ میں اپنی طرف سے خیر خواہی کو غائبانہ جنازہ لکھ دیا کہ خیر خواہی کی ایک صورت ہے یعنی دعائے غائبانہ کو جنازہ غائبانہ لکھا ہے۔

وہابیوں گائبانہ دعا تو سب کیلئے ہے۔ چاہے سارے صحابہ ہوں سارے ولی ہوں سارے مسلمان چاہے وفات یافتہ ہوں یا زندہ ہوں۔

اب وہابی تمام صحابہ کیلئے روزانہ غائبانہ جنازہ پڑھنے کا اعلان کریں پھر سارے محدثین کا اور پھر سارے مفسرین کا پھر سارے ولیوں کا جو کہ کروڑوں کی تعداد میں ہیں۔ ۲۴ گھنٹے اس خیر خواہی میں غائبانہ جنازہ پڑھنے کا اعلان کریں۔ اور پھر زندہ مسلمان کیلئے دعا پس پشت کر و قبول کی جاتی ہے اب وہابی زندہ مسلمانوں کی جنازہ غائبانہ پڑھنے کا اعلان کریں اور حدیث ضرور پیش کریں کہ فلاں بھائی زندہ کی خیر خواہی کی ایک مدت یہ ہے کہ غائبانہ جنازہ پڑھو۔ دعا قبول کی جاتی ہے وہابیوں زندہ مسلمان کے پس پشت دعا تو سمجھ میں آتی ہے مگر زندہ کی غائبانہ نماز جنازہ کب شروع کر رہے ہو۔ اعلان کر دو پوسٹر شائع کر دو۔

اس خیر خواہی میں ہم بھی شریک ہونے کا سوچ رہے ہیں۔ آخر چند حدیث پڑھ لیں۔ جس مسلمان کے جنازے پر چالیس مسلمان نماز میں کھڑے ہوں اللہ تعالیٰ اس کے حق میں ان کی شفاعت قبول فرمائے۔ (مسلم شریف)

حضور علیہ السلام نے فرمایا مومن کا سب سے پہلے تحفہ یہ ہے کہ اس کی نماز جنازہ پڑھنے والوں کی مغفرت کردی جاتی ہے۔ (دارقطنی، کنز العمال)

وہابیوں ایک حدیث پیش کرو کہ غائبانہ جنازہ پڑھنے والوں شفاعت ہو یا مغفرت کردی جائے۔ یا اور کوئی فضیلت بیان کی ہو کسی دنیا کی حدیث کی کتابوں سے صرف ایک حدیث نقل کردو۔ ورنہ سوچو ابھی توبہ کا دروازہ کھلا ہے۔ مرنے کے بعد سارے وہابی مان جائیں گے کہ غائبانہ جنازہ جائز نہیں۔ مگر اس وقت کا مان لینا کام نہیں آئے گا۔

اب اگر کوئی وہابی تحریری گفتگو کرنا چاہے تو تفصیل سے تو وہ خط و کتابت کے ذریعہ کرسکتا ہے۔



سُنی کا ہندو سے مناظرہ

ھندو: ارے مسلمانو! تمہارا خدا مکر کرنے والا، چال چلنے والا، دھوکہ فریب دغا دینے والا ہے۔ تم مسلمانوں کے قرآن میں یہ ترجمہ موجود ہے ایسے خدا کو دور سے سلام۔ پنڈت دیانند سرسوتی۔ (حوالہ کتاب ستیارتھ پرکاش)

سُنی: سنو جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی شان میں گستاخی کی ہے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہیں جیسے تم کافر ایسے وہ کافر ہیں۔ ہم سنی مسلمانوں کے ترجمہ قرآن اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں بتاؤ کیا گستاخی ہے۔

ھندو: احمد رضا خان کے ترجمہ قرآن میں تو گستاخی نہیں ہے۔ لیکن تم بھی ہمارے بتوں کو مان لو جو مانگو گے وہی ملے گا۔

سُنی: سُبحان اللہ بت نام ہی عیب دار چیز کا ہے جو بول نہیں سکتے دیکھ نہیں سکتے سن

نہیں سکتے کوئی پتھر مارے تو اپنے آپ کو بچا نہیں سکتے یہ تو خود تمہارے محتاج ہیں ورنہ بتاؤ تم نے ان کو بنایا ہے یا انہوں نے تم کو بنایا ہے جو خود نہ بن سکے وہ دوسروں کو کیا بنائے گا۔

ھندو: اصل میں تمہارا نقطہ نظر یہ ہے کہ خدا وہ ہے جو نظر آئے تو یہ بت نظر آتے ہیں اور خدا نظر نہیں آتا۔

سُنی: تو صرف بت ہی کیوں مانتے ہو بلکہ جو بھی نظر آئے وہ تمہارا خدا ہونا چاہئے جو انسان نظر آئے جو جانور جو کیڑا مکوڑا جو درخت نظر آئے حتیٰ کہ تمہارے بیوی بچے بھی نظر آتے ہیں بس سب کو خدا مان لو اس لئے کہ یہ نظر آتے ہیں۔

ھندو: ہم تم کو ہندو مذہب کو دعوت دیتے ہیں کہ یہ مذہب دنیا میں پھیل رہا ہے۔ آؤ اس کو مان لو۔

سُنی: جھوٹ بولتے ہو کہ یہ مذہب دنیا میں پھیل رہا ہے تمہارے مذہب کی مشہور کتاب وید ہے اور اس کی تعلیم یہ ہے کہ غیر ہندو وید نہیں سن سکتا اور نہ غیروں میں کی تبلیغ کی اجازت ہے یہی وجہ ہے کہ ہندو مذہب ہندوستان تک محدود ہو کر رہ گیا۔ تمہارے پنڈت دیانند سرسوتی نے اپنے مزہب کی تعلیم کی پس پشت ڈال کر اسلام کی تبلیغ کی دیکھا دیکھی ہندو مذہب کی تبلیغ شروع کر دی اور اس تحریک کا نام آریہ مت مذہب رکھا جب تم اپنے مذہب کی تعلیم پر عمل نہیں کرتے تو دوسروں کو کس منہ سے دعوت دیتے ہو۔

ھندو: اچھا میں تم سے اگلے ہفتے بات کروں گا ابھی مجھے کام سے جانا ہے۔

سُنی: لیکن پنڈت جی ایک بات تم بھی مانتے ہو کہ آخر مرنا ہے اور تمہارا عقیدہ ہے کہ مرنے کے بعد پھر انسان کسی جون میں تبدیل ہو کر آتا ہے لہٰذا اگر تم مر گئے تو بتاؤ کس شکل میں تبدیل ہو کر آؤ گے گدھے، گھوڑے، جن، بھوت یا انسان مرد و عورت۔

ھندو: یہ سن کر لاجواب ہو گیا اور خاموشی سے چلا گیا۔

☆......☆......☆

سُنّی کا سکھ سے مناظرہ

سکھ: یار تم لوگ ہر وقت لڑتے رہتے ہو کیسے مسلمان ہو۔ ہم کو دیکھو سکھوں میں آج تک مذہبی جھگڑا نہیں ہوا۔

سُنی: یہ بات تو ٹھیک ہے کہ سکھوں میں مذہبی جھگڑا نہیں ہوا۔ اور ہم مسلمانوں میں جہاں ہر وقت لڑنے والے بھی ہیں وہاں بہترین قسم کے با کردار افراد اور علماء بھی ہیں تم بروں کو مت دیکھو اچھے لوگوں کو دیکھو۔

سکھ: لیکن پھر بھی گرونانک کا مذہب سچا آؤ اس میں شامل ہو جاؤ سکون اور شانتی مل جائے گی۔

سُنی: گرونانک سے سب اس لئے خوش تھے کہ وہ کسی کو برا نہیں کہتے تھے اور ان کا مقصد اسلام اور کفر کو ایک جگہ جمع کرنا تھا جو ناممکن ہے اور اس کا جواب ہمارے پیارے نبی ﷺ نے چودہ سو سال پہلے ہی دے دیا تھا جب مشرکین مکہ نے کہا تھا کہ جتنی دولت چاہے لے لو اور جو کچھ چاہے لے لو مگر ہمارے بتوں کو برا مت کہو اور اپنے خدا کی عبادت کرو۔ تو حضور علیہ السلام نے جواب ارشاد فرمایا تھا کہ میرے ایک ہاتھ میں چاند اور دوسرے ہاتھ میں سورج بھی لا کر رکھ دو پھر بھی میں ان بتوں کو برا کہے بغیر نہیں رہ سکتا۔ یعنی کفر اور اسلام کو جمع نہیں کر سکتا۔

سکھ: لیکن موجودہ جھگڑے سے اچھا ہے کہ کفر اور اسلام کو جمع کر دیا جائے تا کہ مسئلہ حل ہو جائے۔

سُنی: یہ ہرگز نہیں ہو سکتا کہ ہم اپنے نبی کی قربانیاں ضائع کر دیں ہم کو موت منظور ہے مگر یہ منظور نہیں۔ اسلام کی حقانیت اپنی جگہ قائم ہے جس کا دل چاہے مان لے جس کا دل چاہے وہ جہنم میں جائے۔

سکھ: ہمارے گرونانک کلمہ نماز کے قائل تھے اس کا فائدہ تو ہوگا۔

سُنی: زبان سے کلمہ پڑھ لینا اور دل سے نہ ماننا منافقت ہے جس کی سزا کافر سے

زیادہ سخت ہے تمہارے گرو کلمہ نماز روزہ، حج، زکوٰۃ کے قائل بھی تھے اور تحریری طور پر عامل بھی رہے۔ جب کوئی ہندوان سے کہتا کہ یہ اسلامی نظریہ کیوں اپنایا ہے تو گرو نانک اس کی تاویل کر دیتے کہ بھائی تم اس کا مطلب نہیں سمجھتے اور بات گول کر جاتے تھے اسلام میں یہ دھوکہ فریب نہیں منافقت ہے اور دیکھو گرونانک نے لکھا کہ لام لعنت برسر تہاں جو ترک کریں نماز۔ (حوالہ کتاب جنم ساکھی صفحہ ۲۲۱) یعنی بے نمازی لعنتی ہے اور جب سکھوں سے کہا جائے کہ تم نماز کیسے پڑھتے ہو تو سکھ جواب دیتے ہیں ہمارے گرونانک نے نماز کا مطلب حقیقی نماز نہیں لیا بلکہ گرونانک کا مطلب یہ تھا کہ سچ نماز یقین مصلیٰ دربار صاحب مارو محلہ، یعنی الٹا مطلب بیان کر دیتے جو نماز کا مذاق ہے یہ ہی سب سے بڑی منافقت ہے اس طرح گرونانک کو صرف لوگوں کو اپنا فرماں بردار بنانا مقصود تھا۔

سکھ: اچھا یار بہت دیر ہو گئی باقی باتیں پھر کریں گے۔ ست سری کال۔



سُنی اور عیسائی کا مناظرہ

عیسائی: حدیث میں ہے کہ تہتر فرقے ہوں گے کیا تم مسلمان کرنے کیلئے تہتر دفعہ کلمہ پڑھا کر مسلمان کرتے ہو۔

سُنی: اس حدیث میں ہے کہ عیسائیوں کے بہتر فرقے ہوں گے کیا تم عیسائی بنانے کیلئے بہتر دفعہ کلمہ پڑھاتے ہو جواب دو؟

عیسائی: تین خدا کا ثبوت قرآن سے ہے۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، ایک اللہ دوسرا رحمٰن تیسرا رحیم یہ تین خدا۔

سُنی: یہ جو تم نے جہالت کا ثبوت دیا ہے ایک کو تین بنا دیا اللہ اس ذات کا نام ہے اور رحمٰن و رحیم اس کی صفات ہیں جیسے تم کسی کے باپ ہو بیٹے ہو شوہر ہو بھائی ہو اب بتاؤ ایک ذات کی چار صفاتیں تم ایک ہو یا چار ہو جواب دو۔

عیسائی: تم اللہ کو واحد مانتے ہو تو واحد عدد ہے جو محدود ہے اور اللہ کی شان کے خلاف ہے۔

سُنی: اللہ تو واحد ہے اور تم تین خدا مانتے ہو تو تین کا عدد بھی محدود ہے اور تین کی شان کے خلاف ہوگا یہاں تم اپنا قاعدہ بھول گئے؟ اور اللہ لامحدود ہے اور واحد کا عدد مخلوق کیلئے محدود ہے خالق تو ایک ہی ہے۔

عیسائی: ہمارے عیسیٰ کی شان یہ ہے کہ جو مسلمان انکار کرے وہ کافر ہو جائے گا۔

سُنی: ہم نے کب انکار کیا ہے عیسیٰ علیہ السلام کا بلکہ معراج کی رات عیسیٰ علیہ السلام نے ہمارے نبی علیہ السلام کے پیچھے ہاتھ باندھ کر نماز پڑھی ہے یہ ہے شانِ مصطفیٰ ﷺ۔

عیسائی: عیسائی دنیا ترقی کر رہی ہے لوگ چاند تک پہنچ گئے اور تم چودہ سو سال پیچھے کی باتیں کرتے ہو۔

سُنی: ہم کہتے ہیں اس پر ایمان لے آؤ جن کے قدموں میں چاند آ گیا تھا۔

عیسائی: ہمارے عیسیٰ نے تو مردوں میں جان ڈال دی تھی اور نابینا کو ہاتھ پھیر کر آنکھیں دے دیں تھی۔

سُنی: اپنے نبی کی شان بیان کرنے کیلئے تڑپ جاتا ہے، سنو عیسیٰ علیہ السلام نے تو مردوں کو زندگی دی اور ہمارے نبی نے تو ان کو زندہ کیا جن میں روح نہیں تھی۔ یعنی پتھروں پر نظر ڈالی وہ کلمہ پڑھنے لگے اور میرے آقا کے پاؤں مبارک میں نعلین مبارک کے ساتھ جو مٹی لگ جاتی ہے اس کو اندھوں نے لگایا تو آنکھیں مل گئیں میرے آقا کی شان تو کوئی بیان ہی نہیں کر سکتا۔

عیسائی: لیکن تبلیغ تو ہماری سچی ہے نہ دھوکہ نہ فریب۔

سُنی: تمہاری تبلیغ ابھی بتاتا ہوں تم یہ بتاؤ جو شخص اپنے نبی کی تبلیغ میں دھوکہ اور فریب نافرمانی کرے وہ کون ہے؟

عیسائی: اگر کوئی شخص اپنے نبی کی نافرمانی کرے اور تبلیغ میں دھوکہ کرے تو انسان

نہیں جانور ہے اور جہنم کا مستحق ہے۔

سُنی: تمہاری مستند کتاب سے دو حوالے، عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا میں بنی اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے سوا کسی اور کے پاس نہیں آیا ہوں۔ (حوالہ انجیل متی ۱۵/۲۴)۔ دوسرا عیسیٰ علیہ السلام کا فرمان آپ نے فرمایا اپنے بارہ حواریوں کو تبلیغ کا حکم دیا اور فرمایا کہ غیر قوموں کی طرف نہ جانا اور سامریوں کے کسی شہر میں داخل نہ ہونا۔ (انجیل متی ۱۰/۵،۶)۔ ان صاف احکام کے ہوتے ہوئے تم اپنے نبی کی خلاف کر رہے ہو جب غیر قوموں میں غیر عیسائیوں میں تبلیغ منع کر دی گئی تو تم کس منہ سے تبلیغ کر رہے ہو جب تم اپنے نبی کی خلاف ورزی کھلے عام کر رہے ہو تو کوئی تمہارا مذہب کیسے قبول کرے گا۔ جواب دو اور تم عیسیٰ علیہ السلام کو نبی نہیں، خدا مانتے ہو یہ بھی دھوکہ اور فریب ہے۔

عیسائی: عیسیٰ بغیر باپ کے پیدا ہوئے اس لئے وہ خدا ہیں یہ سب سے بڑی دلیل ہے۔

سُنی: اگر بغیر باپ کے ہونا خدا ہے تو تم آدم علیہ السلام کو خدا کیوں نہیں مانتے جبکہ ان کا نہ باپ ہے نہ ماں ہے۔ اور تم ایک خدا کو مانتے ہوئے بھی انکار کرتے ہو دیکھو ڈالر پر لکھا ہے In God We Trust کہ ہم کو خدا پر بھروسہ ہے تو لفظ God واحد خدا کیلئے استعمال ہوتا ہے۔ یہاں پر تم نے جمع کے الفاظ کیوں نہیں لکھے کیا انگریزی میں جمع کے الفاظ نہیں ہیں۔ پتہ چلا کہ حقیقت تم بھی جانتے ہو کہ اللہ ایک ہے مگر پھر بھی جھٹلاتے ہو اللہ تعالیٰ تم کو ہدایت عطا فرمائے۔



قبر پر اذان کہنے پر مناظرہ

اس مناظرے کی شرائط اور اس تفصیل میں کتنا وقت لگتا ہے۔اس کا اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اگر ہر مناظرے کی شرائط وار تفصیل لکھنی شروع کر دیں تو کتنی بڑی کتاب تیار ہو جائے گی جسے پڑھنا بڑا مشکل ہو جائے گا۔اس دور میں لوگ مختصر اور جامع اور جلدی کام کے قائل ہیں اس لئے لوگوں کی سہولت کو مدنظر رکھتے ہوئے خاص خاص مناظرے کے دلائل لکھ دیئے جاتے ہیں تاکہ لوگوں کو پڑھنے اور سمجھنے میں دیر نہ لگے اور منکر کو بھاگنے میں آسانی ہو جائے۔اب مناظرے کی شرائط کی ایک جھلک ملاحظہ فرمایئے۔

وھابی: ہم چاہتے ہیں کہ بیٹھ کر حل کر لیا جائے۔

سُنی: ٹھیک ہے ہم بھی یہی چاہتے ہیں کہ آپس میں لڑنے سے اچھا ہے کہ آرام سے بیٹھ کر حق پر فیصلہ ہو جائے۔

وھابی: ٹھیک ہے ہم بھی یہی چاہتے ہیں کہ آپس میں لڑنے سے اچھا ہے کہ آرام سے بیٹھ کر حق پر فیصلہ ہو جائے۔

سُنی: تو پھر شرائط طے کر لو تاکہ اصول مناظرہ کے تحت گفتگو اور آسان ہو جائے۔

وھابی: بالکل درست ہے شرائط مناظرہ طے کر لو۔

سُنی: تو پھر ہماری طرف سے ایک مناظر اور ایک معاون مناظر اور یہ صدر مناظر ہیں۔آپ کو کوئی اعتراض ہو تو بتاؤ۔

وھابی: اور ہماری طرف سے بھی مناظر اور معاون مناظر اور جن کو صدر مناظر بنایا ہے مجھے منظور ہے جو صدر مناظر فیصلہ کر دے۔

سُنی: اس کے علاوہ دونوں طرف سے کسی کو بولنے کی اجازت نہیں اور دونوں طرف سے گفتگو کا وقت پانچ پانچ منٹ ہوگا۔

وھابی: مجھے یہ بھی منظور ہے اور اگر دونوں طرف سے کوئی بھی بیچ میں بولا اس کو کمرے سے باہر نکال دیا جائے گا۔

سُنی: ٹھیک ہے موضوع، قبر پر اذان دینا ہم یہ ثابت کریں گے کہ یہ جائز کام ہے اور ثواب ہے۔

وھابی: اور جو آپ دلائل دیں گے وہ بتادیں کہ ان کا ماخذ کیا ہوگا۔

سُنی: ہم حدیث سے اور علمائے وہابیہ سے اپنا موقف ثابت کریں گے۔

وھابی: حدیث سے تو ٹھیک ہے مگر ہمارے علماء کی درمیان میں بات ہٹادو۔

سُنی: کیوں تمہارے علماء حدیث کو نہیں جانتے جو تم ان کا انکار کررہے ہو۔ حیرت ہے جن سے تم نے علم سیکھا اور حدیث پڑھی ان کو تم دودھ میں سے مکھی کی طرح نکال کر باہر پھینک رہے ہو۔

وھابی: بس مناظرہ شروع کرو ہم ثابت کریں گے یہ ناجائز ہے۔

سُنی: آپ تو ابھی سے گھبرا گئے ابھی تو شرائط بھی پوری نہیں لکھی گئیں۔ تو آپ حدیث سے ناجائز ہونا ثابت کریں گے۔ اور یہ بھی بتادیں گے ناجائز کی کون سی قسم ہے حرام ہے مکروہ تحریمی ہے یا مکروہ تنزیہی ہے۔

وھابی: جب مناظرہ ہوگا خود ہی پتہ لگ جائے گا یہ کیا ہے اور کون سے درجہ میں ہے۔

سُنی: مناظرے میں دلائل ہوں گے اور یہ شرائط ہیں جو تم لکھو گے اس کے مطابق دلیل پیش کرنی ہونی ہوگی وقت ضائع مت کرو۔

وھابی: جب قبر پر اذان دینے کی حدیث ہے ہی نہیں تو تم ثبوت کہاں سے پیش کرو گے۔

سُنی: جب ہم نے لکھ دیا کہ حدیث سے ثبوت پیش کریں کریں گے باقی باتیں بعد میں کرنا شرائط طے کرلو۔ اور اسی طرح تو تم سارا وقت ہی ضائع کردو گے اچھا چلو میں نرمی کردیتا ہوں آخری بات طے کرلو مناظرہ شروع کریں۔ میں اہل سنت و جماعت مذہبا سنی مسلکا حنفی اور سلسلہ نقشبندی ہوں اس پر کوئی اعتراض ہے تو لکھ دو۔

وھابی: مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے بس مناظرہ شروع کرو۔

سُنی: جناب آپ بھی لکھ کر دیں۔
وھابی: اس کی کیا ضرورت ہے بس مناظرہ شروع کرو۔
سُنی: یہ اصول مناظرہ سے ہے تا کہ مجھے پتہ ہو میں کس مذہب اور کس مسلک والے سے بات کر رہا ہوں۔
وھابی: اچھا یار میں لکھ دیتا ہوں کہ میں اہلِ حدیث جماعت سے ہوں تم کو کوئی اعتراض ہے تو بتاؤ۔
سُنی: جی ہاں اعتراض ہے کہ اہلِ حدیث آج کوئی بھی نہیں ہو سکتا پھر جھوٹ کیوں بولتے ہو۔
وھابی: اس میں جھوٹ کی کیا بات ہے ہم اہلِ حدیث ہی اہل سنت ہیں۔
سُنی: سبحان اللہ آج تک اہل سنت کو گالیاں اور کفر کے فتوے لگانے والے آج کس منہ سے اپنے آپ کو اہل سنت کہہ رہے ہیں؟ یہ مذہبی خودکشی کیوں کیا تم کو اپنے مذہب میں پناہ نہیں ملی اور اہل سنت تو چار اماموں کے ماننے والے ہیں اور تم امام کے ماننے والے کو مشرک کہتے ہو اگر تمہارا مذہب اتنا ہی برا ہے تو چھوڑ دو اور پکے اہلسنت بن جاؤ۔
وھابی: ٹھیک ہے ٹھیک ہے ہم صرف اہل حدیث ہیں اور بس۔
سُنی: ہاں اب آئے نہ لائن پر۔ تو بتاؤ اہلِ حدیث کا مطلب کیا ہے اور اس پر عمل کر کے دکھاؤ۔
وھابی: اس کے مطلب بہت سے ہیں کون سا مطلب بتاؤں ایک یہ بھی ہے کہ حدیث سے محبت کرنے والے۔
سُنی: اگر یہ دعویٰ ہے تو پھر شیعہ قادیانی وغیرہ بھی یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ حدیث سے محبت ہے تو کیا وہ بھی اہلحدیث ہوئے۔
وھابی: اچھا تو پھر اہلِ حدیث کا مطلب حدیث والے ہیں۔
سُنی: تو پھر بتاؤ کون سی حدیث والے کیونکہ حدیث کی قسمیں ہیں موضوع منگھڑت

ضعیف مشہور متواتر صحیح وغیرہ۔

وھابی: ہم ضعیف حدیث والے نہیں بلکہ صحیح حدیث والے اہلحدیث ہیں۔

سُنی: پھر تو تم اپنا نام تبدیل کرو کہ اہل حدیث صحیح حدیث والے لکھا کرو جیسے تم پہلے انگریز کو درخواست دے کر اپنا نام تبدیل کرایا تھا کہ ہم کو کوئی وہابی نہ کہے کیونکہ وہابی عموماً نمک حرام اور باغی کے معنی میں استعمال ہوتا ہے یہ الفاظ اس درخواست میں موجود ہیں ثبوت، الشاعۃ السنہ محمد حسین بٹالوی اور کتاب انگریز اور اہلحدیث میں ہے۔

وھابی: بھئی اصل مطلب اہلحدیث کا یہ ہے کہ حدیث پر عمل کرنے والے۔

سُنی: یہ معنی بھی غلط ہے ورنہ بتاؤ سب پر یا بعض حدیثوں پر عمل کرنے والے۔

وھابی: بڑا پریشان ہے کہ اپنی جماعت کا نام دردسر بن گیا آخر بولا کہ سب حدیثوں پر عمل کرنے والے۔

سُنی: سب حدیثوں پر عمل ہو ہی نہیں سکتا جیسے منسوخ حدیثیں ہیں اور خصائص میں سے ہیں۔

وھابی: منسوخ پر تو عمل نہیں ہوسکتا مگر اس کے علاوہ کون سے حدیثیں ہیں جن پر عمل نہیں ہوسکتا۔

سُنی: وہ خصائص جو احادیث میں ہے جیسے حضور علیہ السلام کا اکثر کلمہ یہ تھا کہ اِنِّــــی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم، اب اس پر عمل کرنے والا کافر ہو جائے گا کیونکہ اس حدیث پر ایمان رکھنا ہے عمل نہیں کر سکتے ورنہ کر کے دکھاؤ۔

وھابی: اچھا تم اہلسنت کا مطلب بتاؤ میں بھی دیکھوں کہ تمہارے پاس کیا ثبوت ہے۔

سُنی: جب میں نے پوچھا تھا شروع میں کہ تم کو کوئی اعتراض تو نہیں میرے اہلسنت و جماعت حنفی نقشبندی ہونے پر تو تم نے کہا تھا کوئی اعتراض نہیں ہے یہ تمہاری تحریر موجود ہے تو اپنی تحریر کے خلاف کیوں کرتے ہو تم اہلحدیث کے مطلب بتاؤ۔

وھابی: اہلحدیث کا مطلب تم اصطلاحی پوچھ رہے ہو یا لغوی مطلب پوچھ رہے ہو۔

سُنی: ارے یار کوئی سا مطلب بتاؤ مگر کم از کم تمہارے معیار پر پورا اترے تو سہی۔
وھابی: بھئی قرآن کی رو سے حدیث کا مطلب آیت ہے اب تو ٹھیک ہے۔
سُنی: اگر یہ ٹھیک ہے تو تم سوچو کہ اب اس کا مطلب اہل آیت ہوگا تو تم اپنا نام تبدیل کر کے یہی رکھ لو۔

وھابی: اور لغت کے اعتبار سے حدیث کا مطلب یہ ہوا کہ بات کرنا وغیرہ وغیرہ۔
سُنی: تو پھر تم اپنا نام بات کرنے والے کو رکھ لو کیونکہ تم صرف باتیں ہی باتیں کرتے ہو۔
وھابی: انتہائی پریشان کہ کونسی دیوار میں سر مارے کہ ہمارے اکابر علماء نے نام تو رکھ لیا مگر یہ نہیں سوچا کہ اس کا مطلب بڑا مہنگا پڑے گا۔ آخر تنگ آ کر کہنے لگا اہلحدیث کا مطلب بس اہلحدیث ہے۔
سُنی: سنو اہل کا لفظ قرآنِ کریم میں اسی جگہ استعمال ہوا ہے بتاؤ تم کون سا معنی مراد لیتے ہو۔
وھابی: بھئی تم کو مناظرہ کرنا ہے تو کرو ورنہ میں چلتا ہوں۔
سُنی: حیرت ہے تم کو اہل حدیث کا مطلب معلوم نہیں اور جانا ہے تو جاؤ مگر یہ تحریر کر دو کہ ہمارا مذہب جھوٹ بولتا ہے۔
وھابی: تم موضوع سے ہٹ کر گفتگو کر رہے ہو۔
سُنی: میں اصولی گفتگو کر رہا ہوں جو شرائط مناظرہ سے ہیں، ورنہ بتاؤ جس کو اپنی جماعت کا مطلب ہی پتہ نہ ہو اس سے کیا گفتگو ہو گی۔ یا تم تحریر کر دو کہ ہم کو اہل حدیث کا مطلب نہیں معلوم ہے۔
وھابی: ہم کو پتہ ہے ہماری جماعت اہل حدیث کا مطلب کیا ہے؟
سُنی: تو پھر بتاؤ اہلحدیث کا مطلب کیا ہے اب تک جتنے مطلب تم نے بتائے ہیں وہ تو سب مطلب تمہارے ہی خلاف ہیں اگر تم کہو تو میں بتادوں اہل حدیث کا مطلب کیا ہے۔ مگر تم تحریر کر دو کہ میں جھوٹے مذہب کو چھوڑ دوں گا۔

وھابی: ہرگز نہیں تم سے پوچھا ورنہ لعنت ہے ہماری زندگی پر کہ ہمارا مطلب تم بتاؤ گے۔

سُنی: اچھا تم تحریر نہیں کرو زبان سے کہہ دو کہ ہم کو اہل حدیث کا مطلب نہیں معلوم اور جو مطلب ہے وہ ہم نہیں ہو سکتے اسلئے ہم کہتے ہیں کہ اہل سنت کی شان ہے کہ ہر سنت پر عمل ہوسکتا ہے ہر حدیث پر عمل نہیں ہوسکتا۔

وھابی: مگر سنت پر عمل کرنے کیلئے بھی تو حدیث چاہئے۔

سُنی: بے شک ہر سنت حدیث سے ہی نکلے گی مگر ہر حدیث عمل کرنے والی نہیں یہی تو ہم کہتے ہیں۔

وھابی: اب مناظرہ شروع کردو اور ادھر ادھر کی باتیں مت کرو۔ انتہائی غصے اور کھا جانے والی نظروں سے دیکھا۔

سُنی: اچھا پہلے تم دلائل دو گے یا میں شروع کروں۔

وھابی: تم مدعی ہو تم شروع کرو اپنے دلائل دینا۔

سُنی: حضرات آپ لوگوں نے دیکھ لیا کہ شرائط طے کرنا کتنا مشکل ہے اور اس میں کتنا وقت لگتا ہے ابھی اور اس میں اضافہ ہوسکتا تھا اور یہ اللہ تعالیٰ کا کرم ہے کہ اہلسنت کو مناظرے میں فتح ہوتی ہے تاریخ شاہد ہے کہ کوئی مناظرہ اہلسنت و جماعت نہیں ہارے۔ اور یہ بھی یاد رہے کہ اصل شرائط ضروری ہیں بعض اوقات تو شرائط میں ہی مخالف لوگ شکست کھا جاتے ہیں اب آیئے اصل مناظرے کی طرف۔ اپنے دلائل سے پہلے ایک وضاحت ضروری سمجھتا ہوں اور وہ بھی اپنے وقت میں کہ اذان قبر تلقین ہے اور مردے بھائی کو فائدہ پہنچانا مقصود ہے۔

ثبوت نمبر ۱: حدیث، اپنے مردوں کو سکھاؤ لا الہ الا اللہ۔ (مشکوۃ شریف)

ثبوت نمبر ۲: جب نماز کی اذان ہوتی ہے تو شیطان گوز لگاتا ہوا بھاگتا ہے یہاں تک کہ اذان نہیں سنتا۔ (مشکوۃ شریف)

ثابت ہوا کہ اذان بھی تلقین ہے اور شیطان کو بھگانے کیلئے بھی ہے اور دو وقت

بڑے اہم ہوتے ہیں ایک جان کنی کا وقت اور ایک قبر کے سوالات کا وقت تو ہم اپنے مردہ بھائی کیلئے اذان دیتے ہیں اور شیطان کو بھگاتے ہیں۔

وھابی: قبر پر اذان دینا بدعت اور حرام ہے۔ حدیث سے ثابت نہیں۔

سُنی: اس کے حرام ہونے کی دلیل پیش کرو حدیث سے میں اپنا وقت بھی تم کو دیتا ہوں اور ایک ہزار روپے نقد انعام بھی پیش کرتا ہوں۔

وھابی: خاموش ہے کہ حدیث سے اس کے حرام ہونے کی دلیل نہیں ہے اگر کسی اور وہابی کے پاس ہو تو دکھادے۔

سُنی: اگر تمہارے پاس شرعی دلیل نہیں تو اس کو حرام کہنے سے توبہ کرو۔

وھابی: تمہارے حنفیوں کی کتابوں میں ہے کہ قبر پر زیارت اور دعا کے علاوہ کچھ اور کرنا مکروہ ہے۔

سُنی: حدیث کے ثبوت سے تو تم عاجز آگئے اب فقہاء کی عبارتوں سے مکروہ ثابت کرنے لگے۔ جواباً عرض ہے۔ فقہاء نے درست کہا ہے۔ یعنی جب زیارت کے وقت قبر پر جائے تو اذان مت دے مگر یہ زیارت کا نہیں ہے بلکہ میت کے دفن کا وقت ہے اس لئے اذان جائز ہے تم ایسا ہی کیا کرو کہ مردے کو گڑھے میں رکھ کر فاتحہ پڑھ کر بھاگ آؤ بس مردہ جانے اور اس کا کام جانے۔

وھابی: اذان تو نماز کیلئے ہے دفن کے وقت کونسی نماز ہے جو تم اذان دیتے ہو۔

سُنی: حضور علیہ السلام کے زمانے میں رمضان شریف میں دو اذانیں ہوتی تھیں ایک سحری کیلئے اور نماز فجر کیلئے ہمارے ملک پاکستان میں بھی مصیبت کے وقت اذانیں دی جاتی ہیں زیادہ بارش کے وقت بھی اس وقت تو کسی نے نہیں کہا کہ کونسی نماز کی اذان ہے ورنہ یہ ہی بتادو کہ بچے کے کان میں اذان دی جاتی ہے یہ کونسی نماز کیلئے ہے؟

وھابی: میں تم کو اس کے ناجائز ہونے کی دلیل دکھاؤں گا، چند دن کے بعد ابھی تو میں جاتا ہوں۔

سُنی: کاش تم وہ دلیل ساتھ لے آتے مگر افسوس برسوں گزر گئے مگر نہ وہ ملے نہ دلیل ملی۔ یہاں ہم آخر میں دیوبندیوں کے عالم کا ایک حوالہ پیش کرتے ہیں کیونکہ یہ بھی وہابیوں کی طرح ٹرٹر بہت کرتے ہیں۔ کسی نے سوال کیا کہ تلقین بعد دفن (اذان دینا) ثابت ہے یا نہیں تو جواب دیا۔ یہ مسئلہ عہد صحابہ سے مختلف مافیہا ہے اس کا فیصلہ کوئی نہیں کرسکتا تلقین کرنا بعد دفن اس پر مبنی ہے۔ جس پر عمل کرلے درست ہے۔ رشید احمد گنگوہی دیوبندی (فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۱۴۲)

اب یہی ہم کہتے ہیں کہ کوئی شخص قبر پر اذان نہ دے اس نے غلط کیا ہے دین میں زبردستی نہیں ہے۔ صرف مسئلہ یہ ہے کہ جو منع کرتا ہے وہ دلیل دے ورنہ نیک کاموں سے روک کر شیطان کی صف میں شامل ہونے سے بچے افسوس لوگ زندہ سے دشمنی کرتے ہیں مگر یہ مُردوں سے بھی دشمنی کرتے ہیں کہ اس کو بھی فائدہ نہ پہنچے

ہم نے دل جلا کر سرِ عام رکھ دیا
اب جس کے دل میں آئے وہی پائے روشنی

ناز ہے تجھ کو کہ بدلا ہے زمانے نے تجھے
مرد وہ ہے جو زمانے کو بدل دیتے ہیں

☆......☆......☆

مناظرانہ گفتگو

نبی کریم ﷺ کی چار بیٹیاں تھیں

حضرات محترم! چند دن پہلے ایک کتاب فتوحات شیعہ پڑھنے کا اتفاق ہوا جس میں مناظر اعظم محمد عمر صدیقی اچھروی رحمۃ اللہ علیہ اور ابن مناظر اعظم علامہ عبدالتواب صدیقی مدظلہ العالی اور دیگر اہلسنت و جماعت بریلوی علماء کے متعلق نازیبا کلمات استعمال کئے۔ اس کا تو افسوس کرنا ہی بے کار ہے شیعہ ذاکرین سے۔ مگر انصاف تو یہ تھا کہ پورا مناظرہ نقل کرتے جو ذاکر اسمٰعیل کا مناظر اعظم سے ہوا تھا۔ ورنہ وہ مناظرہ پورا نقل کر دیتے جو ابن مناظر اعظم کا ہوا تھا۔ صرف چند باتیں نقل کرنا یک طرفہ فیصلہ کر دینا کسی عقل مند کا کام نہیں۔ پھر بھی ہم یہ قرضہ اتار کر شیعہ ذاکرین کا حساب کر رہے ہیں۔ اور ہر اختلافی مسئلہ کو الگ الگ کتاب میں دلائل کے ساتھ نقل کر کے لکھ رہے ہیں۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ شیعہ ذاکرین اپنا قرضہ ہم کو جواب دے کر کب اتارتے ہیں۔ اس سلسلے میں پہلے اختلاف شیعہ کا۔ کہ حضور علیہ السلام کی ایک بیٹی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا تھی اور بس۔ ہم اہل سنت و جماعت کے نزدیک حضور علیہ السلام کی چار بیٹیاں سگی ام المومنین بی بی خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سے تھیں۔

اس مسئلہ میں شیعہ ذاکر خود اپنی کتابوں کے خلاف چل رہے ہیں آگے چل کر اس کو ثبوت دیں گے انشاء اللہ۔ اور صرف حضرت عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ عنہ کے بغض اور شان گھٹانے برا کہنے کا جواز بنانے کی ناکام کوشش کرتے ہیں۔ حالانکہ حضرت عثمان ذوالنورین تیسرے خلیفہ برحق چاند و سورج سے زیادہ چمک اور مقام رکھنے والے ہیں۔ جس طرح چاند پر تھوکنے سے اپنے منہ پر ہی تھوک پلٹ کر آتا ہے۔ چاند کی شان میں فرق نہیں آتا۔ خیر بی بی خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے حضور علیہ السلام کے نکاح میں آنے سے پہلے ان کی اولاد میں ایک بیٹی اور ایک بیٹا تھا اور دو آدمیوں سے نکاح ہوا

تھا ایک کا نام عتیق تھا اور دوسرے کا نام ابو ہالہ تھا۔

اور اس کا ثبوت شیعہ معتبر کتب میں موجود ہے حوالہ نوٹ کرلو۔

(۱)۔ کشف الضمہ فی معرفۃ الائمہ، جلد اوّل صفحہ نمبر ۵۱۰ تا ۵۱۱

(۲)۔ مناقب آل ابی طالب۔ جلد نمبر ۱ صفحہ ۱۵۸۔

(۳)۔ بحار الانوار۔ جلد نمبر ۱۶ صفحہ ۱۰۔

(۴)۔ انوار نعمانیہ، جلد نمبر ۱ صفحہ ۸۰۔

تمام شیعہ ذاکرین اپنی کتابوں کا انکار کریں۔ یا تسلیم کر کے توبہ کریں؟ ورنہ شیعہ اپنی کتابوں سے مرفوع حدیث پیش کردیں کہ حضور علیہ السلام سے قبل نکاح میں یہ تین بیٹیاں تھیں۔ زینب، ام کلثوم، رقیہ۔

عوام الناس کو یہ بھی بتادیں کہ ربیب اور ربیبہ عربی لفظ ہیں۔ جن کا اطلاق اس بیٹے یا بیٹی سے ہے جو بے پالک یا پروردہ یا سوتیلی اولاد کو کہتے ہیں۔

اور عوام الناس کو یہ بھی بتادیں کہ تمام شیعہ کسی حدیث کی کتاب کو نہیں مانتے جس کا تعلق اہل سنت سے ہو۔ چاہے وہ بخار، مسلم، ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، مشکوٰۃ یا کوئی بھی ہو۔ لہٰذا ہم اپنی کسی کتاب حدیث کا حوالہ دینا بہتر نہیں سمجھتے۔ تو قرآن سے اس مسئلہ کی دلیل اوّل نقل کرتے ہیں تاکہ یہ شکوہ نہ کریں۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

قل لازواجک وبناتک ونساء المؤمنین. (الاحزاب ۲۲، ۸)

یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم آپ انہی ازواج مطہرات اور اپنی بیٹیوں اور مومنین کی عورتوں کو فرمادیجئے۔

اس میں تین قسم کی عورتوں کا ذکر ہے اور تینوں ہر لفظ جمع استعمال فرمایا۔ اور ا تینوں قسموں میں لفظ واحد کا شائبہ ہی نہیں۔

اب بنت کا واحد لفظ کہاں سے لاؤ گے؟

بنات کے لفظ حقیقی سگی بیٹیوں پر ہے۔ سوتیلی بیٹی یا بیٹیوں پر نہیں ہوتا۔ اور اللہ نے اس خطاب سے حضور علیہ السلام کی طرف اضافت کی تاکہ خصوصیت ثابت ہو جائے۔ یہ دلیل مقیاس خلافت سے نقل کی ہے غلط ثابت کرنے والے کو انعام بھی ہے۔ شیعہ اس کتاب کا جواب دے کر قرضہ اتار دیں اور انعام بھی لیں۔ اور عربی میں جمع تین پر ہوتا ہے زیادہ کی حد نہیں۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جو شخص حضور علیہ السلام کی بیٹیوں کا انکار کرتا ہے وہ قرآن کا منکر ہے۔

اب شیعہ اکابر کی مستند کتابوں کے حوالے نوٹ کرو جس میں حضور علیہ السلام کی چار بیٹیاں اور ان کے مبارک نام ہیں۔

(۱)۔ خصال لابن بابویہ 2/27۔ (۲)۔ قرب الاسناد لابی العباس بن جعفر الحمیری صفحہ ۸۔

(۳)۔ ابن بابویہ المجلد الثانی۔ صفحہ ۳۷۔ اس کتاب میں یہ بھی ہے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا نکاح دو صاحبزادیوں سے حضور علیہ السلام نے نکاح کر دیا۔

(۴)۔ اصول کافی کتاب الحجہ۔ صفحہ ۲۷۸ اور اصول کافی صفحہ ۴۳۹، جلد نمبر ۱۔

(۵)۔ تہذیب الاحکام 1/284 میں دو بیٹیوں کا ذکر ہے اور لکھا ہے یا اللہ صلوٰۃ بھیج اپنے نبی کی بیٹی رقیہ اور ام کلثوم پر اور اس شخص پر لعنت بھیج جس نے ان کے متعلق تیرے نبی کو تکلیف دی۔ شیعہ یہ حوالہ بار بار پڑھیں مزہ آئے گا۔

(۶)۔ حیات القلوب 2/718۔ صفحہ نمبر ۲ اور صفحہ 2/728، 2/1026، 2/157۔

(۷)۔ منتہی الامال 1/29۔

(۸)۔ مرأت العقول جلد نمبر ۱ صفحہ ۳۵۲۔

(۹)۔ ذبح عظیم صفحہ ۲۴۔

(۱۰)۔ انوار نعمانیہ 1/366 شیعہ تمام کا ترتیب وار جواب دیں؟

دنیا کے شیعہ اپنی کتاب کے راویوں پر اگر اعتراض کریں کہ یہ شرابی تھا جھوٹا تھا غیر ثقہ تھا موضوع احادیث بناتا تھا وغیرہ وغیرہ اس کیلئے بھی شیعہ کتب سے اس راوی کا

ثقہ، سچا، نیک ہونا ثابت کریں گے لیکن شیعہ اپنی سزا خود تجویز کر کے تحریر کر دے اور تشریف لے آئے۔

حالانکہ ہم تفصیل سے راویوں کی جرح پر بحث کر سکتے ہیں۔ مگر شیعہ کے اصول نے خود شیعوں پر یہ دروازہ ہمیشہ کیلئے بند کر دیئے۔ دیکھو۔

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی حدیث کی شرح میں ملا خلیل شیعہ نے لکھا کہ امام جعفر صادق نے فرمایا میری حدیث جہاں سے چاہو نقل کر لو واسطے کے ذکر کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ حدیث ہماری محض نقل ہی ہے اور اس میں خود رائی نہیں ہے۔ انصافی شرح اصول کافی 117 / 1 اب یہ دروازہ کھولنے کی ایک ہی صورت ہے شیعہ توبہ کر کے سنی بن جائیں تو جرح کریں سند پر۔ ورنہ اس کتاب کو چوک میں رکھ کر آگ لگا دیں۔ دوسری بات کہ شیعہ بارہ آئمہ معصومین سے غلطی کا امکان بھی نہیں مانتے۔

حوالہ محفوظ ہے۔ بشرط توبہ دیکھ سکتے ہیں۔ ہم نے شیعہ کی معتبر کتب چار بیٹیاں ثابت کر دیں۔ اس کے بعد ہم ناصر حسین نجفی کے اسمٰعیل گوجروی کے جوابات کا جواب دیتے ہیں جس پر بڑا ناز ہے۔ نجفی نے سورہ بقر کی آیت نمبر ۲۲۱ پیش کی جس کا مفہوم یہ ہے کہ اے مسلمانوں! مشرک عورتوں سے نکاح نہ کرو جب تک وہ ایمان نہ لائیں۔ الخ۔ اس پر نجفی نے لکھا کہ تین بیٹیوں کا نکاح ابوالعاص سے عتبہ اور عتیبہ سے ہوا جو کفار میں سے تھے۔ اور تاریخ نے یہ بھی بتا دیا ہے۔

واہ بھئی نجفی صاحب سورۃ بقرہ کی آیت نازل ہونے کے بعد یہ کفار سے نکاح ہوا تو ثابت کرو؟ ورنہ شرم کرو۔ کیا حضور علیہ السلام کا عمل قرآن کے خلاف ہے۔

دوسری بات خود حضور علیہ السلام کا نکاح اعلان نبوت سے پہلے ہوا۔ کیا خیال ہے تمہارا نکاح ہوا یا نہیں؟ نہ قرآن سے ثابت نہ تاریخ سے پھر جھوٹ کیوں؟

شیعہ نجفی کو چاہئے کہ حضرت خدیجہ الکبریٰ کا نکاح حضور علیہ السلام سے انکار کر دیں تو بیٹیوں کا مسئلہ ختم ہو جائے گا۔

دوسری دلیل نجفی نے حضرت لوط علیہ السلام کے واقعہ سے دی۔ لھو لاء بناتی یہ میری بیٹیاں ہیں۔ الخ۔ (قول مقبول)

نجفی صاحب ثابت تو تم نے یہ کرنا تھا کہ ایک بیٹی ہے اور بس۔ مگر دولابی کے ذکر کا مسئلہ سے کیا تعلق ذرا ہم کو بتادیں؟ اور دولابی کی آدھی بات کوے کا قورمہ سمجھ کر کھا گئے۔ جس کے آگے کے الفاظ ہیں کہ حضرت عثمان غنی کے اسلام لانے کے بعد شادی ہوئی۔ (ذخائر عقبہ صفحہ ۱۶۲)

ورنہ نجفی اور تمام شیعہ تحریر کردیں کہ شیعہ کی معتبر کتب سے شادی اسلام لانے کے بعد ہوئی حضرت عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ عنہ کی تو نجفی و دیگر حضور علیہ السلام کی چار بیٹیاں حقیقی تسلیم کر کے توبہ کا اعلان کریں گے۔ آؤ مرد میدان بنو؟ تمام شیعوں کو تحریری خط و کتابت کے ذریعہ دعوت عام ہے۔

چوتھا اعتراض: نجفی کا یہ کہ بیٹیاں جمع کا لفظ بنات بطور تعظیم کا لفظ بولا گیا ہے۔ تو جناب بنات کے ساتھ ازواج بھی جمع ہے اور نساء المؤمنین بھی پھر اس کو بھی بطور تعظیم جمع ماننا پڑے گا کیونکہ ایسا کلام عرب میں بہت ملتا ہے۔ مگر تم اس کو ماننے کیلئے تیار نہیں ہوسکتے۔ تو اپنی رائے سے تفسیر کرنا باطل ہے۔ خود تمہارے مقبول ترجمہ میں ہے اور اپنی بیٹیوں سے۔ اہل تشیع کا مقبول ترجمہ۔ اب اگر تم امت کی بیٹیوں کا ترجمہ لکھو تو پہلے ترجمہ سے توبہ کا اعلان کرو؟ پھر چاہو تبدیلی کرو۔

پانچواں اعتراض: سورۃ احزاب ۸۔۹ھ میں نازل ہوئی اور آیت پردہ بھی۔ وہ لڑکیاں پردے کا حکم سننے کیلئے زندہ تھیں اور مباہلہ میں جانے کیلئے مردہ جو کہ ۸۔۹ھ میں ہوا۔ کاش کہ سنی جناب عثمان غنی کے صدقے ہمیں سمجھا دیتے۔

نجفی صاحب! سمجھا دیتے ہیں اگر توبہ کرو تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا صدقہ کھلا بھی دیں گے۔ پہلے چاروں بیٹیوں کا وصال کا سن نوٹ کرلو۔

- ☆ بی بی رقیہ ۲ھ میں۔
- ☆ بی بی ام کلثوم ۷ یا ۸ھ میں۔

☆ بی بی زینب کے یا ۸ھ میں۔

☆ بی بی فاطمہ ۱۱ھ میں۔

معلوم ہوا سورۃ احزاب کے وقت تین بیٹیاں زندہ تھیں۔اور سورۃ احزاب ۵ھ میں نازل ہوئی جس میں پردہ کے احکام تھے۔ثبوت شیعہ کتب سے۔

• منتخب التواریخ صفحہ ۵۲ میں، منتہی الامال صفحہ ۲۸ میں۔ حیات القلوب جلد ۲ صفحہ ۷۰۹ اور سن وصال میں جو نقل ہوئے شیعہ کتب، حیات القلوب ج نمبر صفحہ ۱۰۴۸ اور منتخب التواریخ باب اوّل صفحہ ۲۴ میں ہے۔

لہٰذا نجفی کو چاہئے جھوٹ سے اعلانیہ توبہ کرے۔اور رہی بات واقعہ مباہلہ کی تو وہ دس ہجری میں ہوا۔حوالہ شیعہ کتاب۔منتہی الامال ج نمبر ا صفحہ ۱۰۷ میں۔

حیرت ہے نجفی شیعہ اور گوجروی کو اپنی کتاب اور مذہب کی معلومات نہیں نجفی صاحب یہ بتادیں کہ جھوٹ بولنے سے کسی مسئلہ کا حل ہوتا ہے؟

اگر نجفی صاحب اعلانیہ توبہ کرے تو ہم شیعہ کتاب سے چار بیٹیوں کا اجماع دکھا سکتے ہیں۔

چھٹا اعتراض: کہ حضور علیہ السلام نے بی بی خدیجۃ الکبریٰ کی یتیم اولاد کو جھڑکا اور وہ یہ تین ہی تھیں۔رقیہ، ام کلثوم، زینب اور یہ پہلے خاوند کی لڑکیاں تھیں۔نجفی صاحب تفسیر کبیر میں یہ تین نام کی بیٹیاں یتیم تھیں حوالہ دو؟ ورنہ پہلے خاوند کے بیٹیوں میں ان کی تین بیٹیاں کس نے لکھی ہے حوالہ دو؟ نہیں تو چشم مادو تین ماشاد۔

ساتواں اعتراض: نجفی شیعہ نے قول مقبول میں کیا۔(پارہ نمبر ۲ آیت نمبر ۴۸) میں جس رہیہ لڑکیاں کے احکام ہیں اور تفسیر غرائب القرآن کا حوالہ دیا کہ جیسے حضور علیہ السلام کی لڑکیاں تھیں خدیجہ سے۔نجفی نے اپنے مطلب کی بات نقل کردی اگر وہاں ان تینوں کے نام ہے پیش کرو؟ ورنہ شرم کرو۔

نمبر ۸ اعتراض: نجفی نے تفسیر در منثور سے حوالہ دیا کہ ایک ہی بیٹی فاطمہ ہے۔نجفی صاحب ہی کا لفظ بڑھا کر خیانت کیوں کی توبہ کرو۔

نمبر۹ اعتراض: تفسیر در منثور اور سیرت حلبیہ کا حوالہ دیا۔ یہاں بھی ایک ہی بیٹی کا نہ ذکر نہ ثبوت نہ اشارہ مگر نجفی کی دلیل بن گئی سبحان اللہ۔

نمبر۱۰ اعتراض: صواعقہ محرقہ سے ایک بیٹی کا ثبوت نقل کرنے کی ناکام کوشش کی ہے نجفی صاحب حضرت علی شیر خدا کے فضائل کا کس کو انکار ہے مگر دلیل دعوے کے مطابق دو۔

نمبر۱۱ اعترض: نجفی پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فضائل اور داماد ہونا ثابت کیا اور شرح فقہ اکبر کا حوالہ دیا۔

نجفی صاحب! حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کو داماد مانو نہ مانو جیسے خلافت بلا فصل ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا انکار کرتے ہو۔ مگر حقیقی بیٹیاں تو مانو۔ اگر تم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے داماد ہونے کا ثبوت دیکھ کر چار حقیقی بیٹیاں رقیہ، ام کلثوم زینب، فاطمہ مانو تو ہم شیعہ کتب سے دو کا نکاح ہونا دکھا دیتے ہیں۔ اب بتاؤ مان جاؤ گے؟ تو تحریر کر دو۔

نمبر۱۲ اعتراض: بھی ایسا ہی ہے اور جواب بھی وہی ہے۔

نمبر۱۳ اور ۱۴ اعتراض: نجفی کا پڑھ کر عقل حیران ہے کہ اگر بازار میں عقل ملتی تو ہم ضرور خرید کر دیتے۔ مگر ملتی ہی نہیں۔ حوالے میں سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت کا ذکر ہے۔ اب اس حوالوں سے باقی بیٹیاں سگی نہیں رہیں۔ کوئی عقل میں آنے والی بات ہے۔ ہاں اگر باقی بیٹیاں سامنے بیٹھ کر واقعہ میں یہ منظر دیکھ رہی ہوں اور پھر خدمت نہ کریں تو شاید اعتراض بن جائے گا مگر اس کا ثبوت نہیں ہے۔

نمبر۱۵ اعتراض: فتوحات شیعہ میں تفسیر کبیر اور تفسیر نیشاپوری کا حوالہ وار عبارت پیش کی کبنات رسول اللہ من خدیجہ۔ تمام شیعہ کو دعوت کبنات کے لفظ میں ک کہاں ہے اپنی طرف سے دھوکہ کیوں دیا خیانت کیوں کی؟ ک دکھاؤ اور انعام حاصل کرو۔

گوجروی کے فتوحات شیعہ میں دس آیت کے جوابات کے جوابات۔

(۱) وانذر عشیرتک الاقربین. سے دلیل بنانے کی ناکام کوشش کی۔ جبکہ نہ آیت میں نفی ہے نہ تفسیر میں نہ احادیث میں سگی بیٹیوں کی پھر نہ معلوم شیعہ کی دلیل کیسے بن گئی۔ حالانکہ ہم نے شیعہ کتب سے چار عدد ثابت کر دیں۔

(۲)۔آیت تطہیر۔دلیل بنائی مگر دال نہ گل سکی۔

اس لئے کہ خود شیعہ کتب میں موجود ہے۔منتہی لاامال ج نمبر اصفحہ ۱۰۹ میں ہے کہ مباہلہ کے دن آیت تطہیر پڑھی گئی اور منتخب التوارخ صفحہ ۶۱ میں ہے کہ ۹ھ کے آخر میں آیت تطہیر نازل ہوئی۔کیا سمجھے ملنگ بادشاہ۔اگر نجفی یا حیدری یا کوئی شیعہ آیت تطہیر کے نزول کے وقت تین صاحبزادیوں کا زندہ ہونا ثابت کردے تو ہم غور کریں گے۔

کم از کم چھ مہینے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے دروازے پر گزرتے وقت حضور علیہ السلام نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔تو لکھ دیتے کہ کس ہجری کا واقعہ ہے؟ اب بھی لکھ دیں تو ڈھول کا پول کھل جائے گا انشاءاللہ۔

(۳)۔آیت مباہلہ کا جواب:

جب تم ۹ھ مان رہے ہو تو دو صاحبزادیوں کا اقرار کرو کہ وہ حیات نہ تھیں۔بی بی رقیہ اور بی بی زینب۔اور رہی بات ام کلثوم کی تو۔شیعہ کتب میں ۹ھ کے آخر میں اور دس ہجری میں آیت مباہلہ نازل ہوئی۔حوالے گزر چکے۔پہلے شیعہ کتب سے تضاد دور کرو؟ پھر یہ کہ بی بی ام کلثوم اگر ۹ھ تک شروع میں زندہ رہیں تو۔آیت ۹ھ کی آخر میں یا دس ہجری میں نازل ہوئی ت و پھر بھی حیات ثابت نہیں تو مباہلہ میں شرکت کیسی۔کچھ تو شرم کرو۔

(۴)۔آیت خُمس کا جواب:

یہاں بھی حضور علیہ السلام کی باقی حقیقی بیٹیوں کا ذکر نہیں اور انکار بھی نہیں۔یہ اصول شیعہ کو نہیں معلوم کر ذکر نہ کرنا کسی کے انکار ہونے کی دلیل نہیں بنتا۔کوئی اہلسنت کی تفسیر بتاؤ جس میں ہو کہ تین صاحبزادیوں سگی نہیں ہیں ان کے نام بھی لکھے ہوں۔ ظاہر ہے اگر ایسی تفسیر ہوتی تو نجفی و گوجری کہاں چھوڑنے والے تھے مگر ہے ہی نہیں۔

(۵)۔آیت پنجم:

و آت ذالقربیٰ حقہٗ کا جواب گوجروی نے اپنی کتاب حیات القلوب کو غیر

مستند لکھا۔ اور راوی کو سنی لکھا۔ شرم کرو۔ اگر ہم اس راوی کو شیعہ کتب سے شیعہ ثابت کردیں تو چار صاحبزادیوں کو مان کر توبہ کرلو گے؟ یا پھر جن شیعہ کتب میں چار بیٹیوں کا نام کے ساتھ ثبوت مل جائے تو کیا وہ شیعہ مذہب سے ہاتھ اور پاؤں دھونے پڑیں گے۔ لہٰذا اس آیت سے بھی تین صاحبزادیوں کا انکار کسی اہلسنت کی تفسیر سے نہیں دکھاسکتے۔ میرا خیال تھا کہ شاید شیعہ مبلغ اعظم کی تحقیق میں کچھ وزن ہوگا مگر تمام دلائل مکڑی کے جال سے بھی زیادہ کمزور ثابت ہوئے۔

(۶)۔آیت ششم:

جب صور پھونکا جائے گا تو ان کے درمیان کوئی نسب نہ ہوگا اور نہ ایک دوسرے سے نسب کی بنا پر سوال کرسکیں۔

جواب: اس دلیل سے گوجروی کے حواس خراب ہوگئے۔ آخری سطر میں لکھا کہ کسی لڑکی لڑکے کا نام بتلاؤ۔ پہلے تو سگی بیٹیاں نہیں مانتے تھے اب سگے بیٹے کا بھی انکار کردیا۔ خیر یہ آیت نہ تو تم کو مفید ہے اور نہ ہمارے خلاف۔ اس آیت میں نسب کا تعلق سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ہے اور حدیث بھی یہی ہے۔ اس سے کس کو انکار ہے۔ مگر اس اصل مسئلہ کیا ہے اور دلیل کیا ہے۔ کاش تم سوچ کر دلیل بناتے تو یوں جہالت آشکارا نہ ہوتی۔

(۷)۔آیت خاتم النبیین کا جواب:

گوجروی نے بہت زور لگایا۔ موضوع سے ہٹ کر باتیں کیں مگر سب لاحاصل۔ جب یہ مانتے ہیں کہ نسب سیدہ فاطمہ کی اولاد سے چلے گا اور کسی بیٹی سے نہیں۔ لیکن باقی بیٹیوں کا انکار کس الفاظ سے ثابت ہوتا ہے وہ بتاؤ؟ اور خود حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اولاد سے بھی نسب نہیں چلا۔ جو دیگر نکاح کیے تھے۔ اب بتاؤ حضرت علی رضی اللہ عنہ کیا داماد نہیں رہے؟ اور یہ پہلے بھی بتا چکے کہ اہل بیت والی حدیث کے واقعات تین صاحبزادیوں کا وصال ہوچکا تھا۔ پھر بار بار وہی جھوٹ بول کر اس قول پر عمل کرنے کی کوشش کرتے ہو کہ اتنا جھوٹ بولو کہ سچ لگنے لگے۔

(۸)۔آیت ہشتم:

الا المودۃ فی القربیٰ.

جواب: اس میں بھی تین صاحبزادیوں کے سگی ہونے کی نفی نہیں۔ اور نہ ان کے نام کا ذکر ہے۔ اگر اس طرح کے دلائل مناظرے میں ہم اہلسنت کے سامنے پیش کئے تو منہ دکھانے کے قابل بھی نہ رہو گے۔ اس طرح تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے اور بیٹے اور بیٹی تھی ان کا نام یہاں نہیں۔ بس انکار کر دو؟ اور امام باقر امام جعفر دیگر امام کے نام یہاں نہیں لکھے سب کا اہل ہونے سے انکار کرو گے۔ یا عقل کا علاج کراؤ گے؟

(۹) آیت وسیلہ، اور (۱۰) آیت نور کا جواب:

یہاں بھی گوجروی نے حسب عادت وہی بات دہرائی۔ جس کا تعلق موضوع سے نہیں۔ جبکہ ہم نے اک ہی آیت سے بیٹیاں ثابت کیں جمع کا لفظ دکھایا شیعہ ترجمہ سے معتبر کتب سے تاریخ سے باحوالہ نام کے ساتھ حقیقی بیٹیاں ثابت کر دیں اور تمام حیلے بہانے کا معقول جواب بھی دے دیا۔ مگر میں نہ مانوں کا علاج نہیں یہ لاعلاج مرض ہے۔

دو کفر ایک حلال اور ایک حرام

دنیا میں دو قسم کے کفر ہیں ایک کفر کو اللہ نے مسلمان پر حلال کیا اور ایک کفر کو حرام کیا، اور جس کفر کو اللہ نے حلال رکھا ہے اس کے اختیار کرنے کا حکم اللہ نے اسلام قبول کرنے سے بھی پہلے دیا کہ مسلمان بعد میں بنو اور کافر پہلے بنو۔

اور جو کفر ابلیس کو پسند ہے وہ نہیں بلکہ وہ جو مجھے پسند ہے قرآن کریم میں تیسرے پارے میں ہے۔

پہلے ہی صفحہ پر آیۃ الکرسی کے بعد اللہ نے یہی حکم دیا ہے **فمن یکفر بالطاغوت ویؤمن باللہ فقد استمسک بالعروۃ الوثقی لانفصام لھا.** (بقرہ ۲۵۶)

قرآن اور سائنس

قرآن عزیز میں کیا ہے

حضرات محترم! اور طلباء و طالبات جن کو سائنس کا شوق ہے ان کی خدمت میں عرض ہے کہ علم کسی بھی ذریعہ سے حاصل ہو وہ اچھا ہے مگر جب قرآن وحدیث کے مطابق ہو تو۔ قرآن وحدیث کے خلاف ہے تو غلط ہے اور باطل ہے۔

اب دوسری کتابوں میں تحقیق کرنے والے کبھی اپنی کتاب قرآن بھی کھول کر دیکھتے اور غور وفکر کرتے تو وہ جو صدیوں میں ہوتا ہے وہ کام چند مہینے میں ہو جاتا۔ وہ تعلیم یافتہ اسکالرز، پروفیسر، ڈاکٹرز وغیرہ جو طعنہ دیتے ہیں کہ ان مولویوں کو کیا پتہ سائنس کا یہ تو بس مسجد کے حجرے تک محدود رہتے ہیں۔ ان لوگوں کی غلط فہمی یہ کتاب پڑھ کر دور ہو جائے گی۔ انشاء اللہ۔

کاش ایسے لوگ کبھی علمائے حق کی صحبت میں بیٹھ جاتے تو ان کو معلم ہوتا کہ قرآن میں وہ سب کچھ موجود ہے جس کی ضرورت قیامت تک کسی بھی زمانے کے لوگوں کو ہوگی۔

☆ جس قرآن میں ہر چیز کا بیان ہے۔
☆ جس قرآن میں ہر چھوٹی بڑی چیز کا بیان ہے۔
☆ جس قرآن میں ہر خشک وتر کا بیان ہے۔
☆ جس قرآن میں ہر قسم کے علوم کا بیان ہے۔
☆ جس قرآن میں ہر اختلاف ومسئلہ کا حل موجود ہے۔
☆ جس قرآن میں تمام خزانے موجود ہیں۔
☆ جس قرآن میں ماضی، حال اور مستقبل کا بیان ہے۔
☆ جس قرآن میں دنیا وآخرت، قبر وحشر، میزان، جنت، جہنم، حساب کتاب کا بیان

ہے۔

☆ جس قرآن میں تمام موجودہ جدید ایجادات کا بیان ہے۔

☆ جس قرآن میں سائنس کے علوم بھی موجود ہیں۔

☆ جس قرآن میں وہ سب کچھ موجود ہے جس کی کسی کو بھی ضرورت ہے۔

☆ جس قرآن میں ملکی وغیر ملکی تمام زبانوں کا بیان ہے۔

قرآن مجید سے موجودہ کن ایجادات کا ثبوت دیکھنا چاہتے ہو ہم دکھانے کو تیار ہیں۔ مثلاً ایٹم بم، میزائل، جیٹ لڑاکا طیارے، جدید شہری زندگی، بلند و بالا عمارتیں، پہاڑ کاٹ کر سڑکیں، چڑیا گھر، سرکس، جانوروں سے باتیں، ریڈیو، ٹی وی، وی سی آر، فیکس، کیمرہ، دوربین، ٹیپ ریکارڈ، کار، رکشہ، موٹر سائیکل، جہاز، کشتی، آبدوز، زلزلہ، دھماکہ، تباہی، عذاب، دیگر آلات زرعی مشین، تجارتی، سیاسی، ملکی، طبی، اقتصادی حالات، آپریشن، پوسٹ مارٹم، بلٹ پروف فائر پروف، گانا بجانا، فلمیں، کھلے عام زنا، باریک کپڑے، وگ اور ہیڈ کا استعمال، بال پین، پریس پرنٹنگ، اخلاق و کردار، رفتار، گفتار، سیرت و صورت، علم و عمل، ثواب، عذاب، جزا و سزا، ایئر کنڈیشنڈ فین، عام گیس، سوئی گیس، زہریلی گیس، فالج، ہارٹ فیل، دیگر بیماریوں اور ان تمام بیماریوں کا علاج، شمسی توانائی، اسکول کالج یونیورسٹی، مدرسہ، دارالعلوم، پولیس، فوج، جنگی، بحری، بری، ہوائی فوج، فرشتے، انسان، حیوان دیگر مخلوقات کی تمام قسمیں، حشرات الارض، سمندری اور ہوائی مخلوق، جانور وغیرہ دنیا کی زندگی، قبر، حشر، جنت کی زندگی، دنیا میں عذاب، قبر، حشر اور جہنم میں عذاب، غرض کہ قرآن و حدیث کا دامن تھام لیتے تو لاکھوں کروڑوں روپیہ ڈالر اور وقت بچ جاتا اور ترقی کے ساتھ ساتھ دنیا و آخرت بھی ہو جاتی۔ آج سب کچھ ہے اگر ایمان اور قرآن نہیں تو سب بے کار ہے۔ اگر قرآن ہر عمل چھپے تو سب کچھ ہے اور ترقی بھی سائنس بھی۔

اسی طرح قرآن کی تفسیر، حدیث سے جس میں اور زیادہ تفصیل سے قیامت تک ہر

زمانے کے حالات کے بارے میں واضح شواہد موجود ہیں جو کہ ہر شخص حدیث کی پیشن گوئی غیب کی خبریں آج اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ لفظ بالفظ پوری ہو رہی ہیں اور بال برابر بھی فرق نہیں اس لئے بعض منکر علمِ غیب کے مطلقاً جو تھے ان کو ماننا پڑا کہ علمِ غیب عطائی تو ہے حضور ﷺ کو۔ نبی ﷺ کا علم تو بڑی شان والا جس کا اندازہ نہیں لگا سکتے۔ مگر چند صحابہ کرام کو دیکھو۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر میرے اونٹ کی رسی گم ہو جائے تو میں قرآن عظیم سے ڈھونڈ نکالوں۔

حضرت علی شیر خدا مشکل کشا رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر میں سورۃ فاتحہ کی تفسیر کروں تو ۷۰ اونٹ اس کی تفسیر سے بھر دوں۔ حالانکہ اونٹ کم از کم دس من بوجھ اٹھا سکتا ہے۔ یہ علم تو علم علی شیر خدا ہے۔

پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا علم جن سے آسمان کے فرشتے بھی حیا کرتے تھے۔ پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا علم کہ علم دس حصے ہیں جس میں نو حصے حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو دیئے گئے ہیں۔

پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا علم کہ تمام صحابہ کا متفقہ فیصلہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہم سب میں زیادہ علم والے تھے قرآن کریم کے۔

یہ دعا ہے کہ تعلیم قرآن عام ہو جائے
ہر اک پرچم سے اونچا پرچم اسلام ہو جائے

سائنس کیا ہے؟

سائنس لاطینی زبان کا لفظ ہے۔ اور سائنس انسانی تحقیق کا نام ہے۔ جس کی بنیاد پانچ باتوں پر ہے۔ مشاہدہ، غور و فکر، پیمائش، آزمائش، تجربات، عربی میں سائنس کا متبادل لفظ العلم ہے۔ بہرحال ان سب باتوں کا تعلق اسلام سے بھی ہے جبکہ علم کی فضیلت جتنی اسلام میں ہے شاید ہی کسی اور مذہب میں ہو۔ اسلام سائنس کے خلاف

نہیں بلکہ یہ سائنس اسلام کی خادم ہے۔ مگر جب ہم غیر مسلم سائنس دانوں کی تحقیق اپنے قرآن کے خلاف دیکھتے ہی تو پھر ہم کو ایسی سائنس کا انکار کرنا پڑتا ہے۔ جب سائنس قرآن کے مطابق ہے ہم کو تسلیم ہے اور جب سائنس قرآن کے خلاف تحقیق پیش کرے ہم اس کو پاؤں کے جوتے کی نوک پر مارتے ہیں۔ اس لئے کہ ہم قرآن کا انکار نہیں کر سکتے کسی قیمت پر کیونکہ قرآن کا انکار کر کے تو دنیا و آخرت تباہ کر لیں گے مگر سائنس کا انکار کر کے جو قرآن کے خلاف ہے کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ اس لئے کہ سائنس انسانی تحقیق کا نام ہے جس میں نہ صرف غلطی کا امکان ہے بلکہ امر واقعہ ہے۔

اور خاص طور پر عیسائی اور یہودی وغیرہ کی تحقیق میں بے شمار جھوٹ اور غلطیاں سامنے آچکی ہیں۔ اس کی ایک وجہ تو یہ بھی ہے کہ یہودیوں کی زندگی کا مقصد یہ ہے کہ مسلمانوں کو نقصان اور تکلیف دیتے رہو چاہے جس طرح بھی ممکن ہو۔ اور اکثر ان کی تحقیق قرآن کے خلاف ہوتی ہے۔ لہٰذا غلط اور باطل تحقیق کو کوئی مسلمان ماننے کو تیار نہیں۔ اور بعض اوقات غیر مسلم سائنس دان اپنی تحقیق میں ترقی میں ایجادات میں اتنے اندھے ہو جاتے ہیں کہ آسمان کا انکار کر دیتے ہیں۔ کوئی زمین کا انکار کرتا ہے کوئی جنات کا انکار کرتا ہے کوئی فرشتوں کا انکار کرتا ہے اور بعض اوقات خدائی دعوے کرتے ہیں۔ حالانکہ قرآن میں آسمان کا ذکر تقریباً تین سو جگہ پر آیا ہے۔ اب وہ مسلمان سوچیں کہ ایک حرف کا انکار کفر ہے، قرآن کریم کے۔ لہٰذا تو تین سو جگہ آسمان کی آیات انکار کوئی مسلمان سوچ بھی نہیں سکتا۔ لیکن ان غیر مسلموں کو بس اپنی تحقیق سے کام ہے۔ مگر اس مقام پر مسلمان سوچتا ہے کہ

وہ اندھیرے ہی بھلے تھے کہ قدم راہ پر تھے
روشنی لائی ہے منزل سے بہت دور مجھے

افسوس دنیا کی قوموں کا کوء ینہ کوئی مقصد ہے چاہے کیسا بھی ہے۔ مگر مسلمانوں کی زندگی کا اصل مقصد قرآن و حدیث ہے جس کو چھوڑ بیٹھے۔ ایک سازش غیر مسلموں کی

کہ مسلمان ممالک کے تعلیم یافتہ نوجوانوں کو کسی نہ کسی لالچ سے اپنے ملک بلاتے ہیں اور اپنے رنگ میں رنگ لیتے ہیں تاکہ یہ مسلمان نوجوان تعلیم یافتہ اسلام کی خدمات نہ کر سکے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ نوجوانوں کو یہ بتانا ہے تم اس تعلیم سے سائنسی تجربات کرو اور اسلام کا نام روشن کرو تاکہ دنیا اور آخرت میں نام پیدا ہو۔ جیسے مسلمان سائنس دان اپنی تحقیق ماضی میں پیش کرتے رہے ہیں۔ جس کو پڑھ کر مسلمانوں کا سر فخر سے بلند ہو جاتا ہے۔

مسلمان سائنس دانوں کے کارنامے

مسلمانو! آج سائنس کی جو ترقی ہے وہ مسلمان کی تحقیق کا نتیجہ ہے۔ اگر ہمارے بزرگوں کی تحقیق تھوڑی دیر کیلئے الگ کر دو تو یہ غیر مسلمان سائنس دانوں کے دونوں ہاتھ خالی نظر آئیں گے اور سوائے شرمندگی ان کے پاس کچھ بھی نہ ہوگا۔ آؤ دیکھو انہوں نے تحقیق اور سائنس کا طریقہ کس سے سیکھا۔

(۱)۔ الجبراء کا موجد محمد بن موسیٰ خوارزمی ہے۔ یورپ والوں نے جس کی کتاب سے سیکھا۔

(۲)۔ طبیعات میں سب سے پہلے تجربہ یعقوب بن اسحاق الکندی نے کیا۔

(۳)۔ سمندر کی گہرائی ناپنے کا آلہ ابو عباس احمد فرغانی نے ایجاد کیا۔

(۴)۔ سب سے پہلے چیچک کا ٹیکہ ابوبکر محمد بن زکریا الرازی نے ایجاد کیا۔

(۵)۔ علم مثلثات اور فلکیات میں سب سے پہلے عبدالرحمٰن الصوفی نے تحقیق کی۔

(۶)۔ دنیا کا پہلا سرجن پوسٹ مارٹم کرنے والے ابن عباس الزہراوی تھے۔

(۷)۔ نظریہ ارتقا کو سب سے پہلے پیش کرنے والے ابوالحسن علی احمد بن محمد بن مسکویہ تھے۔

(۸)۔ پانی شیشوں سے گزرتے وقت روشنی کی کرنوں کا تجربہ ابن الہیثم نے کیا۔

(۹)۔ سب سے پہلے بارود سازی، راکٹ سازی، تارپیڈو کی ترکیب لکھی حسن الرماح نے۔

(۱۰)۔ سب سے پہلے سائنس دان اسلام کے جنہوں نے کیمیائی لیبارٹری قائم کی جابر بن حیان تھے۔

(۱۱)۔حیاتیات پر تحقیق سب سے پہلے کرنے والے محمد الدمیری ہیں۔
(۱۲)۔مشہور طبیب ماہر فلکیات جغرافیہ دان ابوریحان البیرونی ہیں۔
(۱۳)۔مشہور شاعر، ریاضی دان عمر خیام۔
(۱۴)۔الفارابی۔(۱۵)۔المسعودی۔(۱۶)۔ابوعلی ابن سینا۔(۱۷)۔امام غزالیؒ۔
(۱۸)۔اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت شاہ احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ جن کی تحقیق کے آگے دنیا کے سائنس دان خاموش ہیں کسی کے پاس جواب نہیں ہے۔

تعلیم یافتہ نوجوانو اب تو تم کو یقین آ گیا ہوگا کہ سائنس امت مسلمہ کی گمشدہ وراثت ہے۔

پھر دیر کس بات کی ہے تم پاکستان میں سائنس کی لیبارٹری قائم کر سکتے ہو۔دنیا میں انقلاب برپا کر سکتے ہو۔تہلکہ مچا سکتے ہو۔قرآن کریم نے فکر انسانی کا رخ موڑ دیا تو تم بھی قرآنی تعلیم لے کر اٹھو اور دنیا پر چھا جاؤ۔اس سلسلے میں اعلیٰ حضرت کی کتابیں تمہارے لئے سائنس کی دنیا میں مشعل راہ ہوں گی۔صرف فتاویٰ رضویہ میں مذہبی، علمی، ادبی، ریاضی، ارضیاتی، فلکیاتی، مادی، سائنسی تحقیق کے وہ شہ پارے ہیں جو کہیں اور تم کو نہیں مل سکتے۔

ناز ہے تجھ کو کہ بدلا ہے زمانے نے تجھے
مرد وہ ہے جو زمانے کو بدل دیتے ہیں

ماضی میں سائنس سے نفرت کس نے کی

ایک وقت تھا کہ بوڑھی عورتوں نے علاج کیلئے جڑی بوٹی استعمال کی تو ان کو سولی پر چڑھا دیا گیا اس لئے کہ یہ حرکت عیسائی مذہب کے خلاف تھی۔۱۶۶۴ء میں جنوری ۱۵۹۱ء ایک پروفیسر کی گردن مروڑ دی اور ناخن پکڑ کر نکال لئے گئے۔اس نے آکسیجن کا تجربہ کیا تھا جو کہ عیسائی مذہب کے خلاف تھا۔
گلیلیو جیسے شخص کو بہت جسمانی تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا۔کئی لوگوں کو سائنس کی

وجہ سے ملک بدر کر دیا اور بعض کو صلیب سے باندھ کر جلا دیا۔ آریجن جو کہ تجربے کرتا تھا اس کو اسکندریہ چھوڑنا پڑا۔ ایک خاتون جو سائنس کا لیکچر دیا کرتی تھی اس کو قتل کر کے لاش کے ٹکڑے کر دیئے اور سات لاکھ کتابیں جلا دیں۔

ڈراپر لکھتا ہے کہ عیسائی مذہب میں وہ دن نامبارک تھا یعنی منحوس تھا جب سائنس اور مذہب الگ الگ ہو گئے۔

مسلمانوں غور کرو ہم اسلام چھوڑ کر سائنس نہیں چاہتے بلکہ اسلام کے ساتھ سائنس کو لے کر چلنا چاہتے ہیں۔

غیر مسلم سائنس دانوں کا ظلم دیکھو

یہ تصویر کا ایک رخ تھا اور دوسرا رخ یہ کہ جب غیر مسلموں کو عقل آئی تو مسلمان سائنس دانوں کی کتابوں سے تحقیق چرالی گئی اور بعض جلد سازی کتابوں کے بہانے سے وہ تحقیق نقل کر لیں بعض نے انگریزی ترجمہ کرنے کے بہانے وہ کتابیں حاصل کیں اور بعض یہودی تو مسلمان سائنسدانوں کے باورچی بننے کو تیار تھے اور بن گئے۔ عیسائیوں نے مسلمان سائنس دانوں کی تحقیق کو غلط اور جھوٹ بول کر اپنی طرف منسوب کر لیا ہے جیسے پھیپھڑوں میں خون کی گردش کا سہرا ولیم ہارفی کی طرف کر دیا جبکہ اس کی سب سے پہلے تحقیق علی ابن ابی الحزام نے کی تھی۔

بارود کی ایجاد راجر بیکن کی طرف کر دی جبکہ یہ ایک عربی کتاب سے نقل کیا تھا۔ قطب نما کی ایجاد ایک فرضی شخص کی طرف کر دی فلیو گیوجا۔ جبکہ قطب نما زعرب استعمال کرتے تھے۔ ایسے بے شمار ظلم تاریخ میں ملتے ہیں اور سب سے بڑا ظلم جیہ کہ مسلمانوں میں اختلاف ڈالنے کیلئے برصغیر میں جعلی مولویوں کے چھ سو روپے ماہانہ پر خریدا اور دو دو ٹکے کے فتوے دلوائے اور خود ہمارے مسلمان سائنس دانوں کی تحقیق پر عمل کیا۔ یہ تھی وہ سازش جو مسلمانوں کو سائنس سے دور رکھنے کیلئے کی گئی۔ ورنہ اسلامی سائنس نے جو اہم ترین چیز جدید سائنس کو دی وہ تجرباتی اسلوب تھے۔ جس سے یورپ والے نابلد تھے۔

اب ضرورت اس بات کی ہے کہ کچھ نوجوان آگے بڑھیں اور اس سائنسی خلاء کو پر کریں جو مسلمانوں کی کمزوری سمجھی جارہی ہے۔

اسلامی تحقیق کو آہستہ آہستہ سائنس دان بھی مان رہے ہیں

آج جو تحقیق سائنس پیش کرتی ہے وہ مسلمانوں کو چودہ صدیاں پہلے سے معلوم تھی۔ایک انسان ایک منٹ میں ۲۰ دفعہ سانس لیتا ہے یہ اسلامی کتابوں میں موجود ہے۔
آج سائنس بتاتی ہے کہ دل ایک گھنٹے میں ۴۳۲۰ مرتبہ دھڑکتا ہے۔ اسلامی کتابوں میں بہت پہلے سے تحقیق موجود ہے۔
سائنس دان کہتے ہیں کہ پانی کے برتن میں پیتے وقت سانس لیں ناک سے جراثیم نکلتے ہیں۔ یہ حدیث سے ثابت ہے۔
غرض یہ کہ ہوا، سانس، دل، خورک، جسم، صحت، توانائی، صفائی آج سائنس تحقیق کر کے بتاتی ہے جبکہ ہم مسلمانوں کو ایسی تمام چیزوں کا حدیث میں حکم ہے۔ واقعہ معراج پر ان ہی سائنس دانوں کے سب سے زیادہ اعتراض تھے مگر جب خود کسی سیارے پر چلے گئے تو شرم سے کودہی گردن جھالی۔
آج سائنسی ایجاد ریموٹ کنٹرول کی گئی۔جس پر بڑا فخر کیا جاتا ہے۔مگر ہمارے نبی ﷺ کی شان دیکھو ریموٹ کنٹرول سے زیادہ طاقت ور میرے آقا کے ہاتھ مبارک ہیں۔ اشارے سے درخت سر کے بل چل کر آتے تھے۔ایک پہاڑی پر کھڑے ہو کر شہادت کی انگلی سے آسمان کے چاند کے دو ٹکڑے کر دیئے ایسا ریموٹ کنٹرول قیامت تک نہیں بن سکتا۔ اللہ تعالیٰ نے محبوب کو چودہ سو سال پہلے عطا فرمادیا ریموٹ کنٹرول۔ سائنس دان ہاتھ جوڑ کر میرے آقا کی بارگاہ میں کھڑے نظر آئیں گے کہ آقا آپ معراج میں براق کی گرد راہ کو بھی ہم نہیں پہنچ سکتے۔تمام سائنس دانوں آؤ چاند پر جانا ہے سورج پر جانا ہے، کہکشاں کی تلاش ہے آؤ ہمارے نبی ﷺ کے قدموں میں آجاؤ جن کے قدموں میں چاند سورج اور کہکشاں اور جنت آگئی تھی۔ان کی غلامی میں آجاؤ

سب کچھ مل جائے گا۔

اور ملا ہے دیکھو غوث اعظم کو فرماتے ہیں کہ میں دنیا کے تمام شہروں کو اپنی ہتھیلی میں دیکھ لیا کرتا اور فرماتے ہیں کہ چاند سورج اپنے پورے سال کے احوال ہم کو بتاتے ہیں۔

کافر کی یہ پہچان کہ وہ آفاق میں گم ہے
مومن کی یہ شان کہ گم اس میں ہے آفاق

آسمان اور زمین ساکن ہے

حضرات محترم سائنس دانوں سے کئی مسائل میں اختلاف ہے وہ تمام مسائل تو ہم دوسری کتاب میں نقل کریں گے انشاء اللہ۔ یہاں صرف وہ ایک اختلاف جو بعض قدیم یہود و نصاریٰ کا ہے کہ آسمان گردش کرتا ہے اور بعض جدید یہود و نصاریٰ کا دعویٰ کہ زمین گردش کرتی ہے ان دونوں کا نظریہ غلط ہے۔ ہم قرآن کی روشنی میں دیکھتے ہیں کہ یہ نظریہ سائنس کا قرآن کے مطابق ہے یا نہیں؟ اگر قرآن کے مطابق نہیں تو ہم مسلمان ایسی سائنس کو نہیں مانتے جو قرآن کے خلاف ہے۔ اس لئے کہ سائنس دانوں کی تحقیق میں شک ہوسکتا ہے۔ مگر قرآن میں شک و شبہ کی گنجائش ہی نہیں۔

قرآن کریم میں آسمان کا ذکر تقریباً تین سو جگہ آیا ہے اور زمین کا ذکر تقریباً چار سو جگہ آیا ہے۔ اب ہم وہ واضح آیت پیش کرتے ہیں جس میں آسمان و زمین کے ساکن ساکت و ٹھہرنے کا ثبوت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ان اللہ یمسک السموات والارض ان تزولا. الخ (سورہ فاطر، آیت ۴۱)

ترجمہ: بے شک اللہ روکے ہوئے ہے آسمانوں اور زمین کو کہ جنبش نہ کریں۔ (کنز الایمان)

اب یہاں قرآن کی تفسیر کے مشہور طریقے میں ایک یہ ہے کہ جس کی تفسیر صحابہ سے ثابت ہے وہ بہترین تفسیر ہے اور صحابہ بھی وہ جن کا حدیث میں حکم ہے کہ یہ جو بات کریں اس کی تصدیق کرو۔ اس طرح یہ صحابہ کی تفسیر مرفوع حدیث کے حکم ہے اور حدیث سے تفسیر ہوئی اور وہ دو صحابہ ایک تو حضرت حذیفہ ایمان رضی اللہ عنہ اور دوسرے حضرت

عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ۔ ایک اور حدیث میں ہے قرآن چار افراد سے پڑھو جس میں پہلا نام حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا ہے اور ایک اور حدیث میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں اپنی امت میں وہ پسند کرتا ہوں جو حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ پسند کریں اور وہ ناپسند کرتا ہوں جو حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ ناپسند کریں۔

اب صحابہ کے سامنے یہ مسئلہ بیان ہوا کہ آسمان گھومتا ہے جس کو بیان کرنے والے حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ تابعین میں ہیں کتب سابقہ کے عالم تھے اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور میں ایمان لائے۔ آسمان گھومنے کا نظریہ یہودیوں کا تھا۔ حضرت کعبؓ نے یہ سنا ہوگا لیکن معلوم نہ تھا کہ یہ نظریہ قرآن کے خلاف ہے۔ لیکن جب یہ نظریہ جلیل القدر فقہا صحابہ کے سامنے پیش ہوا تو دونوں صحابہ نے بالاتفاق اس کو باطل قرار دیا اور فرمایا کذب کعب۔

ان اللہ یمسک السموات والارض ان تزولا کہ کعب نے غلط کہا ہے۔ بے اللہ آسمانوں اور زمین کو روکے ہوئے ہے کہ سرکنے نہ پائے۔ حالانکہ مسئلہ آسمان کے گردش کرنے کا تھا مگر صحابہ نے آیت وہ پیش کی جس میں آسمانوں اور زمین کا لفظ موجود ہے اور دونوں کا گردش کرنا باطل ثابت کر دیا۔

زمین ساکن ہے دیگر آیات سے ثبوت

(۲)۔ وھوہ الذی مد الارض وجعل فیھا رواسی وانھرا. (پارہ ۱۳، آیت ۳)

ترجمہ: اور وہ اللہ وہ ہے جس نے پھیلایا (بچھایا) زمین کو اور لگائے اس میں بڑے بڑے پہاڑ اور بنائی اس میں نہریں۔

(۳)۔ وجعلنا فی الارض رواسی ان تمید بھم. (سورہ الانبیاء، آیت ۳۱، پارہ ۱۷)

ترجمہ: اور ہم نے زمین کے اندر تک بڑی مضبوط کیلیں ٹھونک دی ہیں کہ کہیں وہ زمین تم کو لے کر ہل نہ پڑے۔

(۴)۔ والارض مددنھا. الخ (پارہ ۱۴، آیت ۱۹)

ترجمہ: اور زمین اس کو تو ہم نے بچھا رکھا ہے۔
(۵)۔ والارض فرشنها فنعمه المهدون.
ترجمہ: اور زمین ہم نے ہی اس کو بچھایا ہے بس اچھا ہے سب بچھانے والوں سے۔
(۶)۔ والارض وضعها للانام. (پارہ ۲۷، آیت ۱۰)
ترجمہ: اور زمین اس کو تو رکھ دیا ہے اللہ نے لوگوں کیلئے۔
(۷)۔ والی الارض کیف سطحت. (پارہ ۳۰، سورۃ غاشیہ)
ترجمہ: اور کیا نہیں دیکھتے زمین کی طرف کہ وہ کیسی بچھا دی گئی ہے۔
(۸)۔ الذی جعل لکم الارض مهدا. (پارہ ۱۶، سورۃ طٰہٰ)
ترجمہ: اللہ تعالیٰ ایسا مہربان و شفیق ہے کہ اس نے تمہارے لئے پوری زمین کو پالنا بنا دیا۔
(۹)۔ والشمس والقمر کل فی فلک یسبحون. (سورۃ الانبیاء۔ آیت ۳۳)
ترجمہ: اور سورج کو اور چاند کو اور یہ دونوں ایک فلک میں تیر رہے ہیں۔

معلوم ہوا کہ سورج اور چاند گردش کرتے ہیں اور زمین ساکن ہے کہ زمین سیارہ نہیں اور نہ ہی فلک میں زمین شامل ہے۔ قرآن کے اصول اور شرعی ضابطے عبارۃ النص، اقتضاء النص، ولالۃ النص، اشارۃ النص سے ثابت ہو گیا کہ زمین بالکل ساکن اور ساکت ہے۔ نہ زمین آسمانوں اور فلک میں تیر رہی ہے اور نہ ہی ہواؤں میں اڑ رہی ہے۔ ہم دنیا کے سائنس دانوں کو چیلنج کرتے ہیں کہ وہ کسی بھی عقلی دلیل سے ثبوت پیش کرے اگر کوئی مسلم سائنس دان ہے تو وہ قرآن کریم سے صرف ایک آیت پیش کر دے۔ ہرگز نہیں دکھا سکتے۔

ایں خیال است و محال است و جنوں

اس کے علاوہ دیگر پندرہ آیات قرآنی طوالت کے خوف سے نقل نہیں کیں اس لئے کہ عقل مند کو اشارہ کافی ہے۔ حالانکہ قرآن کریم سے ایک آیت بھی ثبوت کیلئے کافی ہے مگر ہم نے نو آیات قرآنی سے ثبوت دیا ہے جبکہ ابتدائی آیت سورۃ فاطر سے تفسیر

سے حدیث سے صحابہ کرام کے نظریہ سے حوالہ دیا۔

جبکہ زمین کا گردش کرنا کسی کے خواب وخیال میں بھی نہ تھا۔ اور اگر ہوتا بھی تو صحابہ اسی آیت سے اس کا باطل ہونا بھی بیان کردیتے۔ آیت میں دونوں کا مطلق حرکت کا انکار ہے۔ آسمانوں اور زمین دونوں کیلئے لفظ ان تزولا میں ایک نسق ہے جس کی ضمیر دونوں کی طرف ہے کہ آسمانوں اور زمین کی حرکت کو باطل قرار دیا۔ اگر کوئی اپنی طرف سے آسمانوں کی حرکت مانے وہ بھی باطل اور جو زمین کی حرکت مانے وہ بھی نظریہ باطل یا یہ کہے کہ زمین اپنے مدار میں گردش کرتی ہے اس سے باہر نہیں جاتی تو یاد رکھو کہ قرآن کے مطلق کو مقید کرنا اور عام کو خاص کرنا اپنی ذاتی رائے سے تو یہ مردود ہے۔ اہلسنت کی کتب عقائد میں ہے کہ نصوص کو ظاہر معنی پر رکھنا۔

مسلمانو! بتاؤ ہم قرآن کو مانیں حدیث کو مانیں صحابہ کی تفسیر کو مانیں یا سائنس کو غلط تحقیق کو مانیں؟

اور سائنس دان بھی وہ جو غیر مسلم یہود ونصاریٰ ہیں۔

بعض تعلیم یافتہ مگر دین سے جاہل لوگوں نے فوراً سائنس کے غلط نظریہ کو مان لیا وار بعض مولوی بھی ان کی رو میں بہہ گئے۔ اللہ تعالیٰ توبہ در جوع کی توفیق عطا فرمائے۔ لہٰذا اسلام عطا فرمائے۔ لہٰذا اسلام کی تاریخ میں کسی نے بھی زمین کی گردش کا ہونا تسلیم نہیں کیا اگر کسی کے پاس کوئی حوالہ ہے تو پیش کرے۔

جبکہ یہ بدعت ضالہ ۱۵۳۰ء میں یہود ونصاریٰ نے نکالا جیسے کہ اکثر ان کو دورہ پڑتا رہتا ہے جس کا جواب اعلیٰ حضرت مجدد اور سائنس دان ہونے کے ناطے قرآن وحدیث کے علاوہ ایک سو پانچ دلیلیں دیں۔ جس کا جواب اس وقت کے سائنسدانوں سے لے کر آج تک کے سائنسدانوں میں کسی کے پاس نہیں ہے۔ کتاب فوز مبین میں ہے جس کا دل چاہے پڑھ لے بازار میں موجود ہے لہٰذا قرآن وحدیث اور صحابہ کی تفسیر کو کوئی مسلمان انکار نہیں کرسکتا۔ ان عقل کے اندھوں کو کچھ عقلی دلائل سائنس دانوں کے

حوالے سے پیش کر دیئے ہیں شاید اتر جائے ان کے دل میں حق بات۔

سائنس دانوں کی تحقیق بدلتی رہتی ہے

حضرات اب لطف کی بات دیکھیں کہ ہر سو سال یا کم وبیش سائنس دانوں کی تحقیق بدلتی رہتی ہے جس کو پہلے غلط کہتے تھے اس کو آج درست کہہ رہے ہیں اور جس کو درست کہتے تھے آج اس کو غلط کہہ رہے ہیں۔ اچھی طور غور سے پڑھ لو۔ کیا ہم ان کی بدلتی تحقیق میں اپنے قرآن کو بدل دیں؟ نہیں ہرگز نہیں۔ ایسا نہیں ہوسکتا۔

O آج کے سائنسدان کہتے ہیں کہ آسمان کا وجود نہیں۔

☆ بطلیموس کہتا تھا کہ آسمان نو ہیں۔

O آج کی سائنس کہتی ہے کہ زمین گردش کرتی ہے۔

☆ بطلیموس کہتا تھا کہ آسمان گردش کرتا ہے اور زمین ساکن ہے

O آج کی سائنس کہتی ہے کہ سب ستارے اپنے محور میں چل رہے ہیں۔

☆ بطلیموس کہتا تھا کہ تمام ستارے آسمان میں مرکوز ہیں۔

اب بتاؤ مسلمانو! ان کی بدلتی ہوئی تحقیق میں ہم کب تک بدلتے رہیں اور پھر سو سال بعد یہ کچھ اور تحقیق بدل لیں گے۔

لہٰذا مسلمانو! دنیا بدل جائے گی مگر قرآن وحدیث اور صحابہ کی تفسیر بدلنے والی نہیں۔ ہمارے لئے یہی کافی ہے۔ مسلمانوں سکون اور اطمینان صرف اسلام میں ہے کسی اور مذہب میں ہے ہی نہیں۔ اس لئے یہ بدلتے رہتے ہیں کہ ان کو سکون نہیں ایمان جو نہیں ہے۔

سائنس دانوں کا اسی مسئلہ میں تضاد بھی دیکھو

(ا)۔ صوبہ کرناٹک انڈیا میں ۱۹۸۲ء میں دو روزہ کانفرنس سائنس دانوں کی ہوئی جس میں نیوٹن اور آئن سٹائن کی تحقیق کو غلط قرار دیا گیا۔

(۲)۔ سائنس دان مسٹر برنٹ نے اپنی کتاب the Universe and Dr. Einstien میں لکھا کہ دنیا میں کوئی ایسا متعین ضابطہ اور معیار نظر نہیں آتا جس سے انسان حتمی طور پر زمین کی حرکت کا اندازہ کر سکے اور نہ کوئی ایسا طبیعاتی تجربہ کبھی ہوا جس سے یہ ثابت ہو سکے کہ واقعی زمین حرکت کرتی ہے۔

(۳)۔ جرمنی سے ایک کتاب شائع ہوئی 100 Authors against Einstien آئن اسٹائن کے خلاف ایک سو سائنس دان۔

(۴)۔ خود آئن اسٹائن، مائکلسن اور یار لے کے تجربے تھے جس سے حرکت زمین کی تردید ہوتی تھی۔

(۵)۔ پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام کے رفیق ڈائن برگ نے اپنی کتاب کائنات کی عمر کے پہلے تین منٹ، میں ایسے تجربے کا ذکر کیا جس سے نظریہ حرکت زمین کی تردید ہوتی ہے۔

(۶)۔ فاضلہ زہرا مرزا قادری نے چند سال پہلے نظریہ حرکت زمین کو باطل قرار دیا اور لکھا۔ جس کی وجہ سے ان کو امریکہ میں تبادلہ خیال کی دعوت دی گئی۔

(۷)۔ ممتاز فلسفی دانشور سید محمد تقی (کراچی) نے بھی حرکت زمین کو باطل قرار دیا ہے۔ اور لکھا کہ وہ ۴۵ سال سے اس مسئلہ میں غور وفکر کر رہے ہیں بالآخر یہ نظریہ حرکت زمین باطل ہے۔

(۸)۔ فاضل اصغر علی چیئرمین انٹرنیشنل سوسائٹی آف اسکالرز نے اپنے مقالے میں لکھا کہ قرآن حکیم زمین کو ساکن قرار دیتا ہے۔

(۹)۔ پروفیسر ابرار حسین شعبی بنیادی سائنس، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد نے لکھا کہ کوئی بھی سائنسدان نہیں کہہ سکتا کہ کوپرنیکس کا نظریہ (حرکت زمین) ثابت ہو چکا ہے۔

(۱۰)۔ پروفیسر ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب نے اعلیٰ حضرت کی تحقیق کو پسند کیا اور عربی زبان نہ آنے کی وجہ سے معذرت کی۔

ایسے بے شمار حوالے طوالت کے خوف سے نقل نہیں کیے اس لئے کہ عقل مند کو اشارہ کافی ہے۔ اب تصویر کے دونوں رخ ہم نے طلباء وطالبات کے سامنے رکھ دیئے

تا کہ فیصلہ کرنے میں آسانی ہو۔

یہاں ایک سوال ہم پوچھنا چاہتے ہیں کہ دونوں قسم کے سائنس دانوں کے حوالے اور تحقیق معلوم ہونے کے بعد کون جھوٹا ہے اور کون سچا ہے؟ اگر حرکت زمین کا نظریہ رکھنے والے جھوٹے ہیں، تو ہم جھوٹے کی بات کیسے مان لیں۔ اور اگر حرکت زمین کا نظریہ ماننے والے سچے ہیں تو ان سائنس دانوں میں تضاد ہے اور تضاد کسی مسئلہ میں قطعی فیصلہ پیش نہیں کرسکتا۔ اور یہ سائنس کے اصول کے خلاف ہے اس لئے کہ انسائیکلو پیڈیا بریٹانیکا میں لکھا ہے کہ سائنس ایسے نتیجہ کی تحقیق کا نام ہے جس سے عالمگیر اتفاق رائے حاصل کیا جاسکے۔

تو جب سائنس دانوں میں اتفاق نہیں ہوا یہ تحقیق غلط ثابت ہوئی پھر ہم غلط تحقیق کیسے مان لیں۔ حالانکہ مسلمانوں کیلئے قرآن وحدیث اور صحابہ کی تفسیر کے بعد کسی تحقیق کی ضرورت نہیں ہے اور یہ دنیا دیکھ لے گی کہ سائنسی بدلتی تحقیق میں آخر ان کو بھی ماننا پڑے گا کہ زمین ساکن ہے۔ انشاءاللہ۔



اقرار علم الغیب فی جواب اظہار العیب

مقدمہ

نحمدہ نصلی ونسلمو علی رسولہ الکریم ام بعد

علامہ غلام فرید ہزاروی صاحب نے اثبات الغیب دوحصوں میں جواب ازالۃ الریب سرفراز گھکروی کی کتاب کا علمی جواب دلائل سے دیدیا تھا جسکے بعد منکرین کو حق تسلیم کرکے رجوع کا اعلان کردینا چاہیے تھا۔ مگر ضد کا علاج نہیں ہے اس لئے سرفراز وہابی نے اثبات علم الغیب کا جواب اظہار العیب کے نام سے لکھا جو کہ سابقہ جوابات کو دوبارہ گھما کر اور الفاظ کا چکر چلا کر اپنی قوم کو خوش کردیا۔ جس کو دیکھ کر وہ بغلیں بجا رہے ہوں گے۔ جبکہ پہلے سے زیادہ اپنی جہالت کا ثبوت پیش کیا اور اس کے جواب میں ہزاروی صاحب نے بہت پہلے ہی اظہار کا جواب اثبات الشیب سے لکھ لیا تھا۔ مگر شائع ہونے میں تاخیر ہوتی گئی۔ اور مزید تاخیر ممکن ہے اس لئے راقم نے سوچا کہ فوری جواب ہونا چاہیے تاکہ اس وہابی کی خواہش پوری ہوجائے۔

نوٹ: ہم سرفراز وہابی کی جگہ وہابی لقب جو حقیقی نام ہے اس سے یاد کرکے اس کی عبارت نقل کریں گے اور راقم سنی لکھ کر جواب دے گا۔ انشاء اللہ

یہ مناظرانہ دلائل علم غیب عطائی پر فیصلہ کن گفتگو ہے جس کا جواب دیوبندی قیامت تک نہیں دے سکتے اس جواب کے بعد وہابی نے کتابیں لکھنا بند کردیں۔ منکرین کیلئے یہ حوالے موت کا پیغام ہیں۔

تقریظ

تمام تعریفیں رب کریم عزوجل کے لئے ہیں۔اور درود وسلام ہو اس ہستی پر جس کے توسل سے ہمیں رب کریم عزوجل کی معرفت حاصل ہوئی۔

مولانا جہانگیر نقشبندی صاحب کی کتاب کو مصروفیت کی وجہ سے پوری تو نہ دیکھ سکا مگر چیدہ چیدہ مقام سے دیکھا۔دیوبندی مناظر سرفراز گھکڑوی جو کہ اکثر اہلسنت کے خلاف لکھتا ہی رہتا ہے۔مولانا نے ان کی کتاب کا جواب لکھا ہے۔

اللہ تعالیٰ اس کتاب سے گمراہوں کو سیدھا راستہ دکھائے اور مولانا کے درجات کو بلند فرمائے۔(مولانا محمد قاسم ہزاروی صاحب مکتبہ غوثیہ)

اظہار کے صفحہ نمبر ا پر تصدیق کرنے والے عبدالرحمٰن دیوبندی نے دو صفحہ لکھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ کرنے والے بھی دھوکے باز اور جھوٹ سے باز نہیں آتے کاش یہ پروفیسر انصاف کی بات کرتے مگر ایسے نصیب کہاں۔

صفحہ نمبر ۲ پر لکھا ہے کہ جس کا نقد جواب اپنے عبدالرحمٰن انفرادی کا واقعہ لکھ دیا ہے مگر میں یہاں ایک واقعہ لکھنا چاہتا ہوں جب اہل بدعت قبور کو دیکھ کر ترنگ میں آتے ہیں تو پھر سب بزرگوں (انبیاء واولیاء) کو چھوڑ کر ان کو ایمان کامل صرف اپنے اعلیٰ حضرت ہی کی بارگاہ سے ملتا ہے عرس کے موقع پر کہا گیا اعلحضرت کے بغیر آپ ہر فن حاصل کر سکتے ہیں لیکن دولت عشق ورسالت وایمان کامل بارگاہ اعلحضرت سے ہی حاصل ہو سکتا ہے۔(رضائے مصطفیٰ)

سنی: جواباً عرض ہے کہ عبدالرحمٰن کا واقعہ شاید پروفیسر کو حقیقت معلوم ہو گئی تھی اس لئے واقعہ کا اشارہ کر دیا ورنہ جس کو اعلحضرت نے کافر لکھا تھا اور اس کا فعل بھی نقل کر دیا تھا صرف نام کی مماثلت سے دیوبندیوں نے افسانہ بنا دیا۔اگر آج بھی کوئی میدان میں آئے تو ہم حاضر ہیں۔دوسری بات جو اعلیٰ حضرت کے دولت عشق ورسالت وکامل ایمان سے متعلق ہے پروفیسر صاحب ہر بات کے دو رخ ہوتے ہیں ایک اچھا دوسرا غلط معنی۔حیرت

ہے وہابیوں کو غلط معنی ہی نظر آتا ہے خود جو غلط ہیں۔اس عبارت سے پہلے پروفیسر نے بریکٹ میں انبیاء واولیاء کا اضافہ کردیا جس سے انکی پروفیسری میں چارچاند لگ گئے۔حالانکہ انبیاء واولیاء کا ذکر قطعاً یہاں ہو ہی نہیں سکتا بلاوجہ اپنی وراثت کا پول کھول دیا۔انکی نظر غلط جگہ ہی پڑجاتی ہے کبھی تو اچھے معنیٰ بھی سمجھ لیا کریں۔

تیسرا جواب یہ کہ دشمن نے بھی اعلیٰ حضرت کو عشقِ رسول کی دولت سے سرشار مان لیا لیکن دوسرے کو فیض ملنے کو انکار و اعتراض کیا ہے۔

چوتھا جواب یہ کہ اہل بدعت کا ہم کو سبحان اللہ پروفیسر صاحب پوری دیوبندی میں آج تک ایک مولوی و مفتی یا شیخ الحدیث کا نام بتادیں جو بغیر بدعت حسنہ یافتہ مفتی بن گیا ہو؟ ہم اسکی زیارت کرنا چاہتے ہیں ورنہ اہل بدعت کا اپنا نام دوسروں پر چسپاں کرنا ظلم ہے۔

پانچواں جواب وہابیوں میں ایک آدھ بھی ایسا نہیں جس کو عشق رسول کی دولت ملی ہو ورنہ بتادو؟

چھٹا جواب یہ کہ انبیاء واولیاء کا ذکر نہیں تو ان کو چھوڑنے کو ذکر عبارت میں کہاں ہے زبردستی کیوں؟

ساتواں جواب یہ کہ تقویۃ الایمان میں ہر بزرگ چھوٹا ہو یا بڑا۔ الخ۔ پروفیسر صاحب بتاؤ یہاں انبیاء واولیاء کا ذکر مانتے ہو؟ جبکہ اس کا قرینہ بھی ہے جو جواب تمہارا وہی جواب ہمارا۔

آٹھواں جواب یہ کہ عرس کا موقع ہے جب تم عرس کے قائل نہیں تو ہر بات ہی غلط کہو گے حالانکہ دیوبندیوں کا عرس میں جانے کا ثبوت کتاب دیوبندی مذہب میں ہے۔

نواں جواب جب اپنے گھر کی خبر نہ ہو تو دوسروں پر طعن کرنا کس یونیورسٹی کی تعلیم ہے۔

دسواں جواب کہ مرثیہ گنگوہی میں محمود الحسن نے ئی مرثیہ کہا ''خدا ان کا مربی وہ مربی

تھے خلائق"۔ پروفیسر صاحب اسکی وضاحت فرمادیں کہ مربی کا معنیٰ کیا ہے؟ آپ تو عشق رسول کی دولت حاصل کرنے پر رور ہے، ہواب تو گنگوہی کے فیض سے سب کچھ مل رہا ہے بلکہ قبر سے بھی حالانکہ گنگوہی نے کس کو مرنے نہیں دیا مگر خود مر کر مٹی میں مل گئے۔ بتاؤ دیوبندی قبور کررنگ برنگ ہوجاتے ہیں اسکی وجہ کیا ہے؟

گیارہواں جواب وہابیوں میں کوئی بھی کامل ایمان نہیں جب ہی تو تکلیف ہوئی اگر ہے تو دکھادو؟

گیارہویں شریف کے صدقے گیارہ جواب حاضر ہیں پروفیسر صاحب مرنے سے پہلے ان کے جوابات دیتے جانا (شکریہ)۔ مولانا زبیر علی رضوی صاحب۔

یہ رضا کے نیزہ کی مار کہ عدو کے سینے میں غار ہے
یہی وار وار سے پار ہے کسے چارہ جوئی کا وار ہے





الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ (ﷺ)

پیش لفظ

صفحہ نمبر ۳ پر سرفراز وہابی نے ازلۃ کا حوالہ دے کر عن عقیدہ علم الغیب ہے سبب تالیف لکھا کہ۔ اللہ تعالیٰ کے ہی فضل وکرم سے۔ علم غیب صرف اللہ تعالیٰ ہی کو ہے اور عالم الغیب صرف اللہ ہی کو ہے اور یہ صرف اسی کی صفت خاصہ ہے ہاں اس نے وقتاً فوقتاً وحی کے ذریعہ حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو انباء الغیب واخبار الغیب سے نوازا ہے۔ اور سب سے زیادہ غیب کی خبریں اسی نے خاتم الانبیاء والمرسلین حضرت محمد (ﷺ) کو عطا کیں ہیں اور اس بات کو مبرہ کن کرنے کے لئے اکتالیس حوالے درج کئے گئے ہیں۔

قارئین اکرام آپ نے دیوبندی وہابی کو عقیدہ اور دعویٰ دیکھ لیا یہ نمائشی عقیدہ دوغلی پالیسی ہے۔ اصل وہابی عقیدہ کیا ہے پہلے اللہ تعالیٰ کے متعلق دیکھ لیں۔

۱۔ اللہ تعالیٰ کو بندوں کے اعمال کرنے سے پہلے معلوم نہیں بلکہ اعمال کرنے کے بعد معلوم ہوتا ہے۔ (بلغۃ الحیران)

۲۔ غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار میں ہو کہ جب چاہے دریافت کرلے (تقویۃ الایمان)

اگر وہابی کا اپنا عقیدہ درست ہے تو ان دونوں کتابوں کو آگ لگانے کا حکم کرے اور اپنی برات کا اظہار کرے۔ اگر سچے ہیں تو؟

اب دیکھیں نبی کریم (ﷺ) کے متعلق ان کا اصل عقیدہ اور تصویر کے دونوں رخ آپ کے سامنے ہیں۔

۱۔ پھر خواہ یوں سمجھئے کہ یہ بات ان کی اپنی ذات سے خواہ اللہ کے دینے سے غرض اس

عقیدہ سے ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے۔ (اسماعیل دہلوی وہابی تقویۃ الایمان)

۲ یہ عقیدہ رکھنا کہ آپ (ﷺ) کو علم غیب تھا صریح شرک ہے۔ (گنگوہی وہابی، فتاوی رشید)

۳ جو یہ کہتے ہیں کہ علم غیب بجمیع اشیاء آنحضرت (ﷺ) کو ذاتی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کا عطا کیا ہوا ہے سو محض باطل خرافات میں سے ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ)

۴ آپ کو حق تعالیٰ نے علم دیا تھا تو ایسا سمجھنا خطاء صریح ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ)

۵ علم غیب خاصہ حق تعالیٰ کا ہے اس لفظ کو کس تاویل سے دوسرے پر اطلاق کرنا ابہام شرک سے خالی نہیں۔ (فتاویٰ رشیدیہ)

اب یہ وہابی مؤلف اظہار بتائے کہ رافضی کی طرح تقیہ کیوں؟ اور وہابی اپنا وہ عقیدہ بیان کرے جو متفقہ ہو؟ اس کا تضاد تو ہم نے واضح کر دیا۔ ہم دعویٰ بے کہتے ہیں کہ وہابی کی جماعت اس مسئلہ پر تو کیا کسی بھی اختلافی مسئلہ پر متفقہ عقیدہ پیش نہیں کر سکتے۔

یہ چیلنج ہے ہمارا وہابی کو اس کی اولاد ہو اور پوری جماعت کے ہر فرد کو دعوت عام ہے۔

ہماری کتاب کا جواب اپنے اس تضاد کو دور کر کے شروع کرنا اور الفاظ کا چکر چلائے بغیر کہ ہم نے پوری کتاب یا عبارت نقل نہیں کی وہابی اپنے عقیدے سے توبہ کرے یا تضاد ختم کرے ورنہ ہماری اس کتاب کا جواب نہ ہوگا۔

وہابی کے اکتالیس حوالے اخبار الغیب کے گنگوہی نے اور دہلوی نے ملیا میٹ کر دیئے۔

اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

عوام الناس اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں کہ اس وہابی کو صفت خاصہ کا علم بھی نہیں ایک طرف ازالۃ میں علم غیب اللہ تعالیٰ کیلئے صفت خاصہ لکھا۔ اور اس کتاب میں علوم غیبیہ حضور (ﷺ) کو عطائی تسلیم کر لئے۔

اور یہی وہابی ہے جس نے ذاتی وعطائی کی تقسیم کا انکار کیا تھا ان کتابوں میں تفریح الخواطر، دل کا سرور، راہ ہدایت، اگر یہ وہابی توبہ کرے تو ہم صفحہ نمبر اور عبارت اس کی لکھی

ہوئی دکھانے کو تیار ہیں اس وہابی کی کتابوں میں ایک خوبی یہ ہے کہ ہم کو دوسری جگہ حوالے تلاش کرنے کی زحمت نہیں ہوتی اس کی اپنی کتاب سے اس کے خلاف ثبوت مل جاتا ہے۔

(سبحان اللہ)

حقیقت میں اظہار العیب میں وہابی نے اپنے سارے عیبوں کا اظہار کردیا۔ یہ منظر ہم قارئین کو ہر باب میں دکھائیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

صفحہ نمبر ۵ پر وہابی نے لکھا ہے ازالۃ الریب بڑی جاندار کتاب ہے اور انشاء العزیز صدیوں تک توجہ کی مستحق رہے گی۔

سُنی: اگر یہ جاندار کتاب تھی تو اظہار العیب لکھنے کی کیا ضرورت ہی نہ تھی اظہار لکھ کر تم نے خود اس جابدار کو بے جان کر دیا جو صدیوں تک توجہ کا مرکز رہے خود تم نے ربعہ صدی میں اس سے توجہ ہٹا کر "اظہار العیب" لکھی۔

اصل بات یہ تھی کہ ازلۃ میں جو گستاخیاں وغلطیاں کر بیٹھے تھے ان کی لیپا پوتی الفاظ کا چکر شیطانی قیاس سے صفائی کرنے کی کوشش کی مگر ناکام رہے اب اقرار الغیب کے جواب میں شاید تیری کتاب جاندار ہوگی۔ تو اظہار العیب کی جان تو ہم نے نکال دی،

"نہ رہے گا بانس نہ بجے گی بانسری"

صفحہ ۱۳ پر وہابی نے لکھا کہ "ماکان یکون سے ہمارے نزدیک غیب کی وہ خبریں مراد ہیں جو حضور (ﷺ) کی بعثت سے قبل اور تا قیامت آنے والے واقعات سے تعلق رکھتی ہیں ان کے علم غیب وجمیع ماکان وما یکون سے کوئی نسبت نہیں اول کے ہم قائل اور ثانی کے ہم منکر ہیں۔

سُنی: اول کے قائل جو ماکان وما یکون سے متعلق ہے یہ وہ الفاظ ہیں جو دیوبندی ہمیشہ سے انکار کرتے رہے لیکن اس وہابی نے بغیر کسی دلیل کے غلط مان لیا مگر خبیث عادت نے مجبور کیا کہ علم غیب اور جمیع کا لفظ لگا کر فرق کردو۔ جس کے تم منکر ہو اس کا ثبوت بھی دیکھ لو کہ تم نے علوم غیبیہ تسلیم کیا اور یہاں بھول گئے دونوں الفاظ جمع ہیں وہابی صاحب۔

اور جمیع کا ثبوت ۲۴ دیوبندی وہابی اکابر علماء سے المہند میں ہے کہ علم الاولین واخرین مانتے ہیں جمیع کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

ہاتھ گھما کر کان پکڑنے کے بجائے سیدھی طرح کان پکڑلو۔ مگر لاتوں کے بھوت باتوں سے کہاں مانتے ہیں۔ حالانکہ خود کے الفاظ ہیں کہ بعثت سے قبل جو جمیع ما کان پر دلالت کرتے ہیں اور تا قیامت میں آنے والے واقعات۔ وما یکون میں شامل ہے دونوں کو ملا کر جمیع بن جاتا ہے مگر ڈھیٹ بہت دیکھے دنیا میں سب پر سبقت لے گئی بے حیائی آپ کی۔

وہابی کو اردو اپنی لکھی ہوئی سمجھ نہ آئی دوسروں کو الزام دینا کسی عقل مند کا کام نہیں ویسے اس وہابی کو اپنے لکھے ہوئے الفاظ کو بدلنے کا فن خوب آتا ہے اس خوشی میں جوتے کے ہار مبارک اگر دہلوی اور گنگوہی اس کے ما کان وما یکون کے الفاظ دیکھ لیتے ہیں تو اس کو دیوبند سے خارج کر کے دم لیتے منافق کیسے ہوتے ہیں کہ صحابہ کرام پاس جاتے تو ان کے عقائد کی بات کرتے اور جب کفار کے پاس آتے تو یہی کہتے کہ ارے ہم ویسے ہی ما کان وما یکون کہہ رہے تھے تا کہ الفاظ دیکھ کر پھولے نہیں سماتے ہم تو اے کافر و تمہارے ساتھ ہیں نہ عطائی مانتے ہیں نہ ذاتی مانتے ہیں۔

اسی صفحہ ۶ پر مسئلہ نور کے متعلق لکھا کہ محققین کا طبقہ اس حدیث کو "ان اللہ تعالیٰ خلق قبل الاشیاء نور نبیک من نورہ" صحیح تسلیم صحت، ہمارے بزرگ یہ بیان کرتے ہیں اور ہم (وہابی) اس کی تصدیق کرتے ہیں ہاں اللہ تعالیٰ کے نور کے فیض اور سبب سے آپ کا نور بنا ہے۔

سُنی: جب آپ کے نزدیک محققین صحیح تسلیم نہیں کرتے تو بصورت تسلیم صحت۔ کہاں سے نکل آئی؟ آپ اور آپ کے بزرگ محققین کے شاگرد ہیں یا استاد ہیں آپ کو چاہئے کہ اس کا انکار کر کے آگے بڑھ جاتے یہ دوغلی پالیسی کیوں؟

دوسرا یہ کہ اثبات میں گنگوہی کا حوالہ دیا تھا جنہوں نے ذاتی نور تسلیم کیا تھا وہ عقیدہ گول کر گئے اسکا جواب کہاں گیا جس پر شرک کا فتویٰ ہے۔

وہابی نے صفحہ ۷ پر لکھا کہ اللہ تعالیٰ کا نور حضور (ﷺ) کے وجود کا مادہ قرار پائے تو یہ قطعاً باطل وسراسر مردود ہے۔

سُنی: عوام الناس دیکھ لیں کہ اس کے بعد وہابی نے تھانوی کا عقیدہ لکھا بس ظاہراً اس نور کے فیض سے کوئی مادہ بنایا گیا۔ (تھانوی نشر الطیب)

یہی وہ گھن چکر ہے جس کو باطل و مردود کہا تھانوی کی عبارت سے خود ہی نقل کر دیا اب اسکو الگ کرنے کی ناکام کوشش کی۔

وہابی نے صفحہ ۸ پر اہلسنت بریلوی کے حوالے نقل کئے جس میں نوری مادہ کا ذکر ہے پھر لکھا کہ ہم اسکو کفر و شرک کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا ذاتی نور حضور (ﷺ) کے نور مخلوق کا مادہ ہو۔

سُنی: پہلے جس کو باطل و مردود کہا وہ تھانوی کی عبارت میں ہے اب جس کو کفر و شرک کہا وہ گنگوہی کہ امداد السلوک میں ہے کہ حضور (ﷺ) نور ہیں اللہ نے نور فرمایا آیت " قد جاء کم من اللہ نور " سے مراد قرآن نہیں بلکہ حضور (ﷺ) ہیں۔ آپ کا سایہ نہ تھا۔ حضور (ﷺ) اپنی ذات اور خالص نور۔

ہم سے غیروں سے کچھ دربان سے کچھ

صفحہ ۱۰ پر وہابی نے لکھا کہ غرضیکہ جس چیز کو ہم کفر و شرک کہتے ہیں اس کا اثبات بفضلہ تعالیٰ ہماری کسی کتاب سے نہیں ہوسکتا نہ ازلۃ سے اور نہ کسی اور سے۔

سُنی: آنکھیں کھول کر پڑھ لو جس کو تم نے باطل کہا وہ تھانوی کا عقیدہ نکل آیا جس کو تم نے کفر و شرک کہا وہ گنگوہی کا عقیدہ نکل آیا تمہاری کتابوں سے بلکہ تمہارے قلم سے بفضلہ تعالیٰ ہم نے باطل و کفر و شرک ہونا ثابت کر دیا۔

اِدھر آ پیارے ہنر آزمائیں
تو تیر آزما ہم جگر آزمائیں

جب تک یہ وہابی اپنے اکابرین کو دو منہ والا فتویٰ درست کر کے ایک منہ ایک زبان نہ

بنالے اس وقت تک اس کے فتوے اس کے منہ پر مارے جائیں گے۔

صفحہ ۸ پر وہابی نے لکھا کہ ہم اسے اولیائے کرام کے پیش نظر مانتے ہیں نرادجل اور خالص افتراء و بہتان ہے۔

اور صفحہ ۹ پر وہابی نے لکھا ہے کہ اولیائے کرام کے متعلق۔ بسا اوقات لوح محفوظ کا عکس ان کے قلوب پر پڑتا ہے اور وہ غیب پر مطلع ہو جاتے ہیں۔

قارئینِ کرام یہ دونوں عبارتیں اس وہابی کی ہیں جس کی کئی زبانیں ہیں اور اپنے لئے نرادجل خالص افتراء و بہتان خود لکھے ہیں دونوں ننگی تصویریں آپ کے سامنے ہیں۔ اسی صفحہ پر ہے کہ ہم اولیاء کرام کو تصرف فی الکائنات اور تصرف فی الاکوان بھی تسلیم کر چکے ہیں یہ بھی خالص دجل اور تلبیس ہے۔ اور آگے کی سطر میں ہے کہ، ازلۃ الریب صفحہ نمبر ۱۵۱ اور صفحہ نمبر ۱۵۲ میں علامہ ابن خلدون کے حوالے سے یہ لکھا کہ "اولیاء کرام سے کرامات کے ذریعہ تصرف فی الکائنات اور تصرف فی الاکوان صادر ہوتے ہیں۔ الخ۔

یہاں بھی خالص دجل و تبلیس اسی وہابی کی اپنے قلم سے ثابت ہوئی ہے کیا کسی شریف انسان کی ایسی حرکت دیکھی ہے کسی نے۔

ارے کوڑھ مغز! جب تو مانتا ہی نہیں تو ابن خلدون کو حوالہ تسلیم کر کے کیوں لکھا؟ کیوں دجل و تبلیس کا مظاہرہ کیا۔

قضائے مبرم و معلق۔ تصرف فی الکائنات وغیرہ توحید و رسالت کتاب گلدستہ دیا گیا ہے اور اس وہابی کی جہالت کے تمام پردوں کو پھاڑ کر رکھ دیا ہے۔ جس کا جواب اس پر قرض ہے اگر یہ مر گیا تو اسکی اولاد یا شاگرد قرض ضرور اتاریں۔ الصوارم ہندیہ میں مقدمہ علامہ عبدالحکیم شاہجہاں پوری علیہ الرحمۃ کا جواب اس پر قرض ہے اس کے علاوہ ہم نے اس کے خط لکھا اس کے مفتی نے جواب دیا مختصر پھر ہم نے دوسرا خط لکھا اس کے بعد عوام اندازہ لگا لیں کہ اس کی کتاب کے شروع میں ہی یہ حال ہے آخر تک کیا حال ہوگا یہ اس کے پیش لفظ ہیں اور اس کا جواب بلکہ منہ توڑ جواب بہتر ہوگا۔

صفحہ نمبر ۱۰ پر لکھا ہے کہ مبلغ دس ہزار روپے کا خالص جاہلانہ چیلنج ہم سردست بذریعہ عدالت رقم وصول کرنے کا حق محفوظ رکھتے ہیں۔

سُنی: واقعہ یہ سرفراز کا کام ہے چیلنج کو خالص جاہلانہ بھی کہا اور اس کو وصول کرنے کا حق محفوظ بھی رکھا پھر یہ تو عدالت کے پاس جاہلوں کی امانت ہے لینا نہ بھولنا۔ اب جس بات پر چیلنج دیا تھا وہ یہ ہے کہ باقرار اکابر فریق مخالف۔ حضور (ﷺ) کو ۶ ھ تک اپنی نجات وفلاح کو علم نہ تھا تو ہم نے ان پر کیا افتراء باندھا۔ صفحہ ۱۱

سُنی: یہی تو افتراء باندھا جس کا ثبوت مانگا وہ پیش نہ کر سکے اور جھوٹ کی لعنت کا طوق اپنے گلے میں ڈال کر جھوم رہے ہیں۔

وہابی نے جو جھوٹ بولا اس کا ثبوت تو نہ دکھا سکے البتہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کا حوالہ دیا۔ جس میں وہابی کا افتراء نہیں مناظر اعظم کا حوالہ دیا۔ تمہارا اس آیت کو حجت کے واسطے پیش کرنا درست نہیں کیونکہ یہ منسوخ ہے۔

تیسرا حوالہ حکیم الامت مفتی صاحب کا دیا کہ یہ منسوخ ہے۔

چوتھا حوالہ صدر الافاضل کا دیا۔

پانچواں حوالہ اثبات علم الغیب کا دیا۔

سرفراز بتائے کہ افتراء کے مذکورہ الفاظ کہاں ہیں جو اس نے جھوٹ بولا تھا یہ وہ ہیں جن کا عقیدہ ہے اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے۔ معاذ اللہ

تو پھر دیوبندیوں کا یہ حال سب کے سامنے ہے وہابی پر لازم ہے کہ جھوٹ سے توبہ کرے اور یہ وظیفہ کرے اور یہ وظیفہ پڑھے کہ " لعنة الله علیٰ الکذ بین "

ازالۃ کے صفحہ نمبر ۲۷۸ پر آیت سے نفی علم غیب پر اعتراض کیا تھا وہابی نے. "قل کنت بدعاً من الرسل وما ادری مایفصل بی ولا بکم. الایة. آپ کو ان کا علم اور درآیت نہ تھی اور صفحہ نمبر ۲۷۹ پر اس کے منسوخ ہونے سے انکار کیا لکھا کہ اس کو منسوخ قرار دینا اور اس کے نسخ کا دعویٰ بچند وجوہ اس میں کلام ہے اول یہ آیت کریمہ ہے اور خبر

میں نسخ جائز نہیں ابن کثیر کا حوالہ دیا۔

سُنّی: مفسرین کرام خبر میں نسخ کے قایل ہیں جن میں تفسیر کبیر۔ درِ منشور۔ تفسیر الوسعود، ابن کثیر اور تفسیرات احمدیہ وغیرہ میں ہے بلکہ حضرت ابن عباس حضرت عکرمہ حضرت انس بن مالک حضرت حسن حضرت قتادہ رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

حیرت انگیز دھوکہ یہ کہ خود بھی صفحہ ۲۷۹ پر لکھا کہ آیت کے منسوخ ہونے کے متعلق بعض مفسرین کرام ان دعویٰ کیا ہے اب کوئی بتلائی کہ بتائیں کیا۔

اس آیت کریمہ کے دو معقول جواب دیئے جا چکے تھے اہلسنت کی طرف سے ا یہ ہمارے علم غیب کے دعوے کے خلاف نہیں اور نہ تم کو کچھ مفید کہ نزول قرآن کی تکمیل تک دعویٰ ہے اور اس آیت کے بعد قرآن کریم نازل ہوتا رہا۔ وہابی کو چاہیے تھا کہ ہمارا دعویٰ بار بار پڑھ لے کہ جوجاء الحق میں اثبات علم الغیب میں دیگر کتابوں میں بھی ہے جب وہ دعویٰ ہی سمجھنے سے قاصر ہے تو دلیل کس بات میں دے رہا ہے۔

جو جو اردو عبارت میں دعویٰ سمجھ نہ سکے وہ دوسروں کو کیا سمجھائے گا۔

۲ اس میں علم کی نفی نہیں بلکہ درایت کی نفی ہے اب اس میں وہابی درایت کا معنیٰ سکھانے کو تیار ہیں۔ آئے ہماری شاگردی کرے کیونکہ اس نے ساری عمر بھاڑ جھونکا ہے اگر علم حاصل کر لیتا تو یہ دن نہ دیکھنے پڑتے۔

ازلۃ کی صفائی میں اظہار العیب لکھی ہے مگر یہ تو رد ہے ازلۃ کا اور وہ جو دلائل جو ہمارے اکابرین کے ہیں اظہار میں تسلیم کر لئے۔ نسخ کی بات بھی گول کر گئے اور وہی جھوٹ دہراتے رہے کہ نجات کا علم نہ تھا۔

وجہ دہرانے کی وہی کہ اللہ جھوٹ بول سکتا ہے تو وہابیوں پر جھوٹ بولنا لازم ہوگا۔

جو اللہ تعالیٰ پر افتراء وعیب لگانے سے نہ چوکے وہ ہم کو کسی بھی بھتان لگانے سے کیسے باز رہ سکتے ہیں۔ وہابی نے ازلۃ میں۔ ما یفعل بی۔ والی آیت میں لکھا کہ جو واقعات جناب رسول اللہ (ﷺ) سے اور قوم سے پیش آنے تھے آپکو علم و درایت نہ تھی۔ لئے

یہاں وہابی نے واقعات کا لفظ لکھا جبکہ دیوبندیوں کی کتاب میں ہے اس آیت کو پیش کرتے وقت وہ یہ مفہوم پیش نہیں کرتے ہیں کہ حضور (ﷺ) کو اپنی مغفرت کا علم نہ تھا یا اپنا حال معلوم نہ تھا کہ اللہ کیا کرے گا (معاذ اللہ)

اب اپنوں کی بات ہم پر تھوپ رہے ہیں شرم نہیں آتی۔ پھر اس وہابی نے آگے چل کر بحث سے خارج موضوع کو اٹھایا اور تراجم اعلیٰ حضرت کو غلط ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی جس کو جواب ہم دے رہے ہیں وہابی کی نسلیں یاد رکھیں گی واقعی کوئی مرد میدان میں ملا تھا۔

صفحہ نمبر ۱۱۸ اظہار میں بھی یہی بات کی سورہ توبہ آخری ہے۔

سُنی: اثبات میں وہابی سے حوالہ طلب کیا تھا کہ آخری آیت ہونا ثابت کردو۔ جھگڑا ختم مگر اس کوڑی مغز کو کیسے سمجھائیں جو الٹا ہم سے دلیل طلب کر رہا ہے کہ اس کے بعد آیت کریمہ یا خبر متواتر کا حوالہ درکار ہے چلو تم اپنے آری سورت کے حوالے سے دستبردار ہو جاؤ ہم ثبوت دکھاتے ہیں جب تم آخری سورت مانتے ہو تو اب کس کا حوالہ درکار ہے؟ حالانکہ اثبات میں حوالہ دے دیا مگر کتے کی دم ٹیڑھی ہی رہی۔ اس وہابی نے انگریز کا مقولہ پکڑ لیا کہ اتنا جھوٹ بولو کہ سچ لگنے لگے۔

اسی صفحہ ۱۸ اپر وہ بات لکھی جس کا ہم پر بہتان باندھا تھا حضور (ﷺ) کو اپنی مغفرت۔ بخشش۔ نجات اور اخروی فلاح کا علم نہ تھا۔

ہم نے لکھا تھا کہ دیوبندی کہتے ہیں ثبوت مل گیا دوسری بات یہ کہ اس کتاب میں ہی اتنا تضاد ہے کہ دوسروں کے حوالے تلاش کرنے میں وقت نہیں۔

ازلۃ میں جھوٹ کی تعداد سو (۱۰۰) ہے۔ اظہار میں دو سو ہے۔ اپنے جھوٹ سے ایک ایک کر کے توبہ کرتے جاؤ اور جھوٹ لیتے جاؤ۔ ہاں تو بات تھی تراجم کی۔ اس وہابی کو معلوم ہونا چاہئے کہ دیوبندی تراجم میں ۲۵۰ آیت کے غلط ترجمے ہوئے جب چاہے طبع آزمائی کرلے اور درست ترجمہ کی شرط پر بات کرلے۔

وہابی نے اظہار کے صفحہ ۱۹ اپر خان صاحب کا "**لیغفر لک اللہ ماتقدم من**

ذنبک وما تاخر" کا معنی کرنا تا کہ اللہ بخش دے تمہارے واسطے سے سب اگلے پچھلے گناہ یا یہ کہ تا کہ اللہ تمہارے سب سے گناہ بخشے تمہارے اگلوں کے اور تمہارے پچھلوں کے۔ یقیناً غلط بلکہ معنوی تحریف ہے۔

اس میں چار اعتراض کیے ہیں وہابی نے ہم اس کا جواب عرض کرتے ہیں ترتیب وار۔ ا کا جواب دینے سے پہلے ہم بنیادی عقیدہ کا اجتماعی متفقہ اہلسنت کا بتادیں کہ انبیاء علیہم السلام معصوم ہیں اور بالخصوص ہمارے آقا معصومین کے سردار ہیں اور گناہ۔ جرم خطا۔ خلاف اولیٰ۔ ناپسندیدہ۔ نامناسب کام سے معصوم عن الخطاء ہیں۔ اب کسی کا بھی ترجمہ۔ تفسیر۔ معنیٰ۔ مفہوم۔ الفاظ۔ عصمت کے خلاف ہوا تو اس کو رد کریں گے۔ یا اسکی تاویل کریں گے۔ یا غیر معصوم کی بھول سا ح سمجھ کر درست معنیٰ کی طرف پھیر دیں گے ہر ممکن کوشش کر کے انبیاء علیہم کو غلط مطلب و معنیٰ والفاظ سے الگ کردیں گے چاہے کوئی بھی ہو ہم اپنے پرائے کا فرق نہیں کرتے جیسے دیوبندی اپنوں کے خلاف فتویٰ دینے سے راہِ فرار اختیار کرتے ہیں بے جا تاویلیں کرتے ہیں اگر بغیر نام لئے ان کے مولوی کی عبارت پر کفر کا فتویٰ دے دیا تھا اور بعد میں پتا چلا کہ یہ تو اپنے ہیں اب فتویٰ واپس لیتے ہیں یا تاویلوں کا چکر چلا کر اپنے مولوی کو بچانے کی خاطر سو جھوٹ بول جاتے ہیں اب سرفراز بتائے کہ وہ معصوم مانتا ہے انبیاء علیہم السلام کو یا نہیں۔ اگر مانتا ہے تو زبان سے تو پھر اعتراض کیوں کرتا ہے؟ کیونکہ معصوم کی ضد ہے گناہ تو یہ جمع ضد ہے جو محال ناممکن ہے یعنی معصوم ہے گناہ گار نہیں اور گناہ گار ہے تو معصوم نہیں ہوسکتا اور گناہ کی نسبت کرنے سے نبوت بھی مشکوک ہوجاتی ہے تو ختم نبوت کا منکر بھی کہلائیگا۔

مزید تفصیل کے لئے عقائد کی کتب دیکھ سکتے ہیں۔

جواب: ا۔ وہابی نے غلط بلکہ معنوی تحریف لکھا ہے اس کی دلیل کوئی بھی نہ دے سکا نہ دے سکتا ہے چاروں اعتراض قیاسی ہیں بلکہ لایعنی ہیں لکھتا ہے کہ یہ مغفرت آپکے واسطے سے ہوئی یعنی مغفرت کا تعلق آپکی ذات سے نہیں بلکہ آپ (ﷺ) کے واسطے سے

دوسروں کی مغفرت ہوئی۔
وہابی پہلے طے کرلے کہ حضور (ﷺ) کا واسطہ ہے یا نہیں؟ امت کی مغفرت میں بھی واسطہ سبب حضور (ﷺ) ہیں یا نہیں پھر بریکٹ میں لکھا کہ (آپ کی اتباع وشفاعت سے دوسروں کی مغفرت محل نزاع نہیں) جس کو محل نزاع نہیں کہہ رہے ہو اصل تو نزاع کا حل یہی ہے بس اس وہابی سے یہ پوچھنا ہے کہ امت کی مغفرت کے لئے قرآن کریم سے آیت پڑھو آخر اسی سورۂ فتح کی آیت سے ثبوت دوگے یا کسی اور آیت سے۔
اگر کوئی اور آیت ہے تو واسطہ وسیلہ سبب حضور (ﷺ) ہونگے تو یہاں مان لینے میں موت کیوں آتی ہے۔ اول اعتراض وہابی کا یہ کہ جب آپ کے واسطے سے حضرات (صحابہ کرام وامت) کی مغفرت لیغفر لک سے ہوگئی تو حضرات صحابہ کرام نے اہل لسان ہوکر اس سے یہ کیسے سمجھا کہ یہ تو آپ کے لئے ہے ہمارے لئے کیا ہے؟
جواب سنی کا: ایک یہ کہ وہابی نے اپنے مولویوں کا ترجمہ پیش نہیں کیا وہ ہم آگے چل کر عرض کریں گے انشاء اللہ اس اعتراض سے اس کا عقیدہ معلوم ہوگیا کہ وہ گناہ کی مغفرت حضور (ﷺ) کے لئے مانتا ہے معاذ اللہ۔
اس لئے اس صفحہ نمبر ۱۵ پر اظہار کے گناہ معاف کرنا لکھا ہے جس حدیث کے تحت وہابی نے یہ اعتراض کیا وہ مسند احمد میں ہے اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جس میں یہ راوی ہیں " حدثنا عبدبن حمید نا عبدالرزاق عن مصمر عن قتادہ عن انس۔ عبدالرزاق کذاب راوی ہے وانہ لکذاب۔
(تہذیب التھذیب صفحہ نمبر ۳۱۴)

دوسرا مصمر کی قتادہ سے روایت مردود ہے ایضاً
تیسرا قتادہ ہے امام یحیٰ بن معین کہتے ہیں کہ قتادہ سے روایت قطعاً نہ مانو۔ ایضاً
اور معمر خود بھی ضعیف راوی ہیں ایضاً۔
جواب نمبر ۲: ایسی روایت سے استدلال کرتے ہو شرم کرو مسئلہ فضائل کا نہیں عقائد کا ہے۔

اعتراض دوئم وہابی کا:

یہ کہ حضرت صحابہ کرام نے آپ کو مبارک کیوں دی" ھنیالک یارسول اللہ تعدبین اللہ لک ماذایفعل بک. الخ۔ اس سے صاف عیاں ہے کہ جملہ آپ کی ذات سے متعلق ہے نہ کہ دوسروں سے۔

سنی کا جواب: ا قارئین کرام آپ نے دوسرا اعتراض پڑھ لیا جس سے شرفراز کھل کر سامنے آ گئے علم غیب کے منکر ہونے کے ساتھ منکر عصمت النبی بن گئے۔

اس کو جواب ایک تو پہلے والے اعتراض کے جواب میں ہو گیا دوسرا یہ کہ ایسی حدیث عصمت النبی کے اجماعی عقیدہ کے مقابلہ میں قبول نہیں۔

جواب سوم: صحابہ نے جو سخت غم میں تھے۔ لخالطھم الکابۃ والحزن۔ اور دوسرا ھنیأ مریئاً آپ کو مبارک باد دی۔ اب سورہ فتح کی یہ دو آیات نازل ہوئی اسی مسند کے حوالے سے فتح مکہ اور آیت مغفرت اب وہابی پوچھتا ہے مبارک باد کیوں دی یعنی کس لئے دی تو صاف ظاہر ہے فتح مکہ کی مبارک دی جس سے ان کا غم دور ہو گیا اس لئے صحابہ کرام نے مبارک دی۔

وہابی بتائے کہ صحابہ کرام کو غم مکہ معظمہ میں داخل نہ ہونا اور کعبہ کے طواف نہ کرنے کا تھا؟ یا حضور (ﷺ) کے گناہ معاذ اللہ معاف نہ ہونے کا تھا؟

جواب دے گستاخ!!!!!

جواب چہارم: وہ صحابہ کرام سوچ بھی نہیں سکتے کہ گناہ کی مغفرت وہ بھی حضور (ﷺ) کے لئے معاذ اللہ ارے وہ صحابی تھے وہابی نہیں تھے۔

بخاری شریف میں اس آیت کے بعد حدیث ہے کہ صحابہ کرام نے مبارک باد دی اور مایفعل بنا کا ذکر تک نہیں کیا۔

جواب پنجم: دوسری روایت بخاری میں ہے نزول اسی آیت کے متعلق حضرت انس سے روایت ہے" انا فتحنا لک فتح مبینا قال الحدیبیہ قال اصحابہ ھنیاً مریئاً

فمالنا فانز الله ليد خل المئومنين و المئومنات جنات.
معلوم ہو گیا کہ صحابہ نے فتح مکہ کی بشارت کی مبارک باد دی اور اپنے لئے سوال بھی کیا اس لیغفر لک الله الخ کا ذکر نہیں کیا تاکہ فما یفعل بک سے حضور (ﷺ) کے معافی سمجھنے کا صحابہ پر الزام لگایا جا سکے۔

جواب ششم: بخاری کی روایت سے دونوں آیتیں نازل ہوئیں صحابہ کے سوال فما یفعل نبا کے بعد صحابہ کی مغفرت اور دخول جنت کی نوید کے لئے ہے۔

جواب ہفتم: اور آیت لیغفر لک الله کے۔ صحابہ کے سوال سے پہلے ہونے کا معمر کا وہم اور قتادہ کا تدلیس واختلاط ہے۔ اگر اسی طرح ان سب روایتوں کو جمع کریں کسی میں کچھ تو ان غیر معصوم کی تضاد والی بنیاد پر ہم سرکار دو عالم نور مجسم نبی غیب داں خلقت مبرأ من کل عیب کی عصمت کو قربان نہیں کر سکتے یہ گستاخوں کو مبارک ہو چاہے کسے باشد۔

جواب ہشتم: وہابی کا یہ کہنا یہ جملہ آپ ہی کی ذات سے متعلق ہے آئے مرد میدان بنے تمام زندہ مردہ جماعت والوں کو جمع کر لے مناظرہ و مباہلہ کر لے اگر سامنے کی ہمت نہیں تو گھر بیٹھ کر تحریری بات کر لے لائے وہ تفاسیر دنیا بھر کی اور اجتماعی عقیدہ متفقہ اہلسنت کے مقابلے میں حقیقی گناہ کی نسبت کر کے دکھائے اس کے بعد اپنا مسلمان ہونا ثابت کر دے۔ منہ مانگا انعام حاصل کرے۔

جواب نہم: وہابی نے اپنے خلاف لکھ کر اپنے منہ پر تھوک لیا۔ اظہار کے صفحہ نمبر ۱۱ اور ازالۃ کے صفحہ نمبر ۲۸۲ پر آپ کے نزدیک عطاء نبوت کے دن سے ہیں یہ نجات کا علم حاصل ہے اب بتاؤ یہ اعتراض نفی علم غیب کے لئے ہے تو ڈوب مرو چلو بھر پانی میں اور اگر اعتراض اثبات گناہ کے لیے ہے تو معاذ اللہ تو جھوٹ سے اور عصمت کے انکار کی وجہ سے تجدید ایمان کر لو اور توبہ کرو۔

جواب دہم: خود تم نے ماکان و ما یکون مانا صفحہ نمبر ۶ اظہار پر حدیبیہ کا واقعہ بھی ماکان و ما یکون میں داخل ہے اگر نہیں تو توبہ کر لو پھر اعتراض کرو۔ سرم۔ اعتراض وہابی کا۔ جب

اس سے صحابہ کرام اور امت کی مغفرت ثابت ہے تو پھر آگے لیدخل المومنین الایۃ کے اترنے کی کیا ضرورت تھی کیونکہ ان کی مغفرت تو لیغفر لک اللہ میں پہلے ہی آ گئی تھی تو تحصیل سے کیا فائدہ؟!!!!!

سُنی کا جواب نمبر ا: یہ اعتراض کر کے تم نے سابقہ اعتراض پر پانی پھیر دیا کاش صرف یہی ایک اعتراض کر لیتے کم از کم اس اعتراض میں حضور (ﷺ) کی عصمت تو برقرار ہے اور یہی اعلیٰ حضرت کے ترجمہ کی خوبی ہے کہ آخر مان گئے کہ امت کی مغفرت ثابت ہے صرف یہ فائدہ بتانا ہے تحصیل حاصل کا۔

جواب نمبر ۲: اس میں یہ بھی مان گئے کہ لیدخل والی آیت کے الفاظ الگ یا بعد میں نہیں بلکہ لیغفر لک اللہ کے آگے نازل ہوئی یعنی ساتھ ہی اتری سند اور دیکھو۔ **عسی ربکم ان یکفر عنکم سیاتکم وید خلکم جنت تجری من تحتها الانهار.**

(پارہ ۲۸، سورۂ مریم)

تکفیر سیات سے مراد مغفرت ہے اور دوبارہ ذکر دخول جنت مذکور ہے۔

اور صراحتاً لفظ **یغفر** کے بعد **مکرراً ولید خلکم** پڑھ لو۔ **یغفر لکم ذنوبکم ولید خلکم جنت تجری من** الخ (سورۂ صف)

جیسے یہاں فائدہ ویسے وہاں فائدہ اب تو تسلی ہوگئی۔

عقلمند کو اشارہ کافی ہے
بیوقوف کو دفتر بھی بیکار

چوتھا اعتراض وہابی کا اگر **لیغفر لک** اللہ تعالیٰ صحابہ کرام وامت سے ہے تو پھر یہ وما ادری مایفعل بی کا ناسخ کیسے ہوا پہلے جملے کا تعلق تو رب کی ذات سے ہے اور اگلے جملے کا تعلق حضرات صحابہ کرام وامت سے ہے تو موضوع ومحل تو ایک نہ رہا پھر ناسخ ومنسوخ ہونے کا کیا سوال؟

سُنی کا جواب نمبر ا: اس ایک سوال میں وہابی نے کئی سوال کر دیے خیر عرض ہے کہ لیغفر

لک اللہ کا مطلب تو سمجھ لیا وہابی نے اب وما ادری ما یفعل بی کا ناسخ کیسے ہوا یہ بتانا ہے اور اس کا پہلے جملے کا تعلق آپ سے اور آگے کے جملہ کا تعلق حضرات صحابہ کرام اور امت سے ہے تو موضوع محل تو ایک نہ رہا بس یہ سمجھانا ہے۔

وہابی کے سوال میں عاجزی صاف نظر آرہی ہے کہ علم سے کورے بچے کی طرح مشکل سوال کا جواب پوچھ رہے ہیں چلو شاگرد نہ سہی سائل تو بن گئے ادری کے الفاظ کے معنی و مفہوم اثبات میں دے دیا تھا مگر وہ اہل علم کے اور اہل ایمان کے لئے تھا بے علم و بے ایمان کیسے سمجھ سکتا ہے وہ ایک رٹ طوطے کی طرح لگاتا ہے کہ علم اور درایت کا ایک ہی معنی آؤ تم کو سکھا دیں کہ قرآنی فہم اہل ایمان کو ہے ما یفعل بی ولا بکم سے پہلے آیت ہے ام یقولون افتراءبہ۔

کفار کا اعتراض اپنی طرف سے قرآن بنا کر پیش کرنے کا تھا اور ما یفعل بی ولا بکم کے آگے ہے ان التبع الا مایوحیٰ الیّ (میں اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتا جو کہتا ہوں وحی الٰہی سے ہے)

اب سیاق وسباق جو قرآن کے اصول میں تفاسیر کرنے میں سنہری طریقہ ہے دیگر طریقوں میں امید ہے کہ مسئلہ ہو گیا ہوگا۔

جواب نمبر ۲: اس وہابی کو اب یہ بھی بتادیں کہ ہر نبی کو اپنے اور اپنے صحابہ کے اخروی انجام کا یقینی علم ہونا ضروریات دین میں سے ہے۔

جواب نمبر ۳: وہابی کے بقول ۲ھ اور ۱۹ سال اپنی نجات کا علم نہ ہونا بتانا اور بار بار خوش ہو کر اس بات کو دہرانا بالکل مشرکین و کفار کے الفاظ کہہ کر ان سے اپنا قارورہ ملانا کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے اور خاص طور سے منافقین کے علم کا انکار ثابت کرنا حیرت انگیز مطابقت ہے۔ ارے وہابی جو آقائے کل (ﷺ) چودہ سو سال کے بعد نجدی وہابی منافق ما علم رکھتے ہیں ان کے سامنے منافق کیسے چھپ سکتے ہیں تفاسیر میں منافق کی بات موجود ہے کہ حضور (ﷺ) کو غیب کی کیا خبر۔

بالکل اسی طرح اسمٰعیل دہلوی کے الفاظ تقویۃ الایمان میں ہیں۔ صاف چھپتے بھی سامنے آتے بھی نہیں غرض یہ کہ اگر تم علم کو ہی مان لو تو ذاتی علم کی نفی مان لو مگر تم نے نہ مانوں کی گولی کھا رکھی ہے۔

جواب نمبر ۴: اگر اب بھی نفی کرو تو پھر ماکان ومایکون کے الفاظ کا دھوکہ تسلیم کر کے توبہ کرو جس کو تم مان چکے ہو مگر تم نے کلی توڑنے کی قسم کھائی ہے چاہے قرآن کا انکار ہے جھوٹ بولو فرار کرو منافقین سے مطابقت جو رکھنی ہے۔

نہ ہم سمجھے کوئی بات نہ تم آئے کہیں ۔۔

پسینہ پونچھئے اپنی جبیں کا

جواب نمبر ۵: ناسخ ومنسوخ کے بارے میں حیرت کرنا ایسا لگتا ہے کہ یہ علم بھی اپنے استادوں سے نہیں پڑھا جب ہی تو ایسے سوال کر رہے ہو قرآن کریم میں بیشمار ناسخ ومنسوخ ہیں اور اس میں بے شمار حکمتیں ہیں اب کیا ساری بیان کریں تو وقت لگے گا۔ بار بار ۶ھ تک آپ کو نجات کا علم نہ تھا وہابی کا کہنا مشرکین کی روایات کو زندہ رکھنا کیا معنی ہے؟ اور جہالت اور حماقت تو دیکھو کاش اس کی اولاد ہی اس کو سمجھائے کہ مخالف کا دعویٰ بار بار پڑھو اور غور کرو کس سے کلی علم غیب کی توڑنے کی کوشش کر رہے ہو جہاں ابھی تک تکمیل قرآن باقی ہے کبھی کہتے ہو آخری سورت سے کلی ٹوٹ گئی کبھی اس سے کہتے ہو ما یفعل بی ولا بکم کلی ٹوٹ گئی پہلے ان دنوں میں سے ایک کا فیصلہ کرو دوسرے سے توبہ کرو۔

اب اس وہابی کا کوئی شاگرد اس کو سمجھائے جناب حضرت صاحب آخری آیت پیش کردو متفقہ تب کلی ٹوٹ سکتی ہے ورنہ قیامت تک تمہاری نسلیں ہمارا دعویٰ سامنے رکھ کر کلی توڑ نہیں سکتا۔

ایں خیال است ومحال است وجنوں

حقیقت یہ کہ وہابی کی کتابوں سے اب کلی علم غیب عطائی کے دلائل سامنے آرہے ہیں جیسے اس وہابی نے ماکان ومایکون مان لیا اور المہند میں ۲۴ دیوبندی اکابرین نے علم

الاولین والاخرین تسلیم کرلیا۔

ہم اس جواب پر اکتفاء کرتے ہیں ان ۲۰ صفحات میں قلابازیاں وہابی نے کھائی ان کے منہ توڑ جوابات پیش کر دیا ہے اور انبیاء کی عصمت سے متعلق جوٹھوکر کھائی اس کا معقول جواب پیش کر دیا اگر یہ وہابی یا اسکی اولاد جواب دو اپنا تضاد ضرور دور کرے جھوٹ سے توبہ کرے اتفاق دیکھیں کہ صفحہ نمبر ۲۰ تک ہو دفعہ حضور (ﷺ) کی مغفرت وہ بوجہ گناہ کے معاذ اللہ لکھی ہے بیس دفعہ جھوٹ وہ بھی حضور (ﷺ) کے متعلق حدیث ہے جو مجھ پر جھوٹ باندھے وہ جہنمی ہے اب رئیس المحر یف جھوٹے اور منکر عصمت بن گئے اور اپنے کفر و شرک کی گھڑی سر پر پہلے ہی موجود تھی اب پاؤں تک منافقین کے درجہ میں آگئے (مبارک ہو)۔

باب اول بجواب اول

صفحہ نمبر ۲۱ سے شروع ہوا جس میں اہلسنت کا دعویٰ اور چند دلائل نقل کئے اور صفحہ نمبر ۲۴ پر عطائی علم کی تکمیل نزول قرآن کی تکمیل کے ساتھ ہوئی۔

پھر وہابی اعتراض کرتا ہے سورۂ نحل کو نزول نمبر ۷۰ ہے اس کے بعد ۴۴ سورتیں نازل ہوئیں تو یہ کیسے ممکن ہو کہ دعویٰ جمیع ما کان و ما یکون کے علم حاصل ہونے کا اور دلیل سورۂ نحل۔

سُنی کا جواب: پاگل پن کی حد کر دی وہابی نے خود دعویٰ کے خلاف سوال کر رہا ہے جس سے اسکی عقل ماؤف ہونے کا ثبوت ہے۔

جواب نمبر ۲: بلاوجہ اپنے ثبوت دینے کے بجائے مسئلہ الجھا رہا ہے اس کو دلیل پیش کرنا تھی آخری آیات متفقہ اور حدیث متواترہ جس میں نفی علم غیب عطائی کی قطعی ہو مگر یہ ادھر ادھر قلابازیاں کھا رہا ہے آخر کیوں؟

جواب نمبر ۳: یہ اعتراض اس کے اپنے اوپر ہو گیا کہ ما کان و ما یکون اس نے تسلیم کیا ہے وہ سورۂ بتائے اس کے بعد کتنی سورتیں نازل ہوئیں جواب دے؟ صفحہ نمبر ۲۵ پر اپنی ساری محنت برباد کر دی اس کے متعلق لکھا جو آیت ہے۔

وہابی نے لکھا ہے کہ اس سے قرآن کریم کا بتیانا لکل شئی ہونا ثابت ہے تو ان کا علمی واخلاقی فرض ہے کہ وہ قرات کی آخری سورت سے ہی مفعل روشن واضح ثبوت پیش کریں۔

اس کی اولاد اس کو سمجھائے کہ مخالف کا دعویٰ آخری سورت کا نہیں بلکہ قرآن کریم کی تکمیل کا ہے جس کو وہابی نے کئی مرتبہ نقل بھی کیا ہے وہابی کو جماعت میں کسی کے پاس نفی کی دلیل نہیں تو اوچھی حرکتوں پر اتر آئے۔

ثانیاً: وہابی نے لکھا کہ اگر اس سے جمیع ما کان وما یکون کا علم ثابت ہے تو اس کے بعد بعض امور کے علم کی نفی کی آیات کیوں نازل ہوئیں جن کی تفصیل ازالہ میں ہے

سُنی: یہ اعتراض بھی پہلے اعتراض کی طرح الفاظ کی تبدیلی کے ساتھ کیا ہے اور اثبات علم الغیب کتاب میں بھرپور دلائل بلکہ منہ توڑ جواب دیا تھا اگر وہابی نے آنکھیں بند کر کے اثبات پڑھی تو اب آنکھیں کھول کر پڑھے ورنہ اپنی اولاد سے پڑھوائے اور کان لگا کر سنے۔

ثالثاً: وہابی لکھتا ہے لفظ کل کے بارے میں ازالہ میں صفحہ نمبر ۴۶۸ سے صفحہ نمبر ۴۷۶ تک ہم نے باحوالہ مفصل بحث کی ہے مگر مؤلف اس سب بحث کو یہاں شیر مادر سمجھ کر ہضم کر گئے ہیں کسی ایک کا حوالہ بھی نہیں دیا اور نہ انشاء اللہ العزیز تا قیامت دے سکتے ہیں اور جہاں حشر بھی انشاء اللہ العزیز اپنی جگہ ملاحظہ کر لینا۔

سُنی: وہابی کو جھوٹ بولنے کا عالمی انعام ملنا چاہئے جن کا ذکر کیا صفحہ نمبر کا ان کا جواب اثبات علم غیب جلد نمبر ۲ باب نہم میں موجود ہے اور مفصل ومعقول جواب ہے وہابی پانچ ہزار جوتے کی شرط پر چوک گوجرانوالہ میں تیار ہو جائے تحریر کر دو منظور ہے ہم ثبوت دکھاتے ہیں اگر نہ دکھا سکے تو اس کے برعکس ہم تیار ہیں بولو پھر جھوٹ پر جھوٹ قیامت تک جواب نہیں دے سکتے ہیں دنیا میں اس قابل نہ رہے شاید انکی اولاد جواب دے تو پھر ہم کو تیار پائے گا۔

رابعاً وہابی:۔ کل شئی سے مراد امور دین ہیں جیسا کہ ازلۃ صفحہ نمبر ۴۷۳ تا صفحہ نمبر ۴۷۶ میں کتب تفسیر کے حوالے سے یہ بات درج ہے جس کو مؤلف مذکور نے یہاں بالکل ہضم کر.

گئے ہیں۔

سنی: قارئین دیکھ لیں پھر جھوٹ بولا ہے شاید یہ کتاب جھوٹ بولنے کے لئے لکھی وہ آخر عمر کے حصے میں نہ معلوم یہ جھوٹ کی تعلیم کس استاد نے سکھائی؟

مزید دھوکہ یہ کہ ازالۃ صفحہ نمبر ۴۷۳ اور صفحہ نمبر ۴۷۶

اس سے پہلے صفحہ نمبر ۴۶۸۔ صفحہ نمبر ۴۷۶ لکھے تھے اب اس کے درمیان کے صفحے نمبر لکھے ہیں اس صفحات کو سیاہ کرنا نمبر بڑھانا جھوٹ پھر دھوکہ کس کے لئے؟

ہم نے شیعہ مذہب کی کتاب میں دیکھا کہ جھوٹ بولنا عبادت ہے شاید وہابی کو اس عبادت میں......

وہابی کو چاہیے تھا کہ مؤلف کے اثبات علم الغیب کتاب کا نام دیکھا ہے اندر صفحات سادے تھے ایک جھوٹ سے کام ہو جاتا اظہار لکھنے کی ضرورت نہ تھی۔

آزاد کے والد نے وہابیوں کا علاج بتایا ہے وہ کامیاب علاج ہے تجربہ شرط ہے وہ کہتے ہیں کہ

وہابی بے حیاء ہیں یارو
تڑاتڑ جوتیاں تم ان کو مارو

خامساً وہابی: لفظ کل سے مراد ہے مؤلف کا اقرار بھی ہے کیونکہ دین کے علاوہ اور چیزوں کا ذکر ہی اس میں نہیں ہے اور بعض چیزیں تو قرآن کریم کی شان کے لائق بھی نہیں ہیں الخ۔

سنی: وہابی کا کل کے لفظ پر اعتراض کرنا اور اثبات کے بیشمار حوالے کو کوے کا قورمہ سمجھ کر ہضم کر دینا سبحان اللہ۔

جواب: ۲ لطف کی بات یہی کہ وہابی نے انکار کیا ہے مگر ازلۃ میں انکار کے ساتھ اقرار بھی ہے اب وہ تھوک کر چاٹ لے ازالہ کے صفحہ نمبر ۲۴۲ میں اور اثبات کے صفحہ نمبر ۲۷۲ میں ہے کہ اس کے ہزاروی صاحب نے لکھا تھا کہ ہٹ دھرمی کی انتہاء ہوگئی لفظ کل اور کلی اور شئی اور لفظ ہمہ کو استغراق مان لینے کے بعد علم کلی کا انکار کرتے ہیں۔

اس سوال کا جواب وہابی نہ دے سکے نہ دے سکتے ہیں جو اثبات میں یکا تھا۔اور بعض چیزیں قرآن کی شان کے لائق نہیں وہابی بتائے وہ کونسی ہیں؟ کیا ان کا تعلق ان آیات کے مفہوم میں داخل نہیں؟

(۱)۔قرآن میں ہر چیز کا بیان ہے۔

(۲)۔ہر چھوٹی بڑی چیز کا ذکر ہے۔

(۳)۔ہر خشک وتر کا بیان ہے۔

(۴)۔اللہ تعالیٰ چھوٹی چیز کی مثال دیتا ہے۔

(۵)۔ہم نے کتاب میں کوئی چیز نہ چھوڑی۔

(۶)۔ہر شئی کا بیان ہے۔

(۷)۔ہر چیز کی تفصیل ہے۔

اگر ایسی چیز پیش نہ کر سکے تو ان آیات کا انکار لازم آیا جو کفر ہے۔

جواب نمبر۳: شیطانی چکر سے بچنا، زنا سے، جھوٹ سے، غیبت سے، کفر سے، شرک سے، بدعت سے، ناجائز، حرام، مکروہ، ظلم، بے شرمی، بے غیرتی، ان سب سے بچنے کا حکم قرآن میں نہیں حساب لگاؤ کتنی آیات ہیں۔

ان میں کونسی چیز قرآن کے لائق ہے اور کونسی نہیں ان سب کے نام لکھو؟

یہ اور اسکی جماعت اتنے اندھے ہو گئے ہیں حضور (ﷺ) کے بغض میں (الامان الحفیظ)

سادساً: وہابی احتجاج بالعمومات کا کس نے انکار کیا ہے اور قرآن کے عمومات ہی سے حضرات صحابہ کرام سے تاہنوز مسلمان استدلال کرتے رہے اور کرتے رہے ہیں لفظ کل شئی امور دین قواعد وضوابط میں عام ہے نہ کہ معاذ اللہ دنیوی امور سحر وسیما وغیرہ ناپاک علوم کے لئے جیسا کہ مؤلف مذکور کا باطل دعویٰ ہے۔

سُنی کا جواب: افسوس چند سطر پہلے ہی عموم کا انکار کیا اب کہتے ہو عمومات کا کس نے انکار کیا ہے وہ گوجرانوالہ میں شرفراز ہے جس نے انکار کیا ہے اور صحابہ کرام سے آج تک

مسلمان استدلال کر رہے ہیں انکار کرنے والا وہابی ہے جو مسلمان کی فہرست میں نہیں ہے اور وہابی بھی وہ جس کو حسین احمد نے خبیثہ لکھا ہے شہاب ثاقب میں۔

قرآن کریم میں دنیوی امور موجود ہیں اور سحر کا ذکر بھی ہے اور وہابی اس کا انکار کر رہا ہے کہ قرآن کے علوم کا مذاق اڑانا بہت جلد اس کا حشر دنیا اور آخرت میں مل جائے گا۔

سابعاً وہابی: لفظ عام کے قطعی ہونے کا کسی حنفی نے انکار نہ کیا نہ ہم کرتے ہیں لفظ عام شامل ہے ان میں قطعی ہے ایک حوالہ بھی ہمارے دعوے کے خلاف نہیں۔

سُنی: یہاں پھر عام کو تسلیم کیا اور اس کے قطعی تسلیم کر کے ہمارے دعویٰ کلی علم علم غیب کو تسلیم کرنا نہیں تو کوا کھانا مراد ہے حیرت ہے عموم کا انکار میں کتنے صفحات سیاہ کر دیے اور اب خود مانتے چلے جا رہے ہیں۔

ثامناً وہابی: یہاں کل شئی سے جمیع ما کان و ما یکون کا علم ہرگز مراد نہیں ہو سکا الخ۔ یہاں ہرگز عموم مراد نہیں۔

سنی: اس وہابی کی زبانیں کتنی ہیں یا بدلنے میں دیر نہیں لگتی اب پھر وہی راگ کہ عموم مراد نہیں ابھی اوپر لکھا صفحہ نمبر ۲۶ پر اور پلٹ گیا بوڑھا انسان یہ حرکتیں اس کی نسل کو برداشت کرنا پڑیں گی وہ ساری زندگی اس کے جھوٹ اور تضاد کو ہی ختم کرتے کرتے مر جائیں گے اور اس کا مقصد صرف اور صرف حضور ﷺ کے کلی علم غیب کی دلیل توڑنی ہے چاہے قرآن کریم کا انکار ہو حدیث کا ہو۔ بزرگوں کا ہو جھوٹ سے دھوکہ سے چاہے کروڑوں جھوٹ بولنے پڑیں۔

تاسعاً وہابی: حضرت امام شافعی ہر عام کو ظنی نہیں کہتے بلکہ اس کو عام ظنی کہتے ہیں جس میں خصوص کا احتمال ہو۔

سُنی: حیرت ہے ظنی ماننا کا انکار کرنا دلیل قطعی کی دیتا ہے اس حرکت سے شیطان کو خوش کرتا ہے شاید۔

عاشراً وہابی: مؤلف کا خانہ ساز قیاس الخ۔

ان کی مراد جمیع ما کان وما یکون ہو اور ان کے بے بنیاد دعوے کے مطابق یہی ان کی مراد ہے تو صغریٰ نہ نقلاً نہ عقلاً نقلاً اس لئے مسلم نہیں کہ حضور ﷺ نے حضرت معاذ بن جنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گورنر بنا کر بھیجا اور فرمایا فیصلہ کیسے کرو گے؟ عرض کیا کتاب اللہ کے مطابق! فیصلہ کروں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ سنت میں بھی نہ پاؤ تو کیا کرو گے؟ عرض کیا کہ اپنی رائے کے ساتھ اجتہاد کے ساتھ قیاس کروں گا۔

اس روایت سے معلوم ہوا کہ ہر ہر مسئلہ قرآن کریم میں موجود نہیں ورنہ حضور ﷺ یہ نہ فرماتے کہ "فان لم تجد فی کتاب اللّٰہِ" اور اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ہر ہر مسئلہ سنت اور حدیث میں بھی صراحۃً مذکور نہیں یہ بھی ثابت ہوا کہ کوئی مسئلہ قرآن و حدیث میں نہ مل سکے تو رائے قیاس و اجتہاد سے حل کیا جائے گا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مسئلہ میں فرمایا کہ میں کتاب و سنت میں تیرے لئے کچھ نہیں جانتا لوگوں سے پوچھوں گا مغیرہ ابن شعبہ نے حدیث راوی کا چھٹا حصہ بنتا تھا دلوایا۔

اس سے معلوم ہوا کہ ہر چیز قرآن کریم میں بیان نہیں کی گئی۔

سُنی: ہم نے تفصیل سے ہوابی کا مؤقف لکھا ہے اس میں اور بار بار جمیع ما کان و مایکون کے انکار کیلئے اس ایڑی چوٹی کا زور لگایا جبکہ خود ما کان و مایکون کا لفظ تسلیم کر چکا ہے پھر انکار کرتا ہے اور جمیع سے متعلق بھی مفہوم ما کان میں داخل ہے مگر شانِ مصطفیٰ ﷺ وہابیوں کو برداشت نہیں اب جو اس نے بات کی ہے جس سے قرآن کا انکار حدیث کا انکار لازم آتا ہے۔ ایسا ظلم کسی نے نہیں کیا اپنے اوپر اور اپنی اولاد اور شاگردوں پر اس کے الفاظ سے منکر حدیث یاد آ گئے ایسا لگ رہا تھا کہ منکر حدیث اور منکر قرآن بول رہا ہے۔

۲۔ اس نے خانہ ساز حوالہ منطق کو قرار دیا جبکہ اس کے گھر کے بنے ہوئے حوالے بھی دیکھ لئے ذاتی اور عطائی کو چور دروازہ قرار دیا اور مافوق الاسباب و ماتحت الاسباب یہی کس کے گھر میں اور کس کے دین و دنیا کو الگ الگ قرار دینا اور دنیا کے امور کا انکار

قرآن وسنت سے کرنا جہات وحماقت ہے۔
۳۔ دو دلیلیں اس نے دیں دونوں اس کے خلاف ہیں اور اس نے حدیث کے مفہوم کو غلط اور جھوٹ بنا کر اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنایا حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں حضور ﷺ نے فرمایا کہ اگر کتاب اللہ میں نہ پاؤ تو پھر کیا کرو گے؟ یہ ترجمہ بھی اسی زبان سے کیا اس کا مطلب یہ کہاں سے نکالا کہ ہر ہر چیز قرآن میں موجود نہیں ہے؟

جب مسئلہ قرآن میں اشارۃً ہی اور کسی کو نہ ملے تو اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ قرآن میں ہے ہی نہیں جب صاف لفظ ہیں حدیث کے تم کتاب اللہ میں نہ پاؤ تو یعنی ہے لیکن تم کو نہ ملے جتنی تمہاری کوشش اور علم ہو تلاش کرو اس لئے کہ پہلے نمبر پر ماخذ دلائل کا قرآن ہے اگر وہ نہ پاسکے تو قرآن سے وہ اصول ضرور ملیں گے کہ وہ حدیث کی طرف جائے گا اسی طرح حدیث میں سب کچھ ہے مگر کسی کو واضح حکم نہ ملے تو وہ اصول ملیں گے کہ وہ اجماع اور فقہ یا قیاس کی طرف جائے گا تو انصاف یہی ہے اعجاز قرآن یہی ہے کہ تمام علوم کا سرچشمہ قرآن حکیم ہے لیکن وہابی کو کلی توڑنی ہے چاہے قرآن کا حدیث کا انکار کرنا پڑے۔
۴۔ وہابی نے قرآن کے ساتھ حدیث کا انکار کیا اور جدید دلیل پیش کیں وہ اس کے خلاف اور جہنم میں ٹھکانہ بنالیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں تیرے لئے کتاب اللہ اور سنت میں نہیں پاتا مگر دوسرے صحابی حضرت مغیرہ ابن شعبہ نے حدیث سے فیصلہ کر دیا۔ اب بتاؤ کہ ایک صحابہ کو حدیث نہ ملی مگر دوسرے کے پاس ہے معلوم ہوا کہ حدیث سے ہر مسئلہ کا جواب مل گیا ڈھونڈنے والا ہو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ کہاں فرمایا کہ ہر مسئلہ قرآن وحدیث میں نہیں بلکہ فرمایا کہ میں نہیں جانتا اپنے علم میں نہ ہونے کا اعتراف کیا قرآن وحدیث میں نہ ہونے کا انکار نہیں فرمایا وہابی واقعی بے شرم ہیں آؤ ایک نقلی دلیل ہم سے بھی سن لو کہ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کسی مسئلہ میں عورتوں پر لعنت کی تو قبیلہ بنی اسد

کی عورت آ گئی عرض کیا کہ حضرت آپ لعنت بھیجتے ہیں فرمایا حدیث میں حضور ﷺ نے ایسا کیا ہے اور یہ بات قرآن میں ہے کہ اس عورت نے کہا قرآن میں نے پورا پڑھا ہے اس میں نہیں ہے حضرت نے فرمایا کہ اگر تو پڑھتی یا غور کرتی اس میں مل جاتا دیکھ یہ قرآن میں وما اٰتکم الرسول فخذ وہ ما نھکم عنہ فانتہوا جو حضور ﷺ عطا فرمائیں وہ لے لو جس سے منع فرمائیں اس سے باز رہو اس عورت نے کہا بیشک میں نے پڑھا ہے ایک طرف صحابیہ دوسری طرف وہابیہ۔ جو اسلام و قرآن کی ضد ہیں۔

۵۔ امام شافعی رضی الہ تعلائی نہ نے فرمایا کہ دین کا کوئی مسئلہ ایسا نہیں جس کا ثبوت و رہنمائی اور دلیل قرآن مین نہ ہو بلکہ ہر مسئلہ کی رونمائی قرآن سے ہوتی ہے۔ یہی امام فرماتے ہیں جو چاہو پوچھو قرآن سے جواب دوں گا اور حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جو حدیث ہے وہ میں قرآن سے تصدیق کر لیتا ہوں حضور ﷺ نے فتنوں سے بچنے کا ذریعہ بتایا کہ کتاب اللہ اس میں ماضی حال مستقبل کی خبریں ہیں اور تمہارے لئے ہر چیز کا حکم موجود ہے یہ حوالے الاتقان سے نقل کئے ہیں اور بھی ہیں طوالت کے خوف سے نقل نہ کئے۔

اور اس آیت کے تحت بتیا نکل شئی واقعات احادیث سے بیان کئے۔ وہابی تفسیر بالرائے سے ہر ہر چیز کا انکار کرتا ہے نانوتوی نے اس کو کفر لکھا ہے حدیث میں جہنمی ہونا ہے۔

لہٰذا وہابی کی پیش کردہ دو احادیث خود اس کے خلاف ہو گئیں اور اس کو منکر قرآن و حدیث ہونا مبارک ہو۔

وھابی: اس مسئلہ کو عقلاً بھی خلاف مانتا ہے اور پوچھتا ہے کہ حدیث کی فقہ کی اور دیگر احکام و جزئیات کی کیا ضرورت ہے دور جانے کی ضرورت نہیں قرآن سے نماز کی رکعت و فرائض سنن کی روشن تفصیل سونے چاندی نقد رقم سال تجارت نصاب زکوٰۃ کی تعین ہی واضح طور پر بتا دے تا کہ منکرین حدیث وغیرہ ہم باطل فرقوں کا منہ تو بند کیا جا سکے نیز

فقہ کے جزئیات قرآن سے بتادے تاکہ غیر مقلدین منکرین فقہ کی تسلی کرائی جاسکے مؤلف نے اپنے بڑوں کی اندھی تقلید کرتے ہوئے دعویٰ کیا کہ قرآن میں ہرشئی کا بیان ہے یعنی ہر چیز کا علم ہے۔

سُنّی: الحمداللہ! ہم اور ہمارے علماء آنکھیں بند کر کے حنفی ہیں اور امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قراان عزیز سے حدیث سے صحابہ سے فقہ کو پیش کیا اور جو قیاس پیش کیا وہ بھی اصول قرآن سے پیش کیا۔ جب حدیث پر عمل قرآن پر عمل ہے اجتہاد پر عمل قراان پر عمل ہے فقہ اور قیاس پر عمل ہے قرآن پر عمل ہے کہ یہ اصول قرآن نے ہی ہم کو دیئے ہیں صرف نام الگ الگ ہیں اور وضاحت الگ ہے لیکن ماخذ، جڑ، بنیاد، مفہوم، قرآن سے ہے جیسا کہ صحابی کے استدلال سے واضح کیا ہے ہم نے۔

جواب نمبر۲: اس وہابی کی عبارت دیکھو کہ کہتا ہے کہ منکرین حدیث کو جواب دے کر منہ بند کیا جائے اور قرآن سے بتایا جائے۔ قارئین کرام اور دیوبندیوں کو دیکھ لو کہ منکر حدیث تو حدیث کا منکر ہے اور وہابی منکر قرآن ہوا یہ تو اللہ کا شکر ہے کہ ہر باطل فرقے کو منہ توڑ جواب ہم اہلسنت ہی دے سکتے ہیں اور غیر مقلدین فقہ کے منکر ہی نہیں قرآن کریم کے منکر ہیں مگر تم یہ بات کیوں کرو گے کیونکہ گنگوہی نے مقلد اور غیر مقلدوں کو ایک کہا ہے آج تم نے یہ بات لکھ کر اپنا غیر مقلد ہونا واضح کر دیا اور اکابر دیوبند اپنے آپ کو وہابی متفقہ کتاب المہند میں متبع سنت کو وہابی تسلیم کیا ہے اور وہابی متبع سنت وہ ہوتا ہے جو تھانوی کا کلمہ پڑھے خواب میں بیداری میں۔

۳۔ فقہ کا حکم اور ذکر قرآن وحدیث میں ہے تو فقہ حنفی کا مطلب قرآن وحدیث پر عمل ہے اس طرح اجتہاد و قیاس یا اجماع اس کا ذکر قرآن وحدیث میں ہے اس پر عمل قرآن وحدیث پر عمل ہے وہابی اس کو جامع کتاب بھی نہیں مانتا۔

۴۔ ہم الحمدللہ اعلان کرتے ہیں تمام دیوبندیوں وہابیوں کو آؤ ہر چیز کا ذکر قرآن مجید سے ثابت کرنے کیلئے ہر وقت تیار ہیں چاہے مناظرہ کرلو مباہلہ کرلو سامنے آنے کی

ہمت نہیں تو گھر بیٹھ کر تحریری گفتگو کرلو آؤ مرد میدان بنو اگر کوئی مرد ہوگا تو ضرور آئے گا۔

وہابی صفحہ ۲۹ پر لکھتا ہے کہ ہر چیز کا قرآن کریم میں مذکور ہے قطعاً غلط اور یقیناً باطل ہے۔

سُنی: پہلے اس وہابی نے ہر ہر چیز کا قرآن وحدیث میں مذکور ہونے سے انکار کیا اس کے بعد اب حدیث کا لفظ نکال دیا اور اس کو غلط اور باطل قرار دیا شاید منکر حدیث کو منہ دکھانے کیلئے۔

وھابی: بجائے اس کے ہم تفاسیر فقہ اصول سے نقل کریں زیادہ مناسب معلوم ہوتا ہے انہیں کے مسلم اکابر کے حوالے عرض کردیں فتاویٰ رضویہ میں فقہ کے حوالہ استدلال کی کیا حاجت ہے قیاسی مسائل پر زور کیوں دیا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فتویٰ دینے کا کیا معنیٰ؟

سُنی: اس وہابی کو اعلیٰ حضرت کے فتاویٰ رضویہ میں حنفی مسائل لکھے وہ سب فقہ حنفی کے مسائل کا تعلق اصول قرآن کے تحت ہے فقہ حنفی کی بنیادی کتابیں جن میں قوانین و قواعد لکھے ہیں فقہ کتاب اللہ کی نص سے ماخوذ ہوتا ہے کبھی فقہ کی اصل نبی رحمت عالم ﷺ کی سنت ہوتی ہے۔ باقی تفصیل کتب میں دیکھیں۔ القواعد الفقیہ، القواعد الکلیۃ، جامع الحقائق، الاشباہ والنظائر، مختصر القواعد العلائی۔

اس طرح اجماع اور قیاس بھی حجت شرعی ہیں دیکھ لو ناظرین حدیث نقل کی حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خود اس وہابی نے جس میں قیاس کا شرعی ثبوت اور حجت ہونا موجود ہے قیاسی مسائل کا ثبوت حدیث سے اور حدیث کا عمل قرآن کے حکم پر ہوا دیکھ لیا فقہ حنفی و دیگر فقہ کا ثبوت شرعی ہے اور نچوڑ سب کا قرآن کریم ہے قرآن کریم کے منکر حدیث اجماع وقیاس کا منکر جہاں جائے گا جوتے پڑیں گے۔ اعلیٰ حضرت کا حوالہ بھی کسی جوتے سے کم نہیں۔

وھابی: پیر مہر علی شاہ علیہ الرحمۃ کا حوالہ دیا اور نہ آیت فرضیت جمعہ اپنے عموم افرادی پر ہے تفہیم تخصیص مکانی سے خود ہی ساکت ہے۔

سُنی: اس میں پیر صاحب نے کہاں لکھا ہے کہ ہر ہر چیز قرآن وحدیث میں مذکور نہیں اور جو مانے وہ غلط اور باطل ہے شرم کرو دوسرا یہ کہ نہیں بتایا پیر کس مسئلہ میں تحریر کر رہے ہیں دھوکہ کیوں دیا۔ دوسرا جوتا وہابی کے سر پر ہی لگے گا۔

وھابی: نے تیسرا حوالہ نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمۃ کا دیا کہ ایک علم تو نص قرآن کے حاصل ہوا اور ایک وہ جو قرآن وحدیث سے استنباط وقیاس کے ذریعہ ہو۔

سُنی: یہ بھی وہابی کے خلاف ہے صدر الافاضل قرآن وحدیث سے استنباط وقیاس مان رہے ہیں باطل اور غلط نہیں کہہ رہے ہے یہ تیسرا جوتا وہابی کی کمر پر لگے گا۔

وھابی: مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمۃ کا حوالہ دیا صفحہ نمبر ۳۲ پر۔ وہ احکام جو قرآن یا حدیث سے استنباط واجتہاد کر کے نکالے جائیں (خلاصہ لکھا ہے)۔

سُنی: مفتی صاحب بھی قرآن وحدیث سے ہی استدلال کی بات کر رہے ہیں انکار نہیں کر رہے ہیں اگر یہ وہابی سچا ہے اور اجماع وقیاس واجتہاد کا قرآن وحدیث سے تعلق نہیں تو تحریر کر کے اپنی مہر اور دستخط کر دے یہ چوتھا جوتا بھی سمجھ گئے نا۔

صفحہ نمبر ۳۳ پر وہابی کی عبارت دیکھو اس سے بھی بالکل واضح ہو گیا کہ سارے مسائل قرآن وحدیث میں اور حدیث میں موجود نہیں ہیں ان مسائل کو قرآن وحدیث اور اجماع امت سے اجتہاد کے طور سے نکالا جائے حضرت مجتہدین وعلماء اپنے انداز سے اجتہاد واستنباط کریں گے الخ۔

سُنی: بس فیصلہ ہو گیا دنیا میں اس سے بڑا جاہل کوئی نہیں ایک سفر میں لکھا کہ قرآن وحدیث میں سارے مسائل نہیں دوسری سطر میں لکھتا ہے کہ ان مسائل کو قرآن وحدیث اور اجماع امت اجتہاد کے طور پر نکالا جائے گا۔ ان دونوں میں بس یہ تضاد دور کر لو تضاد دور کر لو اگر انسان کی اولاد ہو؟ یا توبہ کر لو منکر قرآن ہونے سے؟ بقول وہابی کے سارے مسائل قرآن وحدیث میں نہیں اب اجتہاد کس سے ہوگا؟ جڑ بنیاد تو تم نے ختم کر دی شاید جشن دیوبند سو سالہ میں اندرا گاندھی کو بلایا تھا اسی سے اجتہاد کرائیں گے سمادھی پر

جا کر تیسری سطر میں خیال آ گیا وہابی کو یہ میں نے کیا لکھ دیا یہ میرا جوتا میرا سر ہوگا تو یہ لکھا کہ مجتہدین وعلمائے نے اپنے انداز سے اجتہاد کریں گے بس فیصلہ ہو گیا کہ اپنے اپنے انداز کے الفاظ سے اگر قرآن وحدیث میں سارے مسائل ہیں تو انداز درست ورنہ غلط اور غیر شرعی اور باطل بقول وہابی کے اب بتاؤ کہ یہ انداز شرعی ہیں تو قرآن وحدیث سے ثبوت مل گیا ہم سچے تم جھوٹے منکر قرآن وحدیث واجماع وقیاس جلدی سے جواب دو؟

وہابی نے صفحہ نمبر ۵ پر مناظر اعظم محمد عمر صدیقی اچھروی علیہ الرحمۃ کا حوالہ دیا جملہ ان کا ذاتی اجتہاد وافتراء ہے یہ مطلب ہر گز نہیں اور نہ قرآن کریم میں یہ مذکور ہے اور کوئی معاملہ درپیش ہو تو اس کو غیر مقلدیت سے مشہور مت کرو بلکہ حدیث میں تلاش کرو نہ ملے تو مجتہدین کے سپرد کرو جو آیات فرقانیہ سے استنباط کر کے معلوم کر لیتے ہیں۔

سُنی: اتنا بڑا فراڈ کیا اس وہابی نے پھر دال نہ گلی۔ خود وہابی نے یہ بھی لکھا کہ مناظر اعظم غیر مقلد کا رد کر رہے ہیں وہابی شرفراز اچھی طرح جانتا ہے کہ غیر مقلد اہل خبیث اجماع وقیاس غلط کہہ رہے ہیں کہ ایسا قرآن میں نہیں وہابی خوشی سے بغلیں بجانے لگا کہ دلیل مل گئی بلکہ مناظر اعظم کا جوتا وہابی نہیں بھول سکتا۔ کہ مجتہدین کے سپرد کرو جو قرآن سے معلوم کر لیتے ہیں کیا سمجھے قرآن میں ہے تو معلوم بھی کر لیتے ہیں مناظر اعظم کا دوسرا حوالہ دیا اس میں بھی دھوکہ دیا۔ وہابی کی طرح منکر منکر قرآن وحدیث اجماع وقیاس کا انکار نہیں کرتے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کا حوالہ دیا وہ وہابی کے خلاف ہے۔ وہابی نے مفتی مظہر اللہ دہلوی علیہ الرحمۃ کا حوالہ دیا کہ اللہ کی اطاعت کے بعد رسول ﷺ کی اطاعت اور صاحب امر کی اطاعت ہے وہ احکام جو قرآن وحدیث میں نہ ملے ان کے بارے مین حاکم حکم دے تو وہ تسلیم کر لیں صفحہ ۳۵۔

سُنی: یہاں بھی مفتی صاحب نے ہر چیز کا قرآن میں ہونا باطل وغلط قرار نہیں دیا بلکہ صاحب امر حاکم کے حکم پر چلنے کو کہا جس کا ثبوت قرآن میں ہے وہابی کیلئے یہ جوتا بھی

بھاری ثابت ہوا۔

وہابی نے مفتی شجاعت علی قادری صاحب کا حوالہ دیا کہ قرآن میں انبیاء سابقین کے تمام معجزات مذکور نہیں البتہ خاص خاص معجزات کا ذکر ہے معجزات معراج جسمانی ہوا ہمارا اگر کسی معجزہ کا ذکر نہ ہوتا تو تم کو مفید تھا اور مفتی نے باطل وغلط نہیں کہا یہ جوتا بھی اچھا پڑا وہابی نے مفتی خلیل صاحب برکاتی علامہ کا حوالہ دیا کہ رام وکرشن کو ہندو نبی مانتے ہیں نبی کہہ سکتے ہیں یا نہیں؟ قرآن وحدیث میں رام وکرشن کا ذکر نہیں بلکہ ان کے وجود پر بھی دلیل نہیں یہ ہندوؤں کے تراشیدہ وخیالات ہیں۔

سُنی: مفتی صاحب نے نبی کہنے والوں کو جو ہندو بتایا کہ قرآن وحدیث میں ایسے نبی کا کوئی ذکر نہیں بلکہ یہ تراشیدہ خیالات ہیں اگر رام وکرشن انسان تھے اور مخلوق تھے تو ان کا ذکر اس حوالے سے ہے اور اگر یہ بت تھے تو بتوں کا ذکر قرآن میں ہے اور رام وکرشن جھوٹے خدا تھے تب بھی ذکر ہے اس حوالے سے وہابی بتائے یہ کونسے نمبر کا جوتا ہے۔

وہابی نے علامہ نور بخش توکلی صاحب کا حوالہ دیا کہ قرآن وحدیث واجماع وقیاس فقہ کے اصول ہیں پھر لکھتا ہے وہابی قرآن سے تمام مسائل ثابت نہیں بلکہ بعض حدیث سے اجماع وقیاس فقہ کے اصول ہیں پھر لکھتا ہے وہابی قرآن سے تمام مسائل ثبت نہیں بلکہ بعض حدیث سے اجماع وقیاس بے ثابت ہیں۔

سُنی: جھوٹ پر جھوٹ بولے جا رہے ہو مگر شرم وحیا نہیں علامہ صاحب نے بھی جوتا کھینچ مارا کہ فقہ کا اصول قرآن وحدیث واجماع وقیاس ہے اور ہم سابقہ صفحات میں ثابت کر آئے ہیں کہ حدیث پر عمل اجماع وقیاس اور فقہ پر عمل قرآن کے اصول پر عمل ہے۔

وہابی نے علامہ کاظمی شاہ صاحب کا حوالہ دیا کہ چار مباحث میں مقسم کرتا ہوں کتاب اللہ سنت قیاس اقوال مشائخ کبار وہابی نے لکھا جب ہر چیز روشن طور پر قرآن میں ہے الگ بیان کرنے کی کیا ضرورت ہے صرف قرآن سے ہی استدلال کافی ہے بقیہ تینوں ابحاث بالکل فضول ہیں معاذ اللہ۔ اس کا واضح مطلب یہ نہیں کہ قرآن کریم

اگر چہ اصول موجود ہیں لیکن ان کی تفسیر وتشریح کیلئے باقی تین کی اشد ضرورت ہے۔

سُنی: ناظرین جو بات ہم بتاتے رہے ہیں اب وہابی نے بھی لکھ دی ہے کہ قرآن کریم میں اگر چہ اصول موو جود ہیں بس مسئلہ اقرار کرلیا اب ڈوب کر مر جانا چاہیے مگر شرم و غیرت کہاں۔ بہر حال ایسا جوتا پڑا کاظمی شاہ صاحب کا کہ ہوش ٹھکانے پر آ گئے مگر چلتے چلتے اپنی بکواس کر گیا کہ باقی تین فضول ہیں حضرات اس کی اولاد ہی بتائے کہ پہلے قرآن کا انکار کیا ہر چیز کا اب ان تینوں کو فضول کہا جس میں سنت بھی ہے تو یہ وہابی اب کس اصول سے مسئلہ بتائے گا۔ وید سے۔ سکھوں کی کتاب سے یا عیسائیوں سے؟ اور سنت کو فضول کہنے والوں پر فتویٰ مطلوب ہے؟ اور جس نے اس کتاب کی تصدیق کی ہے بھی اپنا حشر فتویٰ منگوا کر دیکھ لے۔ پھر دوسرے حوالہ دیا وہابی نے۔ شاہ صاحب کا دیت کا ذکر نہ فرمایا اسے مجمل ومبہم رکھا اس کی تفسیر حضور علیہ السلام کو بذریعہ وحی تعلیم فرمائی۔

سُنی: چلو گھما کر کان پکڑلو۔ قرآن میں مجمل مل گیا تفصیل حدیث میں ہے اور حدیث پر عمل حقیقت میں قرآن پر عمل ہے اور جوتے کھاؤ انکار کرتے جاؤ سبحان اللہ۔ تین ابحاث کو فضول کہا اور آ گئے (معاذ اللہ تعالیٰ) بھی لکھا ہے اب سنت، اجماع، اقوال شیخ کبار سے پناہ مانگی اللہ سے ایسا کہنے والے پر نصرۃ العلوم کا کیا فتویٰ ہے اس کے مفتی جواب دیں۔ اور خود اقرار بھی کیا کہ یہ تینوں اگر چہ قرآن کے اصول ہیں یعنی تینوں کا تعلق قرآن سے ہے اور اللہ کی پناہ مانگی جو قرآن کے متعلق ہے اس پر بھی فتویٰ مطلوب ہے وہابیوں کے افتاء خانہ سے؟

وہابی نے پیر کرم شاہ کا حوالہ دیا اور لکھا کہ وہ دیت کی مقدار حضور ﷺ نے سو اونٹ مقرر فرمائی حکمت قرآن یعنی اس کا بیان نبی کا ذاتی اجتہاد نہیں بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کی جاتی ہے وہابی کہتا ہے کہ ہر ہر چیز قرآن سے مفصل نہیں ورنہ حضور ﷺ کے بیان اور تفصیل کی ضرورت نہیں رہتی۔

سُنی: چلو چھٹی ہوئی حضور ﷺ کے بیان سے بھی وہابی کو تکلیف ہے پیر صاحب کا جوتا

درست مقام پر لگا ہے۔
وہابی نے آخری حوالہ دیا طاہر القادری کا دیا اور لکھا کہ بریلوی مکتب فکر کے مشہور عالم پروفیسر طاہر القادری قرآن میں قتل خطاء دیت ادا کرنے کا حکم ہے لیکن دیت کتنی ہو کس صورت میں اور کتنے عرصہ میں واجب الاداء ہے یہ تفصیلات قرآن نے بیان نہیں کیں۔

سُنی: وہابی کی معلومات مین اس قدر کمی ہے کہ اس کو یہ بھی معلوم نہین کہ پروفیسر بریلوی مکتب فکر سے نہین اور دیت کا مسئلہ میں علمائے اہلسنت کا پروفیسر سے اختلاف شدید ہے اور متنازعہ پروفیسر سے حوالہ پیش کرتا حماقت و جہالت ہے پروفیسر کے حوالے سے بھی وہابی کو طمانچہ لگا ہے۔ کہ وہ بھی لکھ رہے ہیں کہ قرآن میں قتل خطاء پر دیت ادا کرنے کا حکم ہے یہ تمام حوالے وہابی کے اپنے اوپر ظلم کا پہاڑ اور اس کی اولاد اور شاگردوں کیلئے قیامت تک نہ ختم ہونے والی مصیبت بن گئے اور کلی علم غیب کی توڑ نہ سکا یہاں تک کہ وہابی کے صفحہ ۴۱ تک کا جواب دے دیا۔ اور صفحہ ۴۱ کے آخر میں جو بات کی وہ حیرت انگیز ہے کہ عطائی و حادث کے فرق سے کفر و شرک کی زد سے بچنے کا راستہ جو راہ فرار اختیار کی ہے اس کا تذکرہ آرہا ہے۔

سُنی: قارئین کرام یہ بات یاد رکھئے گا جس کا وہابی پر فتویٰ لگے گا۔ صفحہ ۴۲ پر وہی باتیں پھر دہرائیں جو اس کے خلاف ہیں جھوٹ ہیں اور وہی پالیسی اتنا جھوٹ بولو کہ سچ لگنے لگے مگر کب تک آخر قبر و حشر میں جھوٹ نہیں چلے گا صفحہ ۴۳ پر وہابی نے پھر اعلیٰ حضرت کا حوالہ دیا کہ بیان اشیاء اس طرح پر ہے کہ اصلاً خفا نہیں وہابی تبصرہ کرتا ہے کہ معلوم نہیں خان صاحب بیان اشیاء سے کیا مراد لے رہے ہیں ہر شئی کا قرآن میں روشن بیان ہے تو یہ قطعاً باطل ہے۔ اگر مراد یہ کہ جتنی چیزیں مذکور ہیں ان میں خفا نہیں تب بھی باطل ہے اس لئے کہ قرآن میں حروف مقطعات و متشابہات کا ذکر بھی ہے۔ مخلوق پر ان کے معانی مخفی ہیں۔

سُنی: جب وہابی ایسے حوالے اور غلط معنی بیان کر کے جوتے کھانے سے باز نہیں آتا تو

ہم کب باز آنے والے ہیں جوتے مارنے سے۔

۱۔ یہ کہ حروف مقطعات و متشابہات سے کوئی عقیدہ کلی علم غیب کی نفی کا بن ہی نہیں سکتا بلاوجہ حماقت کی ہے۔

۲۔ حروف مقطعات کے متعلق مفسرین نے یہ لکھا ہے کہ ''اللہ ورسولہ اعلم'' یہ حوالہ نقل نہ کیا کیوں؟

۳۔ جواب یہ کہ بیشمار ایسی چیزیں جن کا ذکر قرآن میں مذکور نہیں تو وہابی ان کے نام بتائے وہ کونسی ہے آخران کا نام تو ہوگا۔ پھر ہم ان کو قرآن حکیم سے نکال کر دکھائیں گے بشرط تجدید ایمان کرے۔

۴۔ جواب دو خود وہابی نے اپنے منہ پر طمانچہ مار لیا کہ حروف متشابہات کے متعلق لکھا کہ علماء راسخین جانتے ہیں۔ صفحہ ۴۴ اور صفحہ ۴۵ پر لکھا کہ جس چیز کا انہیں خطاب ہے اس اعتبار سے وہ اسے جانتے اور سمجھتے ہیں۔ ارے ظالم! جب علماء راسخین کیلئے مان لیا اور انکار کیا ان کا جن پر قرآن نازل ہوا افسوس صد افسوس اگر شرفراز تجدید ایمان کا وعدہ تحریر کردے تو ہم اس کا ذکر قرآن سے نکال دیں گے اور اس کا ٹھکانہ بھی اس کی اس کے بعد حدیث سے بھی۔ ساری محنت وہابی کی برباد اور کلی کا دعویٰ نہ توڑ سکا نہ توڑ سکتا ہے۔ یہ کتاب اظہار العیب وہابی نے اپنے جھوٹ کو چھپانے اور اپنی عمر کی کمائی دھوکہ دینے کی اس کو بچانے کیلئے لکھی ہے وہابی نے علم قیامت کی نفی کو دوبارہ دہرایا ہے بعض قیامت کے دن اور حوض کوثر والی روایت کا تذکرہ کیا جس کے منہ توڑ جواب اثبات علم الغیب میں دیئے۔ لیکن ان سے توبہ کرنے اور معقول جواب پیش کرنے سے قاصر رہے اپنے الفاظ کا چکر جتنا چلا سکتے تھے وہ ترکش کا آخری تیر بھی ازالۃ میں پھینک چکے اب ان کی جھولی خالی ہے اس لئے ازالۃ کے حوالے نقل کر رہے ہیں کیوں عادت سے مجبور ہیں اور بار بار منافقوں سے متعلق آیت پڑھتے ہیں جس سے اس کو تکلیف کا اندازہ ہوتا ہے جب حضور ﷺ نے چودہ سو سال کے بعد ولائے وہابی نجدی خارجی منافقوں کا حال بتا

دیا تو اب رہ کیا گیا۔

صفحہ ۴۶ پر وہابی نے اعلیٰ حضرت پر اعتراض کیا جس کا خلاصہ لکھ کر ہم جواب عرض کرتے ہیں۔

۱۔ سائل نے قرأت میں غلط الفاظ بولے۔

۲۔ جس کو وہابی نے اعلیٰ حضرت کے کھاتے میں ڈال دیا۔

۳۔ تورات کی تفصیل اڑ گئی اعلیٰ حضرت کا بے وزن جواب۔

۴۔ لفظی ترجمہ میں الفاظ اے موسیٰ زائد کیے۔

۵۔ تختیاں ٹوٹ گئیں یہ قرآن کے خلاف بہت بڑی جرأت ہے۔

۶۔ اقوال آئمہ پر موقوف ہے اس کے بغیر قرآن ایک حرف بھی نہیں چل سکتا۔ (صفحہ ۵۲ تک)

سُنی: سائل کی غلطی کو اعلیٰ حضرت پر کوسنے دینے لگے جبکہ محمود الحسن نے ایضاح الحق میں خود آیت کی تحریف کی گنگوہی نے صفت خاص رحمۃ اللعالمین ﷺ کا انکار کیا تھانوی نے اپنا کلمہ پڑھنے والے کو تسلی دی کبھی اس وہابی کو توفیق ہوئی کہ اپنے گریبان میں منہ ڈالے۔

۳۔ کا جواب جو قول نقل کیا وہ حضرت مجاہد علیہ الرحمۃ کا نقل کیا جس کو وہابی نے بے وزن جواب کہا جو مفسر قرآن حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کے شاگرد ہیں اعلیٰ حضرت تو ناقل ہیں خود وہابی نے صفحہ ۴۸ پر لکھتا ہے کہ محدثین کرام کی ایک جماعت سے توثیق کی ہے یہ لکھ کر اپنے منہ پر تھوک لیا اور اسی صفحہ پر لکھا کہ غیر معصوم کی روایت سے قطعیات کو اڑانے کا کیا معنی حالانکہ سابقہ صفحات میں معصوموں کیس روا رکی مغفرت اور گناہ کے لفظ استعمال کیے وہابی نے وہ سب روایت غیر معصوم کی تھیں وہاں یہ قانون بھول گیا یا ہولی کی پوریاں سمجھ کر ہضم کر گیا۔

صفحہ ۵۰ پر لکھتا ہے ٹوٹ گئیں کہ (اور اڑ گئیں) بریکٹ میں اضافہ کیوں کیا بے وزن جواب خود لکھ کر تھوک کے چاٹ لیا اور ایسی کاروائی کو انبیاء کی شان کے خلاف لکھا اور خود ہی گستاخ انبیاء بن گیا سبحان اللہ۔

صفحہ نمبر ۶ کا جواب: الفاظ۔اے موسیٰ ترجمے میں زائد کئے۔وہابی بتائے کہ تفسیر کے حوالے سے کیا خرابی ہے اور محمود الحسن دیگر دیوبندی مترجم میں ایسے زائد الفاظ ہم دکھانے کو تیار ہیں اگر حلال کی اولاد ہو تو جسارت کا فتویٰ دیوبندیوں کیلئے تیار کرو اور واضح ثبوت طلب کرو۔

۵۔ کا جواب تختیاں ٹوٹ گئیں۔کو قرآن کے خلاف بڑی جسارت کہنے والے خود تم نے صفحہ نمبر ۱۵ پر حدیث نقل کی جس کے ترجمہ میں ہے اور وہ ٹوٹ گئیں۔جس کی سند بھی صحیح لکھی ہے تم اب بتاؤ کہ شرفراز کون ہو؟۔

اور صفحہ نمبر ۵۰ پر بھی تختیوں کے ٹوٹنے اور اڑ جانے کی مقدار میں مختلف ہے۔الخ۔

یہ سب کارنامے کس کے ہیں گستاخی ہے جسارت ہے

جرأت ہے کیا ناقل ہونے سے تم بھی مجرم ہوئے؟؟

اب ایک اور کتاب لکھو جس میں اپنا رد لکھو اور توبہ کرو۔صفحہ نمبر ۵۴ پر وہابی کے نمبروار جواب ملاحظہ ہو۔

۱۔ جو اشیاء اور امور قرأت میں مذکور نہیں دعویٰ باطل۔

سُنّی: آیت پڑھو کس میں ہے کہ اشیاء مذکور نہیں اپنی طرف سے مقید کرنے کا مطلب تم نے لکھا احدث فی الدین ہے۔

۲۔ قرآن میں ہر ہر چیز کا ذکر نہیں تو ماکان و مایکون کا اثبات غلط۔

سُنّی: وہ آیت پڑھی ہر ہر چیز کی نفی ہو۔اور ماکان و مایکون تم نے بھی مانا اور اب غلط کہتے ہو شرم کرو حوالہ گزر چکا۔

۳۔ لا تعلمھم وغیرہ کل شئی کی نفی کرتی ہے۔

سُنّی: کس مفسّر نے لکھا ہے حدیث پیش کرو تفسیر بالرائے کرنے والا مردود ہے۔ ملعون ہے۔جہنمی ہے۔

۴۔ اخبار الغیب کا کوئی مسلمان منکر نہیں۔

سُنی: مسلمان نہیں مگر وہابی شرفراز ہے منکر علوم غیبیہ مان کر علم کی انکراس جگہ اخبار مان کر تقیہ کرتا ہے عطائی بھی مانتا ہے عطائی کو چور دروازہ بھی کہتا ہے۔

۵۔ امور غیبیہ مانتا ہے۔

سُنی: اور اسی صفحہ پر امور کو کہتا ہے کہ قرآن میں مذکور نہیں آخر کتنی زبانیں ہیں اس وہابی کی۔

وھابی: نفی علم غیب حوالہ ازالتہ میں دیکھیں۔

سُنی: اور اکتالیس احادیث علم غیب کے ثبوت میں ازالتہ میں ہی ہیں وہ کس کو دکھائیں وہابی صاحب سوائے اپنے آپ کو دھوکہ دینے کے اور کچھ نہیں ملے گا صفحہ ۵۴ پر اعلیٰ حضرت کی عبارت لکھ کر جو زہر اگلا ہے ملاحظہ ہو عبارت یہ ہے کہ "نبی کلام الٰہی سمجھنے میں بیان الٰہی کا محتاج ہوتا ہے ثم ان الینا بیانہ اور ممکن ہے کہ بعض آیات کا نسیان ہوا ہو۔ الا ماشاءاللہ۔

۱۔ اب وہابی لکھتا ہے کہ اپنے اختراعی عقیدہ کے حفاظت کیلئے حضور ﷺ کو قرآن کے الفاظ بے خبر تسلیم کیا۔

۲۔ حضور ﷺ کو متشابہات و مقطعات سے بے خبر لکھا۔

۳۔ آپ کو بعض آیات نسیان کا مرتکب لکھا۔

۴۔ غیر مسلم کیا تاثر لیں گے قرآن کریم نا تمام ہے اور کچھ اوراق بکری کھا گئی۔

۵۔ ایسی بے سر و پا روایتوں سے قرآن کریم پر کیا اثر پڑ سکتا ہے۔

۶۔ ممکن ہے بعض آیات کا نسیان ہوا ہو الا ماشاءاللہ سے کیا مراد ہے؟

۷۔ عارضی طور پر مان لیا کہ نسیان مراد ہے تب بھی آپ علم غیب سے متصف نہ رہے اور خان صاحب کا ارشاد باطل ہو گیا۔

۸۔ حضور ﷺ کے نسیان کی صورت میں مندرجات لوح محفوظ کے علم کا کیا مطلب ہے؟ ہم تو تضاد سمجھنے سے قاصر ہیں۔

سُنّی: قارئین کرام عبارت سے اعتراض آپ نے پڑھ لیا ہوگا اور ایک لفظ کو مختلف شکوں میں دہرانا اور شیطانی قیاس کرتے جانا یہ اسی وہابی کا حصہ ہے اب جواب بھی پڑھ لیں۔

ا۔ نسیان کا معنی بے خبر یعنی علم کا نہ ہونا لکھا ہے کہ ایک ادنیٰ طالب بھی جانتا ہے کہ بھولنا اسی کیلئے ہے جس کو علم ہو وہابی نے اپنی ناک کٹوا دی ایسا اعتراض کیا جہالت کی وجہ سے ہے اس نے نسیان کا مطلب بے خبر کیا ہے شاید اندھا بھی ہے اپنی اولاد سے پوچھ لیتا کہ نسیان کا معنی کیا کروں؟

۲۔ کا جواب: عبارت میں مقطعات ومتشابہات سے بے خبر لکھا ہے اپنی طرف سے یہ گستاخی کیوں کی توبہ کرو اعلیٰ حضرت کی عبارت میں یہ الفاظ نہیں۔ جبکہ گزشتہ صفحات میں وہابی نے مقطعات ومتشابہات سے لاعلم لکھا ہے ظالم توبہ کرلے۔

۳۔ جواب: نسیان کا مرتکب خود وہابی نے لکھا ہے صفحہ ۵۶ پر محدثین کے حوالہ سے اب اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ سے پہلے محدثین کے بارے میں یہی الفاظ لکھ کر اپنے گلے میں ڈال کر گوجرانوالہ گھنٹہ گھر کا چکر لگائے تا کہ دنیا کا حقیقت پتہ لگ جائے یہ انصاف پسند ہے جبکہ اعلیٰ حضرت ناقل ہیں محدثین سے کیونکہ وہابی کو ضد ہے شان مصطفیٰ سے اس لئے وہ کوئی موقعہ ہاتھ سے جانے نہیں دیتا۔ بعض آیات کے نسیان کا مرتکب خود وہابی ہے صفحہ ۵۶ پر نسیان کی ایک صورت ہے الخ۔ اپنا لکھا ہوا جان بوجھ کر فراڈ کرنا خارجیوں کا کام ہے وہابی آئینہ میں اپنی شکل نظر آ گئی تو نام اعلیٰ حضرت کا لے دیا۔ اور صفحہ نمبر ۵۷ پر نسیان کا مطلب بھی لکھا کسی کی توجہ دلانے سے یاد آ جائے بتائے یاد کس کو آتا ہے جو بے خبر ہو یا خبر دار ہو پہلے سے؟ اس وہابی پر ۳۰۲ کا کیس ہونا چاہئے کہ یہ علم کا قاتل ہے۔

۴۔ غیر مسلم کیا تاثر لیں گے وہابی نے نسیان کا معنی بے خبر کیا ہے تو دیوبندی سے غیر مسلم پوچھیں گے کہ وہ جواب دے گا اور غیر مسلم ہندوؤں نے تو پوچھا بھی تھا کہ اللہ جھوٹ بول سکتا ہے ایسے خدا کو دور سے سلام یہ دیوبندی مذہب کو عقائد دیکھ کر ہندو پنڈت نے اعتراض کیا آج تک وہابی جواب نہ دے سکا اسی طرح گوجرانوالہ کہ عیسائی نے وہابیوں

کو چیلنج دیا تھا جواب کہاں دیا۔
۵۔ امکان کذب سے ہزاروں عیب کا امکان خالق کائنات کیلئے ماننے والے ایسے بے سروپا نظریہ سے قرآن پر کیا زد پڑ سکتی ہے۔ ابھی وقت ہے توبہ کرلو۔
۶۔ وہابی پوچھتا ہے کہ الا ماشاء اللہ سے کیا مراد ہے؟ تو جس جاہل کو الا ماشاء اللہ کی مراد بھی نہیں معلوم وہ اپنی اولاد سے پوچھ لے ورنہ درجہ اولیٰ میں داخلہ لے کر تعلیم حاصل کرلے علم حاصل کرنے میں عمر کی قید نہیں ہے۔
۷۔ ہمارا عقیدہ باطل ہو گیا ارے نہیں بلکہ پختہ ہو گیا کہ جمیع علوم غیبیہ کی دلیل مل گئی وہابی کی موت واقع ہو گئی کہ نسیان ماننے کیلئے پہلے علم ہونا لازمی امر ہے حضور ﷺ کو بے خبر کہہ کر منافقوں کی یاد تازہ کردی وہابی نے حالانکہ نسیان کا معنی بے خبر کا کس لغت میں نہیں مگر ڈھیٹ بے شرم دنیا میں بہت دیکھے سب پر سبقت لے گئی بے حیائی آپ کی۔
۸۔ حضور ﷺ نسیان کے باوجود لوح محفوظ کا کل علم حاصل رہا اس وہابی کو تضاد نظر نہیں آرہا ہے دوسروں کو کہتا ہے عبادت سمجھنے کا سلیقہ نہیں اور خود اردو سمجھنے کے بلکہ اپنے لکھے ہوئے کو بھی نہیں سمجھتا یہ اپنا تضاد پہلے دور کرے کہ ما کان وما یکون تسلیم کیا وہابی نے اب نسیان کے بعد وہ کیسے مان لیا تم نے یا پھر توبہ کرو اعلانیہ اسی طرح تم نے کل جمیع تسلیم کیا جو جواب تمہارا وہی ہمارا بھی سمجھ لو۔ اخبار الغیب وانبا الغیب تسلیم کرنے والے جواب دے نسیان کے بعد ان کا اقرار تم کو ہے یا نہیں؟ عاجز نہ بنو عاقل بنو وہابی صاحب، علی حضرت نسیان کی بات محدثین کے حوالوں سے کہی اور وہی بات وہابی نے کہی اگر جرم ہے تو وہابی پہلے اپنا گلہ کاٹ لے پھر دوسروں کی بات کرے اور وہابی نے معنی نسیان کا بے خبر کیا یہ معنی خود وہابی کے خلاف محدثین کے خلاف لغت کے خلاف اور قرآن و حدیث ہے توبہ کرو صفحہ نمبر ۵۸ پر بھی وہابی کے لکھے ہوئے الفاظ اس پر لعنت کر رہے ہیں کہ نسیان کا معنی بھول ہے وہ بھی اللہ کے حکم سے ہے تبلیغ و نسخ مطلوب نہیں تو ان میں سیان اور بھول جائز نہیں بے شرم یہاں نسیان کو بھول لکھا اور نسیان کو بے خبر لکھا ہے آخر

وہابی پکے ہوئے نا۔ صفحہ نمبر ۵۹ پر وہابی نے پھر طبع آزمائی کی تفصیل کل شئی سے متعلق کہ یہی الفاظ تورات کے متعلق بھی ہیں تو قرآن کریم کی طرح تورات بھی ہر ہر چیز کی تفصیل موجود ہے دونوں کے علوم برابر ہیں اعلیٰ حضرت کا یہ جواب تورات کی تفصیل کل شئی اڑ گئی تھی۔

سُنی: جب یہ بات پہلے کر چکے تو اب کیا تکلیف ہوئی یہ نہیں بتایا دوسری یہ کہ تفصیل اڑ گئی تھی خود وہابی نے وہ حدیث نقل کی تھی ترجمہ بھی کیا تھا تیسری بات اعلیٰ حضرت نے جواب دیا تھا وہ بھی سن لیں کہ ان کتابوں کا حفاظت کا ذمہ نہیں لیا تھا۔ قرآن کی حفاظت کا ذمہ لیا تھا سمجھ میں آ گیا یا جوتے کا ذکر کافی ہے۔

صفحہ نمبر ۶۰ پر وہابی نے لکھا کہ بیضاوی و خازن کے حوالے سے تو ان کے عمومی دعویٰ کی واضح تردید ہوتی ہے۔

سُنی: ہمارے دعوے کے خلاف تو ثابت نہ کر سکے بلکہ الفاظ عموم خود بھی لکھے تھے اب تردید بھی خود کر رہے ہیں اپنے منہ پر تھوک رہے ہو بولو ہم کو کیا۔

اسی صفحہ پر وہابی نے لکھا ہے سب جائز و ناجائز علوم داخل و شامل ہیں لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔

سُنی: تمام زندہ مردہ دیوبندیوں وہابیوں کو دعوت عام ہے کہ ناجائز علوم کون سے ہیں کہاں ہیں وہ بیان کیوں نہیں کرتے وہ پوٹلی امام غائب سے کب لے آؤ گے۔

وھابی: علم سحر و سیما وغیرہ ناپاک علوم بھی اس میں داخل ہیں اعلیٰ حضرت نے سیمیا کو نہایت ناپاک علم لکھا ہے۔

سُنی: سحر کا ذکر تو قرآن میں ہے اگر ناپاک مراد ہے تو الزام باری تعالیٰ پر ہوگا۔ جواب دو! سحر کا علم ناپاک علم کے ذات کے اعتبار سے تو حوالہ کوئی بھی وہابی کو نہ ملا۔

ہاں ایک حوالہ اعلیٰ حضرت کا دیا کہ سیمیا کا علم ناپاک کہا ہے پناہ بھی ملی تو کہاں مگر بے سود اعلیٰ حضرت نے سیمیا کے علم کو ناپاک اس کے عمل اور کسب کے اعتبار سے لکھا

صرف علمی اعتبار سے نہیں کیا سمجھے نادان بچے حوالہ بشرط توبہ!!!!اور کوئی ناپاک علوم کا حوالہ کب دو گے یا جوتے...... صفحہ نمبر ۱۶ پر تقسیم، تخصیص سمجھ رہے ہیں فیصلہ اپنے گھر میں کرلیں گرو سچا یا چیلہ۔

سُنی: ان پر وہابی کی کتابوں میں تضاد ہے کس کو تقسیم لکھتے ہیں کسی میں اور کس کی تخصیص کے ہی وہ اپنا تضاد کر کے اپنی اولاد کو ہر پریشانی سے بچائیں اس کے علاوہ اپنے اکابر کا تضاد بھی دور کریں کہ وہابی متبع سنت کو کہتے ہیں اور حسن احمد نے وہابیہ کو خبیثیہ لکھا ہے جواب دو گرو یا سارے کون ہوئے چیلہ کون ہوا؟ فتاویٰ رشیدیہ کا تجاد ہی دور کر دو؟ دہلوی کی تقویۃ الایمان ضد ہے صراط مستقیم کی وہ دو میں سے ایک کو چوک میں رکھ کر آگ لگاؤ ذاتی وعطائی کا فرق تسلیم کرلیا۔ اور چور دروازہ بھی لکھا دو ان میں سے سچ کیا ہے اور وہابی مقلد ہیں یا غیر مقلد گنگوہی نے ایک کہا تم الگ الگ کہتے ہو بتاؤ گروہ سہی یا چیلہ وہ چور بھی باقی تفصیل اثبات جلد دوئم میں موجود ہے پڑھ کر توبہ کرلو۔ جب مفسرین نے عموم پر باقی رکھا تم کس دلیل سے تخصیص کرتے ہو وہ حوالہ مطلوب ہے دیوبندی اکابر سے وہابی نے تسکین الصدور میں ولو انھم اذ ظلموا۔ الآیۃ۔ کا عموم سے استدلال کیا ہے جبکہ اس میں لفظ کل بھی نہیں ہے اور جہاں لفظ کل موجود ہے وہاں کے عموم کا انکار حماقت و جہالت و سفاہت نہیں تو اور کیا ہے کوے کی طرح آنکھیں بند کرلینا وہ حلال نہیں ہوتا جب ہر بات کا حوالہ ہے تو اس کو بھی بیان کیا ہوتا تا کہ اتنے جوتے مارنے میں ہم کو آسانی ہوتی وہابی نے اس صفحہ پر اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کو لکھا ہے کہ بیضاوی و خازن آئمہ تفسیر نہیں کسی فن میں امام اور بات ہے اور اس فن میں کتاب لکھنا اور بات ہے۔

سُنی: درست لکھا ہے بتاؤ کس فن کے استاد کے پاس جانے کے بجائے اس کے طلبہ کے پاس جاتے ہوئے سیکھنے؟

وهابی: نسخہ اکسیر اعظم ایجاد کیا ہے؟

سُنی: کچھ نسخہ تم نے بھی ایجاد کئے ہین چور دروازہ کھلا ہے یہ نسخہ چوروں کیلئے ہے۔

وھابی: جس مفسر سے عقیدہ پر زد پڑ جائے اس کا انکار کر دو۔

سُنی: خود تم نے کیسے کیسے حیلے بہانے نکالے ہیں مفسرین کے فیصلے کے خلاف کبھی وہ بھی دیکھ لیا کرو جان جگر۔ کہ غیر معصوم۔ غیر محفوظ اور نانوتوی نے تو کوئی بھی تفسیر نہیں مانی ان کی قبر پر جا کر پوچھو! صفحہ نمبر ۶۲ پر وہابی نے اعلیٰ حضرت پر الزام لگایا غلط تراجم کا اور تکفیر کا اور حوالہ دیا کہ اعلیٰ حضرت کی زبان وقلم کا حال بھی دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی حفاظت میں لے لیا نقطہ برابر خطا کرے ناممکن۔

سُنی: شرفراز اور اس کی اولاد شاگردوں کو دعوت عام ہے کہ اعلیٰ حضرت کے ترجمہ کی غلطی بتاؤ ہم درست کریں گے۔ غلطی تفسیری ہو لغت کی ہو۔ ورنہ اپنے دیوبندی تراجم میں ۲۰۰ آیات کے غلط ترجمہ موجود ہیں طلب کر کے درست کر لو آؤ ہے کوئی مرد میداں پوری دیوبندیت میں تکفیر کی بات تو اے وہابی اب تو دیوبندی اکابر پر خود دیوبندی علماء کے کفر کا فتویٰ موجود ہے دوسرا علماء دیوبند کا خود اپنے اوپر کفر کا فتویٰ دیا ہے المہند دیکھ لو اور حوالہ طلب کر لو ورنہ تھانوی کی عبارت پر طبع آزمائی کرنے والے کفر کے گڑھے میں چلے گئے مزید تفصیل کتاب دیوبند مذہب میں علامہ مناظر مولانا غلام مہر علی صاحب نے وہ کفر کے فتوے خود دیوبند کے ہیں نقل کیے ہیں۔ جواب سے آگاہ کریں وہابی نے محفوظ کو۔ صفحہ نمبر ۶۳ پر معصوم عن الخطا لکھا ہے اس دغا بازی فریب جھوٹ اور الزام کا علاج تو جوتا ہے یہ مکاری اپنے اکابر کا ورثہ ہے من گھڑت فرضی کتابوں کے حوالے دینے والو وہ کتابیں کہاں ہیں؟ یہ شرفراز جو حوالے نقل کر رہا ہے وہ قاری طیب کی کتاب سے نقل کیا ہے بس وہابی کو اللہ کی قدرت پر بھی شک ہے کہ وہ کسی کو محفوظ نہیں رکھ سکتا۔ معاذ اللہ۔

ویسے بھی امکان کذب تحت باری تعالیٰ ہے اور اکابر دیوبند اغلاط تم کو نظر نہیں آتی دیوبندی مذہب میں امتی اعمال میں نبی سے بڑھ جاتے ہیں اور سن لو تاویل سے ادنیٰ رحمۃ اللعالمین کہہ سکتے ہیں (علماء دیوبند) کو اور معصوم عن الخطاء سے بڑھ کر دیوبندی معاذ اللہ۔ بلکہ رب کے مقام کو بھی نہیں چھوڑا دیکھو "خدا ان کا مربی وہ مربی خلائق" سن

لوحق وہی ہے جو گنگوہی کی زبان سے نکلتا ہے تمہاری تربت انور کو دے کر طور سے تشبیہ کہوں ہوں بار بار ارنی مری دیکھی نادانی۔ (مرثیہ گنگوہی) اسے بیشمار حوالے دیوبندی مذہب میں ہیں وہابی نے شعر لکھا ہے صفحہ نمبر ۶۱ پر کہ:

اگر تم طیش میں آکر میرا خط پھاڑ ڈالو گے
تمہارے پاؤں چومیں گے میری تحریر کے ٹکڑے

یہ ہیں وہ نبی ﷺ کے نام پر انگوٹھے چومنا بدعت کہتے ہیں اور اپنے خط کے ٹکڑے کو ہمارے پاؤں چومیں گے سبحان اللہ۔

صفحہ نمبر ۶۳ اور صفحہ نمبر ۶۴ پر اعلیٰ حضرت پر بہتان باندھا کہ غزوہ ذات القرد حضرت سلمہ بن الاکوع نے تنہا کفار کا لشکر کا تعاقب کیا اور حضور ﷺ کی اونٹنی چھڑالی جس لشکر نے آپ کے نگراں کو شہید کر دیا کفار کے لشکر کا سرکردہ عبدالرحمٰن انفراری تھا۔ ایک بار عبدالرحمٰن قاری کہ کافر تھا اپنے ہمرائیوں کے ساتھ حضور ﷺ کے اونٹوں پر آپڑا چرانے والے کو قتل کیا اور اونٹ لے گیا اسے قرأت سے قاری نہ سمجھ لیں بلکہ بنو قارہ سے جس کو خوک۔ خنزیر اور شیطان کہا اور چند غلطیاں کیں عبدالرحمٰن الفزاری کو عبدالرحمٰن قاری بنایا جو صحابی صفار شقہ تابعہ کو کافر کہنے سے نہ چوکے کافروں کو مسلمان بنانا تو ان کے بس کا روگ نہیں تکفیر مسلم ہی سے فرحان ہیں۔

سُنّی: قارئین کرام آپ نے اعتراض سمجھ لیا کہ جس شخص کی بات ہوہی ہے وہ کیا تھا اور اس کے بدعمل کیسے تھے اور حشر کیا ہوا جو کافر تھا اس نے حضور علیہ السلام کے نگراں کو قتل کیا اور اونٹنیاں لے کر فرار ہوا اور صحابی نے اس کو قتل کیا۔ ایسے شخص کو سرفراز یا اس کی اولاد صحابی کہہ سکتے ہیں نہیں تو اعلیٰ حضرت کیسے اس کو صحابی کہہ کر شیطان کہہ سکتے تھے معاذ اللہ اعلیٰ حضرت نے جس کو خود شیطان کہا وہ اسی قابل تھا وہ وہابی کو تکلیف کیا ہوئی صرف نام کی مماثلت سے وہ صحابی کیسے بن گیا۔

دوسرا یہ کہ وہابی نے خود فرق بتادیا جو کافی ہے وہابی لکھتا ہے کہ ان کا نام عبدالرحمٰن

عبدالقاری تھا اور مسلمان تھے۔ اعلیٰ حضرت عبدالرحمٰن قاری بتاتے ہیں بس یہاں فرق معلوم ہو گیا نام بھی الگ الگ اور کام بھی الگ ہیں یہ بہتان بھی قاری طیب سے نقل کیا ہے وہابی نے اصل بات یہ ہے کہ وہابی گنگوہی نے صحابہ کی تکفیر کرنے والے کو اہلسنت سے خارج نہ ہوگا فتاویٰ رشیدیہ میں لکھا ہے کہ اس پر پردہ ڈالنے کیلئے دیوبندیوں نے یہ موقعہ ہاتھ سے جانے نہ دیا کہ اپنوں کی گستاخی پر پردہ ڈال دو اس پر یہ بہانہ کیا کہ کاتب کی غلطی ہے نہ اس نے لکھا چلو چھٹی ہوئی سب کاتب کی غلطی ہے اس پر فتویٰ لگاؤ؟ خود اعلیٰ حضرت نے وضاحت کردی کہ قرأت سے قاری نہ سمجھ لیں بلکہ بنو قارہ سے ہے پھر بھی باز نہ آئے بلکہ اس اعتراض سے دیوبندیوں کی صحابی و تابعی کی دشمنی سامنے آگئی ورنہ وہابی بتائے کہ اعلیٰ حضرت نے اس کے عمل کی وجہ سے خوک وشیطان کہا یا نام کی وجہ سے وہابی کو یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ اس عمل کی وجہ سے کہا؟ مثال مرزا غلام احمد پر فتویٰ نام کی وجہ سے ہے یا ختم نبوت کے منکر ہونے کی وجہ سے؟ وہابی نے ان کو صحابی لکھا مگر ثابت نہ کر سکا اس لئے تابعی بھی لکھا اب راز اور تاریخ کا حوالہ مذہبی نے ۷ھ محرم کا واقعہ لکھا ہے عبدالرحمٰن کے قتل ہونے کا اور جس تابعی کا ذکر ہے عبدالرحمٰن بن عبدالقاری کا ان کی وفات ۸۵ یا ۸۸ یا ۸۷ سال میں ہوئی لکھا۔ اب ان کی پیدائش بھی لکھ دیتا تو یہ وہابی کے سارے ڈھول کا پول کھل جاتا اور وہ ہے ۹ھ میں عبدالرحمٰن بن عبدالقاری پیدا ہوئے وہابی اپنی عقل اور تاریخ سے نابلد ہونے پر گریبان چاک کر کے گھنٹہ گھر کے نیچے بیٹھ جائے ان کی پیدائش سے دو سال پہلے کا واقعہ ہے چلو بھر پانی میں ڈوب مرو یا توبہ کرو تابعی علیہ الرحمۃ کی شان میں بکواس کرنے سے اور رہی بات تکفیر کے ذوق وشوق سے فرحان ہونے کی تو وہابی تقویۃ الایمان اٹھائے جس میں دیوبندی بھی کافر ثابت ہوں گے اور دنیا بھر کے کروڑوں مسلمان اسلام سے ہاتھ دھو بیٹھیں گے معاذ اللہ۔

صرف ایک حوالہ قادری چشتی نقشبندی سہروردی سلسلے بدعت اور یہود کی طرح ہیں۔ کیوں بھئی آج کتنے دیوبندی ہیں جو چاروں سلسلوں میں بیعت کراتے ہیں اور

اکابر دیوبند بھی کسی سلسلے میں ہیں۔المہند میں ان سلسلوں کو تسلیم کر کے ان کا فیض تسلیم کیا ہے اب بتاؤ کہ گروسچا یا چیلے۔تقویۃ الایمان کو آگ لگادو یہ مشورہ عامر عثمانی کا ہے کہ جان چھڑانے کی ایک ہی صورت ہے کہ ان کتابوں کو چوک میں رکھ کر آگ لگادو تجلی دیوبند مگر یہ کیسے ہوسکتا ہے چلو اپنے امام کے فیصلے سے یہودی ہونے کا اقرار کرلو جبکہ سعودی تعلق تو ہے۔وہابی صاحب نے تکفیر کا شوق ملاحظہ فرمایا اگر ابھی کسر باقی ہے کوئی جوتا......

وہابی نے اس بہتان میں دس غلطیاں و گستاخیاں کیں۔

۱۔بغیر تحقیق کے بات کرنے والا جھوٹ ہے۔

۲۔یہ بھی نہیں معلوم کہ صحابی ہے یا تابعی۔

۳۔کتب اسماء الرجال سے بے خبری۔

۴۔کتب تاریخ سے غفلت۔

۵۔عبدالرحمٰن قاری کو عبدالرحمٰن بن عبدالقاری بنادیا۔

۶۔تابعی کو کافر کہا۔

۷۔تابعی کو خنزیر کہا۔

۸۔گستاخوں کو اہل حق کہا۔

۹۔تابعی کو شیطان کہا۔

۱۰۔انگریز کے ایجنٹ کو مجاہدین کہا۔

گستاخوں کی حمایت بھی گستاخی ہے۔

جو چھو بھی دے سگ کوچہ تر اس کی نعش
تو پھر تو خلد میں ابلیس کا بنائیں مزار

اس پر دیوبندی علماء کے کفر کے فتوے محفوظ ہیں اور قاری طیب پر مفتی دیوبندی کا فتویٰ ملحد، بے دین، عیسائیت و قادیانیت کی روح بائیکاٹ کرنا چاہیے جب تک توبہ نہ کرلے حوالہ بشرط توبہ دکھانے کو تیار ہیں۔

؎ غیروں سے کہا تم نے غیروں سے سنا تم نے
کچھ ہم سے کہا ہوتا کچھ ہم سے سنا ہوتا

صفحہ نمبر ٦٦ پر وہابی لکھتا ہے جس طرح قرآن کریم سے اس کی تفسیر کی گئی اس کی طرح لوح محفوظ بھی مراد لی گئی صدر الافاضل نے کتاب سے قرآن یا لوح محفوظ وغیرہ مفتی احمد یار خان نعیمی صاحب کتاب مراد قرآن یا لوح محفوظ ہے قرآن کریم میں ہر ہر چیز کی تفصیل واضح نہیں اگر لوح محفوظ ہے تو قطعی الثبوت والدلالۃ یا خبر متواتر سے ثابت کریں کہ حضور ﷺ کو لوح محفوظ کا مکمل و مفصل علم حاصل تھا وہ وہ تھیلے سے باہر نکالیں راز ہی نہ رہے۔

سُنی: جب اس وہابی کو قرآن کریم میں قید یا تخصیص لگانے کی عموم میں دلیل نہ ملی تو اب لگا ہاتھ پاؤں مارنے کی لوح محفوظ بھی لکھا ہے مراد ہے ارے ظالم! جب تو قرآن کی آیات کا انکار کر چکا اب لوح محفوظ کو پھر دوسری کا ثبوت ہمارے ذمہ ہے مگر جب تم کسی کی نہیں مانتے تو اب کیسے مانو گے تم نے میں نہ مانو کی گولی کھا رکھی ہے۔

جواب ثانی: جو وہابی اپنے لکھے ہوئے میں ہیر پھیر کرتا ہے اور تسلیم کرنے کے بعد پلٹ جاتا ہے خود اپنے خلاف حوالے دے رہا ہے کہ اس کی نفی ہے مگر دلیل اثبات کی ہے دوبارہ دیکھ لیں وہابی کی مکاری۔ صفحہ نمبر ٦٧ پر خود اس نے نقل کئے کہ کتاب میں ہر چیز کی وضاحت ہے یہاں بریکٹ میں (دینی) کی قید لگا دی جس کی دلیل وہابی کے ذمہ ہے (تخصیص وغیرہ) کی آگے لکھا ہے کہ قیاس کی حاجت نہیں۔ دوسرا حوالہ دیا کہ اس لئے قیاس کتاب کے خلاف نہیں پھر انکار کے الفاظ لکھ کر قیاس سے احکام کو ثابت ہونے کا کیا مطلب؟ دوسرے حوالے میں (اصولاً) کا لفظ اپنی طرف سے لگا دیئے جب ہر چیز قرآن میں دینی اور اصولاً کے الفاظ لکھے ہیں چلو تھوڑی دیر کیلئے بالفرض محال دیکھ لیں مگر وہابی اس کو بھی نہیں مانے گا اب کوئی بتائے کہ بتائیں کیا چلو کلی دینی اور اصولی چیزوں کا اقرار کرا لیا اور خود بریکٹ میں یہ الفاظ لکھے مگر اگلے صفحہ پر انکار کر دیا لکھا

ہے وہابی نے کہ صفحہ ۶۸ پر نہ تو سب علوم عربیہ کا اور نہ غیر عربیہ کا اور ایسے علوم بے شمار ہیں دنیا میں کسی بھی عاقل اور اہل علم سے یہ بات مخفی نہیں۔

دیکھیں کہ دینی سے کلی علوم عربیہ ثابت ہے اصولاً سے تمام غیر عربیہ علوم ثابت ہوئے لیکن اپنے قلم وزبان سے لکھنے کے بعد بدل گیا اور انکار کردیا اب کونسا جوتا بنایا جائے کہ کم از کم اپنے لکھے ہوئے کو تو مان لے۔ اور اس کی دوغلی پالیسی اسی صفحہ پر لکھا ہے کہ سب علوم قرآن میں واضح طور پر موجود نہیں ہیں اس کے ساتھ ہی لکھا کہ بلکہ ان کا قرآن کریم سے استنباط واستخراج کیا گیا ہے لفظ ان کا سب سے مراد سب علوم تسلیم کرلیا کہ استنباط واستخراج ہی مان لے قرآن کریم سے تاکہ کفر سے بچ جائے توبہ کرے۔ صفحہ نمبر ۴۱ پر آیت نقل کی لا تعلمہم نحن نعلمہم کی نص قطعی علم غیب ثابت کرچکے ہیں وہابی یہی آیت صفحہ نمبر ۶۹ پر بھی نقل کردی اور یہ کہ یہ مفسرین کے اقوال نہیں اور نہ خبر اخبار ہیں ان سے کیا کیا جائے۔ وہابی کی عاجزانہ فریاد ترکش کے سارے تیر ختم ہوگئے۔

سُنی: چلو بھئی اس کی قطعی دلیل کا ایسا جواب عنایت کردیں کہ اس کی نسلیں یاد رکھیں گی اور آئندہ بھی ان کا نام اپنی دلیل کیلئے استعمال کرنے یا جواب دینے کی ہمت نہ ہو۔ اور یہ وہابی مر تو سکتا ہے مگر ہماری کتاب کا جواب نہیں دے سکتا انشاء اللہ۔ اور یہ وہابی کی عمر بھر کی کمائی ہے نفی علم وغیب کیلئے۔

جواب نمبر۱: یہ اس کے علم غیب عطائی بعض خبری اور اخبار وانباء الغیب تسلیم کیا ہے۔ اس اکابرین کا متفقہ فتوے المہند کے بھی خلاف تو جو عقیدہ قطعی قرآنی آیت کے خلاف ہے وہ انہوں نے کیوں تسلیم کیا سب پر فتویٰ مطلب ہے؟

جواب نمبر۲: اگر تم نے اپنے اکابرین کو اور خود اپنے کو بچانے کیلئے بہانے بازی کی تو اس آیت کے خلاف تمہارا بعض علم غیب یا اخبار الغیب نہیں تو وہ ثبوت مرنے سے پہلے ضرور بتادینا کہ راز راز نہ رہے؟

جواب نمبر۳: اکابر دیوبند نے علم غیب عطائی کو جو زمانے مشرک لکھا ہے اس آیت میں

اگر نفی ہے تمہارے خلاف تو شرک کا ثبوت آیت کے کس الفاظ سے ہے۔

جواب نمبر۴: اس آیت کا نزول کے حساب سے آخر ہونا ثابت کردیں کہ تکمیل قرآن اس پر ہوئی تو ہم سے ایک لاکھ روپے انعام حاصل کرلیں۔

جواب نمبر۵: جب چودہ سو سال بعد کے نجدی منافق کا اور شیطان کے سینگ طلوع ہونے کا علم ہے تو اس وقت کے منافق کیسے چھپے رہ سکتے ہیں۔ وہابی نے اپنی دلیل کو آیت کو فیصلہ کن اور آخری قرار دیا کہ جو منافقوں سے متعلق ہے۔

کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

اور وہی عقیدہ جو منافقوں کا تھا اور وہی الفاظ جو منافقوں کے تھے آج کے منافقوں نے وہی عقیدہ اور وہی الفاظ استعمال کئے کہ ''غیب کی کیا خبر محمد ﷺ کو'' (تقویۃ الایمان)

دیگر کتب وہابیہ مفسرین نے حضور ﷺ کیلئے منافقوں کا علم لکھا ہے تفسیر کبیر تفسیر ابوالسعود۔

جواب نمبر۶: دیوبندی شبیر احمد عثمانی نے بھی اس کو اپنی تفسیر میں نقل کیا ہے۔

جواب نمبر۷: اور وہ منافق تین سو مرد اور عورتیں ۷۰ تھیں جن کو مسجد نبوی سے نکالا گیا بعض کو دھکے دے کر نکالا یہ حدیث حسن ہے جو قابل احتجاج ہوتی ہے۔

جواب نمبر۸: وہابی نے جس کو آخری سورۃ کہا اس کے بعد سورۂ بقرہ کا ثبوت اثبات کتاب میں ہے۔

جواب نمبر۹: جن سورتوں کا نزول سورۂ توبہ سے قبل شروع ہو چکا تھا ان کا بعد سورۂ توبہ بھی نازل ہوئی تفسیر بیضاوی میں آنکھیں کھول کر پڑھ لو۔

جواب نمبر۱۰: اس میں بھی دیگر آیات کی طرح ذاتی کی نفی ہے عطائی کی نہیں۔

جواب نمبر۱۱: فتری الذین فی قلوبھم مرضٌ سے بھی منافقوں کا علم ہونا ثابت ہے۔

جواب نمبر۱۲: دوسری آیت فی لحن القول سے بھی منافقوں کی پہچان کا علم ثابت ہوا اس کی تفسیر عثمانی سے بھی ثابت ہے کہ خبردار کیا گیا۔

جواب نمبر ۱۳: وہابی نے تفسیر روح المعانی کا حوالہ دیا تھا کہ جس میں اولیاء کرام نیک ولد اور مومن وکافر کی پہچان لیتے تھے ازالہ صفحہ ۳۱۲۔ کیوں جناب! آقائے دوعالم کو علم نہ ہوا اور اولیاء کرام کو ہو جائے کچھ عقل نام کی چیز ہے۔

جواب نمبر ۱۴: وہابی کی پیش کردہ آیت مطلق تفسیر سے منسوخ ہے جو کہ مؤخر ومقدم کے لئے ناسخ ہو جاتی ہے۔

جواب نمبر ۱۵: وہابی نے ازالہ میں قیامت کے دن کا واقعہ نقل کیا کہ قیامت کے دن سب سے پہلے میں ہوش میں آوں گا۔الخ۔لکھتا ہے کہ یہ واقعہ دخول جنت ونار سے پہلے کا ہے چل اتنا بھی علم مان لیا تو جو آیت منافقین کی نفی میں پیش کی ہے وہ استدلال خود ہی باطل کر دیا۔ پھر حوض کوثر والی حدیث نقل کی کہ کچھ لوگ آئیں گے وغیرہ۔الخ۔ یہاں بھی اپنی قطعی دلیل کے خلاف حدیث نقل کر دی جس کو قطعی الثبوت لکھا ہے صفحہ نمبر ۴۰۰ پر اب بتاؤ کہ آخر قطعی دلیل ہے کونسی دو میں سے ایک تسلیم کر کے دوسری سے توبہ کرو۔

جواب نمبر ۱۶: حیرت ہے منافقین کے علم کا انکار کیا مگر قیامت کے واقعات مان لئے جس سے منافقین کا علم ثابت ہوتا ہے اور جنت ونار کے علم کا انکار کیا جس سے قیامت کے واقعہ کا علم غیب ثابت ہو گیا ہم کو قطعی دلیل کا جواب دینے کی زحمت سے بچا لیا خود ہی اپنی دلیل کے خلاف لکھ دیا یہ خدا کی مار ہے۔

وہابی نے آیت وما علمناہ اشعر۔ بھی نقل کی صفحہ ۶۹ پر۔

سُنی: وہابی کو اس کی پوری جماعت میں یہ بتلانے والا کوئی بھی نہیں کہ ان کا مطلب کیا ہے؟ خود کیسے کیسے اشعار لکھ رہا ہے کیا اس کو علم نہیں؟ اگر نہیں تو جاہل ہونا مبارک ہو اگر علم ہے تو شرم کرو اتنی جانتا ہے مگر نبی علیہ السلام کی نفی کرتا ہے۔آیت کا مطلب یہ کہ ہم نے آپ کو شعر گوئی کا ملکہ نہ دیا یہ مطلب نہیں کہ علم شعر کی نفی ہو اب یہ ثبوت کتنی تفاسیر سے نقل کریں اور یہ مان جائے گا حدیث میں ہے شعر ایک کلام ہے اگر اچھا ہے شعر اچھا اور برا ہے (مشکوٰۃ) اتفاق کہہ لیں کہ اس صفحہ پر وہابی نے شعر لکھا ہے صفحہ نمبر ۶۹ پر کہ

تمناؤ میں الجھایا گیا ہوں
کھلونے دے کر بہلایا گیا ہوں

وہابی کی عمر کھلونے سے کھیلنے میں گزری ابھی تک کھیل رہا ہے بیچارہ ابھی آپ کی عمر ہی کیا جاؤ کھیلو یہ لو کھلونا اور اگر نفی علم غیب مانتا ہے تو پہلے اپنے اکابر پر شرک کا فتویٰ لگائے جو مانتے ہیں۔

وہابی نے تیسری آیت یہ بھی لکھی کہ **و منھم من لم نقصصھم** الخ۔

کتنے ہی رسول ہم نے بھیجے جن میں بعض کے حالات ہم نے آپ کو نہ بتائے۔

سُنی: یہ بھی وہابی کے اقرار الغیب کے خلاف ہے اور دیوبند کے اکابرین کے خلاف ہے پہلے اس تضاد کو دور کر کے توبہ کرو اور اپنا متفقہ عقیدہ لکھ کر دو کہ وہ کس اکابر کے خلاف نہ ہو؟ پھر کوئی دلیل دے کر پوچھتا کہ اختلاف کا حل ہو جائے اس آیت کا جواب معراج شریف کا واقعہ ہی دیکھ لو اور بتاؤ وہ کون سے نبی و رسول تھے جن کا ذکر اور علم اور زیارت نہ ہوئی علم العین اور علم الحق سب تو گرا دیا مزید تفصیل اثبات علم الغیب میں جواب دیا گیا تھا لیکن وہابی کو کسی قیمت اور کسی دلیل کو ماننا تو ایک طرف ان کا ذکر بھی نہ کیا اظہار میں۔

قارئین کرام ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ جو دعویٰ سرفراز نے اپنے عقیدہ ازالۃ الیب عن عقیدہ علم الغیب نام سے ظاہر ہے اور اس میں بھی اظہار العیب کے صفحہ نمبر ۶ پر عقیدہ و عبارت نقل کی ہے وہ یہ ہے کہ اور ما کان و ما یکون سے ہمارے نزدیک غیب کی وہ خبریں مراد ہیں جس حضور ﷺ کی بعثت سے قبل اور تا قیامت آنے والے واقعات سے تعلق رکھتی ہیں یہ اول ہے (مگر ساتھ ہی عادت سرقہ و بغض و عناد لکھا ہے) ان کی علم غیب وار جمیع ما کان و ما یکون سے کوئی نیت نہیں اول کے ہم قائل اور ثانی کے منکر ہیں۔ یہ ثانی ہے دونوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے بس یہاں سے ہم اس وہابی سے چند سوالات کرتے ہیں کہ۔

۱۔ ما کان و ما یکون کی وضاحت کرو؟

۲۔ یہ ما کان وما یکون کی تکمیل کب ہوئی؟
۳۔ اور کس کس آیت سے ہوئی۔
۴۔ اور یہ عقیدہ ما کان وما یکون کا دیوبند کے خلاف ہے؟

اس تضاد کو ختم کر کے ایک متفقہ عقیدہ اب بنالو جو کسی اکابر کے خلاف بلکہ تمہارے بھی خلاف نہ ہو؟ عطائی وذاتی کے متعلق بھی متفقہ اپنی اور اپنے اکابر کی تحریر پیش کرو جس میں تضاد نہ ہو؟ اور جتنے دلائل نفی علم غیب کیلئے دیتے ہو اس میں انباء الغیب واخبار الغیب کی نفی کیوں نہیں ہوئی وہ کس دلیل سے مستثناء ہیں؟ اور علم کا لفظ تم کو موت سے زیادہ تکلیف دیتا ہے مگر علوم غیبیہ لکھ کر تم نے کس کو دھوکہ دیا ہے آخر تمہارا ضمیر تم پر ملامت کرتا ہوگا کہ ظالم کب تک انکار واقرار کے شیطانی چکر سے لوگوں کو گمراہ کرتے رہو گے بہر حال جب تک اپنا متفقہ عقیدہ بنا کر بیان نہیں کرو گے خود بھی ذلت اٹھاؤ گے اور اپنی جماعت واولاد کیلئے بھی ذلت کا سامان بنور ہو گے۔

وہابی نے صفحہ نمبر ۶۹ پر لکھا ہے کہ کتاب اللہ کے مطلق وعام کو ایک مفسر کے قول سے مقید ومخصوص کر دیا جائے۔

سُنی: چلو ایک مفسر سے نہیں کرتے بتاؤ کتنے مفسر کریں جو تعداد تم مقرر کرلو ہم ان سے ثبوت دیتے ہیں دوسرا یہ کہ خود تم نے مقید ومخصوص جو کیا ہے وہ تو کسی ایک مفسر سے بھی نہیں سوائے تمہارے۔

وہابی نے علم سحر، سیمیا وغیرہ کو ناپاک علوم لکھا ہے اس علم کو ناپاک کس مفسر نے لکھا؟
صفحہ نمبر ۲۶ پر لکھا ہے کہ بعض چیزیں تو قرآن کے شان کے لائق نہیں۔
وہ کونسی چیزیں کہاں ہیں مفسرین نے ان کے نام بتا کر کہیں لکھا ہو۔
کیا وہ اشیاء کا علم اللہ تعالیٰ کو ہے یا نہیں؟
اگر نہیں تو فتویٰ مطلوب ہے شرعی؟
اگر کہو ہاں تو اللہ تعالیٰ کی شان کے لائق کیسے؟

اگر اللہ تعالیٰ کے علم میں قرآن کریم کی شان کے لائق کیوں نہیں ہے؟ حوالے دو؟
صفحہ نمبر ۶۰ پر لکھا ہے سب جائز و ناجائز علوم داخل اور شامل یہ وہابی نے طعن کیا ہے قرآن کریم پر۔
کیا وہ علوم جائز و ناجائز اللہ تعالیٰ کو ہیں یا نہیں؟ ناپاک علوم تم جانتے ہو یا نہیں؟ اگر نہیں تو جاہل کو امام یا شیخ الحدیث کون کہتا ہے جس کو ناپاکی کے مسائل معلوم نہ ہوں وہ کیسے تمیز کرے گا پاک ہونے کی اگر ناپاکی کے مسائل جاننا ناپاکی کی علامت ہے تو پہلے تم ناپاکی کے مسائل سے توبہ کرو کہ تم ناپاک ہو اور ناپاک کے پیچھے نماز نہیں ہوتی۔ یہ تمہارے بیان کردہ عبارت کی خرابی وہابی کا نا ماننے میں ایک تیر نسخہ کیمیا یہ ہے کہ یہ تو غیر معصوم ہیں۔
صفحہ نمبر ۷۰ پر لکھا وہابی نے مفسرین نے امور دین کی قید اپنی طرف سے نہیں لگائیں بلکہ خود نصوص کے پیش نظر لگائیں۔
سُنی: جس کو یہ قید سمجھ رہا ہے یا لگا رہا ہے اپنی طرف سے یہی ظلم ہے اور دنیا و دین کو الگ الگ کر رہا ہے صرف اپنے فاسد خیالات کی وجہ سے ورنہ بتائے دنیا کے وہ کونسے امور ہیں جن کا تعلق دین سے نہیں؟ وہ مفسر اور ان کی عبارتیں کہاں ہیں جو دین و دنیا کو الگ کہتے ہیں؟ کوئی ایک تو نقل کر دیتے؟ اور وہ حدیث کہاں ہے کہ مجھ سے دین کا سوال کرو دنیا کے مسائل کیلئے نہیں آیا۔ صفحہ ۷۱ پر تابیر نخل کھجوروں کی پیوندکاری کا مسئلہ میں حدیث نقل کی کہ "تم دنیوی معاملات مجھ سے زیادہ جانتے ہو"۔ اور کہا کہ حضور ﷺ کی بعثت کا مقصد دینی امور کی تکمیل تھی نہ کہ دنیوی امور جو نبوت سے غیر متعلق ہیں۔
سُنی: ظالم اس مسئلہ پر اتنے جوتے کھا چکے ہو کہ اب بغیر جوتے کے گزارا ہی نہیں اس حدیث کی شرح میں ملا علی قادری علیہ الرحمۃ جو وہابی کو مسلم ہیں لکھا ہے آپ کو دنیا و دین کی تمام مصلحتوں پر اطلاع دے کر خاص کیا ہے۔ شرح شفاء۔ اس محدث کا انکار کر دو۔ اور اللہ تعالیٰ نے میرے لئے دنیا کو ظاہر فرمایا بس دنیا کی طرف اور جو کچھ

قیامت تک ہونے والا ہے سب کی طرف دیکھ رہا ہوں شفاء کی شرح میں اندھوں کیونظر آیا آخر وہابی جو ہوئے۔

صفحہ نمبر ۷۱ پر وہابی نے مائدہ کی آیات نقل کی ترجمہ کی ہے جس میں ہے کہ: ایمان والو! ایسی باتیں نہ پوچھو جو تم پر ظاہر کی جائیں تو تمہیں بری لگیں اور اگر انہیں اس وقت پوچھو گے کہ قرآن اتر رہا ہے۔ الخ۔ پر حدیث نقل کی کہ لایعنی باتوں غیر ضروری سوال کرتے تھے لوگ۔

سُنی: آیت میں ایک قرآن کے نزول کی وجہ سے منع کی اس سے وہابی کا مدعا کسی بھی طرح ثابت نہیں اور نہ موضوع بحث ہے دوسری بات ایسی باتیں نہ پوچھو جو تم پر ظاہر کی جائیں تو تم کو بری لگیں یہ تمہاری دلیل ہے کہ لفظ ظاہر سے علم ثابت ہو گیا ظاہر نہ کرنا بھی عدم علم کی دلیل نہیں یہ بات وہابی اچھی طرح جانتا ہے اور حدیث میں لایعنی باتوں کو منع کیا یہ نہیں فرمایا کہ ہم کو علم نہیں حالانکہ یہ اللہ کا فرمان ہے وہابی بتائے کہ اللہ کو کون سی باتوں کو علم نہیں معاذ اللہ۔ یہاں جو تخصیص وہابی ثابت کرنے کی کوشش کر رہا ہے اس کا علم غیب نفی سے کیا تعلق ہے اور اگر ہے تو وہابی کے اقراری علم غیب انباء الغیب کے بھی خلاف ہے۔

صفحہ نمبر ۷۴ پر وہابی نے لکھا ہے کہ نفی علم غیب پر استدلال کرتے ہوئے **لاتعلمهم نحن نعلمهم** سے بحث کی ہے۔

سُنی: وہابی صاحب یا پنڈت کی منتر پڑھ کر مدہوش نہ ہو یہ آیت تمہارے اقرار علوم غیبیہ کے خلاف ہے اور تمہارے اقرار **ما کان ویکون** قیامت تک جو اخبار الغیب مانا ہے اس کے بھی خلاف ہے اس کا جواب کب دو گے؟

صفحہ نمبر ۷۵ پر منافقوں کے علم نہ ہونے پر وہابی کو بڑا فخر ہے کیوں نہ ہو ان کے بڑے بزرگ جد ہوئے اور مسجد سے دھکے دے کر نکالے گئے تھے اس کا بدلہ بھی تو لینا ہے وہابی نے جبکہ پندرہ منافقوں کا علم وہابی نے ازالۃ میں تسلیم کر لیا وہ قطعی دلیل خود ہی توڑ دی اور کئی جگہ اقرار علم غیب قیامت تک ما کان وما یکون وہابی بتائے **لاتعلمهم** کی

آیت نفی علم غیب کیلئے ہے تو علم غیبیہ، انباء الغیب، ماکان وما کون کیسے خارج ہوگئے حوالہ، دلیل، ثبوت، یا توبہ، یا موت۔

وہابی نے لکھا صفحہ نمبر ۷۶ پر ازالۃ الریب میں دلائل کے انبار موجود ہیں۔

سُنی: بالکل درست کہا جناب علم غیب کے اثبات میں واقعی انبار موجود ہیں اب بتاؤ یہ انبار تمہارے خلاف ہتھیار بن گئے اور ایٹمی دھماکہ ہوگیا۔

وہابی نے لکھا کہ لفظ کل کی بحث میں دیکھ لیں گے۔

سُنی: ابھی تک بعض علم غیب میں نفی ثابت نہ کر سکے بلکہ اقرار کرلیا اور یہی حشر آگے ہوگا انشاء اللہ۔

صفحہ نمبر ۷۹ پر وہابی نے لکھا کہ لوح محفوظ میں تمام چیزیں درج ہیں لیکن لوح محفوظ کی تمام چیزیں قرآن میں درج نہیں ہیں اور نہ اس کی شان کے لائق ہیں کیونکہ لوح محفوظ ہیں تو علم سحرہ سیمیا وغیرہ ناپاک علوم بھی درج ہیں قرآن ایسے ناپاک علوم سے قطعاً پاک ہے۔

سُنی: لیجئے قارئین کرام! دوغلی پالیسی آپ بھی دیکھ لیں اور اسکی اولاد بھی کہ جو علوم قرآن کے لائق نہیں وہ لوح محفوظ کے لائق کیسے ہوگئے اس کی دلیل مرنے سے پہلے وہابی ضرور بتائے؟ اور ناپاک علوم سے قرآن پاک ہے اور لوح محفوظ ناپاک علم کی وجہ سے ناپاک ہوگئی کچھ شرم وغیرت ہے اس وہابی میں صرف اتنا بتا دیں خط لکھ کر کہ جو ناپاک علوم لوح میں درج ہیں وہ کس نے کس کے حکم سے لکھے یا آگئے؟ بس فیصلہ ہوگیا۔ جو علوم حضور ﷺ کے لائق نہیں قرآن کے لائق نہیں وہ لوح اور اللہ تعالیٰ کے کیسے لائق ہوگئے؟

وہابی شاید ہمارے الفاظ کو بیان کر کے کہہ سکتا ہے کہ دیکھو جی کیا لکھ دیا اس لئے ہم یہ بات لکھ رہے ہیں کہ یہ جو کچھ لکھا ہے وہابی کے الفاظ پر سوال ہے۔ تاکہ یہ دھوکہ نہ دے سکے۔ دوسرے یہ کہ تمام چیزیں درج ہیں لوح محفوظ میں تو کسی آیت وحدیث میں ہے

وہابی ایک حوالہ دکھادے یعنی ہر ہر چیز کا روشن بیان لوح محفوظ میں مان لیا اس کی دلیل ہم دیکھنا چاہتے ہیں لاؤ کسی انسان کی اولاد ہو تو مرنے سے پہلے ضرور قرض اتار دینا۔

تیسرا یہ کہ تمام چیزیں درج مان لیں اب صرف دلیل باقی ہے اور وہ ہے قرآن یا حدیث۔ اور وہ علوم وہابی لکھ چکا ہے کہ قرآن کی شان کے قطعاً لائق نہیں اور حضور ﷺ کے لائق نہیں اب اس کو کس ذرائع سے پتہ چلا کہ تمام چیزیں لوح محفوظ میں درج ہیں جواب دو؟

چوتھا یہ کہ لوح محفوظ میں تمام کے الفاظ سے وہابی نے کلی علم تسلیم کر لیا جو اللہ تعالیٰ کا خاصہ کہنے والے اب لوح محفوظ کیلئے تسلیم کیا بتاؤ حضور ﷺ لوح محفوظ سے زیادہ افضل و اعلیٰ علم میں ہیں یا نہیں۔

اور لوح محفوظ بھی نوری ہے اور خاصہ کا مطلب تو آپ جانتے ہوں گے کہ جو اللہ کا خاصہ ہے وہ دوسرے میں ثابت کرنا شرک ہے شرک فی الاعلم ہو یا نہیں؟

صفحہ نمبر ۸۲ پر بھی لوح محفوظ کا علم سارا حضور ﷺ کیلئے ثابت نہیں وہابی۔

سُنی: پہلے یہ تو ثابت کرو کہ لوح محفوظ میں کلی علم کس دلیل سے معلوم ہوا؟ شاباش ہمت کرو۔ ہیر پھیر کرو قیاس شیطانی استعمال کرو بس جواب دو؟ تمام زندہ و مردہ وہابی جمع ہو کر دلیل پیش کریں؟

صفحہ نمبر ۸۵ پر وہابی نے من گھڑت الفاظ مؤلف اثبات کی طرف لکھے بھول و نسیان ہو جائے تو اس وقت تو آپ کو علم غیب نہ رہا (تو اس وقت آپ کو علم غیب نہ رہا)

مذکورہ بریکٹ میں الفاظ علامہ صاحب کے نہیں شرفراز وہابی نجدی خارجی نے اپنی طرف سے یہ الفاظ من گھڑت لکھ کر واقعی یہ ثابت کر دیا کہ اکابر دیوبند نے من گھڑت کتابیں لکھ کر منسوب کر دیں تھیں۔ وہابی اثبات کے صفحہ نمبر ۳۸ اور صفحہ نمبر ۳۹ کی عبارتیں بھی نقل کیں ہیں مگر یہ الفاظ نہ اثبات میں ہیں اور نہ ہی وہابی کے نقل کردہ صفحہ نمبر ۸۴ پر اور صفحہ نمبر ۳۴ پر اثبات کے صفحہ نمبر ۳۸ پر صفحہ نمبر ۳۹ کا حوالہ اور عبارتیں نقل

کیں وہابی اپنے استاد کا نام بتائے جس نے م گھڑت لکھنے کا عمل بتایا۔ حقیقت میں اظہار العیب وہ آئین ہے جس میں وہابی کے تمام عیوب جمع ہیں اور اقرار الغیب سے یہی بتانا ہے کہ لو اپنی شکل دیکھ لو۔

آئینہ ان کو دکھایا تو برا مان گئے

صفحہ نمبر ۸۵ سے صفحہ نمبر ۹۰ تک نسیان کے مسئلہ پر حوالہ نقل کیے اور تضاد ثابت کرنے کی کوشش کی اور لکھا کہ صفحہ ۸۶ پر کہ عدم نسیان تو صرف رب تعالیٰ ک خاصہ ہے اس وہابی کو چاہئے کہ پہلے اللہ تعالیٰ کے عدم نسیان کا فیصلہ کر لے پھر حضور ﷺ کے نسیان کے متعلق بحث چلے گی۔

دیوبندی مترجم میں وہ اللہ کو بھول گئے سو اللہ ان کو بھول گیا۔

وہابی کو چاہے پہلے اللہ پر ایمان درست کرے اس غلطی کا اعلان کرے توبہ کرے ترجمہ درست کرے پھر آئے میدان میں؟

یہاں تک باب اول بجواب باب اوّل ختم ہوا۔

باب دوم صفحہ ۹۶ سے صفحہ ۱۲۸ پر ختم ہوا۔

اور باب سوم صفحہ ۱۲۹ سے صفحہ نمبر ۲۱۵ پر ختم ہوا۔

کیونکہ یہ سیاسی باب ہے وراس سے متعلق ہارے اکابر اتنی کتابیں لکھ چکے ہیں جن کا کوئی حساب نہیں اور بعض کتابیں ابھی تک قرض ہیں وہابیوں پر جس میں دیوبندی مذہب سرفہرست ہے ہمیں اس کا جواب مطلوب ہے شاید کوئی مرد ہوان کی جماعت دیوبند میں تو وہ ضرور ان کا جواب دے کر دکھائے ہم اس کا جواب دیکھنے اور جواب دینے کیلئے تیار ہیں۔

ایک سوال سیاسی حوالے سے جس کا جواب ان کے بیٹے سے پوچھ لیتے ہیں جنہوں نے حصہ سوم لکھا ہے وہ ایک انگریز تو دہلی میں موجود تھا پھر بالاکوٹ کس کے حکم پر گئے؟ کیا دہلی کے انگریز سے جہاد فرض نہ تھا؟ سیاسی شعبدہ بازی کیسی ہوگی یہ تو دین

میں قلابازیاں کھانے سے زیادہ من گھڑت افسانے تیار کیے ہوں گے اور تحقیق کے نام پر جو زہر گھولا ہوگا وہ صرف ایک حوالے میں نظر آ گیا۔ چلتے چلتے جواب پر نظر پڑی جو صفحہ نمبر ۱۷۱ پر کہ انگریز گھوڑے پر سوار ہوکر چند پالکیوں میں کھانا لے کر آیا۔

جواب: انگریز گھوڑ پر سوار کھانا رکھے قریب آیا حضرت نے کشتی پر سے جواب دیا کہ میں یہاں ہوں اور مزاج پرسی کے بعد کہا تین روز سے میں اپنے ملازم یہاں کھڑے کردیے تھے اطلاع پاکر غروب آفتاب کھانے کی تیار میں مصروف رہا اور کھانا لے کر قافلہ میں تقسیم کردیا اور انگریز دو تین گھنٹے ٹھہر کر چلا گیا۔

تحقیق سے معلوم ہوا کہ یہ انگریز کمپنی کے ملازمین میں نہ تھا بلکہ نیل کا ایک تاجر تھا۔

سُنی: یہ نہیں بتایا کہ یہ تحقیقی الفاظ کس کے ہیں عبارت میں انگریز ہے تحقیق میں نیل کا تاجر ہے تین روز سے اس کے ملازم کھڑے تھے انتظار میں اور دریائے نیل تو مصر میں ہے سید صاحب نے یہ نہیں پوچھا کہ تم نیل سے کیسے آئے ہو میرے مہمان ہو تین دفعہ عبارت میں انگریز لکھا ہے۔ انہوں نے نیل کا تاجر بنا دیا۔

اس سے اچھی تحقیق تو یہ تھی کہ یہ مدرسہ دیوبند کے طالب علموں میں سے تھا بات ختم ہو جاتی مگر جو مسئلہ کتاب کی عبارت سے حل ہوتا ہے وہ کسی تحقیق سے حل نہیں ہوسکتا ایسی تحقیقی شاہکار کہیں اور نہ ملیں گے۔

باب چہارم بجواب باب چہارم

جو صفحہ نمبر ۲۱۶ سے صفحہ نمبر ۲۳۸ تک ہے

جس میں وہابی نے سابقہ عبارتوں کو ذرا سا تبدیل کر کے دوسرا انداز میں دہرایا مگر اپنے لئے اور مصیبت اور اپنی اولاد کیلئے سب سے بڑی مصیبت کھڑی کردی وہابی نے اپنے جماعت کے اختلاف کی بات کی مگر جو ہم نے تضاد و اختلاف بیان کر چکے ہیں ان کا جواب مطلوب ہے اور کچھ ہم آگے نقل کریں گے ان کو بھی حل کردیں تا کہ ہماری تسلی ہو جائے پھر ہم اس ایک گروہ سے دلائل کی دنیا میں فیصلہ کن گفتگو کریں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔

صفحہ نمبر ۲۱۷ پر وہابی نے لکھا کہ ہم نے ان کے علماء کے تضاد ازالہ میں لکھے جن کا جواب پی گئے۔

سُنی: جس دن وہابی کو تضاد کی حقیقت پتہ چل جائے گی اس دن تضاد ثابت ہوگا پھر ہم بھی دیکھ لیں کیسا تضاد ہے اور معقول جواب عنایت کریں گے۔

وہابی نے اس صفحہ پر لکھا ہے اعلیٰ حضرت ہی کے دو متضاد عبارتیں نقل کرتے ہیں کہ ایک طرف یہ کہ جمیع ما کان وما یکون از ابتدائے آفرینش تا دخول جنت و نار بلکہ اس سے کچھ زائد الخ حالات اور واقعات دوسری طرف یہ کہ

خدا نے کیا تجھ کو آگاہ سب سے
دو عالم میں جو کچھ جلی و خفی ہے

سُنی: اس کو وہابی تضاد کہہ رہا ہے ہم نے پہلے ہی کہا تھا جس کو تضاد کہتے ہیں وہ اس وہابی کو نہیں معلوم اور اردو عبارت بھی نہیں سمجھ سکتا اور اشعار تو بالکل ہی نہیں سمجھتا بلکہ جو کچھ عبارت میں ہے وہ اشعار میں ہے اور جو اشعار میں ہے وہ عبارت میں ہے یا اشعار کی وضاحت عبارت میں سمجھ لیں لیکن تضاد کا تعلق کسی لفظ سے بھی ثابت نہیں ہوتا۔

وہابی صفحہ نمبر ۲۱۹ پر کہ کب ملا اس میں اختلاف پیش کرتا ہے کہ حضور ﷺ کو علم غیب کی تکمیل قرآن کے ساتھ عطا ہوئی۔ الخ۔

دوسری طرف خان صاحب علم غیب پر استدلال کرتے ہیں جو مکی سورتیں ہیں وما هو علی الغیب بضنین علم الغیب فلا یظهر علیٰ غیبهٖ احد الامن ارتضی من رسول.

سُنی: یہاں بھی کسی عقل مند سے فیصلہ کراؤ اور دعویٰ اس کے سامنے رکھ کر دونوں قسم کی عبارتیں رکھ کر پوچھو تو وہ انصاف سے کہے گا کوئی اختلاف نہیں

تضاد کسے کہتے ہیں آؤ آنکھیں کھول کر اور کان کھول کر سنتے اور دیکھتے جاؤ۔ ایک بات کا جواب چلتے چلتے دے جاؤ کہ المجد دپر معلوم نہیں کہ المجد د مضاف پر الف لام کیسے

آ گیا؟ مؤلف مذکور کی نحودانی ممکن ہے کہ وہ یہ غلطی کاتب کے سر تھوپ دیں۔صفدر۔

سُنّی یہ نحودانی کا کرشمہ دیوبندی سعید احمد اکبر آباد برہان میں لکھتے تھانوی کو المجد داس کے بارے میں کیا خیال ہے جناب وہابی کا؟

کہ یاک وہابی خارجی کہتا ہے۔عطائی کہنا بھی باطل ہے۔دوسرا وہابی کہتا ہے جو مانے وہ صریح شرک۔

تیسرا وہابی کہتا ہے۔ہم علم غیب مانتے ہی نہیں۔

چوتھا وہابی کہتا ہے حضور ﷺ کو غیب کی کیا خبر۔

پانچواں وہابی کہتا ہے کہ کفر وشرک ہے۔

چھٹا وہابی کہتا ہے عطائی وغیرہ سے شرک ثابت ہوتا ہے۔

ساتواں وہابی کہتا ہے علم غیب خاصہ حق تعالیٰ ہے۔

آٹھواں وہابی کہتا ہے۔عطائی وذاتی چور دروازہ ہے۔

یہ حوالے تقویۃ الایمان فتاویٰ رشیدیہ، وہابی شرفراز کی کتاب وتحریر مزید شرفراز وہابی کے حوالے۔

(۱)۔انبیاء علیہم السلام سب کو علم غیب جانتے ہیں شرک قبیح جلی ہوگا۔

(۲)۔ماکان وما یکون عطائی ماننے والوں کو مشرک وکافر کہا ہے۔

(۳)۔قائل آپ کیلئے صفت علم غیب ثابت کرتا ہے کافر ہے۔

(۴)۔غیب ایک جزی بھی حضور ﷺ کیلئے بھی تسلیم کرنا خاص کفر ہے۔

(۵)۔علم غیب کسی کیلئے بھی ماننا کفر وشرک ہے۔

یہ پانچ حوالے شرفراز کے ازالۃ الریب میں موجود ہیں۔

آپسمیں دیوبندی کے فتاوے کفر ملاحظہ ہوں۔

یہ تضاد جو ایک صفحہ پہلے ہم نے نقل کئے اب دوسرا مندرجہ ذیل ہے۔

(۱)۔ہم بعض علوم غیبیہ باطلاع اللہ تعالیٰ۔حضور بلکہ تمام انبیاء کرام کیلئے تسلیم کرتے

ہیں۔تفریح الخواطر۔

(۲)۔ما کان ویکون کا علم اللہ تعالیٰ نے آپ کو دیا۔ازالتہ۔

(۳)۔اکوان غیبیہ میں بہت سے زجزئیات کا علم آپ کو عطا کیا ہے۔ایضاً۔

(۴)۔بعض جزئیات کا علم باعلام اللہ بعض بعض اولیاء کو بھی ہوتا ہے۔ایضاً۔

(۵)۔بعض جزئیات کا علم غیر اللہ کیلئے ثابت ہو گا وہ صرف جزی علم ہو گا۔ایضاً۔

(۶)۔مطیبات کا مطلق علم۔انبیاء سے اس کی نفی۔

(۷)۔علوم غیبیہ جزئیہ کمالات نبوت میں داخل ہونے کا کوئی مسلمان منکر نہیں۔نہ تھانوی اور نہ سرفراز۔اظہار۔

(۸)۔علوم غیبیہ جزئیہ حضور ﷺ و دیگر انبیاء کرام کیلئے اثبات۔

(۹)۔ہمارے نزدیک غیب کی وہ خبریں مراد ہیں جو حضور ﷺ کی بعثت سے قبل اور تا قیامت آنے والے واقعات سے تعلق ہے۔ایضاً۔

(۱۰)۔ہم انباء الغیب کے قائل ہیں۔اظہار العیب۔

وہابی اور اسی اولاد جواب دے جس کو دیکھ کر ایک بچہ یا ادنی طالب بھی پکار اٹھے گا کہ یہ تضاد ہے اس سے بچ کر دکھاؤ کب تک دو منہ دو زبانیں دو فتوے بلکہ تین فتوے سے دھوکہ دیتے رہو گے۔

(۱)۔پہلے خاصہ حق تعالیٰ کے متعلق جواب دو۔

(۲)۔اس کے بعد ذاتی وعطائی کا فیصلہ کرو۔

(۳)۔پھر بعض اخبار الغیب انباء الغیب کا بتاؤ۔

(۴)۔پھر علم یا علوم غیبیہ کا فیصلہ کرو؟

(۵)۔پھر جزی اور ما کان وما یکون کا دوٹوک جواب دو؟

(۶)۔اور یہ فیصلہ بھی کرو کہ متفقہ عقیدہ ہے کون سا جس کے خلاف اپنی تمام کتابوں سے برأت کا اظہار کرو؟

ابھی دس دس حوالے نفی اور اثبات میں اور ہیں ان کے بعد اس کا فیصلہ بھی ہوگا۔
حالانکہ ان دونوں قسم کی تضاد عبارتوں میں وہابی پر کفر و شرک فتویٰ اپنا بھی ہے اور اکابریں کا بھی لگتا ہے۔ اب دیکھتے ہیں کہ یہ تضاد اس کی اولاد کو بھی نظر آتا ہے یا نہیں؟
بہر حال جواب تو دینا پڑے گا اور وہابی کو اپنا متفقہ عقیدہ بتانا پڑے گا قارئین کرام دیکھ لیں آج تک ان کا متفقہ عقیدہ بن سکا اور نہ بن سکتا ہے انشاء اللہ۔
یہ ان شریر اونٹوں میں ہیں جن کی کوئی کل سیدھی نہیں لیکن اب آیا اونٹ پہاڑ کے نیچے سابقہ صفحات میں دیگر تضاد بھی لکھا ہے وہ وہاں ملاحظہ کریں۔ ہم کو اس کا جواب بھی مطلوب ہے؟ وہابی صاحب اس کو کہتے ہیں عبارت میں تضاد پراگندگی اور اختلاف کیا سمجھے؟

اور جو عقیدہ بیان کریں یہ وہابی تو یہ بھی بتائیں کہ کب ملا۔ کتنا ملا۔ کب تک ملا۔ کہاں تک ملا۔ بحوالہ۔ قرآن وحدیث اجماع قیاس۔
صفحہ نمبر ۲۲۳ پر وہابی نے آخری تیر بار بار چھوڑا کہ "سورۂ توبہ آخری ہے منافقین کا علم نہ تھا اس کے بعد قرآن کریم اور خبر متواتر میں ایک لفظ بھی نازل نہیں ہوا۔ الخ۔
سُنی: وہابی کا یہ دعویٰ قطعی بھی ہے اور آخری تیر بھی اس کے بعد اس کی جھولی خالی بھی ہے قرآنی دلائل سے اور احادیث سے بھی شاید اس مسئلہ پر کوئی اور کتاب نہ لکھ سکے اور کوئی دلیل نہ دے سکے۔ اب اس کا شیشہ کی طرح چکنا چور دعویٰ ملاحظہ کریں خود اس کے قلم سے۔

ہمارے نزدیک بعثت سے قبل اور قیامت تک واقعات وہ غیب کی خبریں ہیں مراد ہیں۔
دوسرا حوالہ: ماکان ومایکون کا علم اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا ہے یہ حوالے اسی اظہار میں ہیں۔ بتاؤ منافقین کے بعد قیامت نے آنا ہے اور تم اس کے قائل ہوگئے۔ وہ کونسی وحی ہے جس سے قیامت کے واقعات کا علم ہے یا نہیں ہے تو شرم کرو نہیں تو دلیل پیش کرو

اگر سچے ہو؟

وہابی نے اس صفحہ پر لکھا کہ مخالف کا تدریج کا دعویٰ بھی قطعاً باطل ہے۔

سُنی: صرف کہہ دیا باطل ہے اس کے باطل ہونے کی دلیل سے عاجز آکر آپ اوچھے الفاظ سے انکار شروع کر دیا مگر اس سے کچھ حاصل نہ ہوگا اہل علم دلائل دیتے ہیں اور بس اور وہابی نے دو تین حوالے اور بھی دیئے جس میں منافقین کا اور مسجد ضرار کا ذکر کیا کہ نفی ثابت ہے۔

سُنی: حیرت تو اس بات پر ہے جو نفی کی دلیل پیش کرتا ہے وہ ہمارے خلاف یا ہمارے دعویٰ کے خلاف ہو ہی نہیں سکتی مگر وہابی کے خلاف لازمی ہو جاتی ہے کہ جب اسکو اقرار ہے کہ بعض جزی علوم غیبیہ مانتا ہے تو وہ دلیل میں بعض یا کل تو مراد ثابت نہیں کر سکا اور ویسے بھی کل علم غیب کا منکر ہے اب بعض کا ثبوت تسلیم کرنے کے بعد وہابی کے اقرار کے خلاف ہے جب تک اسکا فیصلہ نہیں کرتا سب بیکار ہے اور صفحہ نمبر ۲۲۴ وصفحہ نمبر ۲۲۵ پر وہابی پاگلوں کی حرکتیں اور باتیں شروع کر دیں کہ دعویٰ باطل ہے کہ اس کو فوبیا ہو گیا ہے۔

سُنی: افسوس کہ دعویٰ باطل زبانی کلامی سے کیسے ہو سکتا ہے ارے جناب دلیل لاؤ قطعی اور یہ سوچ کر لاؤ کہ تمہارے اقرار کے خلاف تو نہیں اب تک تمام دلائل تمہارے خلاف ہو گئے اور اب کہتا ہے کہ باطل ہو گیا قطعاً باطل ہے یہ اسکا دیوانہ پن نہیں تو اور کیا ہے اور لطف کی بات دیکھیں وہابی نے اپنی حالت بھی شعر میں بیان کر دی کہ

میرا دیوانہ پن تو دیکھئے
کہ دامن کا ہے دھوکہ آستین پر

صفحہ نمبر ۲۲۶ پر وہابی نے اقوال فقہا کے صریح مخالف بھی کہا۔

سُنی: فقہا کرام کا فتویٰ کفر بھی وہابی پر سو فیصد فٹ آتا ہے کہ فقہا کی عبارت میں کل یا بعض کا فرق نہیں اور وہابی نے بعض علوم غیبیہ کا اقرار کیا ہے اب پریشان ہے کہ ہر طرف

سے جوتے مل رہے ہیں۔ دوسرا فقہا کی عبارت میں ذاتی واستدلالی کی قید نہیں بلکہ وہابی عطائی کو چور دروازہ کہہ چکا ہے اب فقہاے کے فتوے سے بچنے کی صورت تجدید ایمان و نکاح کرلے۔ میرے خیال میں اب باقی زندگی میں فقہاء کے حوالے نہیں دے گا۔

صفحہ نمبر ۲۲۷ پر وہابی نے کہا۔ فقہاء کے حوالے سے نکاح میں گواہ بنانے والے کو کافر کہا۔

سُنی: شامی میں ہے کہ ذاتی کا دعویٰ کرنے والا کافر ہوگا اور تا تارخانیہ میں ہے کافر نہ ہوگا۔ وہابی کو جھوٹ سے توبہ کرنی چاہئے وہابی جب بھی کلی توڑنے کی کوشش کرتا ہے تو خود اس کا اقرار بعض علوم غیبیہ ڈھال بن جاتا ہے جس سے اس کا دماغ پاش پاش ہوجاتا ہے۔

اس صفحہ کے آخر میں وہابی نے لکھا کہ صرف ایک جزی ہے مگر حضرات فقہاء کرام کے نزدیک یہ بھی کفر ہے یہ نظریہ نصوص قطعیہ کے خلاف ہے۔

سُنی: اب تو وہابی کلمہ پڑھ لے کہ خود اس نے بعض جزی علوم غیبیہ تسلیم کر کے اپنے اوپر فقہاء کرام کا فتویٰ کفر لگالیا جو کچھ تم نے کیا بے قصور ہوں میں اب تجدید ایمان ونکاح کا طریقہ اپنے بیٹے سے پوچھ لو اور جلدی کرو خاتمہ ایمان پر کرانا ہے تو۔

صفحہ نمبر ۲۲۸ پر بھی وہابی منافقوں والی آیات سے استدلال کرتا ہے شاید کلی ٹوٹ جائے۔

سُنی: مگر اس کے رشتہ دار بھی کام نہیں آرہے ہیں کیا کرے وہ تو مر کر مٹی میں مل گئے خود اسکا سایہ بھی اس کا ساتھ چھوڑ رہا ہے کہ جو دلیل دیتا ہے اس کے خلاف جاتی ہے اب لایعنی نکمی مہمل کمزور ضعیف ہیر پھیر ادھر ادھر کی باتیں کر کے دل کو بہلاتا ہے۔

دل کے بہلانے کو غالب یہ خیال اچھا ہے

صفحہ نمبر ۲۲۹ و صفحہ نمبر ۲۳۰ پر اثبات کا حوالہ دیا جس میں وہابی پر اپنے قول سے شرک کا فتویٰ ثابت کردیا اس کے بعد۔

سُنی: بس پھر کیا تھا وہابی کی بدحواسی شروع لگا ہاتھ پاؤں مارے مگر سب بے سود اپنے اوپر کفر و شرک فتوے سے بچ نہ سکا توبہ کرنے کی توفیق ہی نہیں ہوئی۔

صفحہ نمبر ۲۴۲ پر وہابی نے ادلّہ قطعیہ کا انکار کفر لکھا اور اس کا اثبات بھی کفر لکھا۔

سُنی: یہ دنوں صورتوں میں وہابی پر کفر کا فتویٰ خود اس کی تحریر سے ثابت ہو گیا اور دونوں کا ثبوت یہاں ہم تھانوی کی عبارت سے متعلق خود تھانوی کا اقرار و کفر اور اس تھانوی کی عبارت سے بچانے کیلئے شرفراز وہابی کی کفر کے گٹر میں جا گرنا دکھاتے ہیں وہابی کی بدحواسی اس تھانوی کی صفائی میں ہوش و حواس کھو بیٹھتا ہے۔

صفحہ نمبر ۲۴۳ پر تھانوی کی عبارت میں لفظ ایسا یعنی اس قدر اور اتنا کہ اعتبار سے الخ۔ اب نورا کشتی بلکہ کفر کی کشتی ملاحظہ فرمائیں۔ او وہابی حسین احمد یہ وہی ہیں خبیثیہ والے لکھا کہ تھانوی عبارت میں ایسا فرما رہے ہیں لفظ اتنا تو نہیں اگر لفظ اتنا ہوتا تو البتہ احتمال ہوتا کہ معاذ اللہ حضور ﷺ کے علم کو اور چیزوں کے برابر کر دیا (شہاب ثاقب) حضرات شرفراز کی تحریر میں اتنا موجود ہے اور یہ گستاخی کفر حسین احمد کے فتوے سے شرفراز کو مبارک ہو۔

(۲)۔ وہابی پہلوان۔ مرتضیٰ حسن در بھنگی نے لکھا ہے کہ عبارت میں لفظ ایسا معنی میں اتنا اور اس قدر کے ہے کہ تشبیہ کیسی۔ (توضیح البیان)

(۳)۔ پہلوان وہابی۔ منظور سنبھلی لکھا ہے۔ حفظ الایمان کی عبارت میں ایسا اتنا کے معنی میں ہے فتح بریلوی کا دلکش نظارہ یہ بھی کفر کے گڑھے میں حسین احمد کے فتوے سے مگر شرفراز کو ساتھ لے کر جائے گا۔ ''ہم تو ڈوبے ہیں صنم تم کو بھی لے ڈوبیں گے''۔

(۴)۔ پہلوان وہابی یہ کہتے ہوئے سامنے آئے کہ۔

ایسے محل پی دوستو اختہ گری ہے خودکشی
تم بھی اسی جہاز میں ہو ہم بھی اسی جہاز میں

جس صفت کو ہم مانتے ہیں اس کو رزیل چیزوں سے تشبیہ دینا یقیناً توہین ہے اور

حضور ﷺ کی ذات والا میں صفت علم غیب نہیں مانتے اور جو مانے اس کو منع کرتے ہیں لہٰذا علم غیب کی کسی شق کو رزیل چیز میں بیان کرنا ہرگز توہین نہیں ہوسکتی نصرت آسمانی عبدالشکور لکھنوی وہابی۔

دیکھ لو روئے رنگ ناکامی
یہ نہ پوچھو کہ بیکسی کیا ہے؟

لکھنوی کے فتوے سے سب گستاخ ہوئے تشبیہ دے کر ورنہ سے کے فتوے سے لکھنوی کفر میں گڑھے میں ضرور جا گرے اور شرفراز تو سب سے آگے اس فوج میں۔

لکھنوی نے علم غیب عطائی بعض کا انکار کر دیا جو وہابی نے لکھا تھا کہ کوئی مسلمان منکر نہیں وہ لکھنوی کافر ہی ہوگیا کیا حال ہے۔

شاید اسی کا نام ہے مجبوری وفا
تم جھوٹ کہہ رہے وہ مجھے اعتبار ہے

اب تو تھانوی کا کفر اپنی جگہ پر ہے کفر کی حمایت بھی کفر ہے۔راقم کی خواہش ہے کہ کوئی ردوہابی دیوبندی تحریری گفتگو سیر حاصل کرے مگر کوئی پیدا ہی نہیں ہوا اور تھانوی کی تاویل دیکھو کہتا ہے کہ یہ خبیث مضمون میں نہیں لکھا وہابی بتائے کہ مضمون تو حفظ الایمان میں ہے عبارت کی شکل میں جن کا انکار کوئی عقل مند نہیں کرسکتا۔مگر خود مضمون کو خبیث کہہ دیا جس سے گستاخی ثابت ہوگئی اور فیصلہ کفر کا ہوگیا۔

وہ آئے پشیمان لاش پر اب
تجھے اے زندگی لاؤں کہاں سے

لکھنوی کی عبارت سے یہ بھی ثابت ہوگیا کہ دیوبندی وہابی مذہب کا کوئی متفقہ عقیدہ علم غیب عطائی پر نہیں ورنہ لکھنوی یوں انکار نہ کرتا اس لئے المہند میں نمائشی اور تقیہ کرکے عقائد بیان کئے جو دوسری کتابوں کے خلاف ہے تضاد ہیں پراگندی بہت زیادہ ہے تھانوی کی عبارت میں گستاخی ثابت ہونے کے بعد ہماری بات تو یہ کیا مانیں گے

اپنے اکابر کو خاطر میں نہیں لاتے تھانوی کی عبارت میں مزید غور و فکر سے ایک اور عجوبہ سامنے آیا کہ حفظ الایمان میں سوال کرنے والا زید تھا سوال یہ تھا کہ علم غیب کی دو قسمیں ہیں۔ بالذات اس معنی کا کہ عالم الغیب خدا تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں ہو سکتا اور بالواسطہ اس کے معنی کر حضور علیہ السلام عالم الغیب تھے زید کا یہ استدلال و عقیدہ و عمل کیسا ہے۔ بینوا توجروا۔

تھانوی کے جواب کے آخر میں ہے کہ زید کا عقیدہ اور قول سراسر غلط اور خلاف نصوص شرعیہ ہے ہرگز ان کا قبول کرنا کسی کو جائز نہیں زید کو چاہئے کہ توبہ کرے اور اتباع سنت اختیار کرے وہابی اردو عبارت آنکھیں کھل کر پڑھ لے ورنہ اپنے بیٹے سے پڑھوا لے کہ جب زید کا عقیدہ و قول سراسر غلط اور نصوص شرعیہ کے خلاف ہے تو اللہ تعالیٰ علم الغیب بھی غلط ہوا معاذ اللہ بقول تھانوی زید کے الفاظ پھر دیکھ لیں اس کا معنی کر عالم الغیب خدا تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں۔

زید کا قول و عقیدہ غلط ہوا اور نصوص شرعیہ کے خلاف ہے تھانوی کے جواب پر فتویٰ مطلوب ہے گھکڑوی کے قلم مہر اور دستخط سے۔

لکھنوی کی ایک اور عبارت کا فائدہ کہ دیوبندی مذہب میں عطائی علم غیب، انباء الغیب اخبار الغیب بعض جزی ایک کمالات نبوت۔ ما کان و یکون وغیرہ کس صورت نہیں مانتے جو مانے اس کو منع کرتے ہیں مگر وہابی نے لکھنوی کے منہ پر تھوک دی کہ تقیہ کرنے میں کیا حرج ہے ورنہ مسلم منافق بھی نہیں رہیں گے۔

صفحہ نمبر ۲۳۳ وصفحہ نمبر ۲۳۵ کی صفائی مداریوں وشعبدہ بازیوں کا چکر ختم ہو گیا اب انکی تکفیر خود ان کے علماء سے اور وہابی کے قلم سے اور اکابرین سے وہابی کی تکفیر ثابت کردی گئی اگر یہ درست ہے تو چشم ما روشن دل ماشاد۔

اگر غلط ہے تو اکابرین دیوبند ہیں ویسے ان میں اصاغر کہاں سب اکابرین اعلیٰ ہیں جب چاہے نیا عقیدہ اور نیا فتویٰ تیار کر لیتے ہیں وہابی نے صفحہ نمبر ۲۳۶ پر بات کو

ٹالنے کیلئے معجزات کی باتیں شروع کر دیں۔

صفحہ نمبر ۲۴۷ پر وہابی نے غالی رافضیوں کے رد کی عبارت پیش کی کہ اولیاء کرام کیلئے علوم غیبیہ کا اثبات غالی رافضیوں کی خرافات ہے۔

سُنی: یہاں کوئی ضرورت نہیں تھی رافضیون لعنتیوں کے ذکر کی مگر بات گھمانے کی خاطر ادھر چلے گئے اور وہ بھی ان کے خلاف ثابت ہوگیا کہ اولیائے کرام کے متعلق وہابی نے علوم غیبیہ تسلیم کر کے اپنا شمار غالی رافضیوں میں کر لیا مبارک ہو۔ سبحان اللہ۔

وہابی نے لکھا کہ وہ ہم اولیائے کرام کو علم ظنی ہے قطعی نہیں چلو ظنی غالی رافضی ہوئے۔ آگے لکھا ہے کہ ہم جس علم غیب کی نفی کرے ہیں وہ قطعی اور کلی ہے تو اس سے معلوم ہوا کہ مطلق علم غیب عطائی سارے دعوے کی قطعی دلیل سے نہیں مانتے قطعی کا انکار کرنے والے پر وہابی کا کفر کا فتویٰ ہم نے نقل کر دیا تھا۔

ہاں کل کے منکر ہیں جس پر شرعی فتویٰ گمراہ کرنے کا مبارک ہو۔

لاؤ قتل نامہ ذرا میں بھی دیکھ لوں
کس کس کی مہر ہے سر محضر لگی ہوئی

اب معلوم ہوا کہ یہ ظنی اور جزی کے قائل ہیں وہ بھی بطور تقیہ۔ دوسری بات یہ کہ عقیدہ تو قطعی ہوتا ہے اکابرین دیو بند کا فیصلہ ہے بیشمار کتب میں حوالے محفوظ بشرط توبہ۔

یہ عقیدہ ظنی اور جزی ہے کس شرعی دلیل سے حوالہ مطلوب ہے؟

چھپا رکھا تھا جس کو مدتوں سے دل میں
ہزار افسوس وہ بات شرح وبیاں تک جا پہنچی

عقیدہ قطعی ہوتا ہے یہ دیو بند کی بات غلط ہے تو جواب دو گر دو سچا پایا چیلے وہابی۔ ظنی جزی؟ اگر اس کا جواب دیا تو الجواب تفصیل سے دیں گے انشاء اللہ تعالیٰ العزیز۔

بھاگو گے پھینک کے تیغیں لڑائی سے
لو مرد ہو تو اب نہ سرکنا لڑائی سے

آخری صفحات میں انگریز کو یاد کیئے بغیر نمک حلال کیسے ہوتا اگر یہ دیوبندی مذہب کا جواب سیاسی واقعات کا دے کر دکھائیں۔

گورنمنٹ کی خیر یارو مناؤ
انا الحق کہو اور پھانسی نہ کھاؤ

صفحہ نمبر ۲۳۸ آخری صفحہ ہے وہابی نے بات کو گھمانے کی خاطر منطق کی بات کی اور عجیب تماشہ کہہ کر ختم کردی۔

بات وہ کہیے کہ جس کے سو پہلو ہوں
کوئی پہلو تو رہے بات بدلنے کیلئے

حضرات قارئین کرام ہم کوئی بات یا منطق بیان نہیں کریں گے صرف ان وہابیوں کو دعوت فکر دیتے ہیں دعوت ایمان دعوت حق دیتے ہیں ''شاید کے اتر جائے تیرے دل میں میری بات'' کہ ہمارا مقصد کسی کی دل آزاری کرنا نہ تھا نہ ہے۔

ہے گنبد کی صدا جیسے کہو ویسے سنو

اقرا الغیب کا جواب دینے سے پہلے وہابی اور اس کی اولاد یا شاگرد ضرور دے اور ہمارے سوالیہ نشان کے جواب خاص طور سے دیں اور اپنا تضاد ضرور ختم کردیں اور اپنا متفقہ عقیدہ قطعی اگر ہے تو مہربانی کر کے نقل کردیں اس کے خلاف تمام کتب سے برأت کا اظہار بھی کردیں۔

کوئی جی بھر کے دیکھ لے اے کاش
لئے پھرتا ہوں کتنی سوغاتیں
یہ قصہ ابھی ناتمام ہے
جو کچھ بیاں ہو اوہ آغا باب ہے

وہ قرآن کریم کی آیات جن کا وہابی نے انکار کیا کہ ہر چیز قرآن میں کہنا باطل ہے۔ یہ ہیں۔

(۱)۔ولکن تصدیق الذی بین یدیہ وتفصیل کل شیئی.(سورۂ یوسف)
اور لیکن تصدیق ہے پہلی کتابوں کی اور تفصیل ہے ہر چیز کی۔
(۲)۔مافرطنا فی الکتب من شیئی.(سورۂ انعام)
اور ہم نے کتاب میں کوئی کمی نہیں چھوڑی۔
(۳)۔ولارطب ولایابس الا فی کتب مبین.(سورۂ انعام)
ہر خشک اور تر چیز کتاب مبین میں ہے۔
(۴)۔ونزلنا علیک الکتب بتیانالکل شیئی.(سورۂ نحل)
اور ہم نے تم پر یہ قرآن اتارا کہ ہر چیز کا روشن بیان ہو۔
(۵)۔وتفصیل الکتب لاریب فیہ. (سورۂ یونس)
اور کتاب کی تفصیل ہے جس میں کوئی شک نہیں۔یعنی لوح محفوظ کی تفصیل قرآن ہے۔
(۶)۔ولآ اصغر من ذلک ولآ اکبر الا فی کتب مبین. (سورۂ یونس)
اور نہ اس سے چھوٹی اور نہ اس سے بڑی کوئی چیز نہیں جو روشن کتاب میں نہ ہو۔
(۷)۔کل فی کتاب مبین.(سورۂ ہود)
سب کچھ صاف بیان کرنے والی کتاب میں ہے۔

عوام اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں کہ صرف حضور ﷺ کے کلی علم غیب مخلوق کے لحاظ سے انکار کرنے کی وجہ سے آیات کا منکر ہو گیا وجہ صرف یہی تھی کہ کہ ہم اہلسنت نے جب یہ منطقی دلیل دی کہ ہر چیز کا ذکر قرآن میں ہے اور قرآن کریم کا نزول ہوا نبی کریم ﷺ پر تو ہمارے آقا کو ہر چیز کا علم دیا گیا جو کہ نزول تکمیل تک مکمل ہوا۔بس اس دلیل کا جواب کسی دلیل سے وہابی کے پاس نہ تھا۔اس لئے اس نے ان آیات کا انکار کر دیا بلکہ باطل بھی کہہ دیا۔

دوسری وجہ انکار کہ شاید یہ ہو کہ منافقوں نے علم غیب کا انکار کیا تو ان کی اولاد اور بھی انکار کرے گی۔

جواب: اگراس وہابی کی کسی کتاب کا جواب نہ ملاتو ہم سے رابطہ کرے اور اپنی کتاب کا معقول ہم سے طلب کرسکتے ہیں۔

خدا کیلئے یہ تو مشکل نہیں
ہو عالم کا مجموعہ اک فرد واحد

مذکورہ بالاشعر میں وہابی نے اثبات علم الغیب کتاب اور مصنف کی تعریف کرہی دی حیرت ہے۔

تمناؤں کو قتل عام کیوں ہے سوچنا ہوگا
ہمیں پر بارش احکام کیوں سوچنا ہوگا

مناظر خطیب مدینہ مسجد صدر کراچی

خادم اعلیٰ حضرت
محمد جہانگیر نقشبندی
جنوری/۴/۲۰۰۴ء
شوال/۳۰/۱۴۲۳ھ
کراچی

''سرفراز گھلکڑوی کی کتاب اتمام البرھان کا منہ توڑ جواب مولا زبیر علی رضوی صاحب نے دیا ہے''(زیر طبع)

☆......☆......☆


کامیاب ماں


شریعت محمدی
کے ہزار مسائل


تاجدار یمن
خواجہ اویس قرنی


اللہ والے

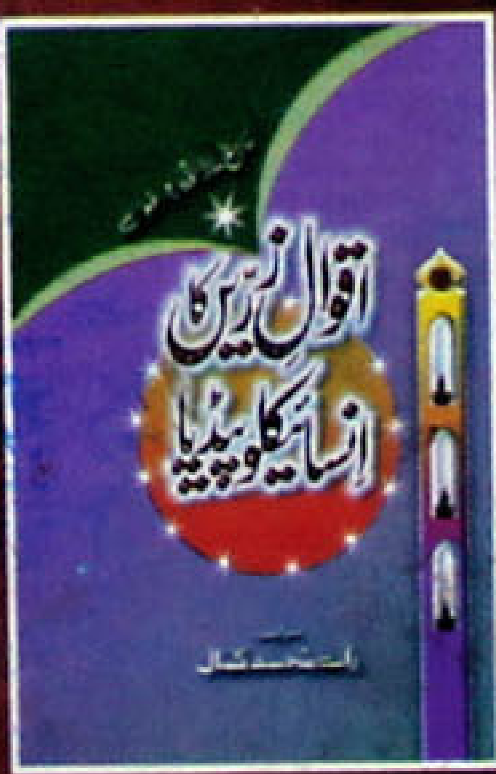

ابیات سلطان باہو

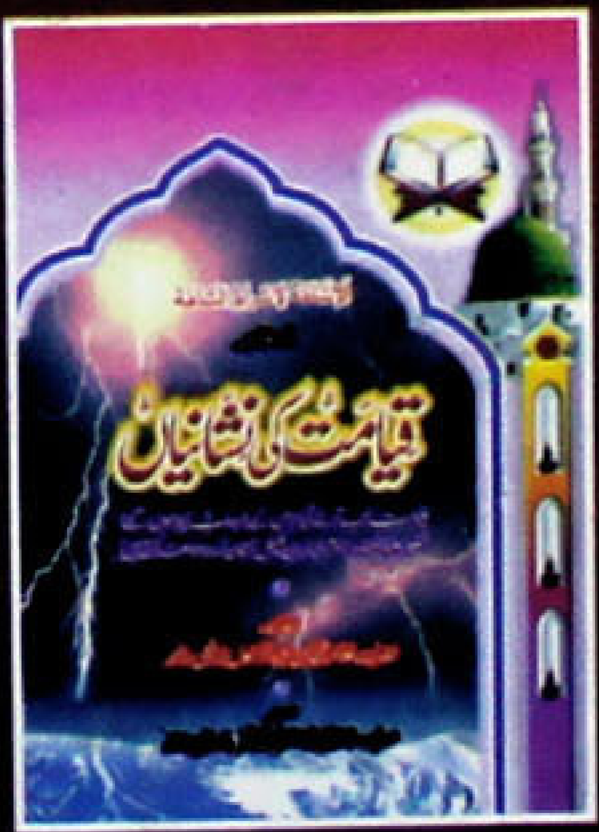

مشتاق مدینے دا


نظامی بنسری


اللہ والیاں


سفرنامہ
ناروال سے طرابلس تک


اقوال زریں کا
انسائیکلوپیڈیا


قیامت کی نشانیاں